عمران سریز

واٹر پاور + گریٹ بال

گریٹ وکٹری + بلیک پاگوس

مکمل ناول

از

مظہر کلیم ایم، اے

SCANNED BY JAMSHED

گوجرانوالہ گورونانک پورہ سے احمد مبین صاحب لکھتے ہیں۔ آپ کے سب ناول ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ہوتے ہیں۔ لیکن مجھے وہ ناول زیادہ پسند آتے ہیں۔ جن میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس دشمن ممالک میں جاکر وہاں کی ایسی تنصیبات تباہ کرتے ہیں جو مسلم ممالک کے لئے نقصان دہ ہو سکتی ہیں۔ آپ ایسے ناول زیادہ سے زیادہ لکھا کریں۔ ہاں ایک اور بات آپ سے پوچھنی ہے کہ جب کوئی مجرم تنظیم پاکیشیا آتی ہے تو وہ اپنے کام کا آغاز دارالحکومت سے کیوں کرتی ہے۔ کیا پاکیشیا میں اور بڑے شہر نہیں ہیں۔

احمد مبین صاحب۔ ناولوں کی پسندیدگی کے لئے مشکور ہوں۔ کسی بھی ملک کا دارالحکومت اس ملک کا مرکزی نقطہ ہوتا ہے۔ اور اس مرکزی نقطہ میں ہی پورے ملک کی سلامتی بند ہوتی ہے۔ اس لئے ایسے مشن جن کا تعلق پورے ملک سے ہو اس مرکزی نقطہ کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتے۔ امید ہے اب آپ کی الجھن دور ہو گئی ہو گی۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم۔ اے

عمران کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ڈیک میں چلنے والی ایک نئی کیسٹ سننے میں مگن تھا۔ کار خاصی تیز رفتاری سے ایک قدرے ناہموار سڑک پر دوڑ رہی تھی۔ لیکن کار کا سسپنشن اس قدر اچھا تھا کہ ناہموار سڑک کے باوجود کار کے اندر بالکل سکون تھا۔ دھیمی دھیمی موسیقی لہروں کی صورت میں نکل کر فضا کو انتہائی سحر انگیز بنا رہی تھی۔ اور عمران کا موڈ اس مدھر موسیقی کی وجہ سے خاصا خوشگوار ہو رہا تھا کہ اچانک کار کو ایک ہلکا سا دھچکا لگا۔ لیکن کار سنبھل گئی۔ شاید راستے میں کوئی گہرا کھڈ آ گیا تھا جو موسیقی میں مست ہونے کی وجہ سے عمران کو نظر نہ آیا تھا۔ اگر کار کا سسپنشن اس قدر اچھا نہ ہوتا تو دھچکا اس قدر زوردار تھا کہ عمران یقیناً اچھل کر عقبی سیٹ پر جا گرتا۔ لیکن اچھے سسپنشن کی وجہ سے اسے دھچکا بالکل ہلکا سا محسوس ہوا تھا۔ ایک لمحے کے لئے عمران کی پیشانی پر ناگواری کی لکیر نمودار ہوئی۔ لیکن دوسرے لمحے مدھر موسیقی نے اسے پھر اپنے سحر میں جکڑ لیا۔

لیکن اُسی لمحے اس کی نظریں کار کے میٹر بورڈ پر پڑیں تو وہ بُری طرح چونک پڑا اس نے ہاتھ بڑھا کر ڈیک آف کر دیا۔ کار کی چارجنگ لائٹ تیزی سے جل بجھ رہی تھی اور انجن کی ہیٹ بتانے والی سوئی خطرے کے نشان کو کراس کر کے تیزی سے اور آگے کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ عمران نے ہونٹ بھینچے ہوئے کار کو ایک سائیڈ پر کر کے روک دیا۔ لیکن ایک سائیڈ پر کار روکنے کا بس اس نے تکلف ہی کیا تھا۔ کیونکہ اس ویران اور ناہموار سڑک پر گذشتہ چھ میلوں سے اُسے کوئی اور سواری تو ایک طرف آدمی تک چلتا ہوا نظر نہ آیا تھا۔ چارجنگ لائٹ کے جلنے بجھنے کا مطلب تھا کہ کار کے جنریٹر اور فین کے درمیان موجود فین بیلٹ کام چھوڑ گئی ہے اور اب جنریٹر بیٹری چارج نہیں کر رہا۔ اور چونکہ فین بیلٹ کے کام نہ کرنے کی وجہ سے فین بھی بند ہو گیا ہے۔ اس لئے کار کے انجن کا کولنگ سسٹم بھی کام چھوڑ گیا ہے۔ اور ریڈی ایٹر میں موجود پانی گرم ہو جانے کی وجہ سے انجن کا درجہ حرارت بے حد بڑھتا جا رہا تھا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے انجن بند کیا اور پھر بونٹ کھولنے کا بٹن پریس کر کے وہ کار کا دروازہ کھول کر باہر نکلا تو لو کا زبردست تھپیڑا اس کے جسم سے ٹکرایا اور عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔ کار ایئر کنڈیشنڈ تھی۔ اس لئے اندر تو موسم بے حد خوشگوار تھا جب کہ باہر اس قدر آگ برس رہی تھی کہ جیسے یہ قطعہ زمین جہنم کا ٹکڑا ہو۔ سورج بھی اس وقت عین سر پر تھا۔ اور اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر بونٹ اٹھایا۔ اور اُسے ہک کرنے کے بعد جب اس نے جھک کر فین بیلٹ کو دیکھا تو اس کے منہ سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ فین بیلٹ نے ڈھیلا پڑ کر

SCANNED BY JAMSHED

کام نہ چھوڑا تھا بلکہ وہ کٹ کر آدھا نیچے لٹک رہا تھا۔ اور آدھا اوپر پھنسا ہوا تھا۔

"ہت تیرے کی ــــ اسے نے ابھی ٹوٹنا تھا" ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور پھر واپس مڑا۔ اُسے معلوم تھا کہ ڈگی میں فالتو فین بیلٹ ہمیشہ رکھا جاتا ہے۔ گرمی کی وجہ سے اس کا پورا جسم اتنی دیر میں ہی پسینے سے شرابور ہو چکا تھا۔ لیکن ظاہر ہے بغیر فین بیلٹ بدلے وہ گاڑی نہ چلا سکتا تھا۔ ورنہ بیٹری جلد ہی مکمل طور پر ڈاؤن ہو جاتی اور پھر نہ کار چلتی اور نہ ایئر کنڈیشنڈ۔ لیکن ڈگی کھول کر اس نے جب اس جگہ کا جائزہ لیا جہاں عام طور پر ایکسٹرا فین بیلٹ رکھا جاتا ہے تو وہ جگہ خالی تھی۔

"کیا مطلب ــــ دس لاکھ کی گاڑی تو خریدی جا سکتی ہے پچاس روپے کا فین بیلٹ نہیں خرید سکتے اور اب میں دس لاکھ کی گاڑی کو سر پر اٹھا کر چلوں" ــــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی تیز نظریں ڈگی کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں لیکن وہاں فین بیلٹ ہوتا تو نظر آتا۔ عمران نے ایک جھٹکے سے ڈگی بند کی۔ اور پھر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ کہیں فون میسر آجائے تو وہ رانا ہاؤس فون کر کے جوزف کو کار سمیت بلوالے۔ کیونکہ اب یہاں ویرانے میں اُسے فین بیلٹ میسر آنے سے رہی اور فین بیلٹ کے بغیر دس لاکھ کی گاڑی دو ٹکے کی بھی نہ تھی۔ وہ اس وقت دارالحکومت کے شمال مغرب میں تقریباً تین سو کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ایک قصبے نیلم نگر سے آرہا تھا۔ نیلم نگر کے رئیس نواب لیاقت علی خان اس کی والدہ کے دور کے رشتہ داروں میں سے تھے۔ اور ان کے ہاں کوئی فنکشن تھا جس میں شرکت کرنے کے لئے عمران کی والدہ نے ثریا کے

SCANNED BY JAMSHED

ساتھ ساتھ عمران کو ساتھ چلنے کا حکم دیا تھا۔ کیونکہ ان کے نقطہ نظر سے ننھیالی رشتہ داروں سے ان کے بچے کٹے ہوئے تھے اس لئے وہ انہیں ساتھ لے جا کر اس رشتے کی تجدید کرنا چاہتی تھیں۔ اور پھر عمران نے وہاں نہ جانے کے لئے لاکھ بہانے بنائے لیکن ظاہر ہے مسئلہ اماں بی کے رشتہ داروں کا تھا۔ اس لئے اماں بی نے اس کی ایک نہ سنی۔ اور پھر انہوں نے عمران کی سپورٹس کار میں جانے سے بھی انکار کر دیا تھا ان کا کہنا تھا کہ وہ اس ڈبیا کو سرے سے کار ہی تسلیم نہیں کرتیں۔ اس میں تو پانوں کی دو گلوریاں بھی نہیں رکھی جا سکتیں۔ اور پھر ننھیالی رشتہ داروں پر رعب جمانے کا بھی مسئلہ تھا۔ اس لئے انہوں نے عمران کو یہ ڈبیا کار ساتھ لے جانے سے بھی منع کر دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ اس کار کو دیکھ کر وہ لوگ کیا سمجھیں گے کہ وہ ٹٹ پونجئے سے لوگ ہیں۔ جو کوئی اچھی سی کار بھی نہیں خرید سکتے۔ چنانچہ مجبوراً عمران کو سر رحمان کی ذاتی بڑی کار میں نیلم نگر جانا پڑا۔ اور رعب داب کے لئے باوردی ڈرائیور بھی ساتھ تھا۔ لیکن نیلم نگر جا کر عمران بے حد بور ہوا۔ کیونکہ وہاں سوائے بوڑھے نواب لیاقت علی خان اور ان کے ہاتھ جوڑ فرمانبردار قسم کے ملازموں کے اور کوئی مرد بھی نہ تھا۔ فنکشن عورتوں کا تھا اور نواب صاحب کے ہاں پردے کی اتنی سختی سے پابندی تھی کہ زنان خانے میں کوئی مرد تو ایک طرف مرغا بھی داخل نہ ہو سکتا تھا۔ بوڑھے نواب صاحب اتنا اونچا سنتے تھے کہ عمران کا ان سے بات کرنے کا مطلب تھا کہ عمران بیک وقت دس لاؤڈ سپیکر یکے بعد دیگرے ان کے کان سے فٹ کر کے بات کرے تو نواب صاحب کو شاید مکھی کی بھنبھناہٹ جیسی آواز سنائی دے

جائے۔ ادھر جب دوسرے روز اُسے معلوم ہوا کہ اماں بی اور ثریا ابھی ایک ہفتہ مزید ٹھہریں گی تو اس نے واپسی کا اعلان کر دیا۔ لیکن اماں بی نے ڈرائیور کو کار لے جانے سے منع کر دیا۔ کیونکہ ان کے مطابق ڈرائیور کا اس طرح ان کے بغیر خالی کار لے جانا انتہائی بدشگونی تھی۔ اب عمران کے لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ رہ گیا تھا کہ وہ نواب صاحب کی ذاتی کار پر دارالحکومت واپس جائے۔ چنانچہ جب دوپہر کو نواب صاحب قیلولہ کے لئے اپنے خاص کمرے میں تشریف لے گئے تو عمران نے ان کے منیجر نما ملازم سے کہا کہ نواب صاحب نے اُسے ایک خاص چیز دارالحکومت سے لے آنے کا حکم دیا ہے اور اپنی کار لے جانے کا کہا ہے۔ اب ظاہر ہے وہ ملازم عمران کو کیسے منع کرتا۔ چنانچہ وہ ڈرائیور کو بلا لایا۔ لیکن عمران نے ڈرائیور کو دیکھتے ہی اس کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ ڈرائیور صاحب کی پیدائش نواب صاحب سے بھی شاید بیس پچیس سال پہلے کی تھی اور عمران جانتا تھا کہ اس ڈرائیور کے ساتھ بیٹھ کر جانے کا مطلب ہے کہ وہ اور نہیں تو کم از کم ایک ہزار سال بعد دارالحکومت پہنچے گا۔ چنانچہ اس نے فوراً ہی بہانہ بنایا کہ نواب صاحب نے اُسے اکیلے جانے کا حکم دیا ہے۔ اور ڈرائیور سے چابیاں لے کر وہ چل پڑا۔ گاڑی واقعی بالکل جدید ماڈل کی اور انتہائی قیمتی تھی۔ اس لئے ظاہر ہے عمران اطمینان سے اُسے اڑاتا ہوا دارالحکومت کی طرف بڑھ گیا۔ مین سڑک تو ایک طویل چکر کاٹ کر دارالحکومت جاتی تھی۔ اس لئے عمران نے شارٹ کٹ کی خاطر ویرانے میں سے گزرتی ہوئی اس ناہموار اور گڑھوں

SCANNED BY JAMSHED

سے پُر سڑک پر کار موڑ دی۔ لیکن اس شارٹ کٹ نے اب اُسے پھنسا دیا تھا۔ گہرے گڑھے میں جمپ لگنے سے شاید فین بیلٹ کسی چیز میں اٹک کر کٹ گیا تھا اور بزرگ ڈرائیور صاحب شاید ایکسٹرا فین بیلٹ رکھنا فضول خرچی سمجھتے ہوں گے۔ اس لئے اب عمران بے بس ہو کھڑا تھا ورنہ پہلے اس کا پروگرام یہی تھا کہ وہ دارالحکومت پہنچ کر جوزف کے ذریعے کار واپس بھجوا دے گا۔ اور جوانا دوسری کار لے کر ساتھ چلا جائے گا۔ اس طرح واپسی میں وہ اکٹھے آجائیں گے لیکن اب وہ انتہائی سخت گرمی میں کھڑا ادھر ادھر دیکھ رہا تھا اور پھر دور درختوں کے ایک جھنڈ کے درمیان جب اُسے لکڑی کا ایک خوبصورت اور جدید قسم کا ہٹ نظر آیا تو اس کے منہ سے سکون کا سانس نکل گیا۔ ہٹ کی ساخت بتا رہی تھی کہ وہاں خاصے جدید قسم کے لوگ رہتے ہوں گے۔ اور اگر فون نہ بھی ہوا تو وہاں سے اُسے کوئی سواری آسانی سے مل سکتی ہے۔ اس نے کار کا بونٹ بند کیا۔ دروازہ لاک کیا اور پھر تیزی سے اس ہٹ کی طرف بڑھتا گیا۔ گرمی اس قدر شدید تھی کہ اُسے اپنے جسم پر موجود ٹھنڈا سوٹ گرم بلکہ آگ سے بنا ہوا محسوس ہونے لگ گیا تھا۔

"اس گرمی میں تو برف کے بنے ہوئے کپڑے پہننے چاہئیں۔ یہ سائنسدان بھی عجیب ہیں۔ خلا میں جانے کے لئے تو عجیب و غریب لباس ایجاد کرتے رہتے ہیں۔ لیکن برف کے کپڑے نہیں بنا دیتے کہ اس گرمی میں آدمی اطمینان سے چل پھر تو سکے"۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا جب وہ درختوں کے

جھنڈ میں داخل ہوا تو اُسے ایسے محسوس ہوا جیسے وہ واقعی آگ سے نکل کر برف کے بلاک میں داخل ہو گیا ہے۔ ہٹ کی تمام کھڑکیاں اور دروازے بند تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے ہٹ ویران ہو۔ لیکن کھڑکی کے شیشوں میں سے نکلنے والی روشنی اُسے بتا رہی تھی کہ اندر بلب جل رہا ہے۔ ہٹ کے اوپر نہ صرف بجلی کا کنکشن موجود تھا بلکہ ٹیلی فون کی لائن بھی اُسے نظر آ رہی تھی۔ اور عمران مسکراتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے ہٹ کے دروازے پر دستک دی۔ لیکن چند لمحوں تک جب کوئی شخص سامنے نہ آیا تو اس نے دوسری بار پہلے سے زیادہ زوردار انداز میں دستک دی۔

"کمال ہے۔ شاید اس علاقے میں سارے بہرے ہی رہتے ہیں"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھل گیا۔ اور عمران دروازے میں کھڑی شخصیت کو دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔ وہ لمبے قد کا ایک بوڑھا شخص تھا۔ سر بالوں سے قطعی طور پر بے نیاز تھا۔ داڑھی مونچھیں بھی صاف تھیں۔ صرف بھوؤں اور پلکوں کے سفید بال نظر آ رہے تھے البتہ چہرے پر اس قدر جھریاں تھیں کہ وہ انسان کا چہرہ لگنے کی بجائے کوئی گراموفون ریکارڈ نظر آ رہا تھا۔ لیکن ویسے بوڑھا خاصا صحت مند اور بھرپور تنومند تھا۔ اس کا رنگ اس قدر سرخ تھا کہ جیسے کھال کے پیچھے آگ جل رہی ہو۔

"کیا بات ہے۔ کون ہو تم"۔۔۔ بوڑھے نے انتہائی کڑکدار لہجے میں کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"مم ـــــ مم ـــــ میرا نام علی عمران ـ ایم ـ ایس ـ سی ـ ڈی ـ ایس
آکسن ہے ـ بزرگوار" ـــــ عمران نے بوکھلائے ہوئے انداز میں جو
دیا۔

"بزرگوار ـــــ کون بزرگوار ـ خبردار جو تم نے مجھے بزرگوار کہا ـ اند
ہو ـ نظر نہیں آتا تمہیں ـ میں تمہیں بزرگ نظر آرہا ہوں" ـــــ بوڑ
نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا ـ کھال کے پیچھے جلنے والی آگ کے
اور تیز ہو گئے تھے۔

"جی بہتر بے بی ـــــ اوہ سوری ـ بابا ـ یہ آپ اردو والا بابا نہ
لیں پلیز ـ انگریزی میں بچے کو بابا کہتے ہیں ـ تو جناب بابا صاحب
نے ایک ٹیلی فون کرنا ہے ـ اگر آپ اجازت دیں تو" ـــــ عمران
گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں ہرگز اجازت نہیں دے سکتا ـ میرے پاس کوئی فالتو اجا
نہیں ہے کہ تم جیسے بھک منگے کو دے دوں ـ جاؤ کوئی اور درواز
بوڑھے نے پہلے سے زیادہ غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے سا
ایک دھماکے سے دروازہ بند ہو گیا۔

"آج شاید قسمت کچھ ضرورت سے زیادہ ہی خراب نظر آرہی ہے
ملتا ہے باون گزا ہی ملتا ہے" ـــــ عمران نے بے اختیار
پھیرتے ہوئے کہا ـ اور پھر دوسرے دروازے کی تلاش میں دو
کے گرد چلنے لگا ـ عقبی طرف ایسا ہی ایک اور دروازہ تھا ـ عمران
اس پر دستک دی ـ لیکن ظاہر ہے اس بار پہلی ہی دستک زور
چند لمحوں بعد وہ دروازہ بھی ایک جھٹکے سے کھلا اور وہی بوڑھا در

پر موجود تھا۔

"جی فرمائیے ـــــ کون صاحب ہیں آپ" ـــــ بوڑھے نے انتہائی نرم اور خلیق لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔

اور عمران واقعی اُسے اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا ـ جیسے اُسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آرہا ہو کہ یہ وہی بوڑھا ہے یا اس کا کوئی جڑواں بھائی ہے۔

"ج ـــــ جی ـــــ فون کرنا ہے ـ اگر آپ اجازت دیں" ـــــ عمران کے منہ سے بے اختیار پہلے والا فقرہ نکل گیا۔

"اوہ ـــــ تشریف لائیے ـ آپ باہر کیوں کھڑے ہیں ـ آپ مہمان ہیں اور مہمان تو رحمت کا فرشتہ ہوتا ہے ـ آئیے" ـــــ بوڑھا واقعی دنیا کا سب سے خلیق انسان نظر آرہا تھا ـ بات کرنے کے ساتھ ہی بوڑھا ایک طرف ہٹ گیا اور عمران قدم بڑھا کر اندر داخل ہوا تو اسے واقعی یوں محسوس ہوا جیسے وہ جنت میں آگیا ہو ـ ہٹ ایئر کنڈیشنڈ تھا ـ اس لئے اندر کا ماحول انتہائی خوشگوار تھا ـ ہٹ انتہائی خوب صورت انداز میں سجا ہوا تھا ـ لیکن عمران کو سامنے وہ دروازہ نظر نہ آرہا تھا جو اس نے پہلے کھٹکھٹایا تھا ـ اس کی جگہ سپاٹ دیوار تھی اور دوسرے لمحے عمران سمجھ گیا کہ یہ ہٹ دو حصوں میں تقسیم ہے۔

"تشریف رکھیں ـ میں حاضر ہوتا ہوں" ـــــ بوڑھے نے ایک آرام دہ صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران حیرت سے کندھے اچکاتا صوفے پر بیٹھ گیا۔

"کمال ہے ـ آج کا تو باوا آدم ہی نرالا ہے" ـــــ عمران نے

SCANNED BY JAMSHED

مسکراتے ہوئے کہا۔ چند لمحوں بعد وہ بوڑھا واپس آیا تو اس نے ہاتھ میں سرخ رنگ کے مشروب کے دو گلاس اٹھائے ہوئے تھے۔

"یہ لیجئے" ۔۔۔ بوڑھے نے مسکراتے ہوئے ایک گلاس عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ اور دوسرا گلاس لے کر سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"یہ بہت اچھا مشروب ہے۔ آپ کی ساری تھکاوٹ دور ہو جائے گی" ۔۔۔ بوڑھے نے کہا۔ اور خود مشروب کی چسکیاں لینی شروع کر دیں۔ عمران نے بھی چسکی لی۔ مشروب واقعی اچھا تھا۔ اس لئے جلد ہی اس نے گلاس خالی کر کے میز پر رکھ دیا۔

"شکریہ" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ ویسے اس نے جان بوجھ کر لفظ بزرگوار نہ کہا تھا کہ بوڑھے کا دماغ کہیں پھر نہ الٹ جائے۔ اب تک کے واقعات سے اس نے یہی نتیجہ نکالا تھا کہ بوڑھا اس دروازے پر اس لئے غصہ کھا گیا تھا کہ عمران نے اُسے بزرگوار کہا تھا۔

"ہاں۔ اب تعارف ہو جائے۔ میرا نام ہاشم خان ہے" ۔۔۔ بوڑھے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے علی عمران۔ ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی (آکسن) کہتے ہیں۔ یہاں قریب ہی میری کار خراب ہو گئی ہے۔ آپ کا ہٹ نظر آیا تو میں ادھر آ گیا۔ تاکہ یہاں سے فون کر کے دارالحکومت سے دوسری گاڑی منگوا لوں" ۔۔۔ عمران نے بڑے محتاط انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اُسے دراصل کسی بھی لمحے بوڑھے کے بگڑ جانے کا خطرہ تھا اور اس قدر خوفناک گرمی میں وہ اب پیدل دارالحکومت جانے کے تصور سے ہی خوفزدہ سا تھا۔

"آپ کی کار میں کیا خرابی ہو گئی ہے" ۔۔۔ بوڑھے نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ویسے وہ عمران کی ڈگریوں سے ذرا برابر بھی متاثر نظر نہ آرہا تھا اور نہ ہی اس نے اس پر کوئی تبصرہ کیا تھا۔

"فین بیلٹ ٹوٹ گیا ہے" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تو واقعی مسئلہ بن گیا۔ لیکن یہاں پہلے فون ضرور تھا لیکن پھر میں نے کٹوا دیا۔ کیونکہ میری ریسرچ میں وہ حارج ہوتا تھا" ۔۔۔ بوڑھے ہاشم خان نے فکرمند لہجے میں کہا۔

"ریسرچ ۔۔۔ کس موضوع پر ریسرچ کر رہے ہیں آپ" ۔۔۔ عمران نے ریسرچ کا نام سن کر چونکتے ہوئے پوچھا۔

"میری ریسرچ کا موضوع چھپکلی کی ٹانگیں ہیں۔ اور میں گزشتہ دس سالوں سے اس پر ریسرچ کر رہا ہوں۔ اور اسی ریسرچ کی خاطر میں یہاں اکیلا رہتا ہوں۔ ویسے یہاں قریب ہی میری جاگیر ہے جو اب میرے بیٹوں کی نگرانی میں ہے۔ ہفتے میں دو بار ملازم آکر مجھے کھانے پینے کی اشیا اور دوسرا ضروری سامان پہنچا جاتے ہیں" ۔۔۔ بوڑھے ہاشم خان نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کی ریسرچ کے مطابق چھپکلی کی کتنی ٹانگیں ہوتی ہیں" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میری ریسرچ کا موضوع چھپکلی کی ٹانگوں کی تعداد نہیں ہے۔ بلکہ میرا موضوع یہ ہے کہ آخر چھپکلی کی ٹانگیں کیوں ہیں جب کہ سانپ کی ٹانگیں کیوں نہیں ہیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ اس ریسرچ کے مکمل ہونے

SCANNED BY JAMSHED

کے بعد سانپ کی ٹانگیں وجود میں آجائیں گی اور چھپکلی کی ٹانگیں غائب ہو جائیں گی" ____ بوڑھے ہاشم خان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ نے اپنی ریسرچ کے لئے چھپکلی اور سانپ کو کیوں منتخب کیا ہے۔ آپ انسانوں پر بھی تو ریسرچ کر سکتے تھے۔ کہ آخر انسان کی ٹانگیں کیوں ہیں۔ جب کہ وہ بغیر ٹانگوں کے بھی چل سکتا ہے میرا مطلب ہے کار میں سوار ہو کر" ____ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ہو تو سکتا تھا یہ موضوع۔ لیکن انسان اپنے متعلق تو ریسرچ کر سکتا ہے۔ چھپکلی اپنے متعلق ریسرچ نہیں کر سکتی۔ اس لئے مجھے مجھے اس پر ریسرچ کرنی پڑ رہی ہے" ____ بوڑھے ہاشم خان نے بڑے فلسفیانہ انداز میں جواب دیا اور عمران بے اختیار ہنس دیا۔ واقعی ہاشم خان کا جواب خاصا فکر انگیز تھا۔

"اچھا جناب۔ آپ کی اس مہمان نوازی کا بے حد شکریہ۔ اب چلنا ہی چاہیئے" ____ عمران نے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا

"بیٹھو ____ تمہارا آئیڈیا مجھے اب پسند آ رہا ہے۔ ٹھیک ہے مجھے انسانوں کی ٹانگوں پر بھی ریسرچ کرنی چاہیئے۔ جب تم آ ہی گئے ہو تو پھر کیوں نہ میں ابھی سے ریسرچ شروع کر دوں۔ ظاہر ہے اس کے لئے مجھے تمہاری ٹانگیں کاٹنی پڑیں گی تب ہی ریسرچ ہو گی بیٹھو میں اندر سے کلہاڑی لے آتا ہوں۔ بس صرف چند منٹ کی بات ہے" ____ بوڑھے نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ ایسا تھا جیسے وہ کوئی عام سی بات کر رہا ہو۔

"ٹھیک ہے۔ لے آئیں کلہاڑی۔ ویسے نوجوان ٹانگوں کی بجائے بوڑھی اور تجربہ کار ٹانگیں ریسرچ میں زیادہ کام آئیں گی۔ اور میں آپ کی ٹانگیں کاٹنے میں مدد دینے کو تیار ہوں تاکہ کل جب آپ کی ریسرچ پر دنیا آپ کو عظیم فلاسفر کے نام سے یاد کرے تو اس عظمت میں تھوڑا سا حصہ میرا بھی ہو جائے" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ ویسے اسے اب مکمل طور پر یقین ہو گیا تھا کہ بوڑھے کے دماغ کا ایک نہیں بلکہ کئی پیچ بیک وقت ڈھیلے ہیں۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ لیکن تمہارے پاس تو کار ہے۔ اور تم نے خود ہی کہا ہے کہ جب کار ہو تو ٹانگوں کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے۔ اور اور میرے پاس کار نہیں ہے" ____ بوڑھے نے باقاعدہ دلیل دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن کار کا فین بیلٹ ٹوٹ چکا ہے۔ اس لئے اب وہ بے کار ہو چکی ہے" ____ عمران نے جواب دیا۔

"فین بیلٹ ٹوٹ گیا ہے تو کوئی بات نہیں۔ میں اپنی حویلی سے کار منگوا دیتا ہوں۔ ایمرجنسی کے لئے میرے پاس واکی ٹاکی موجود ہے" بوڑھے نے کہا اور عمران بے اختیار خوشی سے اچھل پڑا۔

"اوہ۔ پھر مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ آپ کار منگوا لیں پھر اطمینان سے ٹانگیں کاٹ کر رکھ لیں۔ ظاہر ہے کار کے آنے کے بعد مجھے ٹانگوں کی کیا ضرورت رہے گی" ____ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تم واقعی اچھے آدمی ہو جو اس قدر اہم ریسرچ میں مدد دے رہے ہو۔ بیٹھو میں واکی ٹاکی پر ابھی کار منگواتا ہوں" ____ بوڑھے

SCANNED BY JAMSHED

نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور واپس چلا گیا۔ جبکہ اب عمران اطمینان سے صوفے پر بیٹھ گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ بعض اوقات واقعی مسئلہ ایسے حل ہو جاتا ہے۔ کہ قدرت کے انتظام پر آدمی بے اختیار عش عش کر اٹھتا ہے۔ اب اگر وہ ٹانگوں پر ریسرچ کی بات نہ کرتا تو اُسے کبھی بھی یہ خیال نہ آتا کہ بوڑھے کے پاس واکی ٹاکی ہے اور وہ کار منگوا سکتا ہے۔ اس طرح اب وہ شدید گرمی میں کم از کم بیس پچیس میل کا پیدل سفر کرنے سے بچ گیا تھا۔ کیونکہ بیس پچیس میل کا سفر کر کے ہی وہ اس سڑک پر پہنچتا جہاں سے اُسے دارالحکومت کے لئے کوئی بس مل سکتی تھی۔

"کار آرہی ہے۔ دس منٹ میں آجائے گی" ـــــ تھوڑی دیر بعد بوڑھے ہاشم خان نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔ اس نے ہاتھ میں ایک کلہاڑی پکڑی ہوئی تھی۔ جس کا پھل انتہائی خوفناک حد تک تیز تھا۔

"اوہ اچھا ـــــ لیکن یہ کلہاڑی آپ نے کیوں اٹھا رکھی ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے جب تک کار آئے ہمیں ـــ ٹانگیں کاٹنے والا کام مکمل کر لینا چاہیئے" ـــــ بوڑھے نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ہاں ہاں ـــ بالکل۔ لیکن یہ کلہاڑی پہلے بھی کہیں استعمال ہوئی ہے" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"پہلے۔ ہاں۔ اس سے میں چھپکلیوں کی ٹانگیں کاٹتا ہوں۔ کیوں" ہاشم خان نے چونک کر کہا۔

"اوہ ـــــ پھر تو یہ بے کار ہے۔ چھپکلی کی ٹانگیں کاٹنے والی کلہاڑی سے انسان کی ٹانگیں کاٹی گئیں تو ساری ریسرچ خراب ہو جائے گی اور پھر لوگ کہیں گے کہ ہاشم خان جیسے قابل آدمی کو ریسرچ کرنی نہیں آتی" ـــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ ـــــ پھر کیا کیا جائے۔ میرے پاس اور کلہاڑی بھی نہیں ہے" ـــــ ہاشم خان واقعی بے حد پریشان ہو گیا۔

"اور کلہاڑی بھی بالکل نئی ہونی چاہیئے۔ اس کی دھار پر کسی نے اب تک انگلی بھی نہ پھیری ہو۔ ورنہ جراثیم کٹی ہوئی ٹانگوں میں گھس کر ساری ریسرچ خراب کر دیں گے" ـــــ عمران نے لقمہ دیتے ہوئے کہا۔

"بالکل بالکل ـــــ اوہ، تم تو خاصے ذہین ہو۔ اگر تم بھی میرے اسسٹنٹ کے طور پر ریسرچ کرو تو یقیناً میری ریسرچ کامیاب رہے گی" ـــــ ہاشم خان کچھ ضرورت سے زیادہ ہی متاثر نظر آنے لگ گیا تھا۔

"اوہ جناب۔ یہ تو میری خوش قسمتی ہو گی۔ بس ٹھیک ہے۔ میں کار میں دارالحکومت جا کر وہاں سے ایسی کلہاڑی خریدتا ہوں جو صحیح معنوں میں ریسرچ میں کام آسکے۔ لیکن رقم کا مسئلہ ہے" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ ـــــ ویری گڈ۔ یہ ٹھیک رہے گا۔ رقم کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ہاشم خان اپنی پوری جائیداد بھی ریسرچ پر لگا سکتا ہے۔ کلہاڑی لے آؤ۔ اور ساتھ بل بھی لیتے آنا۔ میں کوشش کروں گا کہ میرا منیجر جلد ہی بل پاس کر دے" ـــــ بوڑھے ہاشم خان نے کہا۔

اور عمران نے سر ہلا دیا۔ بوڑھا ہاشم خان نقد رقم خرچ کرنے کے موڈ میں نہ تھا اُسی لمحے باہر سے کار کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ کار آگئی" ——— بوڑھے ہاشم خان نے چونک کر کہا۔ اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران بھی ایک طویل سانس لیتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ بوڑھے نے دروازہ کھولا تو یک لخت دو غنڈہ ٹائپ مقامی نوجوان بوڑھے ہاشم خان کو دھکیلتے ہوئے اندر داخل ہو گئے ان دونوں نے چمڑے کی جیکٹیں پہنی ہوئی تھیں۔ اور ان کے ہاتھوں میں بھاری ریوالور چمک رہے تھے۔

"خبردار۔ اگر تم نے کوئی حرکت کی" ——— ایک نوجوان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم پھر آگئے۔ میں نے کہہ دیا ہے کہ میرے پاس دُکی نقشہ نہیں ہے۔ اور تم نے تلاشی بھی لے لی تھی" ——— بوڑھے ہاشم خان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم نے ہمیں خوب چکر دیا ہے بوڑھے بگلے۔ اور ہم تمہیں احمق سمجھ کر واپس چلے گئے تھے۔ لیکن اب ہم خالی ہاتھ واپس نہیں جائیں گے۔ ہم نے تمہاری لاش اور وہ نقشہ ہر صورت میں باس کے سامنے پیش کرنا ہے۔ ورنہ وہ ہمیں جان سے مار ڈالے گا" ——— ایک نوجوان نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"کس باس کی بات کر رہے ہو" ——— بوڑھے ہاشم خان نے چونکتے ہوئے کہا۔

"جونی ——— کیوں وقت ضائع کر رہے ہو۔ دونوں کو ختم کر دو پھر اطمینان

SCANNED BY JAMSHED

سے سارے ہٹ کو اکھاڑ پھینکیں گے" ——— دوسرے نوجوان نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ عمران کچھ سمجھتا یکلخت دو دھماکے ہوئے اور پہلے آنے والے دونوں نوجوان چیختے ہوئے اچھل کر منہ کے بل نیچے گرے۔ ان کے ہاتھوں سے ریوالور نکل کر دور جا گرے تھے۔

"اوہ۔ ویل ڈن بابر۔ تم وقت پر پہنچے ہو" ——— بوڑھے نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"اس کا کیا کرنا ہے" ——— بابر نے کرخت لہجے میں عمران کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ جو بوڑھے کے ساتھ ہی ایک طرف خاموش کھڑا تھا۔

"اوہ ——— اسے رہنے دو۔ یہ غلط آدمی نہیں ہے۔ میں پہلے ہی سمجھا تھا کہ یہ بھی واٹر برنس کا آدمی ہے۔ لیکن یہ تو واقعی کوئی احمق سا نوجوان ہے۔ تو میں نے بلایا تو تمہیں اس کے لئے تھا۔ لیکن اب تم ان دونوں کو اٹھا کر لے جاؤ۔ البتہ ان کی کار یہ نوجوان لے جائے گا۔ اس طرح اس کا بھی مسئلہ حل ہو جائے گا اور ہمارا بھی" ——— بوڑھے نے بڑے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے" ——— بابر نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور ریوالور جیب میں ڈال کر وہ فرش پر پڑے ہوئے ان دونوں نوجوانوں کی طرف بڑھا جو اب تک ساکت ہو چکے تھے۔ اس نے ان دونوں کو بیک وقت ٹانگوں سے پکڑا اور گھسیٹتا ہوا دروازے سے باہر لے گیا۔

"اب تم بھی جا سکتے ہو مسٹر ——— پہلے ہی تمہاری وجہ سے میرا بہت

SCANNED BY JAMSHED

ساوقت ضائع ہو گیا ہے" ---- بوڑھے نے اس بار عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"یہ واٹر پرنس کون ہے۔ اور آپ سے کیا چاہتا ہے" ---- عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم اس چکر میں نہ پڑو نوجوان۔ اور جا کر شکرانے کی نفلیں پڑھو۔ کہ مجھے تمہاری معصومیت پر یقین آگیا ہے۔ ورنہ میں نے بابر کو اس لئے بلایا تھا کہ میں تمہارا خاتمہ کر دوں اور وہ تمہاری لاش لے جا کر کہیں دور پھینک دے۔ اور میں کلہاڑی اس لئے لایا تھا کہ اگر تم واقعی مجرم ہو تو پھر ظاہر ہے تمہارے چہرے کے تاثرات کلہاڑی دیکھ کر سامنے آجائیں گے۔ لیکن تم واقعی معصوم سے آدمی ہو" ---- ہاشم خان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں نے پوچھا ہے کہ واٹر پرنس کون ہے" ---- عمران کا لہجہ پہلے سے زیادہ سرد ہو گیا۔

"تو تم نہیں جاؤ گے۔ ٹھیک ہے پھر اس دنیا سے ہی جاؤ" ---- بوڑھے ہاشم خان نے انتہائی پھرتی سے ریوالور نکالا اور دوسرے لمحے دھماکہ ہوا۔ لیکن عمران بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا اور گولی سامنے لکڑی کی دیوار میں گھس گئی۔ ہاشم خان کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات پھیلنے لگے۔

"اوہ۔ اس قدر پھرتی۔ کمال ہے۔ ٹھیک ہے۔ اس قدر پھرتیلے آدمی کو زندہ رہنے کا حق دیا جاسکتا ہے" ---- ہاشم خان نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ریوالور واپس جیب میں ڈال لیا۔

"لیکن اگر تم نے میرے سوال کا جواب نہ دیا تو پھر میں تمہیں زندہ رہنے کا حق نہ دوں گا" ---- عمران نے یک لخت غراتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ہاتھ میں بھی ریوالور چمکنے لگا۔

"شاید زندگی میں پہلی بار میرا اندازہ غلط ثابت ہوا ہے۔ تم جتنے احمق نظر آرہے تھے اتنے احمق نہیں ہو۔ اب تم پہلے بتاؤ گے کہ تم دراصل کون ہو اور یہاں کیوں آئے ہو۔ کس نے بھیجا ہے تمہیں" ہاشم خان کا لہجہ بدل گیا ویسے وہ عمران کے ریوالور سے قطعاً خوفزدہ نظر نہ آرہا تھا۔

"پہلے میرے سوال کا جواب دو" ---- عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ بوڑھا کافی دیر تک غور سے اُسے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے اس طرح کندھے جھٹکے جیسے کسی فیصلے پر پہنچ گیا ہو۔

"واٹر پرنس ایک بین الاقوامی تنظیم واٹر پاور کا رکن ہے۔ واٹر پاور کے سامنے دنیا کی بڑی بڑی حکومتیں بے بس ہو جائیں گی۔ لیکن ہاشم خان بے بس نہیں ہو سکتا۔ یہ ٹھیک ہے کہ اس نے مجھے تلاش کر لیا ہے۔ لیکن اب میں یہ جگہ چھوڑ دوں گا۔ اور پھر ہاشم خان تک اس کے آکٹوپس کی طرح پھیلے ہوئے ہاتھ نہ پہنچ سکیں گے" ---- ہاشم خان نے کہا۔

"وہ کیوں آپ کو تلاش کر رہا ہے" ---- عمران نے دوسرا سوال کیا۔

"اس لئے کہ میں واٹر پاور کا باغی ہوں۔ میں بھی کچھ عرصہ پہلے واٹر پرنس تھا۔ لیکن پھر واٹر پاور کی اصلیت ایک دن اتفاق سے میرے

SCANNED BY JAMSHED

سامنے آگئی۔ واٹر پاور اصل میں یہودی تنظیم ہے اور یہودیوں کے مفادات کے لئے قائم کی گئی ہے۔ اور ظاہر ہے یہودیوں کا اصل ٹارگٹ مسلمانوں کا خاتمہ ہے۔ اور کم از کم میں یہ برداشت نہ کر سکتا تھا۔ چنانچہ میں نے بغاوت کر دی۔ واٹر پاور کا ایک پورا سیکشن میں نے تباہ کر دیا اور پھر میں فرار ہو گیا۔ لیکن واٹر پاور بھوت کی طرح میرے پیچھے لگی رہی میں دنیا کے ہر ملک میں چھپتا پھرا۔ لیکن اس کے آدمی مجھے تلاش کر لیتے اور مجھے وہاں سے فرار ہونا پڑتا۔ آخر کار میں نے سوچا کہ اس طرح کام نہیں چلے گا۔ چنانچہ میں واپس اپنے ملک پاکیشیا آگیا اور میں نے یہاں واٹر پاور کے مقابلے کے لئے ایک تنظیم بنانی شروع کر دی۔ تاکہ میں اس تنظیم کی مدد سے واٹر پاور کا مکمل طور پر خاتمہ کر دوں۔ بابر میری تنظیم کا رکن ہے۔ میں یہاں اکیلی جگہ پر ہٹ بنا کر ایک احمق بوڑھے کے روپ میں چھپا ہوا ہوں۔ آج صبح یہ دونوں نوجوان آئے۔ میں نے انہیں احمق بن کر ٹال دیا۔ پھر تم آ گئے۔ پہلے تو مجھے شک پڑا۔ کہ تمہارا تعلق بھی واٹر پاور سے ہے۔ لیکن تمہارے چہرے کی معصومیت مجھے بتا رہی تھی کہ تم مجرم نہیں ہو۔ چنانچہ میں نے تمہیں جانچنا شروع کر دیا لیکن جب تم نے کار کا بہانہ کر کے یہاں سے واپس جانے کا کوئی اشارہ نہ دیا تو میں اس نتیجے پر پہنچا کہ تم اس طرح احمق بن کر یہاں رہنے اور میری اصلیت جاننے کے لئے آئے ہو۔ چنانچہ میں نے بابر کو بلا لیا لیکن میرا تجربہ کہہ رہا تھا کہ تم ایسے نہیں ہو۔ چنانچہ میں نے کلہاڑی لا کر تمہیں آزمایا اور پھر مجھے یقین ہو گیا کہ میرا اندازہ غلط ہے۔ تم واقعی معصوم آدمی ہو۔ اس دوران یہ دونوں پھر آ گئے۔ اور ابھی میں ان کے خاتمے کے لئے حرکت میں آنے ہی والا تھا کہ بابر نے ان کا خاتمہ کر دیا۔ ——— ہاشم خان نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"وہ کسی نقشے کی بات کر رہے تھے" ——— عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں پوچھا۔

"وہ احمق سمجھتے ہیں کہ میرے پاس واٹر پاور کے ہیڈ کوارٹر کا نقشہ ہوگا" ——— بوڑھے ہاشم خان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"میں یہ بات تسلیم نہیں کر سکتا۔ کہ آپ ساری تفصیل کسی اجنبی کو بتائیں گے۔ اس لئے اصل بات بتائیں" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور ہاشم خان بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ میں نے جان بوجھ کر یہ سب کچھ بتایا ہے۔ تمہاری پھرتی بتا رہی ہے کہ تمہارا تعلق لازماً یہاں کی کسی خفیہ ایجنسی سے ہوگا۔ شاید سیکرٹ سروس سے ہو۔ یہاں کی سیکرٹ سروس کی کارکردگی سے واٹر پاور بھی خوفزدہ رہتی ہے۔ اور خاص طور پر کوشش کی جاتی ہے کہ واٹر پاور کے متعلق یہاں کی سیکرٹ سروس کو پتہ نہ چلے۔ میں بھی یہی چاہتا تھا کہ کسی طرح یہاں کی سیکرٹ سروس سے رابطہ قائم ہو جائے۔ لیکن باوجود کوشش کے میں آج تک سیکرٹ سروس کے کسی رکن کو تلاش نہ کر سکا۔ چنانچہ میں نے اپنی تنظیم بنانی شروع کر دی۔ لیکن جس طرح مجھے یہاں ٹریس کر لیا گیا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ واٹر پاور اب میری راہ پر چل نکلی ہے۔ اور میری تنظیم جو صرف فی الحال دس آدمیوں پر مبنی ہے۔ اس کا مقابلہ

SCANNED BY JAMSHED

کسی صورت میں نہیں کرسکتی ۔ اس لئے جب میں نے تمہاری بے پناہ پھرتی دیکھی تو فوراً ہی اپنے ذہن میں ایک فیصلہ کر لیا کہ اگر تم سیکرٹ سروس کے رکن نہ بھی ہوئے تو تم سے سیکرٹ سروس کے کسی رکن کا پتہ چلایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ کوئی عام آدمی اس طرح دو آدمیوں کے مرنے کے بعد اتنے اطمینان سے یہاں نہیں ٹھہر سکتا وہ لازماً خوفزدہ ہو کر یہاں سے بھاگنے کی کرتا ۔ اور پھر کسی عام آدمی کو واٹر پرنس سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے ۔ اب تم مجھے بتاؤ کہ تم دراصل کون ہو۔ ۔۔۔ ہاشم خان نے کہا ۔

"کیا یہ واٹر پرنس مقامی آدمی ہے ۔ یہ دونوں نوجوان تو مقامی تھے اور پھر انہوں نے باس کی بات کی تو آپ نے چونک کر ان سے پوچھا کہ کس باس کی بات کر رہے ہو۔ ۔۔۔ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

"پورے ایشیا کے لئے ایک واٹر پرنس ہوگا ۔ اور اس کا ہیڈ کوارٹر نجانے کہاں ہو ۔ ویسے یہ لوگ ۔۔۔ خود سامنے نہیں آتے ۔ جس جگہ انہوں نے کام کرنا ہو ۔ یہ وہاں کے مقامی غنڈوں کو بھاری معاوضہ دے کر کام کراتے ہیں ۔ اس لئے میں نے چونک کر باس کی بابت پوچھا تھا تاکہ کم از کم مجھے پتہ چل جائے کہ یہاں انہوں نے کس گروپ کو خریدا ہے ۔ اور میں اپنی تنظیم کے ذریعے اس گروپ کا خاتمہ کرا دوں ۔ لیکن بابر نے اچانک ان کا خاتمہ کر دیا ۔ ہاشم خان نے جواب دیا ۔

"آپ سیکرٹ سروس کو کیوں تلاش کرنا چاہتے ہیں " ۔۔۔ عمران نے پوچھا ۔

"میں دراصل یہ چاہتا تھا کہ سیکرٹ سروس کے چیف سے مل کر اُسے واٹر پاور کے متعلق جو کچھ جانتا ہوں بتا دوں ۔ اس طرح میرے ضمیر کا بوجھ ہلکا ہو جائے گا ۔ اور پھر میں اطمینان سے مر سکوں گا ۔ ویسے بھی اب میں بوڑھا ہو چکا ہوں اور بھاگ بھاگ کر اور چھپ چھپ کر اب تنگ آ چکا ہوں ۔ مجھے یقین ہے کہ سیکرٹ سروس اس واٹر پاور کا خاتمہ کر سکتی ہے ۔ واٹر پاور ابھی تک ایکشن پوزیشن میں نہیں آئی ، ابھی وہ دنیا پر قبضے کی تیاریوں میں مصروف ہے " ۔۔۔ ہاشم خان نے جواب دیا ۔

"آپ نے اب تک کیا کیا کوششیں کی ہیں اس کے لئے " ۔۔۔ عمران نے پوچھا ۔

"ایک بار کوشش کی تھی ۔ یہاں کی سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل سر رحمان سے ۔۔۔ نیلم نگر کے رئیس نواب لیاقت علی خان کی رشتہ داری ہے ۔ ان کے ذریعے میں ان سے ایک بار ملا تھا ۔ میں نے انہیں ٹٹولنے کی کوشش کی لیکن وہ اس معاملے میں بے خبر تھے اور مجھے کوئی ذریعہ نظر نہ آیا تو میں خاموش ہو گیا " ۔۔۔ ہاشم خان نے کہا ۔ اور عمران مسکرا دیا ۔ اس نے ریوالور جیب میں رکھ لیا ۔

"اگر آپ نے اندازے کی غلطی ہوئی ہے ہاشم خان تو مجھ سے زندگی میں پہلی بار اندازے کی غلطی ہوئی ہے ۔ میں بھی آپ کو ایک بوڑھا سمجھا تھا ۔ لیکن اب مجھے احساس ہوا ہے کہ آپ واقعی انتہائی کام کے آدمی ہیں ۔ ان دونوں غنڈوں کا تعلق ایک بار سے ہے میں

SCANNED BY JAMSHED

انہیں بچا سکتا ہوں۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ میں سر رحمان کا لڑکا ہوں۔ ا
سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو سے میری پرانی یاد اللہ ہے
عمران نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے بیٹھنے کا انداز ایسا تھا
وہ کھڑے کھڑے تھک گیا ہو۔

"اوہ ___ کیا تم درست کہہ رہے ہو۔ واقعی درست کہہ رہے
میں کیسے تسلیم کر لوں" ___ ہاشم خان نے ہونٹ چباتے ہو
کہا۔ وہ بھی اب بیٹھ گیا تھا۔

"ایک تو مصیبت ہے کہ آپ کے یہاں فون نہیں ہے ورنہ
سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان سے آپ کی بات کرا دیتا۔ اور
کو یقین آجاتا" ___ عمران نے کہا۔

"سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان۔ ان کا اس معاملے سے
کیا تعلق" ___ بوڑھے ہاشم خان نے چونکتے ہوئے پوچھا

"سیکرٹ سروس وزارت خارجہ کے تحت ہی کام کرتی ہے"
عمران نے کہا تو ہاشم خان بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس
چہرے پر شدید ترین حیرت کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

"اوہ۔ اوہ ___ کاش مجھے پہلے معلوم ہو جاتا۔ میں تو سوچ
نہ سکتا تھا کہ سیکرٹ سروس کا تعلق وزارت خارجہ سے بھی ہو
سر سلطان تو میرے کزن ہیں" ___ ہاشم خان نے انتہا
بھرے لہجے میں کہا۔

"کزن ___ لیکن وہ تو صدیقی ہیں جب کہ آپ پٹھان" ___
نے حیران ہو کر کہا۔

"وہ میرا خالہ زاد ہے۔ اور ہم کلاس فیلو بھی رہے ہیں اور اکٹھے کھیلے بھی ہیں۔ پھر میں غیر ملک چلا گیا۔ اور وہاں میں غلط راستوں پر نکل گیا۔ اس طرح میرا رابطہ ختم ہو گیا۔ یہاں آکر بھی میں ان سے نہیں ملا۔ کیونکہ میرا خیال تھا کہ چونکہ ان کے پاس وزارت خارجہ ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے مجھے تلاش کرنے کے لئے لازماً ان کا ذریعہ استعمال کریں گے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ سر سلطان سے میری قریبی رشتہ داری بلکہ دوستی ہے۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ یہاں فون بھی موجود ہے۔ میں نے فون پر ہی بابو کو بلایا تھا۔ اگر تم سر سلطان کے ذریعے مجھے سیکرٹ سروس کے چیف کیا نام بتایا تھا تم نے ایکسٹو۔ ہاں ایکسٹو سے ملوا دو تو میں اسے واٹر پاور کے متعلق بہت کچھ بتا سکوں گا" ___ ہاشم خان نے کہا۔

"اوکے ___ لائیے فون۔ آپ بھی کیا یاد کریں گے کہ کس حاتم طائی سے پالا پڑ گیا ہے" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے ساتھ آؤ۔ فون یہاں نہیں آسکتا تب" ___ ہاشم خان نے کہا۔ اور عمران سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اور پھر وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے جیسے ہی اس کمرے کے کونے میں موجود دروازے سے دوسری طرف پہنچے۔ اچانک ان کے عقب میں چھت سے کوئی چیز ٹکرانے کی آواز سنائی دی اور پھر پلک جھپکنے میں اس قدر خوفناک دھماکہ ہوا کہ عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اسے یک لخت اٹھا کر سر کے بل نیچے پٹخ دیا ہو۔ اس کے ساتھ ہی اسے اپنے جسم میں بے شمار چھریاں گھس جانے کا احساس ہوا اور اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

ٹائیگر نے کار بلیو ڈریگن بار کے سامنے روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بار کے مین گیٹ کے ساتھ ہی اوپر جاتی ہوئی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ سیڑھیوں کے سامنے دو لمبے تڑنگے نوجوان کھڑے تھے۔ انہوں نے ٹائیگر کو دیکھ کر اس انداز میں سر ہلایا جیسے وہ اُسے بخوبی جانتے ہوں۔ ٹائیگر بھی سر ہلاتا ہوا ایک ہی بار دو دو سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اوپر ایک راہداری میں پہنچ گیا۔ راہداری میں بھی ایک نوجوان دیوار سے پشت لگائے کھڑا تھا۔ لیکن ٹائیگر اس کی طرف متوجہ ہوئے بغیر آگے بڑھتا چلا گیا۔ راہداری کے اختتام ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ ٹائیگر نے دروازے کو دھکیلا اور اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ جسے دفتر کے انداز میں سجایا تھا۔ فرنیچر انتہائی قیمتی اور جدید انداز کا تھا۔ میز کے پیچھے ایک قد آور گٹھے ہوئے جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ یہ بلیو ڈریگن بار کا مالک

SCANNED BY JAMSHED

مشہور مقامی غنڈہ جیری تھا۔ زیر زمین دنیا میں جیری کا نام خاصا معروف تھا۔ اور عام طور پر وہ شراب کی سمگلنگ میں ملوث رہتا تھا۔ لیکن اس کے علاوہ بھی اس کا گروپ ہر چھوٹا بڑا جرم کرنے سے نہ چوکتا تھا۔

"اوہ ٹائیگر تم ——— آؤ آؤ۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا" ——— جیری نے ٹائیگر کو دیکھتے ہی مسکرا کر کہا۔ جیری ٹائیگر کا خاصا گہرا دوست تھا۔

"اب تم بیٹھے مسکرا رہے ہو۔ جب کہ فون پر تمہاری آواز ایسی تھی جیسے روح تمہارے جسم سے نکل رہی ہو" ——— ٹائیگر نے ایک لمبا سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور ایک کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔

"وہ تو تمہیں فوراً بلانے کے لئے اداکاری تھی ورنہ تم اتنی جلدی کہاں آنے والے تھے" ——— جیری نے ہنستے ہوئے کہا اور ٹائیگر بھی ہنس پڑا۔

"لیکن تمہیں اتنی جلدی کیوں تھی۔ کیا کوئی مال پکڑا گیا ہے یا تمہارے گروپ میں بغاوت ہو گئی ہے" ——— ٹائیگر نے کہا۔

"ارے نہیں ٹائیگر۔ کسی میں جرأت ہے کہ ان دونوں میں سے کوئی کام کرنے کا تصور بھی کر سکے۔ دراصل قصہ اور ہے۔ تم جانتے ہو کہ ریکی میرا بزنس پارٹنر ہے" ——— جیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اچھی طرح جانتا ہوں۔ کیوں کیا ریکی نے کوئی دھمکی دی ہے یا بزنس میں زیادہ حصہ مانگ رہا ہے۔ اگر ایسی بات ہے تو مجھے بتا دو میں اس کی ساری ٹیڑھی رگیں ایک لمحے میں سیدھی کر دوں گا۔ وہ مجھے اچھی طرح جانتا ہے" ——— ٹائیگر نے کہا۔

"اس بے چارے کی رگیں کیا ٹیڑھی ہونی ہیں وہ تو خود ہمیشہ کے لئے

ٹیڑھا ہو چکا ہے" ۔۔۔۔ جیری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"کیا مطلب ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو" ۔۔۔۔ ٹائیگر چونک کر سیدھا ہو گیا۔
"ہاں۔ اس لئے میں نے تمہیں بلایا ہے کہ میں نے دیکھا ہے کہ ان معاملات میں تمہاری کارکردگی بے حد شاندار رہی ہے۔ ریکی مر چکا ہے۔ اور اکیلا بھی نہیں مرا۔ بلکہ اس کے ساتھ اس کے آٹھ آدمی بھی مر چکے ہیں۔ مجھے جو اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق ریکی کے آدمی کسی ہاشم خان کو گزشتہ ایک ماہ سے تلاش کرتے پھر رہے تھے۔ اور پھر شاید انہوں نے اُسے تلاش کر لیا۔ کیونکہ جس وقت اس کے آدمیوں نے اُسے فون پر اطلاع دی میں اس کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ انہوں نے اُسے بتایا تھا کہ نیلم نگر کے قریب ماناچہ کے ویران علاقے میں لکڑی کے ہٹ میں جو ہاشم خان رہتا ہے وہ کوئی سنکی سا بڈھا ہے۔ اور انہوں نے اس کے ہٹ کی بھی تلاشی لی ہے۔ وہاں کوئی مشکوک چیز نہیں ہے۔ اس پر ریکی نے انہیں بے حد ڈانٹ پلائی اور حکم دیا کہ وہ فوری طور پر جا کر اس بڈھے کو پہلے گولی ماریں اور پھر اس کے پورے کیبن کو اکھاڑ پھینکیں اور وہاں سے نقشہ لازماً نکال کر لے آئیں۔ میں نے اس سے پوچھا بھی کہ ہاشم خان کون ہے اور وہ کیوں اُسے تلاش کر رہا ہے۔ تو اس نے بتایا کہ ایک بہت بڑی غیر ملکی پارٹی نے اُسے ہاشم خان کو تلاش کرنے اور اُسے ختم کرنے اور اس سے کوئی نقشہ حاصل کرنے کا کام دیا ہے اور معاوضہ اس قدر دیا ہے کہ جس کا کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اس کے آدمی اُسے سارے دارالحکومت میں تلاش کرتے رہے لیکن اس کا کہیں پتہ نہ چل سکا۔ اس پارٹی نے ہاشم خان کا فوٹو مہیا کیا تھا۔ اور اس کی

SCANNED BY JAMSHED

شناخت کی مخصوص نشانیاں بتائی تھیں۔ پھر اتفاق سے اس کے ایک آدمی نے اس کو ٹریس کر لیا۔ وہ ایک ویران علاقے میں ایک ہٹ بنا کر اس میں چھپا ہوا ہے۔ چنانچہ اس نے اپنے آدمی بھیجے تاکہ اس سے نقشہ حاصل کریں۔ لیکن اب یہ احمق رپورٹ دے رہے ہیں کہ وہ تو کوئی سنکی سا بڈھا ہے۔ بہرحال مجھے چونکہ ان کاموں سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ اس لئے میں نے زیادہ خیال نہ کیا۔ لیکن ابھی تھوڑی دیر پہلے ہارنس نے مجھے اطلاع دی ہے کہ ریکی اپنے آٹھ آدمیوں سمیت ریکی بار کے نیچے خفیہ تہہ خانے میں قتل ہو چکا ہے۔ اور کسی کو بھی معلوم نہیں کہ اُسے کس نے قتل کیا ہے۔ کیونکہ کوئی غیر متعلق آدمی نہ تہہ خانے میں جاتا دیکھا گیا ہے اور نہ باہر نکلتا۔ میں اس اطلاع پر حیران رہ گیا۔ کیونکہ ریکی اتنی آسانی سے تو مرنے والوں میں سے نہ تھا۔ میں نے ہارنس سے مزید تفصیلات کریدیں تو مجھے پتہ چلا کہ میرے واپس آجانے کے کچھ دیر بعد ہی اُسے اپنے ان آدمیوں کی لاشوں کی اطلاع ملی جسے اس نے اس بوڑھے کو قتل کرنے بھیجا تھا۔ اس پر وہ اس قدر غصے میں آیا کہ اس نے اپنے چار خاص آدمی بھیج دیئے۔ کہ وہ جا کر اس پورے ہٹ کو بموں سے اڑا دیں۔ اس کے آدمی کام کر کے واپس آئے اور ابھی وہ تہہ خانے میں موجود ہی تھے کہ پھر اطلاع ملی کہ ریکی تہہ خانے میں موجود اپنے سارے آدمیوں سمیت قتل ہو چکا ہے۔ انہیں گولیوں سے اڑا دیا گیا ہے۔ ہارنس چونکہ ریکی کا خاص آدمی ہے۔ اس لئے اُسے یہ بھی معلوم تھا کہ اس کے چار خاص آدمیوں نے اس کے حکم کی تعمیل کر دی تھی۔ میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ تم معلوم کرو کہ ریکی کو قتل کرنے والا کون ہے کہیں

SCANNED BY JAMSHED

ایسا نہ ہو کہ ریکی کو ہمارے مشترکہ بزنس کے مخالفوں نے مارا ہو۔ اگر ایسا ہے تو پھر تو وہ میرے ساتھ بھی ایسا کر سکتے ہیں۔ گو مجھے اس کا ایک فی صد بھی یقین نہیں ہے۔ لیکن بہرحال پھر بھی میں اپنے اطمینان کے لئے حقیقت جاننا چاہتا ہوں۔ اور مجھے یقین ہے کہ تم بہرحال اصل بات کا کھوج نکال لو گے" ـــــ جیری نے پوری تفصیل بتلاتے ہوئے کہا

"بہرحال تم فکر نہ کرو۔ میں جلد ہی اصل واقعے کا کھوج نکال لوں گا" ٹائیگر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"ارے ارے۔ اتنی جلدی بھی کیا۔ بیٹھو تو سہی۔ میں تمہارے پینے کے لئے کچھ منگواتا ہوں" ـــــ جیری نے اُسے اٹھتے دیکھ کر چونک کر کہا۔

"نہیں ـــــ تم میری عادت جانتے ہو۔ اب جب تک مجھے اصل بات کا علم نہ ہو جائے گا مجھے چین نہ آئے گا۔ گڈ بائی" ـــــ ٹائیگر نے جواب دیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دفتر سے باہر آ گیا۔ اس کے ذہن میں دراصل اس ہاشم خان کی تلاش۔ نقشہ۔ اور بڑی غیر ملکی پارٹی والے الفاظ گھوم رہے تھے۔ اُسے ریکی یا اس کے آدمیوں کی موت کی کوئی پرواہ نہ تھی۔ اُسے یہ غیر ملکی پارٹی والی بات کی اصل فکر تھی کیونکہ یہ اس کے مطلب کی خبر تھی۔ اور اس نے سب سے پہلے ماناچر کے ویران علاقے میں موجود اس ہٹ کو دیکھنے کا فیصلہ کیا جس میں بقول جیری کے کوئی سنکی بوڑھا رہتا تھا۔ اور جسے ریکی کے آدمیوں نے بموں سے تباہ کر دیا۔ کیونکہ وہ ریکی اور اس کے آدمیوں کی فطرت کو اچھی طرح جانتا تھا۔ وہ عام سے غنڈے اور مجرم تھے۔ انہوں نے لا

بم مار کر ہٹ تباہ کر دیا ہو گا۔ اور بس اسی پر ہی مطمئن ہو گئے ہوں گے یا انہوں نے وہاں کوئی تلاشی بھی لی ہو گی تو عام بدمعاشوں کے سے انداز میں۔ اس لئے وہ سب سے پہلے وہاں جانا چاہتا تھا۔ اور پھر چند لمحوں بعد اس کی کار انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی ماناچر کے ویران علاقے کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔

SCANNED BY JAMSHED

عمران کی آنکھ کھلی تو چند لمحوں تک تو اس کا ذہن جیسے سویا رہا لیکن پھر جیسے بجلی چمکتی ہے اس طرح اس کا ذہن ایک جھٹکے سے بیدار ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ اُسے ذہن بیدار ہوتے ہی وہ خوف ناک دھماکہ اور جسم میں بے شمار چھریاں گھس جانے کا احساس یاد آگیا تھا۔ لیکن اس وقت وہ سیکرٹ سروس کے مخصوص ہسپتال میں بستر پر لیٹا ہوا تھا۔ اور اس کے سارے جسم پر جگہ جگہ پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔ اس نے بے اختیار اپنے جسم کو حرکت دی تو اُسے یہ دیکھ کر اطمینان ہو گیا کہ اس کی کوئی ہڈی نہیں ٹوٹی۔ لیکن وہاں ہاشم خان کے ہٹ سے اُسے یہاں کون لے آیا۔ اور پھر وہاں دھماکہ جس کا اب اُسے ادراک ہو رہا تھا کہ وہ کسی طاقتور بم کا تھا کس نے کیا۔ اور ہاشم خان کا کیا ہوا۔ ابھی وہ اس بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ ڈاکٹر کمرے میں داخل ہوا۔

"ارے عمران صاحب ۔۔۔ آپ کو ہوش آگیا۔ ویری گڈ" ۔۔۔ ڈاکٹر نے قریب آ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ نے تو بہرحال اپنی کوشش کر لی ہوگی" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے ہم نے تو کوشش کرنی ہی ہوتی ہے" ۔۔۔ ڈاکٹر نے اس کی نبض پر ہاتھ رکھتے ہوئے ہنس کر جواب دیا۔

"لیکن پہلے تو یہی سمجھا جاتا تھا کہ ڈاکٹر مریضوں کو بچانے کی کوشش کرتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"پہلے کا کیا مطلب ۔۔۔ اب بھی ہمارا کام یہی ہے" ۔۔۔ ڈاکٹر نے حیرت سے چونک کر کہا۔

"اچھا تو آپ نے مجھے ہوش میں لانے کی کوشش کی۔ اوہ بہت شکریہ۔ میں سمجھا کہ آپ کی کوششوں کے باوجود میں ہوش میں آگیا ہوں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

اور ڈاکٹر چند لمحے تو اُسے دیکھتا رہا۔ شاید اس کے فقرے کا مفہوم سمجھ رہا ہو۔ اور دوسرے لمحے وہ کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اوہ اوہ ۔۔۔ اب میں سمجھا آپ کے فقرے کا مطلب کہ ہم نے کوشش کی کہ آپ کو ہوش نہ آئے۔ ارے نہیں عمران صاحب۔ آپ کی نظر میں ہماری قدر ہو یا نہ ہو لیکن ہماری نظروں میں آپ کی بے حد قدر ہے۔ ہم تو آپ کو بچانے کے لئے اپنا خون بھی دے سکتے ہیں۔ ویسے بھی آپ کا معاملہ ہمارے لئے بے حد پریشانی کا موجب ہوتا ہے۔ چیف ایکسٹو کا ہر دس منٹ بعد فون آجاتا ہے کہ ہوش آیا کہ نہیں آیا

تو کیوں نہیں آیا۔ اور سر سلطان تو شاید سارے کام چھوڑ کر بس یہی پوچ
بیٹھ جاتے ہیں کہ کب ہوش آئے گا " ــــــ ڈاکٹر نے ہنستے ہوئے
کہا اور عمران ہنس پڑا۔

" لیکن میری ڈھٹائی ملاحظہ فرمائی آپ نے کہ اس کے باوجود ہوش
میں آجاتا ہوں " ــــــ عمران نے جواب دیا اور ڈاکٹر ایک بار پھر کھلکھلا
کر ہنس پڑا۔

" مجھے یہاں کون پہنچا گیا ہے " ــــــ عمران نے اچانک سنجیدہ
ہوتے ہوئے کہا۔

" ایک نوجوان تھا جس نے اپنا نام ٹائیگر بتایا تھا۔ وہ بے چارہ بے
پریشان تھا۔ کہہ رہا تھا کہ وہ آپ کا ماتحت ہے۔ ویسے آپ کی حا
ایسی تھی کہ ہم بھی دیکھ کر گھبرا گئے۔ لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ آپ کے
پر صرف زخم ہیں کوئی ہڈی وغیرہ نہیں ٹوٹی۔ لیکن خون کافی بہہ چکا تھا
بہر حال آپ کی حالت جلد ہی سنبھل گئی۔ پھر چیف کا فون آیا۔ تو ہم نے
انہیں تسلی دے دی " ــــــ ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" سر سلطان کا بھی فون آیا تھا " ــــــ عمران نے پوچھا۔

" سر سلطان کا ــــــ جی نہیں۔ وہ تو میں ویسے ہی کہہ رہا تھا انہ
شاید آپ کے موجودہ زخمی ہونے کا علم نہیں ہوا۔ ورنہ وہ واقعی فو
بیٹھ جاتے ہیں " ــــــ ڈاکٹر نے کہا۔

" اچھا۔ اب بل کتنا دینا ہے " ــــــ عمران نے مسکراتے ہو
کہا۔

" بل ــــــ کیسا بل " ــــــ ڈاکٹر نے چونک کر پوچھا۔

SCANNED BY JAMSHED

" میرا مطلب ہے۔ ہسپتال سے رخصت ہونے پر بل دیا جاتا ہے۔
ورنہ ڈاکٹر صاحبان کا کیا پتہ غصے میں آکر دو چار ہڈیاں ہی توڑ ڈالیں " ــــــ
عمران نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" مطلب ہے۔ آپ جانا چاہتے ہیں۔ نہیں۔ ابھی آپ ایک ہفتہ
آرام کریں " ــــــ ڈاکٹر نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ہڈی ٹوٹ جاتی تو پھر تو مجبوراً آرام کرنا پڑتا۔ لیکن اللہ میاں نے
ہڈی بچا لی تو اس کی مرضی یہی تھی کہ آرام مت کرو۔ اور آپ کو معلوم
ہے کہ اس کی مرضی نہ مانو تو اللہ میاں ناراض ہو جاتا ہے اور نانی اماں
کہتی تھیں کہ اللہ میاں کو ناراض کرنے سے جہنم کے فرشتے آگ کے
کوڑے مارتے ہیں۔ اور جب فرشتے کوڑے ماریں تو پھر فائر بریگیڈ
بھی بے بس ہو جاتا ہے " ــــــ عمران نے بستر سے نیچے اترتے
ہوئے کہا۔

" پھر تو واقعی مجبوری ہے۔ لیکن ٹھہریں۔ میں آپ کا لباس لے آتا
ہوں۔ اور ہاں۔ آپ جائیں گے کس میں۔ ویسے میری کار موجود ہے لیکن
میں یہاں مصروف ہوں اور آپ کم از کم اس وقت خود ڈرائیو نہیں
کر سکتے " ــــــ ڈاکٹر نے کہا۔

" ٹیکسی منگوا دو " ــــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور ڈاکٹر سر
ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور کمرے میں ٹہلنے لگا۔ پہلے پہل تو اسے
کسی کمزوری کا احساس ہوا لیکن پھر اس نے اپنے آپ کو مکمل طور پر
سنبھال لیا۔ اس کے بعد وہ لباس بدل کر اور ٹیکسی میں بیٹھ کر دانش منزل

SCANNED BY JAMSHED

روانہ ہوگیا۔ٹیکسی اس نے دانش منزل سے پہلے ہی چھوڑ دی۔اس کی جیبوں میں رقم موجود تھی۔اس لئے کرایہ کی ادائیگی میں اُسے کوئی مشکل پیش نہ آئی۔پھر پیدل چلتا ہوا وہ دانش منزل پہنچ گیا۔

"عمران صاحب۔ابھی آپ آرام کرتے" —— بلیک زیرو نے اُسے آپریشن روم کے دروازے پر رسیو کرتے ہوئے کہا۔

"کوشش تو یہی کی گئی تھی کہ میں ہمیشہ کے لئے آرام کر جاؤں لیکن ابھی شاید آرام کا وقت نہیں آیا" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آپریشن روم میں جاکر اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ کے لئے چائے بنا لاؤں" —— بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں —— ایک کپ لے آؤ" —— عمران نے کرسی کی پشت سے سر ٹکاتے ہوئے کہا۔اور بلیک زیرو ملحقہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔اور چند لمحوں بعد اس نے چائے کا کپ لاکر اس کے سامنے رکھ دیا۔

"ارے اتنی جلدی۔کیا چائے کی کوئی مشین ایجاد ہوگئی ہے" عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے میں نے بنائی تھی۔اور فلاسک بھر کر رکھ لیا تھا" —— بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔تو اب ذخیرہ اندوزی بھی کرنے لگے ہو۔یہ تو قومی جرم ہوتا ہے" —— عمران نے چائے کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔اور بلیک زیرو کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ظاہر ہے۔اب یہاں میرے لئے وہی کام رہ گئے ہیں۔بیٹھا فو...

...تا رہوں اور چائے پیتا رہوں۔اس لئے اکٹھی چائے بنا لیتا ہوں" ...ک زیرو نے کہا۔

"اور اکٹھے فون سن لیتا ہوں" —— عمران نے فقرہ پورا کرتے ...تے کہا اور بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"ٹائیگر نے کیا بتایا تھا تمہیں" —— عمران نے چائے کی چسکی لیتے ...ئے کہا۔

"ٹائیگر نے مجھے فون کیا کہ ماناچر کے ویرانے میں ایک تباہ شدہ ...ٹ میں آپ شدید زخمی حالت میں پڑے تھے۔اس نے آپ کو ...ں سے اٹھا کر ہسپتال پہنچا دیا ہے۔میرے تفصیل پوچھنے پر اس نے ...کہ اُسے کہیں سے خبر ملی کہ ریکی بار کے مالک ریکی اور اس کے آٹھ ...ھیوں کو بار کے خفیہ تہہ خانے میں گولیوں سے اڑا دیا گیا ہے۔اور ...نے سے پہلے ریکی کے آدمی ماناچر کے ویرانے میں کوئی ہٹ بموں ...تباہ کرنے گئے تھے۔اور یہ کام انہیں کسی بڑی غیر ملکی پارٹی نے ...تھا۔اور وہ کسی ہاشم خان کو تلاش کر رہے تھے۔ٹائیگر غیر ملکی پارٹی ...کلیو کے لئے سیدھا اس ہٹ میں گیا تو وہاں اُسے آپ زخمی حالت ...پڑے مل گئے چنانچہ وہ سارے کام چھوڑ کر آپ کو ہسپتال پہنچانے ...پڑا" —— بلیک زیرو نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ —— تو ٹائیگر اس طرح وہاں پہنچا ویسے اب تک اس نے ...ی تفتیش کر لی ہوگی۔اُسے ٹرانسمیٹر پر کال کرو" —— عمران نے کہا۔ اور بلیک زیرو ٹرانسمیٹر کی طرف متوجہ ہوگیا۔اس نے ٹائیگر کی ...ص فریکونسی ایڈجسٹ کی۔

SCANNED BY JAMSHED

" ویسے آپ وہاں اس ہٹ میں کیسے پہنچ گئے تھے۔ کل تو آ
والدہ اور ثریا کے ساتھ نیلم نگر گئے تھے" ـــــ بلیک زیرو نے کہا
" بس مقدر کی خرابی سمجھو۔ بہرحال رابطہ ملاؤ۔ میں پہلے ٹائیگر سے
بات کر لوں" ـــــ عمران نے کہا۔ اور بلیک زیرو نے بٹن دبا د
ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آوازیں نکلنے لگیں۔
" ہیلو ہیلو ـــــ عمران کالنگ اوور" ـــــ عمران نے تیز آ
میں بار بار یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔
" یس باس ـــ میں ٹائیگر بول رہا ہوں۔ آپ کو ہوش آ گیا۔ شکر
ہے خدا کا اوور" ـــــ دوسری طرف سے ٹائیگر کی مسرت بھر
آواز سنائی دی۔
" مجھے پوری تفصیل بتاؤ۔ وہاں ہٹ میں جلنے سے پہلے اور بع
اوور" ـــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔
اور ٹائیگر نے جواب میں اُسے بلیو ڈریگن بار کے مالک جیری
بلانے اس سے ہونے والی گفتگو اور پھر کار لے کر ہٹ میں جا
اور وہاں سے عمران کو ہسپتال پہنچانے کی پوری تفصیل بتا دی۔ ا
" تم اس کے بعد دوبارہ ہٹ میں گئے تھے اوور" ـــــ عم
نے پوچھا۔
" یس باس ـــــ لیکن دوبارہ جب میں وہاں پہنچا تو پورا ہٹ
کر راکھ ہو چکا تھا۔ اُسے کسی نے آگ لگا دی تھی۔ شکر ہے آپ و
سے پہلے ہی نکل آئے تھے۔ ورنہ تو شاید آپ بھی ساتھ ہی جل
میں نے آگ لگانے والوں کو تلاش کرنے کی کوشش کی۔ لیکن

دور دور تک کسی آدمی کا بھی پتہ نہ چل سکا۔ البتہ سڑک پر ایک کریم کلر کی جدید
ادرنی کار کھڑی تھی جو لاک تھی۔ جب میں پہلی بار گیا تب بھی وہ وہاں
موجود تھی۔ اور جب دوسری بار گیا تب بھی وہاں موجود تھی۔ میں نے اس
کا نمبر نوٹ کر لیا۔ اور پھر یہاں آ کر میں نے جب اس کے نمبر کی پڑتال
کی تو معلوم ہوا کہ وہ نیلم نگر کے نواب لیاقت علی خان کے نام رجسٹرڈ
ہے۔ میں ریکی بار بھی گیا۔ وہاں سے ایک اور بات کا بھی پتہ چلا ہے۔
ریکی اور ان کے ساتھیوں کی لاشوں کے ساتھ ہی ایک مقامی بوڑھے
کی لاش بھی تھی۔ جسے کوئی نہ پہچانتا تھا۔ اور یہ لاش باقی لاشوں کی طرح
گولیوں سے چھلنی نہ تھی بلکہ اس کی کھوپڑی اس طرح ٹوٹی ہوئی تھی جیسے
کسی نے اس کے سر پر کوئی بھاری لکڑی مار کر سر توڑ دیا ہو۔ باقی جسم
پر بھی بے شمار زخم تھے۔ ساری لاشیں اس وقت پولیس کی تحویل میں
ہیں اوور" ـــــ ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
" ٹھیک ہے۔ یہ لاش ہاشم خان کی ہو گی۔ وہ اس ہٹ میں رہتا
ہے۔ اور قریب ہی اس کی جاگیر ہے۔ تم ایسا کرو کہ اس کی جاگیر تلاش کر
کے وہاں کسی بھی میک اپ میں پہنچ جاؤ۔ وہاں ایک آدمی ہے بابر۔
اس کا حلیہ میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ اُسے تلاش کر کے بے ہوش کر دو۔
اور پھر اُسے دانش منزل پہنچا دو۔ اور سنو۔ وہ بابر خاصا جارح قسم کا
آدمی ہے۔ اور شاید خصوصی تربیت یافتہ بھی ہے۔ اس کے نو ساتھی اور بھی
ہیں۔ اس لئے پوری طرح محتاط رہنا اوور" ـــــ عمران نے کہا۔ اور
ٹائیگر کے جواب کے بعد اس نے اُسے بابر کا حلیہ تفصیل سے بتایا۔
ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ تو کوئی لمبا چکر لگ رہا ہے۔ لیکن آپ ہاشم خان کے ہٹ میں کیسے پہنچ گئے"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"کہا تو ہے۔ میرا مقدر ہی خراب ہے۔ خود بخود تباہی والی جگہ پہنچ جاتا ہوں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر ہاشم خان کے ہٹ میں جانے اور اس کے بعد دھماکے سے بے ہوش ہو جانے کی پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ واٹر یا در خاصا خوفناک قسم کا نام ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔۔۔ اور نام سے ہی ظاہر ہو رہا ہے کہ یہ انتہائی با وسائل تنظیم ہے۔ ہاشم خان زندہ رہ جاتا تو شاید اس کے متعلق تفصیل مل جاتیں۔ بہرحال اس نے یہ ضرور بتایا تھا کہ یہ تنظیم ابھی ایکشن میں آئی۔ اور تیاریوں میں مصروف ہے یہی وجہ ہے کہ اب تک ہم اس نام سے ناواقف تھے۔ لیکن ہاشم خان کی یہ بات مجھے کھٹک رہی ہے کہ تنظیم پاکیشیا سیکرٹ سروس سے خوفزدہ ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی ایسا آدمی بہرحال اس تنظیم میں شامل ہے جو پاکیشیا سیکرٹ سروس سے پہلے ٹکرا چکا ہے"۔۔۔ عمران نے سوچنے کے سے انداز میں کہا۔

"ہو سکتا ہے اسرائیلی حکام نے انہیں اس معاملے میں خاص طور پر تنبیہہ کی ہو۔ یہودیوں کی کوئی بھی بڑی تنظیم ایسی نہیں ہو سکتی جس کی پشت پر اسرائیل سے نہ ہو"۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے تمہاری بات زیادہ درست ہو گی۔ بہرحال ابھی ... اس تنظیم کا ایکشن میں آنے سے پہلے خاتمہ کرنا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"لیکن کیسے۔۔۔ اسے تلاش کیسے کیا جائے گا"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"دو کلیو موجود ہیں۔ ہٹ کو آگ یقیناً بابر اور اس کے ساتھیوں نے لگائی ہو گی۔ چونکہ ہٹ ویرانے میں ہے۔ اس لئے وہاں پھینکے جانے والے بموں کی آواز ان تک نہ پہنچی ہو گی۔ اور ریکی کے آدمی چونکہ عام سے غنڈے ہیں اس لئے انہوں نے ہٹ کی کوئی خاص تلاشی بھی نہ لی ہو گی اور ہاشم خان کی لاش لے کر واپس چلے گئے ہوں گے۔ اس کے بعد ٹائیگر وہاں پہنچا اور وہ مجھے اٹھا لایا۔ اور شاید پھر بابر یا اس کے کسی ساتھی نے کسی وجہ سے ہاشم خان کو فون کیا ہو گا لیکن کال نہ ملنے کی بنا پر وہ صورت حال دیکھنے وہاں آئے ہوں گے اور پھر انہوں نے مزید کلیو مٹانے کے لئے اُسے آگ لگا دی ہو گی۔ اس لئے اگر بابر ہاتھ آ جائے تو اس سے شاید کوئی تفصیل مل جائے۔ اور دوسرا کلیو یہ ہے کہ ہاشم خان کے مطابق وہ واٹر پرنس رہا ہے۔ اور اس نے اس سے پہلے کوئی سیکشن بھی تباہ کر دیا تھا۔ اور ظاہر ہے واٹر پرنس بننے سے پہلے وہ یورپ یا ایکریمیا جیسے علاقوں میں خاصا نامور مجرم بھی رہا ہو گا۔ تبھی تو اُسے اس تنظیم میں شامل کیا گیا ہو گا۔ ہاشم خان کی سابقہ زندگی کی پڑتال ان ایجنسیوں سے کی جا سکتی ہے۔ جو مجرموں کا ریکارڈ رکھتی ہیں۔ اور معلومات فروخت کرتی ہیں۔ لیکن پہلے بابر والا مسئلہ دیکھ لیں شاید اس سے کوئی کلیو مل جائے"۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو

SCANNED BY JAMSHED

نے سر ہلا دیا۔

"ارے ہاں۔ وہ نواب صاحب کی کار دہیں ویرانے میں کھڑی ہوگی تم جوزف اور جوانا کو کہہ دو کہ وہ کار لے کر وہاں جائیں اور اس کار کو اپنی کار کے ساتھ ٹوچین کر کے دارالحکومت لے آئیں کسی ورکشاپ سے اس کی نمبر پلیٹ ڈلوا کر اُسے واپس پہنچا آئیں" ـــ عمران نے کہا

"لیکن ٹائیگر تو کہہ رہا تھا کہ وہ لاک ہے۔ پھر ٹوچین ہو کر چلے گی کیسے" بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ چابیاں موجود ہیں میرے پاس۔ یہ پہنچا دو جوزف کو" عمران نے چونک کر کہا۔ اور پھر اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے چابیاں نکال کر طاہر کو دے دیں۔

"میں خود چابیاں دے بھی آتا ہوں اور انہیں اچھی طرح سمجھا بھی دوں گا۔ آپ ابھی یہیں ٹھہریں گے یا فلیٹ پر جائیں گے" ـــ بلیک زیرو نے چابیاں لیتے ہوئے کہا۔

"نہیں ـــ میں بابر کے متعلق کوئی اطلاع ملنے تک یہیں رہوں گا۔ تم جاؤ" ـــ عمران نے کہا اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا اٹھا پھر تیز تیز قدم اٹھاتا آپریشن روم سے باہر نکل گیا۔

کمرے میں موجود ایک بھاری جسم اور چوڑے چہرے والا آدمی سامنے میز پر رکھی ہوئی ایک موٹی سی فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ میز پر پڑے ہوئے ایک عجیب سی ساخت کے ڈبے میں سے ہلکی سی سیٹی کی آواز بلند ہوئی۔ اس آدمی نے چونک کر سر اٹھایا اور پھر ہاتھ بڑھا کر ڈبے کا ایک بٹن دبا دیا۔

"یس" ـــ اس آدمی نے بھاری آواز میں کہا۔

"چیف باس واٹر پرنس نمبر تھری کی سپیشل کال آئی ہے" ـــ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"او۔ کے" ـــ چیف باس نے جواب دیا اور بٹن دبا دیا۔ اس کے بعد اس نے میز کی ایک سائیڈ پر لگے ہوئے بٹنوں کے ایک پورے پینل میں سے ایک بٹن دبایا تو سامنے دیوار کا ایک چھوٹا

ساحصہ روشن ہوگیا۔ پہلے تو چند لمحے سکرین پر آڑی ترچھی لکیریں نظر آتی رہیں پھر ایک جھماکے سے ایک نوجوان کی تصویر ابھر آئی۔ نوجوان اپنی قومیت سے باجانی نظر آرہا تھا۔

"ہیلو چیف باس ——— میں واٹر پرنس نمبر تھری بول رہا ہوں" اس نوجوان کے لب ہلے اور کمرے میں اس کی تیز آواز گونج اٹھی

"یس ——— کیا رپورٹ ہے" ——— چیف باس نے غراتے ہوئے پوچھا۔

"باس۔ غدار ہاشم خان کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ لیکن اس کے پاس سے کوئی نقشہ برآمد نہیں ہوا" ——— نمبر تھری نے کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ نمبر تھری" ——— چیف باس کی غراہٹ اور بڑھ گئی۔

"باس۔ جیسا کہ اطلاعات ملی تھیں کہ غدار ہاشم خان پاکیشیا میں ہی چھپا ہوا ہے۔ چنانچہ میں نے پاکیشیا کے ایک مقامی گروپ لیڈر ریکی کو اس کی تلاش میں لگا دیا۔ اور ساتھ ہی ایک دوسرے پیشہ ور قاتل سے مجھے اطلاع ملی کہ ریکی کے آدمیوں نے دارالحکومت سے کچھ دور ایک ویرانے میں بنے ہوئے ہٹ میں ہاشم خان کو تلاش کر لیا ہے۔ لیکن ہاشم خان نے ان دونوں کو سنگی بوڑھا بن کر ٹال دیا۔ ریکی کو جب پتہ چلا تو اس نے انہیں اُسے قتل کرنے اور اس کے ہٹ کی مکمل تلاشی لے کر اس سے نقشہ حاصل کرنے کی ہدایات دیں۔ لیکن ان دونوں آدمیوں کی لاشیں سڑک پر پڑی ملیں۔ تو ریکی کے آدمیوں نے انتقاماً جا کر اس ہٹ کو بموں سے اڑا دیا

SCANNED BY JAMSHED

ہاشم خان مر گیا۔ اس کی کھوپڑی ٹوٹ گئی تھی۔ انہوں نے وہاں تلاشی لی لیکن انہیں وہاں نقشہ تو ایک طرف کاغذ کا ایک پرزہ بھی نہ ملا۔ چنانچہ وہ ہاشم خان کی لاش اٹھا کر ریکی کے پاس لے آئے۔ اور ہدایات کے مطابق وہ پیشہ ور قاتل جو پہلے سے ریکی کے پاس موجود تھا فوراً حرکت میں آگیا اور ریکی اور وہاں موجود اس کے سارے آدمیوں کو اس نے گولیوں سے چھلنی کر دیا۔ اور پھر اس نے مجھے کنکٹ کیا۔ میں نے یہاں سے اپنے دو کارکن خصوصی طور پر بھیجے۔ ہاشم خان کی لاش پولیس کی تحویل میں موجود تھی۔ انہوں نے چیک کر لیا وہ واقعی ہاشم خان تھا۔ ویسے بھی پولیس نے اپنے ذرائع سے بھی تصدیق کر لی تھی کہ وہ واقعی ہاشم خان تھا۔ میرے آدمی اس ہٹ پر پہنچے تو ہٹ جل کر راکھ ہو چکا تھا۔ ہٹ چونکہ لکڑی کا بنا ہوا تھا۔ اس لئے شاید بموں کی وجہ سے اُسے آگ لگ گئی تھی۔ بہرحال ہاشم خان کی موت کی تصدیق ہو گئی ہے۔ اور اگر واقعی اس کے پاس کوئی نقشہ تھا تو ظاہر ہے اس نے اُسے اُسی ہٹ میں کہیں چھپا کر رکھا ہو گا جو ہٹ کے ساتھ ہی جل گیا ہو گا" ——— نمبر تھری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس پیشہ ور قاتل کا کیا ہوا" ——— چیف باس نے پوچھا۔

"اُسے میرے آدمیوں نے گولی مار دی ہے" ——— نمبر تھری نے جواب دیا۔

"گڈ ——— اس کا مطلب ہے کہ غدار اپنے انجام کو پہنچ گیا۔ لیکن اب تمہیں وہاں اس وقت تک ہوشیار رہنا پڑے گا۔ جب تک ہاشم خان کی موت کی سرکاری تفتیش ختم نہیں ہو جاتی۔ کیونکہ

ہاشم خان وہاں کے ایک بہت بڑے افسر کا رشتہ دار ہے۔ اور وہ افسر وزارت خارجہ میں سیکرٹری ہے۔ اس کا نام سر سلطان ہے۔ گو مجھے معلوم ہے کہ طویل عرصے سے ہاشم خان کا اس سے کوئی رابطہ نہ رہا تھا لیکن پھر بھی ہو سکتا ہے کہ اس کی پراسرار موت کی انکوائری کی جائے۔ تم نے صرف یہ چیک کرنا ہے کہ اس بارے میں وہاں کی سیکرٹ سروس کو کوئی کلیو نہ مل جائے" ۔۔۔ چیف باس نے کہا۔

" اور اگر باس مل جائے تو پھر کیا حکم ہے" ۔۔۔ نمبر تھری نے پوچھا۔

" ہمیں اسرائیل کے اعلیٰ حکام کی طرف سے یہ کہا گیا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہر صورت میں بچا جائے۔ اور خاص طور پر ایک آدمی کا نام لیا گیا ہے اس کا نام علی عمران ہے۔ چونکہ یہ ہدایت انتہائی اعلیٰ حلقوں سے موصول ہوئی تھی اس لئے ہم اس بارے میں محتاط رہے ہیں۔ لیکن اگر کسی بھی طرح اس عمران یا سیکرٹ سروس کو واٹر پاور کے بارے میں کوئی کلیو مل جاتا ہے تو پھر یہ تمہاری ذمہ داری ہو گی کہ تم اس عمران اور سیکرٹ سروس کا فوراً خاتمہ کر دو" ۔۔۔ چیف باس نے کہا۔

" اگر اعلیٰ حکام کو اس سے اتنا ہی خطرہ ہے باس۔ تو پھر کیوں نہ ان کا خاتمہ کر دیا جائے۔ کیا ضرورت ہے خطرے کو باقی رکھنے کی" ۔۔۔ نمبر تھری نے جواب دیا۔

" فی الحال اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم ابھی تیاریوں میں ہیں۔ گریٹ بال کی مکمل تعمیر کے بعد جب ہم ایکشن میں آئیں گے تو پھر یہ لوگ

ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے اس وقت تک ہم کسی مسئلے میں الجھنا نہیں چاہتے ورنہ ایسا ہو سکتا ہے کہ وقت سے پہلے واٹر پاور کے سامنے آجانے سے پوری دنیا کی مسلمان حکومتیں حرکت میں آجائیں گی اور ہمارے لئے پریشانیاں پیدا ہو سکتی ہیں" ۔۔۔ چیف باس نے جواب دیا۔

" جیسے آپ کا حکم ہو۔ میں اس سلسلہ میں وہاں کی پولیس کے کسی اعلیٰ آفیسر کو ہائر کر لوں گا۔ اس طرح ہمیں مکمل اور تفصیلی رپورٹ ملتی رہے گی۔ جیسے ہی کوئی خطرہ محسوس ہوا تو پھر میں پوری طاقت سے حرکت میں آجاؤں گا" ۔۔۔ نمبر تھری نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ لیکن حرکت میں آنے سے پہلے مجھے رپورٹ ضرور دے دینا" ۔۔۔ چیف باس نے کہا۔

" یس باس" ۔۔۔ نمبر تھری نے جواب دیا۔ اور چیف باس نے بٹن دبا کر سکرین آف کی اور دوبارہ فائل کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔ اس کے چہرے پر اب بے حد اطمینان نمایاں ہو گیا تھا۔ اور یہ اطمینان یقیناً ہاشم خان کی موت کی خبر کی وجہ سے پیدا ہوا تھا۔

عمران نے دروازہ کھولا اور گیسٹ روم میں داخل ہو گیا۔ سامنے قالین پر بابر بے ہوشی کے عالم میں پڑا ہوا تھا۔ ٹائیگر نے اُسے کار میں دانش منزل کے کمپاؤنڈ میں پہنچا دیا تھا۔ اور پھر ٹائیگر کو واپس بھیج کر بلیک زیرو نے اُسے کار سے نکال کر گیسٹ روم میں پہنچا دیا تھا۔ ٹائیگر بابر کو چار روز بعد تلاش کرنے میں کامیاب ہوا تھا۔ کیونکہ بابر ہاشم خان کی جاگیر سے دارالحکومت چلا گیا تھا۔ وہ شاید ہاشم خان کی تلاش میں آیا تھا۔ بہرحال چار دن کی مسلسل جدوجہد کے بعد ٹائیگر اُسے زیر زمین دنیا سے گہرا تعلق رکھنے کی وجہ سے تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ بابر نے اس دوران ریکی بار پر بڑا خوفناک حملہ کیا تھا اور پورے ریکی بار کو تباہ و برباد کر دیا تھا۔ اس نے ریکی سے تعلق رکھنے والے تقریباً ہر آدمی کو تلاش کر کے ختم کر دیا تھا۔ یقیناً اُسے اطلاع مل گئی تھی کہ ہاشم خان کی لاش ریکی بار کے کچھ فاصلے

SCANNED BY JAMSHED

ملی ہے۔ اور وہ انتقامی کارروائی کر رہا تھا۔ اور ٹائیگر نے بھی اس انتقامی کارروائی کی وجہ سے اُسے ٹریس کیا تھا۔ بابر کے ساتھ نو اور آدمی بھی تھے۔ اور پھر انہوں نے ریکی کے بھائی ٹونی کی بار پر جب حملہ کیا تو ٹونی پہلے سے ہوشیار تھا۔ اس لئے وہاں زبردست جھگڑا ہوا۔ اور ٹونی کے آدمیوں نے انہیں گھیر لیا۔ بابر کے سارے ساتھی اس جھگڑے میں مارے گئے البتہ بابر زخمی حالت میں وہاں سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ اور پھر ——

ٹونی کے آدمیوں سے جب اُسے بابر کے حلیے کے بارے میں تفصیلات ملیں تو اُسے یقین ہو گیا کہ یہ وہی آدمی ہے جسے وہ تلاش کر رہا ہے اس کے بعد وہ حرکت میں آ گیا اور پھر اس نے بابر کو جنرل ہسپتال کے ایک وارڈ میں تلاش کر لیا۔ بابر زخمی ہو کر فرار ہوا تو وہ ایک ٹیکسی میں بیٹھ گیا۔ لیکن زیادہ زخمی ہو جانے کی وجہ سے وہ ٹیکسی میں ہی بے ہوش ہو گیا تھا۔ اور ٹیکسی ڈرائیور نے اُسے جنرل ہسپتال کے لان میں چپکے سے لٹا دیا۔ اور خود فرار ہو گیا تاکہ اُسے پولیس تنگ نہ کرے۔ لیکن ٹائیگر نے اپنی تفتیش کے دوران اس ٹیکسی کے بارے میں معلوم کر لیا تھا جس میں بابر کو بیٹھتے ہوئے دیکھا گیا تھا۔ ٹیکسی ڈرائیور سے اُسے جنرل ہسپتال کا پتہ چلا تو وہ جنرل وارڈ میں پہنچ گیا اور پھر بابر اُسے مل گیا۔ گولی اُسے بازو میں لگی تھی۔ لیکن ہڈی بچ گئی تھی۔ وہ خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے بے ہوش ہوا تھا۔ اور جب ٹائیگر اس تک پہنچا تو اُسے ہسپتال سے فارغ کیا جا رہا تھا۔ ہسپتال والوں نے شاید اس لئے اس کے بارے میں پولیس کو اطلاع نہ دی تھی کہ اس طرح انہیں خواہ مخواہ کی انکوائری کے چکر میں پھنسنا پڑتا۔ ہسپتال سے نکلنے کے بعد بابر ایک چھوٹی سی کوٹھی میں پہنچا اور پھر

وہاں ٹائیگر نے اُسے آسانی سے بے ہوش کیا اور دانش منزل پہنچا دیا۔ بلیک زیرو نے اس کے پہنچنے پر عمران کو فلیٹ پر بابر کے پہنچنے کی اطلاع دی اور عمران دانش منزل پہنچ گیا۔ عمران نے گیسٹ روم کا دروازہ کھولا کیا اور پھر قدم بڑھاتا قالین پر بے ہوش پڑے ہوئے بابر کی طرف بڑھ گیا۔ بابر کے سر پر کوئی چیز مار کر اُسے بے ہوش کیا گیا تھا۔ کیونکہ اس کے سر پر ایک بڑا سا گومڑ ابھرا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا۔ عمران نے اُسے سیدھا کیا اور پھر جھک کر اس کے ناک اور منہ کو دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی بابر کے جسم میں حرکت محسوس ہونے لگی۔ اور عمران ہاتھ چھوڑ کر پیچھے ہٹ گیا۔ تھوڑی دیر بعد بابر نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں۔ پہلے تو وہ لاشعوری کے عالم میں ادھر ادھر دیکھتا رہا۔ پھر اس کا ایک ہاتھ تیزی سے سر پر ابھرے ہوئے گومڑ پر جا ٹھہرا۔ اور اُسی لمحے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کی نظریں سامنے کھڑے عمران پر جمی ہوئی تھیں۔ عمران خاموش کھڑا رہا۔ اور بابر دوسرے لمحے ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"تت — تم — میں کہاں ہوں" — بابر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم سیکرٹ سروس کے ایک اڈے میں ہو۔ تم نے شہر میں بے پناہ قتل و غارت کی ہے۔ اس لئے تمہیں تو جیل کی اس کوٹھڑی میں ہونا چاہئے تھا۔ جس میں پھانسی پانے والے مجرم رکھے جاتے ہیں۔ لیکن میں چونکہ ہاشم خان مرحوم سے تمہارا تعلق دیکھ چکا تھا۔ اس لئے میں نے سیکرٹ سروس کے چیف سے درخواست کی کہ اگر تم پاکیشیا کے مفادات میں

SCANNED BY JAMSHED

کام کرنے پر تیار ہو جاؤ۔ تو تمہیں معاف کر دیا جائے۔ کیونکہ تم نے غنڈوں کو قتل کیا ہے۔ کسی عام شہری کو نہیں۔ لیکن قانون کی نظروں میں قتل بہرحال قتل ہوتا ہے۔ چاہے غنڈے کا ہو یا عام آدمی کا" — عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"سیکرٹ سروس — تو کیا تمہارا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے" — بابر نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"تم تعلق کی بات چھوڑو۔ اس سے تمہیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ تم اپنی بات کرو۔ کیا تم پاکیشیا کے مفاد میں کام کرنے کے لئے تیار ہو یا نہیں" عمران نے اُسی طرح انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"کیسا کام" — بابر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سنو — ہاشم خان نے مجھے بتایا تھا کہ وہ کسی زمانے میں یہودیوں کی ایک خوف ناک تنظیم داٹر یا ور کا رکن رہا۔ لیکن پھر اس نے اس سے بغاوت کر دی۔ کیونکہ اُسے بعد میں معلوم ہوا تھا کہ داٹر یا ور یہودیوں کی تنظیم ہے۔ اور ان کا اصل نشانہ مسلمان ہیں۔ اس غداری کی وجہ سے داٹر یا ور اس کے خلاف ہو گئی۔ وہ ساری دنیا میں چھپتا پھرا اور پھر وہ اپنے ملک پاکیشیا آ گیا۔ اُسے معلوم تھا کہ داٹر یا ور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے خوفزدہ رہتی ہے۔ چنانچہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو داٹر یا ور کے بارے میں تفصیلات مہیا کرنا چاہتا تھا۔ لیکن باوجود کوشش کے اس کا رابطہ سیکرٹ سروس سے نہ ہو سکا۔ چنانچہ اس نے اپنی ایک تنظیم بنانی شروع کر دی جس میں دس افراد تھے۔ ان میں سے ایک تم تھے۔ پھر میں نے سیکرٹ سروس کے چیف سے

SCANNED BY JAMSHED

اس کا رابطہ قائم کرانے کے لئے اس کمرے سے نکل کر فون کی طرف جاتے ہوئے کہا۔
جا رہے تھے کہ اچانک ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور میں زخمی ہو کر
بے ہوش ہو گیا۔ اس کے بعد اتفاق سے میرا آدمی وہاں پہنچا تو اس
نے مجھے وہاں زخمی حالت میں پڑا پایا تو وہ مجھے اٹھا کر ہسپتال پہنچ گیا
لیکن جب وہ واپس ہٹ پر پہنچا تو ہٹ کو آگ لگائی جا چکی تھی۔ میں سمجھ
گیا۔ کہ یہ آگ یقیناً تم نے یا تمہارے کسی ساتھی نے لگائی ہو گی تا
ہاشم خان کے ضروری کاغذات مجرموں کے سامنے نہ آئیں اور پھر
ہاشم خان کا انتقام لینے کے لئے احمقوں کی طرح اپنے ساتھیوں کو
لے کر دارالحکومت میں آ گئے۔ اس کے بعد کے واقعات کا علم تمہیں
ہے کہ کس طرح تم نے قتل و غارت کی اور پھر تمہارے گروپ کے
نو آدمی بھی ہلاک ہو گئے۔ تم زخمی ہو کر ایک ٹیکسی کے ذریعے فرار ہو رہے
تھے کہ زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے تم ٹیکسی میں ہی بے ہوش ہو
بہرحال تم ہسپتال پہنچ گئے۔ پھر ہسپتال سے رخصت ہو کر تم ایک
میں گئے۔ تو وہاں سے تمہیں بے ہوش کر کے یہاں پہنچا دیا گیا یہ سا
تفصیلات میں نے تمہیں اس لئے بتائی ہیں تاکہ تم سمجھ سکو کہ تم کن لو
کے درمیان ہو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس واٹر باورز کے خلاف کا
چاہتی ہے۔ لیکن ہاشم خان ہلاک ہو چکا ہے اس لئے وہ اب یہ
سروس کو ضروری اطلاعات مہیا نہیں کر سکتا۔ اگر وہ اطلاعات تم
معلوم ہوں یا ہاشم خان کے ضروری کاغذات تمہارے پاس ہوں
تو وہ تم ہمارے حوالے کر دو۔ اس طرح تم پاکیشیا کے مفاد میں کام
کرو گے تو تمہارا جرم معاف کیا جا سکتا ہے" ـــــ عمران نے پوری تفصیل

"تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ ہاشم خان اپنے راز کسی کو نہ بتاتا تھا اور
ہم تو اس کے ادنیٰ ملازم تھے اور بس" ـــــ بابر نے ہونٹ چباتے
ہوئے کہا۔

"پھر تم نے وہ ہٹ کیوں جلایا۔ اور اگر تم صرف ملازم تھے تو تم
ہاشم خان کے انتقام کے لئے پاگلوں کی طرح کیوں لڑتے پھرے"
عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"جہاں تک ہٹ جلانے والی بات ہے۔ وہ میرے ساتھیوں نے
جلایا تھا۔ ان کا خیال تھا کہ ہٹ کی وجہ سے مجرم ہم تک پہنچ سکتے ہیں
اور جہاں تک باس کی موت کے انتقام کا تعلق تھا وہ ہم پر فرض تھا" ـــــ
بابر نے جواب دیا

"تو تمہارے پاس واٹر باورز کے متعلق کوئی اطلاع نہیں ہے" ـــــ
عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یہ نام میں پہلی بار تمہاری زبان سے سن رہا ہوں" ـــــ بابر نے
جواب دیا۔

"اوکے۔ پھر ہی ہو سکتا ہے کہ تمہیں قانون کے حوالے کر دیا جائے
اس کے بعد تمہارا انجام جو بھی ہو" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے
جواب دیا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں" ـــــ بابر نے کاندھے اچکاتے ہوئے
جواب دیا۔

"مجھے تمہاری ہاشم خان سے وفاداری پسند آئی ہے۔ اس

SCANNED BY JAMSHED

لئے میں چیف سے تمہاری سفارش کر دیتا ہوں" ۔۔۔ عمران
مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر پیچھے ہٹ کر اس نے دروازے
ساتھ دیوار پر ایک جگہ مخصوص انداز میں ہاتھ مارا تو وہاں ایک خا
ہو گیا جس میں مختلف رنگوں کے بٹنوں کا ایک سوئچ پینل موجود تھا
عمران نے ایک بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ۔۔۔ میں علی عمران بول رہا ہوں جناب" ۔۔۔ ع
نے بٹن دبا کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس ۔۔۔ کمرے میں بلیک زیرو کی ایکسٹو کے مخصوص
لہجے میں آواز گونجی۔

"باس۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ بابر کے پاس واٹر پاور کے
کوئی اطلاع نہیں ہے۔ ویسے ہاشم خان سے اس کی وفادا
مجھے پسند آئی ہے۔ اس لئے میری درخواست ہے کہ اُسے قا
کے حوالے نہ کیا جائے" ۔۔۔ عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ واٹر پاور کے خلاف کام کرنے کے
بابر سے ہمیں کوئی کلیو نہیں مل سکا۔ ٹھیک ہے اب ہم اپنے طور پر
کریں گے۔ بابر ہمارا مجرم نہیں ہے۔ اس لئے ہم اُسے اس کے
چھوڑ دیتے ہیں" ۔۔۔ بلیک زیرو نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے
کہا اور اس کے ساتھ ہی خاموشی طاری ہو گئی۔ عمران نے بٹن بند

"تو بھئی بابر صاحب تمہارا کام تو ہو گیا۔ اب ہم خود ہی ان یہود
کے خلاف ٹکریں مارتے پھریں گے۔ آؤ میں تمہیں اس عمارت سے
چھوڑ آتا ہوں تاکہ تم جہاں چاہو چلے جاؤ۔ ویسے میں تمہیں ایک مش

ں گا کہ بہتر یہ ہے کہ کچھ مرحلے کے لئے تم یہ ملک چھوڑ دو کیونکہ ریکی
کا بھائی ٹونی تمہاری تلاش میں ہے اور تم ان زیر زمین دنیا سے تعلق رکھنے
الوں کے متعلق کچھ نہیں جانتے یہ لوگ بے حد باخبر ہوتے ہیں یہ تمہیں
صورت میں تلاش کر لیں گے اور تم اکیلے ان سے نہ لڑ سکو گے" ۔۔۔
مران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا واقعی تم سیکرٹ سروس سے تعلق رکھتے ہو" ۔۔۔ بابر نے
ٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں سیکرٹ سروس کا رکن نہیں ہوں۔ صرف فری لانسر کے طور پر
سیکرٹ سروس کا چیف مجھ سے کام لے لیتا ہے اور مجھے ادائیگی کر
ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن مجھے کیسے یقین آئے کہ تم واقعی سیکرٹ سروس کے آدمی
ہو سکتا ہے تمہارا تعلق واٹر پاور سے ہو" ۔۔۔ بابر نے آخر کار وہ
ت کہہ دی جس کا اظہار وہ کافی دیر سے نہ کر پا رہا تھا۔

"دیکھو بابر۔ تمہارے جواب سن کر مجھے پہلے ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ
اسی لئے خاموش ہو کہ تمہیں شک ہے کہ ہمارا تعلق واٹر پاور سے
اس لئے میں نے چیف باس سے تمہارے سامنے بات بھی کی ہے
تعلق واٹر پاور سے ہوتا تو ہمیں اتنا لمبا چکر چلانے کی ضرورت نہ
بڑے اطمینان سے تمہارے جسم کی کھال کا ایک ایک انچ
دیتے اور پھر اس میں سرخ مرچیں بھر دیتے۔ ایسی صورت میں تم
تمہارے فرشتے بھی ساری معلومات اگل دیتے۔ لیکن اگر تمہیں اس
جود یقین نہیں آ رہا تو تمہیں کسی قسم کا یقین دلانے کی ضرورت نہیں

SCANNED BY JAMSHED

ہے۔ تم جاکر اپنی جان بچاؤ۔ سیکرٹ سروس بے بس نہیں ہے۔ وہ ہی واٹر پاور سے نمٹ لے گی" ۔۔۔ عمران نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے دروازہ کھولا اور بابر کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔ بابر خاموشی سے چلتا ہوا اس کے پیچھے گیسٹ روم سے باہر آگیا۔ وہ حیرت سے اس عظیم الشان لیکن خالی عمارت کو دیکھ رہا عمران اُسے لئے ہوئے سیدھا پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اس پھاٹک کی کھڑکی کھولی اور پھر ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

"جاؤ دوست ۔۔۔ خدا حافظ" ۔۔۔ عمران نے بابر کو باہر کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

بابر نے کھڑکی سے باہر سڑک پر دوڑتی ہوئی کاروں کو دیکھا ایک طویل سانس لے کر واپس مڑا۔

"ٹھیک ہے۔ اب مجھے یقین آگیا ہے کہ میں غلط لوگوں کے پاس ہوں۔ ہاشم خان کا ہٹ میں نے جلایا تھا۔ تاکہ مجرم وہاں موجود کاغذات حاصل نہ کر سکیں۔ ہاشم خان کے کاغذات میں نے بینک لاکر میں محفوظ کرا رکھے ہیں۔ آپ میرے ساتھ چلیں۔ میں نکال کر دیتا ہوں" ۔۔۔ بابر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے

"وہاں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ سیکرٹ سروس کے میں تم کچھ نہیں جانتے۔ آؤ میرے ساتھ" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اُسے لے کر واپس گیسٹ روم میں آگیا۔

"اب بتاؤ کون سے بینک میں لاکر ہے اور اس کا نمبر کیا عمران نے پوچھا۔

"لیکن چابی اور میرے دستخطوں کے بغیر تو لاکر نہیں کھل سکتا۔ اور چابی میں نے ہاشم خان کی حویلی میں چھپائی ہوئی ہے" ۔۔۔ بابر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو تنظیم ملک کے مفادات کے لئے کام کر رہی ہو اس سے تعاون سب کرتے ہیں تم تفصیل بتاؤ" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"سٹی بینک۔ سٹی برانچ لاکر نمبر بارہ سو بارہ" ۔۔۔ ہاشم خان نے جواب دیا۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے ایک بار پھر لما قچے میں موجود ...ل سوئچ نکالا اور پھر اس کا ایک بٹن دبا دیا۔

"میں علی عمران بول رہا ہوں جناب۔ بابر نے ہاشم خان کے کاغذات ... بینک کی سٹی برانچ کے لاکر نمبر بارہ سو بارہ میں رکھے ہوئے ہیں۔ ...ل سے کاغذات منگوا کر یہاں اڈے پر بھجوا دیں تاکہ انہیں دیکھ کر ...سے مزید گفتگو کی جا سکے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"پہنچ جاتے ہیں" ۔۔۔ دوسری طرف سے بلیک زیرو نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا اور عمران نے بٹن بند کر دیا۔

"بہت شکریہ مسٹر بابر" ۔۔۔ عمران نے بٹن آف کر کے کہا۔ دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے حرکت ...یا۔ اور بابر کی کنپٹی پر ایک پٹاخہ سا چھوٹا اور بابر چیختا ہوا اچھل کر دور قالین پر جا گرا۔ لیکن نیچے گرتے ہی وہ ساکت ہو گیا۔

...ران اطمینان سے مڑا اور دروازہ کھول کر گیسٹ روم سے باہر ...ور اُسے باہر سے مخصوص انداز میں لاک کر کے وہ آپریشن روم ...ت بڑھ گیا۔

SCANNED BY JAMSHED

"بڑی مشکل سے قابو آیا ہے" ——— بلیک زیرو نے عمران کے
آپریشن روم میں داخل ہوتے ہی مسکراتے ہوئے کہا۔
"ہاں ——— میں اس کی ٹائپ جانتا تھا۔ اس پر اگر تشدد کی انتہا
کر دی جاتی تب بھی اُس سے کچھ حاصل نہ ہو سکتا تھا۔ اس لئے
اتنا لمبا چکر چلانا پڑا۔ ویسے بھی بہرحال وہ ملکی مجرم نہیں ہے" ———
عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور کرسی پر بیٹھ گیا۔
"میں نے صفدر سے کہہ دیا ہے۔ اور بینک کے چیئرمین کو بھی
کر دیا ہے" ——— بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے اثبات
سر ہلا دیا۔
"اب اس بابر کا کیا کرنا ہے" ——— بلیک زیرو نے چند
خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔
"کاغذات آجائیں پھر اس کے متعلق بھی فیصلہ ہو جائے گا۔ د
تو مجھے یقین ہے کہ ہاشم خان جیسے آدمی بے حد گہرے ہوتے
بابر کو صرف یہ معلوم ہوگا کہ یہ ہاشم خان کے کاغذات ہیں اد
سکتا ہے یہ کاغذات ہوں بھی کسی کوڈ میں۔ لیکن پھر بھی یہ امکان
بہرحال موجود ہے کہ شاید بابر ان کاغذات کے بارے میں مزید
کوئی مدد کر سکے" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔
بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔
"میں ذرا لائبریری میں جا رہا ہوں۔ جب کاغذات آجائیں تو
دینا" ——— عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ
راہداریوں سے ہوتا ہوا دانش منزل کے تہہ خانوں میں واقع

عظیم الشان لائبریری میں آ گیا۔ یہ لائبریری اس نے خود بنائی تھی اور اس
میں دنیا بھر کے موضوعات پر تقریباً تمام اہم کتابیں جمع کی گئی تھیں۔
اس نے اس لائبریری سے استفادے کے لئے ایک ایسا انڈیکس
بنایا ہوا تھا کہ کسی بھی موضوع پر اُسے نہ صرف کتابوں کے نام بلکہ اس
کتاب کے جن جن صفحات پر اس موضوع کے بارے میں کچھ موجود ہوتا
وہ ساری تفصیل اکٹھی ہی سامنے آجاتی اور یہ انڈیکس اس نے وہاں
موجود ایک بڑے کمپیوٹر میں فیڈ کیا ہوا تھا۔ یہ ساری کارروائی اس
نے اس لئے کی تھی کہ اس کے پاس وقت کی بے حد کمی ہوتی تھی۔ وہ
سیدھا کمپیوٹر کی طرف بڑھا اور اس نے اس میں سمندروں کے بارے
میں تحقیقاتی کتب کی لسٹ حاصل کی اور پھر چند لمحوں میں میز پر تقریباً آٹھ
ضخیم کتابیں موجود تھیں۔ اس نے باری باری ان کتب کا سرسری جائزہ
لینا شروع کر دیا۔ ابھی وہ تیسری کتاب کا جائزہ لے رہا تھا کہ بلیک زیرو
لائبریری میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں نیلے رنگ کا ایک لفافہ تھا۔
"یہ کاغذات آ گئے ہیں جناب" ——— بلیک زیرو نے لفافہ عمران
کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ اور خود بھی ایک کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔
عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کتاب بند کی اور اُسے میز پر
رکھ کر وہ لفافے کی طرف متوجہ ہو گیا۔ لفافہ باقاعدہ لاکھ کی مہروں سے
سیلڈ تھا۔ لفافے کے اوپر صرف دو الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ ڈبلیو۔
پی۔ اور عمران سمجھ گیا کہ ڈبلیو۔ پی سے مطلب واٹر پاور ہو گا۔ اس نے
ایک طرف سے لفافہ چاک کیا۔ اندر نیلے رنگ کا ایک ہی کاغذ تھا۔
جسے چار بار تہہ کر کے اندر رکھا گیا تھا۔ عمران نے کاغذ کھولا۔ انگریزی

میں ٹائپ شدہ کاغذ تھا۔ عمران خاموشی سے اُسے پڑھنے لگا۔ بلیک زیرو کی نظریں بھی کاغذ پر جمی ہوئی تھیں۔ لیکن وہ چونکہ ذرا سائیڈ میں تھا۔ اس لیے وہ الفاظ پڑھ نہ سکتا تھا۔ عمران نے پورا کاغذ پڑھا اور پھر اُسے بلیک زیرو کی طرف بڑھا دیا۔

"لو پڑھو اسے" ——— عمران نے کہا۔ اور بلیک زیرو نے دیکھا کہ عمران کا چہرہ چٹان کی طرح سخت ہو گیا تھا۔

بلیک زیرو نے کاغذ پر موجود تحریر پڑھنی شروع کر دی۔ اور جیسے جیسے وہ تحریر پڑھتا جا رہا تھا۔ اس کا چہرہ بگڑتا جا رہا تھا۔ اور آنکھیں پھٹتی جا رہی تھیں۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"اوہ اوہ۔ اس قدر خوفناک منصوبہ۔ اوہ۔ خدا کی پناہ۔ مگر یہ کیسے ممکن ہے۔ نہیں۔ ایسا ہونا ممکن ہی نہیں ہے۔ یہ ہاشم خان کی ذہن کی پیداوار ہے" ——— بلیک زیرو نے بڑے جذباتی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ بظاہر ایسا ہی لگتا ہے۔ پوری دنیا کے سمندروں پر اس طرح کنٹرول کہ سمندری ٹمپریچر اور سمندری رووں کو بھی حسب منشا بدل دیا جائے۔ اور پھر یہ منصوبہ کہ سمندروں کے اوپر موجود ہوا کے دباؤ اپنی مرضی سے کنٹرول کر کے اُسے ہلکا یا بھاری کر دینا انسانی عقل سے بعید بات ہے۔ لیکن تم نے اس کا آخری پیراگراف غور سے نہیں پڑھا اسے غور سے پڑھو" ——— عمران نے بے پناہ سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے پڑھا ہے۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ واٹر پاور چند بحیروں کو آپس میں ملا دینے کے منصوبے پر کام کر رہی ہے۔ لیکن اس سے

SCANNED BY JAMSHED

مطلب نکلتا ہے۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"یہی اس منصوبے کا سب سے خوفناک حصہ ہے۔ الماری سے دنیا کا نقشہ نکال لاؤ" ——— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو نے ہاتھ میں پکڑا ہوا کاغذ میز پر رکھا اور اٹھ کر لائبریری کی ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ جس میں دنیا بھر کے نقشے موجود تھے۔ اس نے ایک نقشہ اٹھایا اور اُسے لا کر عمران کے سامنے کھول کر رکھ دیا۔

"اب اس کاغذ کے آخری پیراگراف میں جو جو بحیرے لکھے ہوئے ہیں۔ ان کے گرد سرخ پنسل سے دائرہ لگاؤ" ——— عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے ایک طرف پڑے ہوئے قلمدان سے سرخ رنگ کی پنسل اٹھائی۔ اور پھر کاغذ کو سامنے رکھ کر اس نے اس میں سے دیکھ دیکھ کر نقشے میں ان بحیروں کے نام تلاش کر کے پہلے ان پر نشانات لگائے اور پھر ان نشانات کو آپس میں ملا دیا۔

"اب کچھ سمجھ میں بات آئی ہے" ——— عمران نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ میں تو اب بھی نہیں سمجھ سکا" ——— بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"دیکھو۔ کاغذ کے آخری پیراگراف میں بحیرہ کیسپین۔ بحیرہ اسود۔ بحیرہ روم۔ بحیرہ قلزم۔ بحیرہ عرب اور خلیج فارس کے نام لکھے ہوئے ہیں۔ یہ نام ہیں ناں" ——— عمران نے بغیر کاغذ دیکھے زبانی بتلاتے ہوئے کہا۔ جب کہ بلیک زیرو ساتھ ساتھ کاغذ اور نقشے پر بھی نظریں دوڑا رہا تھا۔

SCANNED BY JAMSHED

"ہاں۔ بالکل یہی نام ہیں۔ اور میں نے انہی کو مارک کیا ہے"۔ بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اب دیکھو۔ ان بحیروں کے درمیان کون کون سے ممالک آ... ہیں"۔ عمران نے کہا۔ اور بلیک زیرو نقشے پر جھک گیا۔

"ان میں ممالک آتے ہیں ——— ترکیہ۔ ڈارن۔ س لینڈ... آران۔ سکائی لینڈ۔ یونائیڈ لینڈ۔ ساؤتھ امین۔ نارتھ امین۔ کرد... اور اسرائیل۔ یہ تو ملک درمیان میں آتے ہیں۔ اور اپ لینڈ۔ پاکی... اور کافرستان سائیڈ میں ان سے ملحقہ ہیں"۔ ——— بلیک زیرو... ان بحیروں کے درمیان موجود بڑے بڑے ملکوں کے نام نقشے... پڑھتے ہوئے کہا۔

"اب ان میں ایسے ملک چھوڑ دو جہاں مسلمانوں کی اکثریت..."۔ عمران نے کہا۔

"تو کافرستان اور اسرائیل دونوں نکل جاتے ہیں"۔ ——— بلیک... نے جواب دیا۔

"اب سمجھے ہو ان کا منصوبہ۔ ان کا منصوبہ یہ ہے کہ دنیا... ترین مسلم ممالک جو ان بحیروں کے درمیان واقع ہیں ان کا خا... جائے۔ اگر ان بحیروں کو آپس میں ملا دیا جائے یعنی ایک کر د... تو ظاہر ہے اپ لینڈ اور پاکیشیا کے علاوہ باقی سب ممالک براہِ راست پانی میں غرق ہو جائیں گے اور چونکہ اپ لینڈ او... بالکل سرحد پر ہوں گے اور رقبے کے لحاظ سے چھوٹے ملک... اس لئے یہ دونوں بھی اس خوف ناک تباہی کی زد میں لازماً آ جائیں

گے"۔ ——— عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب اس طرح تو اسرائیل جو یہودیوں کا گڑھ ہے وہ بھی تو ساتھ ہی غرق ہو جائے گا"۔ ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ بظاہر تو ایسا لگتا ہے لیکن ظاہر ہے یہودی ایسا برداشت نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہو سکتا ہے اس کے تحفظ کے لئے انہوں نے کوئی خاص منصوبہ بندی کی ہو"۔ ——— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب ایسا ہونا ممکن ہی نہیں۔ ان ممالک کا رقبہ لاکھوں مربع میٹر ہے۔ یہاں بلند و بالا پہاڑی سلسلے بھی ہیں اور ریگستان بھی۔ یہ سب کچھ کیسے سمندر میں غرق ہو سکتا ہے۔ نہیں۔ ایسا ہونا ممکن ہی نہیں ہے"۔ ——— بلیک زیرو نے بڑے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"ہاں ——— لیکن تم نے ہاشم خان کی اس تحریر میں ایک بات پر غور نہیں کیا۔ اس نے لکھا ہے کہ واٹر یا در سمندروں میں اس طرح کنٹرول کرے گا۔ کہ سمندروں کا ٹمپریچر اور دونوں کو حسب منشا تبدیل کر سکے۔ اور سمندروں کے اوپر موجود ہوا کے دباؤ کو اپنی مرضی سے ہلکا یا بھاری کرے گا۔ یہی لکھا ہوا ہے ناں اس میں"۔ ——— عمران نے کہا۔

"ہاں۔ بالکل یہی لکھا ہوا ہے"۔ ——— بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ دنیا میں موجود جو سمندر گرم ہیں انہیں وہ سرد اور جو سمندر سرد ہیں انہیں حسب منشا گرم کر سکتے ہیں۔ اس سے کیا ہو گا۔ کہ پوری دنیا کا موسم۔ بارشیں۔ برف باری۔ سب ان کے کنٹرول میں آ جائے گا۔ وہ جس علاقے کو جس طرح بھی تباہ کرنا چاہیں کر سکیں گے۔

SCANNED BY JAMSHED

کیونکہ پوری دنیا میں تین چوتھائی پانی ہے۔ اور ایک چوتھائی خشکی۔
چوتھائی کو کنٹرول میں کر لینے کے بعد وہ آسانی سے ایک چوتھائی خ
کو کنٹرول کر سکتے ہیں۔ سمندروں کے ٹمپریچر کی وجہ سے علاقوں
بارشیں ہوتی ہیں۔ برف باریاں ہوتی ہیں۔ سردی، گرمی پڑتی ہے
فصلیں تیار ہوتی ہیں۔ خوراک ملتی ہے۔ اب تم سوچو جو سمندر گرم ہے
اگر اُسے یک لخت ٹھنڈا کر دیا جائے تو کیا ہوگا۔ اس سارے ع
میں یک لخت درجہ حرارت اس قدر ڈاؤن ہو جائے گا کہ پورا علاق
کا پہاڑ بن جائے گا۔ تم خود سوچو وہاں موجود آبادی، اور فصلوں کا کیا
ہوگا۔ اب آؤ دوسری طرف جو سمندر یا بحیرہ سرد ہے۔ اگر اُسے یکلخت
گرم کر دیا جائے تو کیا ہوگا۔ اس سے ملحقہ ساری خشکی پر درجہ حرارت
یک لخت بڑھ جائے گا۔ بے پناہ اور نہ رکنے والی بارشیں شروع
جائیں گی۔ برف پگھل جائے گی۔ تب بھی وہاں کی آبادی کا کیا حال ہو
اس طرح سمندروں میں سرد اور گرم رَوئیں چلتی ہیں۔ اگر ان کا ٹمپریچر
نہ بدلا جائے بلکہ ان کا رخ بدل دیا جائے تو اس علاقے میں اس ق
خوف ناک طوفان آئے گا کہ نہ صرف سمندر میں موجود ہر چیز آناً فاناً
تباہ ہو جائے گی بلکہ اس سے متعلق ساری خشکی بھی خوف ناک تباہی کی
زد میں آجائے گی۔ ایک لحاظ سے سمجھو۔ اب آؤ دوسری طرف کہ
سمندروں پر موجود ہوا کے دباؤ کو کنٹرول کر کے ہلکا یا بھاری کیا جا سکتا
ہو۔ تو پھر کیا ہوگا۔ تمہیں اتنا تو بہرحال معلوم ہوگا کہ سمندر کی سطح ہوا
بے پناہ دباؤ کی وجہ سے ایک خاص سطح سے زیادہ بلند نہیں ہو سکتی
لیکن جہاں دباؤ ہلکا کر دیا جائے تو کیا ہوگا۔ سمندر کی سطح یک لخت بلند

ہوتی جائے گی۔ جس قدر دباؤ گھٹتے جاؤ سطح بلند ہوتی جائے گی۔ اس
طرح جہاں دباؤ بڑھاؤ موجودہ سطح بھی اور زیادہ دب کر کم ہو جائے گی۔
اب سوچو جسے تم ناممکن کہہ رہے ہو، وہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے۔ اگر
تمام بحیروں جن کا ذکر کیا گیا ہے اور خلیج فارس ان سب پر یک لخت
ہوا کا دباؤ ہلکا کر دیا جائے۔ چاہے یہ وقفہ بے حد معمولی ہو تو کیا ہوگا
وہاں موجود پانی کی سطح یک لخت بلند ہو جائے گی۔ اس طرح جیسے پانی
کا پہاڑ بن جائے۔ اور تم جانتے ہو پانی ہمیشہ اپنی سطح برابر رکھتا ہے۔
نتیجہ کیا ہوگا کہ پانی کا یہ پہاڑ انتہائی تیزی سے پھیلے گا اور نتیجہ یہ کہ
ان بحیروں یعنی چھوٹے سمندروں اور خلیج فارس کا اربوں کھربوں
ٹن فٹ پانی درمیانی ملکوں پر چڑھ دوڑے گا۔ اور پھر جب ہوا کا
دباؤ واپس اپنی سطح پر پہنچے گا تو یہ سارے ممالک مکمل طور پر پانی میں
غرق ہو چکے ہوں گے۔ اس کے بعد ظاہر ہے پانی اپنی سطح ہموار رکھنے
کے لئے اونچائی سے نیچے کی طرف جائے گا۔ اور پھر سب کچھ اپنے
ساتھ بہا کر سمندر میں چلا جائے گا۔ نتیجہ کیا نکلے گا کہ اس سارے علاقے
میں موجود پچاس کروڑ مسلمان ہلاک ہو جائیں گے۔ یہاں موجود ہر چیز غائب
ہو جائے گی۔ اور تم جانتے ہو کہ سعداب میں مسلمانوں کے مقدس ترین
مقامات بھی موجود ہیں۔ اب بولو۔ کیا ہوگا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک
کے چہرے پر عمران کی بات سن کر زلزلے کے سے آثار نمایاں ہو
گئے۔

"اوہ اوہ۔ اگر واقعی ایسا ہونا ممکن ہے تو پھر شاید یہ تاریخ کا سب
سے بڑا اور سب سے بھیانک جرم ہوگا۔ اتنا بھیانک کہ جس کا تصور بھی

نہیں کیا جاسکتا ۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے دہشت زدہ لہجے میں کہا۔
"جہاں تک ممکن ہونے کا تعلق ہے۔ موجودہ سائنسی دور میں ایس
کوئی چیز ناممکن نہیں ہے۔ بات صرف فارمولے کی ہے۔ اور اس خط
سے ہمیں نہ صرف مجرموں کے فارمولے کا علم ہوگیا ہے۔ بلکہ ان ک
مین ٹارگٹ کا بھی علم ہوگیا ہے۔ اب وہ اس منصوبے کے لئے کیا ک
رہے ہیں اور کہاں کر رہے ہیں۔ اس کی ہمیں تلاش کرنی ہے۔ ہوسک
ہے۔ مجرموں کا یہ منصوبہ ابھی ابتدائی سٹیج پر ہو۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے
کہ مکمل ہونے والا ہو۔ نجانے یہ تنظیم کب سے قائم ہے اور کب
انتہائی خفیہ طور پر کام کر رہی ہے۔ بہرحال اتنا طے ہے کہ یہ تنظیم قا
ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گزرا۔ اور جہاں تک میرا آئیڈیا ہے۔ پہلے
صرف ایک عام سی مجرم تنظیم تھی جس کا مقصد دوسری بڑی تنظیم
کی طرح دنیا پر حکومت کرنا ہے۔ لیکن پھر کسی طرح اس تنظیم پر یہودیوں
قبضہ کر لیا۔ اور پھر اس کے مقاصد بدل گئے۔ اس سے ظاہر ہوتا
کہ مقاصد بدلے ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گزرا۔ اس لئے اتنے
منصوبے کی تکمیل کے لئے جو تیاری ہونی چاہیئے اس کے لئے میر
اندازے کے مطابق انہیں ابھی اور کچھ نہیں تو کم از کم پانچ سال
چاہئیں ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
"آپ نے یہ اندازہ کیسے لگا لیا ۔۔۔۔ بلیک زیرو نے ہونٹ
چباتے ہوئے کہا۔
"یہودی کبھی بھی کسی مسلمان کو اپنے اس بھیانک منصوبے میں ش
کرنے کا خطرہ مول نہیں لے سکتے۔ جب کہ ہاشم خان اس

SCANNED BY JAMSHED

کا ایک اعلیٰ عہدیدار رہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ جب ہاشم خان
اس تنظیم میں شامل ہوا اور بڑے عہدے تک پہنچا تب تک یہ عام مجرم
تنظیم تھی۔ جس میں صرف مجرم تھے۔ ان کے مذاہب کو پیش نظر نہ رکھا
جاتا تھا۔ لیکن پھر تنظیم کے بڑے بدل گئے۔ اور تنظیم یہودیوں کے قبضے
میں آ گئی۔ ہاشم خان چونکہ بڑا عہدیدار تھا میرا مطلب ہے واٹر پرنس
تھا۔ اس لئے یہ تبدیلی اسے فوراً معلوم بھی ہو گئی اور پھر اسے ان کے
نئے منصوبے کا بھی علم ہو گیا۔ اور اس تحریر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ
ہاشم خان انتہائی ذہین آدمی تھا۔ وہ فوراً ہی اس منصوبے کی تہہ
تک پہنچ گیا اور تم جانتے ہو کہ مسلمان چاہے کتنا بڑا مجرم اور گنہگار
کیوں نہ ہو۔ جہاں اسے دینی یا انتہائی مقدس مقامات کو اس قدر
بھیانک خطرہ پیش آتا دکھائی دے اس کا ذہن لازماً بدل جاتا ہے۔
اور ایسا ہاشم خان کے ساتھ ہوا۔ اس نے بغاوت کر دی۔ اپنے طور
وہ یہ کر سکا کہ اس سیکشن کو تباہ کر دے جس کا وہ انچارج تھا۔
اور اس نے یہ کام کر دیا۔ لیکن ظاہر ہے ایسی تنظیمیں چھوٹی نہیں ہوتیں
نہ ہی اکیلے ہاشم خان سے تباہ ہو سکتی تھیں اس لئے ہاشم خان
جان بچا کر فرار ہونا پڑا۔ اور اب وہ مارا جا چکا ہے۔ اور اس لئے وہ
سیکرٹ سروس کو ڈھونڈھتا رہا۔ اور پھر مایوس ہو کر اپنی تنظیم بنانے
کی کوششوں میں لگا رہا۔ اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ
معلوم تھا کہ یہ تنظیم پاکیشیا سیکرٹ سروس سے خوفزدہ ہے۔
سے بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ اس پر بعد میں یہودیوں نے قبضہ کیا۔
جب انہوں نے یہ بھیانک منصوبہ تیار کیا تو ظاہر ہے۔ اسرائیل

SCANNED BY JAMSHED

کی شہ پر بنایا گیا ہو گا۔ اور اسرائیل نے ہی انہیں بتایا ہو گا کہ وہ پاکیشـ
سیکرٹ سروس سے اسے خفیہ رکھیں" ——— عمران نے انتہائی
سنجیدگی سے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا
عمران کا تجزیہ بالکل درست تھا۔

" لیکن اب ہم کیا کریں۔ اس خط میں تو کوئی ایسا کلیو نہیں ہے جس ع
اس تنظیم کو تلاش کیا جا سکے" ——— بلیک زیرو نے پریشـ
ہوتے ہوئے کہا۔

" کلیو ہو یا نہ ہو۔ اور چاہے مجھے پوری دنیا میں پھیلے ہوئے یہودیو
کی گردنیں کیوں نہ مروڑنی پڑیں۔ میں اس بھیانک منصوبے کا نہ ص
کھوج نکالوں گا بلکہ اپنی جان دے کر بھی اسے تباہ کر دوں گا۔ میں ا
منصوبے کی تکمیل تو ایک طرف اس کا خاکہ بھی برداشت نہیں کر سکـ
منصوبہ تو کیا مکمل ہونا ہے۔ جن لوگوں نے اس کی پلاننگ کی ہے ا
سب کو مرنا پڑے گا۔ کتے سے بھی زیادہ عبرت ناک موت مرنا پڑے
گا۔ تاکہ آئندہ کوئی یہودی اس قسم کے منصوبے کا تصور بھی اپنـ
ذہن میں پیدا نہ کر سکے" ——— عمران نے انتہائی جذباتی لہجے
کہا۔ اس کا چہرہ آگ کی طرح سرخ ہو گیا تھا۔ اور آنکھوں سے
سے نکلنے لگے تھے۔ بلیک زیرو حیرت سے عمران کو دیکھنے لگا۔ ا
نے عمران کی ایسی جذباتی کیفیت پہلے کبھی نہ دیکھی تھی۔ اس لئے
جواب میں کچھ نہ بولا۔ خاموش بیٹھا رہا۔ آہستہ آہستہ عمران کی حا
نارمل ہوتی گئی۔ اور پھر وہ مسکرانے لگا۔

" اس منصوبے نے واقعی میرے ذہن پر اثر ڈالا ہے۔ بہر

اس خط میں ہاشم خان نے ایک کلیو دیا ہے" ——— عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

" کلیو ——— کون سا کلیو۔ مجھے تو ایسا کوئی کلیو نظر نہیں آیا" ———
بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

" اگر تمہیں نظر آنے لگ جائے تو تم بلیک زیرو کی بجائے بلیک
ن نہ بن جاؤ۔ اس کی چوتھی اور پانچویں لائن میں ایک نام آیا ہے یانگ
ور اس کے ساتھ ہی لی گروپ کے الفاظ بھی موجود ہیں" ——— عمران
نے کہا۔

" یانگ اور لی گروپ۔ ہاں، ٹھہریئے۔ میں دوبارہ پڑھتا ہوں" ———
یک زیرو نے کہا۔ اور کاغذ اٹھا کر دوبارہ پڑھنے لگا۔

" ہاں موجود ہے۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ مجھے معلوم ہے کہ یانگ
کے کتے میرا پیچھا کر رہے ہیں۔ اور مجھے تلاش کرنے کے لئے اس
سے علاقے کو چھان ماریں گے۔ لیکن میرا نام ہاشم خان ہے۔
روپ کی میری نظروں میں کیا اہمیت ہو سکتی ہے۔ میں ان کتوں
لئے اچھا شکار ثابت نہیں ہوں گا۔ میں ان کتوں کو عبرت ناک موت
ں گا" ——— بلیک زیرو نے اونچی آواز میں پڑھتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ یہی کلیو ہے۔ لی گروپ جاپان کا انتہائی خوفناک مذہبی جنونی
پ ہے۔ جو مذہب کی بنیاد پر وہاں قتل و غارت کرتا رہتا ہے۔
ور پر تو یہی سمجھا جاتا ہے کہ لی گروپ شادونزم کا پیروکار ہے۔ اس
ھ مذہب کے لوگوں کے خلاف ہے جن کی جاپان میں اکثریت
ور بدھ روحانی پیشواؤں کو قتل کرنا اور ان کی عبادت گاہوں کو

SCANNED BY JAMSHED

تباہ کرنا اس کا مقصد ہے۔ لیکن ہاشم خان کے اس حوالے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اگر پہلے ایسا تھا تو اب ایسا نہیں ہے۔ بلکہ لی گروپ پر بھی یہودیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ اور یانگ یقیناً اب اس گروپ کا لیڈر یا چیف ہو گا۔ اس لئے لی گروپ یا یانگ کے آدمی ہاشم خان کا پیچھا کر رہے تھے۔ اور وہ ان سے چھپتا پھر رہا تھا۔ اور ہاشم خان کا پیچھا کرنے کا مطلب ہے کہ لی گروپ یا یانگ اب واٹر پاور کا گروپ بن گیا ہے اور اس سے ہمیں واٹر پاور کے بارے میں مزید تفصیلات معلوم ہو سکتی ہیں" ——— عمران نے کہا۔

اور بلیک زیرو اس طرح عقیدت بھری نظروں سے عمران کو دیکھنے لگا۔ جیسے اس کے سامنے انسان کی بجائے کوئی دیوتا بیٹھا ہوا ہو۔

"کمال ہے عمران صاحب۔ آپ کے ذہن کا مقابلہ تو دنیا کا کوئی کمپیوٹر نہیں کر سکتا" ——— بلیک زیرو نے تحسین آمیز لہجے میں کہا اور عمران ہنس پڑا۔

"کمپیوٹر بے چارہ کیا مقابلہ کر سکتا ہے۔ جب اس کی تعریف آج تک کوئی نہیں کرتا۔ اور میری تعریف پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ایکسٹو کر رہا ہو" ——— عمران نے کہا۔ اور بلیک زیرو قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"آؤ۔ اب اس یانگ اور لی گروپ کا کھوج نکالیں۔ تاکہ کام شروع ہو جا سکے۔ میں ان لوگوں کو مزید ایک لمحے کی بھی مہلت نہیں دینا چاہتا" عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے یانگ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ——— یانگ سپیکنگ" ——— یانگ کا لہجہ خاصا درشت تھا۔

"یانگ۔ میں کراس ورلڈ سے جیکب بول رہا ہوں" ——— دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"اوہ جیکب تم ——— خیریت ——— کیسے فون کیا" ——— یانگ نے چونک کر کہا۔ اور اس کے لہجے سے درشتی غائب ہو گئی۔ درشتی کی جگہ البتہ بے تکلفی نے لے لی تھی۔

"تمہیں ایک اطلاع دینی ہے۔ پاکیشیا کے علی عمران کو جانتے ہو" جیکب نے کہا۔

"علی عمران ——— اس کے متعلق کچھ سنا ہوا ہے۔ کیوں" ———

SCANNED BY JAMSHED

یانگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"صرف کچھ سنا ہوا ہے یا اس کے متعلق تفصیل بھی جانتے ہو"۔ جیکب کے لہجے میں ہلکا سا طنز تھا۔

"ہاں۔ اتنا سنا ہوا ہے کہ وہ بظاہر انتہائی احمق ۔مسخرہ سا آدمی ہے۔ لیکن درحقیقت انتہائی خوف ناک حد تک ذہین ہے۔ بے پناہ شاطر ہے۔ مارشل آرٹ کا ماہر ہے۔ نشانہ بازی میں یکتا ہے۔ اس سے بڑی بڑی مجرم تنظیمیں اس سے خوفزدہ رہتی ہیں۔ وہ پاکیشیائی سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو"——— یانگ نے جواب دیا۔

"اگر تمہارا اس سے مقابلہ ہو جائے تو تم کیا محسوس کرو گے" جیکب نے کہا۔

"میرا اس سے مقابلہ ہی کیا ہے۔ وہ میرے مقابلے میں ایک بچے سے زیادہ کیا اہمیت رکھتا ہے۔ وہ جو کچھ بھی ہو۔ دوسروں کے لئے تو ہو سکتا ہے لیکن یانگ تو اُسے مچھر کی طرح مسل دینے کی قوت رکھتا ہے۔ لیکن تم بات تو کرو آخر کہنا کیا چاہتے ہو"——— یانگ نے منہ بنا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ یانگ ——— واقعی تم ایک دلیر آدمی ہو۔ ورنہ آج تک عمران کا نام سنتے ہی بڑے بڑے مجرموں کی سٹی گم ہو جاتی ہے۔ تمہارے ساتھ واقعی اس کا جوڑا اچھا رہے گا۔ میں نے فون اس لئے کیا ہے کہ مجھے ابھی معلوم ہوا ہے کہ عمران نے کراس ورلڈ سیکرٹری ایشمن کو فون کیا ہے۔ عمران نے اس سے تمہارے

ی گروپ کے متعلق تفصیلات معلوم کی ہیں۔ لیکن تم جانتے ہو۔ کہ واٹر پاور کے حکم کی وجہ سے اس سے متعلقہ تمام تنظیموں کا ریکارڈ ایسی ایجنسیوں ت غائب کر دیا گیا ہے۔ اس لئے ایشمن نے اُسے صرف وہ کچھ بتایا ہے جو کچھ وہ ذاتی طور پر جانتا تھا۔ بوڑھا ایشمن اس عمران کا ذاتی دوست ہے۔ مجھے ویسے ہی باتوں باتوں میں معلوم ہوا تو میں نے سوچا کہ تمہیں کال کر کے بتا دوں کہ عمران کا تمہارے اور ی گروپ کے متعلق معلومات حاصل کرنا تمہارے لئے انتہائی خطرناک ہو سکتا ہے۔ وہ تم پر بھوکے عقاب کی طرح ٹوٹ پڑے گا"——— جیکب نے کہا۔

"لیکن کیوں ——— میرا اس سے آج تک کبھی کوئی تعلق نہیں رہا۔ میں یا میرا گروپ کبھی پاکیشیا نہیں گیا۔ میں نے بھی اس کے متعلق صرف سنا ہوا ہے اور وہ بھی واٹر پاور کانفرنس میں ذکر ہوا تھا۔ میں نے آج تک اس کی شکل نہیں دیکھی۔ پھر وہ میرے متعلق کیوں معلومات حاصل کر رہا ہے"——— یانگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے بھی اس پہلو پر تم سے بات کرنے سے پہلے کافی غور کیا ہے۔ اور میں نے جو اندازہ لگایا ہے۔ وہ میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ ہاشم خان طویل عرصے تک تمہارے گروپ کے منشیات شعبے سے متعلق رہا ہے۔ پھر ہاشم خان کی وجہ سے ہی تمہارا گروپ اور تم واٹر پاور سے منسلک ہوئے تھے اور واٹر پاور نے تمہارے گروپ کے ذمے اسٹ واٹر بال کے لئے سامان مہیا کرنے کا کام لگایا تھا جو تم اب کر رہے ہو۔ پھر ہاشم خان نے غداری کی اور وہ فرار ہو گیا۔ واٹر پاور کے سیکشن اُسے تلاش کرتے رہے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ

SCANNED BY JAMSHED

واٹر پاور کے سیکشن تھری نے پاکیشیا میں اس کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اس کے بعد عمران نے تمہارے متعلق معلومات حاصل کرنی شروع کی۔ ان سے میں نے یہی نتیجہ نکالا ہے کہ ہاشم خان یقیناً اس عمران سے ملا ہو گا۔ اور چونکہ اُسے سیکشن تھری کے متعلق کوئی معلومات حاصل تھیں۔ کیونکہ سیکشن تھری اس کی غداری کے بعد وجود میں آیا۔ اس لئے اس نے لامحالہ یہی سمجھا ہو گا کہ تم اور تمہارا گروپ اس کا پیچھا کر رہا ہے۔ کیونکہ ایسے کاموں میں ویسے بھی تمہارا گروپ بے حد معروف ہے۔ چنانچہ اس نے یہ معلومات یقیناً عمران تک پہنچا دی ہوں گی۔ اور اس کی موت کے بعد اب عمران شاید اس کا انتقام تم سے لینا چاہتا ہو گا۔ ویسے ایک بات اور بھی ہے۔ اور میں ابھی واٹر پاور کے سیکشن تھری تک اس بات کو پہنچاتا ہوں کہ ہو سکتا ہے ہاشم خان نے واٹر پاور کے بارے میں کوئی معلومات عمران کو پہنچا دی ہوں اور اب تمہارے متعلق معلومات حاصل کرنے کا مقصد واٹر پاور کے خلاف کام کرنے کے لئے آغاز تلاش کرنا ہو۔ کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یہودیوں کی دنیا بھر میں سب سے بڑی دشمن ہے۔ اور اس نے اسرائیل اور یہودیوں کو اب تک جس قدر نقصان پہنچایا ہے۔ شاید پوری دنیا کے مسلمان مل کر بھی اتنا نقصان نہ پہنچا سکے ہوں" ـــــ جیکب نے کہا۔

" اوہ۔ تمہاری بات درست ہے۔ ایسا ہی ہو گا۔ عمران میرے ذریعے واٹر پاور تک پہنچنا چاہتا ہو گا۔ لیکن تم بے فکر رہو۔ یانگ کی طرف ٹیڑھی آنکھ اٹھانے والا دوسرا انسان کبھی نہیں لے سکا۔ عمران کی یا اس سیکرٹ سروس کی کیا حیثیت ہے۔ وہ مجھ تک آ

آئے میں خود اس پر بھوکے چیتے کی طرح ٹوٹ پڑوں گا" ـــــ یانگ نے تیز لہجے میں کہا۔

" میری بات سنو۔ فی الحال تم عمران کے خلاف حرکت میں نہ آؤ۔ تم واٹر پاور کے عظیم مشن کے لئے کام کر رہے ہو۔ اس لئے ہو سکتا ہے واٹر پاور ایسا نہ چاہے۔ کہ عمران تم تک پہنچے۔ اور اس کے لئے وہ اپنے سیکشن تھری کو آگے بڑھا لے۔ کیونکہ سیکشن تھری کا صرف ٹرانسمیٹر کی حد تک واٹر پاور سے تعلق ہے۔ عمران سیکشن تھری کے ذریعے واٹر پاور تک نہیں پہنچ سکتا۔ لیکن تمہارے ذریعے ضرور پہنچ سکتا ہے" جیکب نے کہا۔

" تم احمق ہو جیکب۔ جو تم یانگ سے ایسی باتیں کر رہے ہو۔ اگر میں نے تمہیں دوست نہ کہا ہوا ہوتا تو یانگ سے ایسی باتیں کرنے والے کی طرح اب تک تمہاری روح تمہارے جسم سے پرواز کر چکی ہوتی۔ میں خود واٹر پاور سے بات کرتا ہوں۔ میں ہی اس عمران کا خاتمہ کروں گا۔ مجھے یقین ہے کہ واٹر پاور خود مجھے اس کی اجازت دے گا۔ بہرحال تمہاری کال کا شکریہ" ـــــ یانگ نے انتہائی تیز لہجے میں کہا اور پھر دوسری طرف سے کوئی بات سنے بغیر اس نے ایک جھٹکے سے رسیور کریڈل پر رکھا اور جھٹکے سے کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ درمیانے نکلتے ہوئے قد کا آدمی تھا۔ اس کے بازو بن مانسوں کی طرح اس کے گھٹنوں سے بھی ذرا لمبے تھے۔ اور اس طرح مضبوط اور بھاری تھے جیسے فولادی ہتھوڑے ہوں۔ جسم کسا ہوا۔ مضبوط اور گٹھا ہوا تھا۔ گردن بے حد چھوٹی اور بھرتی تھی۔ اس کے سر پر گھنے اور چھوٹے

SCANNED BY JAMSHED

چھوٹے مڑے ہوئے بالوں کا ایک ٹوکرہ سا تھا۔ بالوں کا رنگ
بھورا تھا۔ پیشانی چوڑی اور جبڑے بھاری تھے۔ چہرے کا رنگ
تانبے کی طرح تھا۔ بھوری چھوٹی لیکن تلوار کی طرح مونچھیں تھیں۔ ا
کی ساخت ایسی تھی کہ علم قیافہ والے اُسے دیکھ کر آسانی سے
جاتے کہ یہ شخص انتہا درجے کا شاطر۔ لالچی۔ چالاک اور حد درب
فطرت کا مالک ہے۔ اس کی آنکھوں میں سانپ کی آنکھوں
بھی زیادہ تیز چمک تھی۔ یہ جاپان کے دوسرے بڑے جزیرے
کا معروف ترین آدمی تھا۔ اس کا گروپ لی گروپ کہلاتا تھا
کسی زمانے میں تو لی گروپ کے نام کا ڈنکا بجتا تھا۔ لیکن جب
یانگ نے لی گروپ کی سربراہی سنبھالی تھی۔ اب لی گروپ کا
نام ہی رہ گیا تھا۔ اب تو یانگ کا نام ہی ہر شخص جانتا تھا۔ اُ
اور ارد گرد کے وسیع علاقوں میں زرد شیطان کے نام سے
جاتا تھا۔ اور لوگ اس کا نام سنتے ہی اس طرح کانپنے لگ جا
تھے جیسے انہیں لرزے کا بخار چڑھ گیا ہو۔ اس کی سفاکی
اس قدر مشہور ہو چکے تھے کہ لفظ یانگ وحشت کے معنوں میں
ہونے لگ گیا تھا۔ لی گروپ کسی زمانے میں صرف مذہبی جنو
تھا۔ لیکن یانگ نے اُسے بالکل بدل دیا تھا۔ اس نے مذہبی
آدمیوں کا خاتمہ کر کے اُسے نئے سرے سے تشکیل دیا تھا
کا نام البتہ اس نے وہی رہنے دیا تھا کیونکہ اس نام کی ا
پہلے سے موجود تھی۔ اس کا گروپ منشیات کی سمگلنگ میں ما
بھی زیادہ مشہور ہو چکا تھا۔ وہ سمگلنگ کا سارا دھندہ سمند

ذریعے کرتا تھا۔ اس لئے اس کے پاس نہ صرف بڑے بحری تجارتی
جہاز۔ انتہائی جدید اور تیز رفتار لانچیں تھیں بلکہ اس نے جنگی کشتیاں
تک رکھی ہوئی تھیں۔ اور یہاں تک مشہور تھا کہ اس کے پاس جنگی
آبدوزیں بھی موجود ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ شمالی بحرالکاہل۔ جنوبی بحرالکاہل
اور بحر ہند کے علاقوں میں اس کے نام کا ڈنکا بجتا تھا۔ شمالی بحرالکاہل۔
جنوبی بحرالکاہل اور بحر ہند میں پھیلے ہوئے بے شمار چھوٹے بڑے
ویران جزیروں میں اس کے اڈے قائم تھے۔ چونکہ وہ ملکوں کے خلاف جرائم
نہ کرتا تھا۔ اس لئے ان علاقوں میں پھیلے ہوئے بڑے چھوٹے ملک
جن میں آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ۔ انڈونیشیا۔ روڈیشیا۔ فلپائن۔ نیوگنی۔ بورنیو۔
اور اس طرح کے دیگر ممالک نے کبھی براہِ راست اس سے مقابلہ نہ
کیا تھا۔ اور وہ اس سارے علاقے کا کنگ کہلاتا تھا۔ اس کا بزنس
ہیڈکوارٹر تو نجانے کہاں تھا۔ لیکن ہوکیڈو میں وہ ایک لارڈ کی طرح رہتا
تھا۔ وہاں اس نے وسیع و عریض جاگیر خرید رکھی تھی۔ جس کے اندر ایک
شاندار لیکن جدید سہولیات سے مزین ایک محل بنوا رکھا تھا۔ مسلح ملازموں
کی ایک پوری فوج اس محل کی حفاظت پر مامور تھی۔ اس کے پاس دنیا کی
قیمتی ترین کاروں کا ایک پورا بیڑہ موجود تھا۔ وہ ہر لحاظ سے واقعی
بادشاہوں کی سی زندگی گزارتا تھا۔ پوری دنیا تو اس کے نام سے کانپتی
تھی۔ لیکن یانگ اگر کسی سے دبتا تھا تو صرف اپنی مکس اطالین اور چینی نسل
کی بیوی کومو سے دبتا تھا کومو کے اس کی زندگی میں آنے سے
پہلے یانگ بے حد عیاش مشہور تھا۔ لیکن پھر ایک محفل میں انتہائی
خوب صورت اور سحر انگیز کومو سے اس کی ملاقات ہو گئی تو یانگ واقعی

اس پر مرمٹا۔ کومو ہوکیڈو میں ایک چھوٹے سے بار کی مالک تھی۔ یہ بار اس کے والد کی ملکیت تھا۔ اس کا باپ اطالوی نسل کا تھا جب کہ اس کی ماں چینی تھی۔ ماں اس کے بچپن میں ہی مر گئی تھی۔ اور اس کے باپ نے اُسے ماں بن کر پالا تھا۔ کسی زمانے میں اس کا باپ بھی ایک مشہور غنڈہ تھا۔ لیکن پھر کومو کی پیدائش کے بعد اس نے سارے جرائم چھوڑ دیئے۔ اور ہوکیڈو میں ایک بار بنا لی۔ اس بار کا نام بھی اس نے کومو بار رکھا تھا۔ کومو بچپن سے ہی خاصی صحت مند اور اسمارٹ لڑکی تھی۔ اور پھر اس کے باپ نے اس کی تربیت بھی ایسے انداز میں کی کہ اس کی شہرت پورے جاپان میں پھیل گئی۔ خوب صورت اور سحر اُسے ماں باپ سے ورثے میں ملی تھی۔ لیکن اس کے باپ نے اُسے مارشل آرٹ کے ماہر ترین استادوں سے تربیت دلائی۔ چنانچہ اس نے نوعمری میں ہی مارشل آرٹ میں بلیک بیلٹ حاصل کر لی۔ مارشل آرٹ کی تقریباً ہر شاخ میں اس نے تعلیم حاصل کی اور اعلیٰ ترین بیلٹ حاصل کی۔ نشانے بازی میں پورے جاپان میں اس کا کوئی ثانی نہ تھا۔ گھڑ سواری۔ تیراکی غرضیکہ ہر قسم کے کھیلوں کی وہ نہ صرف شوقین بلکہ چیمپئن تھی۔ اسی وجہ سے اس کا جسم نہ صرف بے حد متناسب بلکہ خاصا مضبوط ہو گیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس کے حسن کے چرچے پورے جاپان میں پھیلے ہوئے تھے۔ اس کے لئے بڑے بڑے امیر زادوں کے رشتے آئے۔ لیکن اس نے سب رشتے ٹھکرا دیئے۔ اور پھر ایک محفل میں اس کی ملاقات یانگ سے ہوئی تو اُسے یانگ کی شہ کے ساتھ ساتھ اس کی دولت اور اس کی انتہائی مضبوط اور ٹھوس شخصیت

SCANNED BY JAMSHED

بھی بے حد پسند آئی۔ وہ ایسا ہی شوہر چاہتی تھی۔ چنانچہ جب یانگ نے اُسے شادی کی آفر کی تو اس نے فوراً ہی قبول کر لی اور پھر یانگ اور کومو کی شادی پوری دھوم دھام سے ہوئی۔ شادی کے بعد تقریباً ایک سال تک تو وہ دونوں پوری دنیا کی سیاحت میں مصروف رہے اس کے بعد وہ واپس ہوکیڈو آ گئے۔ لیکن کومو آہستہ آہستہ یانگ پر حاوی ہوتی چلی گئی۔ اور اب تو یہ حالت تھی کہ یانگ اس سے دبنے لگ گیا تھا۔ اب کومو کے مقابلے میں یانگ کا حکم کوئی تسلیم نہ کرتا تھا۔ ایک بار یانگ نے کسی کو کوئی حکم دیا تو کومو نے اُسے اس حکم کی تعمیل سے منع کر دیا۔ یانگ کو جب پتہ چلا تو اُسے بے حد غصہ آیا۔ اور اس نے کومو کو سرزنش کرنی چاہی لیکن کومو ـــ مرنے مارنے پر آمادہ ہو گئی تو یانگ خود ہی خاموش ہو گیا۔ تب سے تو کومو کے مقابلے میں یانگ کی حیثیت صفر ہو کر رہ گئی۔ لیکن کومو نے یانگ کے بزنس میں کبھی دخل نہ دیا تھا۔ بزنس کے معاملات میں یانگ ہی سب کچھ تھا۔ اس لئے یانگ نے بھی کومو کی اس خودسری کی زیادہ پرواہ نہ کی تھی۔ البتہ یہ ضرور ہو گیا تھا کہ یانگ کی نہ صرف عیاشی ختم ہو گئی تھی بلکہ اب وہ شراب بھی اتنی ہی پیتا تھا جتنی کومو اُسے اجازت دیتی۔

یانگ رسیور رکھ کر کرسی سے اٹھا اور پھر تیزی سے ایک ملحقہ کمرے میں پہنچ گیا۔ اس نے ایک الماری کھولی اور اس میں رکھا ہوا ایک عجیب ساخت کا ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا۔ یہ ٹرانسمیٹر ایک ڈیکوریشن پیس کی صورت میں تھا۔ اس میں ایک ہاتھی سونڈ اٹھائے کھڑا تھا اور اس کی سونڈ کے بالکل نیچے ایک حبشی گلے میں ڈھول لٹ

ناچ رہا تھا۔ یانگ نے ہاتھی کے ایک پاؤں کی انگلیوں کو دبایا۔ اور پھر دوسرے پاؤں کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا۔ اسی طرح باری باری اس نے ہاتھی کے چاروں پاؤں کو دبا کر ٹرانسمیٹر لا کر میز پر رکھ دیا۔ اور خود اطمینان سے میز کے پیچھے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد ہی یک لخت ساکت وحشی کے ہاتھ حرکت میں آئے اور اس نے ڈھول پیٹنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں تک تو ڈھول میں سے ایسی ہی آوازیں نکلتی رہیں جیسے ڈھول پیٹنے سے نکلتی ہیں لیکن اس کے بعد اس میں سے تیز سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔ اور پھر سیٹی کی آواز مدھم ہوتے ہوئے ختم ہو گئی۔ حبشی بھی اب ساکت ہو گیا تھا۔ لیکن ہاتھی کی آنکھیں اس طرح جل اٹھی تھیں جیسے بلب جل رہے ہوں۔

"یس ۔۔۔ چیف اٹنڈنگ سپیشل کال اوور"۔۔۔۔ واٹر پاور کے چیف کی بھاری اور بارعب آواز سنائی دی۔

"یانگ کالنگ اوور"۔۔۔۔ یانگ نے کہا۔

"یس اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور یانگ نے جیکب کی کال سے ملنے والی تمام باتیں دوہرا دیں۔

"اوہ۔ یہ اہم اطلاع ہے یانگ۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق اسرائیل کے اعلیٰ ترین حکام نے ہمیں پہلے سے خبردار کر دیا تھا۔ لیکن اب جب کہ عمران تمہارے متعلق معلومات حاصل کر رہا ہے تو پھر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا فوری خاتمہ انتہائی ضروری ہے۔ میں نمبر تھری کو ابھی ہدایات دے دیتا ہوں کہ وہ فوری طور پر عمران اور کے سا، سروس کا مشن مکمل کرے۔ اور مجھے یقین ہے کہ وہ آسانی ت

SCANNED BY JAMSHED

س مسئلے کو اختتام تک پہنچا دے گا اوور"۔۔۔۔ چیف نے کہا۔

"چیف عمران انکوائری میرے بارے میں کر رہا ہے۔ اس لئے اس کا خاتمہ بھی میرے ہاتھوں ہونا چاہیے۔ یہ انتہائی ضروری ہے اوور" نگ نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"تم نمبر تھری کے مقابلے میں زیادہ آسانی سے اس کا خاتمہ کر سکتے یانگ۔ مجھے تمہاری صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ تمہارے وسائل کا ی علم ہے۔ لیکن میں تمہیں سامنے اس لئے نہیں لانا چاہتا کہ تم ریٹ بال میں براہ راست ملوث ہو۔ ایسا نہ ہو کہ اس عمران یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس گریٹ بال کے بارے میں کوئی بھنک پڑ ئے اوور"۔۔۔۔ چیف نے تحکمانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے ہا۔

"آپ اس کی فکر نہ کریں باس۔ میں چاہوں تو سامنے آئے بغیر عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر سکتا ہوں۔ اگر ضرورت ی تو میں کومو کو سامنے لے آؤں گا۔ وہ مجھ سے کئی بار کہہ چکی ہے۔ اسے کسی خاص مشن پر بھیجا جائے کیونکہ اُسے ان کاموں کا بے حد ق ہے۔ اور بے شمار مواقع پر وہ بے پناہ دلیری۔ ذہانت اور اپنی حیتوں کا مظاہرہ کر چکی ہے۔ کم از کم اس طرح مجھے بھی سکون ملے عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ ہم نے کیا ہے اور کومو کا بھی پورا ہو جائے گا اوور"۔۔۔۔ یانگ نے اچانک کومو کا آتے ہوئے کہا۔ ویسے کومو واقعی اس سے کئی بار کہہ چکی تھی کہ ی خاص کام کرنا چاہتی ہے۔ لیکن یانگ اُسے ٹال دیتا تھا۔

"اوہ ویری گڈ۔ مجھے کوموکے متعلق رپورٹیں مل چکی ہیں۔ یہ زیادہ
رہے گا۔ اس طرح نمبر تھری سیکشن بھی سامنے نہ آئے گا۔ اور تم
کوموآسانی سے یہ کام نمٹا لے گی۔ تم ایسا کرو کہ خود زیر زمین چلے
اور اپنا ایک خاص گروپ کوموکو دے کر عمران کے خاتمے کا مشن
سونپ دو۔ لیکن عمران کے متعلق اُسے پوری تفصیل بتا دینا۔ عمرا
کا خاتمہ ایک لحاظ سے پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ
گا اوور"۔۔۔۔ چیف نے رضامند ہوتے ہوئے کہا۔
"ویری گڈ باس۔ آپ کی تجویز بے حد اچھی ہے۔ میں اپنا خا
گروپ کوموکی ماتحتی میں دے دیتا ہوں۔ یہ گروپ کوموگروپ
گا۔ اس کا ہیڈ کوارٹر بھی علیحدہ کر دیتا ہوں۔ اس طرح کوموگروپ
انہی کاموں کے لئے مخصوص ہو جائے گا۔ مجھے یقین ہے کہ کوموکو
اتنی صلاحیتیں موجود ہیں کہ وہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس
چٹکیوں میں مسل دے اوور"۔۔۔۔ یانگ نے مسرت بھرے
لہجے میں کہا۔
"او۔کے۔ پھر میں نمبر تھری کو بھی کسی قسم کی کارروائی سے ر
دیتا ہوں۔ تم کوموگروپ کو فوراً حرکت میں لے آؤ۔ اور جس قدر
ہو مجھے اس کی پہلی شاندار وکٹری کی خبر دو اوور"۔۔۔۔ چیف
کہا۔
"یس باس اوور"۔۔۔۔ یانگ نے کہا۔ اور دوسری طرف
اوور اینڈ آل سنتے ہی اس نے ہاتھی کے ایک پاؤں کو انگلی
دبا دیا۔ اور پھر اس ٹرانسمیٹر کو اٹھا کر اس نے دوبارہ الماری

SCANNED BY JAMSHED

کھا اور پھر واپس اپنے شاندار دفتر میں آگیا۔ دفتر میں آکر اس نے ایک طرف
رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک بٹن دبا دیا۔
"یس"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔
"مادام جہاں بھی ہوں انہیں میرے دفتر بھیج دو"۔۔۔۔ یانگ نے سخت
لہجے میں کہا اور انٹرکام کا رسیور رکھ دیا۔ تقریباً دس منٹ بعد دروازہ کھلا
اور پھر جیسے بجلی چمکتی ہے اس طرح خوب صورت اور حسین کومو جس نے انتہائی
چست لباس پہنا ہوا تھا اندر داخل ہوئی۔ اس کے سنہرے لچھے دار بال
اس کے کاندھوں پر لٹک رہے تھے۔ کانوں میں انتہائی قیمتی ہیرے
کے ٹاپس تھے جب کہ گلے میں بھی ایک انتہائی قیمتی ہیرے کا لاکٹ
موجود تھا۔
"کیا بات ہے یانگ۔ دفتر میں آج میری یاد کیسے آگئی تمہیں"۔۔۔۔
کومو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور میز کے سامنے کرسی گھسیٹ کر
بیٹھ گئی۔ اس کے انداز میں بے پناہ چستی اور پھرتی نمایاں تھی۔ یوں محسوس
ہو رہا تھا جیسے اس کے جسم میں خون کی بجائے پارہ بھرا ہوا ہو۔
"ڈیئر۔ تم ہمیشہ مجھ سے کہتی تھیں کہ مجھے کوئی خاص کام دو۔ آج میں
نے نہ صرف تمہارے لئے خاص کام تلاش کر لیا ہے بلکہ یہ فیصلہ بھی
کر لیا ہے کہ تمہارا ایک مستقل گروپ بھی بنا دیا جائے جسے مادام کومو
گروپ کہا جائے گا۔ علیحدہ ہیڈ کوارٹر۔ علیحدہ کام۔ تاکہ تم اپنی صلاحیتوں
کو اپنی مرضی سے آزما سکو"۔۔۔۔ یانگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"اوہ ویری گڈ ڈیئر یانگ۔۔۔۔ آج تم نے میری ایک پرانی حسرت
پوری کر دی۔ ویری گڈ۔ لیکن ایک بات یاد رکھنا۔ مجھ سے حسد نہ کرنے

SCANNED BY JAMSHED

لگ جانا۔ کیونکہ جب میں الیکشن میں آؤں گی تو پھر لوگ یانگ کو بھول جائیں گے" ۔۔۔ کومو نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور یانگ قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"اب بھی لوگ کومو کو زیادہ جانتے ہیں۔ ویسے کومو کی کامیابی یانگ کی ہی کامیابی ہوگی" ۔۔۔ یانگ نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور کومو بھی انتہائی مترنم آواز میں ہنس پڑی۔

"ہاں۔ اب بتاؤ ڈیئر۔ کام کیا ہے۔ کس حکومت کا تختہ الٹنا ہے کوئی ملک فتح کرنا ہے۔ کیا کرنا ہے" ۔۔۔ کومو نے کہا اور یانگ ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ان سے بھی کہیں بڑا کام میں نے تمہارے لئے تجویز کیا ہے یہ تو بڑے معمولی سے کام ہیں" ۔۔۔ یانگ نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور کومو کے چہرے پر حیرت کے آثار ابھر آئے۔

"ارے۔ پھر تو واقعی وہ خاص کام ہوگا۔ بتاؤ۔ جلدی" ۔۔۔ کومو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے میری بات غور سے سننا۔ درمیان میں مداخلت نہ کرنا۔ پاکیشیا میں ایک آدمی رہتا ہے۔ اس کا نام علی عمران ہے۔ بظاہر وہ احمق اور مسخرہ سا آدمی ہے۔ لیکن درحقیقت وہ بے پناہ ذہین۔ انتہائی شا... اور دنیا بھر میں خطرناک ترین شخصیت سمجھا جاتا ہے۔ دنیا کی بے شمار مشہور اور انتہائی باوسائل تنظیمیں اس کے ہاتھوں تباہ و برباد ہو چکی ہیں۔ بڑے بڑے جغادری مجرموں کی وہ گردنیں توڑ چکا ہے۔ لیکن بظاہر وہ معصوم احمق۔ اور مسخرہ سا نوجوان نظر آتا ہے۔ اور تم نے اس عمران کا خاتمہ کر...

...مطلب ہے اسے ہلاک کرنا ہے" ۔۔۔ یانگ نے کہا اور کومو کی ...صورت آنکھیں حیرت سے پھٹ سی گئی تھیں۔

"کیا تم نے اسے دیکھا ہے" ۔۔۔ کومو نے ہونٹ چباتے ہوئے ...

"نہیں۔ میری اس سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی۔ میں تمہیں ایک بات ...دوں۔ اس نے میرے متعلق معلومات حاصل کی ہیں۔ مجھے اس کی ...ع مل چکی ہے۔ میں تو چاہتا تھا کہ خود اس کا خاتمہ کر دوں۔ لیکن تم جانتی ...واٹر پاور کے اہم ترین مشن کی وجہ سے میں بے حد مصروف ہوں۔ ...لئے واٹر پاور تو چاہتا تھا کہ وہ اپنے کسی سیکشن کو سامنے لے... لیکن یہ میری بے عزتی تھی چنانچہ میں نے کہا کہ کومو یہ کام آسانی ...سکتی ہے۔ واٹر پاور کا چیف بھی اس پر رضامند ہو گیا۔ اس لئے ...کو کہ یہ میری زندگی کا نہیں بلکہ عزت کا سوال ہے۔ اگر تم اسے ...کرنے میں کامیاب نہ ہوئیں تو پھر مجھے خودکشی ہی کرنی پڑے گی" ...نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"...ں ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ تم اس شخص عمران کے بارے میں ...ہ رہے ہو وہ کوئی مذاق کی بات نہیں ہے۔ تم واقعی سنجیدہ ہو" ...نے کہا۔

"...ے۔ تو تم اسے مذاق سمجھ رہی ہو" ۔۔۔ یانگ نے چونک ...

"...ہر ہے یہ ایک مذاق سے زیادہ کیا ہو سکتا ہے۔ میں تمہاری ...تو تنظیم کو تم سے بھی زیادہ اچھی طرح جانتی ہوں۔ کیونکہ میں

SCANNED BY JAMSHED

نے باقاعدہ اس کا مطالعہ کیا ہے۔ مجھے بچپن سے ہی اس قسم کی تنظی
کی سربراہی کرنے کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ اور یہ بھی سن لو کہ میں
تم سے شادی بھی اسی مقصد کی خاطر کی تھی۔ ورنہ تم سے زیادہ امیر
تم سے زیادہ خوب صورت آدمی بھی مجھ سے شادی کے خواہشمند
لیکن وہ بس سیدھے سادھے لوگ تھے۔ ان میں کوئی پراسرار
کوئی ایڈونچر اور کوئی تھرل نہ تھا۔ یہ سب خصوصیات مجھے تم میں نظ
آئی تھیں۔ ہنی مون کے بعد میں نے اس سلسلے میں غور شروع کیا۔
میں نے تمہاری تنظیم کو جانچا۔ اور اگر تم مجھ سے یہ بات نہ کہتے تو لق
موقع ملتے ہی تم سے خود کہتی کہ میں اپنی علیحدہ تنظیم بنا چکی ہوں۔ او
نے تمہاری تنظیم میں سے دس بہترین افراد کا انتخاب بھی کر لیا
لیکن اب مجھے یہ سوچ کر ہنسی آ رہی ہے کہ تم نے میرے لئے خاص
کا انتخاب بھی کیا تو کیا کہ ایک معصوم اور احمق سے آدمی کو قتل کر
کیا تمہیں کوموگروپ کے لئے یہی کام نظر آیا تھا" ـــــ فقرے
آخر میں کومو کا لہجہ خاصا تلخ ہو گیا۔

" ارے ارے ۔ اتنا غصہ دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔
طرف سے نئی تنظیم کے قیام پر مبارک باد قبول کرو۔ اور پھر اگر تمہ
یہ کام مذاق نظر آ رہا ہے تو تم اسے مت کرو۔ میں واٹر یاورکے
کو کہہ دوں گا کہ وہ اپنے سیکشن کو آگے لے آئے۔ اگر میں
یاورکے ین کام میں پھنسا ہوا نہ ہوتا تو پھر میرے لئے کوئی مسئ
لیکن ان حالات میں خود میں سامنے نہیں آنا چاہتا۔ اس طرح ہمارا
دنیا پر حکمرانی کرنے کا خواب داؤ پر لگ سکتا ہے۔ جانتی ہو جب د

کی دنیا پر حکومت ہو گی تو یانگ پورے ایشیا کا حاکم ہو گا اور اصل حکومت
دام کومو کی ہو گی" ـــــ یانگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور کومو کا
چہرہ مسرت سے جگمگا اٹھا۔

" اوہ ۔ ویری گڈ۔ کب بن رہی ہے یہ حکومت" ـــــ کومو نے
اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

" جلد بن جائے گی۔ زیادہ سے زیادہ دو تین سالوں کے اندر" ـــــ
نگ نے جواب دیا۔

" گڈ ـــــ پھر تم نے یہ اچھی خبر سنا کر مجھے بے حد مسرت بخش
ی ہے۔ اور اس کے شکریئے کے طور پر میں تمہارا کام کر دوں گی۔
ر اس احمق عمران کی لاش شکریئے کے طور پر تمہیں پیش کر دوں گی"
کومو نے کہا۔ اور یانگ خوش ہو گیا۔

" او۔ کے ـــــ ویسے میں تمہیں ناراض نہیں کرنا چاہتا لیکن یہ بتا
ں کہ تم اسے معمولی کام نہ سمجھنا۔ آج تک بڑی بڑی تنظیموں کو اس
ے قتل کی حسرت ہی رہی ہے۔ وہ انتہائی حیرت انگیز طور پر نہ صرف
نکلتا ہے۔ بلکہ مخالف کو بھی ختم کر دیتا ہے" ـــــ یانگ نے
ا اور کومو ہنس پڑی۔

" بس بس ـــــ زیادہ اسے سر پر نہ چڑھاؤ۔ بہرحال تمہیں
کی لاش چاہیئے۔ مل جائے گی۔ تمہارے پاس اس کا کوئی
پتہ۔ کوئی تصویر وغیرہ ہو تو مجھے دے دو۔ میں آج ہی کام شروع
دی ہوں۔ اور ایک ہفتے کے اندر تمہیں تحفہ مل جائے گا"
و نے مسکراتے ہوئے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"میرے پاس تو اس کی کوئی تصویر یا اتہ پتہ نہیں ہے۔ البتہ
اس کے بارے میں کافی کچھ جانتا ہے۔ وہ پاکیشیا میں رہ
میں اُسے بلواتا ہوں" ـــــ یانگ نے کہا۔
"ٹیکو ـــــ اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ میں خود ہی معلوم کر لوں گی
ان دس افراد کی فہرست میں شامل ہے۔ جنہیں میں نے کو
کے ممبر کے طور پر منتخب کیا ہے" ـــــ کومو نے کہا اور
سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

عمران ـــــ ابھی ڈریسنگ روم میں ہی تھا کہ ڈرائینگ روم میں
رکھے فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ وہ اس وقت لباس
تبدیل کر رہا تھا۔ سلیمان بازار گیا ہوا تھا۔ اس لئے مجبوراً عمران کو صرف
پتلون پہن کر ڈریسنگ روم سے نکلنا پڑا۔
فون کی گھنٹی مسلسل بجے چلی جا رہی تھی۔ عمران نے آگے بڑھ کر
ریسیور اٹھالیا۔
"ارے بھائی۔ ذرا توقف ہی کر لیا کرو۔ کم از کم پتلون تو پہن لینے
دیا کرو" ـــــ عمران نے ریسیور اٹھاتے ہی کہا۔
"تو تم پتلون پہن رہے تھے۔ کیا ضرورت ہے اتنے تکلف کی۔
پتلون پہننے کی تمہاری عمر نہیں ہوئی" ـــــ دوسری طرف سے ہنستے
ئے کہا گیا اور عمران آواز سن کر ہی چونک پڑا۔ کیونکہ وہ یہ آواز اچھی
ح پہچانتا تھا۔ یہ مجرموں کے متعلق معلومات فروخت کرنے والی فرم

SCANNED BY JAMSHED

کہ اس ورلڈ کے سیکرٹری ایشمن کی آواز تھی۔
"ارے گرینڈ فادر ایشمن۔ واقعی تمہارے لئے تو پتلون پہننی نہ
برابر ہی ہے۔ کیونکہ تمہیں تو کچھ نظر ہی نہیں آتا۔ لیکن تمہاری طرح د
ابھی اتنے کم نگاہ نہیں ہوئے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے
اور دوسری طرف سے بوڑھا ایشمن کھلکھلا کر ہنس پڑا۔
"ویسے میرے پاس تمہارے لئے جو اطلاع ہے اس کے بعد
واقعی پتلون پہننے کی فرصت بھی نہ ملے گی"۔۔۔ ایشمن نے
ہوئے کہا۔
"کوئی بات نہیں۔ پتلون کی بجائے نیکر اور پھر بھی فرصت نہ
انڈرویئر سے کام چل جائے گا۔ ویسے بھی ایک بوڑھے آدمی
کفن دفن پہ اتنا خرچ کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے"۔۔۔ عمران
مسکراتے ہوئے کہا اور ایشمن ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔
"کاش میں بھی تمہاری طرح جوان ہوتا عمران۔ یا پھر کاش
میرے زمانے میں جوان ہوتی۔ لیکن کبھی اپنا اپنا مقدر ہے
کی جوانی تمہارے حصے میں آئی۔ بہرحال میری طرف سے مبا
قبول کرو"۔۔۔ ایشمن نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔
"کومو ۔۔۔ لیکن اس نام کی تو تمہاری کوئی رشتہ دار نہیں
عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"یہ میری رشتہ داری درمیان میں کہاں سے ٹپک پڑی"
ایشمن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔
"ظاہر ہے۔ مجھ جیسے بانکے جوان کے لئے تم نے اپنے
میں سے ہی رشتے کا انتخاب کیا ہوگا۔ لیکن ایک بات بتا دوں۔ ڈیڈی
اپنی جاگیر سے مجھے عاق کر چکے ہیں"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے
جواب دیا اور دوسری طرف ایشمن نے اتنے زور کا قہقہہ لگایا کہ عمران
کو بے اختیار رسیور کان سے ہٹانا پڑا۔
"سنو عمران ۔۔۔ کومو نفس نفیس تمہارے مقابلے پر آ رہی ہے۔
تم نے یانگ اورلی گروپ کے متعلق پوچھا تھا مجھ سے۔ یہ کومو یانگ
کی بیوی ہے۔ لیکن بیوی ہونے سے یہ نہ سمجھ لینا کہ کوئی بوڑھی کھوسٹ
عورت ہوگی۔ میری ایک بار اس سے ملاقات ہو چکی ہے۔ بس غضب
ہے غضب۔ قیامت اگر کسی کو کہا جا سکتا ہے تو وہ کومو کو ہی کہا جا سکتا
ہے۔ اطالوی اور چینی نسلوں کا حسین ترین امتزاج۔ قیامت کی طرح
تباہ کن"۔۔۔ بوڑھا ایشمن واقعی مزے لے لے کر بول رہا تھا۔
"بیوہ تم مجھ جیسے کنوارے کے کھلتے میں کیوں ڈال رہے ہو۔
اس کے لئے تو تم خود مناسب ترین امیدوار ہو۔ چار بار رنڈوے ہو
چکے ہو۔ اب ریکارڈ کسی اور کو بھی بنانے دو۔ ہو سکتا ہے کومو دوسری
بار بھی بیوہ ہو ہی جائے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"بیوہ نہیں کہا۔ میں نے بیوی کہا ہے۔ اور ایسی لڑکیاں بس نام کی
ہی بیویاں ہوتی ہیں۔ مجھے اطلاعات ملتی رہتی ہیں۔ یانگ جیسا آدمی
بھی اس کے سامنے مکمل طور پر بے بس ہو چکا ہے۔ وہ بھی اب اس
سے دبتا ہے۔ بہرحال اطلاع سن لو۔ تم نے مجھ سے یانگ اورلی گروپ
کے متعلق پوچھا تھا۔ سجلنے ہماری گفتگو کہیں سنی گئی ہے یا کیا ہوا ہے
بہرحال اس کی اطلاع یانگ کو بھی مل گئی۔ اور یانگ نے تمہاری

سرکوبی کے لئے اپنی بیوی کوموکو سامنے کر دیا ہے۔ اور جہاں تک مِر
اطلاعات کا تعلق ہے کوموبانگ سے سو درجے زیادہ خطرناک ثا
ہو سکتی ہے۔ وہ صرف حسین ہی نہیں ہے مارشل آرٹ کے
پر ٹاپ بیلٹس بھی رکھتی ہے۔ نشانے بازی میں ورلڈ چیمپئن ہے
اور فطری طور پر بے حد سفاک واقع ہوئی ہے۔ اس نے ایک
تنظیم بنالی ہے۔ کوموگروپ۔ جس کے لئے اس نے یانگ کے
بہترین آدمی منتخب کئے ہیں۔ اور کوموگروپ کا پہلا مشن علی عمران
کی ہلاکت ہے" ـــ ایشمن نے اس بار انتہائی سنجیدہ
میں کہا۔

"کیا اس نے اخبار میں اشتہار دیا ہے" ـــ عمران
منہ بناتے ہوئے کہا اور ایشمن بلند آواز میں ہنس پڑا۔

"مجھے تمہاری طبیعت معلوم ہے۔ تم اب وہ ذریعہ جاننا چا
گے جس سے مجھے اطلاع ملی ہے۔ تو سن لو۔ کوموگروپ کا ا
ممبر ہے ٹیکو۔ وہ کافی عرصہ پاکیشیا کے دارالحکومت میں رہا
جہاں اس نے ٹیکو بار بنا یا ہوا تھا۔ وہ تمہارے متعلق سب کچھ
ہے۔ کیونکہ اس کی تمہارے دوست سپرنٹنڈنٹ فیاض سے
گہری دوستی تھی۔ اور اس ناطے سے وہ تم سے بھی ملتا رہتا تھا
اس کے بعد وہ باجان چلا گیا۔ اور وہاں وہ لی گروپ میں شامل
گیا۔ اس نے کوموکو بھی تمہارے متعلق تفصیل بتائی ہے
میرا مخبر بھی وہی ہے۔ ویسے اُسے یہ علم نہیں ہے کہ میرا تم سے
کوئی تعلق ہے" ـــ ایشمن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

عمران کو ٹیکو کے متعلق سب کچھ یاد آ گیا۔

"لیکن ان محترمہ کوموکے متعلق مجھے تفصیل کون بتلائے گا" ـــ
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بتانے کی نہیں دیکھنے کی چیز ہے اور جلد ہی تمہاری یہ خواہش
پوری ہو جائے گی۔ وش یو گڈ لک" ـــ ایشمن نے ہنستے ہوئے
کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔
یانگ کے متعلق اس نے خاصی تفصیلات حاصل کر لی تھیں۔ اور وہ
باجان جا کر اس یانگ کو ٹٹولنے کا مکمل فیصلہ کر چکا تھا تاکہ اگر
ہاشم خان کے مطابق واقعی یانگ کا تعلق وارڈ یا ور سے ہے تو وہ
اس سے معلومات حاصل کرے۔ لیکن اب ایشمن کے فون کے بعد
نئی صورت حال سامنے آ گئی تھی۔ اُسے کوموبا اس کے شوہر یانگ
کی کوئی پرواہ نہ تھی۔ اس کا اصل ٹارگٹ تو وارڈ یا ور تھا۔ چنانچہ اس
نے فیصلہ کیا کہ وہ کوموسے الجھنے میں وقت ضائع کرنے کی بجائے
فوراً ہی باجان روانہ ہو جائے۔ تاکہ وہاں یانگ سے ٹکرا کر اپنے
اصل مشن پر کام شروع کر سکے۔ شاید پہلے وہ باجان جانے کے لئے
تین روز لگاتا لیکن اب اس نے فوری روانگی کا فیصلہ کر لیا تھا۔
کیونکہ اگر کوموگروپ یہاں آ گیا تو پھر وہ خواہ مخواہ یہاں ان سے الجھ
کر رہ جائے گا۔ چنانچہ وہ واپس ڈریسنگ روم گیا۔ اس نے مکمل
لباس پہنا اور پھر آ کر فون کا رسیور اٹھایا اور دانش منزل کے نمبر
ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

SCANNED BY JAMSHED

"ایکسٹو" ــــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے بلیک
ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں بولا۔

"طاہر۔ میں نے باچان جانے کا فوری فیصلہ کر لیا ہے۔ تم
کہ ٹیم کو تیار ہونے کا کہہ دو۔ میں چونکہ یانگ سے معلومات و
کر کے فوری طور پر اس واٹر پادر سے ٹکرانا چاہتا ہوں۔ اس
سکتا ہے مجھے وہیں سے آگے جانا پڑے۔ چنانچہ میں پوری ٹیم
لے جاؤں گا۔ جوزف اور جوانا بھی میرے ساتھ جائیں گے۔ میں
خوف ناک تنظیم کو مکمل طور پر تباہ کر دینا چاہتا ہوں۔ خصوصی طیا
چارٹرڈ کرا لینا۔ روانگی کل صبح سات بجے ہوگی۔ اس دوران میں
انتظامات مکمل کر لوں گا۔ باچان میں فارن ایجنٹ ہوکا سو کو ا
کر دینا۔ ہو سکتا ہے اس کی وہاں ضرورت پڑ جائے۔ میں صبح
بجے ایئرپورٹ پہنچ جاؤں گا۔ میرے کاغذات بھی جولیا کو پہنچ
فی الحال ہم سب اصل کاغذات پر جائیں گے" ــــــ عمران
کہا۔

"اوہ۔ اس فوری روانگی کی وجہ کیا بنی ہے" ــــــ بلیک زیر
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ یانگ کو یہ اطلاع مل چکی ہے کہ
اس کی گردن مروڑنے والا ہوں چنانچہ اس نے مجھے الجھانے
اپنی بیوی کو ایک گروپ سمیت یہاں پاکیشیا بھیجنے کا فیصلہ کیا
اور میں اب یہاں وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا" ــــــ عمران
تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے بیرونی دروازے

کی طرف بڑھ گیا۔

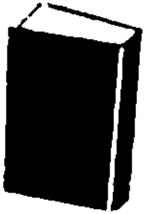

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کومو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور
اٹھا لیا۔ وہ اس وقت ایک آرام دہ صوفے میں دھنسی ہوئی ایک
رسالے کے مطالعے میں مصروف تھی کہ پاس پڑے ہوئے ٹیلی فون کی
گھنٹی بجنے پر اس نے رسالے سے نظریں ہٹائے بغیر ہی ہاتھ بڑھا کر
رسیور اٹھا لیا تھا۔

"یس" ــــــ کومو نے رسالہ پڑھتے ہوئے عام سے انداز میں کہا۔

"فان بول رہا ہوں مادام" ــــــ دوسری طرف سے ایک باریک
سی آواز سنائی دی اور کومو اس کی آواز سنتے ہی چونک کر سیدھی ہو
گئی۔ اس نے رسالہ ایک طرف اچھال دیا۔ فان اس کا نمبر ٹو تھا۔

"یس ــــ فان کیا رپورٹ ہے" ــــــ کومو نے اس بار قدرے
سخت لہجے میں کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"مادام۔ روانگی کے سب انتظامات مکمل ہو گئے ہیں۔ پاکیشیا کے دا
میں دو ایسی کوٹھیاں بھی حاصل کر لی گئی ہیں جن میں سے ایک آپ کے
اور دوسری ہیڈ کوارٹر کے لئے مناسب رہے گی۔ کاروں اور اسلحے
انتظام کر لیا گیا ہے۔ اب آپ جب بھی حکم فرمائیں ہم یہاں سے رو
سکتے ہیں"۔۔۔ فان نے کہا اور کوموٹے کے چہرے پر مسرت کے آثا
پھیل گئے۔

"گڈ شو فان۔ مجھے ایسی ہی کارکردگی پسند ہے۔ کاغذات کی کیا
ہے"۔۔۔ کوموٹے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کاغذات بھی تیار ہو چکے ہیں ان کی آپ فکر نہ کریں۔ آپ حکم فرمائیں
کس فلائٹ سے سیٹیں بک کرانی چاہئیں"۔۔۔ فان نے جواب دیا

"میں جلد از جلد وہاں پہنچنا چاہتی ہوں۔ اس لئے جو بھی پہلی فلائٹ ملے
سے سیٹیں بک کرا لو۔ صرف تم میرے ساتھ جاؤ گے۔ باقی گروپ پہلے
پہنچے گا"۔۔۔ کوموٹے نے کہا۔

"یس مادام۔ میں آپ کو اطلاع دوں گا"۔۔۔ دوسری طرف
فان نے کہا۔ اوکے کوموٹے او۔کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اور اچھل
کھڑی ہو گئی۔ اس کے چہرے پر بے پناہ اشتیاق اور جذبات کی
نظر آ رہی تھی۔ ٹیکو سے اس نے عمران کی پوری تفصیل معلوم کر لی تھی۔
جب سے اُسے ٹیکو سے تفصیل کا علم ہوا تھا۔ عمران سے ملنے کا
اشتیاق بے حد بڑھ گیا تھا۔ وہ اس حیرت انگیز انسان سے جلد از جل
چاہتی تھی۔ اس نے فیصلہ کیا تھا کہ پہلے وہ اس عمران کو خوب انجو
کرے گی۔ اور جب وہ بور ہونے لگے گی تب اس کا خاتمہ کر کے ا
ش سمیت واپس آ جائے گی۔ اب یہ ضروری تو نہ تھا کہ عمران کو فوری ہلاک
کر دیا جائے ۔۔۔ بہرحال اُسے ہلاک ہی تو کرنا تھا کسی بھی وقت کیا جا
سکتا تھا۔

لیکن ابھی وہ صوفے سے اٹھی ہی تھی کہ ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج
اٹھی۔ اور کوموٹے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔ کوموٹے نے رسیور اٹھاتے ہی کہا۔

"مادام ۔۔۔ میں ٹیکو بول رہا ہوں۔ کوٹو سے مجھے فان نے کاغذات
کی تکمیل کے لئے یہاں بھیجا تھا۔ کاغذات تو میں نے بھجوا دیئے تھے۔
پھر میں اپنے ایک دوست سے ملنے شنگھائی ہوٹل گیا تو مادام میں
نے وہاں علی عمران کو دیکھا ہے۔ وہ ہوٹل میں موجود ہے۔ اس لئے میں نے
آپ کو کال کیا ہے"۔۔۔ ٹیکو نے کہا۔

"کیا ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔ عمران یہاں باچان میں موجود ہے"۔۔۔
کوموٹے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس مادام ۔۔۔ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ وہ ہوٹل
شنگھائی سے نکل رہا تھا۔ اس کے ساتھ ایک لمبا تڑنگا حبشی بھی تھا۔
اس وقت ٹیکسی سے اتر رہا تھا۔ پھر وہ میرے سامنے ایک کار میں
بیٹھ کر چلا گیا۔ چونکہ اس کے پاس کوئی سامان نہ تھا۔ اس لئے میں سمجھ گیا
وہ اس ہوٹل میں ٹھہرا ہوگا۔ چنانچہ میں نے اندر جا کر پڑتال کی تو معلوم
ا کہ وہ واقعی ہوٹل میں ٹھہرا ہوا ہے۔ بارہویں منزل کے دو کمرے
نے بک کرائے ہیں۔ جن میں سے ایک میں وہ خود رہ رہا ہے۔
کمرے میں اس کا ساتھی حبشی۔ ویسے وہ آج صبح ہی یہاں پہنچے ہیں"

ٹیکو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ —— پھر تو اور بھی اچھا ہو گیا۔ تم وہیں ٹھہرو۔ میں فان کو کہہ دیتی ہوں۔ وہ فوراً گروپ لے کر وہاں پہنچ جائے گا۔ اس حبشی کو تو بے شک گولی مار دینا۔ لیکن اس عمران کو زندہ پکڑ کر یہاں میرے پاس لے آؤ" —— مادام نے کہا۔

"یس مادام" —— ٹیکو نے کہا اور مادام نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا۔ اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو —— فان سپیکنگ" —— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے فان کی باریک سی آواز سنائی دی۔

"مادام بول رہی ہوں فان۔ ابھی تمہاری کال کے بعد ٹیکو کی کال آئی ہے۔ وہ ہمارا اشکار علی عمران یہاں کوٹو میں موجود ہے۔ وہ ایک حبشی کے ساتھ ہوٹل شنگھائی میں ٹھہرا ہوا ہے۔ ٹیکو نے اُسے چیک کر لیا ہے۔ اب پاکیشیا جانے کی ضرورت نہیں رہی۔ تم فوراً گروپ لے کر وہاں پہنچو اور اس حبشی کو گولی مار کر عمران کو زندہ پکڑ کر لے آؤ" —— مادام کومو نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ مادام —— میں ابھی روانہ ہو جاتا ہوں۔ کہاں لے کر آنا ہے اُسے" —— فان نے پُرجوش لہجے میں کہا۔

"تم ایسا کرو۔ اُسے لے کر جوٹان جزیرے پر پہنچو۔ میں وہاں پہنچ رہی ہوں۔ وہاں سے وہ نکل کر کہیں نہ جا سکے گا۔ اور میں اطمینان سے اس کے جسم کا ایک ایک ریشہ علیحدہ کر دوں گی" —— مادام نے کہا۔

"یس مادام" —— فان نے جواب دیا۔

"انتہائی احتیاط سے کام ہونا چاہئے۔ یہ ہمارا پہلا مشن ہے۔ اور میں اس میں معمولی سی کوتاہی بھی برداشت نہیں کروں گی" —— کومو نے سخت لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مادام۔ کوئی کوتاہی نہ ہو گی" —— فان نے جواب دیا اور مادام کومو نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس نے جوٹان کا نام سوچ سمجھ کر لیا تھا۔ جوٹان ہوکیڈا اور کوٹو کے درمیان ایک چھوٹا سا جزیرہ تھا جو بظاہر تو غیر آباد اور ویران تھا۔ لیکن اس جزیرے پر لی گروپ کا قبضہ تھا اور لی گروپ نے اس جزیرے میں زیر زمین ایک بہت بڑا اڈہ بنایا ہوا تھا۔ جس میں منشیات کے سٹور کے علاوہ اسلحے کا بھی بہت بڑا اسٹور تھا۔ لی گروپ کو تمام اسلحہ جوٹان سے ہی سپلائی کیا جاتا تھا۔ اس لئے اس جزیرے کی حفاظت کے لئے ٹونگ نے انتہائی سخت اقدامات کئے ہوئے تھے۔ ویسے وہاں ایک درجن مسلح افراد تو ہر وقت موجود رہتے تھے۔ لیکن اس کے علاوہ ہر دو جنگی کشتیاں بھی موجود رہتی تھیں۔ جو بیرونی طرف سے اس کی حفاظت کرتی تھیں۔ جزیرے کے گرد سمندر کے اندر ایسی بارودی سرنگوں کا جال سا بچھا دیا گیا تھا کہ کوئی اجنبی کشتی یا جہاز کسی صورت بھی ان سرنگوں کو پار کر کے جزیرے تک نہ پہنچ سکتا تھا۔ کومو نے بھی اپنے ہیڈ کوارٹر کے لئے جوٹان کو ہی پسند کیا تھا۔ اس لئے جوٹان میں موجود اسلحے کے ذخیرے کو چھوڑ کر اس کے باقی سارے اڈے کا کنٹرول خود سنبھال لیا تھا۔ اور اس لئے اس نے عمران کو

جوشان میں ہی طلب کیا تھا۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ وہاں پہنچ کر عمر
ہر لحاظ سے بے بس ہو جائے گا۔ اب اس کا پروگرام تھا کہ
اپنی مخصوص لانچ میں عمران کے پہنچنے سے پہلے جوشان پہنچ جائے
چنانچہ وہ تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے کے بیرونی دروازے
کی طرف بڑھ گئی۔

SCANNED BY JAMSHED

ساری ٹیم کمرے میں بیٹھی کافی پینے میں مصروف تھی۔ وہ آج
ح ہی کوئٹو پہنچے تھے۔ عمران نے ان کے لئے ہوٹل ہونو میں کمرے
زرو کرائے تھے۔ اور وہ خود جوانا کے ساتھ کسی اور ہوٹل میں چلا گیا
ا۔ فی الحال چونکہ ان کے ذمہ کوئی کام نہ لگایا گیا تھا۔ اور نہ ہی
ہیں کسی مشن کے متعلق کچھ معلوم تھا۔ اس لئے وہ سارا دن جاپان کے اس
ب صورت شہر کی سیر میں مصروف رہے تھے۔ اور اب رات
اپنے اپنے کمروں میں جانے سے پہلے وہ اس کمرے میں اکٹھے
گئے تھے۔

اس بار کوئی بڑا مشن ہے۔ اس لئے چیف نے پوری ٹیم بھیجی ہے"
در نے کافی کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔
میرا خیال ہے۔ مشن وغیرہ کچھ نہیں ہے۔ چیف نے ہمیں یہاں
ح کے لئے بھیجا ہے ورنہ وہ ضرور روانگی سے پہلے کچھ نہ کچھ تفصیلات

SCANNED BY JAMSHED

بتاتا" ـــــ چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" نہیں ـــــ چیف کے لئے تفریح وغیرہ کی کوئی حقیقت نہیں
اور نہ وہ ان فضولیات کا قائل ہے۔ یہ سارا چکر عمران کا چلایا ہوا ہے
وہ ہر بار ایسا ہی کرتا ہے۔ کہ ہمیں تو کونے میں بے کار چیزوں کی
پھینک دیتا ہے اور خود مشن کے لئے کام کرتا رہتا ہے۔ جب وہ مش
مکمل کرلے گا پھر دانت نکالتا ہوا آجائے گا۔ اور ہماری واپسی شر
ہو جائے گی۔ ہمارا کام اب عمران کے کام پر صرف تالیاں بجانا ہی
گیا ہے" ـــــ تنویر نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور سار
تنویر کی اس بات پر کھلکھلا کر ہنس پڑے۔
" اگر ایسا ہے بھی سہی تو پھر کیا ہے۔ بے شک مشن عمران مکمل کر
ہمیں تفریح کے مواقع تو مل جاتے ہیں" ـــــ جولیا نے عمران کی
کرتے ہوئے کہا۔
لیکن اس سے پہلے کہ کوئی ساتھی جولیا کی بات کا جواب دی
دروازہ کھلا اور عمران اندر داخل ہوا۔
" واہ واہ۔ پوری بارات میرے انتظار میں بیٹھی ہوئی ہے۔ دل
سمیت" ـــــ عمران نے چہکتے ہوئے کہا۔
" تم نے آتے ہی بکواس شروع کر دی۔ پہلے یہ بتاؤ تم سا
کہاں غائب رہے" ـــــ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔
" ارے ارے۔ نکاح تو ہو جانے دو۔ اس کے بعد کرنا ایسی
پہلے ایسی باتیں کرنے والے کو ہمارے معاشرے والے ب
کہتے ہیں" ـــــ عمران نے ایک خالی کرسی گھسیٹ کر تنویر

قریب بیٹھتے ہوئے کہا۔ جس کا چہرہ عمران کی آمد سے ہی بگڑا ہوا تھا۔
"میرے خیال میں سب سے بڑے بے شرم تو تم خود ہو" ـــــ
تنویر سے نہ رہا گیا تو بول پڑا۔
" تمہارا خیال ہی ایسا ہو تو اس میں بھلا میرا کیا قصور۔ ویسے
بزرگ کہتے ہیں کہ خیالات پاکیزہ رکھنے چاہئیں۔ ورنہ چہرہ بگڑ جاتا ہے"
کیوں بزرگوار صفدر سعید صاحب" ـــــ عمران نے مسکراتے
ہوئے جواب دیا۔ اور اس بار سارے بے اختیار ہنس پڑے۔ اور
تنویر کا چہرہ اور زیادہ بگڑ گیا۔
" تم بکواس کئے جاؤ گے یا ہمیں کچھ بتاؤ گے بھی سہی کہ یہاں
پوری ٹیم کی آمد کی وجہ کیا ہے" ـــــ جولیا نے ہونٹ چباتے
ہوئے کہا۔
" اصل بات بتا دوں بغیر کچھ چھپائے" ـــــ عمران نے آگے
کی طرف جھکتے ہوئے قدرے پراسرار سے لہجے میں کہا۔
" ہاں بتاؤ" ـــــ جولیا نے کہا۔ اور سارے ممبران کے چہروں
پر بھی تجسس کے آثار نمایاں ہو گئے۔
" تمہارے چیف کو دیکھنے کے لئے اس کے سسرال والوں
نے آنا تھا۔ اور چیف صاحب کو لامحالہ چہرے سے نقاب ہٹانا
پڑتا۔ اس لئے اس نے سوچا کہ کہیں ٹیم والے اس کا اصل چہرہ نہ
دیکھ لیں۔ چنانچہ اس نے ہم سب کو یہاں بھیج دیا" ـــــ عمران نے
کہا۔ اور کمرے میں ایک زوردار قہقہہ گونج اٹھا۔
" پھر وہی بکواس شروع کر دی تم نے۔ اگر تم نہیں بتاؤ گے

SCANNED BY JAMSHED

تو میں نے فیصلہ کیا ہے کہ یہیں سے واپس چلی جاؤں گی "۔۔۔
نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔
" بے شک چلی جاؤ۔ خود ہی راتوں کو ڈرتی رہو گی"۔۔۔ عمرا
منہ بناتے ہوئے کہا۔
" کیوں ۔۔۔ میں کیوں ڈروں گی "۔۔۔ جولیا نے ایسے
میں کہا جیسے عمران کے فقرے کی سمجھ نہ آئی ہو۔
" بدصورت چہرہ دیکھ کر بچیاں ڈر ہی جاتی ہیں۔ اور نقاب
چکا ہو گا "۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور ایک لمحے تک تو سارے
بیٹھے سوچتے رہے۔ پھر جیسے انہیں عمران کی بات کی سمجھ آئی۔
بے اختیار ہنس پڑے۔
" اگر چیف کا چہرہ بدصورت ہے تو پھر تم سب سے زیادہ بد
کہلانے کے حقدار ہو۔ اور سنو اب اگر چیف کے بارے
کوئی بکواس کی تو سر توڑ دوں گی "۔۔۔ جولیا نے بھنائے ہ
لہجے میں کہا۔
" اچھا۔ یعنی تمہیں نقاب والے چہرے اچھے لگتے ہیں۔ ب
تنویر میں بھی سوچ رہا تھا کہ آخر تنویر کو برقعہ سلوانے کی کیا ضرورت
گئی ہے "۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور تنویر ایک جھٹکے سے اٹ
ہوا۔
" یہ بکواس کرنے سے باز نہیں آسکتا۔ میں اپنے کمرے
رہا ہوں ورنہ یہ میرے ہاتھوں مارا جائے گا "۔۔۔ تنویر
سے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی

ڑھ گیا۔
" ارے ارے۔ ابھی نہیں سلا۔ ابھی اس میں نقاب لگنا باقی ہے۔
نی بھی کیا جلدی ہے۔ سل جائے گا "۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور کمرہ
یک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔ تنویر رکا نہیں بلکہ اُسی طرح چلتا ہوا
کمرے سے باہر نکل گیا۔
" عمران صاحب۔ آپ کے آنے سے پہلے ہم اسی موضوع پر
ت کر رہے تھے "۔۔۔ کیپٹن شکیل نے شاید موضوع بدلنے
کے لئے کہا۔
" بات کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ تم بھی ٹیلر کو آرڈر دے دو۔
ل پر تو پہلے ہی پڑا ہوا ہے۔ اب چہرے پر بھی آجائے تو کیا حرج
ہے "۔۔۔ عمران نے کہا۔
" عقل پر پڑا ہوا ہے ۔۔۔ کیا مطلب " ۔۔۔ چوہان نے ہنستے
ہوئے کہا۔
" جب عقل پر پردہ پڑ جائے تو واقعی مطلب سمجھ میں نہیں آتا۔ ویسے
نے شاید وہ شعر نہیں سنا ہوا کہ جو پردہ پہلے عورتوں کے چہروں
تا تھا وہ اب مردوں کی عقل پر پڑ چکا ہے۔ جولیا کا چہرہ اور تمہاری
دونوں بطور ثبوت موجود ہیں "۔۔۔ عمران نے کہا اور اس بار
تو ہنسے ہی تھے جولیا بھی ہنس پڑی تھی۔
تم سے باتوں میں کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اگر بکواس کا مقابلہ
ہیں یقیناً پہلا انعام ملے گا "۔۔۔ جولیا نے بے بسی کے سے
میں ہنستے ہوئے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"مجھے تو کسی نے مقابلے میں شریک ہی نہیں کرنا۔ اس میں عورتوں کی مکمل اجارہ داری ہے"۔۔۔ عمران نے ترکی بہ ترکی دیا اور محفل ایک بار پھر کشت زعفران بن گئی۔

"میرا خیال ہے تنویر نے اچھا کیا ہے کہ اپنے کمرے میں ہے۔ اب ہمیں بھی چلنا چاہئے"۔۔۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ کمرہ کس شریف آدمی کے نام ہے"۔۔۔ عمران نے ہوئے پوچھا۔

"میرے نام ہے"۔۔۔ چوہان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"چلو شکر ہے۔ ایک آدمی تو مل ہی جائے گا رات گزارنے کے لئے۔ کیا خیال ہے چوہان۔ آج رات تاش کھیل کر نہ گزاری" عمران نے اس طرح چوہان سے مخاطب ہو کر کہا جیسے کمرے میں کے علاوہ اور کوئی موجود نہ ہو۔

"عمران صاحب۔۔۔ کیا واقعی ہم سب یہاں صرف تفریح کے لئے آئے ہیں"۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارے لئے تو تفریح کہلائی جا سکتی ہے۔ لیکن میرے ساری عمر کا پھندہ ہے"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے

"ساری عمر کا پھندہ۔۔۔ کیا مطلب"۔۔۔ صفدر بھی کے فقرے پر چونک پڑا۔

"شادی پھندہ ہی ہوتی ہے۔ لٹکے رہو اس پھندے میں لیکن ایک بات ہے پھندہ ہوتا بڑا رنگین ہے"۔۔۔ ع

مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو تم یہاں شادی کرنے آئے ہو"۔۔۔ جولیا نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"شادی میں تو ابھی بڑے مراحل ہیں۔ فی الحال تو بر دکھاوے کے لئے آیا ہوں۔ پسند آ گیا تو پھر دوسرا مرحلہ شروع ہو گا۔ یعنی پہلے ہر سے طلاق کا مرحلہ۔ اس کے بعد تیسرا مرحلہ آتا ہے۔ عدت۔ اور اس کے بعد کہیں شادی کا مرحلہ آئے گا۔ اور مجھے یقین ہے۔ تب تک میری کمر جھک جائے گی۔ آنکھوں پر آتشی شیشوں والی وزنی عینک ہو گی۔ منہ میں مصنوعی بتیسی ہو گی جو کھانسنے کی وجہ سے گر گر پڑے گی۔ رسالوں میں صرف تصویریں ہی نظر آئیں گی تحریر ب ہو چکی ہو گی"۔۔۔ عمران کی زبان چل پڑی۔ دوسرے ساتھی تو ں کی بات پر ہنس پڑے لیکن جولیا کا چہرہ واقعی بگڑ گیا۔

"میں ابھی اور اسی وقت جوتیاں مار مار کر تمہیں اس حال میں پہنچا دوں گی۔ سمجھے۔ کھل کر بات کرو۔ کس سے شادی کا سوچ کر آئے ہو۔ وہ بھی شادی شدہ ہے"۔۔۔ جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھوں سے چنگاریاں سی نکلنے لگی تھیں۔

"ارے ارے۔ بر دکھاوا تو ہو جانے دو۔ اس کے بعد جو ہوتا ہے سو ہوتا ہے"۔۔۔ عمران نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔۔۔ کیا واقعی آپ سنجیدگی سے یہ بات کہہ رہے ہیں"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"یار۔ شادی سے پہلے تو واقعی آدمی سنجیدہ نہیں ہوتا وہ تو بس اسے

SCANNED BY JAMSHED

دلچسپ شغل ہی سمجھتا رہتا ہے لیکن شادی کے بعد بیوی گی ایک ایس[ی]
کمبل بن جاتی ہے کہ پھر وہ کمبل کو چھوڑنا بھی چاہے تو کمبل اُسے نہیں
چھوڑتا۔ ویسے میں نے کوئی غلط بات تو نہیں کر دی۔ شادی کرنا کوئی
جرم تو نہیں ہے۔ کیوں مس جولیانا فٹز واٹر ـــــ عمران نے مسکرا[تے]
ہوئے کہا۔

"میں نے کب روکا ہے تمہیں۔ میری طرف سے تم جہنم میں بھی
جا سکتے ہو" ـــــ جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"اتنی بڑی قربانی کم از کم میں نہیں دے سکتا۔ کسی کی طرف سے
جہنم میں چلا جاؤں اور وہ مزے سے میٹھا جنت کے پھل کھاتا ر[ہے]
اور فلسفہ قربانی پر واہ واہ کرتا رہے" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

اور ایک بار پھر سب ہنس پڑے۔

"تو آپ نہیں بتائیں گے کہ اصل چکر کیا ہے" ـــــ صفدر نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"چکر چکر ہی ہوتا ہے۔ چاہے اصل ہو یا نقل۔ بلکہ اگر چکر نہ ہو تو
پھر مستطیل ہوگا مثلث ہوگا۔ مربعہ ہوگا۔ بہر حال دائرہ یعنی چکر نہیں
ہو سکتا۔ چلو بتا دیتا ہوں۔ تو سنو صاحبان محفل۔ دل تھام کر سنو
پہلے درویش کا قصہ۔ جس کا اب اس آزاد دنیا میں رہ گیا ہے بہت
تھوڑا حصہ۔ یہاں باجان میں ایک قیامت۔ ایک آفت۔ بلکہ آفت
جان۔ راحت جان عاشقاں رہتی ہے۔ نام ہے اس کا کوموحسن کی
دیوی بھی اس کے سامنے اپنا بد صورت چہرہ چھپا لیتی ہے۔ اس کی
آنکھوں میں ستارے جھلملاتے ہیں، ہونٹوں سے پھول گرتے ہیں
عارض کے گلاب دہکتے ہیں۔ اور ان دہکتے ہوئے عارضوں میں سے
عاشقوں کی آہوں کا دھواں اٹھتا ہے۔ تو یہ کوموتو یہاں ایک خوفناک دیو
کے چنگل میں پھنسی ہوئی ہے۔ اس دیو کا نام ہے یانگ دیو۔ اور ساری
دنیا جانتی ہے کہ شہزادہ علی عمران کس قدر بہادر اور دلیر ہے اور اس
نے اپنی دلیری اور بہادری سے کوہ قاف سے بھی زیادہ خطرناک علاقے
سوئٹزرلینڈ سے پانی کی شہزادی کو چھڑا کر اپنے ساتھ رکھا ہوا ہے تو وہ
بھلا کیسے برداشت کر سکتا ہے کہ کومل شہزادی کومو اس دیو کے پنجہ
استبداد میں پھنسی پھڑپھڑاتی رہے۔ چنانچہ شہزادہ علی عمران اپنے درباریوں
سمیت آگیا یہاں۔ اور اب وہ کومل شہزادی کوموکو اس یانگ دیو کے
پنجے سے چھڑوائے گا۔ لیکن آج کل کے دیو آسانی سے نہیں مرا کرتے۔
اس لئے لازماً اس دیو سے کہہ کر اس شہزادی کو طلاق دلوانی پڑے
گی۔ کیونکہ دیو نے زبردستی اس شہزادی سے شادی رچا رکھی ہے۔ اور
پھر وہ کومل شہزادی کومو شہزادہ علی عمران کے حبالہ عقد میں آجائے گی۔
اور بادشاہ سلامت یعنی چیف صاحب اپنا تاج و تخت چھوڑ کر یاد الٰہی
میں معروف ہو جائیں گے اور دونوں ہنسی خوشی زندگی گزارنا شروع کر
دیں گے۔ تو صاحبو۔ یہ ہے قصہ پہلے درویش کا۔ اب تمہاری باری ہے۔
میں ہمہ تن گوش بلکہ نصیحت نیوش ہوں" ـــــ عمران نے کہا۔ اور
اس طرح خاموش ہو گیا جیسے واقعی کوئی طویل قصہ بیان کر کے تھک کر
خاموش ہو گیا ہو۔

"مطلب یہ ہوا کہ سیکرٹ سروس کسی یانگ سے کوموکو چھڑوانے
یہاں آئی ہے" ـــــ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"کیا بکواس ہے۔ اب سیکرٹ سروس کا یہی کام رہ گیا ہے" ۔۔۔ جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھوں سے شعلے سے نکل رہے تھے۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب درست کہہ رہے ہیں۔ میں یانگ اور اس کی بیوی کوموکو جانتا ہوں" ۔۔۔ اچانک نعمانی بول پڑا اور سب چونک کر اُسے دیکھنے لگے۔ عمران بھی چونک پڑا۔ شاید یہ سن کر حیرت ہوئی تھی کہ نعمانی یانگ اور اس کی بیوی کے بارے میں کچھ جانتا ہے۔

"یانگ منشیات کا اس سارے علاقے کا مشہور ترین سمگلر ہے۔ ان علاقوں میں موجود بے شمار ویران جزیرے اس کے اڈے ہیں۔ اور جہاں تک میری معلومات ہیں، یانگ سارا بزنس سمندر کے راستے کرتا ہے۔ اس کے پاس نہ صرف تجارتی جہازوں کا بہت بڑا بیڑہ موجود ہے، بلکہ انتہائی تیز رفتار لانچیں اور خوف ناک اسلحے سے لدی ہوئی جنگی کشتیاں بھی موجود ہیں اور یہاں تک کہا جاتا ہے کہ یانگ کے پاس آبدوزیں بھی ہیں۔ اس نے ایک انتہائی خوب صورت لڑکی کوموسے شادی کی ہوئی ہے۔ مجھے یہ ساری معلومات تین ماہ پہلے اتفاق سے اس طرح حاصل ہو گئیں کہ میرا ایک دوست یانگ کی تنظیم لی گروپ کے خلاف خفیہ تحقیقات کر رہا تھا۔ اس کا تعلق انٹرنیشنل اینٹی نارکوٹکس ایجنسی سے ہے۔ وہ پاکیشیا آیا تو میری اتفاقاً اس سے ملاقات ہو گئی اور یہ ساری تفصیلات اس نے مجھے بتائی تھیں۔ لیکن چونکہ ہمارا یہ فیلڈ نہ تھا۔ اس لئے میں نے خصوصی طور پر کوئی توجہ نہ دی تھی۔ اس نے مجھے کوموا اور یانگ دونوں کے بارے میں تفصیل سے بتایا تھا۔ یانگ اس کے مطابق انتہائی عیاش۔ سفاک۔ ظالم اور خوف ناک لڑاکا ہے۔ انتہائی مضبوط جسم کا آدمی ہے۔ اور اس کی بیوی کوموکا تعلق گو جاپان سے ہے۔ لیکن وہ مخلوط نسل کی لڑکی ہے۔ اس کا باپ اطالوی اور ماں جینی تھی۔ اس کا باپ یہاں ایک بار چلاتا تھا۔ جس کا نام کوموبار ہے۔ کوموبے پناہ حسین اور خوب صورت ہونے کے ساتھ ساتھ مارشل آرٹ کے تقریباً ہر شعبے میں مہارت رکھتی ہے۔ نشانہ بازی میں ورلڈ چیمپئن ہے۔ بے حد ذہین بھی ہے اور اب تو پوری دنیا میں یہ کھلے عام کہا جا رہا ہے کہ یانگ جو آج تک کسی کو خاطر میں نہ لاتا تھا۔ اب کوموسے ڈرنے لگا ہے کوموا اس پر ہر لحاظ سے حاوی ہوتی جا رہی ہے" ۔۔۔ نعمانی نے پوری تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ۔۔۔ تو اب بات کھل گئی کہ اس بار ہمارا مشن منشیات کی تنظیم لی گروپ کے خلاف ہے" ۔۔۔ صفدر نے ہونٹ چبلاتے ہوئے کہا۔

"لی گروپ کوئی چھوٹی تنظیم نہیں ہے بلکہ مافیا کی ٹکر کی تنظیم ہے۔ یہ اتنی آسانی سے ختم نہیں ہو سکتی" ۔۔۔ نعمانی نے جواب دیا۔

"تمہارے دوست نے ان کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بھی کچھ بتایا تھا" ۔۔۔ عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"نہیں ۔۔۔ میں نے چونکہ اس کے اس موضوع میں کوئی خصوصی دلچسپی نہ لی تھی۔ اس لئے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کوئی بات نہ ہوئی۔ ہاں ایک بات اور مجھے یاد آگئی ہے، میرے دوست نے مجھے بتایا تھا کہ اس کی انکوائری میں ایک جزیرہ جوٹان کا نام ابھر کر بہت سامنے

SCANNED BY JAMSHED

آیا ہے اور افواہ یہ ہے کہ جوٹان میں لی گروپ کا اگر مین ہیڈ کوارٹر نہیں تو بہرحال سیکنڈ ہیڈ کوارٹر ضرور ہے۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ اس جزیرے کے حفاظتی انتظامات اس قدر سخت ہیں کہ شاید ایکریمیا سپر پاور بھی اس کے اندر داخل نہ ہو سکے۔ کچھ ایسی ہی باتیں کی تھیں اس نے "..... نعمانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو تم اس کومو سے شادی کرنے یہاں آئے ہو۔ میں کومو اور تم دونوں کو ایک ہی قبر میں دفن کر دوں گی۔ سمجھے۔ شادی ہی کرنی ہے تو نے تو کسی ایسی لڑکی سے کرو جس کا جرائم کی دنیا سے کوئی تعلق نہ ہو۔ جولیا نے انتہائی خشک لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" جہاں تک لفظ تعلق کا تعلق ہے۔ یہ لفظ دونوں معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ جرائم کی دنیا سے بھی اور جرائم کی دنیا کے خلاف جدوجہد کرنے والوں سے بھی۔ اب تم خود سوچو اگر جرائم کی دنیا کے خلاف جدوجہد کرنے والی پانی کی شہزادی مجھے پیاسا رکھے تو پھر لامحالہ مجھے جرائم کی دنیا کی طرف رجوع تو کرنا ہی پڑے گا "..... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" تم رجوع کر کے تو دیکھو۔ میں تمہارے چہرے پر تیزاب پھینک دوں گی۔ میں تمہیں گولیوں سے اڑا دوں گی۔ نانسنس۔ احمق۔ نجانے کس مٹی سے بنے ہوئے ہو تم۔ خبردار آئندہ جو مجھ سے بات کی تو "..... جولیا نے انتہائی غصے سے بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کی آنکھوں سے واقعی شعلے نکل رہے تھے۔

" ارے ارے بس جولیا۔ آپ بیٹھیں۔ یہ عمران جان بوجھ کر آپ کو غصہ دلاتا رہتا ہے۔ مجھے ایک بار کہہ رہا تھا کہ غصے کے وقت مس جولیا جگمگا اٹھتی ہیں "..... صفدر نے جلدی سے جولیا کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

" میں نے غلط کہا تھا۔ کیوں "..... عمران نے بڑے معصوم سے انداز میں صفدر سے کہا۔

" نانسنس "..... جولیا کا غصہ یک لخت غائب ہو گیا۔ اور وہ بے اختیار ہنس پڑی۔ اس کے نانسنس کہنے کا انداز ایسا تھا کہ عمران کا ہاتھ بے اختیار سر کی طرف چلا گیا۔

" عمران صاحب۔ پلیز اب جب کہ بات کھل گئی ہے تو آپ بھی مزید وضاحت کر دیں تاکہ ہم اپنے طور پر بھی اس مشن کے بارے میں کوئی پلاننگ کر سکیں۔ کیا واقعی ہمارا مشن لی گروپ کے خلاف ہے "..... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" تم نے اس کمرے کو چیک کر لیا ہے "..... عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور جولیا سمیت سارے ساتھی بُری طرح چونک پڑے۔

" ہاں۔ میں نے چیک کیا ہے گائیگر سے "..... چوہان نے جواب دیا کیونکہ کمرہ اس کا تھا۔

" تو سنو۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ نعمانی کو اس بارے میں کچھ معلومات ہیں۔ بہرحال ہمارا اصل مشن منشیات کے خلاف نہیں ہے۔ بلکہ اس بار ہمارا مشن یہودیوں کی سب سے بڑی اور سب سے بھیانک

SCANNED BY JAMSHED

تنظیم واٹر پاور کے خلاف ہے " ـــــ عمران نے انتہائی سنج
میں کہا۔ اور پھر اس نے تفصیل سے ہاشم خان کے ہیڈ
جانے سے لے کر ہاشم خان کے کاغذات سے ملنے والی
اور اس کا پورا تجزیہ ان کے سامنے بیان کر دیا۔
" اوہ۔ اس قدر خوفناک منصوبہ " ـــــ کمرے میں موجود
ہر ممبر کا منہ پھٹا ہوا تھا اور حیرت کی شدت سے آنکھوں کی
بڑھ گئی تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے ان پر کسی نے جادو کر دیا ہو
فقرہ بھی صفدر نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔
" ہاں۔ مسلمانوں کے خلاف یہ شاید تاریخ کا سب سے کبیر
منصوبہ ہے۔ کروڑوں اربوں افراد کی بیک وقت ہلاکت کا منصو
مسلمانوں کے مقدس ترین مقامات کے خلاف بنایا جانے
زہریلا ترین منصوبہ۔ اور میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہر اس آدمی کو
دفن کر دوں گا جس کا اس منصوبے سے معمولی سا تعلق بھی ہو گا "
عمران نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا اور سب ممبروں نے اس
سر ہلا دیئے جیسے وہ عمران کی مکمل تائید کر رہے ہوں۔
" میرے یہاں آنے کا اصل مقصد یانگ سے واٹر پاور کے
کوارٹر کے بارے میں تفصیلات حاصل کرنا ہے۔ کوہو وغیرہ کی
کوئی حیثیت نہیں ہے۔ چیف کو اطلاع ملی تھی کہ یانگ نے م
خاتمے کے لئے کوہو کو ایک گروپ بنا دیا ہے اور کوہو اپنے گر
سمیت میرے خاتمے کے لئے پاکیشیا آ رہی ہے۔ چنانچہ چیف
فوراً ہی پاکیشیا سے روانگی کا حکم دے دیا۔ کیونکہ وہ نہیں چ

ہم کوہو گروپ کے چکر میں الجھ کر مزید وقت ضائع کریں " ـــــ عمران
کہا۔
" میں اس چڑیل کا خون پی جاؤں گی۔ مجھے بتاؤ کہاں ہے وہ کوہو "
یا نے بھرے ہوئے لہجے میں کہا۔
" میں نے یہ ساری تفصیل آپ لوگوں کو اس لئے بتا دی ہے تاکہ
کے ذہنوں میں یہ بات رہے کہ اس بار ہمارا مقابلہ کن لوگوں
ہے اور ہمارا مشن کیا ہے۔ میں یہاں آیا ہی اسی مقصد کے لئے
" ـــــ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا اور سب ساتھیوں
سر ہلا دیئے۔
" آپ نے آج سارا دن کیا کیا ہے۔ کچھ ہمیں بھی بتائیے " ـــــ
پٹن شکیل نے کہا۔
" میں نے آج سارا دن یانگ کے بارے میں تفصیلات جمع کرنے
گزارا ہے۔ لیکن مجھے کچھ زیادہ کامیابی حاصل نہیں ہو سکی۔ صرف اتنا
وم ہوا ہے کہ یانگ کا محل تو ہوکیڈو میں ہے۔ لیکن وہ وہاں رہتا
ں اور یہ کسی کو بھی معلوم نہیں کہ یانگ دراصل کہاں رہتا ہے۔ مجھے
جزیرہ جوٹان کے بارے میں معلومات ملی ہیں کہ وہاں اس کے
حے کا بہت بڑا ذخیرہ ہے اور وہاں سے ہی لی گروپ کو اسلحہ تقسیم
ہے۔ چنانچہ میں نے یانگ کو بل سے باہر نکالنے کا ایک منصوبہ
ہے کہ ہم اس جزیرے پر حملہ کریں اور اسے تباہ کر دیں۔
طرح یقیناً یانگ کھلا کر سامنے آ جائے گا۔ اور پھر ہم اس پر
ڈال سکیں گے " ـــــ عمران نے جواب دیا۔

ڈیڈی لڈ ـــــ واقعی بہت اچھا منصوبہ ہے ۔کہاں ہے یہ
جولیا نے خوش ہوتے ہوئے کہا ۔
اور عمران نے جیب سے ایک نقشہ نکالا ۔ اور اُسے ان
درمیان میز پر پھیلا دیا ۔ اور پھر انہیں جوٹان کے محل وقوع کی نشان
کرنے لگا ۔
" جیسا کہ نعمانی نے بتایا ہے ۔ مجھے بھی یہی اطلاعات ملی ہیں کہ
جزیرے کے گرد انتہائی سخت ترین حفاظتی انتظامات ہیں ۔ اس
سخت کہ واقعی اس جزیرے میں کوئی آدمی آسانی سے داخل نہ
ہو سکتا ۔ لیکن اس کے لئے میں نے ایک منصوبہ بنایا ہے ۔ اور
یقین ہے کہ آج رات میرا یہ منصوبہ آسانی سے مکمل ہو جائے
اور کل میں جزیرہ جوٹان میں موجود ہوں گا ۔ اور وہ منصوبہ یہ ہے کہ
کوموکے ساتھ اس جزیرے پر جاؤں "ـــــ عمران نے
اور کوموکے ساتھ کے الفاظ سن کر جولیا بُری طرح چونک پڑی
" اس کے ساتھ کیسے جاؤ گے ۔ کیا ہم ویسے اس جزیرے
نہیں داخل ہو سکتے ۔ کیا یہ جزیرہ آسمان سے اترا ہے "ـــــ جو
انتہائی غصیلے لہجے میں کہا ۔
" وہ بات نہیں مس جولیا جو تم سوچ رہی ہو ۔ میں نے پہلے ب
ہے کہ واٹر پاور سے تعلق رکھنے والا ہر شخص میرے ہاتھوں
موت مرے گا ۔ اور کوموبھی اس میں شامل ہے ۔ کومونے ج
گروپ بنایا ہے اس میں ایک آدمی ٹیکو بھی شامل ہے ۔ اور یہ
پاکیشیا میں رہ چکا ہے ۔ سپرنٹنڈنٹ فیاض کا دوست تھا ۔ اد

SCANNED BY JAMSHED

ہے اس سے میری بھی کئی بار ملاقات ہوئی تھی ۔ بہرحال کومو کو
س نے میرے متعلق تفصیل بتائی ۔ اور آج دوپہر کو جب میں اور
ہوٹل شنگھائی سے نکل رہے تھے تو میں نے اس ٹیکو کو دیکھ لیا
ٹیکو نے اپنے طور پر یہی سمجھا کہ میں نے اُسے نہیں دیکھا ۔ لیکن میری
ں نے ایک لمحے میں اُسے تاڑ لیا ۔ اس کے بعد جب میں ہوٹل
شنگھائی پہنچا تو میں نے چند پراسرار افراد کی نقل و حرکت دیکھی ۔
پھر میں نے ایک آدمی کو گھیر لیا ۔ اس سے ساری صورت حال معلوم
کہ ٹیکو نے کوموکو میری یہاں موجودگی کی اطلاع دے دی ہے ۔
کومو نے اپنا گروپ مجھے زندہ پکڑنے کے لئے بھیجا ہے ۔ اور
یہی حکم دیا ہے کہ مجھے زندہ گرفتار کر کے جزیرہ جوٹان میں پہنچا
ئے ۔ اور جوانا کو گولی مار کر ہلاک کر دیا جائے ۔ یہ آدمی جسے گھیرا
تھا ۔ اس کا نام فاک ہے ۔ میں نے فاک کو تو ہلاک کر دیا ۔
پھر سارا دن میں منصوبہ بندی میں مصروف رہا کہ جوٹان پہنچنے
بعد میں نے کیا کرنا ہے ۔ کومو کے گروپ کو میں نے ڈاج دے
ہے ۔ جوانا کو بھی میک اپ میں علیحدہ ایک ہوٹل میں شفٹ کر
ہے ۔ اور اب میں یہاں اس لئے آیا تھا کہ آپ سب کو یہ
بات بتا کر ڈسکس کر سکوں کہ میرے جوٹان پہنچنے کے بعد آپ
نے بھی تیار رہنا ہے ۔ میری کوشش ہو گی کہ کسی طرح یانگ کو
جلد بل سے باہر نکال سکوں ۔ آج رات میں خود جان بوجھ کر گرفتار
جوٹان پہنچ جاؤں گا ۔ ایون تھرٹی ٹرانسمیٹر میرے پاس ہو گا ۔ کوڈ
کومو کے ذریعے میں ہدایات تم تک پہنچاتا رہوں گا ۔ تم نے صبح ہوتے

SCANNED BY JAMSHED

ہی چائنک بازار میں واقع ایک ہوٹل ہنی مون جانا ہے۔ وہاں کا
تم جب پرنس آف ڈھمپ کا نام لو گے تو تمہیں ایک آدمی تک
دیا جائے گا۔ اس آدمی کا نام چوگان ہے۔ چوگان تمہارے لئے
اسلحہ اور لانچوں کا مکمل بندوبست کرے گا۔ اور تمہارے سا
جوٹان تک جائے گا۔ لیکن تم نے فوری وہاں حملہ نہیں کرنا۔
ایٹی نائیو کے ذریعے تمہیں ہدایات دیتا رہوں گا۔ اور میری ہ
تم لوگوں نے آگے بڑھنا ہے۔ میری کوشش یہی ہو گی کہ کسی
یانگ کو اس جزیرے پر بلوا لوں۔ اس کے بعد یانگ کی روح
میں واٹر پاور کے متعلق معلومات حاصل کر لوں گا"۔۔۔ عمرا
انتہائی سنجیدگی سے ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے
کھلا اور تنویر اندر داخل ہوا

"ارے۔ تم پھر آ گئے۔ کیا نیند نہیں آئی یا مچھروں نے کا
کر دیا ہے۔ دراصل تم نے مچھروں کو اپنا نام نہیں بتایا ہو گا
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران۔ میں ملحقہ کمرے میں تھا۔ اور میں نے تمہاری سار
لی ہے۔ اس اوپر والے ملحقہ روشندان کی مدد سے۔ میں
کیا ہے کہ میں تمہاری جگہ جوٹان جاؤں گا۔ پھر میں دیکھوں گا
اور یانگ کس طرح واٹر پاور کے متعلق تفصیل نہیں بتاتے۔ تم
کمرے میں رہو۔ میں تمہارے میک اپ میں ہوٹل سنگھا
گا"۔۔۔ تنویر نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

"کمال ہے۔ ابھی تو تم نے کوموکی صرف تعریف ہی سنی

تک نہیں اور ابھی سے یہ ارادے ہیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے
ے کہا۔

"گگ۔۔۔ گگ۔۔۔ کیا مطلب۔ میں نے کوموکی کب بات کی
میں لعنت بھیجتا ہوں ایسی عورتوں پر"۔۔۔ تنویر نے بری طرح
تے ہوئے کہا۔

عورتوں پر۔ یعنی کہ ساری عورتوں پر۔ نہیں نہیں یہ تو زیادتی ہے۔
ی نسواں والی۔ نسواں نے سن لیا تو ایک احتجاجی جلوس نکال دیں
شہر میں۔ تاکہ سیاسی مقصد بھی حاصل ہو جائے اور فیشن پریڈ بھی
ئے۔ آخر ان سب نسواں کے اپنے اپنے بوتیک ہیں۔ مفت
ان کی پبلسٹی بھی ہو جاتی ہے اور سیاست بھی ہو جاتی ہے۔ اسے
ے ہیں ایک ٹکٹ میں دو تماشے۔ بلکہ بغیر ٹکٹ کے دو تماشے"۔۔۔
کی زبان ایک بار پھر چل پڑی۔

نہیں تنویر۔ چیف نے عمران کو لیڈر بنا کر بھیجا ہے تو ہمیں عمران کی
ت کے تحت ہی کام کرنا ہو گا"۔۔۔ جولیا نے تنویر سے مخاطب
کہا۔ اور عمران مسکرا دیا۔ وہ جولیا کی نفسیات اچھی طرح سمجھتا تھا۔

ٹھیک ہے"۔۔۔ تنویر نے جھٹکے دار لہجے میں کہا اور پھر کرسی
ٹ کر بیٹھ گیا۔

ور کے۔ تمام ڈسکشن مکمل ہو گئی ہے۔ اس لئے اب مجھے اجازت
تا میں کوموکے حسن جہاں سوز کے جلے ہوئے خرمن کی خوشہ چینی میرا
ہے راکھ چینی کر سکوں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا
ہ کھڑا ہوا۔

"سنو۔ اگر تم نے کوئی غلط حرکت کی تو پھر اس سے پہلے تم ہالقوں زندہ دفن ہو جاؤ گے۔ اسس بات کا خیال رکھنا" —— ہونٹ کلٹتے ہوئے کہا۔

"ایک بات کان کھول کر سن لو مس جولیا نافٹز واٹر۔ میں جو کہ گا اور جو کچھ بھی کہوں گا ایک خاص مقصد کے تحت ہو گا۔ اگر تم ہدایات کے برعکس اپنے جذبات کی وجہ سے کوئی مداخلت کی کوشش کی تو پھر یقین رکھنا کہ وہ تمہاری زندگی کا آخری لمحہ میں اس مشن کے دوران کوئی ایسی حرکت قطعاً برداشت نہیں جس سے میرا منصوبہ فیل ہو جائے۔ اور اسس کا نتیجہ کروڑ مسلمانوں کو ہلاکت کی صورت میں بھگتنا پڑے" —— عمران درندے کی طرح غراتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ ایسا تھا کہ جولیا بے اختیار کانپنے لگ گیا۔ اسس کا چہرہ یک لخت زرد پڑ اور عمران ایک جھٹکے سے مڑا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازہ باہر نکل گیا۔ کمرے میں واقعی موت کی سی خاموشی طاری تھی۔

"ہوں —— نجانے کیا سمجھتا ہے اپنے آپ کو" —— تنویر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"وہ ٹھیک کہہ رہا ہے تنویر۔ اسس مشن کے متعلق اس جذبات ظاہر ہے ایسے ہونے ہی چاہئیں۔ ہمارے جذبا ہی ہیں۔ اور یہ مشن شاید سیکرٹ سروس اور ہماری زندگیو سے مشکل اور کٹھن مشن ثابت ہو گا۔ یہ مشن ایک پل صراط پر چلتے ہوئے ہمیں ہر قدم انتہائی پھونک پھونک کر رکھنا"

SCANNED BY JAMSHED

صفدر نے جذباتی لہجے میں کہا اور سب ممبرز حتیٰ کہ جولیا تک کے سر بھی اثبات میں ہلنے لگے۔ وہ سب صفدر سے پوری طرح متفق نظر آتے تھے۔

کومو بڑی بے چینی کے عالم میں کمرے میں ٹہل رہی تھی۔ وہ دوپہر کو ہی جوٹان جزیرے پر پہنچ گئی تھی۔ لیکن عمران کو ابھی تک ڈھونڈا نہ جا سکا تھا۔ فان اور اسس کا گروپ مسلسل عمران کو تلاش کر رہا تھا۔ لیکن عمران اور اس کا حبشی ساتھی کچھ اس طرح غائب ہو گئے تھے کہ ڈھونڈے نہ مل رہے تھے اور جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا کومو کی نہ صرف بے چینی بڑھتی جا رہی تھی بلکہ اب اُسے فان اور اسس کے ساتھیوں پر غصہ بھی بے پناہ آ رہا تھا۔ اگر یہاں اپنے ملک میں فان اور اس کے ساتھیوں کا یہ حال تھا کہ وہ اپنا شکار تلاش نہ کر پا رہے تھے تو دوسرے ملک جا کر ان کا کیا حال ہو گا۔ اُسے اپنے آپ پر بھی غصہ آ رہا تھا کہ اس

SCANNED BY JAMSHED

سنے اپنے گروپ کے لئے کیسے آدمی منتخب کئے ہیں جو پہلے ہی قد
ناکامی کا شکار ہو رہے ہیں۔ حالانکہ اس نے اپنے طور پر یا نگ
پوری تنظیم میں سے سب سے باصلاحیت آدمی منتخب کئے تھے
کے ساتھ ساتھ اُسے خیال آرہا تھا کہ یہ علی عمران واقعی کوئی عام آد
ہے۔ اب اُسے کچھ کچھ اس کی اہمیت کا احساس ہو رہا تھا۔

اب رات کافی گزر چکی تھی۔ اور کومو اب ذہنی طور پر یہ سوچ چکی
فان اور اس کے ساتھی مکمل طور پر ناکام ہو چکے ہیں۔ اس لئے کل
اس عمران کو تلاش کرنے کی کوشش کرے گی ابھی وہ کمرے میں
ہوئے یہی بات سوچ رہی تھی کہ میز پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر میں
سیٹی کی تیز آواز نکلنے لگی اور کومو چونک کر اس طرح ٹرانسمیٹر کی
جھپٹی جیسے چیل گوشت پر جھپٹتی ہے۔ اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن
کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ——— فان کالنگ اوور" ——— بٹن دبتے ہی فا
پُرجوش آواز سنائی دی۔

"یس ——— کومو اٹنڈنگ اوور" ——— کومو نے تیز اور
بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام۔ ہم نے عمران کو بے ہوش کر لیا ہے۔ اس کا حبشی
نہیں ملا اوور" ——— فان نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ ——— پوری تفصیل بتاؤ اوور" ——— کومو
مسرت سے اچھل پڑی۔

"مادام۔ سارے دارالحکومت میں مسلسل تلاش کرنے کے

ن کا کہیں پتہ نہ چل رہا تھا۔ لیکن مجھے یقین تھا کہ وہ بہرحال اپنے کمرے
واپس آئے گا۔ چنانچہ ابھی تھوڑی دیر پہلے وہ ایک ٹیکسی میں بیٹھ
ہوٹل پہنچا۔ شکل و انداز سے خاصا تھکا ہوا سا نظر آرہا تھا۔ جیسے بہت
کا سفر کر کے آیا ہو۔ اس کی حالت بتا رہی تھی کہ وہ دارالحکومت سے
ہیں باہر گیا تھا۔ اس لئے ہمیں باوجود تلاش کے نہ مل رہا تھا۔ اُسے
تے ہی ہم چوکنا ہو گئے۔ ہم نے اس کے کمرے میں پہلے ہی ویوڈکٹا
فٹ کر رکھا تھا۔ اس لئے وہ کمرے میں داخل ہو جانے کے باوجود
ی نظروں میں تھا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ لباس بدلے بغیر
ر پر اس طرح ڈھیر ہو گیا جیسے نیند اور تھکاوٹ سے پاگل ہو رہا ہو۔
پھر وہ واقعی چند منٹوں میں ہی گہری نیند سو گیا۔ ہم فوری طور پر حرکت
آگئے۔ اور بے ہوش کر دینے والی گیس کمرے کے دروازے
موجود کی ہول سے اندر پمپ کر دی۔ اور پھر ہم اندر پہنچ گئے۔ اس
ت عمران ہمارے سامنے بے ہوشی کے عالم میں موجود ہے۔ البتہ اس
وہ حبشی ساتھی اس کے ساتھ واپس نہیں آیا اوور" ——— فان نے
ی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لعنت بھیجو اس کے ساتھی پر۔ مجھے اس کی ضرورت تھی۔ تم اسے
کر فوراً جوٹان پہنچو۔ موٹر بوٹ کے ذریعے۔ موٹر بوٹ میں داخل ہونے
ت تمہارے ساتھی تمہاری نگرانی کریں گے۔ اس کے بعد تم موٹر بوٹ
کر عمران سمیت اکیلے جزیرے پر آؤ گے۔ سپیشل کاشن دے دینا
ں اندر آنے دیا جائے گا اوور" ——— کومو نے تیز تیز لہجے
کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"یس مادام ـــــ ویسے اگر آپ کہیں تو گروپ اس حبشی کو کرتا رہے اوور" ـــــ فان نے پوچھا۔

"نہیں۔ اسس عمران کے علاوہ اور کسی کی کوئی اہمیت نہیں بس اس کا خیال رکھنا کہ یہ صحیح سلامت مجھ تک پہنچ جائے اوور" کومو نے کہا۔

"یس مادام اوور" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔ پھر میز پر پڑے وائرلیس فون کا رسیور اٹھا لیا۔ یہاں جزیرے میں انتہائی جدید انتظامات موجود تھے۔ نہ صرف یہاں انتہائی جدید جنریٹر سے بجلی ہوتی تھی بلکہ یہاں وائرلیس فون ایکسچینج بھی قائم تھا۔ جس سے جزیرے کے اندر سے دنیا میں کہیں بھی فون کیا جا سکتا تھا۔ لیکن باہر سے کال اندر نہ آ سکتی تھی۔ اور باہر سے کال کے لئے ٹرانسمیٹر استعمال کیا جاتا تھا۔

"یس" ـــــ مادام کے رسیور اٹھاتے ہی ایکسچینج آپریٹر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"بارن سے بات کراؤ" ـــــ مادام نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔ بارن اس اڈے کا انچارج تھا۔

"یس مادام ـــــ ہولڈ فرمائیں" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام خاموش ہو گئی۔

"ہیلو بارن اٹنڈنگ مادام" ـــــ چند لمحوں بعد ہی ایک مؤدبانہ سی آواز سنائی دی۔

"بارن ـــــ فان موٹر بوٹ پر میرے شکار کو لے کر آ رہا ہے۔ میرا یہ شکار بے ہوش ہے۔ تم اسے ریسیو کر کے فان کو واپس بھجوا دینا۔ اور اسے کسی ایسے کمرے میں بند کر دینا۔ جہاں سے اگر یہ ہوش میں بھی آ جائے تب بھی فرار نہ ہو سکے۔ میں صبح ناشتے کے بعد اس سے ملاقات کروں گی" ـــــ کومو نے سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس مادام" ـــــ دوسری طرف سے بارن نے کہا۔ اور مادام نے رسیور رکھ دیا۔ اس کا جی تو چاہ رہا تھا کہ ابھی اس عمران سے ملاقات کرے۔ لیکن پھر یہ سوچ کر اس نے فیصلہ ملتوی کر دیا تھا کہ اس طرح جزیرے والوں کی نظر میں اس کی اہمیت کم ہو جائے گی۔ اور پھر وہ اکیلے اس سے ملاقات کرنا چاہتی تھی۔ کیونکہ اسس عمران کے متعلق جو کچھ ٹیکو نے اُسے بتایا تھا۔ اس سے اُس کے ذہن میں اسس کے متعلق ایک عجیب سی تصویر بن گئی تھی۔ رسیور رکھ کر وہ اپنے بیڈ روم کی طرف مڑی ہی تھی کہ اچانک اُسے ایک خیال آ گیا تو وہ تیزی سے پلٹی۔ اور ایک بار پھر اس نے رسیور اٹھا کر آپریٹر سے بارن سے رابطہ قائم کرنے کے لئے کہا۔

"یس مادام" ـــــ بارن کے لہجے میں ہلکی سی حیرت تھی۔

"سنو۔ یہ انتہائی اہم آدمی ہے۔ اس لئے ایک تو اس کی کڑی نگرانی کی جائے۔ دوسری بات یہ کہ میں اسے ٹھیک ٹھاک حالت میں دیکھنا چاہتی ہوں۔ اسے ٹیورن گیس کے ذریعے بے ہوش کیا گیا ہے۔ اس لئے جب تک انٹی ٹیورن گیس اُسے نہ سنگھائی جائے وہ ہوش میں نہیں آ سکتا۔ لیکن اس کے باوجود اس کی نگرانی انتہائی کڑی ہونی

SCANNED BY JAMSHED

چاہیئے اور صبح اُسے کڑی نگرانی میں ہوش میں لایا جائے اور کو صاف ستھرا کر کے میرے سامنے لایا جائے۔ میں گندے آ شکل بھی دیکھنا پسند نہیں کرتی"۔۔۔۔۔ مادام کومو نے تیز تیز تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مادام۔ ہم سب آپ کی نفاست سے اچ واقف ہیں۔ اس لئے آپ کی ہدایات پر پورا پورا عمل ہوگا صرف بتا دیں کہ آپ صبح اس آدمی سے کہاں ملاقات کرنا پسند فرمائیں اور کیا اس وقت اُسے ہتھکڑی وغیرہ لگا دی جائے یا نہیں"۔ بارن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"زیرو روم میں ملاقات ہوگی اور ہتھکڑی وغیرہ کی ضرورت نہ ہے۔ وہ تو ایک ہے اگر اس جیسے دس آدمی بھی اکٹھے آ جائیں میں ایک لمحے میں ان سب کو ناکارہ کر سکتی ہوں سمجھے"۔۔۔۔۔ ماد کومو نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا اور پھر رسیور رکھ کر وہ سر جھ ہوئی اپنے بیڈ روم کی طرف بڑھ گئی۔

عمران کو چونکہ اپنی گرفتاری کے منصوبے کا پہلے سے ہی علم تھا۔ اس لئے جولیا اور اس کے ساتھیوں سے ملنے کے بعد وہ ٹیکسی کے ذریعے جب واپس ہوٹل شنگھائی پہنچا تو اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ واقعی انتہائی طویل سفر پیادہ پا کر کے آیا ہو۔ اس کے چہرے سے انتہائی تھکاوٹ نمایاں تھی اور پھر کمرے میں آتے ہی وہ بستر پر ڈھیر ہو گیا اور چند لمحوں بعد ہی کمرہ اس کے اونچے خراٹوں سے گونجنے لگا۔ لیکن اس کی نیم باز آنکھیں دروازے پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ وہ گرفتار ہونے کے لئے تو تیار تھا لیکن مرنے کے لئے تیار نہ تھا۔ اور مجرموں کا کوئی پتہ نہ تھا کہ سارا دن اس کی گمشدگی کی وجہ سے انہوں نے کیا فیصلہ کر لیا ہو۔ لیکن چند لمحوں بعد جب اس نے کی ہول سے دودھیا رنگ کی گیس کے بھبکے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے دیکھے تو اُسے اطمینان ہو گیا کہ کومو نے اپنا پہلا پروگرام تبدیل نہیں

SCANNED BY JAMSHED

کیا اور اُس کا مقصد صرف گرفتاری ہی ہے۔ اس نے سانس روک
تھوڑی دیر بعد دروازے کا آٹومیٹک لاک کھلنے کی آواز سنائی
اور پھر دروازہ کھول کر ایک درمیانے قد لیکن بھاری جسم کا جاپانی
داخل ہوا۔ اُس نے اپنی ناک پر رومال رکھا ہوا تھا۔ اس کے پیچھے
ایک دبلا پتلا نوجوان تھا جس کے ہاتھوں میں مشین گن تھی۔ پہلے آنے
والے نے جلدی سے آگے بڑھ کر کمرے کی عقبی کھڑکی کھول دی
مشین گن بردار کی ناک پر بھی رومال بندھا ہوا تھا۔ کھڑکی کھولنے
بعد وہ چند لمحوں تک اس کے بیڈ کے پاس کھڑے رہے۔ پھر ا
دونوں نے ہی اپنی ناک پر موجود رومال ہٹا دیئے۔ اس بھاری جسم
والے نے آگے بڑھ کر عمران کی نبض چیک کرنا شروع کر دی۔ او
مطمئن انداز میں پیچھے ہٹ گیا۔

"کھڑکی بند کر دو پیچو۔ میں مادام کو کال کر لوں" ——— اس بھا
جسم والے نے مشین گن بردار سے کہا اور وہ سر ہلاتا ہوا کھڑ
طرف بڑھ گیا۔ اس نے کھڑکی بند کی اور پھر پیچھے ہٹ آیا۔

"دروازہ لاک ہے ناں" ——— بھاری جسم والے نے دو
اس پیچو سے پوچھا۔

"یس باس" ——— پیچو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور
باس نے جیب سے ایک چوکور ڈبہ سا نکالا اور اس کے کو
میں موجود بٹن دبا دیا۔ وہ اپنے آپ کو فان کہہ رہا تھا اور مادام کو
رہا تھا۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر پر ایک انتہائی مترنم نسوانی آواز سنا
دی۔ بولنے والی کا لہجہ اس قدر مترنم تھا کہ عمران سوچنے لگا کہ کو

ن کے بارے میں اس نے جو کچھ سنا ہے۔ کو مولا زماً اس سے کہیں
یادہ حسین ہوگی۔ کومو نے جوانا کو تلاش نہ کرنے کا حکم دیا تھا۔ اور
مران کو جوٹان جزیرے پر پہنچانے کے لئے کہا تھا۔ چنانچہ عمران اب
مل طور پر مطمئن ہو چکا تھا۔ اور پھر واقعی اس فان اور پیچو نے مل کر عمران
واٹھایا۔ فان نے اُسے کندھے پر لادا اور وہ کمرے سے نکل کر
مرڈور کے ذریعے ہوٹل کی عقبی گلی میں پہنچ گئے۔ اور پھر ایک بڑی
کار کی عقبی سیٹوں کے درمیان عمران کو لٹا دیا گیا اور پھر پیچو مشین گن
لے کر عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ جبکہ ڈرائیونگ سیٹ پر فان تھا۔ کار تقریباً
ھے گھنٹے تک مختلف سڑکوں پر دوڑنے کے بعد ایسی جگہ جا کر رک
ی جہاں سے پانی کا شور صاف سنائی دے رہا تھا۔ اور عمران سمجھ گیا۔
وہ ساحل سمندر پر پہنچ گئے ہیں۔ اور اب ان کے سفر کا دوسرا مرحلہ
روع ہونے والا ہے۔ اور پھر وہی ہوا۔ اُسے کار سے نکال کر
ک جدید قسم کی موٹر بوٹ کے نیچے بنے ہوئے کمرے میں ڈال
گیا۔ وہاں بھی ایک مسلح آدمی مسلسل موجود رہا۔ لیکن یہ پیچو نہ تھا۔
ئی اور آدمی تھا۔ موٹر بوٹ عمران کے اندازے کے مطابق ڈیڑھ
گھنٹے تک انتہائی تیز رفتاری سے چلتی رہی پھر رک گئی۔ کافی دیر تک
ں رہی۔ اس کے بعد ایک بار پھر حرکت میں آئی۔ اور آگے بڑھنے
لیکن اب اس کی رفتار بے حد آہستہ تھی۔ تقریباً دس منٹ بعد وہ
رہ رکی اور چند لمحوں بعد اس کمرے کا دروازہ کھلا جس کے فرش
مران بظاہر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ آنے والے چار افراد تھے۔
ین سے ایک تو جوانا کی طرح دیو ہیکل تھا۔ وہ اپنے خد و خال سے

SCANNED BY JAMSHED

ایکریمین لگتا تھا۔ سب سے آگے ایک لمبے قد اور دبلے جسم کا
تھا۔ اس نے اپنے پیچھے کھڑے ہوئے افراد سے مخاطب ہو کر
"گیرٹ۔ اسے اٹھا کر زیرو رُوم میں پہنچا دو۔ مادام صبح ناشتے
بعد اس سے ملاقات کریں گی" ——— آدمی جو جسمانی لحاظ سے د
لیکن اس کا لہجہ اس کی جسامت کی نسبت کہیں زیادہ بھاری تھا
"یس باس" ——— پیچھے کھڑے ہوئے افراد نے کہا۔ اور ان
میں سے دیسی جوانا جیسا دیوہیکل آدمی آگے بڑھا اور اس نے جھ
عمران کو اٹھایا اور کاندھے پر لاد لیا۔ عمران نے اپنے جسم کو کم
پر ڈھیلا چھوڑا ہوا تھا تاکہ انہیں کسی طرح بھی یہ شک نہ پڑ سکے
بے ہوش نہیں ہے۔ موٹر بوٹ سے نکال کر اُسے ویران جز
پر لایا گیا۔ اور پھر ایک جگہ سیڑھیاں اتر کر وہ کافی گہرائی میں
عمران نے دیکھا کہ بہت وسیع اور شاندار عمارت انڈر گراؤنڈ
ہوئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد اُسے ایک خاصے بڑے کمرے میں لے
گیا۔ جہاں ایک کونے میں سٹریچر نما بیڈ رکھا ہوا تھا۔ عمران
بیڈ پر لٹا دیا گیا۔ اور پھر اُسے لے آنے والے واپس چلے گئے
دروازہ باہر سے بند کر دیا گیا۔

"واہ۔ یہ تو اچھی خاصی مہمانی ہو رہی ہے" ——— عمران نے
بند ہوتے ہی اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے لبوں پر مسکراہٹ
اس نے تیز نظروں سے کمرے کا جائزہ لیا۔ ایک طرف چند کر
دیوار کے ساتھ لگی ہوئی موجود تھیں۔ کمرے کا صرف ایک در
جو فولادی تھا۔ اور باہر سے بند تھا۔ چھت نیچی تھی اور اس کے

ایک ٹیوب لائٹ جل رہی تھی۔ عمران بیڈ سے نیچے اترا۔ اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن اس نے اپنے قدموں کی آواز نہ پیدا ہونے دی۔ دروازے سے کان لگا کر وہ باہر کی آوازیں سنتا رہا۔ اور جلد ہی اُسے معلوم ہو گیا کہ باہر دروازے سے بالکل متصل دو افراد موجود ہیں۔ عمران مسکراتا ہوا واپس مڑا۔ اور پھر واپس اپنے بیڈ پر آکر لیٹ گیا۔ اس نے بڑی احتیاط سے اپنے دائیں کان کے اندر چھوٹی انگلی ڈال کر اُسے مخصوص انداز میں دائیں بائیں گھمایا اور اس کے ساتھ ہی اس کے کان میں ایسی ہلکی ہلکی آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے پانی کا شور ہو۔ لیکن کافی دور سے آ رہا ہو۔

"کیا پوزیشن ہے جوانا" ——— عمران نے بڑبڑاتے ہوئے انداز میں کہا۔

"باس۔ میں جزیرے کے مغرب میں واقع ایک چھوٹے سے ٹاپو کے قریب موجود ہوں۔ یہ ٹاپو بالکل ویران ہے۔ اور بے حد چھوٹا ہے۔ میرے پاس لانچ ہے" ——— عمران کے کان میں جوانا کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"تم نے چیک کیا کہ موٹر بوٹ کو کیسے جزیرے تک لے جایا گیا ہے" ——— عمران نے اسی طرح بڑبڑاتے ہوئے پوچھا۔

"یس باس۔ نائٹ ٹیلی سکوپ کی مدد سے میں نے سارا منظر واضح طور پر دیکھ لیا ہے۔ آپ کی موٹر بوٹ سے سرخ رنگ کی لائٹ سے تین بار اشارہ دیا گیا۔ پہلی بار کافی دیر تک۔ دوسری بار ہلکا اور تیسری بار پھر کافی دیر تک۔ اس کے بعد جزیرے سے بھی اسی طرح جواب دیا

SCANNED BY JAMSHED

گیا۔ اس کے بعد کافی دیر تک خاموشی چھائی رہی۔ اور پھر جزیرے سے سبز لائٹ کا تین بار اشارہ دیا گیا۔ اور آپ کی موٹر بوٹ آگے بڑھ کر جزیرے تک پہنچ گئی۔ جزیرے پر اس وقت دس مسلح افراد موجود تھے۔ جن میں سے پانچ موٹر بوٹ میں گئے۔ اور پھر وہ آپ کو اٹھا کر واپس جزیرے پر آئے اور کہیں نیچے زمین میں اتر کر غائب ہو گئے موٹر بوٹ مڑ کر پہلے آہستہ آہستہ چلتی ہوئی سمندر کی طرف گئی اور پھر انتہائی تیز رفتاری سے آگے بڑھ کر نظروں سے اوجھل ہو گئی" ۔۔۔ جوانا نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم غوطہ خوری کا لباس لے آئے ہو" ۔۔۔ عمران نے پوچھا

"یس باس" ۔۔۔ جوانا نے جواب دیا۔

"اوکے ۔۔۔ اب تم ایسا کرو کہ لباس پہن کر سمندر میں اترو اور تقریباً دس میٹر کی گہرائی پر جا کر جزیرے کی طرف بڑھنے لگو۔ میرا خیال ہے کہ جزیرے کے گرد بارودی سرنگیں بچھی ہوئی ہیں ان کا خیال رکھنا۔ جزیرے پر پہنچ کر کسی ایسے آدمی کا روپ دھار لینا جس کے ذریعے تم باقی پلان مکمل کر سکو" ۔۔۔ عمران نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میں نے ایک ایسے آدمی کو دیکھا ہے جو تقریباً میرے قد و قامت کا ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں جزیرے پر پہنچ کر اس کے روپ میں آجاؤں۔ اس طرح میں آسانی سے کام کر سکوں گا۔ میں اس کا میک اپ بھی آسانی سے کروں گا۔ اور اس وقت وہ جزیرے کے والے حصے میں موجود ہے اوور" ۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"یہ وہی آدمی ہے جو جزیرے سے اتر کر موٹر بوٹ میں جانے والوں میں شامل تھا" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"یس باس۔ اور اس نے آپ کو کاندھے پر اٹھایا ہوا تھا اور وہ اب بھی چار افراد کے ساتھ وہیں جزیرے کے اوپر موجود ہے۔ میں اسے چیک کر رہا ہوں" ۔۔۔ جوانا نے جواب دیا۔

"اوہ ۔۔۔ پھر تو بہت اچھا ہے۔ اس کا نام گیرٹ ہے۔ اور وہ ... میں لگتا ہے۔ کام ایسا کرنا کہ کسی کو اس تبدیلی کا علم ہی نہ ہو سکے۔ تم پر شک بھی کوئی نہ کر سکے۔ اور پھر باقی پلاننگ کا تو تمہیں علم ہے تم نے کس طرح میرے ہم شکل کے بارے میں بات کرنی ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ میں اس سے جزیرے کے اندرونی ... اور وہاں موجود افراد کے بارے میں ہر قسم کی پوری تفصیل بھی معلوم کر لوں گا" ۔۔۔ جوانا نے جواب دیا۔

"اوکے۔ سب کام انتہائی احتیاط سے کرنا۔ گڈ بائی" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر دوبارہ کان میں چھوٹی انگلی ڈال کر اس نے پہلے سے مخالف سمت میں گھمایا اور پھر اطمینان سے آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش میں مصروف ہو گیا۔ اسے معلوم تھا کہ ... کو موسے ملاقات ناشتے کے بعد ہونی ہے۔ اس لئے اس نے ... کہ وہ بھی کچھ دیر آرام کر لے۔ اور پھر اسے واقعی نیند آ گئی۔ پھر ... کی آواز سے عمران کی آنکھیں خود بخود کھل گئیں۔ ایک لمحے کے لئے ... یاد ہی نہ آیا کہ وہ کہاں موجود ہے۔ لیکن دوسرے ہی لمحے سابقہ

SCANNED BY JAMSHED

واقعات اُس کے ذہن میں گھوم گئے۔ اور اس نے مسکراتے ہوئے
آنکھیں بند کر لیں۔ یہ کھٹکا فولادی دروازہ کھلنے کا تھا۔ عمران
نیم باز آنکھوں سے دیکھا تو کمرے میں دو مسلح افراد دروازہ کھول
داخل ہو رہے تھے۔ دونوں کی مشین گنیں ان کے کاندھوں سے
ہوئی تھیں۔ ان میں سے ایک کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی بوتل
وہ تیز تیز قدم اٹھاتے عمران کے قریب آئے۔ اور ان میں سے
نے شیشی کا ڈھکن کھول کر شیشی عمران کی ناک سے لگا دی۔ عمران
سانس روک لیا۔ کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ اس گیس کا توڑ کیا جا
اور چونکہ وہ پہلے سے بے ہوش ہی نہ ہوا تھا۔ اس لئے اب یہ
اس پر لازماً ری ایکشن کرتی۔ چند لمحوں تک شیشی عمران کی ناک سے
کے بعد اس آدمی نے شیشی ہٹائی۔ اور ڈھکن لگا کر اُسے جیب
ڈال لیا۔ اور پھر وہ دونوں دو قدم پیچھے ہٹ کر کھڑے ہو گئے
گنیں انہوں نے کاندھوں سے اتار کر ہاتھوں میں لے لی تھیں
عمران نے ہوش میں آنے کی اداکاری شروع کر دی۔ اد
نہ صرف جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا بلکہ اس طرح ادھر ادھر دیکھنے
اس کی سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ وہ کہاں پہنچ گیا ہے۔
"کمال ہے۔ راتوں رات ہوٹل کا کمرہ بھی بدل گیا۔ اور سا
اور مؤدب ویٹروں کی جگہ مسلح ویٹر آ گئے"۔۔۔ عمران
بھرے انداز میں کہا۔
"تمہارا نام علی عمران ہے ناں"۔۔۔ ایک مسلح آد
کرخت لہجے میں کہا۔

ہاں۔ تو کیا میرا نام بھی بدل گیا ہے۔ میرا مطلب ہے ہوٹل کے
ساتھ ساتھ"۔۔۔ عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔
"سنو مسٹر عمران۔ تم اس وقت مادام کوموکے اڈے پر ہو۔ اور
دام کو موجہاں انتہائی رحمدل ہیں وہاں وہ انتہائی سفاک بھی ہیں اگر تم
نے کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش کی تو تمہیں ایک لمحے میں گولیوں
ے بھون ڈالا جائے گا"۔۔۔ اس آدمی نے سخت لہجے میں کہا۔
"اچھا۔ تو یہ مادام کسی آدم خور قبیلے کی شہزادی ہیں جنہیں کچا گوشت
سند ہے۔ بھونا ہوا بامر مجبوری کھاتی ہوں گی"۔۔۔ عمران نے
منہ بناتے ہوئے کہا۔
"شٹ اپ۔ مادام کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کی جائے
سنو ابھی تھوڑی دیر بعد مادام تم سے ملاقات کے لئے آنے
ہیں اور مادام انتہائی نفیس خاتون ہیں۔ اس لئے تم ہمارے ساتھ
غسل کر لو۔ اور اپنا حلیہ ٹھیک کر لو۔ لیکن ایک بار پھر بتا دوں کہ غلط
ت کرنے کا نتیجہ تمہارے حق میں اچھا نہ نکلے گا"۔۔۔ اس آدمی نے
طرح کرخت لہجے میں کہا۔
ل۔۔۔ لیکن میرا لباس تو بُری طرح مسلا ہوا ہے۔ یہ تو نفاست
خلاف ہے۔ کم از کم مجھے ہوٹل سے لے آتے وقت میرا سامان
ے آتے۔ اس میں میرا وہ لباس موجود ہے جو میں نے بیس سال قبل
ی کے لئے بنوایا تھا اور آج تک بے چارہ استعمال نہیں ہو
۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
تمہارا سامان موجود ہے۔ چلو نیچے اترو"۔۔۔ اس آدمی نے

SCANNED BY JAMSHED

جھٹکے دار لہجے میں کہا۔ اور عمران دل ہی دل میں ہنس پڑا۔ واقعی ب خلیق اور مہمان نواز مجرم ملے تھے۔

عمران کو اس کمرے سے باہر لے آکر ایک راہداری میں گزار کر ایک اور کمرے میں لایا گیا۔ یہ کمرہ ڈرائنگ روم کے میں سجا ہوا تھا۔ اس کے کونے کی دیوار میں ایک دروازہ تھا ج ڈریسنگ روم کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ عمران جب ڈریسنگ میں داخل ہوا تو اس کے حلق سے ایک سیٹی سی نکلی۔ باتھ واقعی جدید ترین انداز کا تھا۔ اور اس کی سائیڈ میں بنے ہوتے ڈریسنگ کے کونے میں اس کا بیگ بھی موجود تھا۔ بیگ کا استر اور نچلا حصہ طرح ادھڑا ہوا تھا۔ لیکن اس کے اندر اس کے کپڑے موجود۔

"واہ۔ ایسے مجرم ملیں تو میں مستقل بھی گرفتار ہونے کے۔ ہوں تو ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور پھر کان کے بیرونی نچلے حصے کو انگلی کی مدد سے مخصو میں دبا کر سر کو دائیں طرف جھٹکا دیا تو کان کے اندرونی حصے چھوٹا سا بٹن اچھل کر اس کے کان کے بیرونی حصے میں آگیا تھا نے اُسے انگلیوں کی مدد سے پکڑ کر بڑی احتیاط سے ایک رکھ دیا جہاں سے وہ گر نہ سکتا تھا۔ اور پھر لباس اتار کر اس۔ کرنا شروع کر دیا۔ گرم پانی، انتہائی اعلیٰ خوشبودار صابن قیمتی شیمپو سے غسل کرنے کے بعد وہ واقعی اپنے آپ کو۔ تر و تازہ محسوس کر رہا تھا۔ اس نے تولیے سے اپنے جسم کو خش اور پھر بیگ میں سے ہلکے نیلے رنگ کا سوٹ نکال کر اس۔

وہی بٹن دوبارہ کان کے اندر ڈال کر اس نے اُسی طرح کان کے نچلے حصے کو انگلی سے دبا کر سر کو پہلے سے مخالف سمت میں جھٹکا دے کر اُسے ایڈجسٹ کیا۔ اور پھر وہ اپنے ادھڑے ہوئے بیگ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بیگ میں موجود کپڑے نکال کر ایک طرف رکھے اور بیگ کے نچلے حصے کو جسے کسی تیز دھار آلے سے ادھیڑا گیا تھا کے دائیں طرف کے جوڑ کی سلائی کو چٹکی سے دوبارہ دبایا۔ تو سلائی کے اندر سے ایک سرخ رنگ کے دھاگے کا سرا باہر نکل آیا۔ عمران نے دھاگے کو انگلی سے پکڑ کر کھینچ لیا۔ اور پھر بیگ کو الٹا کر اس کا رخ ایک سائیڈ پر کر کے اُسے زور زور سے جھٹکنے لگا۔ چند لمحوں بعد ایک باریک سی پنسل نما نلکی اس سلائی والے حصے سے نکل کر بیگ میں آگئی۔ اس نے نلکی اٹھائی اور اُسے دونوں طرف انگلی رکھ کر دبایا تو نلکی اس طرح چھوٹی ہوتی گئی جیسے ربڑ کی بنی ہوئی ہو۔ چند لمحوں بعد وہ بالکل سوئی پن کے سرے جتنی ہو گئی تو عمران نے سے اپنے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن کے نیچے رکھ کر ذرا سا دبایا تو وہ بٹن اندر پھسل گیا۔ عمران نے ناخن کے اوپر دوسری انگلی سے دو بار پریس کیا۔ اور پھر ہاتھ کو زور سے جھٹکا لیکن وہ بٹن اندر کہیں پھنس گیا تھا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پہلے کپڑوں کے ساتھ ساتھ اپنے اتارے ہوئے کپڑے بھی بیگ میں ڈال دیئے۔ البتہ اس نے ان میں موجود عام سا سامان نکال کر موجودہ لباس کی جیبوں میں ڈال لیا۔ یہ ایک کی رنگ اور مقامی کرنسی کے علاوہ اور کچھ نہ تھا۔ فائنل ٹچنگ کرنے اور پوری طرح تیار ہو جانے کے بعد وہ دروازہ

کھول کر ڈریسنگ روم سے باہر آگیا۔ وہی مسلح افراد وہاں موجود
ان کے چہروں پر عمران کو دیکھتے ہی ہلکے سے تحسین کے آثار نمودار
"آؤ ہمارے ساتھ۔ جلدی کرو۔ پہلے ہی تم نے کافی دیر لگا دی"
اسی پہلے والے آدمی نے کہا۔
"یار اتنا شاندار غسل خانہ تھا کہ میرا تو دل ہی باہر آنے کو نہ کرتا
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس بار وہ دونوں مسکرا دیئے
پھر وہ اُسے مختلف راہداریوں سے گزار کر ایک کمرے میں لے
یہاں ایک اور آدمی موجود تھا۔
"بروشر ——— مادام کا حکم ہے کہ اس کی مکمل سائنسی تلاشی ل
جائے۔ اس کے پاس کوئی خطرناک چیز نہیں ہونی چاہیئے" ———
اس مسلح آدمی نے کمرے میں پہلے سے موجود آدمی سے مخاطب
ہو کر کہا۔
"ٹھیک ہے۔ میں چیک کر لیتا ہوں" ——— بروشر نے
اور پھر وہ ——— ایک طرف دیوار کے ساتھ نصب ایک مشی
طرف بڑھ گیا۔ اس نے مشین کے بٹن آن کرنے شروع کر دی
اور عمران جو اس مشین کو غور سے دیکھ رہا تھا۔
——— اُسے غور سے دیکھنے کے بعد مطمئن ہو گیا۔ اس کی وہ بن
کان میں موجود انتہائی طاقتور وائرلیس ٹرانسمیٹر ایٹی بھری اس م
کے ذریعے چیک نہ کیا جا سکتا تھا۔ اس آدمی نے مشین آن کر
اس کے ساتھ منسلک ایک مائیک نما آلہ اٹھایا۔ اس کے سا
پیچھے دار تار منسلک تھی۔ اس نے مائیک کے ساتھ لگا ہوا بٹن

SCANNED BY JAMSHED

ئیک نما آلے سے زوں زوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ بروشر مائیک پکڑے
مران کے پاس آیا۔ اور اس نے مائیک کو عمران کے سر سے لے کر
یروں تک گھمانا شروع کر دیا۔ تقریباً پندرہ منٹ تک وہ مسلسل چیکنگ
کرتا رہا۔ لیکن مشین نے اُسے کاشن نہ دیا۔ عمران جانتا تھا کہ یہ مشین
رف ایسے اسلحے کی نشاندہی کرتی ہے جس میں بارود استعمال ہوتا ہو۔
"او کے ہے ——— کوئی اسلحہ نہیں ہے" ——— بروشر نے
ئیک کا بٹن آف کرتے ہوئے ان مسلح افراد سے کہا۔ اور مائیک نما
لہ واپس مشین کے ساتھ ہک کر کے اس نے مشین آف کرنی
روع کر دی۔
"آؤ ہمارے ساتھ" ——— مسلح آدمی نے عمران سے کہا۔ اور
مران خاموشی سے اس کے ساتھ واپس چلتا ہوا اس کمرے سے
ہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد اُسے دوبارہ اُسی پہلے والے کمرے
ں لے آیا گیا۔
"کرسی پر بیٹھ جاؤ" ——— اس مسلح آدمی نے کہا۔
"تم تو کہہ رہے تھے کہ مادام انتہائی نفیس خاتون ہیں۔ کیا وہ اس
ندے کمرے میں تشریف لے آئیں گی" ——— عمران نے مسکراتے
ئے کہا۔
"باتیں مت کرو۔ جو حکم ملا ہے ہم اسی کی تعمیل کر رہے ہیں"
مسلح آدمی نے کہا۔ اور عمران نے کندھے اچکاتے ہوئے دیوار
پاس پڑی کرسی اٹھائی۔
"کوئی کپڑا اٹھا لاؤ۔ تاکہ اسے صاف کیا جا سکے۔ ورنہ میرا سوٹ

SCANNED BY JAMSHED

خراب ہو جائے گا۔ اور مادام کی نفاست کو خطرہ لاحق ہو جائے گا"
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ کیونکہ کرسی واقعی گرد سے اٹی
"تم رکو۔ میں مادام سے بات کرتا ہوں۔ موشو اس کا خیال
اگر یہ کوئی غلط حرکت کرے تو بے شک گولی مار دینا۔ میں ابھی
ہوں" ـــــ اس مسلح آدمی نے کہا اور تیزی سے ک
سے باہر نکل گیا۔

"یہ مادام کیا یہیں رہتی ہے یا باہر سے یہاں تشریف لائیں
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ یہاں کیسے رہ سکتی ہیں۔ وہ اپنے محل سے یہاں تشریف
ہیں" ـــــ موشو نے کرخت لہجے میں کہا۔ اور عمران نے منہ

پھر تقریباً دس منٹ بعد وہی مسلح آدمی واپس کمرے میں داخل ہو
"آؤ میرے ساتھ۔ مادام نے ایک اور کمرے میں لے
حکم دے دیا ہے" ـــــ آنے والے نے کہا۔ اور پھر وہ عمران
کر اس کمرے سے نکلے اور پھر مختلف راہداریوں سے گزار کر وہ
بڑے سے ہال نما کمرے میں پہنچ گئے۔ یہاں ایک بڑا ساہ
تھا۔ اور عمران کو اس صوفے پر بیٹھنے کے لئے کہا گیا۔ عمران خا
صوفے پر بیٹھ گیا۔

وہ دونوں مسلح آدمی دروازے کی دونوں سائیڈوں میں م
انداز میں کھڑے ہو گئے۔

کو مو ڈریسنگ روم سے نکل کر ڈرائنگ روم میں آئی۔
وہاں موجود مؤدب بٹلر نے انتہائی شاندار کرسی کھسکا کر مادام کو
بیٹھنے میں مدد دی۔ اور پھر انتہائی نفیس کراکری میں ناشتہ لگا دیا گیا۔
دام آہستہ آہستہ ناشتے میں مصروف ہو گئی۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ
عمران کے بارے میں بھی سوچ رہی تھی۔ ڈریسنگ روم میں جانے
ے قبل وہ عمران کے بارے میں رپورٹ لے چکی تھی۔ عمران نہ صرف
ں میں لایا جا چکا تھا بلکہ اسے غسل کرنے اور لباس بدلنے کا بھی
دیا گیا تھا۔

"میرا خیال ہے میں یانگ کو بلوا ہی لوں تاکہ اسے معلوم ہو سکے کہ
س آدمی کے بارے میں اتنی لمبی چوڑی باتیں کر رہا تھا وہ اس وقت
میری ایک انگلی کے اشارے کی حد تک زندہ ہے" ـــــ
مو نے ناشتہ کرتے ہوئے سوچا۔ لیکن پھر فوراً ہی اس کا

SCANNED BY JAMSHED

ارادہ بدل گیا۔

"نہیں۔ یانگ کے سامنے اس کی لاش ہی جانی چاہیئے۔ گو
سے چھلنی لاش" ــــ اس نے فوراً ہی دوسرے انداز میں سو
ہوئے کہا۔ اور پھر وہ ناشتہ چھوڑ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ اور ٹشو
انگلیاں صاف کرتی ہوئی اندر کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ آج اس
نجانے کیوں اپنی سجاوٹ اور میک اپ پر خاص دھیان دیا تھا
کے جسم پر تیز سرخ رنگ کے انتہائی چست کپڑے موجود تھے۔
اس نے انتہائی قیمتی ہیروں سے بنی ہوئی بیلٹ کمر سے باندھ ر
تھی۔ کانوں میں ہیرے کے ٹاپس اور گلے میں ایک بڑے سے
کا لاکٹ موجود تھا۔

کمرے میں پہنچ کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا۔

"بارن سے بات کراؤ" ــــ رسیور اٹھاتے ہی مادام
نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام" ــــ دوسری طرف سے آپریٹر نے کہا۔

"بارن بول رہا ہوں مادام" ــــ چند لمحوں بعد بارن کی
سنائی دی۔

"عمران کی کیا پوزیشن ہے" ــــ مادام نے پوچھا۔

"وہ روم نمبر سکس میں موجود ہے مادام۔ زیرو روم میں ص
کی پوزیشن اچھی نہ تھی۔ اس لئے میں نے اسے روم نمبر سکس میں
دیا ہے۔ آپ کب تشریف لا رہی ہیں" ــــ بارن نے
لہجے میں کہا۔

"روم نمبر سکس میں اس وقت کتنے افراد موجود ہیں" ــــ مادام نے
پوچھا۔

"دو آدمی موجود ہیں۔ دونوں مسلح ہیں۔ اس کے علاوہ آپ جتنے حکم فرمائیں
حاضر کر دیئے جائیں گے" ــــ بارن نے کہا۔

"نہیں۔ اتنے ہی کافی ہیں۔ اب تم میرے پاس پہنچ جاؤ۔ تاکہ ہم اس
عمران کی موت کا تماشہ دیکھنے کے لئے جا سکیں" ــــ مادام نے
بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ میں گیرٹ کے ساتھ آ رہا ہوں" ــــ بارن نے
جواب دیا۔

"گیرٹ ــــ یہ کون ہے" ــــ مادام نے چونک کر پوچھا۔

"یہ میرا خاص آدمی ہے مادام۔ رات کو اس کی ڈیوٹی جزیرے کے
اوپر والے حصے پر ہوتی ہے۔ اس نے رات ایک عجیب بات دیکھی ہے۔
میں چاہتا ہوں وہ بات آپ خود اس کی زبانی سن لیں اس لئے میں اسے
ساتھ لے آ رہا ہوں" ــــ بارن نے کہا۔

"عجیب بات ــــ کیا مطلب۔ کیسی عجیب بات۔ کھل کر بات
کرو" ــــ مادام نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"مادام۔ کوئی پریشانی والی بات نہیں ہے۔ البتہ عجیب ضرور ہے۔
اس نے بتایا کہ وہ رات کو جزیرے پر گشت کر رہا تھا کہ اس نے
دور ایک موٹر لانچ کو اندھیرے کا جزو بنے ہوئے جزیرے کی طرف
آتے دیکھا۔ لانچ مغرب کی طرف سے آ رہی تھی۔ اس نے نائٹ ٹیلی سکوپ
کی مدد سے اسے چیک کیا۔ تو لانچ میں اسے دو آدمی کھڑے نظر آئے۔

SCANNED BY JAMSHED

ان میں سے ایک حبشی تھا۔ جب کہ دوسرا آدمی بالکل وہی تھا۔ جیسا کہ آدمی علی عمران ہے۔ آپ کو معلوم نہیں کہ موٹر بوٹ سے گیرٹ ہی عمران کو اٹھا کر جزیرے میں لایا تھا۔ اس لئے وہ قسمیں کھاتا ہے کہ دو آدمی بالکل وہی تھا۔ وہ لانچ جزیرے کی سائیڈ سے ہوتی ہوئی آگے بڑ گئی اور پھر کافی دور جا کر اس کی نظروں سے غائب ہو گئی ۔۔۔۔۔۔۔۔ بارن نے کہا۔

"یہ بات اس نے تمہیں کس وقت بتائی تھی" ۔۔۔۔۔۔۔ مادام کوموٹے ہو پچلتے ہوئے پوچھا۔

"صبح جب میں چیکنگ کے لئے گیا تو اس نے مجھے بتایا میں اُ ساتھ اندر لے آیا تاکہ آپ کو اطلاع دی جا سکے" ۔۔۔۔۔۔ بارن نے

"کیا یہ گیرٹ پاگل تو نہیں ہے یا پھر نشہ تو نہیں کرتا" ۔۔۔۔۔۔ مادا کوموٹے نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں مادام۔ آج سے پہلے اس نے کبھی ایسی بات نہیں کی۔ وہ خاص آدمی ہے۔ اور انتہائی تجربہ کار ہے۔ اس کے متعلق کبھی کو ایسی بات نہیں سنی۔ اسکے متعلق کبھی کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی" ۔۔۔۔۔۔۔ بارن نے جواب

"ہونہہ ۔۔۔۔۔ اس احمق کو یقیناً نیند آ گئی ہو گی۔ اور اس نے خواب یہ سب کچھ دیکھا ہو گا" ۔۔۔۔۔۔ مادام کوموٹے نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ بالکل ایسا ہی ہو گا مادام۔ ورنہ اگر لانچ جزیرے کے قر آتی تو سائرن ضرور بج اٹھتا۔ حالانکہ رات ایسی کوئی بات نہیں ہوئی" بارن نے اس کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اُسے ساتھ لے آؤ۔ میں اس کی زبان سے یہ بات سننا چاہتی ہوں" ۔۔۔۔۔۔ مادام کوموٹے نے کہا اور پھر ایک جھٹکے سے رسیور ...دیا۔

"ہونہہ۔ وہ عمران یہاں قید پڑا ہے اور اسے باہر عمران لانچ میں سوار ...رہا ہے۔ احمق جاہل" ۔۔۔۔۔۔ مادام کوموٹے نے جھنجھلائے ہوئے انداز ...کہا اور کمرے میں ہی ٹہلنے لگی۔

تھوڑی دیر بعد لمبے قد کا بارن اور دیوہیکل ایکریمی گیرٹ اندر داخل ...ئے۔

"یہ گیرٹ ہے مادام" ۔۔۔۔۔۔ بارن نے گیرٹ کی طرف اشارہ کرتے ...ئے کہا۔ اور گیرٹ نے سر جھکا کر سلام کیا۔

"تم نے کب دیکھا تھا گیرٹ" ۔۔۔۔۔۔ مادام نے اُسے غور سے ...تے ہوئے پوچھا۔ اور گیرٹ نے وہی بات دوہرا دی جو اس سے پہلے ...ی سن چکا تھا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ جو کچھ تم نے دیکھا تھا وہ جاگتے ہوئے دیکھا ..." ۔۔۔۔۔۔ مادام نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"بالکل مادام۔ مجھے مکمل یقین ہے" ۔۔۔۔۔۔ گیرٹ نے جواب دیا۔

"او ...کے۔ آؤ میرے ساتھ۔ فی الحال میں اس عمران کو تو دیکھوں ...کا ہمزاد سمندر میں لانچ میں گھومتا پھر رہا ہے" ۔۔۔۔۔۔ ...نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اور گیرٹ نے سر جھکا دیا۔

...رن کی رہنمائی میں مادام مختلف راہداریوں سے گزرتی ہوئی ایک ...کے کھلے دروازے میں داخل ہوئی۔ اس نے صوفے پر ایک

SCANNED BY JAMSHED

انتہائی خوب صورت۔ وجیہہ اور مردانہ حسن کا شاہکار نوجوان بڑے
اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر بچوں کی سی معصومیت
"کھڑے ہو جاؤ اور مادام کے سامنے جھک جاؤ" ـــــ
نے انتہائی غصیلے انداز میں سامنے صوفے پر بیٹھے ہوئے نوجوا
کہا۔
"مم ـــ مم ـــ بھوک کی وجہ سے مجھ میں اب کھڑا ہو
طاقت ہی نہیں رہی" ـــ اس نوجوان نے بڑے معصوم
میں جواب دیا۔ اس کے لہجے سے واقعی نقاہت سی محسوس ہو
"اوہ۔ تم نے اسے ناشتہ نہیں دیا بارن" ـــ مادام
چونک کر پوچھا۔
"ناشتہ۔ مادام۔ آپ ....." ـــ بارن مادام کی بات
کر بری طرح بوکھلا گیا۔
"ناشتہ لے آؤ۔ ہم نہیں چاہتے کہ کسی بھوکے کو گولی مار
مادام نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔
"گگ ـــ گگ ـــ گولی ـــ مم ـــ مم ـــ مگر میرا
عمران نے انتہائی خوف زدہ لہجے میں کہا۔ اور اس بار وہ ایک
اٹھ کھڑا ہوا۔ اور مادام کی آنکھوں میں تحسین کے ساتھ ساتھ تعجب
کے سے تاثرات نمودار ہو گئے۔
"بیٹھو" ـــ مادام نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور وہ
کے سامنے صوفے پر بیٹھ گیا۔ بارن نے کمرے میں موجود پہلے
افراد میں سے ایک کو ناشتہ لانے کے لئے کہہ دیا تھا۔

"ابھی تو تم بھوک کی وجہ سے اٹھ نہیں سکتے تھے۔ اب گولی کی بات
سنتے ہی کھڑے ہو گئے۔ ڈرامہ کر رہے تھے" ـــ مادام نے غصیلے
لہجے میں کہا۔
"مادام۔ آپ کو دیکھنے کے بعد کون کافر بھوکا رہ سکتا ہے۔ آپ کو
دیکھنا ہی ملٹی وٹامن کی دس بوتلیں کھانے کے برابر ہے" ـــ عمران
نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔ اور مادام کی آنکھوں میں چمک سی
ابھر آئی۔
"گیرٹ" ـــ مادام نے مڑ کر پیچھے کھڑے ہوئے گیرٹ سے
مخاطب ہو کر کہا۔
"یس مادام" ـــ گیرٹ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے
ہوئے کہا۔
"کیا یہی آدمی تھا جسے تم نے رات کو لانچ میں دیکھا تھا" ـــ
مادام نے کرخت لہجے میں کہا۔
"اوہ نہیں مادام۔ اب غور سے اسے دیکھنے کے بعد مجھے اپنی
غلطی کا احساس ہو گیا ہے۔ وہ اس سے ملتا جلتا ضرور تھا لیکن بہرحال
یہ نہ تھا" ـــ گیرٹ نے جواب دیا۔
"ہوں نانسنس" ـــ مادام نے ہنکارا بھرتے ہوئے کہا۔
"بالکل نانسنس ہیں آپ کے یہ آدمی۔ اب دیکھئے یہ صاحب کس
طرح کاندھے لٹکائے کھڑے ہیں۔ جیسے انہوں نے دونوں ہاتھوں میں
پانی سے بھری ہوئی بالٹیاں اٹھا رکھی ہوں۔ اور ان کی ٹانگیں بھی ٹیڑھی
ہیں ـــ کہ ایک بڑے قد کا کتا آسانی سے ان کی ٹانگوں کے درمیان

SCANNED BY JAMSHED

سے گزر سکتا ہے ۔ مادام مجھے کہنے دیجئے آپ نے اپنے محل میں بلا
اچھے نہیں رکھے "۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔ اور مادام
ہنس پڑی ۔

" یہ گولیاں چلانے میں ماہر ہے ۔ سمجھے ۔ ابھی دیکھنا اس کی چلائی
گولیاں کس طرح تمہارے جسم میں سوراخ بناتی ہیں ۔ کیوں بارن "۔
مادام نے ہنستے ہوئے کہا ۔ اور بارن سے مخاطب ہو گئی ۔ جس کے
کاندھے واقعی اس طرح لٹکے ہوئے تھے جیسے اس نے دونوں ہاتھو
میں بہت سا وزن اٹھایا ہوا ہو ۔

" آپ حکم کریں مادام "۔۔۔۔۔ بارن نے ہونٹ چباتے ہوئے

" گولیاں کونسی بیچتا ہے ۔ کھٹی یا میٹھی ۔ ویسے آپ کو کون سی گولی
پسند ہیں ۔ اگر آپ شادی شدہ ہیں تو پھر تو یقیناً کھٹی میٹھی گولیاں پ
ہوں گی ۔ اگر غیر شادی شدہ ہیں تو پھر میٹھی ۔ اور اگر بیوہ ہیں تو پھر کھٹی "
عمران نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا اور مادام ہنس پڑی ۔

" میں مسز یانگ ہوں ۔ جانتے ہو یانگ کو "۔۔۔۔۔ مادام نے
ہوئے کہا ۔

" اوہ اوہ ۔ پھر تو آپ وہی حسینہ عالم ہیں جس کے حسن کے چرچے
ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں ۔ ویسے میں نے سنا ہے کہ آپ
شوہر مسٹر یانگ بالکل ہی بونے سے ہیں "۔۔۔۔۔ عمران نے منہ
بناتے ہوئے کہا ۔

اسی لمحے ایک آدمی کمرے میں داخل ہوا ۔ اس نے ایک ٹر
اٹھایا ہوا تھا ۔ جس میں ناشتے کا سامان تھا ۔ اس نے بڑے ادب

ے عمران کے سامنے موجود میز پر رکھ دی ۔

" اسے لے جاؤ دوست ۔ میں نے اس دوران اتنے وٹامن کھا لئے
ں کہ ناشتہ تو کیا لنچ اور ڈنر تک ہو گیا ہے "۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے
ئے کہا ۔ اور مادام مسکرا دی ۔ اس کی آنکھوں میں ستارے سے ناچنے
گے ۔

" نہیں ۔ ناشتہ کر لو "۔۔۔۔۔ مادام نے کہا ۔

" مادام ۔ کیوں آپ مجھے گناہ گار کرنا چاہتی ہیں ۔ میں تو بچپن سے
ب میں ایک آئیڈیل دیکھتا آیا ہوں ۔ اور آج جب وہ آئیڈیل حقیقی
گی میں سامنے آیا ہے تو آپ چاہتی ہیں کہ میں آئیڈیل کو دیکھنے
بجائے ناشتہ کرنا شروع کر دوں "۔۔۔۔۔ عمران کے لہجے میں
بات کی بے پناہ حدت تھی ۔ اور مادام نے ناشتہ لانے والے
رے اٹھا کر لے جانے کا اشارہ کیا ۔ اور وہ آدمی ٹرے اٹھا کر واپس
یا ۔

" تم کتنی دیر مجھے دیکھنا چاہتے ہو مجھے بتا دو ۔ کیونکہ اس کے بعد ہمیشہ
شہ کے لئے تمہاری آنکھیں بے نور ہو جائیں گی "۔۔۔۔۔ مادام نے
ٹ چباتے ہوئے کہا ۔

" مادام ۔ یقین کیجئے ۔ آپ کو دیکھنے کے بعد اب مجھے مزید کچھ دیکھنے
قطعی حسرت نہیں رہی ۔ آپ اگر واقعی مجھے قتل کرنا چاہتی ہیں تو پھر
ی درخواست ہے کہ اپنے ہاتھوں سے قتل کر دیجئے ۔ یہ میرے لئے
ہو گا "۔۔۔۔۔ عمران نے گھمبیر لہجے میں کہا ۔

" قتل تو تم نے بہرحال ہونا ہے ۔ لیکن کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ تمہاری

SCANNED BY JAMSHED

یہ ایسی شہرت کیوں ہوگئی ہے کہ تم انتہائی خطرناک شخصیت ہو۔ اور بڑ
بڑے جنادری مجرم اور تنظیمیں تم سے خوفزدہ رہتی ہیں حالانکہ میر
خیال میں یہ سب پروپیگنڈہ ہے۔ تم واقعی ایک معصوم سے آدمی ہو
مادام کومو نے کہا۔

"میں، اور خطرناک شخصیت۔ یہ آپ کو کس نے کہہ دیا۔ ارے ہا
کہیں میرے بھائی کے متعلق تو نہیں کہہ رہیں۔ وہ واقعی انتہائی خط
آدمی ہے" ——— عمران نے کہا اور مادام کومو بے اختیار اچھل
ہوگئی۔

"کک ——— کک ——— کیا مطلب۔ کیا تمہارا نام علی عمران نہیں
مادام نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"جی میرا نام عمران علی ہے۔ جب کہ میرے جڑواں بھائی کا
عمران ہے۔ وہ سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ جب کہ
ایک بزنس مین ہوں۔ سلک امپورٹ کرتا ہوں۔ اسی سلسلے
آیا تھا کہ اتفاق سے مجھے شہر سے چالیس میل دور واقع ایک
میں جانا پڑا۔ واپسی پر کار خراب ہوگئی اور مجھے کم از کم دس میل
پڑا۔ پھر میں ٹیکسی سٹینڈ پر پہنچا۔ لیکن ابھی میں ٹیکسی میں بیٹھا بھی نہ تھا
آدمی مجھے ملا۔ اس نے مجھے پیغام دیا کہ میرا بھائی علی عمران مجھ
ضروری بات کرنا چاہتا ہے۔ اس نے مجھے چابی بھی دی اور
سنگھائی میں اس کے کمرے کا نمبر بھی بتا دیا۔ میرا بھائی عج
طبیعت کا آدمی ہے۔ اس کی بات کی فوری تعمیل نہ کی جائے
گولی مار دینے سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ اس لئے مجبوراً مجھے

بیٹھ کر ہوٹل جانا پڑا۔ میں چونکہ بے پناہ تھکا ہوا تھا۔ اس لئے کمرے میں
داخل ہوتے ہی میں بیڈ پر لیٹ گیا۔ تاکہ بھائی کے آنے تک کچھ آرام کر
لوں۔ پھر میری آنکھ کھلی تو میں یہاں ایک کمرے میں تھا اور یہ دو مسلح
صاحبان کھڑے تھے۔ پھر انہوں نے مجھے غسل کرنے کا موقع دیا۔ اور
مجھے بتایا کہ میرا بیگ بھی وہاں موجود ہے۔ حالانکہ میرا بیگ تو دوسرے
ہوٹل میں تھا۔ بہرحال وہ بیگ میرا نہ تھا۔ البتہ اس میں موجود لباس
میرے ناپ کا تھا۔ اس لئے میں نے لباس پہن لیا۔ اور پھر مجھے کسی
مشین والے کمرے میں لے جایا گیا۔ پھر یہاں لا کر بٹھا دیا گیا۔ مجھے بتایا
گیا کہ کوئی مادام مجھ سے ملنا چاہتی ہیں۔ میں نے سوچا تھا کہ جیسے ہی
مادام آئے گی میں اس سے شکایت کروں گا کہ میرے ساتھ کیا ہو رہا
ہے۔ لیکن سچی بات یہ ہے کہ آپ کو دیکھتے ہی میں ساری باتیں یکسر بھول
گیا۔ آپ جیسا حسن تو آدمی کا ذہن ہی ماؤف کر دیتا ہے۔ بات بھول جانا
معمولی بات ہے" ——— عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں پوری
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور مادام کومو کے چہرے پر جیسے زلزلے
کے سے آثار نمودار ہوگئے۔

"ہوں۔ تو یہ چال چلی ہے تمہارے بھائی نے۔ اس نے مجھے احمق
بنانے کی کوشش کی ہے۔ اب مجھے یقین آگیا ہے کہ گیرٹ نے
اب تک نہیں دیکھا تھا۔ تمہارا بھائی واقعی خطرناک آدمی ہے۔ لیکن وہ
مجھ سے بچ کر نہ جا سکے گا" ——— مادام کومو نے دانت پیسنے کے
سے انداز میں کہا۔

"ہوگا خطرناک۔ لیکن اس نے مجھ پر تو احسان کیا ہے۔ کہ مجھے میرا

SCANNED BY JAMSHED

آیئڈیل کم از کم دیکھنے کا موقع تو دے دیا ہے" ـــــ عمران
بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔
" مادام۔ میرا خیال ہے۔ یہ آدمی ہمیں چکر دینے کی کوشش
ہے" ـــــ اچانک صوفے کے پیچھے کھڑے ہوئے بارن
" چکر ـــــ کیا مطلب" ـــــ مادام کومو نے چونک کر
" یہ آدمی صرف مرنے سے بچنے کے لئے ہمیں الجھا رہا
اس نے گیرٹ کی بات سن کر یہ نئی بات پیدا کر لی ہے۔
ایسا ہوتا جیسا کہ یہ بتا رہا ہے تو اس نے جاگتے ہی شور مچا دینا
احتجاج کرنا تھا۔ رونا پیٹنا تھا۔ کیونکہ ایک ایسا آدمی جس کا تع
سے نہ ہو۔ وہ ان حالات میں کبھی نارمل رویے کا اظہار نہیں
بارن نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔
" اوہ۔ تم درست کہتے ہو۔ واقعی یہ جس طرح اطمینان سے
اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ اسے تو گولی مار دو۔
بعد اس کے بھائی کو بھی چیک کر لیا جائے گا" ـــــ مادام کو
سخت اور جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔
" میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ گولی ہی مارنی ہے تو اسے ہاؤ
مار دو۔ ویسے ہو سکتا ہے کہ یہ بھی میرے بھائی علی عمران کی ہی
بندی ہو۔ وہ انتہائی شاطر آدمی ہے۔ آخر اس نے یہ سب کچھ
تو جان بوجھ کر کیا ہو گا۔ مجھے یقین ہے کہ جیسے ہی تم لوگ مجھ پر
گے۔ کوئی نہ کوئی ایسا چکر شروع ہو جائے گا جس کے بعد تم
پچھتانے کا بھی موقع نہ ملے۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے۔ عجیب

سی پلاننگ کرتا ہے۔ ایسی پلاننگ کہ بظاہر کسی کے وہم وگمان میں
بھی کچھ نہیں ہوتا۔ لیکن نتیجہ ایسا نکلتا ہے کہ پھر واقعی کسی کو پچھتانے کا
بھی موقع نہیں ملتا۔ اور ہاں تم نے ابھی اپنے شوہر کا نام لیا ہے۔
تو مجھے یاد آگیا ہے کہ وہ بھی ایک بار یانگ کا نام لے رہا تھا۔ اور
کہہ رہا تھا کہ یانگ تو اسے اچھی طرح پہچان سکتا ہے۔ لیکن وہ چکر ہی ایسا
چلائے گا کہ یانگ بھی چکرا کر رہ جائے گا۔ اور جہاں تک تمہارے اس
آدمی کی بات کا جواب ہے۔ یہ میری مخصوص فطرت ہے کہ میں کسی بات
پر گھبرایا نہیں کرتا۔ ہمارا پورا خاندان انتہائی مضبوط اعصاب کا حامل سمجھا
جاتا ہے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔
" میرا خیال ہے اگر چیف باس کو یہاں بلا لیا جائے تو یہ الجھن
حل ہو سکتی ہے" ـــــ اچانک قریب کھڑے گیرٹ نے لقمہ
دیتے ہوئے کہا۔
" باس کو کیا پتہ لگنا ہے" ـــــ بارن نے منہ بناتے ہوئے
جواب دیا۔
" نہیں۔ یہ میرا مشن ہے یانگ کا نہیں ہے۔ یانگ کو بلانا میری
ناکامی کا اعتراف ہو گا۔ دکھاؤ مجھے مشین گن۔ میں اس کی آخری حسرت
پوری کر ہی دوں" ـــــ مادام کومو نے تیز لہجے میں کہا اور پھر
مشین گن لینے کے لئے ایک مسلح آدمی کی طرف مڑی ہی تھی کہ
یکلخت بارن بری طرح چیختا ہوا اچھل کر ایک مسلح آدمی سے کسی گیند
کی طرح ٹکرایا۔ اور اسی لمحے مسلح آدمی جو مادام کومو کو مشین گن دینے
کے لئے آگے بڑھ رہا تھا۔ یکلخت چیختا ہوا اچھل کر دس قدم دور

دھماکے سے فرش پر جا گرا۔

"خبردار۔ ایک لمحے میں بھون ڈالوں گا" ——— گیرٹ نے
غراتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے پیچھے ہٹ

"ویل ڈن ویل ڈن۔ واقعی مادام کومو کے آدمیوں کو اسی طرح
ہونا چاہیئے" ——— عمران نے جو اُسی طرح اطمینان سے صو
بیٹھا ہوا تھا۔ باقاعدہ تالی بجاتے ہوئے کہا۔

بارن اور اس کے دونوں ساتھی زمین پر گرنے کے بعد ایک
سے اٹھے اور اُسی لمحے بارن نے جھپٹ کر اپنے ساتھی کے
سے نکلنے والی مشین گن اٹھانی چاہی مگر دوسرے لمحے گیرٹ
گن تڑتڑائی۔ اور بارن اور اس کے دونوں ساتھی بُری طرح چیخ
نیچے گرے۔ اور فرش پر اس طرح پھڑکنے لگے جیسے بکری ذبح
کے وقت پھڑکتی ہے۔

"یہ ——— یہ تم نے کیا کیا" ——— مادام کومو جو شاید اب
شدید حیرت کی حالت میں سکتے کی سی کیفیت میں مبتلا تھی
ہوئے گیرٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے ایسا ہی کرنا چاہیئے تھا مادام۔ چیف باس کی شان
ہمیشہ ناقابل برداشت ہوتی ہے" ——— گیرٹ نے ٹھو
سے لہجے میں کہا۔

"چیف باس کی شان میں گستاخی ——— کیسی گستاخی" —
کومو کا لہجہ حیرت سے کچھ اور بگڑ گیا۔

"مادام۔ بارن یہ کہہ کر کہ باس کو کیا پتہ لگتا ہے۔ اور یہ

SCANNED BY JAMSHED

انداز میں کہہ کر اپنی موت کو خود آواز دے دی ہے۔ میں سب کچھ
برداشت کر سکتا ہوں لیکن چیف باس کی شان میں گستاخی برداشت
نہیں کر سکتا۔ آپ ان کی واقف ہیں آپ جو کچھ کہیں وہ آپ کا اور
چیف باس کا ذاتی مسئلہ ہے لیکن کسی ماتحت کو یہ اجازت نہیں دی
جا سکتی کہ وہ چیف باس کی شان میں گستاخانہ الفاظ تو ایک طرف
گستاخی کا تصور بھی کر سکے" ——— گیرٹ نے ٹھوس لہجے میں کہا اور
مادام کومو اُسے حیرت سے دیکھنے لگی۔

"اوہ۔ کمال ہے۔ اس قدر فرمانبرداری۔ میں اس کا تصور بھی نہیں کر
سکتی تھی" ——— مادام کومو نے کہا۔

"مادام آپ کو علم نہیں ہے کہ تنظیمیں کس طرح قائم رہتی ہیں۔ میں
چیف باس کا خاص آدمی ہوں۔ اور ایسے ہی موقعوں کے لئے مجھے
خاص آدمی کے طور پر یہاں رکھا گیا تھا" ——— گیرٹ نے ہونٹ
سکوڑتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ تو یہ بات ہے۔ آج مجھے پہلی بار احساس ہو رہا ہے کہ
یانگ بے حد ذہین آدمی ہے۔ ٹھیک ہے یانگ کو میں یہاں بلوا لیتی
ہوں وہ خود اس آدمی اور اس کے بھائی کے بارے میں فیصلہ کرے
گا" ——— مادام کومو نے کہا۔

"اسے یہاں بند کر دیتے ہیں مادام۔ تاکہ یہ کوئی شرارت نہ کر سکے"
بس بارن اور ان دونوں کی لاشیں بھی یہیں پڑی رہیں تاکہ چیف باس
کو صحیح صورت حال معلوم ہو سکے" ——— گیرٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہاری تجویز درست ہے۔ آؤ میرے ساتھ" ———

SCANNED BY JAMSHED

مادام کومو شاید پوری طرح گیرٹ سے مرعوب ہو چکی تھی۔ اس لئے
کا ہر مشورہ اس طرح تسلیم کرتی جا رہی تھی جیسے گیرٹ اس کا باس ہو۔
مادام کومو گیرٹ سے یہ فقرہ کہہ کر دروازے کی طرف مڑی اور گیرٹ
اس کے پیچھے جانے کے لئے آگے بڑھا۔

"ایک بات تو......" مادام نے یک لخت دروازے
کے قریب پہنچ کر واپس مڑتے ہوئے کہا جیسے وہ عمران یا گیرٹ سے
کچھ کہنا چاہتی ہو۔ لیکن دوسرے لمحے اس کا جسم کسی بجلی کے کوندے
کی طرح حرکت میں آیا اور وہ گیرٹ کے ہاتھ سے مشین گن جھپٹ کر ایک
طرف جا کھڑی ہوئی اور اس بار گیرٹ حیرت سے منہ پھاڑے
کا کھڑا رہ گیا۔ شاید اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ مادام اس قسم کی حرکت
بھی اچانک کر دے گی۔

"ہوں۔ تو تم فرمانبرداری دکھا رہے تھے۔ میرے مقابلے پر پاگل کو
ترجیح دے رہے تھے" مادام کومو نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا
اور پھر اس کی انگلی ٹریگر پر حرکت میں آئی ہی تھی کہ یک لخت وہ ایک
چیختی ہوئی اچھل کر پچھلی دیوار سے جا ٹکرائی۔ اس بار عمران نے
چھلانگ لگائی تھی۔ وہ مادام کے دروازے کی طرف مڑتے ہی اپنی جگہ
سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ اور اس نے نہ صرف مادام کے ہاتھ سے مشین گن
جھپٹ لی تھی بلکہ مادام کو اتنی قوت سے دھکا دیا تھا کہ مادام پچھلی دیوار
سے جا ٹکرائی تھی۔ اچانک اور پوری قوت سے دیوار سے جا ٹکرانے
سے مادام کا سر ایک دھماکے سے سنگی دیوار سے ٹکرایا تھا اور وہ نیچے
گر کر صرف چند لمحے ہی حرکت کر سکی پھر ساکت ہو گئی۔

"اگر تم اسی طرح بت بنے کھڑے رہے تو مشین گن کا پورا برسٹ
تمہارے ہاتھی جیسے جسم میں گھس سکتا ہے" عمران نے انتہائی
سرد لہجے میں گیرٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ ماسٹر۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ یہ عورت اچانک اس طرح کی
بات کرے گی" گیرٹ نے جو دراصل جوانا تھا بے اختیار جھرجھری
لیتے ہوئے کہا۔ واقعی اگر عمران عین آخری لمحے میں حرکت میں نہ آتا تو جوانا
دوسرے لمحے گولیوں سے چھلنی ہو چکا تھا۔

"عورتوں کی نفسیات سمجھنے کے لئے صدیوں سے فلاسفر سر پٹکتے رہے
ہیں۔ لیکن پوری نفسیات سمجھنے کی بجائے صرف ایک بات ہی ان کے
ہاتھ پڑی ہے کہ عورت کا کوئی پتہ نہیں کہ کس وقت وہ کیا کر دے۔ اس
لئے عورتوں کے معاملے میں آئندہ کے لئے اس بات کو پلے میں باندھ
لو" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جوانا نے اس طرح سر
ہلا دیا جیسے وہ عمران کی بات پر دل کی انتہائی گہرائیوں سے ایمان لے
آیا ہو۔

"باہر اڈے میں کتنے افراد ہیں" عمران نے سنجیدہ لہجے
میں پوچھا۔

"یہاں تو بہت تعداد ہے۔ بہت بڑا اڈہ ہے ماسٹر۔ کم از کم ڈیڑھ
سو مسلح افراد ہوں گے" جوانا نے جواب دیا۔

"ہوں۔ اس کا مطلب ہے ہمیں یہاں سے نکلنا پڑے گا"
عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس کس طرح نکلیں گے۔ ابھی تو یہ لوگ اس لئے خاموش ہوں گے

SCANNED BY JAMSHED

کہ وہ یہ سمجھ رہے ہوں گے کہ یہ فائرنگ بارن یا مادام نے کی
جوانا نے پریشان سے لہجے میں کہا۔
"تم باہر جاؤ اور کہیں سے کوئی ایسی رسی ڈھونڈھ کر لے آؤ
سے اس مادام کے دونوں ہاتھ پشت پر مضبوطی سے باندھے
یہ بے حد پھرتیلی عورت ہے۔ اس کو قابو میں رکھنا ضروری ہے
کے بعد یہ ہمیں اپنی زندگی بچانے کے لئے جزیرے سے باہ
جائے گی"۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔
"اوہ یس ماسٹر"۔۔۔ جوانا نے پرجوش لہجے میں کہا اور
سے دوڑتا ہوا دروازے سے باہر راہداری میں نکل گیا۔ عمران
بڑھ کر بارن اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں دروازے کے سا
سے گھسیٹ کر ایک طرف کیں اور پھر وہ فرش پر پڑی ہوئی ماد
بڑھ گیا۔ اس نے مادام کی نبض چیک کی۔ وہ بے ہوش تھی۔
مشین گن کو بیلٹ کی مدد سے کاندھے سے لٹکایا اور جھک کر
کی ناک اور منہ کو دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں ان
مادام کے جسم میں حرکت نمودار ہوگئی اور عمران پیچھے ہٹ گیا۔
مشین گن دوبارہ اپنے ہاتھوں میں لے لی۔ مادام چند لمحے تو
کھوئے ساکت پڑی رہی پھر اس قدر پھرتی اور تیزی سے اٹھ
ہوئی کہ عمران بھی اس کی بے پناہ پھرتی پر دل ہی دل میں عش عش کر
"بہت خوب۔ میرے آئیڈیل کو اتنا ہی پھرتیلا ہونا چاہئے"
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ہوں۔ تو یہ گیرٹ تمہارا آدمی تھا"۔۔۔ مادام کوموں نے کہ

نے ہی انتہائی غصیلے انداز میں ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کا
غصے کی شدت سے بُری طرح بگڑ گیا تھا۔ اور آنکھوں سے چنگاریاں
نکلنے لگی تھیں۔
"میں نے کوشش تو کی تھی کہ تم اپنے شوہر پاٹک کو یہاں بلوالو۔
میں اس سے درخواست کر سکوں کہ وہ از خود پیچھے ہٹ جائے۔
مجھے میرا آئیڈیل حاصل کرنے دے۔ لیکن اب معلوم ہوتا ہے۔
ہی صورتیں ہوں گی۔ یا تو تم بیوہ ہو کر میرے ساتھ جاؤ گی یا پھر تم مرحومہ
کر میرے ساتھ چلو گی۔ ہم مشرقی لوگ بڑے مردہ پرست واقع ہوئے
میں تمہیں حنوط کرا کر اپنے کمرے میں رکھوں گا اور روزانہ تمہارے
ے میں تازہ ہار ڈال کر اپنی آنکھوں کی پیاس بجھایا کروں گا۔ بولو۔ تمہیں
ان سی صورت منظور ہے"۔۔۔ عمران نے اسی طرح معصوم سے
لہجے میں کہا۔ اور مادام کوموں اس طرح آنکھیں پھاڑ کر عمران کو دیکھنے
جیسے اُسے یقین ہو گیا ہو کہ عمران کا ذہنی توازن درست نہ رہے۔
"کیا تم پاگل ہو گئے ہو۔ جانتے ہو یہ ہمارا اڈہ ہے۔ میرے ایک
اشارے پر تمہاری زندگی کا انحصار ہے۔ اور ویسے بھی تم ابھی کوموں
کو نہیں جانتے۔ میں ایک لمحے میں تمہاری ہڈیوں کا ملغوبہ بنا سکتی
ہوں"۔۔۔ مادام کوموں نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔ اسی لمحے جوانا
کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں نائیلون کی ایک ڈوری تھی۔
"بالکل کر سکتی ہو۔ تمہاری ایک میٹھی نظر میرے جسم سے ہڈیاں غائب
کر سکتی ہے۔ لیکن یہ جسے تم گیرٹ کہہ رہی ہو۔ اور جس کا اصل نام جوانا ہے
واقعی پاگل بھی ہے اور اس کی ہڈیاں بھی حسن پر دف واقع ہوئی ہیں۔۔۔

SCANNED BY JAMSHED

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہوں۔ یہ تمہاری بھول ہے کہ تم کومو کو بے بس کر سکو گے۔" ... نے چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی وہ واقعی انتہائی ... رفتاری سے اپنی جگہ سے اچھلی۔ عمران اس کے اچھلتے ہی اس ... زیادہ تیز رفتاری سے ایک طرف ہٹا۔ لیکن کومو اس کی توقع ... زیادہ چالاک ثابت ہوئی۔ اس کا عمران کی طرف لپکتا ہوا جسم ... گھوما اور دوسرے لمحے وہ کسی پرندے کی طرح اڑتی ہوئی کھلا ... کر ایک لمحے کے لئے کھلے دروازے پر نظر آئی اور دوسرے ... وہ راہداری میں غائب ہو چکی تھی۔ اس کے انداز میں واقعی اس ... تھی۔ کہ عمران اور جوانا دونوں ہی پلکیں جھپکتے رہ گئے اور کومو ان ... سے مچھلی کی طرح پھسل کر غائب ہو گئی تھی۔

"فلاسفروں کی بات یہاں بھی درست ثابت ہوئی۔ مشین گن ... جوانا۔ جلدی کرو" ——— عمران نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔ اور د... کی طرف دوڑ پڑا۔ لیکن ابھی وہ دروازے تک ہی پہنچا تھا کہ اُ... سے کومو کے بُری طرح چیخنے اور آدمیوں کے دوڑنے کی آوا... دیں۔ عمران دروازے میں ہی ٹھٹھک کر رک گیا۔ وہ واقعی بُری... کر رہ گئے تھے۔ لیکن وہ خاموش کھڑا تھا۔ اُسی لمحے راہداری... پر دوڑنے کی آوازیں سنائی دیں اور عمران نے بجلی کی سی تیز... مشین گن کی نال باہر نکالی اور فائر کھول دیا۔ مشین گن کی تڑتڑاہٹ... ساتھ ہی دو آدمیوں کے چیخ کر نیچے گرنے کے دھماکے سنائی... اور عمران بجلی کی سی تیزی سے دروازے سے نکل کر راہداری کے

...یک دوڑتا گیا جہاں یہ راہداری دائیں بائیں گزرتی ہوئی راہداری میں جا کر ختم ہوتی تھی۔ جوانا بھی دوسری مشین گن سنبھالے اس کے پیچھے تھا۔

"دائیں چیک کرو میں بائیں فائر کھولتا ہوں" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور پھر اس نے بجلی کی سی تیزی سے بائیں طرف کو مشین گن کی نال کر کے فائر کھول دیا۔ اُسی لمحے جوانا کی مشین گن بھی تڑتڑائی۔ اور دونوں اطراف میں دو آدمی بھی چیخ کر گرے اور اس کے ساتھ ہی دونوں اطراف سے گولیوں کی بھی بارش عین اُسی چوک کے سامنے ہوئی۔ یہ بھی مشین گن کی فائرنگ تھی۔ لیکن اس طرح مشین گن چلانے والے بھی مارک ہو گئے۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران اور جوانا کے ہاتھوں میں موجود مشین گنوں نے زاویہ بدلا اور ایک بار پھر دو افراد کے بُری طرح چیختے ہوئے نیچے گرنے کی آواز سنائی دی۔ اور عمران اچھل کر سامنے والی راہداری میں آ گیا۔ دونوں اطراف میں ——— آدمی مرے پڑے تھے۔ دونوں طرف راہداریاں آگے جا کر دائیں ہاتھ پر مڑ گئی تھیں۔

"ادھر آؤ ادھر" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اپنی طرف دوڑ پڑا۔ کیونکہ اس نے وہاں راہداری کے موڑ سے ذرا پہلے ایک دروازہ دیکھ لیا تھا جس کے باہر ایک مضبوط تالہ لٹک رہا تھا۔ عمران نے دوڑتے دوڑتے مشین گن سیدھی کی اور دوسرے لمحے نہ صرف اس مضبوط تالے کے بلکہ اس کنڈے کے بھی جس میں وہ تالہ موجود تھا پرزے اڑ کر راہداری میں جا گرے۔ عمران نے قریب جا کر دروازے کو زور سے لات ماری اور دروازہ ایک دھماکے سے کھل گیا۔ لیکن عمران اندر گرتے گرتے بچا۔ کیونکہ وہاں کوئی فرش ہونے کی بجائے سیڑھیاں

نیچے جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔

"یہیں دروازے کے اندر رک کر خیال رکھو۔ میں نیچے جار
عمران نے پاس پہنچتے ہوئے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور پھر بج
سی تیزی سے اکٹھی دو دو سیڑھیاں پھلانگتا ہوا نیچے اترتا گیا۔ بیر
قریب سیڑھیاں اترنے کے بعد وہ ایک اور دروازے کے سا
پہنچا جس میں اسی طرح تالہ لگا ہوا تھا۔ عمران نے اس تالے کو بھی ا
طرح مشین گن کی فائرنگ سے اڑا دیا۔ اور دروازے کو لات مار
کھولا تو اس کے لبوں پر ایک مسکراہٹ سی رینگتی گئی۔ دوسری ط
ایک کھلی سرنگ دور جاتی دکھائی دے رہی تھی۔ اسی لمحے اوپر
فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں۔

"نیچے آجاؤ۔ جلدی کرو"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور جوانا واقع
قدر تیزی سے سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے پہنچا کہ جیسے وہ سیڑھیوں پر
رکھنے کی بجائے لڑھکتا ہوا نیچے آ رہا ہو۔ چنانچہ پلک جھپکنے کے
عرصے میں وہ عمران کے قریب دروازے میں پہنچ جانے میں کا
ہو گیا۔

"تم اب یہاں رکو اور اوپر سے کوئی آنا چاہے تو اسے روکو
اس سرنگ کو چیک کرتا ہوں ویسے اس کی بناوٹ بتا رہی ہے ک
سمندر میں ہی کہیں نکلتی ہوگی"۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا
پھر دوڑتا ہوا سرنگ کے اندر چلا گیا۔ سرنگ کافی طویل دکھائی
رہی تھی۔ اس لئے وہ ذرا آگے بڑھنے کے بعد واپس مڑا۔

"آجاؤ جوانا۔ یہ کافی لمبی ہے۔ دروازہ بند کر کے آنا تاکہ آ

SCANNED BY JAMSHED

وں کو کچھ دیر تو رکنا پڑے"۔۔۔۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا۔ اور پھر
ے دروازہ بند ہونے اور جوانا کے بھاری دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز
سنائی دی تو وہ اور آگے کی طرف دوڑنے لگا۔ چند لمحوں بعد جوانا
ی اس کے پاس پہنچ گیا۔ سرنگ میں سیلن لمحہ بہ لمحہ بڑھتی جا رہی تھی۔

"ہمیں جلد از جلد یہاں سے نکلنا ہے۔ ورنہ ہم بھٹکے ہوئے چوہوں کی
طرح مارے جائیں گے"۔۔۔۔ عمران نے دوڑتے ہوئے کہا۔

اور پھر سرنگ جیسے ہی ایک موڑ مڑی عمران ٹھٹھک کر رک گیا کیونکہ
سامنے ایک بھاری چٹان موجود تھی۔ لیکن یہ چٹان اس طرح بھیگی ہوئی نظر آ
رہی تھی جیسے وہ صدیوں سے پانی کے اندر پڑی رہی ہو۔ عمران تیزی سے
اس چٹان کی طرف لپکا۔ چٹان کے دائیں طرف پہاڑی دیوار کا ایک حصہ کافی
ابھرا ہوا تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر اس ابھرے ہوئے حصے پر زور
سے پیر مارا تو چٹان میں ہلکی سی حرکت ہوئی۔ لیکن وہ اپنی جگہ سے ہٹ نہ
سکی۔ عمران نے پیچھے ہٹ کر پوری قوت سے لات ماری تو اس بار گڑگڑاہٹ
کے ساتھ ہی چٹان دھماکے سے اس طرح کھل کر مخالف دیوار سے جا ٹکرائی
جیسے ایک پٹ والا دروازہ کھلتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی پانی کا ایک
ریلا سا اندر داخل ہوا لیکن سرنگ میں موجود ہوا کے دباؤ کی وجہ سے
وہ پوری سرنگ میں بیک وقت اندر آنے کی بجائے تیزی سے فرش
پر بہتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔

"سانس روک کر میرے پیچھے آؤ"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور مشین گن
پھینک کر وہ تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے وہ سمندر کے پانی
میں تھا۔ وہ پیر چلاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ جوانا اس کے پیچھے تیر رہا تھا۔ وہ

SCANNED BY JAMSHED

دونوں تیر کی طرح آگے بڑھے جا رہے تھے۔ اور پھر عمران کو نیلے پا اندر ایک رسی کی طرح بٹی ہوئیں انتہائی طاقتور بارودی سرنگیں تی ہوئی دکھائی دیں۔ یہ بارودی سرنگیں ایک جال کی صورت میں بر تھیں اور ان کی چوڑائی کافی زیادہ تھی۔ لیکن عمران نے ان کے قریب ہی غوطہ لگایا اور دوسرے لمحے وہ بارودی سرنگوں کے اس جال کے سے کسی تیز مچھلی کی طرح نکلتا ہوا دوسری طرف پہنچ گیا۔ جوانا نے بھی کی پیروی کی تھی۔ لیکن عمران نے مڑ کر اس کی جو حالت دیکھی تھی سے وہ سمجھ گیا کہ جوانا کو سانس روکنے میں شدید ترین جدوجہد رہی ہے۔ عمران نے تیزی سے اس کا بازو پکڑا۔ اور اُسے اوپر اٹھنے کا اشارہ کیا۔ اور پھر وہ دونوں ہی بجلی کی سی تیزی سے او کی سطح کی طرف اٹھتے چلے گئے۔ وہ واقعی سمندر میں خاصی گہرا تھے۔ کیونکہ سطح تک پہنچتے پہنچتے انہیں کافی وقت لگ گیا۔ اور جو سطح تک پہنچنے سے پہلے ہی ہاتھ پیر مارنے لگا جیسے وہ مر رہا ہو۔ لیکن پوری قوت سے اُسے اوپر کھینچے لیے گیا۔ اور پھر سطح سے سر ہی ان دونوں نے انتہائی تیز تیز سانس لینے شروع کر دیئے۔ رفا پر جوانا کی حالت تو بہت ہی خراب نظر آ رہی تھی۔ وہ اس طرح آ طرف چہرہ کئے منہ کھولے ہوئے تھا جیسے ساری دنیا کی ہوا وہ پھیپھڑوں میں بیک وقت بھر لینا چاہتا ہو۔ عمران نے ادھر اد جزیرہ کی سطح ان سے کافی بلندی پر تھی۔ اور ابھی عمران دیکھ ہی رہا اس نے جزیرے پر موجود گھنے درختوں میں سے ایک نارنجی رنگ سا چمکتے ہوئے دیکھا۔ تو اس نے بجلی کی سی تیزی سے نہ صرف اپنے

پیچھے کی طرف سمیٹ کر ریورس ڈائی مار دی بلکہ وہ جوانا کو بھی زبردستی دھکیلتا ہوا پیچھے لیتا گیا اور اُسی لمحے انہیں اپنے بالکل قریب ایک خوفناک دھماکہ سنائی دیا اور پانی کی اس قدر تیز لہر پیدا ہوئی کہ وہ دونوں ہی حقیر تنکوں کی طرح پیچھے جزیرے کی طرف پانی کے اندر ہی جیسے اڑتے ہوئے جانے لگے۔ اُسی لمحے پہلی جگہ سے ذرا دور ان کی طرف دوسرا دھماکہ ہوا۔ اور اس بار بھی پانی کی لہریں پہلے سے زیادہ طاقتور پیدا ہوئیں۔ اور وہ دونوں پانی میں ہی پٹخنیاں کھانے لگے۔ عمران نے پانی میں ہی قلابازیاں کھاتے ہوئے جوانا کا بازو پکڑا اور پھر اس نے انتہائی تیز رفتاری سے اُسے ایک زوردار جھٹکا دیا اور طاقتور لہروں کے دباؤ کی وجہ سے پیچھے ہٹتا ہوا جوانا کا جسم تیزی سے بائیں ہاتھ کی طرف دھکا کھا کر جانے لگا۔ اور عمران اس کے پیچھے اُسے اور زیادہ زور سے دھکیلتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ عمران کو اب دو طرفہ لڑائی لڑنی پڑ رہی تھی۔ ایک تو وہ جوانا کو دھکیل رہا تھا اور دوسرا خود اپنے جسم کو بھی طاقتور لہروں کے زور سے نکال کر بائیں ہاتھ پر لے جا رہا تھا۔ جوانا کا جسم ایک بار پھر پٹخنیاں کھانے لگا۔ حالانکہ اب پانی کی طاقتور لہروں کا دباؤ خاصا کم ہو گیا تھا۔ اور عمران سمجھ گیا کہ جوانا کا سانس مزید رکنا مشکل ہو چکا ہے۔ اُس نے اُسے زور سے اوپر کی طرف دھکیلا۔ اور چند لمحوں بعد ہی ان دونوں کے سر ایک بار پھر پانی کی سطح سے باہر نکل آئے لیکن سر باہر نکلتے ہی جیسے سورج عین ان کی آنکھوں کے اوپر روشن ہو گیا ہو۔ انہیں ایسی ہی روشنی محسوس ہوئی اور اس کے ساتھ ہی عمران کے ذہن پر یک لخت تاریکی کا دبیز پردہ پھیلتا چلا گیا وہ یقیناً ہٹ ہو چکا تھا۔

تیسری دنیا کا سب سے دانش مند

تنشیرہ رکھ

"میں نے انہیں ہٹ کر لیا ہے مادام۔ وہ دیکھیے ان لاشیں" ___ درخت پر چڑھے ہوئے آدمی نے اوپر سے بڑی چیختے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے نیچے چھلانگ لگا جہاں مادام ایک مسلح آدمی کے ساتھ کھڑی تھی۔ اس کی آنکھوں ایک طاقتور دوربین لگی ہوئی تھی۔ اس کے ساتھ کھڑے ہوئے آدمی کاندھے سے مشین گن لٹکی ہوئی تھی جب کہ ہاتھ میں ایک مائیک

"ہاں بالکل وہ ہٹ ہو گئے ہیں۔ اوہ خدایا۔ یہ لوگ کس قدر د کومو نے تیز لہجے میں کہا۔ اُسے دور سمندر کی سطح پر دو افراد کی تیرتی ہوئی صاف دکھائی دے رہی تھیں۔

"ان کی لاشیں اٹھا لاؤ یہاں جزیرے پر۔ جلدی کرو۔ وہ اس کو جا رہی ہیں جہاں شارک مچھلیوں کے گروہ موجود ہیں" ___ کومو دوربین آنکھوں سے ہٹاتے ہوئے چیخ کر کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"ہیلو ہیلو ٹام۔ بارودی سرنگیں آف کر کے ایک لانچ باہر نکالو اور مشرق کی طرف سمندر میں بہنے والی دونوں لاشیں اٹھا کر لے آؤ۔ جلدی کرو" ___ کومو کے ساتھ کھڑے ہوئے ایک آدمی نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ایک مائیک کو منہ کے قریب کرتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"او کے" ___ مائیک کے نچلے حصے سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور اس آدمی نے مائیک کا بٹن آف کر کے ہاتھ نیچے کر لیا۔

"چار میزائل فائر ہونے کے بعد یہ دونوں مرے ہیں ___ مجھے توقع تک نہ تھی کہ یہ لوگ اس طرح سرنگ سے نکل کر نہ صرف سمندر میں پہنچ جائیں گے بلکہ سمندر میں پہنچ کر بارودی سرنگوں سے ٹکرانے سے بھی بچ نکلیں گے۔ اور پھر بغیر غوطہ خوری کے لباس کے وہ اتنی گہرائی سے صحیح سلامت سطح تک بھی پہنچ جائیں گے۔ انتہائی حیرت انگیز لوگ تھے یہ دونوں" ___ کومو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"میں تو پانی کے اندر ان کے پھٹیاں کھلنے کی وجہ سے سطح پر ہونے والی ہلچل کو چیک کر سکا تھا اور میں نے وہاں میزائل فائر کر دیا ورنہ یہ لوگ یہاں سے نکل کر سیدھے شارک مچھلیوں والے زون میں جا پہنچتے اور پھر ان کی ہڈیاں تک ہمیں نہ ملتیں" ___ درخت سے کود کر نیچے آنے والے نے تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن تمہارا میزائل ان کے سروں سے صرف چھوتا ہوا آگے جا کر پھٹا ہے۔ ورنہ تو ان کے جسموں کے پرخچے اڑ جاتے" ___ مادام

کو مو نے کہا۔

"یس مادام ـــــ لیکن میزائل کی بارود کی لہروں نے ا
خاتمہ کر دیا ہے۔ صرف تھوڑا سا آگے جا کر فائر ہوا ہے۔ بہ
ہمارا مقصد تو حل ہو ہی گیا ہے" ـــــ اس آدمی نے قدر
دبے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بلکہ زیادہ اچھا ہو گیا ہے۔ ورنہ شاید یانگ کبھی نہ یق
کرتا کہ ہم نے انہیں ہلاک کر دیا ہے۔ اب وہ اپنی آنکھ
سے ان کی لاشیں دیکھ لے گا تو اُسے یقین کرنا ہی پڑے
گا" ـــــ مادام کومو نے کہا۔ اور اس آدمی کا ستا ہو
یک لخت کھل اٹھا۔

چند لمحوں بعد ایک موٹر لانچ تیزی سے سمندر میں دوڑتی
دکھائی دی۔ وہ اُسی طرف جا رہی تھی جدھر ان دونوں کی لاشیں
ہوئی جا رہی تھیں۔ کومو نے جلدی سے دوربین آنکھوں سے لگ
اور طاقتور دوربین نے ہر چیز کو اس کی نظروں کے سامنے نمایاں کر
دونوں لاشیں ابھی تک بہتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھیں اور پھر ل
میں دو آدمی سوار تھے تیزی سے دوڑتی ہوئی ان کے قریب پہنچ کر
ہوئی اور پھر ذرا سا آگے جا کر نہ صرف رک گئی بلکہ تھوڑی سی گھوم
اس کے بعد دونوں کو پانی میں سے کھینچ کر لانچ پر چڑھایا گیا اور لا
بار پھر گھوم کر واپس مڑی۔ اور پھر انتہائی تیز رفتاری سے اُسی
پر دوڑنے لگی جدھر سے وہ آئی تھی اور مادام کومو نے ایک
سانس لیتے ہوئے دوربین آنکھوں سے ہٹا دی۔

SCANNED BY JAMSHED

"آؤ جارج۔ اب ان لاشوں کو وصول بھی کر لیں" ـــــ مادام کومو نے
یک والے نوجوان سے کہا۔ اور تیزی سے مڑ کر درختوں کے درمیان
لتی ہوئی آگے بڑھنے لگی۔ جارج اس کے پیچھے چلنے لگا۔

"مادام۔ مادام ـــــ وہ لانچ۔ وہ لانچ۔ دیکھئے۔ کیا ہو رہا ہے" ـــــ
یانک مادام کو اپنے عقب میں چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور درختوں
کے درمیان چلتی ہوئی مادام ایک لمحے کے لئے ٹھٹھک کر رکی اور پھر
زی سے دوڑتی ہوئی واپس اُسی جگہ پر آئی جہاں سے وہ واپس
ڑی تھی۔

"وہ دیکھئے مادام۔ انہوں نے لانچ پر قبضہ کر لیا ہے۔ وہ زندہ تھے"
س آدمی نے بُری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ جو درخت سے
ودا تھا۔

"زندہ تھے ـــــ کیا مطلب" ـــــ مادام نے یک لخت گلے میں
ٹی ہوئی دوربین آنکھوں سے لگا لی۔ اور دوربین کے عدسوں کے پیچھے
اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹتی چلی گئیں۔ وہ دونوں جنہیں وہ لاشیں سمجھ
تھی۔ لانچ میں کھڑے ہوئے تھے۔ اور لانچ میں موجود اس کے دونوں
ی لانچ سے کافی دور سمندر میں غوطے کھا رہے تھے۔

"اوہ اوہ ـــــ میزائل فائر کرو۔ ہٹ کر دو لانچ کو" ـــــ مادام
و نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اور وہ آدمی جو درخت سے کودا
تیزی سے مڑا اور پھر کسی پھرتیلے بندر کی طرح درخت پر چڑھتا چلا
ا۔ لیکن لانچ اب انتہائی تیز رفتاری سے دور سمندر میں چھانے کی
ئے جزیرے کی طرف دوڑی چلی آ رہی تھی۔

SCANNED BY JAMSHED

"اوہ اوہ ـــــ یہ ادھر جزیرے کی طرف کیوں آ رہے ہیں۔
جانتے ہیں یہ" ـــــ مادام کومو نے انتہائی بے چین لہجے میں
اُسی لمحے درخت کے اوپر سے نارنجی رنگ کا شعلہ ابھرا۔
دور سمندر میں خوف ناک دھماکے کے ساتھ پانی کا ایک فوارہ سا
ہوا۔ لیکن وہ لانچ سے کافی فاصلے پر جا کر پھٹا تھا۔ اور اُسی لمحے
کی نظروں سے اوجھل ہوگئی۔ کیونکہ وہ جزیرے کی اوٹ میں آ
"مادام ـــــ لانچ قریب آنے کی وجہ سے میزائل رینج
ہے۔ اوپر سے فائر کرنا پڑے گا" ـــــ ساتھ کھڑے جا
کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ کندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن
پکڑے چیتے کی طرح دوڑتا ہوا جزیرے کے کنارے کی طرف
لگا۔ جس کے نیچے کافی گہرائی میں سمندر موجود تھا۔ اس کے باقی
ساتھی بھی مشین گن سنبھالے آگے کی طرف دوڑنے لگے۔ مادام
دوربین آنکھوں سے ہٹا کر ان کے پیچھے کنارے کی طرف دوڑ
"مادام۔ لانچ تو خالی ہے" ـــــ جارج نے نیچے جھک کر
ہوئے چیخ کر کہا۔ اور مادام بھی کنارے کی طرف جھک گئی۔ و
خالی تھی۔ اور کوئی آدمی بھی وہاں نظر نہ آ رہا تھا۔ مادام اور زیادہ
طرف ہوئی تاکہ پوری طرح جزیرے کی سائیڈ کو دیکھ سکے کہ ا
نیچے سے نیلے رنگ کا شعلہ سا چمکا اور سائیں کی آواز کے سا
چیز آگے کو جھکی ہوئی مادام کے سینے پر لگی اور مادام اس طرح
اٹھتی چلی گئی جیسے کسی نے اُسے دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر فضا
کر دیا ہو۔ ذرا سا اوپر جاتے ہی اس کے جسم نے قلابازی

وہ بُری طرح چیختی ہوئی سر کے بل نیچے سمندر میں گرتی چلی گئی۔ اور پھر ایک
خوف ناک دھماکے سے وہ لانچ سے ذرا سے فاصلے پر پانی سے ٹکرائی۔
اور دوسرے لمحے پانی کے اندر غائب ہوگئی۔
جارج بت بنا کنارے پر جھکا یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ جیسے ہی مادام
پانی میں غائب ہوئی وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور پھر چیختا ہوا واپس
درختوں کی طرف دوڑنے لگا۔ وہ بے حد بدحواس دکھائی دے رہا تھا۔
"کیا ہوا۔ کیا ہوا ـــــ مادام نیچے گر گئی" ـــــ اُسی لمحے درخت
سے پہلے والے آدمی نے کودتے ہوئے چیخ کر کہا۔ اور بدحواسی کے
عالم میں دوڑتے ہوئے جارج کو جیسے ہوش آ گیا۔ وہ نہ صرف رک گیا
بلکہ اس نے بجلی کی سی تیزی سے کوٹ کی جیب سے مائیک نما آلہ
نکالا اور اس کا بٹن دبا کر چیخنے لگا۔
"ٹام ٹام ـــــ مادام سمندر میں گر گئی ہیں۔ اور لانچ والے بھی
ہلاک ہو چکے ہیں وہ لاشیں زندہ تھیں۔ فوراً فورس کو باہر نکالو اور
مادام کو بچاؤ فوراً" ـــــ جارج نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔
"کیا کہہ رہے ہو جارج۔ لاشیں زندہ تھیں کیا کہہ رہے ہو" ـــــ
مائیک کے نچلے حصے سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔
"اوہ نانسنس۔ بکواس مت کرو۔ مادام کی جان شدید خطرے میں
ہے۔ جلدی فورس باہر نکالو۔ ورنہ یہ لوگ مادام کو لانچ میں ڈال کر
لے جائیں گے۔ اور جانتے ہو چیف باس نے ہم سب کا کیا حشر کرنا
ہے۔ جلدی کرو" ـــــ جارج نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔
"اچھا اچھا۔ میں فورس بھیج رہا ہوں" ـــــ دوسری طرف سے

بھی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"وہ وہ لانچ سے جا رہے ہیں کھلے سمندر کی طرف ۔ اوہ اوہ ۔ بھی لانچ میں موجود ہے ۔ اوہ ۔ اب تو میزائل بھی فائر نہیں ہو سکتا درخت سے کودنے والے آدمی نے کنارے پر سے پہنچتے ہوئے کہا۔ وہ جارج کے بات کرنے کے دوران کنارے کی طرف گیا تھا۔

"فکر نہ کرو ۔ فل فورس باہر آ رہی ہے ۔ اب یہ بچ کر نہ جا سکیں مادام سمندر کی نسبت لانچ میں زیادہ محفوظ رہے گی" ۔۔۔ نے کہا۔ اور دوڑتا ہوا کنارے پر پہنچ گیا۔ واقعی لانچ تیزی سے جزیرے کی مخالف سمت سمندر کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ اور لانچ میں مادام بے ہوش پڑی ہوئی تھی ۔ جارج نے اچانک اپنی مشین گن ٹٹولی ۔ یہاں سے آسانی سے مشین گن سے ان دونوں کا خاتمہ کر سکتا لیکن مشین گن تو وہیں درختوں کے پاس پڑی تھی ۔ وہ بدحواسی کے میں دوڑتے ہوئے جب وہاں پہنچا تھا تو ٹام کو کال کرنے کا خیال ہی اس نے بوکھلاہٹ میں مشین گن وہیں پھینکی تھی اور مائیک نکالا تھا اور پھر وہ اُسے اٹھائے بغیر ہی کنارے کی طرف دوڑتا ہوا تھا۔ وہ اٹھ کر واپس درختوں کی طرف دوڑ پڑا۔ اپنی طرف سے تو اس نے بے حد جلدی کی تھی ۔ لیکن جب وہ مشین گن لے واپس آیا تو ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ لانچ اس دوران گن کی رینج سے باہر جا چکی تھی ۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بُری اچھل پڑا۔ کیونکہ اس نے چار بڑی بڑی لانچوں کو انتہائی

SCANNED BY JAMSHED

سے اس لانچ کی طرف بڑھتے دیکھا۔ اور لانچوں پر بلو فائر میزائل بھی موجود تھے جو ایک ہی فائر میں لانچ تو کیا ایک بڑی جنگی کشتی کو بھی تباہ کر سکتے تھے۔

"اب کہاں بچ کر جا سکتے ہیں یہ" ۔۔۔ جارج نے ہونٹ کاٹتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ اور قدرے اطمینان سے ان تیز رفتار لانچوں کو اس اکلوتی لانچ کی طرف تیزی سے بڑھتے دیکھنے لگا۔

SCANNED BY JAMSHED

زوردار جھٹکے سے عمران کی آنکھیں کھل گئیں۔ اس کے جسم
درد کی تیز لہر دوڑ رہی تھی۔ اور اس درد کا منبع اس کی پسلیوں سے
نیچے پہلو کا حصہ تھا۔ شاید اس پر زوردار ٹھوکر ماری گئی تھی۔
آنکھیں کھلتے ہی عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔
" ارے۔ ایک ہی لات کھا کر ہوش میں آ گئے تم "۔۔۔۔ ی
اس کے ساتھ کھڑے ایک لمبے تڑنگے آدمی کی حیرت بھری آ
سنائی دی۔
" کیا کہا "۔۔۔۔ لانچ چلانے والے نے حیرت سے مڑ کر
" ہاں۔ میں ہوش میں آ گیا ہوں "۔۔۔۔ عمران نے یک لخت
سی تیزی سے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اور اس کے سا
ہوا لمبا تڑنگا آدمی دوسرے لمحے اس کے ہاتھوں پر اٹھا اور چیختا ہو
سمندر میں ایک دھماکے سے جا گرا۔ لانچ چلانے والا آدمی اپنے

کو سمندر میں گرتے دیکھ کر لانچ کے انجن کو چھوڑ کر سائیڈ میں رکھی مشین گن
کی طرف جھپٹا ہی تھا کہ دوسرے لمحے عمران اس پر جھپٹا اور پھر ایک لمحے
سے بھی کم عرصے میں وہ بھی چیختا ہوا دور سمندر میں جا گرا۔ جہاں پہلا آدمی
تیزی سے ابھر کر لانچ کی طرف بڑھ رہا تھا اور عمران نے انجن کے ساتھ
پڑی ہوئی مشین گن اٹھائی اور پھر تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی ان
دونوں پر گولیوں کی بارش سی ہو گئی۔ اور وہاں پانی کا رنگ تیزی سے سرخ
ہونے لگ گیا۔ عمران نے جزیرے کی طرف دیکھا اور پھر تیزی سے لانچ
کی طرف جھپٹا۔ انجن چل رہا تھا۔ اس لئے اس نے لانچ کو کنٹرول کر کے
تیزی سے اُسے دور سمندر میں لے جانے کی بجائے جزیرے کی طرف
دوڑانا شروع کر دیا۔ جوانا اس کے قریب ہی لانچ میں بے ہوش پڑا تھا۔
عمران نے لانچ چلانے کے ساتھ ساتھ اس کے پہلو میں بھی زوردار لاتیں
مارنی شروع کر دیں۔ اُسے معلوم تھا کہ کسی بھی لمحے جزیرے پر سے اس پر
میزائل فائر کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے وہ لانچ کو اس میزائل کے حملے سے
بچانے کے لئے دور لے جانے کی بجائے جزیرے کی سمت لئے جا رہا
تھا۔ لیکن جوانا کو بھی ہوش میں لانا ضروری تھا۔ اور لانچ بھی وہ نہ روک
سکتا تھا۔ اس لئے اس کے پاس یہی طریقہ رہ گیا تھا۔ کہ وہ لانچ چلانے
کے ساتھ ساتھ جوانا کے پہلو میں ضربیں بھی لگاتا جائے اور اس کی یہ ترکیب
کافی کامیاب رہی۔ جب تک لانچ جزیرے تک پہنچتی جوانا ہوش میں
آ گیا تھا۔ اسی لمحے دور سمندر میں خوفناک دھماکہ ہوا اور پانی کا فوارہ
اس طرح بلند ہوا جیسے آتش فشاں پہاڑ پھٹنے سے اس میں سے لاوا اچھلتا
ہے۔

"جوانا اٹھ کر بیٹھ چکا تھا۔ اور حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ جزیرہ
اب تھوڑی دور رہ گیا تھا۔

"جوانا۔ تیار ہو جاؤ۔ جزیرے کے پاس پہنچتے ہی ہمیں اس لانچ سے نیچے چھپنا پڑے گا۔ ورنہ ہم اوپر سے مشین گنوں کے ذریعے بھون دیئے جائیں گے"۔۔۔ عمران نے چیخ کر کہا۔ اور جوانا ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔

چند لمحوں بعد لانچ کنارے کے قریب پہنچ گئی۔ عمران نے انجن بند کر دیا تھا۔ اس لئے اس کی رفتار آہستہ ہوتی گئی تھی۔ اور پھر کنارے کے بالکل قریب پہنچ کر وہ رک گئی۔

"آؤ۔ جلدی کرو"۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی سے پانی میں گیا۔ وہ جزیرے کی چٹانوں اور لانچ کے درمیان پانی میں اترا تھا۔ پھر جوانا بھی پانی میں آ گیا۔ عمران کا سر پانی سے باہر تھا۔ جب کہ اس کے پیر پانی کے اندر ڈوبی لیکن آگے کو بڑھی ہوئی ایک چٹان پر جمے تھے۔ ایک ہاتھ سے اس نے لانچ کو پکڑ رکھا تھا۔ جوانا بھی اس کے ساتھ ہی کسی چٹان میں پیر پھنسا کر رک گیا۔ اس کا سر بھی پانی سے باہر تھا۔ عمران کی نظریں اوپر کنارے پر جمی ہوئی تھیں۔ اور پھر اسے کنارے پر سے ایک آدمی کا سر باہر کو نکلا ہوا دکھائی دیا۔ لیکن عمران اور جوانا چونکہ کنارے کے بالکل ساتھ چمٹے ہوتے تھے۔ اس لئے وہ اوپر سے آگے کو جھکے ہوئے آدمی کو نظر نہ آ سکتے تھے۔

"لانچ قابو میں رکھنا۔ میں ہاتھ چھوڑ رہا ہوں"۔۔۔ عمران نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔ اور پھر اس ہاتھ کو تیزی سے جھٹکنے لگا۔ جس ہاتھ سے اس نے لانچ کو پکڑ رکھا تھا۔ دوسرے لمحے اس نے دوسرے ہاتھ سے اپنے اس ہاتھ کے انگوٹھے پر چٹکی سی بھری۔ اور وہ دونوں انگلیوں کو جس سے اس نے کوئی چیز پکڑی ہوئی تھی۔ مخصوص انداز میں دبانے لگا۔ اس کے ہاتھ میں کوئی سفید رنگ کی پتلی سی نلکی نظر آنے لگی۔

"وہ مادام بھی جھانک رہی ہے"۔۔۔ جوانا کی آواز سنائی دی کیونکہ وہ مسلسل اوپر دیکھ رہا تھا۔ جب کہ عمران اس نلکی کی طرف متوجہ تھا۔ عمران نے سر اوپر اٹھایا تو اس نے واقعی مادام کو آدھے سے زیادہ کنارے سے آگے کی طرف جھکے ہوئے دیکھا۔ وہ شاید انہیں پوری طرح چیک کرنے کے لئے آگے کی طرف بڑھ کر جھکی ہوئی تھی۔

"تم تو نیچے آؤ مادام"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے نلکی کا رخ مادام کی طرف کیا۔ اور ساتھ ہی اس کے ہاتھ کو ایک ہلکا سا جھٹکا لگا۔ اور نلکی کے اوپر والے سرے پر نیلے رنگ کا شعلہ سا آیا اور سائیں کی آواز اوپر کو جاتی سنائی دی۔ دوسرے لمحے مادام کا آگے کو نکلا ہوا جسم فضا میں کسی گیند کی طرح اٹھتا گیا۔ اس کی چیخ سنائی دی اور پھر وہ فضا میں ہی قلابازیاں کھاتی ہوئی اور چیختی ہوئی نیچے پانی میں گرنے لگی۔ چھپاک کی تیز آواز کے ساتھ ہی وہ لانچ سے ذرا پیچھے پانی میں گری۔ اور عمران نے لانچ کو زور سے دھکیلا۔ اور اچھل کر لانچ پر چڑھ گیا۔ جوانا نے بھی اس کی پیروی کی۔ اور دوسرے لمحے جیسے ہی مادام کا سر باہر ابھرا۔ لانچ اس کے قریب پہنچ چکی تھی۔ عمران نے جھک کر مادام کا بازو پکڑا اور پھر ایک جھٹکے سے اس نے اسے پانی سے کھینچ کر لانچ میں پٹخ دیا۔ مادام نیچے گرتے ہی تڑپی۔ لیکن عمران کی لات بجلی کی

SCANNED BY JAMSHED

سی تیزی سے حرکت میں آئی اور مادام کی کنپٹی پر ایک زوردار ضر
پڑی اور مادام کا تڑپتا ہوا جسم یک لخت ساکت ہو گیا۔

" لانچ لے چلو دور سمندر میں۔ اب یہ لوگ فائر نہیں کر سکتے۔ ان کی مادام بھی ساتھ ہی مر جائے گی۔ جلدی کرو" ـــــ عمران نے جوانا سے کہا جو انجن کے پاس کھڑا تھا اور دوسرے لمحے لانچ کا سٹارٹ ہوا اور لانچ تیزی سے گھوم کر جزیرے کی مخالف سمت کی طرف بڑھنے لگی۔

" پوری رفتار سے چلاؤ۔ ورنہ ہمیں مشین گنوں سے بھون ڈالیں گے" عمران نے چیخ کر کہا۔ اور لانچ زوردار جھٹکے سے پوری رفتار سے د لگی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ پانی کی سطح سے بلند ہو کر فضا میں لگی ہو۔ عمران کی نظریں جزیرے کی سطح پر جمی ہوئی تھیں جہاں ایک آد اُسے اب صاف دکھائی دینے لگا تھا۔ اور پھر اُسے دوسرا آدمی بڑ آتے لگا جس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ لیکن اب لانچ مشین گن کی سے باہر پہنچ چکی تھی۔ عمران نے اس طرف سے اطمینان ہوتے ہی کان میں چھوٹی انگلی ڈالی۔ اور اُسے مخصوص انداز میں مخالف سمت گھمانے لگا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے کان میں ہلکی ہلکی سیٹی کی سنائی دی۔

" عمران بول رہا ہوں" ـــــ عمران نے قدرے اونچے لہجے

" آپ نے مجھ سے کہا ماسٹر" ـــــ انجن پر کھڑے ہوئے جو چونک کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ لیکن عمران نے منہ پر کر اُسے خاموش رہنے کے لئے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

" عمران کال کر رہا ہوں۔ جلدی جواب دو" ـــــ اس بار عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" یس۔ جولیا اٹنڈنگ۔ کہاں سے بول رہے ہو" ـــــ عمران کے کانوں میں جولیا کی باریک سی آواز پڑی۔

" جولیا۔ تم جزیرے جوٹان کے کس طرف موجود ہو۔ جلدی بتاؤ" ـــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

" ہم مغرب کی سمت ایک ٹاپو پر ہیں۔ اور لانچوں میں ہیں۔ سارے ممبر ہیں اور چوگان بھی ہمارے ساتھ ہے۔ ہم صبح سے یہاں موجود ہیں۔ لیکن تمہاری طرف سے کوئی کال ہی نہیں آ رہی تھی" ـــــ دوسری طرف سے جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ہم خطرے میں ہیں۔ اس لئے کم بات کرو۔ سنو۔ میں اور جوانا جزیرے کی شمالی طرف ایک لانچ میں موجود ہیں۔ جزیرے میں سے مسلح لانچیں نکل کر ہمیں گھیرنے اور مارنے کی کوشش کریں گی۔ ہم نہتے ہونے کی وجہ سے ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ تم چوگان کو پوزیشن بتا دو وہ سمجھ جائے گا۔ جس قدر تیزی سے لانچیں چلاتے ہوئے اس طرف آ سکتے ہو آ جاؤ۔ فوراً۔ جلدی۔ انتہائی تیز رفتاری سے آؤ۔ اوور" ـــــ عمران نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوبارہ انگلی کان میں ڈال کر اُسے گھمانا شروع کر دیا۔

" باس ـــ لانچیں۔ اوہ یہ تو بہت بڑی بڑی اور تیز رفتار لانچیں ہیں ـــ" اُسی لمحے جوانا نے چیختے ہوئے کہا۔

اور عمران پورے جسم کے ساتھ اس طرف کو گھوم گیا جدھر دیکھتے

SCANNED BY JAMSHED

ہوئے جوانا چیخ رہا تھا ۔ اور اس کے ہونٹ بھنچ گئے ۔ واقعی دو...
چار بڑی اور تیز رفتار لانچیں ان کی طرف آتی دکھائی دے رہی تھیں
" مادام کو اٹھا کر ان کے سامنے کر دو ۔ ورنہ یہ دور سے ہی
لانچ ہٹ کر دیں گے " ۔۔۔۔ عمران نے انجن کی طرف لپکتے ہو...
اور جوانا انجن چھوڑ کر لانچ کے فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی مادام کی
طرف لپکا اور اس نے مادام کو اس طرح اٹھا لیا ۔ جیسے بچہ کسی کھ...
کو اٹھاتا ہے ۔

عمران لانچ کو انتہائی رفتاری سے نہ صرف دوڑا رہا تھا بلکہ اب
نے اس کا رخ مغرب کی طرف کر دیا تھا ۔ کیونکہ اس کے ساتھیو...
اسی طرف سے آنا تھا ۔ آنے والی لانچوں کی رفتار بھی بے حد تی...
اس لئے وہ تیزی سے قریب آتی جا رہی تھیں اور عمران نے دیکھ...
صرف ان لانچوں میں مشین گنوں سے مسلح تقریباً بیس پچیس افراد...
تھے بلکہ اس نے ان میں بلو فائر میزائل بھی نصب دیکھ لئے ۔ جن...
سے ایک کا فائر ہی ان کی لانچ اور ان کے اپنے جسموں کے پر...
سکتا تھا ۔ آنے والی لانچیں اب نیم دائرے کی صورت میں پھیل...
بڑھ رہی تھیں ۔ خطرہ ان کے سروں پر آ پہنچا تھا ۔ جب کہ ان کے
کو بہرحال یہاں تک پہنچنے میں ابھی کافی دیر لگنی تھی اور پھر ان کے
کے پاس صرف دو لانچیں تھیں ۔ اور بلو فائر میزائل دیکھنے کے...
اُسے افسوس ہو رہا تھا کہ اس نے اپنے ساتھیوں کو کیوں کال...
اب ان کی تباہی بھی ایک یقینی امر بن چکی تھی ۔ عمران نے ایک
سانس لیتے ہوئے لانچ کا انجن بند کر دیا ۔ کیونکہ اب اُسے

...وڑانے کا کوئی فائدہ نہ تھا ۔ آنے والی لانچیں کسی بھی لمحے ان کے
...سروں پر پہنچ سکتی تھیں ۔

" خبردار ۔ اگر ہم پر فائر کیا گیا تو ہم مادام کومو کو ہلاک کر دیں گے ۔
...نی لانچیں وہیں روک لو ۔ ہم سرنڈر ہونے کے لئے تیار ہیں ہم سے
...ت چیت کرو " ۔۔۔۔ عمران نے پوری قوت سے چیختے ہوئے کہا ۔
اور پھر واقعی لانچوں کی رفتار کم ہونے لگ گئی ۔ عمران ہونٹ بھینچے
...ہوش کھڑا تھا ۔ جب کہ جوانا مادام کو دونوں ہاتھوں پر اٹھائے
...ڑا تھا ۔

" بیٹھ جاؤ جوانا ۔ ورنہ یہ ہمارے جسموں پر فائر کھول کر مادام کو بھی
...لیں گے اور ہمارا بھی خاتمہ کر دیں گے " ۔۔۔۔ اچانک عمران نے
...لے کہا ۔ اور ساتھ ہی وہ تیزی سے نیچے فرش پر بیٹھ گیا ۔ جوانا
...نے بھی اس کی پیروی کی ۔ البتہ وہ بے ہوش مادام کو اسی طرح دونوں
...وں میں اٹھائے ہوئے تھا ۔ البتہ اس نے مادام کے جسم کو لانچ
...کنارے سے ذرا اوپر رکھا تھا ۔ اب کم از کم وہ فائرنگ سے محفوظ
...چکے تھے ۔ اب اگر فائر کیا جاتا تو لازماً گولیاں مادام کے جسم کو بھی
...یں ۔ اور عمران مادام کومو کی اہمیت کو جانتا تھا ۔ اُسے یقین تھا کہ
...ک مادام پر فائر کھولنے کا رسک کسی حالت میں بھی نہ لیں گے ۔
...یں کچھ دور رک چکی تھیں ۔ اور پھر ایک لانچ میں سے چیختی ہوئی آواز
...نائی دی ۔

...نے آپ کو سرنڈر کر دو ۔ ورنہ ہم ایک لمحے میں پوری لانچ اڑا
...گے " ۔۔۔۔ بولنے والے کا لہجہ بے حد کرخت تھا ۔

SCANNED BY JAMSHED

"ہم نے تو پہلے ہی سرنڈر کی بات کی ہے۔ لیکن اگر تم نے
تو مادام کومو کو ایک لمحے میں ہلاک کر دیا جائے گا۔ ہم باعزت
کرنا چاہتے ہیں۔ اگر تم کہو تو میں اکیلا تمہاری لانچ میں آسکتا
عمران نے فوراً ہی چیختے ہوئے کہا۔

"ہم لانچ بھیجتے ہیں۔ تم مادام کومو کو اس کے ذریعے ہمارے
بھجوادو۔ پھر تم سے بات چیت ہو سکتی ہے"۔۔۔۔ اسی آواز
جواب دیا۔ وہ کسی مائیکروفون پر بول رہا تھا۔

"مادام تمہارے پاس پہنچ گئی تو پھر بات چیت کے لئے
رہ جائے گا۔ اور سنو۔ میں صرف پانچ تک گنوں گا۔ اگر تم نے
بات نہ مانی تو میرا آدمی تمہارے سامنے مادام کی گردن توڑ د
اس کے بعد تم جو چاہو کرتے رہنا۔ لیکن تمہارے چیف باس
کو مادام کومو دوبارہ نہ مل سکے گی۔ میں گنتی شروع کر رہا ہوں
ایک۔۔۔۔۔ دو۔۔۔۔۔"۔۔۔۔ عمران نے چیختے ہوئے کہا
نے جان بوجھ کر پانگ کا نام لیا تھا تاکہ ان لوگوں کو مادام کو
اہمیت کا شعوری طور پر بھی احساس ہو جائے۔

"رک جاؤ۔ ہم مذاکرات کے لئے تیار ہیں۔ لیکن ہم تمہیں
پاس نہیں آنے دینا چاہتے۔ ہماری ایک لانچ جس میں دو
گے تمہارے پاس پہنچ رہے ہیں"۔۔۔۔ دوسرے لمحے
ہوئی آواز سنائی دی۔

"سنو۔ اگر تم نے کوئی دھوکہ کرنے کی کوشش کی یا آد
کے نیچے یا اس کی اوٹ میں بھیجے تو پھر مادام کومو دنیا کی کوئی

ت سے نہ بچا سکے گی"۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کوئی دھوکہ نہ ہوگا"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا
گیا۔ اور پھر ایک لانچ خالی ہونے لگی۔ اس میں موجود افراد تیزی
ے ساتھ موجود دوسری بڑی لانچ میں منتقل ہونے لگ گئے۔ پھر
و آدمی اس لانچ پر رہ گئے۔ دوسرے لمحے وہ لانچ تیزی سے عمران
کی لانچ کی طرف بڑھنے لگی۔ ان دونوں آدمیوں کے کاندھوں سے
نہ مشین گنیں لٹکی ہوئی تھیں۔ لانچ ان کے قریب آکر رک گئی۔

"ہاں۔ کرو بات۔ کیا بات کرنا چاہتے ہو"۔۔۔۔ لانچ میں کھڑے
ے ٹھنگے آدمی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اور عمران اس کی
ز سے ہی پہچان گیا کہ اس سے پہلے بھی یہی بات کر رہا تھا۔

"بات کیا کرنی ہے۔ ہم صرف اتنا چاہتے ہیں کہ ہمیں مادام کومو یا
ک کے حکم کے بغیر گولی نہ ماری جائے"۔۔۔۔ عمران نے اٹھ کر
ڑے ہوتے ہوئے کہا۔ جوانا بھی عمران کو اٹھ کر کھڑے ہوتے
کر کھڑا ہو گیا تھا۔ البتہ مادام ابھی تک اس کے ہاتھوں میں جکڑی
ی تھی۔

"ٹھیک ہے۔ ہمیں تمہاری شرط منظور ہے۔ مادام کومو کو لے
ماری لانچ میں آجاؤ"۔۔۔۔ لیڈر نے فوراً ہی جواب دیا۔
کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے وہ عمران کی
لوحی اور حماقت پر دل ہی دل میں ہنس رہا ہو۔

"آؤ جوانا۔ لیکن مادام کو اس وقت تک نہ چھوڑنا جب تک ہم جزیرے
پہنچ جائیں"۔۔۔۔ عمران نے پاس کھڑے جوانا سے مخاطب ہو

SCANNED BY JAMSHED

کر کہا ۔ اور جوانا نے سر ہلا دیا ۔ پھر وہ دونوں ہی چھلانگیں لگا کر لانچ پر پہنچ گئے ۔

" مادام کو یہیں ہوش میں لے آتے ہیں تاکہ وہ ابھی ہمارے متعلق فیصلہ کر سکے " ـــــ ان کے لانچ میں آتے ہی لیڈر نے تیز لہجے میں کہا ۔ اور عمران اس کی پلاننگ سمجھ گیا ۔

" مجھے کوئی اعتراض نہیں ۔ لیکن اس کے لئے میری شرط ہے کہ لانچ اپنی لانچوں سے اتنے فاصلے پر لے جاؤ کہ ہم پر مشین گنز فائر نہ ہو سکیں " ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا ۔

" لانچ سامنے لے جاؤ دور " ـــــ لیڈر نے فوراً ہی دوسرے آدمی سے کہا ۔ جو انجن پر کھڑا تھا ۔ اور لانچ ایک جھٹکے سے آگے بڑھی تھی اور پھر خاصی تیز رفتاری سے آگے دوڑتی چلی گئی ۔

" بس کافی ہے " ـــــ لیڈر نے اپنے ساتھی سے کہا ۔ اس نے انجن بند کر دیا ۔ اور تیزی سے دوڑتی ہوئی لانچ کی رفتار یک لخت کم ہونی شروع ہو گئی اور پھر آہستہ ہوتے ہوتے رک گئی ۔

" جوانا ۔ مادام کو فرش پر لٹا دو ۔ تاکہ یہ اپنی مادام کو ہوش میں لا سکیں ۔ ہو سکتا ہے اس کا ہوش میں آنا ہی ہمارے لئے رہائی کی نوید بن جائے " ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جوانا سے کہا ۔ اور جوانا نے معنی خیز انداز میں سر ہلاتے ہوئے مادام کو لانچ کے فرش پر لٹا دیا ۔ اور عمران نے دیکھا کہ جیسے ہی جوانا نے مادام کو فرش پر لٹایا ۔ لیڈر نے بجلی کی سی تیزی سے کندھے سے

مشین گن اتاری ۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بُری طرح چیختا ہوا اچھل کر کچھ دور سمندر میں جا گرا ۔ عمران تو پہلے سے ہی اس احمق سے ایسی ہی توقع رکھے ہوئے تھا ۔ اس لئے وہ اس سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے حرکت میں آ گیا ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ لیڈر چیختا ہوا اچھل کر سمندر میں گرا ۔ اور اس کی مشین گن اس طرح عمران کے ہاتھوں میں پہنچ گئی جیسے عمران نے جادو کے زور پر اُسے کھینچ لیا ہو ۔ دوسرے لمحے مشین گن کی تڑتڑاہٹ اور دوسرے آدمی کی چیخوں سے فضا گونج اٹھی جو سٹیرنگ پر کھڑا تھا ۔ اس کے نیچے گرتے ہی جوانا نے جھپٹ کر اس کی مشین گن پر قبضہ کیا ۔ اور عمران نے گولیاں برساتی ہوئی مشین گن کو تیزی سے گھمایا اور سمندر میں ابھرنے والے لیڈر کی کھوپڑی گولیوں سے پرزوں میں تبدیل ہو گئی ۔

" بیٹھ جاؤ نیچے ۔ میں اب ان پر بلو فائر کروں گا " ـــــ عمران نے مشین گن پھینک کر انجن کی طرف لپکتے ہوئے کہا ۔ دوسرے لمحے لانچ تیزی سے گھومی ۔ اُسی لمحے دور کھڑی ہوئی تینوں لانچیں بھی حرکت میں آ گئی تھیں ۔ لیکن عمران نے انتہائی تیز رفتاری سے لانچ کو اس طرح گھمایا کہ بلو فائر میزائل گن ان کی طرف ہوا اور عمران نے انجن کے حصے پر موجود سرخ رنگ کے ہینڈل کو ایک جھٹکے سے نیچے کر دیا ۔ دوسرے لمحے گن سے نیلے رنگ کا شعلہ نکلا ۔ اور پھر ایک خوفناک دھماکے سے سب سے آگے آنے والی لانچ کے پرخچے اڑ گئے ۔ مگر اُسی لمحے ایک اور لانچ سے نیلا شعلہ چمکا اور عمران نے اس سے بچنے کے لئے انتہائی دیوانگی کے انداز میں لانچ کو ٹرن دیا ۔ اور تو لانچ کے اس طرح گھومنے سے ایک اینچ کے فاصلے سے

SCANNED BY JAMSHED

نکل کر دور آگے جا بیٹھا۔ لیکن لانچ یک لخت الٹ گئی۔ اور عمران
اور بے ہوش مادام کومو سمندر میں جا گرے۔ اسی لمحے ان کے
یہ خوف ناک دھماکہ ہوا اور نیچے غوطہ لگاتے ہوئے عمران کو
ہو گیا کہ ان کی لانچ بلو فائر میزائل کا نشانہ بن چکی ہے۔ عمران نے
کا ہاتھ پکڑا۔ اور بجلی کی سی تیزی سے آگے جانے کی بجائے
کو تیرنے لگا جدھر وہ دونوں لانچیں موجود تھیں۔ جب کہ [illegible]
بے ہوش ہونے کی وجہ سے پانی میں گرنے کے فوراً بعد [illegible]
طرف خود بخود کسی لاش کی طرح اٹھ گئی تھی۔ بڑی بڑی لانچیں
سمندر میں واضح نظر آ رہا تھا۔ عمران اور جوانا انتہائی رفتار سے
ہوئے ان میں سے ایک لانچ کے نیچے پہنچ گئے۔ اور پھر انہوں
سطح سے باہر نکال لئے۔ لانچ کافی بڑی تھی۔ اس لئے وہ [illegible]
سائیڈ پر سر نکال لینے کے باوجود محفوظ تھے۔ اسی لمحے انہیں
سمندر میں کودتے ہوئے نظر آئے وہ تیزی سے آگے کی طرف
جا رہے تھے۔

"جلدی کرو جوانا۔ ہمیں اب غوطہ لگا کر یہاں سے دور نکلنا [illegible]
کومو کو اٹھا لینے کے بعد انہوں نے اس پورے علاقے پر [illegible]
کر دینی ہے۔ آؤ ان لانچوں کے عقبی طرف چلو۔ وہ جگہ محفوظ [illegible]
عمران نے جوانا سے کہا۔ اور دونوں نے سانس روک کر
لگائے اور پھر تیزی سے پانی کے اندر ہی آگے کی طرف
چلے گئے۔ ان دونوں کی رفتار خاصی تیز تھی اور وہ اسی طرف
تھے جدھر سے وہ لانچیں آئی تھیں۔ تھوڑی دور جا کر انہوں

باہر نکلے ہی تھے کہ انہیں اپنے عقب میں خوف ناک دھماکوں کی
آوازیں سنائی دینے لگیں۔ ساتھ ہی تیز فائرنگ بھی شروع ہو گئی۔
ایسا لگ رہا تھا جیسے دو پارٹیاں آپس میں ٹکرا گئی ہوں اور پھر ایک
ہی لانچ انتہائی تیز رفتاری سے انہیں اپنی طرف آتی دکھائی دی۔
ان دونوں نے جلدی سے نیچے غوطہ لگایا۔ اور اسی لمحے پانی کی زبردست
ہلچل نے انہیں پانی کے اندر ہی حقیر تنکوں کی طرح ادھر ادھر پٹخنا شروع
کر دیا۔ یہ ہلچل ان کے اوپر سے تیز رفتار لانچ کے گزرنے کی وجہ سے
تھی۔ وہ اپنے آپ کو تیزی سے سنبھال کر ایک بار پھر سطح پر ابھرے
ہی تھے کہ انہیں دور سمندر میں بہت سی موٹر بوٹیں آتی دکھائی
دیں۔ اس کے ساتھ ہی کوسٹ گارڈ کے مخصوص سائرنوں کی آوازیں
بھی سنائی دینے لگیں۔ ان سائرنوں سے معلوم ہوتا تھا کہ آنے
والی موٹر بوٹیں کوسٹ گارڈز کی ہیں۔ وہ یقیناً ان خوف ناک دھماکوں
کی آوازیں سن کر ادھر متوجہ ہوئے ہوں گے۔ اسی لمحے دوسری لانچ
بھی تیزی سے واپس آتی دکھائی دی۔ اور عمران اور جوانا دونوں کو ایک
بار پھر تیزی سے غوطہ لگانا پڑا۔ لانچ ان کے اوپر سے گزر کر تیزی سے
آگے بڑھتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد ان دونوں نے جب سر باہر نکالے
تو وہ یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ کافی دور سمندر پر تختے سے بہتے ہوئے
دکھائی دے رہے تھے۔ ان کی تعداد کافی تھی۔ اور ساتھ ہی سمندر
میں ایسی ہلچل بھی تھی جیسے کچھ افراد ڈوب ابھر رہے ہوں۔

"اوہ اوہ ——— کہیں انہوں نے ہماری دونوں لانچیں تو تباہ نہیں
کر دیں" ——— عمران نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا اور تیزی

سے واپس اُسی طرف کو تیرنے لگا جدھر یہ سب کچھ نظر آرہا تھا
کوسٹ گارڈز کے تیز سائرنوں کی وجہ سے وہ پورا علاقہ
اٹھا تھا۔ اور ابھی عمران اور جوانا ذرا ہی آگے بڑھے ہوں گے کہ
گارڈز کی دس کے قریب بڑی بڑی موٹر بوٹس ان کے سروں پر
"خبردار۔ ورنہ ہلاک کر دیئے جاؤ گے" ——— میگا فون پر
آواز سنائی دی۔

اور عمران نے دونوں ہاتھ پانی سے نکال کر بلند کر دیئے۔
کے سوا اور کوئی صورت ہی باقی نہ رہی تھی۔ کہ وہ کوسٹ گارڈز کی
حاصل کر کے اس سمندر سے باہر نکل سکیں۔ ورنہ تیرتے ہوئے
زندگی بھر ساحل تک نہ پہنچ سکتے تھے کیونکہ وہ جزیرہ جوٹان سے
زیادہ فاصلے پر گہرے سمندر کے اندر تھے

چند لمحوں بعد عمران اور جوانا کو موٹر بوٹ پر کھینچ لیا گیا۔ اور
نے دیکھا کہ جس جگہ اُسے آدمی ابھرتے ڈوبتے دکھائی دیئے
وہاں سے بھی سمندر میں سے افراد کو نکال نکال کر موٹر بوٹوں پر ڈ
رہا تھا۔ اور عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ کیونکہ وہ
ساتھیوں کو پہچان چکا تھا۔ ان کی موٹر بوٹ بھی انہیں اٹھا کر تیزی
اُسی طرف کو بڑھ گئی۔ وہ دونوں مسلح کوسٹ گارڈز کے حکم پر
دونوں ہاتھ سروں پر رکھے بوٹ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ وہاں پہنچ
عمران کو معلوم ہو گیا کہ اس کے تین ساتھی شدید زخمی تھے۔ جب
کو معمولی زخم آئے تھے۔ باقی ٹھیک تھے۔ شدید زخمیوں میں
صدیقی اور صفدر شامل تھے۔ جب کہ نعمانی اور جولیا کو معمولی زخم

SCANNED BY JAMSHED

تھے۔ اور پھر اس نے چوگان کی لاش سمندر سے نکلتی دیکھی تو اس کے
ہونٹ اور زیادہ بھنچ گئے۔ اس کی آدھی کھوپڑی اور جسم کا آدھا حصہ
بھی غائب تھا۔

"کون ہو تم لوگ ——— سمگلر ہو" ——— ایک آفیسر نے ان کی بوٹ
میں آتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"آفیسر ہمارا تعلق انٹرنیشنل انٹی نارکوٹک سے ہے۔ سمگلر تو وہ
تھے جو فرار ہو گئے ہیں۔ ہمارے ساتھی شدید زخمی ہیں۔ پلیز انہیں فوری
طور پر طبی امداد بھی مہیا کرو اور ہمیں ساحل پر لے چلو۔ ہم وہاں جا کر
تمہاری پوری تسلی کر دیں گے" ——— عمران نے بڑے باوقار لہجے
میں کہا۔ اور آفیسر چند لمحے غور سے عمران کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے
چیخ چیخ کر بوٹس کی واپسی کے احکامات دینے شروع کر دیئے۔ عمران
نے پہلے ہی تسلی کر لی تھی کہ اس کا کوئی ساتھی سمندر میں نہ رہ گیا تھا۔
سب کسی نہ کسی حالت میں بوٹس میں پہنچ چکے تھے۔ اس لئے اس نے
واپسی کی بات کی تھی۔

"تم کن سمگلروں کی بات کر رہے ہو" ——— آفیسر نے احکامات
دینے کے بعد مڑ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہیں یہاں سے بڑی بڑی دو لانچیں فرار ہوتی نظر نہیں آئیں آفیسر"
عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"لانچیں ——— نہیں۔ ہم نے تو کوئی لانچ نہیں دیکھی۔ ہمارے آلات
نے یہاں اس ویران جزیرے کے قریب دھماکوں کی آوازیں مارک
کیں تو ہم اس طرف آ گئے" ——— آفیسر نے جواب دیا۔ اور

عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ جان بوجھ کر لی گروپ کی
کی بات گول کر گیا ہے۔

"ٹھیک ہے۔ پھر کوہ قاف کے دیوؤں نے آسمان سے
لانچوں پر پتھر برسائے ہوں گے اور یہ انہی پتھروں کے گرنے کی
تھیں جو تمہارے آلات نے سن لیں۔ ویسے تمہارے آلات
ان دیوؤں کو بھی تو دیکھا ہو گا۔ ہو سکتا ہے۔ ان کے فوٹو بھی کھینچ
ہوں ــــ چلو اچھا ہے۔ اب بچوں کی کہانیوں کے ٹائیٹل بنانے
آرٹسٹوں کو بھی پتہ چل جائے گا۔ کہ اصل دیو کیسے ہوتے ہیں۔
خواہ مخواہ ٹیڑھے میڑھے دیو بنا کر اصل دیوؤں کی بھی مٹی پلید کر
رہتے ہیں" ــــ عمران کی زبان جو نجانے کب سے کھجلا رہی تھی
کی طرح رواں ہو گئی۔

"ہونہہ۔ تو تم اب اپنے آپ کو پاگل ثابت کرنے کی کوشش
رہے ہو۔ تمہیں یہ تو معلوم ہی ہو گا کہ باچان میں منشیات کے سمگ
اور پاگلوں دونوں کی سزا موت ہے" ــــ آفیسر نے بڑے
طنزیہ لہجے میں کہا۔

"دوسرے ملکوں میں تو کوسٹ گارڈ کے نصاب میں قانون
مضمون بھی شامل ہوتا ہے۔ لیکن شاید باچان میں ایسا نہیں ہے
لئے تمہیں یہ علم ہی نہیں کہ سزائے موت صرف کوشش پر نہیں
جا سکتی۔ البتہ اگر تمہاری طرح عقلمند بننے کی کوشش کی جائے
دوسری بات ہے" ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"انہیں ہتھکڑیاں لگا لو۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہ کیسے بچ کر نکل سکتے

SCANNED BY JAMSHED

آفیسر نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے بوٹ
کے دوسرے کنارے کی طرف بڑھ گیا۔ کیونکہ بوٹس اب سمندر کے
اندر کھڑے ہوئے ایک بڑے سے جہاز کے قریب پہنچنے والی تھیں۔
جہاز پر موجود مخصوص نشانات دیکھتے ہی عمران سمجھ گیا کہ اس میں ایمرجنسی
ہسپتال بھی موجود تھے۔ اور اس کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ
ابھر آئی۔ کیونکہ اُسے سب سے زیادہ فکر اپنے شدید زخمی ساتھیوں
کی طرف سے ہی تھی۔

اپنے شاندار انداز میں سجے ہوئے دفتر کی اونچی نشست دار ک
پر بیٹھا یانگ ریسیور کان سے لگائے باتوں میں مصروف تھا کہ یک لخ
میز پر رکھے ہوئے مختلف رنگوں کے ٹیلی فونوں میں سے سرخ رنگ
فون کی گھنٹی کرخت آواز میں بج اٹھی اور باتیں کرتا ہوا یانگ یہ آواز
ہی بُری طرح چونک پڑا۔

"پھر بات کروں گا" ——— اس نے تیز لہجے میں کہا اور ریسیو
سرخ رنگ کا فون ایمرجنسی کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ اس لئے د
کی گھنٹی کی آواز سن کر بُری طرح چونک پڑا تھا۔ اس نے جلدی
ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھالیا۔

"یس ——— یانگ سپیکنگ" ——— یانگ نے کرخت
میں کہا۔

"میں آٹوش بول رہا ہوں۔ کوسٹ گارڈز ہیڈ کوارٹر سے جناب

SCANNED BY JAMSHED

طرف سے ایک دبی دبی سی آواز سنائی دی۔ انداز ایسا تھا کہ
بولنے والا جان بوجھ کر دبا کر بات کر رہا ہو۔ آٹوش کوسٹ گارڈز ہیڈ
وارٹر میں ایک خاصا بڑا آفیسر تھا۔ اور یانگ کا مخبر تھا۔ اس لئے آٹوش
آواز سن کر یانگ اور زیادہ چونک پڑا۔ اس کا مطلب تھا کہ کوئی خاص
قعہ ہو گیا ہے۔

"یس ——— کیا رپورٹ ہے آٹوش۔ کوئی خاص بات" ——— یانگ
قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"جناب ایک اہم اطلاع دینی تھی۔ ابھی ابھی ایمرجنسی بگ لانچ سے
ڈکوارٹر کو اطلاع دی گئی ہے کہ جوٹان جزیرے کے قریب خوفناک
کوں کی آوازیں سنی گئیں۔ جس پر کوسٹ گارڈز نے ریڈ کیا تو وہاں ٹوٹی
لانچوں کا ملبہ سمندر میں بہہ رہا تھا۔ اور سمندر میں افراد ڈوب ابھر
ے تھے۔ انہیں باہر نکالا گیا تو ان میں سے تین شدید زخمی دو معمولی زخمی،
لاش تھی۔ اور باقی ٹھیک حالت میں تھے۔ ان میں ایک سوئس قومیت
عورت۔ ایک ایکریمی اور باقی افراد پاکیشیائی لگتے ہیں۔ لاش کی قومیت
نی ہے۔ وہ ایمرجنسی بگ لانچ میں موجود ہیں اور وہاں زخمیوں کا علاج
رہا ہے۔ ان میں سے ایک آدمی نے بتایا ہے کہ ان کا تعلق انٹرنیشنل
ئم ایجنسی سے ہے۔ اس اطلاع پر ہیڈ کوارٹر سے انہیں ہدایت
ی گئی ہے کہ زخمیوں کو فوری طبی امداد دے کر باقی افراد سمیت ہیڈ کوارٹر
پہنچ کے لئے بھجوا دیا جائے" ——— آٹوش نے اسی طرح دبے
لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یہ تو واقعی اہم اطلاع ہے۔ ان لوگوں کو ہیڈ کوارٹر میں کہاں

دکھا جائے گا" ——— یانگ نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"تحقیقاتی سیل میں جناب" ——— آٹوش نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں دیکھ لیتا ہوں" ——— یانگ نے تیز لہجے میں ک
اور پھر ایک جھٹکے سے اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شدید
کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔ کیونکہ جوٹان جزیرے پر اس کی تنظیم کا
تھا۔ اس لئے اس کے قریب ایسے افراد کا اس حالت میں پائے جان
مطلب تھا کہ ان کی لانچوں کو جزیرے پر سے تباہ کیا گیا ہو گا۔ لیکن
صورت میں اُسے فوراً اس واقعے کی اطلاع مل جاتی تھی جب کہ
ایسی کوئی اطلاع نہ تھی۔

اس نے ایک اور رنگ کے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ——— دوسری طرف سے آپریٹر نے پوچھا۔

"جوٹان جزیرے کے انچارج بارن سے بات کراؤ فوراً" ———
نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"یس باس" ——— دوسری طرف سے سہمے ہوئے لہجے میں
دیا گیا۔ اور یانگ نے رسیور واپس کریڈل پر پٹخ دیا۔ وہ مسلسل
ہونٹ کاٹ رہا تھا۔ اس کی چھٹی حس بتا رہی تھی کہ وہاں کوئی غیر معمولی
پیش آگیا ہے۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی دوبارہ بج اٹھی۔ اور یانگ
ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ——— یانگ نے چیختے ہوئے انداز میں کہا۔

"مادام کومو سے بات کیجئے۔ وہ جوٹان جزیرے پر ہیں" ——— دو
طرف سے آپریٹر نے کہا۔ اور آپریٹر کی بات سن کر یانگ واقعی ا

SCANNED BY JAMSHED

اچھل پڑا جیسے اس کی کرسی کے نیچے طاقتور بم پھٹ پڑا ہو۔

"وہ۔ تو کومو جوٹان پر ہے" ——— یانگ نے بُری طرح بوکھلائے ہوئے
لہجے میں کہا۔ اُسی لمحے کومو کی آواز رسیور پر سنائی دی۔

"ہیلو یانگ ——— میں کومو بول رہی ہوں" ——— کومو کے لہجے میں
ہلکی سی پریشانی کا عنصر نمایاں تھا۔ انداز ایسا تھا جیسے وہ اپنی پریشانی چھپانے
کی شعوری کوشش کر رہی ہو۔

"کومو ——— تم کب سے جوٹان میں ہو" ——— یانگ نے تیز لہجے
میں پوچھا۔

"میں کل شام سے یہاں ہوں۔ میں اپنے مشن کے سلسلے میں مصروف
تھی" ——— کومو نے جواب دیا۔

"اپنے مشن کے سلسلے میں ——— کیا مطلب۔ تمہارا مشن تو پاکیشیا
میں تھا۔ یہاں جوٹان پر کیسے تمہارا مشن پہنچ گیا" ——— یانگ نے انتہائی
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ علی عمران یہاں دارالحکومت میں دیکھا گیا تھا۔ چنانچہ میں نے
روانگی ملتوی کر دی تھی" ——— کومو نے جواب دیا۔

"میرا اندازہ ہے کہ تم کچھ چھپا رہی ہو ڈیئر۔ کھل کر بات کرو۔ تمہارے
اور میرے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس مشن کے سلسلے میں
تمہارا میں باس ہوں۔ ہم دوست ہیں۔ ہو سکتا ہے میں تمہیں اپنے
تجربے کی بنا پر کوئی مفید مشورہ دے سکوں۔ ویسے ایک بات بتا دوں
تمہیں مجھے ایک ایسی اطلاع ملی ہے۔ جس سے پریشان ہو کر میں نے بارن کو
کال کیا تھا۔ لیکن اب تمہاری وہاں موجودگی اور علی عمران کی موجودگی کی بات

سن کر مجھے یقین ہو گیا ہے کہ اطلاع میں جن افراد کے متعلق بتایا گیا ہے کا تعلق یقیناً تمہارے مشن سے ہی ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر تم مجھے پوری تفصیل بتا دو تو ہو سکتا ہے میں تمہارے مشن میں معاونت کر سکوں "۔ یانگ نے بڑے میٹھے لہجے میں کہا۔

" کیا اطلاع ملی ہے تمہیں "۔۔۔۔ دوسری طرف سے کومو نے چونک کر پوچھا۔ اور یانگ نے آتوش سے ملنے والی اطلاع دوہرا دی۔

" اطلاع درست ہے۔ اور اچھا ہوا تم نے مجھے بتا دیا۔ اب میں باقی ماندہ مشن جلد پورا کر لوں گی "۔۔۔۔ کومو کے لہجے میں مسرت تھی۔

" میں نے کہا تو ہے کھل کر بات کرو۔ تم پھر مبہم باتیں کر رہی ہو "۔۔۔۔ یانگ کے لہجے میں باوجود نہ چاہنے کے ہلکی سی تلخی عود کر آئی تھی۔ اور جواب میں کومو نے علی عمران کے جزیرے میں آنے سے لے کر اس کے فرار ہونے تک ساری روئیداد تفصیل سے بتا دی۔

" مطلب یہ کہ بارن مارا گیا۔ اور ساتھی بھی مارے گئے۔ کئی قیمتی لانچیں بھی تباہ ہو گئیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے جزیرے کے اندر کی پوزیشن بھی دیکھ لی اور پھر فرار ہو گئے۔ تمہیں ضرورت کیا تھی اُسے جزیرے پر لانے کی۔ وہیں ہوٹل میں ہی اُسے آسانی سے گولیوں سے چھلنی کیا جا سکتا تھا۔ اور اگر جزیرے پر اُسے لایا ہی گیا تھا تو کیا ضرورت تھی رات اس کی مہمان نوازی کرنے کی اور صبح اس سے گفتگو کرنے کی۔ کیا میں نے تمہیں بتایا نہیں تھا کہ وہ انتہائی خطرناک ترین شخصیت ہے "۔ یانگ اپنے غصے پر کنٹرول نہ کر سکا تھا۔

" سنو یانگ۔ زیادہ غصہ دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے ۔۔۔ کومو گروپ کی باس ہوں جو مناسب سمجھوں گی کر دوں گی۔ مجھے اگر ۔۔۔ معلوم ہوتا کہ تم نے انتہائی نکمے لوگوں کو اپنے گروپ میں شامل کر رکھا ہے تو میں تمہارے گروپ کے آدمیوں پر ہرگز اعتماد نہ کرتی۔ وہ جزیرے ۔۔۔ فرار ہو گئے۔ تمہارے آدمی کچھ نہ کر سکے۔ تمہارے آدمی نے اس ۔۔۔ میزائل فائر کئے۔ لیکن وہ ان کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔ بلو فائر لانچیں مقابلے ۔۔۔ لے آئے لیکن اس کے باوجود ناکام رہے۔ کیا یہی تمہارے گروپ ۔۔۔ کارکردگی ہے۔ کیا انہی لوگوں کے سر پر تم اپنے آپ کو طرم خان سمجھتے ۔۔۔ ہو۔ میں عمران سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دوسرے ممبران ۔۔۔ کے بارے میں معلومات اگلوانا چاہتی تھی۔ اور میں اپنے مقصد میں ۔۔۔ کامیاب رہتی۔ لیکن مجھے کیا معلوم تھا کہ اس کا آدمی اتنی ۔۔۔ سے نہ صرف جزیرے پر پہنچ جائے گا بلکہ تمہارے خاص آدمی ۔۔۔ کا میک اپ کر کے اطمینان سے میرے ساتھ پھرتا رہے گا۔ اور ۔۔۔ تمہارے آدمیوں کو پتہ بھی نہ چل سکے گا۔ تمہارا وہ بارن تو دنیا کا سب ۔۔۔ احمق آدمی تھا۔ جو گیرٹ کو ساتھ لگائے پھر رہا تھا۔ لیکن اُسے ایک ۔۔۔ کے لئے بھی احساس نہ ہو سکا تھا کہ گیرٹ کے روپ میں عمران کا ۔۔۔ ہے۔ اگر میں اپنی صلاحیتوں سے کام لے کر ان کے چنگل سے نہ ۔۔۔ تو تمہارے آدمیوں کی انتہائی ناقص کارکردگی نے تو مجھے مروا ۔۔۔ اتھا "۔۔۔۔ کومو نے انتہائی غصیلے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

" اوہ ڈیئر۔ مجھے تم پر نہیں اپنے آدمیوں پر غصہ آ رہا تھا۔ واقعی یہ ۔۔۔ انتہائی نااہل ثابت ہوئے ہیں۔ میں ان سب کو سزا دوں گا "۔۔۔۔ ۔۔۔ نے یک لخت نرم پڑتے ہوئے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

SCANNED BY JAMSHED

"اب کوئی ضرورت نہیں سزا دینے کی" جو ہونا تھا ہو گیا۔ اور
آئندہ میرے سامنے اس طرح غصہ دکھانے اور چیخنے چلانے کی کو
نہ کرنا سمجھے۔ میں اپنا بُرا بھلا خود سمجھ سکتی ہوں۔ اور یہ بھی سن لو کہ
کسی طرح بھی میرے مشن میں مداخلت نہیں کرنی"۔۔۔۔۔ کومو
بُری طرح بپھر گئی تھی۔

"ارے ارے۔ اتنا غصہ۔ ارے ڈیئر۔ مجھے تو غصہ صرف تمہ
سلامتی کی فکر کی وجہ سے آیا تھا۔ میں تم پر تو اپنی ساری تنظیم بھی قر
سکتا ہوں۔ اصل باس تو تم ہو۔ کومو۔ پلیز اب ہنس دو"۔۔۔۔۔ یانگ
بُری طرح بھیٹر بن گیا تھا۔ اور اس بار کومو کے ہنسنے کی آواز سنائی
اور یانگ کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔

"اوہ شکر ہے۔ تم ہنسی تو سہی۔ بہرحال یہ عمران اور اس کے
اس وقت نیول ہیڈ کوارٹر کے تحقیقاتی سیل میں موجود ہیں۔ وہا
میرے اپنے آدمی موجود ہیں۔ اگر تم کہو تو میں اپنے آدمیوں سے
کا ابھی قیمہ بنوا سکتا ہوں۔ مجھے صرف ایک فون کرنا پڑے گا۔
بس"۔۔۔۔۔ یانگ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ تمہاری اور تمہارے آدمیوں کی کارکردگی
دوبارہ غصہ مت دلاؤ۔ میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ اب میرے
مداخلت نہ کرنا۔ تم پھر مداخلت کر رہے ہو۔ گڈ بائی"۔۔۔۔۔ کومو
ایک بار پھر غصیلے لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم
یانگ نے طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"کاش کومو۔ تم اتنی خوب صورت نہ ہوتیں۔ بہرحال ٹھیک

یانگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر ایک اور رنگ
کے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

"یس۔۔۔۔ نیول ہیڈ کوارٹر"۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی ایک آواز
سنائی دی۔

"آفیسر آف سپیشل ڈیوٹی مسٹر آٹوش سے بات کرائیں۔ میں کنگ نو
بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔ یانگ نے کہا۔ کنگ نو اس کا کوڈ نام تھا جس
کا علم صرف اس کی تنظیم کے آدمیوں کو تھا۔

"ہولڈ آن کریں"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور یانگ نے
ہونٹ بھینچ لیے۔

"یس۔۔۔۔ آٹوش اٹنڈنگ"۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد رسیور پر
آٹوش کی آواز سنائی دی۔

"کنگ نو فرام دس اینڈ"۔۔۔۔۔ یانگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔۔ آٹوش نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"کیا رپورٹ ہے۔ ان ایجنسی والوں کے متعلق"۔۔۔۔۔ یانگ
نے پوچھا۔

"باس۔ میں ابھی وہیں سے آ رہا ہوں۔ میں خود آپ کو کال کرنا
چاہتا تھا۔ وہ ایجنسی والے جیسے ہی نیول ہیڈ کوارٹر پہنچے کچھ لمحے بعد
ایڈمرل صاحب خود وہاں پہنچ گئے۔ اور اس کے بعد ان زخمیوں کو
ان کے ایک خصوصی طیارے کے ذریعے کہیں بھجوا دیا گیا ہے۔ جب کہ
جو افراد جو زخمی نہ تھے وہ ایڈمرل صاحب کے ساتھ ہی ان کی کوٹھی پر
چلے گئے ہیں"۔۔۔۔۔ آٹوش نے جواب دیا۔ اور یانگ یہ عجیب و غریب

SCANNED BY JAMSHED

اطلاع سن کر بُری طرح چونک پڑا۔

"اوہ۔ یہ نیوی کا انچارج ایڈمرل اسکامر ہی ہے ناں ابھی" یانگ نے کہا۔

"یس باس۔ وہی ہیں" —— آٹوش نے جواب دیا، اور یانگ نے اوکے کہہ کر ہاتھ بڑھایا اور کریڈل دبا کر ایک بار پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس —— ایڈمرل اسکامر ریذیڈنس" —— چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک آواز گونجی۔

"ہاؤس کیپر گفتر سے بات کراؤ۔ میں اس کا ایک دوست بول رہا ہوں" یانگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کریں" —— دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور پھر چند لمحوں کے بعد ایک اور آواز ابھری۔

"ہیلو —— گفتر سپیکنگ۔ کون صاحب بات کر رہے ہیں" بولنے والے نے کہا۔

"کنگ فو بول رہا ہوں۔ کیا تم سے فوری ملاقات ہو سکتی ہے۔ ایک ضروری کام ہے" —— یانگ نے بڑے دوستانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ ابھی میں بے حد مصروف ہوں۔ سوری کنگ فو۔ ... ہو گی" —— دوسری طرف سے گفتر نے انتہائی روکھے لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ یانگ نے رسیور رکھ دیا۔ اُسے معلوم تھا کہ اب گفتر ڈائریکٹ فون پہ بات کرے گا

ملاقات سے مطلب بھی یہی تھا۔ تاکہ پی۔ اے ان کی بات نہ سن سکے۔ اور واقعی چند لمحوں بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور یانگ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس —— کنگ فو سپیکنگ" —— یانگ نے سخت لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں گفتر بول رہا ہوں" —— دوسری طرف سے گفتر کی آواز سنائی دی۔ لیکن اس بار اس کا لہجہ انتہائی مؤدبانہ تھا۔

"گفتر —— تمہارا چیف اسکامر کہاں ہے" —— یانگ نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"ایڈمرل صاحب۔ وہ کوٹھی میں موجود ہیں جناب" —— گفتر کے لہجے میں حیرت کا عنصر نمایاں تھا۔

"وہ نیول ہیڈکوارٹر سے چند افراد کو لے کر رہائش گاہ پہ آیا ہے۔ کیا وہ افراد اب بھی یہاں موجود ہیں" —— یانگ نے پوچھا۔

"افراد —— اوہ باس۔ میں سمجھ گیا۔ ابھی آپ کے فون آنے سے چند لمحے پہلے چیف نے مجھے بتایا ہے کہ مہمان ایک چارٹرڈ طیارے سے واپس چلے گئے ہیں۔ اس سے پہلے ان کا فون آیا تھا کہ مہمان آ رہے ہیں۔ ان کے لئے کھانے کا بندوبست کیا جائے۔ چنانچہ میں نے باورچی کو کہہ دیا۔ لیکن پھر چیف اکیلے ہی واپس آئے۔ میرے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ مہمان کسی ضروری کام کی وجہ سے فوری طور پر ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ملک سے باہر چلے گئے ہیں" —— گفتر نے جواب دیا۔

SCANNED BY JAMSHED

"کیا تم یہ معلوم کر سکتے ہو کہ کس پینی کا طیارہ انہوں نے چارٹر کر" ـــ یانگ نے پوچھا۔

"میرا خیال ہے ان کا ڈرائیور بتا سکتا ہے۔ ظاہر ہے ان کے ہی بات ہوئی ہوگی" ـــ گفر نے جواب دیا۔

"اوکے ـــ میں ہولڈ کر رہا ہوں۔ پوچھ کر بتاؤ" ـــ یانگ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس باس" ـــ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ہی رسیور علیحدہ رکھے جانے کی آواز سنائی دی۔ اور لائن پر طاری ہوگئی۔ یانگ کا چہرہ ستا ہوا تھا اور پیشانی پر شکنیں پڑی تھیں۔

"ہیلو باس" ـــ تھوڑی دیر بعد گفر کی آواز دوبارہ رسیور سنائی دی۔

"یس" ـــ یانگ نے کہا۔

"باس میں نے معلوم کر لیا ہے۔ ڈرائیور نے بتایا ہے کہ نے انہیں ہوٹل سکائی دیو کے سامنے چھوڑ دیا تھا۔ انہوں نے سے کہا بھی تھا کہ وہ طیارہ چارٹر کرا کے فوراً واپس جانا چاہتے ہیں کے بعد چیف واپس آگئے" ـــ گفر نے جواب دیا۔

"اوکے" ـــ یانگ نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر کریڈل د لائن کٹتے ہی اس کی انگلیاں ایک بار پھر نمبر پریس کرنے میں مصروف ہوگئیں۔ اس کی عادت تھی کہ وہ جس کام کے پیچھے اُسے آخر تک پہنچا کر ہی سانس لیتا تھا۔ چونکہ لی گروپ

پورے ہیجان میں جگہ جگہ پھیلے ہوتے تھے۔ اس لئے اُسے فون پر ہی ہر قسم کی معلومات آسانی سے مل جایا کرتی تھیں۔

"یس ـــ ہوٹل سکائی دیو" ـــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سیکورٹی آفیسر پامر سے بات کراؤ۔ میں اس کا دوست کنگ فو بول رہا ہوں" ـــ یانگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں" ـــ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور یانگ ایک بار پھر ہونٹ کاٹنے میں مصروف ہو گیا۔

"ہیلو ـــ سیکورٹی آفیسر پامر بول رہا ہوں" ـــ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"پامر۔ تمہارے ہوٹل میں کوئی سوئس عورت جس کے ساتھ پاکیشیائی نوجوان ہوں۔ رہائش پذیر ہیں" ـــ یانگ نے پوچھا۔

"ہاں ہاں ـــ ایک گروپ یہاں رہ رہا تھا۔ لیکن وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہوٹل چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ میں اس وقت کاؤنٹر پر موجود تھا۔ سوئس عورت کا نام جولیا نافٹز واٹر ہے۔ اُسی کے نام پر کمرے بک کرائے گئے تھے۔ لیکن جب کمرے بک ہوئے تو اس گروپ کی تعداد زیادہ تھی۔ مجھے یاد ہے وہ سوئس عورت اور اس کے ساتھ افراد تھے۔ اور یہ ساتوں کے ساتوں پاکیشیائی تھے۔ لیکن اب جب کہ انہوں نے کمرے چھوڑے ہیں تو اس عورت کے ساتھ تین افراد تھے۔ وہ عورت اور اس کا ایک ساتھی شاید کہیں زخمی بھی ہوگئے کیونکہ اس عورت کے سر پر اور اس کے ساتھی کے بازو پر بنڈیج

SCANNED BY JAMSHED

موجود تھی "۔۔۔۔ یامر نے پوری تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

" کیا معلوم کر سکتے ہو کہ وہ کہاں گئے ہیں "۔۔۔۔ یانگ نے پو

" اوہ نہیں باس۔ اگر مجھے پہلے ان کے متعلق علم ہوتا تو میں خیـ کرتا۔ اور وہ ہوٹل کی کاریں بھی نہیں گئے۔ شاید کسی ٹیکسی وغیرہ میں گـ ہوں۔ اس لئے اب تو ان کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہو سکتا "۔۔۔۔ یا نے معذرت خواہانہ لہجے میں جواب دیا۔

" اوکے "۔۔۔۔ یانگ نے کہا اور ایک بار پھر کریڈل دبا کر نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس ۔۔۔ ٹیکسی ہیڈ کوارٹر "۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

" میں اسسٹنٹ پولیس کمشنر سٹی بول رہا ہوں "۔۔۔۔ یانگ نے لہجہ بدلتے ہوئے لیکن انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

" اوہ یس سر ۔۔۔ حکم سر "۔۔۔۔ دوسری طرف سے بو والے کا لہجہ بے حد مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

" ایک سوئس عورت اور تین پاکیشیائی افراد تھوڑی دیر پہلے سکائی دیو سے ٹیکسی میں بیٹھ کر کہیں گئے ہیں۔ فوراً معلوم کر کے بتاؤ لوگ کہاں گئے ہیں۔ اور سنو۔ اٹ از ٹاپ سیکرٹ۔ اور اگر ابھی تک کسی ٹیکسی میں سفر کر رہا ہو۔ تو اس گروپ کو معلوم نہیں چاہیئے۔ مجھے البتہ اس کا نمبر بتا دینا۔ ابھی فوراً یہ کام کرو۔ پانچ منٹ بعد پھر فون کروں گا "۔۔۔۔ یانگ نے اسی طرح میں کہا۔

" جی بہت بہتر سر۔ میں ابھی معلوم کر لیتا ہوں جناب "۔۔۔۔ ٹیکسی ہیڈ کوارٹر سے بولنے والے نے جواب دیا۔ اور یانگ نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔ اسے معلوم تھا کہ باجان میں ٹیکسی کا بڑا مربوط نظام قائم ہے۔ اور ہر ٹیکسی میں نہ صرف فون موجود ہے۔ بلکہ ان کا اپنے ہیڈ کوارٹر سے رابطہ بھی قائم رہتا ہے۔ اس نے پولیس کمشنر کا نام اس لئے لیا تھا کہ اسے معلوم تھا کہ اب ٹیکسی ہیڈ کوارٹر والا مخصوص کوڈ میں ڈرائیورز سے بات کرے گا۔ یہ کوڈ خصوصاً پولیس انفارمیشن کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ تاکہ مسافر کو علم نہ ہو سکے اور مشکوک آدمیوں کو پولیس فوراً چیک کر سکے۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد اس نے دوبارہ فون کیا۔ تو ٹیکسی ہیڈ کوارٹر سے بولنے والے کی آواز سنائی دی۔ یانگ نے جیسے ہی پولیس کمشنر والا تعارف دوہرایا وہ ٹیکسی ڈرائیور فوراً ہی بول پڑا۔

" جناب میں نے معلوم کر لیا ہے۔ سکائی دیو سے ایک سوئس عورت ایک ایکریمی مرد اور چار پاکیشیائی مرد دو ٹیکسیوں میں بیٹھ کر پہلے ہوٹل شنگھائی گئے۔ ان میں سے ایک آدمی اتر کر ہوٹل شنگھائی میں گیا۔ اور پھر تقریباً دس منٹ بعد وہ ایک بریف کیس اٹھا کر واپس آیا۔ اس دوران ٹیکسیاں انگیج رکھی گئیں۔ اس کے بعد وہ ٹیکسیاں ساحل کے قریب واقع چوشان کلب لے جائی گئیں اور وہاں ٹیکسیاں چھوڑ دی گئیں جناب "۔۔۔۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا گیا۔

" ٹھیک ہے ۔۔۔ شکریہ "۔۔۔۔ یانگ نے کہا اور رسیور رکھ

SCANNED BY JAMSHED

دیا۔ اس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔ آخر کار اس نے انہیں ڈھونڈ ہی نکالا تھا۔ اس نے سوچا کہ اب کومو کو اطلاع کر دی جائے۔ کیونکہ اسے یقین تھا کہ کومو دس بار بھی پیدا ہو جائے۔ تو اس کا سراغ نہ لگا سکے گی۔ چنانچہ اس نے ایک بار پھر ریسیور اٹھایا ہی تھا کہ کچھ سوچ کر ریسیور رکھ دیا۔ اور میز کی دراز کھول کر ایک جدید قسم کا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ اس پر کومو کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کی۔ اُسے معلوم تھا کہ کومو کے ہاتھ میں موجود پلاٹینم کے خوب صورت زیبائشی کڑے کے اندر جدید قسم کا وسیع حلقہ عمل کا ٹرانسمیٹر موجود ہے۔

"ہیلو ہیلو — یانگ کالنگ اوور" — فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد بار بار یہی فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک رابطہ قائم نہ ہو سکا۔ اور جب یانگ مایوس ہو کر ٹرانسمیٹر آف ہی کرنے والا تھا کہ ٹرانسمیٹر کا ریسیونگ بلب جل اٹھا۔ اور کومو کی مترنم آواز سنائی دی۔

"ہیلو مادام کومو۔ فرام دس اینڈ ہواز کالنگ اوور" — کومو کے لہجے میں بے پناہ وقار تھا۔

"تمہارا یانگ بول رہا ہوں ڈیئر اوور" — یانگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ یانگ تم۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی مجھے۔ مجھے کال ریسیو کرنے کے لئے ٹوائلٹ میں آنا پڑا ہے اوور" — کومو کا لہجہ بدل گیا۔

"میں معلوم کرنا چاہتا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا کیا ہوا۔ میں نے انہیں تلاش کر لیا اوور" — یانگ نے کہا۔

"نہیں وہ نیول ہیڈ کوارٹر سے ایڈمرل اسکامر کے ساتھ اس کی رہائش گاہ پر گئے تھے۔ جب کہ زخمیوں کو نیوی کے طیارے سے کہیں بھیج دیا گیا تھا۔ میرے آدمیوں نے ایڈمرل اسکامر کی رہائش گاہ کو چیک کیا۔ تو پتہ چلا کہ وہ وہاں پہنچے ہی نہیں۔ اب میرے آدمی انہیں تلاش کر رہے ہیں اوور" — کومو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اپنے آدمیوں کو واپس بلا لو۔ مجھے ابھی اطلاع ملی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی ساحل کے پاس چوشان کلب میں موجود ہیں۔ وہ سوئس عورت ایک ایکریمی مرد اور چار پاکیشیائی مرد۔ ایڈمرل نے انہیں ہوٹل سکائی وے کے سامنے چھوڑا۔ وہاں سے انہوں نے کمرے چھوڑے۔ اندر وہ سوئس عورت جس کا نام جولیا نافٹر واٹر بتایا گیا ہے۔ اس کے ساتھ تین پاکیشیائی مرد تھے۔ وہ ایکریمی اور ایک پاکیشیائی مرد شاید باہر کھڑے رہے تھے۔ بہرحال وہ سب دو ٹیکسیوں میں بیٹھ کر ہوٹل سنگھائی گئے۔ وہاں وہ ایکریمی اندر گیا۔ اور پھر بریف کیس اٹھا کر واپس آیا۔ اور پھر وہ سیدھے چوشان کلب پہنچ گئے اور اب بھی وہیں ہیں۔ میں نے سوچا کہ تمہیں اطلاع کر دوں اوور" — یانگ نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ یانگ ویری گڈ۔ واقعی اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ تمہاری تنظیم کی کارکردگی اتنی بری نہیں ہے جتنی میں نے سمجھی تھی۔ بہرحال تعاون کا شکریہ۔ اب میں ان سے نمٹ لوں گی اوور" — اس بار کومو کے لہجے میں تعریف تھی اور یانگ مسکرا دیا۔

"شکریہ کومو۔ تمہیں بتانے کی تو ضرورت نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جس طرح انہوں نے گیرٹ کا میک اپ

SCANNED BY JAMSHED

کر کے جزیرے پر موجود ہر آدمی کو ڈاج دے دیا تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا
ہے کہ یہ لوگ میک اپ کے فن میں بے حد ماہر ہیں۔ اس لئے ہو سکتا ہے
کہ وہاں یہ کسی نئے میک اپ میں ہوں۔ اس لئے اچھی طرح چیک کر
اوور"۔۔۔۔ یانگ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ ڈر رہا ہو کہ یہ بات
کرنے سے کہیں کومو ناراض نہ ہو جائے۔

"شکریہ۔ یہ تم نے کام کی بات بتائی ہے۔ میں خیال رکھوں گی
ایک بار پھر شکریہ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کومو نے
ہنستے ہوئے جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ یانگ
نے مسکراتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر
مسرت اور اطمینان کے آثار نمایاں تھے۔ اُسے یقین تھا کہ اب کومو
آسانی سے ان کا شکار کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔

چوشان کلب ایک رہائشی کلب تھا۔ اس کا رقبہ کئی ایکڑوں
میں پھیلا ہوا تھا۔ انتہائی خوب صورت باغ۔ آبشاریں۔ گھاس کے میدان
اس کلب کے ایریے میں شامل تھے۔ اور اس کلب میں چار چار کمروں
کا ایک ایک سیٹ جگہ جگہ بنا ہوا تھا۔ ان کمروں میں ان سیٹوں کی تعداد
تقریباً چالیس کے قریب تھی۔ ان کمروں میں دنیا کی جدید ترین سہولیات
مہیا کی گئی تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ یہ کمرے جاپان کے امراء طبقے اور خصوصاً
...انوں میں بے حد مقبول تھے۔ یہاں وہ ہوٹل والی گہما گہمی۔ شور کی بجائے
...یب سا سکون موجود تھا۔ ایسا سکون جو انسان کے دل کی بے ترتیب
...ھڑکنوں کو خود بخود ایک آہنگ میں کر دیتا تھا۔ اور اس کے دل میں
...دگی کی لہریں سی دوڑنے لگ جاتی تھیں۔ ان کمروں میں ہر مطلوبہ چیز
...ک جھپکنے میں مہیا کر دی جاتی تھی۔ اور پہنچائی جانے والی ہر چیز کا معیار
...ئی بے حد اعلیٰ ہوتا تھا۔ چوشان کلب میں ایک بھی مرد ملازم

SCANNED BY JAMSHED

نہ تھا۔ تمام سٹاف ویٹرس سے لے کر سپروائزر، منیجر تک انتہائی خوب صورت۔ نوجوان اور مخصوص انداز میں تربیت یافتہ لڑکیوں پر مشتمل تھا۔ یہی وجہ تھی کہ یہ کلب پورے باجان میں شیطان کی طرح مشہور اور باجان کا نوجوان اور امیر طبقہ تو اس کلب پر ایک لحاظ سے فریفتہ تھا۔ لیکن یہ کلب مہنگا اس قدر تھا کہ اچھے اچھے امیر لوگ یہاں ہفتے سے زیادہ عرصہ رہائش رکھنے کے متحمل نہ ہو سکتے تھے۔ کلب کی مالکہ لیڈی چیر رنگ تھی۔ حالانکہ وہ لیڈی کہلاتی تھی لیکن در حقیقت وہ ایک نوجوان اور خوب صورت لڑکی تھی۔ کلب اس کی والدہ نے قائم کیا تھا۔ اور اس کی والدہ چونکہ لیڈی چوانگ کہلاتی تھی۔ اس لئے والدہ کی وفات کے بعد جب نوجوان چیر رنگ کلب کی مالک بنی تو اسے بھی لیڈی چیر رنگ ہی کہا جانے لگا۔ لیکن چیر رنگ۔ نوجوان اور خوب صورت ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی باوقار انداز میں زندگی بسر کرتی تھی اس لئے بھی وہ لیڈی کہلانے کی مستحق تھی۔ کلب کے مرکزی ہال کی پشت میں اس کا انتہائی شاندار دفتر تھا۔ جب کہ اس کی رہائش کلب کے ساتھ ہی اپنے لئے بنائے گئے ایک خصوصی بنگلے میں تھی۔ لیڈی چیر رنگ کی والدہ کے زمانے میں کلب میں مردوں کی اچھی خاصی تعداد تھی۔ لیکن یہ سب مرد سیکورٹی سے متعلق تھے۔ اور لڑنے بھڑنے کے ماہر تھے۔ یہی وجہ تھی کہ کلب میں کسی بڑے سے بڑے غنڈے کو بھی بے اصولی کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ لیکن لیڈی چوانگ کی موت کے بعد جب لیڈی چیر رنگ کلب کی مالک بنی تو اس نے کلب کو مکمل طور پر مردوں سے پاک کر دیا۔ البتہ اس نے سیکورٹی کے لئے بھی ایسی عورتیں ملازم رکھیں جو نشانہ بازی اور لڑائی بھڑائی کے فن میں مردوں سے بھی زیادہ طاق تھیں۔ مردوں کے ہٹ جانے کی وجہ سے ایک دو بار بڑے غنڈوں نے یہاں من مانی کرنے کی جرأت کی۔ لیکن سیکورٹی گرلز نے ان کا وہ حشر کیا کہ اب تو بڑے سے بڑا ہتھ چھٹ بھی جوشان کلب کا نام آتے ہی سہم جاتا تھا۔ اب یہ دوسری بات تھی کہ اس کلب میں دنیا کا ہر شیطانی کھیل کھلے عام کھیلا جاتا تھا۔ چونکہ باجان کے قانون کے مطابق چار دیواری کے اندر سوائے قتل کے اور ہر چیز جائز تھی اس لئے پولیس یا کوئی بھی سرکاری ایجنسی کا کلب کے اندر داخل نہ ہو سکتا تھا۔ ویسے بھی باجان کے اعلیٰ ترین حکام جوشان کلب کے مستقل ممبروں میں سے تھے۔ اس لئے کسی کو یہاں کا رخ کرنے کی بھی جرأت نہ ہوتی تھی۔

لیڈی چیر رنگ اپنے شاندار دفتر میں بیٹھی دنیا کی سب سے قیمتی شراب کا جام سامنے رکھے وی سی آر پر ایک انتہائی ایکشن فلم دیکھنے میں مصروف تھی۔ اسے ذاتی طور پر ایکشن فلمیں دیکھنے کا جنون تھا۔ اس نے خود بھی مارشل آرٹ کے ماہر ترین استادوں سے باقاعدہ مارشل آرٹ کی طویل تربیت حاصل کی تھی۔ اور عام طور پر یہ کہا جاتا تھا۔ کہ لیڈی چیر رنگ کا مقابلہ مارشل آرٹ میں کم ہی افراد کر سکتے ہیں۔ لیکن لیڈی چیر رنگ کا فن صرف سیکھنے اور پھر روزانہ اس کی مشق کرنے تک ہی محدود تھا۔ اسے کبھی اس فن کا عملی مظاہرہ کرنے کی ضرورت پیش نہ آئی تھی۔ کیونکہ اس کے پاس اس فن کی ماہر عورتیں ملازم تھیں۔ لیڈی چیر رنگ فلم دیکھنے میں محو تھی کہ میز پر پڑے ہوئے سرخ

SCANNED BY JAMSHED

رنگ کے ٹیلی فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی۔
گھنٹی کی آواز ایسے تھی جیسے دور کہیں مندر میں کانسی کی گھنٹیاں بج رہی ہوں۔ لیڈی جیررنگ نے چونک کر ٹیلی فون کی طرف دیکھا۔ اس کی فراخ پیشانی پر ناگواری کی شکنیں نمودار ہوئیں۔ جیسے اتنی دلچسپ گفتگو کے دوران ٹیلی فون کی گھنٹی نے ـــــ بے جا مداخلت کی ہو۔ لیکن اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
"یس" ـــــ لیڈی جیررنگ نے باوقار لہجے میں کہا۔
"جاشی بول رہی ہوں کاؤنٹر سے۔ یہاں ایک گروپ آیا ہے جو ایک رہائشی سیٹ طلب کر رہے ہیں۔ ایک سوئس لڑکی۔ ایک عورت اور چار ایشیائی مرد ہیں۔ وہ اپنے آپ کو سیاح بتاتے ہیں لیکن کاغذات وغیرہ ان کے پاس نہیں ہیں"
"تو منیجر سے بات کرنی تھی۔ مجھے فون کیوں کیا ہے" ـــــ لیڈی جیررنگ کا لہجہ تلخ ہو گیا۔
"منیجر نے سیٹ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ کیونکہ کاغذات کے بغیر اصولاً کرایے پر سیٹ نہیں دیا جا سکتا۔ لیکن اس گروپ کا ایک آدمی اصرار کر رہا ہے کہ وہ لازماً یہیں رہیں گے۔ وہ ایک ہفتے کا کرایہ ایڈوانس دینے کے لئے تیار ہیں۔ میرے بے حد انکار کے باوجود وہ بضد ہیں اور اس کا کہنا ہے کہ اس کی بات آپ سے کرا دی جائے۔ مجبوراً میں نے آپ کو فون کیا ہے" ـــــ جاشی نے انتہائی مؤدبانہ ہوتے لہجے میں کہا۔
"کراؤ بات۔ کیا کہتا ہے وہ" ـــــ لیڈی جیررنگ نے

منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور بات کرنے پر بھی آمادہ اس لئے ہوئی تھی کہ جو چار کمروں کے سیٹ کا کرایہ یہ گروپ ایڈوانس دینے کی طاقت رکھتا ہے تو لازماً یہ بے حد امیر لوگ ہوں گے۔
"ہیلو ـــــ کیا میں لیڈی سیررنگ سے مخاطب ہوں۔ ویسے مجھے اب تک یہ بات سمجھ میں نہیں آئی۔ کہ سیررنگ مؤنث مذکر کیسے ہو سکتا ہے۔ اگر لیڈی سیررنگ ہو گی تو پھر مسٹر سیررنگ بھی ضرور ہو گا"
رسیور سے ایک معصوم سی آواز سنائی دی۔ اور لیڈی جیررنگ بے اختیار مسکرا دی۔ اس کے چہرے پر موجود کوفت کے آثار یکلخت غائب ہو گئے تھے۔
"آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ میرا نام جیررنگ ہے سیررنگ نہیں ہے" لیڈی جیررنگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ویسے اُسے بولنے والے کا اس انداز میں بات کرنا خاصا منفرد اور خوشگوار لگا تھا۔ کیونکہ جب سے اس نے ہوش سنبھالا تھا۔ سب لوگ اس سے ہمیشہ مؤدبانہ انداز میں ہی بات کرتے تھے۔
"رانگ ـــــ اوہ سوری۔ لیکن یہ محترمہ کاؤنٹر گرل جو اپنے آپ کو جاشی کہہ رہی ہیں۔ جب کہ ہمارے ملک کے ایک علاقے کی مقامی زبان میں ماسی بوڑھی خالہ کو کہتے ہیں۔ اور یہ محترمہ ماسی تو خاصی نوجوان ہیں۔ بہرحال ماسی نے یہ نمبر ملایا ہے پھر یہ رانگ نمبر کیسے ہو سکتا ہے۔ البتہ یہ بات دوسری ہے کہ یہ محترمہ واقعی ماسی ہو۔ میرا مطلب ہے بوڑھی ہو۔ لیکن ری کنڈیشنڈ ہونے کی وجہ سے نوجوان نظر آ رہی ہو۔ جاپان تو ری کنڈیشننگ کے معاملے میں ویسے بھی بے حد مشہور ہے۔

ہمارے ملک میں جو کاریں چل چل کر ہر طرف سے گھس جاتی ہیں
ہر انجر پنجر ٹوٹ پھوٹ جاتا ہے ۔ میرا مطلب ہے سڑکوں کے
میں اچھل اچھل کر بوڑھی ہو جاتی ہیں انہیں باچان بھیج دیا جاتا ہے
کنڈیشنڈ کرنے کے لئے ۔ اور جب یہ بوڑھی کاریں یہاں سے و
آتی ہیں تو بالکل ان محترمہ ماسی کی طرح چمکتی دمکتی اور نوجوان نظر آ
دوسری طرف سے بولنے والے کی زبان جیٹ طیارے کی سپیڈ سے
زیادہ تیز چل رہی تھی ۔ اور لیڈی جیررنگ کا ہنسی کے مارے بُر
ہو رہا تھا ۔ لیکن اپنے وقار کی وجہ سے وہ بمشکل اپنے آپ کو بلند
سے ہنسنے سے روکے ہوئے تھی ۔

" رانگ نہیں جیررنگ ——— بہرحال آپ فون جاشی کو دیں
لیڈی جیررنگ نے اپنی ہنسی کو روکتے ہوئے کہا ۔

" یس ——— جاشی بول رہی ہوں " ——— دوسری طرف سے
کی آواز سنائی دی ۔

" جاشی ۔ اس گروپ کو ان کی مرضی کے کمرے دے دو
یہ صاحب جو میرے ساتھ بات کر رہے تھے انہیں میرے دفتر
دو " ——— لیڈی جیررنگ نے کہا ۔

" یس میڈم " ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور اس
ساتھ ہی رسیور رکھ دیا گیا ۔ اور اس کے ساتھ ہی لیڈی جیررنگ
حلق سے اتنا بلند قہقہہ نکلا کہ وہ خود بھی حیران رہ گئی ۔

" بوڑھی خالہ ۔ رانگ ۔ سیرنگ ۔ ری کنڈیشنڈ ۔ ماسی ۔ بہت
انتہائی دلچسپ باتیں کرتا ہے یہ آدمی " ——— لیڈی جیررنگ

SCANNED BY JAMSHED

تے ہوئے کہا ۔ اور پھر وہ فلم کی طرف متوجہ ہو گئی ۔ لیکن اب اُسے فلم
ی نہ لگ رہی تھی ۔ اس لئے اس نے اُسے بند کر دیا ۔ اس کے ذہن
یں مسلسل اس آدمی کی باتیں ہی گھوم رہی تھیں ۔ وہ شراب کی چسکیاں
لینے میں مشغول ہو گئی ۔ اُسے اس آدمی کے آنے کا انتظار تھا ۔ لیکن
ب آدھے سے بھی زیادہ گھنٹہ گزر گیا ۔ اور وہ نہ آیا تو اس
ٹھنے کے لئے انگڑائی لی ۔ کیونکہ اب اس کے دفتر سے جانے
گیا تھا ۔ وہ انگڑائی لے کر کرسی سے اٹھی ہی تھی کہ دروازے پر
ک کی آواز سنائی دی ۔

یس ——— کم ان " ——— لیڈی جیررنگ نے چونک کر کہا ۔ اور
ی میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا ۔ دوسرے لمحے
زہ کھلا اور ایک خوب صورت لڑکی جس نے کلب کی مخصوص یونیفارم
ہوئی تھی اندر داخل ہوئی ۔

ڈام ۔ ایک پاکیشیائی مرد جس کا نام علی عمران ہے اور ایک
ن عورت جولیا نا آپ سے ملنے کے لئے آئے ہیں ۔ انہیں کاؤنٹر
جاشی نے بھیجا ہے " ——— آنے والی لڑکی نے جو اس کی
ڑی تھی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا ۔

نہیں یہیں بھیج دو ۔ میں تو کافی دیر سے ان کی منتظر تھی " ———
جیررنگ نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔

لڑکی اثبات میں سر ہلاتی ہوئی باہر چلی گئی ۔ لیڈی جیررنگ
سے اٹھ کر کمرے میں ٹہلنے لگی ۔ اس کے جسم پر انتہائی مختصر
تھا ۔ وہ دفتر میں ایسا ہی لباس پہن کر بیٹھتی تھی ۔ بھاری لباس

SCANNED BY JAMSHED

وہ صرف دفتر سے باہر نکلتے ہوئے استعمال کرتی تھی۔ کیونکہ
میں وہ کسی سے نہ ملتی تھی۔ ملاقاتیوں کے لئے وزٹنگ گیلری
تھی۔ اور وہ اس لباس میں اپنے آپ کو بے حد ہلکا پھلکا محسوس
کرتی تھی۔ لیکن اس نے ان دونوں سے وزٹنگ گیلری میں ملنے
کی بجائے انہیں خلاف معمول دفتر میں ہی بلا لیا تھا۔ کیونکہ وہ
ہی دلچسپ اور انتہائی بے تکلفانہ باتوں سے پوری طرح
چاہتی تھی۔ دل کھول کر ہنسنا چاہتی تھی۔ اور اُسے معلوم
وزٹنگ گیلری میں سیکرٹری بھی موجود ہو گی اس لئے وہ
کر نہ ہنس سکے گی۔

چند لمحوں بعد ہی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ایشیائی
داخل ہوا اس کے پیچھے واقعی ایک سوئس قومیت کی لڑکی
خاصی خوب صورت نظر آ رہی تھی۔ نوجوان نے اندر داخل ہو
بے اختیار ایک ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھ لیا۔ اس کے چہرے
شرم کے آثار ابھر آئے وہ تیزی سے مڑا۔

"بب ــ بب ــ بیڈ روم۔ نوجوان۔ لل ــ لڑکی
کا بیڈ روم" ــ نوجوان نے بُری طرح بوکھلائے ہوئے
میں کہا۔ اور اُسی طرح آنکھوں پر ہاتھ رکھے واپس دروازے
طرف بڑھنے لگا۔

"کمرے کی سجاوٹ تو بیڈ روم جیسی نہیں ہے۔ بلکہ
ہے" ــ دروازے پر کھڑی ہوئی سوئس لڑکی نے
تلخ لہجے میں کہا۔

"دفتر ــ اوہ۔ پھر اس بے چاری کو اتنی تنخواہ نہ ملتی ہو گی۔ کہ
لباس سلوا لے۔ بیچ ــ بیچ ــ بے چاری" ــ اس نوجوان نے
جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈالا۔ اور پھر مڑ کر وہ لیڈی جیررنگ کی
طرف بڑھا۔ آنکھوں پر ہاتھ بدستور رکھا ہوا تھا۔ لیکن اب وہ ذرا
ہاتھ کو ہلا کر نیم باز آنکھوں سے اُسے دیکھتا اور پھر اسی طرح دوبارہ
آنکھیں بند کر لیتا جیسے اس نے کوئی خوفناک چیز دیکھ لی ہو۔ لیڈی
جیررنگ حیرت کے ساتھ ساتھ قدرے ناخوشگوار انداز میں اس
خوب صورت ایشیائی نوجوان کی حرکتیں دیکھ رہی تھی۔ لیکن اُسے سمجھ
نہ آ رہی تھی کہ آخر یہ نوجوان کر کیا رہا ہے۔

"مم ــ مم ــ معافی چاہتا ہوں۔ اس وقت تو یہی کچھ ہو سکتا
ہے۔ لنڈے سے جا کر لے لو" ــ نوجوان کا جیب میں موجود
ہاتھ باہر آیا۔ اور اس نے ہاتھ لیڈی جیررنگ کی طرف بڑھاتے
ہوئے کہا۔ اس کی مٹھی بند تھی۔

"کیا ہے یہ ــ اور تم کیا کہہ رہے ہو۔ لنڈے کا کیا مطلب"
لیڈی جیررنگ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور لاشعوری
طور پر ہاتھ نوجوان کے آگے بڑھے ہوئے ہاتھ کی طرف بڑھا دیا۔
دوسرے لمحے اس کے ہاتھ پر ایک چھوٹی مالیت کا مڑا تڑا نوٹ
رکھا تھا۔

"لگ ــ لگ ــ کیا مطلب" ــ لیڈی جیررنگ کا لہجہ
دیکھتے ہی یک لخت بدل گیا۔

"کیا تم ڈھنگ کا لباس نہیں پہن سکتیں" ــ اچانک اس

SCANNED BY JAMSHED

سوئس لڑکی نے قدرے ناگوار لہجے میں کہا۔

" ارے جولیا۔ بے چارے کی غربت کا مذاق کیوں اڑا رہی
ڈھنگ کا لباس ہوتا تو پہن نہ لیتی۔ لیکن اب کیا کیا جائے
معلوم ہوتا تو میں کافی ساری رقم جیب میں رکھ کر آتا" ——
نوجوان نے اُسی طرح آنکھوں پہ ہاتھ رکھے رکھے کہا۔ لیکن
وہ انگلیوں کے درمیان سے اس طرح اُسے دیکھ رہا تھا جیسے
کو کسی چیز کے دیکھنے سے منع کر دیا جائے تو وہ اُسے چوری
دیکھنے لگتے ہیں۔

" شٹ اپ —— یو نانسنس —— تمہاری یہ جرأت کیسے
کہ تم لیڈی چیرنگ کا مذاق اڑاؤ" —— لیڈی چیرنگ
انتہائی غصیلے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔ ساری صورت حال
اس کی سمجھ میں آرہی تھی۔ چونکہ وہ مختصر ترین لباس پہنے کھڑی
اس لئے یہ ایشیائی نوجوان اُسے غریب سمجھ کر اُسے لباس خرید
کے لئے یہ چھوٹا سا نوٹ خیرات میں دے رہا تھا۔

البتہ لیڈی چیرنگ نے غصہ دکھانے کے ساتھ ساتھ
کرسی کی پشت پہ رکھا ہوا اپنا قیمتی گاؤن اٹھایا اور اُسے پہن

" اوہ۔ اب ٹھیک ہے۔ پردے کے اندر جو ہو سو ہو"
نوجوان نے آنکھوں سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے ایک طویل
ہوئے کہا۔

" تم میرا مذاق اڑا رہے تھے۔ جانتے ہو میں کون ہوں
تو آدھا بار جان کھڑے کھڑے خرید لوں" —— لیڈی چیر

تک موجود تھا۔

" باقی آدھا بھی خرید لو۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ کم از کم اس کے
ے تمہیں بیٹھنا پڑے گا۔ اور جب میزبان بیٹھتا ہے تب بیچارے
انوں کو بھی بیٹھنے کی اجازت ملتی ہے" —— اس نوجوان نے منہ
تے ہوئے کہا۔ اور لیڈی چیرنگ بے اختیار ہنس پڑی۔

" اوہ سوری۔ واقعی مجھے خیال نہیں رہا۔ بیٹھو۔ ویسے پہلے تعارف
جائے تو بہتر ہے۔ میرا نام لیڈی چیرنگ ہے۔ اور میں اس
ب کی مالک ہوں" —— لیڈی چیرنگ نے مصافحے کے لئے
تھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ اس نوجوان کی خوبصورت بات نے اس کا
صہ واقعی دور کر دیا تھا۔

" تم کلب کی مالک ہو تو میں اپنی مرضی کا مالک ہوں۔ میرا نام
عمران ہے۔ اور یہ جولیانا فرٹز واٹر ہیں۔ یہ میری اخلاقیات کی مالک
ہیں۔ اس لئے اگر یہ اجازت دیں تو میں تم سے مصافحہ کر سکتا ہوں
ورنہ نہیں" —— اس نوجوان جس نے اپنا نام عمران بتایا تھا منہ
بناتے ہوئے کہا۔ لیکن اس نے مصافحے کے لئے اپنا ہاتھ آگے
بڑھایا۔

" اگر تمہیں ہر معاملے میں وائف کی اجازت کی ضرورت پڑتی
ہے تو پھر تم اپنی مرضی کے مالک کیسے ہو گئے۔ ویسے بیٹھو۔ تم بےحد
دلچسپ آدمی ہو۔ اور اس لئے میں تم سے ملنا چاہتی تھی۔ لیکن تمہاری
وائف بے حد سنجیدہ لگتی ہے" —— لیڈی چیرنگ نے خفت
مٹانے والے لہجے میں کہا۔

" لیڈی جیررنگ ۔ میرا نام مس جولیانا فٹزواٹر ہے ۔ یہ
لئے بتا رہی ہوں کہ تم آئندہ مجھے اس مسخرے کی وائف
ہم نے بھی اس مسخرے کو صرف اس لئے ساتھ رکھا ہوا
گروپ کا وقت ہنسی خوشی کٹ سکے " ۔۔۔ جولیا نے انت
لہجے میں کہا ۔ اور لیڈی جیررنگ چونک پڑی ۔

" اوہ ۔ ویری سوری ۔۔۔ مجھے معاف کر دیجئے ۔ آپ
خاتون ہیں ۔ مجھے آپ سے مل کر بے حد مسرت ہوئی ہے
لیڈی جیررنگ نے اس بار بڑے باوقار اور سنجیدہ لہجے
اس کے ساتھ ہی وہ تم سے آپ پر آ گئی تھی ۔

" شکریہ لیڈی جیررنگ ۔۔۔ ہم نے آپ کے کلب
شہرت سنی تھی ۔ اس لئے ہم نے سوچا کہ یہاں رہائش رکھ
جولیا کا لہجہ اور بھی زیادہ باوقار ہو گیا ۔ عمران اس طرح بے
کے سے انداز میں بیٹھا کمرے کی سجاوٹ دیکھ رہا تھا جیسے
میں اکیلا ہو ۔

" آپ کو یہاں کوئی تکلیف نہ ہو گی ۔ آپ کیا پینا پسند
میرے پاس انتہائی پرانی شرابوں کا سٹاک موجود ہے ۔ جو آپ
فرمائیں " ۔۔۔ لیڈی جیررنگ اب مستقل جولیا سے ہی مخا
تھی ۔ اس نے عمران کو اس طرح نظر انداز کر دیا تھا جیسے اس
وجود ہی نہ ہو ۔

" شکریہ ۔۔۔ میں شراب نہیں پیتی " ۔۔۔ جولیا نے
منہ بناتے ہوئے کہا جیسے لیڈی جیررنگ نے اسے ش

SCANNED BY JAMSHED

ے زہر پینے کی دعوت دے دی ہو ۔
شراب نہیں پیتیں ۔۔۔ کیا مطلب ۔ یہ کیسے ممکن ہے " ۔۔۔
ی جیررنگ کی حیرت سے آنکھیں پھٹنے کے قریب ہو گئیں ۔

مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ میں کچھ بول سکتا ہوں " ۔۔۔ عمران نے
لخت مٹھی بند کر کے چھوٹی انگلی کھڑی کرتے ہوئے کہا ۔
ے پرائمری سکول کے بچے کلاس سے باہر جانے کے لئے
ند سے اجازت لینے کے لئے اشارہ کرتے ہیں ۔

تم خاموش رہو ۔ خواہ مخواہ پھر مسخری باتیں کر کے ہماری عزت
ب کر دو گے " ۔۔۔ جولیا نے عمران کو بری طرح جھڑکتے
ئے کہا ۔

رے ارے ۔ کہنے دیجئے ۔ ان کی دلچسپ باتیں سننے کے
تو میں نے انہیں یہاں بلایا ہے " ۔۔۔ لیڈی جیررنگ نے
ے ہوئے کہا ۔

مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ مجھے پیاس لگی ہے " ۔۔۔ عمران نے ہکلاتے
ئے کہا ۔

اوہ ۔۔۔ آپ کا مطلب ہے کہ آپ شراب پینا چاہتے ہیں
۔۔۔ لیڈی جیررنگ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا ۔

ارے ارے نہیں ۔ خدا کے لئے دوبارہ یہ نام نہ لیجئے
دادی اماں کے کان بہت بڑے ہیں ویسے تو وہ اتنی بہری ہیں
ن کے کان کے قریب ڈھول تو کیا پورا آرکسٹرا بجایا جائے
تی انہیں آواز نہیں سنائی دیتی ۔ لیکن اپنے مطلب کی بات وہ

SCANNED BY JAMSHED

ہزاروں میلوں سے سن لیتی ہیں۔ اور دادی اماں کہتی ہیں کہ جو
اس کا خانہ خراب ہوجاتا ہے۔ اور میں فی الحال اپنے متوقع
نہیں کرنا چاہتا۔ ویسے ہم نے شراب پینے کے لئے علیحدہ
مقرر کر رکھا ہے۔ اس کا نام جوزف ہے۔ خالص شراب کی
پی جاتا ہے۔ اور پھر بھی پیاسے کا پیاسا رہتا ہے۔ میں تو
کیونکہ میرے کان سوکھ گئے ہیں" —— عمران کی زبان ا
رواں ہوگئی۔ اور جولیا نے تو بُرا سا منہ بنالیا لیکن لیڈی جیر
ہنسنے لگی۔

"آپ کی باتیں بعض اوقات میری سمجھ میں نہیں آتیں۔
خراب سے کیا مطلب ہوا اور پھر پانی نہ ملنے سے آپ کے
سوکھ سکتے ہیں" —— لیڈی جیررنگ نے ہنستے ہوئے کہا
"ہمارے ہاں بیگم یعنی وائف کو اہل خانہ کہتے ہیں۔ اور
خانہ۔ اور میں نے پہلے بتایا ہے کہ مس جولیانا میری اخلا
ہیں۔ اس کا مطلب جیسے آپ نے سمجھ لیا تھا کہ وائف کا
مطلب نہیں لیا جاتا۔ ہمارے ہاں متوقع وائف شادی
ہی اپنے ہونے والے شوہر کی اخلاقیات کی مالک بن جاتی
لئے میں شراب پی کر بقول دادی اماں اپنا خانہ خراب نہیں
خراب چیزوں کی ڈیلیو ڈاؤن ہوجاتی ہے۔ اور ڈیلیو ڈاؤن
پھر گاہک دوڑ جاتے ہیں" —— عمران کی زبان ایک بار
اور لیڈی جیررنگ اب اس طرح ہنس رہی تھی جیسے وہ
اور جو ایک دلچسپ کہانی سن کر ہنسے جا رہی ہو۔

تم خاموش نہیں رہ سکتے۔ خواہ مخواہ کی بکواس کئے جا رہے ہو" ——
نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔
لیکن میں تو کافی دیر تک خاموش بیٹھا رہا ہوں۔ بے شک لیڈی
نگ اوہ سوری جیررنگ سے پوچھ لیجئے۔ لیکن میرے خاموش
نے کے باوجود جب خواہ مخواہ کی بکواس بند نہ ہوئی تو مجبوراً مجھے
پڑا۔ کیوں لیڈی۔ ویسے ایک بات ہے۔ یہ لیڈی والا لفظ بڑا
سا ہے۔ مجھے تو یوں لگتا ہے جیسے میں کسی انتہائی بوڑھی کھوسٹ
ت سے مخاطب ہوں۔ جس کی ناک پر ایک ایک من کے وزنی
شوں کی عینک رکھی ہوئی ہو۔ آپ تو پردے سے باہر بھی بے حد
صورت لگ رہی ہیں۔ پردے کے اندر کے متعلق تو میں کچھ
نہیں سکتا۔ متوقع خانہ خراب ہوجانے کا امکان ہے" ——
ان بھلا کہاں خاموش رہنے والا تھا۔ اور اس بار لیڈی جیررنگ کے
ساتھ جولیا بھی نہ چاہنے کے باوجود ہنس پڑی۔
لیکن اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا۔ ٹیلی فون کی
ٹی بج اٹھی۔ اور لیڈی جیررنگ نے چونک کر ریسیور اٹھالیا۔
یس" —— لیڈی جیررنگ نے انتہائی باوقار لہجے میں کہا۔
مادام —— لی گروپ کے چیف یانگ کی مسٹر کومو آپ سے بات
چاہتی ہیں" —— دوسری طرف سے کہا گیا۔
اوہ کومو۔ ارے جلدی بات کراؤ۔ بڑے عرصے بعد بات ہو رہی
ے اس سے" —— لیڈی جیررنگ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے کومو
نام سنتے ہی اس کا دل فرطِ مسرت سے کھل اٹھا ہو۔ ویسے بھی اس

SCANNED BY JAMSHED

کے چہرے پر شدید اشتیاق کے آثار ابھر آئے تھے۔ جب "...
سنتے ہی عمران اور جولیا دونوں چونک پڑے۔ انہوں نے ایک...
کو معنی خیز نظروں سے دیکھا۔

"ہیلو چیئر رنگ ——— میں کومو بول رہی ہوں" ——— دوسر...
ریسیور سے ایک مترنم آواز سنائی دی۔ ٹیلی فون کے ساتھ...
موجود تھا اور شاید یہ لاؤڈر اس لئے نصب تھا کہ لیڈی چیئر...
فون پر ہونے والی کالیں ٹیپ کرتی رہتی ہو گی۔ بہرحال لاؤڈر...
بخوبی سارے کمرے میں سنائی دے رہی تھی۔

"اوہ کومو ڈیئر۔ تم تو مجھے بھول ہی گئیں۔ سنا ہے یانگ نے...
گھول کر پلا دیا ہے" ——— لیڈی چیئر رنگ نے انتہائی بے...
میں کہا۔ اور دوسری طرف سے کومو کی مترنم ہنسی سنائی دی۔

"مجھے اس نے کیا گھول کر پلانا ہے۔ وہ تو بے چارہ میرے...
دُم ہلاتا رہتا ہے۔ اور اب تو میں نے اس کی تنظیم کو بھی سنبھ...
اب لی گروپ کی بجائے یہ کومو گروپ کہلائے گا۔ تم سنا...
کلب کیسا جا رہا ہے" ——— کومو نے ہنستے ہوئے لہجے...

"شاندار جا رہا ہے۔ آؤ نا کبھی۔ بڑا عرصہ ہو گیا تم سے ملاقا...
تمہیں یاد ہو گا کہ تمہاری شادی سے پہلے ہمارا کتنا وقت اکٹھ...
تھا" ——— لیڈی چیئر رنگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس وقت میری طرح تم بھی تو فارغ تھیں۔ میں نے شاد...
تم نے کلب سنبھال لیا" ——— کومو کی آواز سنائی دی۔
چیئر رنگ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

...چیئر رنگ ——— میں نے ایک خاص مقصد کے لئے تمہیں فون کیا ہے۔
...ے گروپ کے مخالف افراد تمہارے کلب میں رہائش پذیر ہیں۔
تمہارے کلب کی بجائے وہ کسی اور جگہ ہوتے تو میں اب تک وہ
...ہی تباہ کر چکی ہوتی۔ لیکن مسئلہ تمہارے کلب کا آ گیا۔ اس لئے میں
...سوچا کہ تم سے بات کر لوں۔ تم انہیں اپنے کلب سے نکال باہر
...و۔ یہ گروپ ایک سوئس عورت ایک ایکریمی اور چار پاکیشیائی
...دوں پر مشتمل ہے۔ اور اس کے لیڈر کا نام عمران ہے جب کہ اس
...س لڑکی کا نام جولیانا ہے۔ یہ عمران میک اپ کا بڑا ماہر ہے۔
...لئے ہو سکتا ہے اس نے میک اپ کر لیا ہو۔ اور نام بھی بدل لیا
بہرحال اس کی سب سے بڑی شناخت یہ ہے کہ وہ انتہائی مسخری
...یں کرتا ہے" ——— کومو نے اس بار بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران اور جولیا ——— یہ دونوں تو میرے دفتر میں میرے سامنے
...د ہیں۔ انتہائی شریف اور سادہ لوگ ہیں۔ تم کیسی باتیں کر رہی ہو"
...ڈی چیئر رنگ کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔

"کیا کہہ رہی ہو۔ تمہارے دفتر میں موجود ہیں۔ سنو انہیں فوراً
...ہر نکالو۔ ورنہ مجبوراً مجھے تمہارا کلب تباہ کرنا پڑے گا" ——— دوسری
...طرف سے کومو نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ لیڈی چیئر رنگ کچھ کہتی عمران نے اٹھ کر اس
...ہاتھ سے ریسیور جھپٹ لیا۔

"اتنی حسین لڑکی کو اتنے کرخت لہجے میں بات نہیں کرنی چاہئے۔
...ا اس کا حسن بھی کرخت ہو جاتا ہے۔ تم لیڈی چیئر رنگ کے کلب کی

تباہی کی بات کر رہی ہو۔ تم اپنی اور اپنے شوہر یانگ کی خیر منا
میرے ساتھ مس جولیانا موجود ہیں اور مس جولیانا نے مجھے تم
کرتا دیکھ لیا ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ کتیا کے بچے۔ میں صرف جیررنگ کی و
خاموش رہی تھی ورنہ اب تک تمہاری کٹی پھٹی لاشیں کلب کے
ہی زمین میں دفن ہو چکی ہوتیں۔ اور اب بھی کلب کے چاروں طرف
آدمی اس پر بم برسانے کے لئے موجود ہیں۔ میرا ایک اشارہ تم
کے لئے موت کا پیغام ثابت ہو گا" ——— دوسری طرف ت
نے کھا جانے والے لہجے میں کہا۔

"تم نے میری ماں کو گالی دے کر اپنی عبرت ناک موت مق
ہے کومو۔ تم جیسی لڑکیاں تو میری ماں کے پیروں کی خاک چاٹ
رہنا فخر سمجھتی ہیں۔ اب تک میں نے سوچا تھا کہ تمہیں یا تمہارے
یانگ سے میری براہِ راست کوئی دشمنی نہیں ہے۔ اس لئے میں
یانگ سے معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا۔ ورنہ میں تمہیں تمہارے
جزیرے سمیت دس بار بھسم کر چکا ہوتا۔ لیکن اب تم نے میری
گالی دے کر ناقابل معافی جرم کیا ہے۔ اور اب تمہیں اور تمہا
شوہر کو اس کا عبرت ناک نتیجہ بھگتنا ہو گا۔ انتہائی عبرت ناک"۔
عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اور دھڑام سے ریسیور کر
پٹخ دیا۔ غصے کی شدت سے اس کا چہرہ آگ کی طرح دھک رہا
اور آنکھوں سے جیسے چنگاریاں سی نکل رہی تھیں۔

جولیا اور لیڈی جیررنگ دونوں ہی لاشعوری طور پر بری طرح

SCANNED BY JAMSHED

گئی تھیں۔

"چلو جولیا۔ اور لیڈی جیررنگ تمہیں فکر کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم
یہاں سے جا رہے ہیں۔ تمہارا کلب تباہ نہیں ہو گا" ——— عمران کا لہجہ
ابھی تک اس قدر سنجیدہ تھا کہ لیڈی جیررنگ کے جسم میں بے اختیار
سردی کی تیز لہریں سی دوڑنے لگیں۔ جب کہ جولیا جو اس سے پہلے
عمران کو ڈانٹ رہی تھی۔ ایسی کبوتری کی طرح سہمی ہوئی کھڑی تھی جیسے
اچانک خوف ناک اور طاقتور بلی نظر آ گئی ہو۔

"تم ——— تم ——— میری بات سنو۔ تمہیں یہاں سے جانے کی
ضرورت نہیں ہے۔ میرے کلب میں موجود افراد پر کوئی ہاتھ نہیں اٹھا
سکتا۔ میں تمہاری حفاظت کی گارنٹی لیتی ہوں" ——— لیڈی جیررنگ نے
ہکلاتے ہوئے کہا۔

"ابھی عمران کے بازوؤں میں اتنا بل موجود ہے لیڈی جیررنگ کہ وہ
پنی ماں کو گالی دینے والے کی گردن اپنے ہاتھوں سے مروڑ سکے۔
بہرحال تمہاری آفر کا شکریہ۔ آؤ جولیا" ——— عمران نے تیز لہجے میں
کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ لیڈی جیررنگ خاموش
بیٹھی انہیں جاتے دیکھتی رہی۔ عمران اور جولیا کے چلے جانے کے
باوجود اس کے جسم میں دوڑنے والی سردی کی لہریں مسلسل جاری تھیں۔
سے یقین نہ آ رہا تھا کہ اس قدر معصوم اور مزاحیہ باتیں کرنے والا
دمی اس انداز میں بھی بدل سکتا ہے۔ اس کی آنکھوں کے سامنے
عمران کا غصے سے دھکتا ہوا چہرہ ابھی تک موجود تھا۔ اور اس کے
ذہن میں عمران کے لہجے کی خوف ناک سرسراہٹ ابھی تک گونج رہی

SCANNED BY JAMSHED

تھی۔ آہستہ آہستہ وہ نارمل ہوتی گئی۔ اور پھر جھٹکا لے کر وہ سیدھی ہوئی اور جلدی سے ٹیلی فون کا ریسیور اٹھا لیا۔

"سلاگو کو ڈھونڈھ کر اس کی مجھ سے بات کراؤ" ——— لیڈی چیررنگ نے کرخت لہجے میں کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

سلاگو اس کی والدہ کا دوست تھا۔ اور طویل عرصے تک بے شمار بین الاقوامی مجرم تنظیموں میں شامل رہا تھا۔ وہ اُسے انکل سلاگو کہتی تھی۔ پھر شاید کسی ایکسیڈنٹ کی وجہ سے اس کے ذہن پر اثر پڑا۔ وہ طویل عرصے تک ہسپتالوں میں پڑا رہا۔ گو وہ بالکل صحت مند ہو گیا لیکن اس نے جرائم کی دنیا کو قطعی طور پر ترک کر دیا۔ اس کے ذہن میں یہ بات راسخ ہو گئی تھی کہ اُسے جرائم کی وجہ سے سزا ملی اور جب اس نے سچے دل سے جرائم سے توبہ کی تو اُسے مکمل صحت مل گئی۔ چنانچہ اس نے جرائم کی دنیا ترک کر کے اپنا ایک ذاتی ادارہ بنا لیا۔ جسے وہ سلاگو ایڈ کا نام دیتا تھا۔ اس کا کام شریف اور معصوم افراد کو مجرموں سے تحفظ دینا تھا۔ وہ اس کے لئے کوئی فیس نہ لیتا کیونکہ اس کے پاس بے شمار دولت تھی۔ دنیا کے بڑے بڑے بینکوں میں اس کی نقد رقم اس قدر کثیر تعداد میں موجود تھی کہ ان کے ماہانہ منافع سے وہ نوابوں سے بھی زیادہ شاندار انداز میں زندگی گزار رہا تھا۔ سلاگو ایڈ میں اس نے بے شمار افراد کو ملازم کر رکھا تھا۔ ایک کمرشل پلازہ کی ایک پوری منزل اس نے دفتر کے طور پر حاصل کر رکھی تھی۔ چونکہ وہ بغیر کسی معاوضے لوگوں کی مدد کرتا تھا اس لئے حکومت نے بھی اُسے باقاعدہ لائسنس

دے رکھا تھا۔ لیکن سلاگو کی فیلڈ صرف عام جرائم کی حد تک لوگوں کا تحفظ تھا۔ وہ بڑی تنظیموں کے چکر میں نہ پڑتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ بڑی تنظیمیں بھی اس کے آڑے کبھی نہ آئی تھیں۔ لیڈی چیررنگ کو سلاگو کا دھیان اس لئے آیا تھا کہ اُسے احساس ہو رہا تھا کہ یہ بظاہر معصوم اور مسخرہ سا نوجوان درحقیقت کوئی بہت بڑی شخصیت ہے۔ یا تو کوئی بہت بڑا مجرم ہے۔ یا پھر کوئی بہت بڑا جاسوس۔ بہرحال وہ سلاگو سے اسی بارے میں بات کرنا چاہتی تھی۔

تھوڑی دیر بعد ٹیلی فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی۔ اور لیڈی چیررنگ نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

"یس" ——— لیڈی چیررنگ نے کہا۔

"مادام۔ سلاگو صاحب اپنے دفتر میں موجود تھے۔ لیکن انہوں نے کہا کہ وہ خود آپ کے پاس آ رہے ہیں" ——— دوسری طرف سے آپریٹر نے کہا۔

"او کے۔ جیسے ہی وہ آئیں انہیں فوراً میرے دفتر میں بھیج دینا" لیڈی چیررنگ نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ وہ خود بھی سلاگو سے تفصیل سے بات کرنا چاہتی تھی۔ اس لئے اُسے یہ سن کر اور زیادہ اطمینان ہو گیا تھا کہ سلاگو خود اس کے پاس آ رہا ہے۔

تقریباً دس منٹ بعد دروازے پر دستک ہوئی۔

"یس ——— کم ان انکل" ——— لیڈی چیررنگ نے کہا۔ اُسے بٹن دبا کر دروازہ کھولنے کی ضرورت اس لئے نہ تھی کہ عمران اور جولیا کے آنے اور جانے کے بعد اس نے بٹن آف ہی نہ کیا تھا۔ دوسرے

SCANNED BY JAMSHED

لمحے دروازہ کھلا اور سفید بالوں اور سفید مونچھوں لیکن جوان اور صحت مند چہرے اور جسم والا لمبا تڑنگا سلاگو مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا۔

"خوش آمدید انکل" ـــــ لیڈی چیررنگ نے کرسی سے سلاگو کا استقبال کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"آج کیسے بے بی کو انکل کی یاد آگئی" ـــــ سلاگو نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر بڑی گرمجوشی سے لیڈی چیررنگ سے مصافحہ کیا۔

"پہلے آپ اپنی پسندیدہ شراب کا ایک جام لے لیں پھر بتاتی ہوں" ـــــ لیڈی چیررنگ نے مسکراتے ہوئے کہا، اور سامنے موجود ایک الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے الماری کھولی تو عجیب وغریب ڈیزائن کی بوتلوں سے بھری ہوئی تھی۔ ایک سائیڈ پر خوب صورت گلاس بھی موجود تھے۔ چونکہ لیڈی چیررنگ جانتی تھی کہ سلاگو شراب میں سوڈا ملا کر پینے کا عادی نہیں ہے اس لئے اس نے ایک بوتل اٹھائی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے ایک بڑا گلاس بھرا اور بوتل بند کر کے دوبارہ اپنی جگہ رکھنے کے بعد اس نے جام اٹھا کر صوفے پر بیٹھے ہوئے سلاگو کے ہاتھ میں دے دیا۔

"آج کوئی خاص بات لگتی ہے بے بی۔ ورنہ تم تو دفتر میں کم ملاقات کرنا پسند ہی نہیں کرتیں۔ مجھے جب تمہاری سیکرٹری کا فون ملا تو میں کلب ہی آ رہا تھا۔ چنانچہ میں نے سوچا کہ تم سے ملاقات ہو جائے گی۔ لیکن یہاں آ کر جب سیکرٹری نے بتایا کہ دفتر میں ہی مجھ سے ملنا چاہتی ہو۔ تو یہی بات ہے میں بڑا حیران ہوں"

سلاگو نے جام لیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"واقعی ایک خاص بات ہو گئی ہے۔ مجھے یہ بتائیں کہ آپ کسی پاکیشیائی کو جانتے ہیں۔ جس کا نام علی عمران ہے" ـــــ لیڈی چیررنگ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا اور علی عمران کا نام سنتے ہی سلاگو اس طرح جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا کہ جام اس کے ہاتھوں سے گرتے گرتے بچا۔ اس کی آنکھیں اتنی تیزی سے پھیلی تھیں اور چہرے پر ایسے خوف کے آثار نمودار ہوئے تھے جیسے اس نے اچانک کوئی خوف ناک بھوت دیکھ لیا ہو۔

"کک ـــ کک ـــ کیا کہہ رہی ہو بے بی۔ کیا تم نے واقعی علی عمران کا ہی نام لیا ہے" ـــــ سلاگو نے انتہائی خوف زدہ لہجے میں کہا اور لیڈی چیررنگ اس کے اس ردعمل کو دیکھ کر بری طرح چونک پڑی۔

"مگر آپ کو کیا ہوا انکل۔ میں نے ایک آدمی کا ہی نام لیا ہے۔ کسی بھوت کا تو نام نہیں لے لیا" ـــــ لیڈی چیررنگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں جس علی عمران کو جانتا ہوں وہ بھوت سے بھی زیادہ خوفناک آدمی ہے۔ مم ـــ مگر تم کیوں پوچھ رہی ہو" ـــــ سلاگو نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ اس نے جام تو میز پر اس طرح رکھ دیا تھا جیسے اس کی اہمیت ہی ثانوی ہو گئی تھی۔ البتہ وہ دوبارہ صوفے پر بیٹھ ضرور گیا تھا۔ لیکن اس کا جسم صرف صوفے پر ٹکا ہوا تھا۔

SCANNED BY JAMSHED

"ابھی تھوڑی دیر پہلے ایک صاحب یہاں میرے دفتر میں موجو
تھے۔ انہوں نے اپنا نام علی عمران بتایا۔ ان کے ساتھ ایک سو
لڑکی تھی جس کا نام جولیانا فٹزواٹر تھا۔ وہ بے حد مزاحیہ اور ہنس
والی باتیں کرتے ہیں۔ انتہائی دلچسپ اور خوب صورت باتیں۔
لیڈی جیررنگ نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ پھر وہ یقیناً وہی علی عمران ہوگا۔ بالکل وہی بلکہ
سے بھی زیادہ معصوم۔ لیکن درحقیقت کھیٹر یئے سے بھی زیادہ خو
لیکن وہ یہاں کیسے آ گیا" ـــــ سلاگو نے سر ہلاتے ہوئے کہ

"پہلے آپ مجھے بتائیں کہ یہ دراصل ہے کون۔ کیا کوئی بہت
مجرم ہے" ـــــ لیڈی جیررنگ نے کہا۔

"مجرم۔ اور عمران۔ بے بی جیررنگ۔ عمران کو مجرم کہنا ب
ہے جیسے دن کو رات کہنا۔ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے
کام کرتا ہے۔ اور دنیا کی بڑی سے بڑی مجرم تنظیمیں اس ک
سن کر اس طرح کانپنے لگ جاتی ہیں جیسے انہوں نے موت کا
سن لیا ہو۔ کوئی اُسے عزرائیل کہتا ہے تو کوئی اُسے معصوم شی
بہرحال اور کچھ ہو نہ ہو۔ دنیا بھر کے مجرموں کے لئے وہ واقعی
سے کم نہیں ہے۔ لیکن تم مجھے تفصیل بتاؤ کہ وہ یہاں کیسے
اور اب کہاں ہے۔ میں اس سے ملنا چاہتا ہوں۔ کسی زما
اس نے مجھ پر ایک احسان کیا تھا۔ حالانکہ میں اس وقت م
میں ایک بین الاقوامی تنظیم میں شامل تھا۔ اور ایک مشن کے
میں گریٹ لینڈ کے ایک شہر آکسفورڈ میں موجود تھا کہ میری

نظیم کے خوف ناک آدمیوں نے مجھے گھیر لیا۔ اور میں واقعی ان کے
ہاتھوں مارا جاتا۔ کیونکہ میں اتفاق سے پھنسا تھا اور وہ مسلح بھی تھے۔
اور تعداد میں بھی چار تھے۔ یہ کارروائی ایک ہوٹل میں ہو رہی تھی۔
میرے دشمنوں نے مجھے اس طرح پھنسا ہوا دیکھ کر طنزیہ اور فخریہ
انداز میں قہقہے لگانے شروع کر دیئے۔ اور واقعی ان کا یہ حق تھا۔
کہ سلاگو ان کے ہتھے چڑھ گیا تھا۔ اور میں بے بسی کی تصویر بنا کھڑا
تھا۔ کہ یک لخت قریب کی میز سے اٹھ کر ایک چھوٹی عمر کا معصوم
نوجوان آگے بڑھ آیا۔ اس نے انہیں اس طرح میرا مذاق اڑانے
سے منع کیا۔ جس پر میرے دشمنوں نے اس پر ہاتھ چھوڑ دیا۔ اور
ہیں سے ان کی کم بختی کا آغاز ہو گیا۔ وہ خوف ناک لوگ چند منٹوں
کے بعد اپنی ہڈیاں تڑوائے وہیں ہال ہی میں پڑے سسک رہے
تھے۔ اور میں حیرت سے اس انسانی بجلی کو دیکھتا رہ گیا۔ میرے تصور
میں بھی نہ آسکتا تھا کہ انسان اس قدر پھرتیلا اور لڑائی بھڑائی کے فن
اس قدر مشاق بھی ہو سکتا ہے۔ اور اگر یہ سب کچھ میری آنکھوں
کے سامنے نہ ہوا ہوتا تو میں مر کر بھی اس پر یقین نہ کرتا۔ بہرحال اس
نے ان چاروں کو فرش بوس کرنے کے بعد مجھے کہا کہ میں چاہوں
ان پر انہی کے انداز میں ہنس سکتا ہوں۔ اور چاہوں تو خاموشی
سے جا سکتا ہوں۔ اس وقت تو میں نے جان بچا کر نکل جانے میں
افیت سمجھی۔ لیکن بعد میں جب میں نے اپنے باس سے اس
قعے کا ذکر کیا اور اس نوجوان کا حلیہ اور اس کی پھرتی اور مہارت
ذکر کیا تو میرے باس نے مجھے بتایا کہ میری جان بچانے والا

SCANNED BY JAMSHED

آکسفورڈ یونیورسٹی کا طالب علم علی عمران ہے۔ طالب علم ہونے
باوجود اس نے بڑے بڑے مجرموں کا ناطقہ بند کر رکھا ہے۔ ام
مجھے جب اس کے متعلق تفصیلات بتائیں تو میں حیران رہ گیا۔
میں بھی میں اس کے متعلق سنتا رہا۔ وہ پاکیشیا سیکرٹ سرو
لئے کام کرنے لگ گیا تھا۔ بے شمار بار میں نے اس کا ذکر
اس کے کارنامے سنے۔ لیکن اس سے دوبارہ ملاقات کبھی
سکی۔ پاکیشیا میں کبھی گیا ہی نہ تھا۔ اور سچی بات یہ ہے کہ میں
سے کسی مجرم کی حیثیت سے ملنا بھی نہ چاہتا تھا۔ کیونکہ وہ آدمی
کا وجود ہی برداشت نہیں کر سکتا۔ اب تم نے ذکر کیا تو مجھے
سب کچھ یاد آ گیا اور خوشی کی بات یہ ہے کہ اب میں مجرم نہیں
اس لئے اب میں اس سے ملنا چاہتا ہوں اور اس کے اس
کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں"۔۔۔ سلاگو نے بڑے عقیدت
لہجے میں عمران کے متعلق تفصیل بتلاتے ہوئے کہا اور لیڈی
حیرت سے سلاگو کی باتیں سنتی رہی۔ عمران کا معصوم چہرہ بار
کی آنکھوں کے سامنے آتا۔

"میں آپ کی باتوں پر کبھی یقین نہ کرتی انکل سلاگو۔ اگر میں
اس کا دوسرا روپ نہ دیکھ لیا ہوتا۔ وہ واقعی ایک معصوم
نظر آ رہا تھا۔ لیکن پھر اس کا چہرہ اور اس کا لہجہ جس طرح بدل
بدلے ہوئے انداز کی وجہ سے اب مجھے آپ کی باتوں پر
آ گیا ہے۔ کاش مجھے پہلے معلوم ہوتا کہ میں دنیا کے اس
اور عظیم آدمی سے مل رہی ہوں۔ میں نے تو اُسے دفتر میں

یا تھا کہ بس وہ دلچسپ باتیں کرتا ہے۔ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ
وہ کیا آدمی ہے"۔۔۔ لیڈی چیئرنگ نے بے اختیار جھرجھری
لیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔۔ اس کے بدلے ہوئے انداز سے۔ کیا مطلب پلیز
بی۔ مجھے پوری تفصیل بتاؤ"۔۔۔ سلاگو نے منت بھرے
لہجے میں کہا اور لیڈی چیئرنگ نے اُسے عمران سے ہونے والی
پہلی بات سے لے کر ان کے یہاں سے جانے تک کی پوری تفصیل سنا
دی۔ گومو اور اس کے درمیان ہونے والی تمام گفتگو کا ایک ایک
لفظ بتا دیا۔

"اوہ۔ تو وہ یہاں لی گروپ کے یانگ کے پیچھے آیا ہے۔ اس
کا مطلب ہے کہ لی گروپ اور یانگ کے دن پورے ہو گئے۔
اوہ خدایا تیرا شکر ہے۔ یانگ اور اس کی تنظیم کے متعلق مجھے
پوری تفصیلات کا علم ہے۔ انہوں نے نہ صرف باچان بلکہ اس
سارے علاقے پر اندھیر گردی کی انتہا کر رکھی ہے۔ میں نے کئی بار سوچا
کہ اس کے آڑے آؤں لیکن ہر بار میں دل مسوس کر رہ گیا۔ کیونکہ
اس کا مقابلہ کرنا میرے بس سے باہر تھا۔ لیکن اب مجھے یقین
ہے کہ قدرت نے آخر کار اُسے عبرت ناک انجام سے دوچار کرنے
کا فیصلہ کر لیا ہے۔ تم پہلے معلوم کرو کہ کیا عمران کلب میں موجود
ہے یا نہیں۔ میں اس سے فوراً ملنا چاہتا ہوں۔ میرے پاس ایسی
ثبوت موجود ہیں جن سے اس کے مشن میں بے حد مدد ملے گی"۔
سلاگو نے کہا۔ اور لیڈی چیئرنگ نے سر ہلاتے ہوئے ریسیور

SCANNED BY JAMSHED

کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور لیڈی۔۔ نے چونک کر ریسیور اٹھا لیا۔

"یس" ۔۔۔ لیڈی چیر رنگ نے باوقار لہجے میں کہا۔

"مادام ۔۔۔ علی عمران صاحب کا فون ہے۔ وہ آپ سے ضروری بات کرنا چاہتے ہیں" ۔۔۔ دوسری طرف سے ۔۔ نے کہا اور لیڈی چیر رنگ علی عمران کا نام سن کر چونک ۔۔ صوفے پر بیٹھا ہوا سلاگو بھی لاؤڈر پر چونکہ فون پر ہونے والی ۔۔ سن رہا تھا۔ اس لئے وہ بھی عمران کی فون کال کا سن کر بے ۔۔ اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوہ ۔۔۔ فوراً بات کراؤ" ۔۔۔ لیڈی چیر رنگ نے ۔۔ اشارے سے سلاگو کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"میری ضرور بات کرانا" ۔۔۔ سلاگو نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور لیڈی چیر رنگ نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہیلو لیڈی چیر رنگ۔ میں نے فون اس لئے کیا ہے کہ ۔۔ کی شان میں ہونے والی گستاخی کی معافی مانگوں۔ اس کو ۔۔ کی وجہ سے میں آتے ہوئے آپ کا شکریہ ادا نہ کر سکا تھا ۔۔ میرا لہجہ بھی آپ جیسی خوب صورت اور حسین دوشیزہ سے ۔۔ والے آفاقی آداب نہ رکھتا تھا۔ اور سچی بات یہ ہے کہ وہ ۔۔ اخلاقیات کی کنٹرولر بھی میرے سر پر چڑھی بیٹھی تھی۔ اور نہ صرف ۔۔ بیٹھی تھی بلکہ کنٹرولنگ سوئچ بھی دبائے ہوئے تھی۔ میں ۔۔ کوشش کی تھی کہ میں اکیلا جا کر مل لیتا ہوں۔ آخر لیڈی چیر۔۔ ۔۔ بوڑھی عورت سے ملنے میں کیا حرج ہے۔ لیکن ایسے معاملات میں ۔۔ کی چھٹی تو کیا چھ ہزار حسیں اکٹھی جاگ پڑتی ہیں۔ اس لئے وہ میرے ۔۔ گئی کہ وہ بھی میرے ساتھ جائے گی۔ چنانچہ مجبوراً مجھے اسے ۔۔ لے آنا پڑا۔ اور واقعی آپ کو دیکھنے کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ ۔۔ کی چھ کی چھ ہزار دیں حسیں درست طور پر جاگی تھیں۔ ورنہ آپ تو ۔۔ قدر حسین تھیں کہ وہ بے چاری باقی ساری عمر اخلاقیات پر پڑ ۔۔ نے والی گردہی جھاڑتی رہ جاتی" ۔۔۔ عمران کی زبان پوری رفتار ۔۔ چل رہی تھی اور لیڈی چیر رنگ کے چہرے پر گلاب کھلتے جا رہے ۔۔ جب کہ صوفے پر بیٹھا ہوا سلاگو مسلسل مسکرائے چلا جا رہا تھا۔

"آپ کی تعریف کا بے حد شکریہ۔ اگر مجھے انکل سلاگو نے آپ کے ۔۔ پوری تفصیل نہ بتا دی ہوتی تو یقیناً آپ کی یہ خوب صورت باتیں ۔۔ کریں اپنے مستقبل میں سنجانے کتنے رنگ بھر لینے پر مجبور رہو ۔۔" ۔۔۔ لیڈی چیر رنگ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"انکل سلاگو۔ تو یہاں جاپان میں چاچا کیدو کو انکل سلاگو کہتے ہیں" ۔۔ ان کے لہجے میں حیرت تھی۔

"چاچا کیدو ۔۔۔ کیا مطلب" ۔۔۔ لیڈی چیر رنگ نے حیرت ۔۔ لہجے میں چونک کر پوچھا۔

"ہمارے ہاں ایک خوب صورت لڑکی تھی۔ لیکن آپ سے کم تھی۔ ۔۔ اس کا نام ہیر تھا۔ اور اس کا ایک عاشق تھا۔ مجھ سے تو بہر حال بڑا ۔۔ حسن تھا۔ اس کا نام رانجھا تھا۔ وہ دونوں عشق کے آفاقی آداب ۔۔ مطابق ایک دوسرے سے ملتا چاہتے تھے۔ اور مستقبل کو

ٹیکسی کلر کرنا چاہتے تھے ۔لیکن درمیان میں آگیا ظالم سماج کا نمائندہ
نام چاچا کیدو تھا اور پھر اسس بے چاری ہیر کی شادی ہوگئی
آدمی سے ۔لیکن ظاہر ہے ہیر پر تو آفاقی آداب کا بھوت سوار
وہ شادی کے باوجود آفاقی آداب کو چھوڑنے پر تیار نہ ہوئی
کیدو کے ہاتھ سے اُسے زہر کا پیالہ پینا پڑا ۔اور وہ رانجھا
پاگل ہو کر مر گئے ۔یہ تھا چاچا کیدو ۔جو اب یہاں بھی آن ٹپکا
بے فکر رہیں آپ کو اب سالم پیالہ پینے کی ضرورت نہ رہے
ایک انجکشن سے کام چل جائے گا "۔۔۔۔ عمران نے تفصیل
ہوئے کہا ۔اور لیڈی جیررنگ کھلکھلا کر ہنس پڑی ۔

" تو آپ مجھے واقعی زہر کا انجکشن لگوانا چاہتے ہیں ۔بہرحال
نہیں آئی "۔۔۔۔ لیڈی جیررنگ نے ہنستے ہوئے کہا ۔

" لازماً آجاتی ۔اگر آپ کے انکل سلامو درمیان میں نہ آجاتے
ہاں تو سب جانتے ہیں کہ ابتدائے آفاقی آداب میں تو
لیکن انتہائے آفاقی آداب کا منظر بدل جاتا ہے ۔پھر زہر کی
جاتے ہیں چیاؤں چیاؤں کرتے ہوئے دس بارہ بچے ۔لیکن
ہی بدلتا ہے ۔نتیجہ وہی ہوتا ہے ۔میرا مطلب ہے پاگل پن "
نے کہا اور اس بار نہ صرف لیڈی جیررنگ بلکہ صوفے پر بیٹھا
بھی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا ۔

" سلامو نہیں بلکہ سلاگو ۔اور یہ واقعی میرے انکل ہیں اور
ممنونِ احسان ۔لیجئے آپ خود ہی بات کر لیجئے "۔۔۔۔ لیڈی
نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی کو کنٹرول کرتے ہوئے کہا ۔اور

SCANNED BY JAMSHED

کی طرف بڑھا دیا ۔

" ہیلو عمران صاحب ۔۔۔۔ میں سلاگو بول رہا ہوں "۔۔۔۔ سلاگو نے
رسیور لے کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا ۔

" سلاگو ۔۔۔۔ اوہ تو آپ کرتے ہیں دانے بیچنے کا کاروبار ۔کمال ہے ۔
کاروبار پھیلا رکھا ہے ۔خود تو آپ جاپان میں ہیں اور وہاں پاکیشیا
ہر سٹور پر آپ کا ہی دانہ فروخت ہو رہا ہے ۔ویسے بائی دی وے ۔
کاروبار آپ نے کب شروع کیا تھا ۔میں نے تو جب سے ہوش
سنبھالا ہے دانے بکتے دیکھ رہا ہوں ۔اور میں ہی کیا شاید میری پچھلی
نسلیں بھی دیکھتی چلی آرہی ہوں گی "۔۔۔۔ عمران کی زبان ایک بار
چل پڑی ۔

" دانے ۔۔۔۔ کاروبار ۔۔۔۔ کیا مطلب ۔میں نے کبھی یہ دانے
کا کاروبار نہیں کیا ۔اور یہ دانا ہوتا کیا ہے "۔۔۔۔ سلاگو نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" اچھا ۔یہ بھی کمال ہے کہ کاروبار آپ کر رہے ہیں اور پوچھ مجھ سے
رہے ہیں ۔آپ شاید میرا امتحان لینا چاہتے ہیں ۔جیسے ایسا ہی سہی ۔
دانہ سفید رنگ کا چھوٹا سا بیج سا ہوتا ہے ۔اور جب کسی کا خون
ہو جائے تو اُسے پکا کر کھاتے ہیں ۔اللہ بخشے دادی اماں تو ساگو
کی دیوانی تھیں ۔روز ساگو دانہ کھاتی تھیں ۔یہی وجہ تھی کہ ان کے
سے گرمی غائب ہو گئی تھی ۔اور وہ مستقل ایئر کنڈیشنڈ ہو گئی تھیں "
نے جواب دیا اور اس بار سلاگو بے اختیار ہنس پڑا ۔

" میرا نام سلاگو ہے جناب ساگو نہیں ۔آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے "

SCANNED BY JAMSHED

سلاگو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ، پھر تو میرا معاشی مستقبل تاریک ہو گیا۔ میں تو سوچ
آپ سے پاکیشیا کے لئے سول ایجنسی لے لوں گا"۔۔۔۔ عم
لہجے میں شدید مایوسی تھی اور سلاگو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ آپ کو شاید یاد نہ ہو۔ لیکن مجھے اچھی طرح
کہ کافی عرصہ پہلے آکسفورڈ کے ایک ہوٹل میں آپ نے مجھ
میرے مسلح دشمنوں سے بچائی تھی۔ جب کہ وہ مجھے ہر صورت
کرنے پر تیار تھے۔ اس کے بعد آپ کے کارنامے تو میں سن
آپ سے کبھی ملاقات نہ ہو سکی۔ اب جب بی جیرنگ نے جب
ذکر کیا تو مجھے یاد آگیا۔ اور ساتھ ہی مجھے بے حد خوشی بھی ہوئی کہ
اور اس کے بی گروپ کی سرکوبی کے لئے یہاں تشریف لائے
یانگ نے واقعی اندھیر گردی مچا رکھی ہے۔ میں نے کئی بار سو
اس کا مقابلہ کروں لیکن ہر بار یہ سوچ کر خاموش ہو گیا کہ میرے
اتنے وسائل نہیں ہیں کہ میں اس خوفناک مجرم کے آڑے
بہرحال میرے پاس ایسی معلومات ہیں کہ جس سے آپ کو
خاصی مدد مل سکتی ہے۔ آپ بتلائے کہ مجھے ملاقات کا مو
سلاگو نے جلدی جلدی ساری بات کرتے ہوئے کہا۔

"آج کل پوری دنیا کے لوگ ایک ہی بیماری سے خوفزدہ
اب تک تو یہی سمجھا جاتا رہا ہے کہ یہ بیماری افریقہ سے پھیلی
اب معلوم ہوا ہے کہ اس بیماری کا ہیڈ کوارٹر باجان میں ہے
جناب سلاگو صاحب اس کے سربراہ ہیں۔ مبارک ہو۔ آپ کی

ئی دنیا بھر میں قبرستانوں کا رقبہ خاصا وسیع ہو گیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے
ہا اور سلاگو کے چہرے پر ایک بار پھر حیرت کے ساتھ ساتھ کھچاؤ کے
ثرات پیدا ہو گئے۔

"یہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔ کیسی بیماری۔ میں تو سمجھا ہی نہیں"
سلاگو نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ یعنی سلاگو دانے کی طرح اب اس کی وضاحت بھی مجھے ہی کرنی
ے گی۔ ایڈز کا نام کیا آپ نے واقعی نہیں سنا۔ ساری دنیا تو خوف سے
پ رہی ہے۔ اور سلاگو ایڈ کا سربراہ سلاگو مجھ سے پوچھ رہا ہے کہ کیسی
اری"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

اور اس بار سلاگو بے اختیار ہنس پڑا۔ لیکن اس بار اس کے چہرے
شدید ترین حیرت کے آثار بھی ساتھ ہی نمایاں ہو گئے تھے۔ لیڈی جیرنگ
ی حیرت سے بت بنی کرسی پر بیٹھی یہ ساری گفتگو سن رہی تھی۔

"مجھے آپ کی بے پناہ معلومات پر واقعی شدید حیرت ہو رہی ہے۔
ہ آپ میری چھوٹی سی ایجنسی سلاگو ایڈ سے بھی واقف ہیں لیکن سلاگو
ڈ اب بیماری یعنی جرم پھیلاتی نہیں ہے۔ اس بیماری کے خاتمے کے
لئے کام کرتی ہے"۔۔۔۔ سلاگو نے جواب دیا۔ وہ واقعی بے حد حیران
ورہا تھا کہ عمران کو اس کی ایجنسی کے بارے میں کیسے معلوم ہو گیا۔

"تو انٹی ایڈ کہیئے ناں۔۔۔۔ پھر تو آپ واقعی انسانیت کے لئے
رکات دھندہ ہیں۔ ویسے پہلے تو آپ ماشاءاللہ اس بیماری جسے
آپ جرم کا نام دے رہے ہیں، پھیلانے کی کافی کوششیں کرتے
رہے ہیں۔ پھر سنا تھا کہ آپ کا ایکسیڈنٹ ہو گیا اور آپ اپنا

SCANNED BY JAMSHED

ذہنی توازن خراب کر بیٹھے۔ لیکن اب تو آپ واقعی انتہائی سمجھداری کی باتیں کر رہے ہیں۔ میرا خیال ہے۔ ایکسیڈنٹ نے توازن خراب کرنے کی بجائے خراب توازن درست کر دیا ہے“ ۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

”اوہ۔ انتہائی حیرت انگیز۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ آپ کو میرے متعلق اتنی معلومات حاصل ہوں گی۔ ویسے آپ کی بات درست ہے کہ اس ایکسیڈنٹ کے نتیجے میں میرا خراب ذہنی توازن درست ہو گیا ہے۔ اور اب میں باجان کے شریف اور معصوم شہریوں کو غنڈوں اور مجرموں سے بچانے کا کام کرتا ہوں۔ بغیر کسی لالچ اور معاوضے کے“ ۔۔۔۔۔ سلاگو نے جواب دیا۔

”اوہ۔ ویری گڈ ۔۔۔۔۔ پھر تو مجھے آپ سے مل کر واقعی حقیقی مسرت ہو رہی ہے۔ پھر تو آپ چاچا کیدو نہیں بنیں گے“ ۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس بار سلاگو بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

”چاچا کیدو کی تعریف میں سن چکا ہوں۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں بے بی چیرنگ کو انتہائی خوش قسمت سمجھوں گا۔ بہرحال بے بی نے بتایا ہے کہ آپ کلب چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ کیا واقعی۔ اگر ایسا ہے تو اب آپ کہاں موجود ہیں مجھے بتائیے میں آپ کو اس یانگ سے متعلق انتہائی اہم معلومات پہنچانا چاہتا ہوں“ ۔۔۔۔۔ سلاگو نے کہا۔

”میں کلب میں ہی ہوں۔ آپ تھرٹی ون سیٹ میں آجائیے۔ اب میں میک اپ میں ہوں۔ کوڈ سلاگو دانہ ہی رہے گا“ ۔۔۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

کومو کا چہرہ غصے کی شدت سے سیاہ پڑا ہوا تھا۔ اس عمران نے جس انداز سے اس سے بات کی تھی۔ اس کے اس انداز نے اس کے تن بدن میں آگ لگا دی تھی۔ چنانچہ اس نے فوراً ہی چانگ کو جوشان کلب پر حملہ کرنے اور اسے مکمل طور پر تباہ کرنے کے ساتھ ساتھ وہاں موجود ہر آدمی کو گولیوں سے اڑا دینے کا حکم دے دیا تھا۔ اب اسے قطعاً پرواہ نہ رہی تھی کہ جوشان کلب اس کی گہری سہیلی لیڈی چیرنگ کی ملکیت ہے۔ عمران کی بات سن کر واقعی اس پر پاگل پن کا دورہ پڑ گیا تھا۔ آج تک کسی نے یہ جرأت نہ کی تھی کہ اس سے اس لہجے میں بات کرتا۔ یہی وجہ تھی کہ اُسے عمران کے لہجے اور اس کی دھمکیوں نے پاگل کر کے رکھ دیا تھا۔ حالانکہ اس سے پہلے جب یانگ نے اُسے بتایا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی جوشان کلب گئے ہیں۔ ۔۔۔ کرنے وہاں فوری حملہ کرنے کی بجائے چانگ اور اس کے

SCANNED BY JAMSHED
1-9-93

گروپ کو تفصیلی ہدایات دے کر کلب بھجوا دیا تھا۔ اور خود اس نے پہلے لیڈی جیررنگ سے بات کرنے کا فیصلہ کیا تھا تاکہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کلب سے باہر دھکیل دے اور اس کے بعد جانگ اپنا کام شروع کرے۔ لیکن پھر صورت حال ہی ایسی ہو گئی کہ لیڈی جیررنگ۔ اور اس کی دوستی وغیرہ سب کچھ بھول گیا۔ اور اس نے ٹرانسمیٹر پر جانگ کو پورے کلب کو تباہ کرنے اور وہاں موجود ہر آدمی کو ختم کرنے کے احکامات دے دیئے۔ اور اب وہ جانگ کی طرف سے آنے والی رپورٹ کی شدت سے منتظر تھی۔ ٹرانسمیٹر اس کے سامنے میز پر موجود تھا۔ اور وہ اس وقت جوشان جزیرے میں ہی اپنے دفتر میں تھی۔ جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا۔ اس کی بے چینی اور اضطراب میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ لیکن وہ اس لئے خاموش تھی کہ اُسے معلوم تھا کہ جوشان کلب وسیع رقبے میں پھیلا ہوا ہے۔ اس لئے جانگ کو اُسے مکمل طور پر تباہ کرنے اور وہاں موجود افراد کا خاتمہ کرنے کیلئے واقعی کافی وقت چاہئے تھا۔ لیکن اب تو اتنی دیر ہو چکی تھی کہ اتنی دیر میں تو اس جیسے دو اور کلب بھی تباہ کئے جا سکتے تھے۔ پھر جانگ کی طرف سے کال کیوں نہ آ رہی تھی۔ آخر کار اس نے خود جانگ کو کال کرنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن اُسی لمحے ٹرانسمیٹر پر کال آ گئی اور کوموا نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔ جانگ کالنگ مادام کوموا اوور"۔۔۔ جانگ کی انتہائی پرجوش اور مسرت سے بھرپور آواز سنائی دی۔

"یس۔۔۔ مادام اٹنڈنگ۔ تم نے رپورٹ دینے میں

دیر کیوں لگائی اوور"۔۔۔ مادام کوموا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مادام۔ میں چاہتا تھا کہ مشن کی تکمیل کے بعد ہی آپ کو کال کروں۔ مشن مکمل ہو گیا ہے مادام اوور"۔۔۔ جانگ نے جواب دیا۔

"ویری گڈ۔۔۔ پوری رپورٹ دو اوور"۔۔۔ مادام کوموا نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ جانگ کی طرف سے مشن کی تکمیل کی بات سنتے ہی اس کا غصے سے بگڑا ہوا چہرہ یک لخت کھل اٹھا تھا۔

"مادام۔ آپ نے جب کلب پر حملہ کرنے اور وہاں موجود ہر شخص کو ختم کرنے کا حکم دیا۔ تو میں اپنے آدمیوں کو اتنے بڑے مشن کی تکمیل کے لئے ہدایات دینے کے لئے اکٹھا کیا۔ اور پھر انہیں تفصیلی ہدایات دینے کے بعد جب ہم مشن کی تکمیل کے لئے دوبارہ کلب کے مین گیٹ کے سامنے پہنچے تو میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایک سٹیشن ویگن میں بیٹھ کر کلب کے گیٹ سے باہر نکلتے ہوئے دیکھ لیا۔ چونکہ مجھے معلوم تھا کہ ہمارا اصل مقصد ان کا خاتمہ ہے۔ اس لئے میں نے کلب کو تباہ کرنے کا خیال چھوڑ کر ان کا تعاقب شروع کر دیا۔ ہمارا گروپ چار کاروں میں تھا۔ اور اگر ہم انتہائی مصروف سڑک پر ہی فائر کھول دیتے۔ تو یقیناً ہم میں سے کوئی بھی پولیس کے ہاتھوں نہ بچ سکتا۔ چنانچہ ہم مناسب موقع ملنے کے لئے ان کا تعاقب کرتے رہے عمران اور اس کے ساتھی کلب سے نکل کر انتہائی مصروف سڑکوں پر کافی دیر تک چکر لگاتے رہے۔ وہ شاید اپنے تعاقب کا اندازہ لگانا چاہتے تھے۔ لیکن ہم بے حد ہوشیاری سے تعاقب کر رہے تھے۔

اور پھر آخر کار شیشن ویگن سوما یانگ روڈ پر واقع سنگ ہینگ کلب میں د
ہو گئے ۔ یہ آپ کو معلوم ہے کہ یہ ایک چھوٹا سا رہائشی کلب ہے جو یہو
کے کلب کے نام سے مشہور ہے ۔ کیونکہ یہاں یہودی رہتے ہیں ۔ جب
ہمیں پوری طرح تسلی ہو گئی کہ یہ لوگ واقعی وہاں رہنے کے لئے آ
ہیں ۔ تو ہم نے اس کلب کو گھیر لیا اور اس کے بعد ہم نے اس کلب
پر خوف ناک اور طاقتور بموں کی بارش کر دی ۔ اور چند ہی لمحوں میں اس
پورے کلب کو مکمل طور پر تباہ کر دیا ۔ اور وہاں موجود کوئی آدمی بھی زندہ
باہر نہ نکل سکا ۔ تباہی کے فوراً بعد میں نے گروپ کو روانہ کر دیا کیونکہ
فوراً ہی پولیس وہاں پہنچ گئی تھی ۔ البتہ میں خود وہیں موجود رہا ۔ میں تماشائی
بن گیا ۔ اس طرح مجھے پولیس کے گھیرے کے باوجود اندر جانے کا موقع
مل گیا ۔ اس کے بعد فائر بریگیڈ نے جب تباہ شدہ اور جلا ہوا ملبہ ہٹایا
اور اندر موجود لاشیں باہر نکالنی شروع کیں تو مادام وہاں ایک بھی
سلامت نہ ملی ۔ صرف جلی ہوئیں اور بغیر جلی ہوئیں ہڈیوں کے ڈھیر
اور کٹے پھٹے اعضا ہی ملبے سے برآمد ہوئے ۔ پولیس کے اندازے
کے مطابق اس کلب سے تقریباً ڈیڑھ سو کے قریب افراد کی کٹی پھٹی
اور جلی ہوئی لاشیں اور ان کے ٹکڑے ملے ہیں ۔ جن میں مردوں
لاشیں بھی تھیں اور عورتوں کی بھی ۔ اس کا مطلب ہے عمران اور اس
کے ساتھیوں کی لاشیں بھی انہی ٹکڑوں اور ہڈیوں میں شامل ہیں ۔ کیونکہ
ان کی سٹیشن ویگن بھی وہاں موجود دوسری کاروں کے ساتھ جلی ہوئی
تباہ شدہ حالت میں موجود تھی ۔ اور ہم نے گھیرا اس طرح ڈالا تھا کہ
آدمی کبھی ہماری نظروں سے بچ کر نہ نکل سکے ۔ ویسے ہمارا ایکشن اس

SCANNED BY JAMSHED

تیز تھا کہ کسی کو بچ نکلنے کی مہلت ہی نہیں ملی اوور" ـــــــ چانگ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

"اوہ ۔ ویری گڈ ـــــــ چانگ ویری گڈ ۔ تم نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے ۔ اور اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو انجام تک پہنچا کر میرے دل میں ٹھنڈک ڈال دی ہے ۔ تمہارے اس کارنامے پر تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو میں ایک ایک لاکھ ڈالر انعام دینے کا اعلان کرتی ہوں ۔ اور ساتھ ہی عیش کرنے کے لئے ایک ہفتے کی چھٹی اوور" ـــــــ مادام کومو نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"اوہ ۔ بے حد شکریہ مادام ۔ آپ واقعی قدرشناس ہیں اوور" چانگ کی مسرت بھری آواز سنائی دی ۔

"اوور اینڈ آل" ـــــــ مادام کومو نے کہا ۔ اور ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا ۔ اس کے بعد اس نے میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے دوبارہ چوشان کلب کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔ چونکہ چوشان جزیرے میں سسٹم ہی ایسا رکھا گیا تھا کہ باہر سے صرف ٹرانسمیٹر کے ذریعے ہی وہاں کال کی جا سکتی تھی ۔ جب کہ جزیرے پر سے ٹیلی فون کال نہ صرف باچان بلکہ پوری دنیا میں کہیں بھی کی جا سکتی تھی ۔

"یس ـــــــ چوشان کلب" ـــــــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

"لیڈی چیرنگ سے بات کراؤ ۔ میں مادام کومو بول رہی ہوں"

کومو نے باوقار لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس مادام۔ ہولڈ آن کیجئے۔ مادام دفتر سے جا چکی ہیں۔ میں انہیں کنکٹ کرتی ہوں" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور کومو مسکرا کر خاموش ہو گئی۔ پھر تقریباً دو منٹ بعد اُسے رسیور میں چیرنگ کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو کومو ——— میں چیرنگ بول رہی ہوں" ——— لیڈی چیرنگ کے لہجے میں قدرے سرد مہری موجود تھی۔

"چیرنگ۔ شکر کرو تمہارا کلب تباہ ہونے سے بچ گیا۔ اور عمران اور اس کے ساتھی تباہی سے پہلے ہی کلب سے نکل آئے۔ بہرحال مقدر کی بات ہے۔ چوشان کلب کی بجائے ان کی موت یہودیوں کے کلب سنگ ہینگ میں لکھی ہوئی تھی۔ میں نے سوچا تمہیں بتا دوں" ——— کومو نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں

"تمہارا مطلب ہے کہ وہ عمران اور اس کے ساتھی مر چکے ہیں" چیرنگ نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ وہ اس کلب کے اندر تھے جب میرے آدمیوں نے اس کلب پر بموں کی بارش کر دی تھی۔ اور وہاں موجود ایک آدمی بھی زندہ بچ کر نہ جا سکا ہے۔ لیکن چیرنگ وہ عمران تھا بے حد دلچسپ کہیں تم اُسے دل تو نہیں ہار بیٹھی تھیں۔ اگر ایسی بات ہے تو تم سے افسوس ہی کیا جا سکتا ہے" ——— مادام کومو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں کومو۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ تم میری طبیعت تو

SCANNED BY JAMSHED

بہرحال مجھے اس کی موت پر افسوس ہوا ہے۔ لیکن کومو مجھے تمہاری اور یانگ کی موت پر بھی افسوس ہوگا" ——— لیڈی چیرنگ نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"میری اور یانگ کی موت پر۔ اوہ تو تمہیں شاید یقین نہیں آیا کہ عمران مر چکا ہے اور تم اس کی باتوں سے مرعوب ہو گئی ہو۔ ایسی کوئی بات نہیں ڈیئر۔ تم دراصل اس فیلڈ کی ہو نہیں۔ ورنہ تمہیں خود ہی میری اور یانگ کی طاقت کا علم ہو جاتا۔ بہرحال خوش رہو۔ گڈ بائی" ——— کومو نے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔ اور پھر ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا۔ اور یانگ کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ تھوڑی دیر بعد یانگ سے رابطہ قائم ہو گیا۔

"ہیلو ——— یانگ ڈیئر۔ کیسے ہو" ——— مادام کومو کے لہجے میں اندرونی مسرت کی جھنکار موجود تھی۔

"ارے ارے کومو۔ کہیں میں خوشی سے بے ہوش ہی نہ ہو جاؤں۔ بڑے عرصے بعد تم نے مجھے اس لہجے میں مخاطب کیا ہے" ——— دوسری طرف سے یانگ نے کہا۔ اور کومو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تمہیں واقعی خوشی سے بے ہوش ہو جانا چاہیئے۔ کیونکہ جسے تم خطرناک آدمی کہہ رہے تھے۔ میں نے اُسے بدترین موت مار دیا ہے۔ میرا مطلب ہے وہ علی عمران" ——— مادام کومو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اچھا ——— پھر تو مبارک ہو۔ لیکن یہ ہوا کیسے۔ کیا چوشان کلب

SCANNED BY JAMSHED

پر ریڈ کیا تھا" ــــ یانگ نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔ اور ﺟ
ین کومو نے اُسے پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ ویری گڈ کومو۔ تم نے واقعی بہت بڑا کا
سر انجام دیا ہے۔ دلی مبارکباد قبول کرو۔ اور اب یہاں آ
تاکہ ہم مل کر جشن مسرت منا سکیں" ــــ یانگ نے اس با
طور پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو ڈیئر۔ میں آ رہی ہوں۔ واقعی جشن مسرت منا
عرصہ ہو گیا ہے۔ میں آ رہی ہوں ڈیئر۔ اور تم بھی اپنی ساری
بند کر دو۔ ملتوی کر دو۔ ہم کم از کم ایک ہفتے تک مکمل جشن
گے" ــــ کومو مسرت سے واقعی بے خود ہوئی جا رہی تھی۔

"ارے اب تو واقعی میں بے ہوش ہونے کے قریب پہنچ
کہاں مناؤ گی یہ جشن۔ تاکہ تمہارے پہنچنے تک میں اس کے
مکمل کر سکوں" ــــ یانگ نے انتہائی مسرت بھرے لہ

"میرا تو خیال اپنی رہائش گاہ کا ہی تھا۔ لیکن اب تم نے
کر دی ہے تو ہیرا ڈائز ہاؤس کے بارے میں کیا خیال ہے
کومو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"انتہائی شاندار۔ پھر آ جاؤ جلدی۔ میں تمہارا انتظار کر رہا
یانگ نے کہا۔ اور کومو نے او۔ کے کہتے ہوئے رسیور
پھر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ واقعی مسرت اس کے
سے ظاہر ہو رہی تھی۔

سیاہ رنگ کی لمبی سی کار انتہائی تیز رفتاری سے سڑک
وڑ رہی تھی۔ گو اس وقت آدھی سے زیادہ رات گزر چکی تھی۔
دارالحکومت کی سڑکوں پر اب بھی اس قدر روشنی اور ٹریفک
زدہام تھا کہ جیسے رات کا یہاں گزر ہی نہ ہوتا ہو۔ کار کی ڈرائیونگ
ٹ پر سالا گو بیٹھا ہوا تھا جب کہ اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ
ران موجود تھا۔ اس نے مقامی میک اپ کر رکھا تھا۔ عقبی سیٹ
ٹن شکیل اور خاور بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ دونوں بھی مقامی
اپ میں تھے۔

"یہ چانگ انتہائی خطرناک آدمی ہے عمران صاحب۔ اور پھر اس
ت میں میرے خیال میں آٹھ سے زیادہ افراد موجود ہیں" ــــ
اگو نے کافی دیر تک خاموش رہنے کے بعد کہا۔

تم باہر کھڑے رہ کر خطرناک کے بچے یاد کرتے رہنا۔ مجھے

SCANNED BY JAMSHED

یقین ہے جب تک تم ہمیں یاد کرو گے ہم واپس آجائیں
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ارے عمران صاحب ۔ میرا یہ مطلب نہ تھا ۔ دراصل
یہ بات اس لئے کی تھی کہ آپ کو ان لوگوں سے کبھی واسطہ
اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ آپ کو بتا دوں ۔ ورنہ
ہوں کہ چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو ۔ وہ آپ سے زیادہ تیز
سکتے "۔۔۔۔ سلاگو نے شرمندہ سے لہجے میں جواب د
کہا۔

" بہت بہت شکریہ ۔ تم نے بہت اچھا کیا کہ مجھے بتا
شاید میں تو یہی سوچتا رہتا کہ چانگ شاید بچوں کو پڑھانے
انتہائی شریف اور سادہ لوح استاد ہوگا ۔ جس کی ساری
کو ۔ اے ۔ بی ۔ سی پڑھانے میں گزر گئی ہو گی "۔۔۔۔ عمر
اور سلاگو ایک بار پھر انتہائی شرمندگی کے انداز میں ہنس
ظاہر ہے وہ کیا جواب دیتا ۔ ویسے اسے خود اپنے آپ پر
تھی کہ وہ عمران جیسے آدمی کو بتا رہا ہے کہ چانگ خطرناک

" عمران صاحب ۔ اگر چانگ یا اس کا کوئی ساتھی پیچ
اس کومو اور یانگ کو تو علم ہو جائے گا کہ ہم مرے نہیں
بلکہ زندہ ہیں "۔۔۔۔ پچھلی نشست پر بیٹھے ہوئے کیپٹن
نے کہا۔

" تو کیا ہوا ۔ اُسے ایک بار پھر فون کرنے کی تکلیف
گی اور کیا ہوگا "۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہ

فون کرنے کی تکلیف ۔۔۔ کیا مطلب "۔۔۔ کیپٹن شکیل
حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" بار کہیں تم احمقوں کی ٹیم کے کپتان تو نہیں تھے ۔ تمہیں معلوم
ہے کہ کومو نے لیڈی جیررنگ کو فون کر کے بتایا ہے کہ ہمیں
یہودیوں کے کلب میں مار کر ختم کر چکی ہے ۔ اب اُسے جب پتہ
لے گا کہ ہم مرے نہیں بلکہ زندہ ہیں ۔ تو زیادہ سے زیادہ یہی ہو
کہ وہ فون کر کے لیڈی جیررنگ سے معذرت کر لے گی "۔۔۔
ران نے جواب دیا ۔ اور کیپٹن شکیل بے اختیار مسکرا دیا ۔

" ویسے عمران صاحب ۔ آپ نے واقعی چانگ کو بڑے شاندار
واز میں ڈاج دیا ہے ۔ ورنہ اُسے یہاں تو بھوت کہا جاتا ہے ۔ وہ
بار جس کے پیچھے پڑ جائے اس کا پیچھا قبر تک نہیں چھوڑتا ۔
نے نہ صرف اُسے ڈاج دیا بلکہ اس کی کار کے نمبر وغیرہ بھی
کر لئے "۔۔۔ سلاگو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" دراصل میں نے داستان امیر حمزہ کے کردار عمرو عیار کی
زنبیل میں سے چادر سلیمانی اڑا لی تھی ۔ اور اس چادر کی خاصیت
ہے کہ اسے اوڑھ لینے کے بعد نہ صرف آدمی انسانی نظروں سے
غائب ہو جاتا ہے بلکہ بھوت بھی اُسے نہیں دیکھ سکتے ۔ چنانچہ وہی
وہ اپنے طور پر بڑے چھپ چھپ کر چار کاروں میں ہماری سٹیشن
ویگن کا تعاقب کرتے رہے ۔ پہلے تو میں نے سوچا کہ ان کا ہی خاتمہ
کر دیا جائے تاکہ اور کچھ نہیں تو کم از کم دس بارہ بھوت ہی با جان
بھوتوں کی آبادی سے کم ہو جائیں گے ۔ لیکن پھر مجھے بھوتوں کے

SCANNED BY JAMSHED

سرداریانگ اور اس کی خوب صورت بھتنی بیوی کو موکا خیال آگیا
بے چارے خواہ مخواہ میرے پیچھے بھاگتے رہیں گے ۔ اس لئے یہ
یہودیوں کے کلب کا راستہ لیا ۔ اس طرح ایک تیر میں دو شکار
گئے ۔ مجھے معلوم ہے کہ اس کلب میں اسرائیل کے فارن سیکرٹ
ایجنٹوں کا ہیڈکوارٹر ہے ۔ اور میرا اصل مشن بھی دراصل انہی کے
ہے ۔ اس لئے میں نے سوچا کہ بھوتوں کے ہاتھوں ــــ
کا شکار کھیلا جائے ۔ چنانچہ میں سٹیشن ویگن سمیت اندر گیا ۔
پارکنگ میں سٹیشن ویگن روک کر ہم عمارت کے اندر جانے کی بجائے
اس کی سائیڈ گلی سے ہوتے ہوئے عقبی دروازے سے دو
سڑک پر آ کر بکھر گئے ۔ گلی سے گزرتے ہوئے ریڈی میڈ میک اپ
کر لیا گیا ۔ اور پھر وہاں سے ہم واپس جوشان کلب پہنچ گئے ۔
کہ میرا ایک آدمی بھوتوں کی کارگزاری کا جائزہ لینے کے لئے
چھپ گیا ۔ اس طرح بھوتوں کے لیڈر کی کار کا نمبر بھی معلوم ہو گیا
ان کی کارگزاری بھی سامنے آ گئی ۔ پھر اس کی کارگزاری کی نشاندہی
لیڈی چیر رنگ نے کر دی ۔ اور تم نے اس کار کے نمبروں کے
بھوتوں کے اڈے کی نشاندہی کر دی" ــــ عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا ۔
" اوہ ۔ میں نے دیکھا ہوا ہے ہنگ ہینگ کلب ۔ یہ ٹھیک ہے
کہ اس کی سائیڈ گلی عقبی طرف جاتی ہے ۔ لیکن وہاں پارکنگ میں
نے آپ کو سائیڈ گلی میں جانے سے روکا نہیں تھا ۔ کیونکہ عقبی دروازے سے
میرے خیال میں صرف وہی لوگ جا سکتے ہیں جو اس کلب کے ۔۔

ــــ سلاگو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا
وہ لوگ بھی نہیں جا سکتے ۔ البتہ صرف وہ لوگ جا سکتے ہیں جن کا تعلق
ملکی ایجنسیوں سے ہو ۔ کیونکہ عقبی طرف انہی کا خفیہ ہیڈکوارٹر ہے ۔
لیکن وہاں وہ لوگ عام رہائشی افراد کی طرح ہی اٹھتے بیٹھتے ہیں ۔ اس لئے
چوکیدار کو صرف ایک لفظ کہنا پڑا ۔ گریٹ اسرائیل ۔ اور اس نے نہ
صرف سلام کیا بلکہ عقبی گلی کے سامنے لگا ہوا گیٹ بھی کھول دیا ۔ اور
عقبی طرف اس وقت صرف ایک ہی آدمی موجود تھا ۔ جو ایک آرام کرسی
پر کتاب رکھے سو رہا تھا ۔ اس لئے عقبی دروازہ کھول کر باہر نکل
جانے کے باوجود اُسے کچھ علم نہ ہو سکا ۔ اور پھر شاید وہ بے چارہ سوتے
سوتے ہی عالم بالا کو روانہ ہو گیا ہو گا" ــــ عمران نے وضاحت کرتے
ہوئے کہا ۔ اور سلاگو نے سر ہلا دیا ۔
پھر اس سے پہلے کہ کوئی مزید بات کرتا ۔ عمران کی کلائی کی گھڑی نے
مخصوص انداز میں ضربیں لگانی شروع کر دیں ۔ عمران نے چونک کر ہاتھ اٹھایا
اور پھر ونڈ بٹن کو مخصوص انداز میں دبا دیا ۔ ڈائل پر چھوٹا سا ہندسہ تیزی سے
جلنے بجھنے لگا اور عمران سمجھ گیا کہ کال جولیا کی طرف سے آئی ہے ۔
"ہیلو ہیلو ــــ جولیا کالنگ اوور" ــــ گھڑی کو کان کے قریب
لے جاتے ہی جولیا کی مدھم سی آواز ابھری ۔
"یس ــــ عمران اٹنڈنگ اوور" ــــ عمران نے اُسے منہ کے
قریب لا کر کہا اور پھر کان سے لگا لیا ۔
"میں لانچ لے کر جزیرہ جوشان سے آنے والے راستے پر موجود ہوں ۔
جبکہ جوشان ہوکیڈو کی طرف جانے والے راستے پر لانچ میں ہے ۔

اور نعمانی ہوکیڈو کے ساحل پر کار میں موجود ہے اوور" ـــــــ جولیا
"ٹھیک ہے۔ انتہائی احتیاط سے کوموکا تعاقب کرنا۔ ویسے
ہماری طرف سے پوری طرح مطمئن ہو گی۔ لیکن اس کے باوجود بھی
محتاط رہنا بے حد ضروری ہے اوور" ـــــــ عمران نے کہا۔

"ہم محتاط ہیں اوور اینڈ آل" ـــــــ دوسری طرف سے جولیا
اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ونڈ بٹن دبا کر ہاتھ
کر لیا۔

"عمران صاحب۔ ہم گولڈن سرکل ایریے میں داخل ہونے والے ہیں"
سلاگو نے کہا اور عمران چونک کر سیدھا ہو گیا۔ کار اب ایک قدرے
سنسان سڑک پر سے گزر رہی تھی۔ اور دور سے تیز روشنیوں کا
طویل جھمگٹا نظر آ رہا تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ یہ روشنیاں گولڈن سرکل ہی
کی ہیں۔ یہ باچان کی ایک شاندار اور خاصی وسیع رہائشی کالونی تھی۔
صرف اعلیٰ طبقے کے افراد کی رہائش تھی۔ بڑی بڑی اور شاندار کوٹھیوں
پر مشتمل تھی۔ اور سلاگو کے آدمیوں نے یہی اطلاع دی تھی کہ جس کار
سنگ ہینگ کلب کی تباہی میں ملوث ہونے کی بنا پر چیک کیا گیا
اس کالونی کی ایک کوٹھی میں موجود تھی۔ اور مزید تحقیقات سے پتہ چلا
کوٹھی ایک جرائم پیشہ آدمی چانگ کی ملکیت ہے۔ اور پھر چانگ کے
سلاگو نے معلومات مہیا کیں کہ چانگ لی گروپ کا انتہائی با اثر
فعال عہدیدار ہے۔ اس نے پورا ایک گروپ بنایا ہوا ہے۔ اور جرائم کی
دنیا میں چانگ کی خاصی شہرت موجود ہے۔ اور پھر چانگ کا حلیہ
سنتے ہی عمران سمجھ گیا کہ یہی اس گروپ کا لیڈر تھا جس نے عمران

SCANNED BY JAMSHED

کا تعاقب کرتے ہوئے سنگ ہینگ کلب کو بموں سے تباہ کر دیا تھا۔ کیونکہ
جیننن ویگن کے تعاقب کے دوران عمران اسے کئی بار مارک کر چکا
تھا۔ اور اس کے بعد عمران نے کیپٹن شکیل اور خاور کو ساتھ لے کر
چانگ پر ریڈ کرنے کا منصوبہ تیار کر لیا۔ وہ اس چانگ سے پانگ
کے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا۔ سلاگو نے بھی ساتھ
جانے کی ضد کی۔ اس لئے عمران نے سلاگو کو بھی ساتھ لے لیا۔ جس کار
میں وہ موجود تھے وہ بھی سلاگو کی ہی ملکیت تھی اور سلاگو نے ہی فوری
طور پر انہیں اسلحہ بھی مہیا کر دیا تھا۔
کار اب کالونی کے ایریے میں داخل ہو چکی تھی۔ اور عمران کے کہنے
پر سلاگو نے کار مطلوبہ کوٹھی سے کافی پہلے ایک سائیڈ میں روک دی۔
اور پھر عمران کے ساتھ ہی اس کے ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔
"اگلے چوک سے اسی سڑک پر تیسری کوٹھی ہے" ـــــــ سلاگو نے
کار لاک کر کے مڑتے ہوئے کہا۔ اور عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔
تھوڑی دیر بعد وہ اس کوٹھی کے سامنے سے گزر رہے تھے۔ کالونی
میں اس وقت اکا دکا کاریں ہی گزر رہی تھیں۔ ورنہ ہر طرف خاموشی سی
چھائی ہوئی تھی۔ کوٹھی کا پھاٹک بند تھا۔ البتہ اندر ایک ٹیوب لائٹ
جلنے کی وجہ سے روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ عمران کی تیز نظروں نے چاردیواری
کے اوپر لگی ہوئی بجلی کے طاقتور کرنٹ کی حامل تار کو چیک کر لیا تھا۔ اس
کے علاوہ پھاٹک کے دونوں ستونوں کے اوپر سیاہ رنگ کے دو
بڑے بڑے ڈبے بھی موجود تھے جن پر باہر کی طرف سیاہ رنگ کے
بڑے بڑے آئینے نما کوئی چیزیں فکس تھیں۔ اور عمران مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا

SCANNED BY JAMSHED

تھا کہ یہ انتہائی جدید ترین کیمروں کے لینز ہیں۔ اور حفاظتی انتظامات
استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے ہی کوئی آدمی اس دیوار یا پھاٹک کو
کی کوشش کرے گا۔ نہ صرف اس کی تصویریں کیمرے میں محفوظ
گی۔ بلکہ پوری کوٹھی تیز سائرنوں سے گونج اٹھے گی۔ ڈبے جس
بنے ہوئے ہیں ان پر گولی بھی اثر نہیں کر سکتی۔ اس لئے یہ انتہائی
نظام سمجھا جاتا ہے۔

"ہمیں پچھلی طرف سے اندر جانا ہو گا" ——— سلاگو نے کہا
وقت کوٹھی سے آگے بڑھ چکے تھے۔

"نہیں۔ اس میں جو حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں۔ ان
عقبی اور سامنے کی طرف برابر ہے" ——— عمران نے کہا۔ اور
نے حفاظتی انتظامات کی تفصیل بھی بتا دی۔ اور سلاگو کی آنکھیں
سے پھیلتی گئیں۔

"اوہ۔ اس طرف تو میرا دھیان ہی نہ گیا تھا۔ میں تو سمجھا تھا
بجلی کی تار ہے۔ جس پر کوئی کپڑا ڈال کر ہم آسانی سے اندر پھلانگ
گے" ——— سلاگو نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"آؤ۔ اب ہمیں اس پھاٹک سے ہی اندر جانا ہو گا" ——— عمران نے
واپس مڑتے ہوئے کہا۔ ان چاروں کے چلنے کا انداز ایسا تھا
چار دوست بیٹھے بیٹھے اکتا کر ٹہلنے کے لئے باہر نکل آتے ہوں۔
پھاٹک کے سامنے پہنچ کر رکا۔ اس کا جیب میں موجود ہاتھ باہر
کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا سکہ تھا۔ کرنسی والا سکہ جس سے پبلک
کیا جا سکتا تھا۔ عمران نے سکے والا ہاتھ اونچا کیا اور پھر اپنی

ٹھ دیں۔ سکہ اس کی انگلیوں میں اس طرح دبا ہوا تھا کہ اس کا ایک کنارہ
انگلیوں میں پھنسا ہوا تھا۔ جب کہ باقی سکہ باہر تھا۔ اور اس کے ہاتھ اٹھنے
کا انداز ایسے تھا جیسے وہ کسی کو سکہ دکھا رہا ہو۔ عمران کا ہاتھ اونچا ہوتا گیا۔
اور پھر اچانک دونوں ستونوں کے اوپر لگے ہوئے ڈبوں میں سے ہلکی
سی کھٹاک کی آواز ابھری۔ اور عمران نے مسکراتے ہوئے ہاتھ نیچے کر
لیا۔ سلاگو اور عمران کے ساتھی دوسرے لمحے حیرت سے اچھل پڑے۔
کیونکہ انہوں نے کوٹھی کے پھاٹک کو خود بخود اندر کی طرف کھلتا دیکھ لیا
تھا۔ وہ تیزی سے سائیڈوں میں ہٹنے لگے۔ کیونکہ جس انداز میں پھاٹک
کھلا تھا۔ اس سے یہ ظاہر ہو رہا تھا کہ کوئی اندر سے پھاٹک کھول رہا
ہے۔ لیکن عمران اطمینان سے اپنی جگہ کھڑا رہا۔ پھر جیسے ہی پھاٹک کھلا
عمران اندر کی طرف بڑھ گیا۔ عمران کو اندر جاتے دیکھ کر سلاگو اور عمران
کے ساتھی بھی اندر کی طرف چل پڑے۔ سامنے وسیع لان تھا۔ جس کے
سامنے کوٹھی کی اصل عمارت تھی۔ ایک سائیڈ پر بنے ہوئے پورچ میں
وہی کار کھڑی تھی جس کے نمبر بتا کر عمران نے سلاگو کو اس کار کی تلاش پر
مامور کیا تھا۔ پھاٹک میں سب سے آخر میں داخل ہونے والا کیپٹن شکیل
تھا۔ اور کیپٹن شکیل جیسے ہی ایک مخصوص حد سے آگے بڑھا۔ پھاٹک
ایک بار پھر خود بخود بند ہونے لگ گیا۔ عمران نے چونکہ اندر آتے
ہوئے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر انہیں خاموش رہنے کا اشارہ کر دیا تھا۔
اس لئے وہ سب باوجود شدید حیرت کے خاموش تھے۔ کوٹھی میں کوئی
آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ وہ دبے قدموں چلتے ہوئے آگے بڑھتے گئے۔
برآمدے میں پہنچ کر وہ رک گئے۔ اندر درمیانی گیلری میں کمروں کے

SCANNED BY JAMSHED

دروازے تھے۔ جس میں سے ایک دروازے کے اوپر والے حصے پر نصب شیشوں میں سے نیلے رنگ کی روشنی کی کرنیں باہر راہد میں پڑ رہی تھیں۔ اور عمران مسکراتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ دروازہ بند تھا۔ نے شیشے میں سے اندر جھانکنے کی کوشش کی لیکن یہ شیشہ اندھا تھ اس سے آر پار دیکھا نہ جا سکتا تھا۔

"ساری کوٹھی چیک کر لو۔ اس کے بعد اندر جائیں گے" ——— عمران سرگوشی کے سے انداز میں پاس کھڑے کیپٹن شکیل سے کہا۔ اور کیپ شکیل خاور کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کرتے ہوئے دبے پاؤ واپس برآمدے کی طرف بڑھ گیا۔ جب کہ عمران اور سلاگو وہیں ہی کھڑے رہے۔ تقریباً دس بارہ منٹوں کے بعد کیپٹن شکیل خاور دوبارہ راہداری میں نمودار ہوئے اور کیپٹن شکیل نے نال انداز میں سر گھما کر عمران کو بتا دیا کہ کوٹھی میں کوئی آدمی موجود نہیں ہے چنانچہ عمران نے آگے بڑھ کر دروازے کو دبایا لیکن دروازہ اند بند تھا۔ عمران نے دروازے پر قدرے زور سے دستک چند لمحوں تک تو اندر خاموشی رہی۔ لیکن پھر کسی کے بڑبڑانے اور کرنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ عمران نے اشارہ کیا۔ ا سب دروازے کی دونوں سائیڈوں میں دیواروں کے ساتھ کر کھڑے ہو گئے۔

"کون ہے۔ کیا میرے کان بجنے لگے ہیں۔ دروازے پر کون دے سکتا ہے۔ آدمی تو کوئی کوٹھی میں ہے ہی نہیں۔ اور باہر کوئی اندر آ ہی نہیں سکتا" ——— دروازے کی درمیانی جھری

ہلکی سی آواز باہر سنائی دے رہی تھی۔

"خواب دیکھا ہو گا ڈیئر۔ سو جاؤ" ——— ایک نسوانی خواب آلود آواز سنائی دی۔

"نہیں جیکی۔ میں نے خود واضح طور پر آواز سنی ہے۔ ٹھہرو میں دیکھ لیتا ہوں۔ ورنہ مجھے نیند نہ آئے گی" ——— مردانہ آواز سنائی دی۔ اور پھر شیشوں میں سے تیز روشنی نکلنے لگی۔ ظاہر ہے نیلے نائٹ بلب کی جگہ تیز روشنی والا بلب جلا دیا گیا ہو گا۔ پھر کسی کے سلیپر گھسٹنے کی آواز دروازے کی طرف آتی سنائی دینے لگی۔

"کون ہے باہر ——— کس نے دستک دی ہے" ——— اب دروازے کے قریب سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"چھوڑو ڈیئر جانگ ——— کوئی بلی بھاگتے وقت دروازے سے ٹکرا گئی ہو گی" ——— دور سے عورت کی آواز سنائی دی۔ لیکن اسی لمحے عمران نے اپنا پیر فرش پر آہستہ سے گھسیٹا۔ تو دوسرے لمحے دروازے کی کنڈی کھلنے کی آواز سنائی دی۔

اور پھر اس سے پہلے کہ جانگ دروازہ کھولتا عمران نے آگے بڑھ کر دروازے پر زور سے دھکا مارا اور جانگ چیختا ہوا اچھل کر پیچھے جا گرا۔ اس کی چیخ اور گرنے کا دھماکہ پوری راہداری میں سنائی دیا تھا۔ دروازہ کھلتے ہی عمران ہاتھ میں ریوالور پکڑے اچھل کر اندر داخل ہو گیا۔

"گک ——— گک ——— کون ہو تم" ——— بیڈ پر بیٹھی ہوئی ایک خوب صورت جاپانی لڑکی نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے

SCANNED BY JAMSHED

لمحے عمران کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور سے شعلہ نکلا اور
کے ساتھ ہی وہ لڑکی چیخ مار کر بیڈ پر ہی پشت کے بل الٹ گئی
اس کے کان کے قریب سے گزر کر بیڈ کے اونچے اٹھے ہو
کے ڈیزائن کو توڑتی ہوئی دوسری طرف نکل گئی تھی۔

"اب اگر تمہاری آواز نکلی تو گولی تمہاری پیشانی پر پڑے گ
عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

اس دوران چانگ فرش سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ اس
پر نائٹ سوٹ تھا۔ اور چہرے پر شدید ترین حیرت کے آثار
تھے۔ عمران کے ساتھی بھی اندر آ چکے تھے۔ اور ظاہر ہے ان
کے ہاتھوں میں بھاری ریوالور چمک رہے تھے۔

"ہمیں صرف چند باتیں پوچھنی ہیں مسٹر چانگ۔ اگر تم نے
کیا تو تم بھی زندہ رہو گے اور یہ لڑکی جیکی بھی۔ اس لئے اطم
سے کرسی پر بیٹھ جاؤ۔ اور سنو لڑکی۔ تم بھی بیڈ سے اٹھ کر ادھ
پر آجاؤ" ——— عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔ اور
خوفزدہ انداز میں پڑی ہوئی جیکی ایک جھٹکے سے اٹھی۔ اور
کرسی کی طرف بڑھنے لگی۔

"لباس پہن لو۔ جلدی کرو" ——— عمران نے یک لخت غر
کہا۔ کیونکہ جیکی انتہائی مختصر لباس میں تھی۔ اور جیکی نے جلد
ایک سائیڈ پر پڑا ہوا گاؤن اٹھا کر پہن لیا۔ اور پھر وہ کرسی پر
اس کے چہرے سے شدید خوف نمایاں تھا۔

"تم بھی بیٹھ جاؤ چانگ۔ اور پہلے یہ بتاؤ کہ یہ جیکی تمہاری

ہے" ——— عمران کے لہجے میں غراہٹ تھی۔

"مم ——— مم ——— میں اس کی بیوی ہوں۔ جیکی چانگ" ——— چانگ
سے پہلے ہی لڑکی بوکھلائے ہوئے انداز میں بول پڑی۔ اس کا لہجہ بتا
رہا تھا کہ وہ درست کہہ رہی ہے۔

"ٹھیک ہے ——— یہ اور بھی اچھا ہوا۔ اب اگر چانگ نے چوں چراں
کی تو پہلے جیکی کی چیخیں ہی کمرے میں گونجیں گی۔ مجھے یقین ہے کہ چانگ
بیوی کی چیخیں سننے کی بجائے ہمارے ساتھ تعاون کرے گا" ——— عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم پہلے بتاؤ کہ تم ہو کون۔ اور کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ اور تم اندر کیسے
آگئے" ——— چانگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اب وہ پوری
طرح سنبھل گیا تھا۔ اور اس کے چہرے پر بھی سختی کے آثار نمایاں
ہونے لگ گئے تھے۔

"پہلے تم بیٹھ جاؤ۔ اور یہ آخری بار کہہ رہا ہوں۔ ورنہ......" ———
عمران کے لہجے میں غراہٹ بڑھ گئی۔

"بب ——— بب ——— بیٹھ جاؤ چانگ" ——— جیکی عمران کی غراہٹ
سے بری طرح خوفزدہ نظر آ رہی تھی۔

چانگ سر جھٹکتا ہوا پیچھے ہٹا اور جیکی کے ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر
بیٹھ گیا۔ لیکن اس کے چہرے پر سختی اور زیادہ بڑھ گئی تھی۔ عمران نے
آگے بڑھنے سے پہلے سر موڑ کر کیپٹن شکیل اور خاور کو اشارہ کیا۔
اور وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے ان دونوں کے عقب میں جا کر
کھڑے ہو گئے۔

SCANNED BY JAMSHED

"ڈیوڈ ـــــ تم کوئی رسی ڈھونڈھو۔ یا چانگ کی کوئی ٹائی وغیرہ۔ چانگ صاحب کے ہاتھ اور پیر باندھ دو۔ اور اگر یہ اس کام میں سی بھی مزاحمت کرے تو بے شک گولیوں سے چھلنی کر دینا۔ معلو ہم اس کی بیوی سے حاصل کر لیں گے" ـــــ عمران نے انتہا لہجے میں پاس کھڑے ہوئے سلاگو سے کہا ۔ اور سلاگو سر ہلا میں موجود ایک الماری کی طرف بڑھ گیا جو دیوار میں نصب تھی اپنی ساخت کے لحاظ سے وارڈروب یعنی کپڑوں کی الماری نظر رہی تھی ۔

"تم کیا پوچھنا چاہتے ہو" ـــــ چانگ نے خشک لہجے میں

"مقامی مسئلے سے متعلق معلومات ہیں ۔ فکر نہ کرو ۔ عام سی ہو ہیں ۔ لیکن اگر تم نے تعاون نہ کیا تو پھر ان معلومات سمیت پہنچ جاؤ گے" ـــــ عمران نے خشک لہجے میں کہا ۔ اور مقامی کی بات سن کر چانگ کے ستے ہوئے چہرے پر اطمینان کے آثار ابھر آئے تھے ۔ اور پھر اس نے واقعی باندھے جانے پر احتجاج کیا اور نہ کوئی مداخلت ۔ سلاگو نے اس کے دونوں پشت پر کر کے ایک ریشمی ٹائی کی مدد سے اچھی طرح باندھ تھے ۔ اور دوسری ٹائی سے اس کے دونوں گھٹنے کس دیئے ۔ اب چانگ پوری طرح بے بس ہو چکا تھا ۔ جیکی خاموش بیٹھی ہو ہونٹ چبا رہی تھی ۔ اس کے چہرے پر ابھی تک شدید خوف آثار نمایاں تھے ۔

"ہاں ـــــ اب پہلے تم نے جو کچھ پوچھنا ہے پوچھ لو ۔ کیونکہ

عادت ہے جب میں پوچھنا شروع کرتا ہوں تو پھر مجھے صرف اپنے سوال کا جواب ہی چاہیئے ہوتا ہے اور کچھ نہیں" ـــــ عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا ۔

"پہلے تم یہ بتاؤ کہ تم اندر کیسے پہنچ گئے ۔ جب کہ ....." ـــــ چانگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ فقرہ مکمل کرتا عمران نے اس کا فقرہ کاٹ دیا ۔

"جب کہ تم نے پھاٹک کے ستونوں پر الارم کیمرے لگا رکھے ہیں ۔ اور چار دیواری کے اوپر انتہائی طاقتور الیکٹرک کرنٹ والی تار بھی موجود ہے ۔ اور تمہاری حیرت اس بنا پر ہے کہ ہم اندر بھی آ گئے ۔ لیکن نہ الارم بجا اور نہ ہم پر مفلوج کر دینے والی ریز کی بوچھاڑ ہوئی ۔ یہی پوچھنا چاہتے ہو ناں تم" ـــــ عمران نے اس کا فقرہ کاٹتے ہوئے کہا ۔

"ہاں ۔ کیونکہ یہ سسٹم ناقابل تسخیر ہے ۔ اور اس لئے مجھے یہاں آج تک کوئی محافظ رکھنے کی ضرورت نہیں پڑی" ـــــ چانگ نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا ۔

"تمہارا المیہ یہ ہے کہ تم سائنس پر آنکھیں بند کر کے ایمان لے آئے ہو ۔ حالانکہ سائنس ایک ایسا علم ہے جس میں متبادل صورتوں کی گنجائش ہر وقت موجود رہتی ہے ۔ تمہارا یہ سسٹم پریل چیکنگ سسٹم کہلاتا ہے ۔ تم نے تو ظاہر ہے کمپنی سے خریدا ہو گا ۔ تمہیں تو صرف اس کی حفاظتی تفصیلات بتائی گئی ہوں گی ۔ اس لئے تمہیں اس سسٹم کی مشینری اور اس میں سے نکلنے والی ریز وغیرہ کی سائنسی

ماہیت کا علم نہ ہو گا۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ اگر ان باکسز کے در
پھاٹک کے اوپر جلنے والی کنکٹ ریز کو کسی دھات سے کاٹ دیا
تو ان میں موجود پھاٹک کھولنے والا سسٹم خود بخود آن ہو جاتا ہے
البتہ یہ بند فرش پر پڑنے والے دباؤ سے ہوتا ہے۔ چنانچہ میں نے
جیب سے ایک سکہ نکالا اور کنکٹ ریز کو اس سکے کی مدد سے
دیا۔ نتیجہ یہ کہ پھاٹک کھولنے والا سسٹم خود بخود آن ہو گیا اور
کھل گیا۔ اور ہم اطمینان سے اندر آ گئے۔ پھاٹک خود بخود بند ہو گیا
پریل سسٹم ویسے ہی قائم ہے۔ اب تمہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ
ہم نے نہ پھاٹک پھلانگا ہے اور نہ دیواریں۔ اس لئے نہ الارم بجا
نہ مفلوج کر دینے والی ریز ہم پر پڑیں "۔۔۔۔ عمران نے وضاحت
کرتے ہوئے کہا۔
اور چانگ کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے آثار ابھر آئے
چانگ کے ساتھ ساتھ سلاگو کے میک اپ شدہ چہرے پر بھی دلچسپی
اور تحسین کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔
"بس تمہارے سوالات ختم ہو گئے۔ اب میں پوچھنا شروع کروں گا"
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"تم ہو کون "۔۔۔۔ چانگ نے کہا۔
"ہمارا تعلق انسانوں کے گروپ سے ہے۔ جب کہ مجھے پتہ
ہے کہ تمہیں یہاں باجان میں بھوت کے نام سے یاد کیا جاتا ہے
بہرحال اب تمہارے سوالات ختم اور اب میں پوچھنا شروع کروں گا
یہ بتاؤ کہ یانگ کا وہ خاص اڈہ کہاں ہے جہاں وہ چھپا رہتا ہے

SCANNED BY JAMSHED

نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔ لیکن یانگ کا لفظ سنتے ہی
نگ اس طرح اچھلا جیسے اس کے جسم پر کسی نے کوڑے کی ضرب
دی ہو۔
"یانگ ۔۔۔۔ کون یانگ۔ میں کسی یانگ کو نہیں جانتا" ۔۔۔۔
انگ نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو کنٹرول میں لاتے ہوئے
اب دیا۔
"یانگ کا تعارف میں کرا دوں۔ دراصل میں نہیں چاہتا کہ تمہاری
ب صورت بیوی کا چہرہ ہمیشہ کے لئے مسخ ہو جائے اور تم اپنی
ں ٹڑوا کر باقی ساری عمر بستر پر پڑے سسکتے رہو۔ اس لئے میں
ند کی بجائے کوشش کر رہا ہوں کہ تم سب کچھ خود ہی بتا دو۔
نگ لی گروپ کا سربراہ ہے۔ اور تم لی گروپ کے اہم عہدیدار
لی گروپ منشیات کا بہت بڑا اسمگلنگ ریکٹ ہے۔ بہرحال
کل یانگ کی خوب صورت بیوی کومو نے اپنا علیحدہ گروپ بنا
ہے۔ جس میں تم نمبر ٹو ہو۔ اور تم نے آج کومو کے کہنے پر سنگ
نگ کلب کو بموں سے تباہ کر کے اس کے مخالفوں کا خاتمہ کیا ہے۔
ن مجھے کومو یا اس کے گروپ سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ مجھے یانگ
وہ پتہ چاہیئے جہاں وہ ہر صورت میں مل جاتا ہو"۔۔۔۔ عمران نے
ند لہجے میں کہا۔
یانگ کا رہائشی محل ہے ہوکیڈو میں۔ اور وہ وہیں رہتا ہے۔
م ہوکیڈو پہنچ کر کسی سے پوچھ لو وہ تمہیں اس محل تک پہنچا دے
۔۔۔۔ اس بار چانگ نے جواب دیا۔ اور عمران طنزیہ انداز

SCANNED BY JAMSHED

میں ہنس پڑا۔

" ان معلومات کا بے حد شکریہ۔ لیکن اس کا مجھے بھی علم
بظاہر یانگ اسی محل میں رہتا ہے اور اس کا دفتر بھی اسی محل
لیکن میں جانتا ہوں کہ یانگ دراصل وہاں نہیں رہتا البتہ صرف
وہاں جاتا ضرور ہے۔ اس کا اصل ٹھکانہ کہیں اور ہے۔ اور مجھے
ٹھکانے کا پتہ چاہیئے" ___ عمران نے کہا۔

" مجھے تو اس کے کسی ایسے ٹھکانے کا علم نہیں ہے۔ میں
رہا ہوں" ___ چانگ نے کہا۔

" اوکے۔ اس کا مطلب ہے کہ باتوں کا یعنی تھیوری کا
ختم ہو گیا۔ اب ہمیں کچھ پریکٹیکل کرنا چاہیئے۔ ٹھیک ہے۔ ڈ
کی بیوی چیکی کی ناک کاٹ دو۔ اس کی بناوٹ کچھ اچھی نہیں
یہ بعد میں پلاسٹک سرجری کرا کر خوب صورت سی ناک بنو
عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

اور سلاگو جسے عمران میک اپ کی وجہ سے ڈیوڈ کہہ رہا
ہلاتا ہوا آگے بڑھا۔ اس نے جیب سے ایک تیز دھار خ
نکال لیا تھا۔

" کھٹ ___ کھٹ ___ ٹھہرو۔ رک جاؤ۔ پلیز۔ فار گاڈ س
رک جاؤ" ___ چیکی نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے
چھپاتے ہوئے انتہائی خوفزدہ انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

" میں سچ کہہ رہا ہوں۔ مجھے اس کے کسی ٹھکانے کا علم
میں اس کے اتنے قریب کبھی نہیں رہا۔ اور ویسے بھی وہ ا

میں انتہائی محتاط آدمی ہے" ___ چانگ نے جلدی سے کہا۔ اور
عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔

" ٹھیک ہے۔ میں مان لیتا ہوں۔ چلو یہ بتا دو کہ وہ داڑیادر کے لئے
کیا کام کر رہا ہے" ___ عمران نے دوسرا سوال کیا۔

" داڑیادر ___ وہ کیا ہوتا ہے" ___ چانگ نے چونک کر اور
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ تو عمران کا منہ بن گیا۔ کیونکہ سلاگو کی یہ
بات غلط ثابت ہو رہی تھی کہ چانگ یانگ کا خاص ترین آدمی ہے۔
چانگ کو واقعی کسی بات کا علم نہ تھا۔

" وہ ایک خصوصی مشن پر کام کر رہا ہے۔ سمندر کی تہہ میں" ___
عمران نے اندازے سے کہا۔

" مجھے معلوم نہیں۔ لی گروپ بے حد وسیع ہے۔ میں تو اس
کے ایک شعبے ایکشن گروپ کا لیڈر ہوں۔ ہمارے شعبے کا کام
منشیات کی سپلائی کی حفاظت کرنا ہے یا کسی آدمی یا ایجنٹ کا خاتمہ
کرنا ہے۔ اس کے علاوہ مجھے قطعاً معلوم نہیں ہے کہ یانگ کیا کرتا
رہتا ہے۔ مجھے تو ذاتی طور پر یانگ سے ملے ہوئے بھی کم از کم ایک
سال ہو گیا ہو گا" ___ چانگ نے جلدی جلدی جواب دیتے
ہوئے کہا۔

" ہوں ___ تم آج کل کومو گروپ کے لیڈر ہو۔ کومو اس وقت
کہاں موجود ہے" ___ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" مادام سے جب آخری بار میرا رابطہ ہوا تو وہ ایک جزیرے
پر تھی۔ جسے جوٹان جزیرہ کہا جاتا ہے۔ میرے ذمے ایک خصوصی

SCANNED BY JAMSHED

مشن تھا۔ جو میں نے کامیابی سے پورا کر لیا۔ تو میں نے ٹرانسمیٹر پر اطلاع دی۔ مادام نے خوش ہو کر مجھے اور پورے گروپ کو ایک لاکھ ڈالر انعام بھی دیا اور ایک ہفتے کی چھٹی بھی۔ میں اور چیکی ایک ہفتے کی چھٹی منانے کل ہونولولو جا رہے تھے۔ ہماری سیٹیں بھی بک ہیں" ۔۔۔ چانگ نے جلدی سے جواب دیا اور چیکی نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ جیسے وہ اپنے شوہر کی بات کی تصدیق کر رہی ہو۔

"کومو اب کہاں ہو گی"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ ہم سے تو وہ خود رابطہ کرتی ہے"۔۔۔ چانگ نے جواب دیا۔

"اگر تمہیں ضرورت ہو تو تم کس فریکونسی پر اس سے رابطہ قائم کرتے ہو"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"میں نے بتایا تو ہے کہ وہ خود رابطہ کرتی ہے"۔۔۔ چانگ نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور دوسرے لمحے اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور کا رخ چیکی کی طرف کیا۔ اور ٹریگر دبا دیا۔ کمرہ چیکی کی خوفناک چیخ سے گونج اٹھا۔ وہ کرسی سمیت پیچھے گر گئی تھی۔

"گگ۔۔۔ گگ۔۔۔ کیا تم نے چیکی کو مار ڈالا"۔۔۔ چانگ نے بے اختیار اچھل کر کھڑے ہونے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کے پیچھے کھڑے ہوئے کیپٹن شکیل نے اس کے دونوں کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر اسے واپس کرسی میں دھکیل دیا۔

"نہیں۔ تمہارے جھوٹ بولنے کی ہلکی سی سزا چیکی کو ملی ہے۔ اس کا ایک کان غائب ہو گیا ہے"۔۔۔ عمران نے بڑے سرد لہجے میں کہا۔ چیکی اس دوران اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ اس کا دایاں کان واقعی غائب ہو چکا تھا۔ جس پر اس نے ہاتھ رکھا ہوا تھا۔ اور اس کا ہاتھ خون سے لتھڑ چکا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید دہشت موجود تھی۔ اس قدر دہشت کہ اس کی آواز بھی نہ نکل رہی تھی۔ دوسرے لمحے وہ لڑکھڑا کر گرنے لگی تو خاور نے اسے سنبھال کر دوبارہ سیدھی کی ہوئی کرسی میں دھکیل دیا۔ وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔

"اب جھوٹ بولا تو گولی چیکی کی پیشانی میں پڑے گی"۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم۔۔۔ مم۔۔۔ میں سچ بول رہا ہوں"۔۔۔ چانگ نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں۔ وہ فریکونسی بتاؤ جس پر ایمرجنسی میں تم مادام کومو سے بات کرتے ہو۔ نہ بتائی تو بغیر کوئی بات کئے گولی چلا دوں گا اور تمہاری بیوی ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گی"۔۔۔ عمران نے ریوالور کا رخ دوبارہ کرسی پر بے ہوش پڑی ہوئی چیکی کی طرف کرتے ہوئے غراتے ہوئے کہا۔

"یقین کرو۔ کوئی فریکونسی نہیں ہے۔ اگر میں نے بات کرنی ہو تو میں محل کے سیکرٹری کو فون کروں گا اور وہ مادام سے جہاں بھی وہ ہوں گی میرا رابطہ کرا دے گا"۔۔۔ چانگ نے جلدی سے کہا اور ساتھ ہی اس نے فون نمبر بھی بتانا شروع کر دیا۔

SCANNED BY JAMSHED

"لیکن ابھی تم نے کہا ہے کہ تم نے مادام کو اپنے مشن کی رپورٹ ٹرانسمیٹر پر دی تھی" ---- عمران کا لہجہ بدستور سرد تھا۔

"وہ میں نے درست کہا تھا۔ جوٹان جزیرے پر صرف ٹرانسمیٹر پر بات ہو سکتی ہے۔ البتہ وہاں سے فون کے ذریعے دنیا کے کسی حصے میں بات کی جا سکتی ہے۔ لیکن باہر سے جزیرے پر فون کال نہیں کی جا سکتی" ---- چانگ نے جلدی سے کہا۔ جب سے عمران نے اس کی بیوی کے ختم ہونے کی دھمکی دی تھی اور اس کی بیوی کا کان غائب کروا کر بے ہوش ہوئی تھی۔ چانگ کی تمام بگڑی ہوئی کلیں سیدھی ہو گئی تھیں۔ وہ اب پوری طرح تعاون پر آمادہ ہو گیا تھا۔ اور عمران کو اپنے اندازے کی درستی پر مسرت ہو رہی تھی۔ اس نے اس وقت یہ اندازہ لگا لیا تھا کہ چانگ کو اپنی بیوی سے بے حد محبت ہے۔ جب اس نے اس کی بیوی جیکی کے چیخنے پر گولی چلائی تھی۔ کیونکہ اس دن چانگ جو دروازہ اچانک کھلنے کی وجہ سے فرش پر گر گیا تھا اٹھنے میں مصروف تھا۔ لیکن بیوی کی چیخ اور فائر کی آواز سن کر وہ جس انداز میں سب کچھ بھول کر بیڈ کی طرف مڑا تھا اور اس کے چہرے پر جیسے تاثرات ابھرے تھے اس سے عمران نے اندازہ لگا لیا تھا۔ اور یہی وجہ تھی کہ وہ شروع سے ہی چانگ کو اس کی ذاتی موت کی بجائے جیکی کی موت اور اس کے چہرے کے مسخ ہونے کی دھمکیاں دے رہا تھا۔ اور اس لئے اس نے جیکی کا ایک کان بھی گولی مار کر اڑا دیا تھا۔ ورنہ تو وہ چانگ کے ساتھ بھی کر سکتا تھا۔ لیکن اُسے چانگ کے چہرے کی بناوٹ سے ہی پتہ چل گیا تھا کہ چانگ انتہائی سخت طبیعت کا ہے۔ اور ایسے لوگوں پر ان کی ذات پر ہونے والے تشدد کا الٹ اثر ہوتا ہے۔ جیسے جیسے تشدد بڑھتا جاتا ہے۔ یہ لوگ اس قدر ہی دفاعی انداز اختیار کر جاتے ہیں۔

"جوٹان جزیرے والی فریکوئنسی بتاؤ" ---- عمران نے پوچھا اور چانگ نے اس بار جلدی سے ایک فریکوئنسی بتا دی۔

"یہاں ٹرانسمیٹر کہاں موجود ہے" ---- عمران نے پوچھا۔

"ساتھ والے کمرے میں الماری میں ہے" ---- چانگ نے جواب دیا۔

"جاؤ ڈیوڈ، جا کر ٹرانسمیٹر اٹھا لاؤ" ---- عمران نے سلاگو سے کہا۔ اور سلاگو تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا لیکن جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر وہ ٹرانسمیٹر لے لیا۔

"وہاں سے کون بات کرے گا" ---- عمران نے ٹرانسمیٹر لے کر چانگ سے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میں تو مادام کو ہی کال کرتا" ---- چانگ نے کہا۔ اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"اس کے منہ میں رومال ٹھونس دو" ---- عمران نے چانگ کے پیچھے کھڑے ہوئے کیپٹن شکیل سے کہا۔ اور کیپٹن شکیل نے سر ہلاتے ہوئے جیب سے رومال نکالا اور پھر آگے کی طرف جھک کر اس نے چانگ کے جبڑے دبائے اور اس کا منہ کھلتے ہی رومال کا گولہ بنا کر منہ میں زبردستی ٹھونس دیا۔

SCANNED BY JAMSHED

"لیکن بات تو چانگ ہی کر سکتا تھا" ——— سلاگو نے یہ لہجے میں کہا۔

"تم خاموش رہو ڈیوڈ" ——— عمران نے سخت لہجے میں جواب ... سلاگو ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ عمران اس دوران چانگ ... ہوئی فریکوئنسی ایڈجسٹ کر چکا تھا۔

"ہیلو ہیلو ——— چانگ کالنگ مادام کومو اوور" ——— عمران ... سے آواز نکلی۔ اور سلاگو اور چانگ دونوں اس طرح چونک کر ... دیکھنے لگے جیسے انہیں یقین نہ آ رہا ہو۔ کہ یہ آواز عمران کے ... نکلی ہے۔ کیونکہ آواز، لہجہ، بات کرنے کا انداز ہو بہو چانگ کی ... ذرا برابر بھی فرق نہ تھا۔ عمران بار بار یہی فقرہ دوہرا رہا تھا۔ چند ... بعد ہی ٹرانسمیٹر کا ریسیونگ بلب جل اٹھا۔

"ہیلو ——— جارج سپیکنگ فرام جوشان اوور" ——— ایک ... سی آواز ابھری۔

"میں چانگ بول رہا ہوں۔ مادام کومو سے بات کراؤ۔ اٹ ... ایمرجنسی اوور" ——— عمران نے چانگ کے لہجے میں کہا۔

"مادام واپس چلی گئی ہیں۔ وہ یہاں موجود نہیں ہیں اوور" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"واپس چلی گئی ہیں ——— کہاں اوور" ——— عمران کے ... حیرت تھی۔

"اپنے محل میں گئی ہوں گی۔ مجھے نہیں معلوم۔ البتہ وہ یہ ... چلی گئی ہیں اوور" ——— جارج نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

"محل میں کب گئی ہیں۔ وہاں تو نہیں پہنچیں اوور" ——— عمران نے کہا۔

"یہاں سے تو وہ خصوصی ہیلی کاپٹر کے ذریعے چلی گئی ہیں اور جانے سے پہلے انہوں نے چیف باس سے بات کی تھی۔ جو کچھ میں نے سنا ہے اس کے مطابق وہ کہیں جشن مسرت منانے کی بات کر رہی تھیں چیف باس سے۔ اب یہ مجھے نہیں معلوم کہ وہ جشن مسرت کہاں منائیں گی اوور" ——— جارج نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تو انتہائی سیریس پرابلم بن گیا۔ اگر مادام سے فوراً رابطہ نہ ہوا تو بہت نقصان ہو گا اوور" ——— عمران نے بڑے مایوس سے لہجے میں کہا۔

"وہ کسی پیراڈائز ہاؤس کی بات کر رہی تھیں چیف باس سے جشن مسرت منانے کے لئے اتنا تو میں نے سنا تھا لیکن اب مجھے تو معلوم نہیں کہ یہ پیراڈائز ہاؤس کہاں ہے اوور" ——— جارج نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ یہ مجھے معلوم ہے۔ تھینک یو۔ اب میں خود رابطہ کر لوں گا اوور اینڈ آل" ——— عمران نے کہا۔ اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس سلاگو کی طرف بڑھا دیا۔ اس کے بعد وہ کرسیوں کی سائیڈ میں پڑی ہوئی میز کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں ٹیلی فون پڑا ہوا تھا۔ اسے یقین تھا کہ اگر جارج کو معلوم نہیں تو پھر چانگ کو بھی اس پیراڈائز ہاؤس کے بارے میں معلوم نہیں ہو گا۔ اور اس جارج کو تو اس نے اس لئے کہہ دیا تھا کہ اسے معلوم ہے کہ وہ مطمئن ہو جائے۔ اور مزید نگرانی کے چکر میں نہ پڑ سکے۔ یانگ کے محل کا فون نمبر جو چانگ نے پہلے بتایا تھا اس کے ذہن میں محفوظ تھا۔ اس لئے اب وہ اس

راستے سے اس ہیرا ڈائز ہاؤس کا سراغ لگانا چاہتا تھا کیونکہ جو
کی باتوں سے یہ تو حتمی طور پر معلوم ہو گیا تھا کہ یانگ بھی وہیں ہیرا
ہاؤس میں ہی ہو گا۔ ظاہر ہے کوموا بے وہاں اکیلی تو جشن مسرت
سے رہی۔ اور جشن مسرت کس لئے منایا جا رہا ہے یہ بھی اُسے معلوم
ظاہر ہے مادام کومو کو اُسے اور اس کے ساتھیوں کو ختم کر دینے
بعد جشن مسرت منانے کا حق حاصل تھا۔ عمران نے رسیور اٹھا
پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”یس ــــ یانگ ہاؤس“ ــــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک دبی
سی آواز سنائی دی۔

”جانگ بول رہا ہوں۔ مادام کومو سے بات کراؤ۔ اٹ از ایمرجنسی“
عمران نے جانگ کے لہجے میں کہا۔

”مادام کومو سے ــــ اوہ سوری۔ انہوں نے منع کر دیا ہے۔
ایک ہفتے تک انہیں کوئی کال نہ کی جائے“ ــــ دوسری طرف
سے کہا گیا۔

”میں نے بتایا ہے کہ اٹ از ایمرجنسی۔ اگر تم نے کال نہ ملائی
بہت بڑا نقصان بھی ہو سکتا ہے۔ اور تم جانتے ہو مادام کو جب
معلوم ہو گا کہ تمہارے کال نہ ملانے کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ تو
اپنا حکم تو بھول جائے گی تمہاری کھال البتہ ادھڑ جائے گی“
عمران نے کہا۔

”اگر ان کا حکم نہ بھی ہوتا جانگ تب بھی میں انہیں کال نہ ملا سکتا
کیونکہ وہ جس جگہ گئے ہیں۔ وہاں فون ہی نہیں ہے“ ــــ دوسری

SCANNED BY JAMSHED

جواب دیا گیا۔

فون نہیں ہے تو ٹرانسمیٹر تو ضرور ہو گا۔ تم مجھے فریکونسی بتا دو۔ میں
کال کر لوں گا“ ــــ عمران نے کہا۔

”لیکن چیف باس بھی ساتھ ہے۔ وہ ڈسٹرب ہو گا“ ــــ دوسری
سے ہچکچاتے ہوئے انداز میں جواب دیا گیا۔

”اوہ۔ میں نے بتایا تو ہے کہ بات نہ ہوئی تو بہت بڑا نقصان ہو گا۔
ہو جانے کی صورت میں صرف مادام کا ہی فائدہ نہیں اور آل
باس کا بھی فائدہ ہے“ ــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

”دیکھو۔ اگر تم نے گریٹ بال کے متعلق کوئی اطلاع دینی ہے تو پھر
باس یا مادام کومو کو کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے لئے تم
انگ سے بات کر سکتے ہو۔ چیف باس نے اپنی غیر حاضری میں
کو مکمل انچارج بنا دیا ہے“ ــــ دوسری طرف سے آپریٹر نے
سے سمجھاتے ہوئے کہا۔

”ارے نہیں۔ یہ دوسرا معاملہ ہے۔ تم فریکونسی بتاؤ۔ پلیز درست
اوور“ ــــ عمران نے جواب دیا۔ اور اس بار جواب میں
ایک فریکونسی بتا دی گئی۔ عمران نے شکریہ کہہ کر رسیور رکھ
اور پھر سلاگو کے ہاتھ سے ٹرانسمیٹر لے کر اس نے اس پر آپریٹر
بتائی ہوئی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن دبا دیا۔

”ہیلو ہیلو ــــ جانگ کالنگ مادام کومو اوور“ ــــ عمران نے
دباتے ہی تیز لہجے میں کہا۔

”ہیلو ــــ لمباگا اٹنڈنگ فرام ہیرا ڈائز ہاؤس اوور“ ــــ ایک

منمناتی سی آواز سنائی دی۔

"میں چانگ بول رہا ہوں لمباگا۔ مادام کومو کا نمبر ٹو۔ میں ...
کومو سے فوری بات کرنی ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ یہاں
باس کے ساتھ آئی ہوئی ہیں اوور"۔۔۔۔ عمران نے چانگ
میں کہا۔ لیکن اس کی آنکھوں میں پیراڈائز ہاؤس کا نام سن کر چمک
آگئی تھی۔ کیونکہ اب یہ بات کنفرم ہو گئی تھی کہ یانگ اور کومو
وہاں موجود ہیں یا پہنچنے والے ہیں۔

"مسٹر چانگ۔۔۔۔ مادام اور چیف باس دونوں نے یہاں
ہے۔ مجھے ان کے یہاں آنے اور ایک ہفتے تک ٹھہرنے
تو ہل گئے ہیں۔ لیکن وہ ابھی پہنچے نہیں ہیں۔ کسی بھی وقت پہنچ
شاید کسی ضروری کام کی وجہ سے انہیں پہنچنے میں دیر ہو گئی ہو
دوسری طرف سے لمباگا نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اگر وہ نہیں پہنچے تو ٹھیک ہے۔ میں بھی یہی چیک
کیونکہ مجھے مادام نے حکم دیا تھا کہ میں ان کے پہنچنے سے پہلے
پہنچ کر اس کی حفاظت کے انتظامات مکمل کر لوں۔ مجھے تیاری
ہو گئی تھی۔ اس لئے میں نے سوچا کہ کہیں مادام پہلے نہ پہنچ گئی
اوور"۔۔۔۔ عمران نے بات بناتے ہوئے کہا۔

"کیا۔۔۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ کس کی حفاظت اوور"
لمباگا کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"پیراڈائز ہاؤس کی اور کس کی۔ آخر مادام اور چیف باس
ایک ہفتہ تک یہاں رہنا ہے اوور"۔۔۔۔ عمران نے جو

SCANNED BY JAMSHED

"اوہ۔ پھر آپ کو ضرور غلط فہمی ہوئی ہے مسٹر چانگ۔ انہوں نے کسی
کی حفاظت کی بات کی ہوگی۔ پیراڈائز ہاؤس تو ایسٹ کوسٹ پر ہے۔
ایسٹ کوسٹ ایسی جگہ ہے جس کا علم سوائے میرے، چیف باس
اور مادام کومو کے علاوہ دنیا بھر میں اور کسی کو نہیں ہے۔ اس لئے
وہاں حفاظت کا کیا سوال اوور"۔۔۔۔ لمباگا کے لہجے میں بے پناہ
طنز تھا۔

"آپ کس دنیا میں رہتے ہیں مسٹر لمباگا۔ ایسٹ کوسٹ جزیرے
کو اگر کسی نقشے میں ظاہر نہیں کیا گیا تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے
کہ اس کا علم کسی کو نہیں ہے اوور"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔
حالانکہ اُسے ذاتی طور پر اس ایسٹ کوسٹ کا علم نہ تھا۔ لیکن اس
کے نام کی بنا پر اس نے اندازے سے جزیرہ کہہ دیا تھا۔

"میں یہی تو کہہ رہا ہوں کہ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ ایسٹ کوسٹ
پر کوئی خطرہ نہیں ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ مادام اور چیف باس کو یہاں
کوئی خطرہ درپیش نہ ہوگا اوور"۔۔۔۔ لمباگا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ واقعی مجھے غلط فہمی ہوئی ہے۔ لیکن پلیز
لمباگا۔ کیا آپ مجھ پر ایک مہربانی فرمائیں گے۔ آپ جانتے تو ہیں
مادام اور چیف باس کی طبیعت کو۔ اگر انہیں معلوم ہو گیا کہ میں نے
غلط سمجھا ہے تو وہ مجھے گولیوں سے اڑا دیں گے۔ پلیز۔ اگر آپ ان سے
اس کال کے متعلق بات نہ کریں تو میری جان بچ جائے گی اوور"۔۔۔۔
عمران نے اس بار انتہائی عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"میں سمجھتا ہوں مسٹر چانگ۔ چیف باس کو میں سب سے زیادہ

SCANNED BY JAMSHED

جانتا ہوں - آپ بے فکر رہیں میں انہیں کچھ نہیں بتاؤں گا
لمباگا نے ہنستے ہوئے کہا۔
"اوہ ــــ بہت بہت شکریہ۔ یہ آپ کا مجھ پر ذاتی
گا۔ آپ۔ جب بھی دارالحکومت تشریف لائیں مجھے ضرور
کی خدمت کروں گا۔ اوور" ــــ عمران نے واقعی اطمین
انداز میں جواب دیا۔ کیونکہ اس کے لئے سب سے بڑی
گئی تھی۔ کہ جیسے ہی مادام کومو کو چانگ کی اس کال
گی وہ مشکوک ہو جائیں گے۔ اور پھر سنبھلنے وہ کہاں چھپ
عمران کو ان کی تلاش کے لئے ٹکریں مارنی پڑیں۔ لیکن
کال کے متعلق بتاتا ہی نہیں تو پھر کم از کم ایک ہفتہ اُسے
کوسٹ کی تلاش کے لئے مل جائے گا۔ اور اُسے یقین
بہرحال ڈھونڈھ نکالے گا۔

"بہت بہت شکریہ مسٹر چانگ۔ آپ جس دارالحکو
کر رہے ہیں وہ یہاں سے بہت دور ہے۔ اور پھر میں تو
کا اس قدر عادی ہو چکا ہوں کہ اب شہر کے نام سے ہی
ہوتی ہے مجھے اوور" ــــ لمباگا نے کہا۔

اور جنگل کا لفظ سنتے ہی عمران کی آنکھیں چمک اٹھیں
شاندار کلیو تھا۔

"اچھا ــــ بہرحال میں ہمیشہ آپ کا شکر گزار رہوں گا
اوور اینڈ آل" ــــ عمران نے انتہائی تشکرانہ لہجے میں
بٹن دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔ اسی دوران چیکی ہوش میں آ

ور نے اس کا منہ دبا رکھا تھا۔ تاکہ وہ کوئی آواز نہ نکال سکے۔
عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے دوبارہ سلاگو کی طرف بڑھا دیا۔ اور
ور نے بھی چیکی کے منہ سے ہاتھ ہٹا دیا۔ چیکی کا ایک ہاتھ مستقل
طور پر غائب ہو جانے والے کان کی جگہ پر جما ہوا تھا۔

"اب اگر تم دونوں اپنی زندگی بچانا چاہتے ہو تو مجھے بتاؤ کہ یہ ایسٹ
کوسٹ کہاں ہے" ــــ عمران نے دوبارہ جیب سے ریوالور نکالتے
ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میں تو یہ نام سن ہی پہلی بار رہا ہوں" ــــ چانگ
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر چھٹی کرو" ــــ عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔ اس کے
ساتھ ہی اس نے یکے بعد دیگرے دو بار ٹریگر دبا دیا۔ اور گولیاں
دھماکوں کے ساتھ یکے بعد دیگرے قریب قریب بیٹھے ہوئے چانگ
اور اس کی بیوی چیکی کے دل میں گھس گئیں۔ اور وہ دونوں ہی کرسیوں
پر تڑپنے لگے۔ ان کے چہرے یک لخت بری طرح مسخ ہو گئے تھے۔
لیکن وہ زیادہ دیر تک تڑپ بھی نہ سکے اور ساکت ہو گئے۔

"ان کی موت ضروری تھی ورنہ مادام کومو اور یانگ تک بات پہنچ
جاتی۔ آؤ اب چلیں۔ اب صرف ہمارا کام اس ایسٹ کوسٹ کو تلاش
کرنا رہ گیا ہے" ــــ عمران نے ریوالور جیب میں رکھ کر دروازے
کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے۔ اگر اولڈ بیلی کو بھاری رقم دی جائے تو وہ بتا
دے گا۔ وہ باچان اور اس کے گرد کے علاقے کے ایک ایک چپے

SCANNED BY JAMSHED

سے واقف ہے۔ کسی زمانے میں وہ بحری ڈاکو تھا۔ پھر ایک بین الاقوامی ریکٹ کا سربراہ بن گیا۔ اب بے حد بوڑھا ہو چکا ہے۔ اس کی عمر ایک سو پچیس سال ہے۔ اور یہاں تک سنا گیا ہے کہ یانگ کریگ بھی کسی زمانے میں اس کے ریکٹ کا ایک رکن تھا"۔۔۔۔ سلاگو نے دروازے سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔ اس نے ٹرانسمیٹر وہیں میز پر رکھ دیا تھا۔

"اچھا۔ پھر ضرور اس سے ملیں گے۔ لیکن وہ ٹرانسمیٹر"۔۔۔۔ عمران نے چونک کر سلاگو کے خالی ہاتھ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ٹرانسمیٹر۔۔۔۔ وہ تو میں نے میز پر رکھ دیا ہے۔ کیوں، کیا ساتھ چلنا ہے"۔۔۔۔ سلاگو نے چونک کر کہا۔

"اوہ۔ اس پر فریکونسی ایڈجسٹ ہے۔ اس پر اڈا ئز ہاؤس والے سن سکتے ہیں۔ وہ نہیں رہنی چاہیئے۔ جا کر اس کی فریکونسی بدل دو"۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں نے بدل دی ہے عمران صاحب"۔۔۔۔ پیچھے آتے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔ اور عمران نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔ اور سلاگو کے چہرے پر ایک بار پھر تحسین کے آثار ابھر آئے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی ذہانت اور ان کی کارکردگی سے وہ خود بہت کچھ سیکھ رہا تھا۔

"ایسٹ کوسٹ"۔۔۔۔ بوڑھے بیلی نے بڑی مشکل سے اپنی آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی بے حد بوڑھا تھا۔ اس کے حلق سے آواز بھی بڑی مشکل سے نکلتی تھی اور آنکھوں کے پپوٹے بڑھاپے کی وجہ سے اس قدر بھاری ہو گئے تھے کہ اس کے لئے مسلسل آنکھیں کھولنا بھی مشکل ہو رہا تھا۔ عمران اور سلاگو دونوں ہی اس کے بستر کے ساتھ پڑی ہوئی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ اس وقت ایک فلیٹ میں تھے جو بوڑھے بیلی کی ملکیت تھا۔ اور بوڑھا بیلی یہاں بستر پر پڑا تقریباً اپنی زندگی کے آخری ایام گزار رہا تھا۔ فلیٹ خاصے قیمتی فرنیچر سے آراستہ تھا۔ اور وہاں دو ملازم بھی موجود تھے۔ بوڑھے نے لباس بھی خاصا قیمتی اور آرام دہ پہنا ہوا تھا۔ اور اس کے بیڈ کی سائیڈ میں ایک پورا ریک قیمتی شراب کی بوتلوں سے بھرا ہوا تھا۔ ان سب باتوں سے ظاہر ہوتا تھا کہ دولت بوڑھے بیلی کے لئے

کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ صرف بڑھاپے نے اُسے بے بس کر
سلاگو نے یہاں پہنچ کر اُسے کسی ایسی شخصیت کا حوالہ د
بیلی ان سے تعاون پر آمادہ ہو گیا تھا۔ اور عمران نے اس
سوال ہی ایسٹ کوسٹ کے متعلق پوچھا تھا۔ اور ایسٹ کو
نام سنتے ہی بوڑھا بیلی سوچ میں ڈوب گیا تھا۔

"نہیں ـــ ایسا کوئی نام میری یادداشت میں موجود نہیں
میں یہاں موجود ہر چھوٹے بڑے جزیرے سے واقف ہوں
ایسٹ کوسٹ نام کا کوئی جزیرہ کہیں کبھی رہا ہے اور نہ اب
آخر کار بوڑھے بیلی نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے جواب د

"مجھے بھی اس نام سے یہی شک گزرا تھا۔ کہ یہ سمندر میں
ہوئے لاتعداد جزیروں میں سے کوئی جزیرہ ہو گا۔ لیکن پھر مجھ
کہ یہ جزیرہ نہیں ہے۔ البتہ ایک پوائنٹ ملا ہے۔ کہ یہاں
ہے۔ اور یہ جگہ دارالحکومت سے بہت دور واقع ہے۔ شاید
پوائنٹس سے آپ کو کوئی مدد مل سکے" ـــ عمران نے جلد
کہا۔

"جنگل۔ اور دارالحکومت سے بہت دور" ـــ اولڈ
کہا۔ اور ایک بار پھر آنکھیں بند کر کے سوچ میں ڈوب گ
لمحوں بعد اس نے چونک کر آنکھیں کھولیں۔

"اوہ اوہ۔ لازماً وہی ہو گا۔ بالکل وہی ہو گا۔ اُسے بھی کوس
تھے۔ لیکن ایسٹ کوسٹ نہیں صرف کوسٹ" ـــ بیلی
بار پُرجوش لہجے میں کہا۔ اس کی بوڑھی اور ادھ کھلی آنکھوں میں

SCANNED BY JAMSHED

ابھر آئی تھی۔

"کس جگہ کی بات کر رہے ہیں آپ" ـــ عمران نے چونک کر پوچھا۔ اس کے لہجے میں بے حد اشتیاق تھا۔

"بحیرہ اکاٹک اور بحیرہ بیرنگ کے درمیان ایک وسیع علاقہ ہے۔ جسے کمچٹکا کہتے ہیں۔ ہو کیڈو سے چھوٹے چھوٹے جزیروں کی ایک زنجیر سی کمچٹکا تک جاتی ہے۔ ان جزیروں کو جزائر کیورائل کہا جاتا ہے۔ کمچٹکا انتہائی خوف ناک جنگلات سے بھرا ہوا ہے۔ یہاں آبادی بہت تھوڑی ہے۔ اور کہیں کہیں موجود ہے۔ بہر حال جزائر کیورائل سے جب کمچٹکا کا ساحل آتا ہے۔ تو اس ساحل کو کوسٹ کہتے ہیں۔ یہاں موجود جنگل انتہائی خوف ناک جنگل سمجھا جاتا ہے یہاں خوف ناک اور ابلتی ہوئی دلدلوں کی بھی کثرت ہے اور یہاں انتہائی خوف ناک درندے بھی کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ لیکن یہ علاقہ آب و ہوا کے لحاظ سے جنت کا ٹکڑا کہلاتا ہے۔ انتہائی شاندار آب و ہوا کے ساتھ ساتھ یہاں پھولوں کی بھی اس قدر کثرت ہوتی ہے کہ پورا علاقہ پھولوں سے لدا رہتا ہے۔ ہو سکتا ہے۔ اس کے مشرقی ساحلی علاقے کو ایسٹ کوسٹ کہتے ہوں" ـــ اولڈ بیلی نے کہا اور پھر ہانپنے کے سے انداز میں تیز تیز سانس لینے لگا۔

"آپ نے آخری بار یہ علاقہ کب دیکھا تھا" ـــ عمران نے پوچھا۔

"میں نے ـــ مجھے تو طویل عرصہ ہو گیا ہے۔ میرا خیال ہے۔

SCANNED BY JAMSHED

پچیس سال ہو گئے ہوں گے۔ کیوں" ——— اولڈ بیلی نے چونک کر
"اس لئے پوچھ رہا تھا کہ میں اس علاقے کی موجودہ پوزیشن جا
تھا" ——— عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا
"اوہ۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر تمہیں مشہور شکاری ستوجو سے
گا۔ ستوجو اس علاقے کا کیڑا کہلاتا ہے۔ اور اب شاید نہ جا
کیونکہ آج کل اخبارات میں اس کی داستانیں نہیں چھپتیں لیکن
تین سال پہلے وہ مسلسل لکھتا تھا" ——— اولڈ بیلی نے کہا۔
"یہ ستوجو صاحب کہاں رہتے ہیں" ——— عمران نے پوچھا
"میں جانتا ہوں۔ وہ پارک وے میں رہتے ہیں" ——— س
نے کہا۔

"اچھا۔ بہت بہت شکریہ جناب ——— آپ نے ہماری بے
رہنمائی فرمائی ہے۔ اب اجازت دیجئے" ——— عمران نے کرسی
اٹھتے ہوئے کہا۔ اور اولڈ بیلی نے مسکرا کر سر ہلا دیا۔ وہ دونوں
کے فلیٹ سے نکلے اور پھر نیچے کھڑی اپنی کار میں بیٹھ کر آگے بڑھ
لگے۔

"یہ ستوجو کیسا آدمی ہے" ——— عمران نے کار میں بیٹھتے ہی
سے پوچھا۔ جو ڈرائیونگ سیٹ پر موجود تھا۔
"بہت مشہور شکاری ہے۔ لیکن اب شاید کسی حادثے کی و
معذور ہو چکا ہے۔ اس کی ریڑھ کی ہڈی میں کوئی نقص پڑ گیا ہے
اس لئے وہیل چیئر پر بیٹھا رہتا ہے۔ ویسے اچھا آدمی ہے۔ میر
خاصا دوست ہے" ——— سلاگو نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ دیکھ لیتے ہیں کہ وہ کیا کہتا ہے" ——— عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت بدستور مقامی میک اپ میں تھا۔
جب کہ سلاگو نے اپنا میک اپ صاف کر دیا تھا۔ کیونکہ اب اس کی
ضرورت نہ رہی تھی۔ عمران نے چانگ کی کوٹھی سے واپسی کے بعد جولیا
کو بھی کال کر کے واپس جوشان کلب بلوا لیا تھا۔ کیونکہ وہ اور اس کے
ساتھی تو بحری راستوں کی ناکہ بندی کئے ہوئے تھے جب کہ مادام
کو ہیلی کاپٹر کے ذریعے جزیرہ جوشان سے گئی تھی۔ اس لئے اب
یہ ناکہ بندی بیکار ہو کر رہ گئی تھی۔ اور ویسے بھی جس مقصد کے لئے عمران
نے یہ ناکہ بندی کرائی تھی وہ مقصد چانگ کی کوٹھی میں ٹرانسمیٹر کال سے
پورا ہو گیا تھا۔ سلاگو عمران اور اس کے ساتھیوں کو جوشان کلب میں
چھوڑ کر واپس چلا گیا تھا۔ اور وہ آج دوبارہ آیا تھا اور وہ دونوں اولڈ
بیلی سے معلومات حاصل کرنے اس کے فلیٹ میں آئے تھے۔ جب کہ
جولیا اور اس کے ساتھی وہیں جوشان کلب میں ہی مقیم تھے۔
تھوڑی دیر بعد کار ایک ایسے ایریے میں داخل ہوئی جہاں چھوٹی
چھوٹی رہائشی کوٹھیاں تھیں۔
"یہ پارک وے کہلاتا ہے۔ ستوجو یہیں رہتا ہے" ——— سلاگو
نے بتایا اور عمران نے سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک ذیلی سڑک
پر گھوم کر ایک چھوٹی سی کوٹھی کے گیٹ کے سامنے رک گئی۔ سلاگو
نیچے اترا۔ اور اس نے ستون پر موجود کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔
اور پھاٹک کے سامنے کھڑا ہو گیا جب کہ عمران کار میں ہی بیٹھا رہا۔
تھوڑی دیر بعد پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان جو لباس اور شکل و صورت

SCANNED BY JAMSHED

سے ملازم نکلتا تھا باہر نکل آیا۔

"جناب ستوجو کو اطلاع دو کہ اس کا دوست سلاگو ایک مہم
ساتھ ملاقات کے لئے آیا ہے" ——— سلاگو نے ملازم سے مخ
ہو کر کہا۔

"اوہ جناب۔ تشریف لایئے۔ میں انہیں اطلاع کرتا ہوں۔ میں
پھاٹک کھولتا ہوں جناب" ——— ملازم نے کہا اور پھر مڑ کر اس
تھوڑے سے کھلے ہوئے پھاٹک کو پوری طرح کھول دیا۔ سلاگو دو
کار میں بیٹھا اور کار اندر لے گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ مشہور شکاری ستوجو ان کے سامنے موجود
وہ درمیانے قد لیکن گٹھے ہوئے جسم کا ایک ادھیڑ عمر آدمی تھا جس
چہرہ بتا رہا تھا کہ اس نے واقعی دنیا کے گرم و خشک دیکھے ہو
ہیں۔ آنکھوں میں سانپ کی سی چمک تھی۔ اور چوڑی تھوڑی بتا رہی تھی
وہ ذاتی طور پر خاصا سفاک طبیعت کا مالک ہے۔ سلاگو نے عمران کا
تعارف بطور اپنے ایک دوست کے کرایا تھا۔ اور اس نے عمران
نام جینگ بتایا تھا۔ ستوجو سلاگو کا خاصا دوست تھا اس لئے وہ
سے مل کر خاصا خوش نظر آ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد ملازم نے مشروب
کے گلاس انہیں لا کر دیئے۔

"آج کیسے بھول پڑے سلاگو ادھر" ——— ستوجو نے مشروب
کی چسکی لیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"بس ایک کام تھا۔ جینگ کو بھی شکار کا شوق ہے۔ اور اس
نے بتایا ہے کہ ایسٹ کوسٹ میں بہت شکار ملتا ہے۔ لیکن

بھی وہاں کبھی نہیں گیا تھا اس لئے جب اس نے مجھ سے ذکر کیا تو میں
سوچا کہ اپنے دوست ستوجو سے بات کر لیتے ہیں وہ تو ان علاقوں کا کیڑا
بہترین رہنمائی کرے گا" ——— سلاگو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسٹ کوسٹ اور شکار ——— اوہ۔ پھر تو جینگ کو کسی نے غلط بتا
ہے۔ ایسٹ کوسٹ میں شکار کھیلنا ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔
ایسٹ کوسٹ میں اب کوئی نہیں جا سکتا۔ ورنہ اسے فوراً ہلاک
دیا جاتا ہے" ——— ستوجو نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ممنوع قرار دے دیا گیا ہے ——— کیا مطلب" ——— سلاگو نے
کر پوچھا۔ عمران خاموش بیٹھا تھا۔

"ہاں۔ کسی لارڈ نے یہ سارا علاقہ خرید لیا ہے اور اس نے اس
نام ایسٹ کوسٹ رکھا ہے ورنہ پہلے صرف کوسٹ کہلاتا تھا۔
بارہ ہزار ایکڑ رقبہ۔ یہ وہ علاقہ ہے جو جزائر کیو رائل سے شروع
ہے اور آگے دور تک چلا جاتا ہے۔ اس لارڈ کا نام کنگ نو ہے۔
نے سارے علاقے میں خاردار تاریں لگوا دیں ہیں اور وہاں اس
مسلح افراد موجود رہتے ہیں۔ اس نے وہاں ایک جنگل کے درمیان
شاندار رہائش گاہ بھی بنوائی ہے۔ جہاں دنیا کی ہر آسائش
موجود ہے۔ وہاں تیز رفتار ہیلی کاپٹر بھی موجود ہے اور ایسی مخصوص
ساخت کی جیپیں بھی ہیں جن پر بیٹھ کر وہ آسانی سے نہ صرف جنگل میں
گھوم سکتا ہے بلکہ انتہائی خوفناک درندوں کا شکار بھی کھیل سکتا
ہے۔ وہاں اس کا منیجر لمبا گا ہے۔ وہ بھی انتہائی مشہور شکاری ہے
اس کی بھی ساری عمر جنگلوں میں گزر گئی ہے۔ اب وہ بوڑھا ہو گیا ہے لیکن

SCANNED BY JAMSHED

صحت اس کی اتنی اچھی ہے کہ وہ جوانوں کو بھی مات کرتا ہے۔ یہ
کہ جدید دور کا شاہزادہ ہے۔ شکار میں وہ میرا استاد رہا ہے۔
ایک بار اس کی مہربانی کی وجہ سے مجھے لارڈ کی یہ رہائش گاہ
کا موقع مل گیا تھا۔ کیونکہ لارڈ کبھی کبھار ہی وہاں جاتا ہے"۔۔۔۔ س
نے جواب دیا۔
"لیکن کنگ فو تو مارشل آرٹ کے ایک شعبے کو کہتے ہیں۔ یہ ا
ہے ایک گیم کا نام ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
"تمہاری بات درست ہے۔ لیکن بہرحال یہ اس لارڈ کا نام س
اس نے یہ نام کیوں رکھا ہے۔ اس کا مجھے علم نہیں ہے۔ اور د
میں نے آج تک اخباروں میں بھی اس لارڈ کا کبھی ذکر نہیں
لیکن بہرحال وہ ہے سہی"۔۔۔۔ ستوجو نے جواب دیا۔
"پھر تو وہاں شکار نہیں کھیلا جا سکتا۔ لیکن وہاں کی سیر تو کی جا
اگر آپ اپنے استاد کے نام کوئی رقعہ دے دیں"۔۔۔۔ ع
نے کہا۔
"نہیں۔ وہاں کوئی داخل ہی نہیں ہو سکتا۔ رقعہ تو اس تک پہنچ
نہیں سکتا۔ یہ تو اتفاق سے میرا استاد یہاں آیا تھا کافی عرصہ
پہلے کی بات ہے۔ تقریباً چار سال پہلے کی۔ تو میری قسمت سے
کے ساتھ ملاقات ہو گئی۔ اور پھر وہ مجھے خصوصی ہیلی کاپٹر پر وہاں
اور وہاں ایک ہفتہ رہ کر میں اس کے ساتھ ہی واپس آ گیا تھا۔ اس
مجھے بتایا تھا کہ لارڈ انتہائی سخت گیر آدمی ہے۔ وہ اپنے علاقے
کسی غیر آدمی کا وجود ایک لمحے کے لئے بھی برداشت نہیں کر سک

ں نے سارے جنگل اور خاص طور پر سرحدی علاقوں میں ایسے ایسے
ئنسی آلات نصب کئے ہوئے ہیں کہ کوئی آدمی کسی طرح بھی زندہ
سلامت اس علاقے میں داخل نہیں ہو سکتا۔ پھر وہاں اس کے مسلح
زاد کا بھی ایک پورا دستہ موجود ہے۔ جو اس جنگل کے چپے چپے سے
قف ہیں۔ وہ مخصوص ساخت کی جیپوں میں وہاں مسلسل گشت کرتے
تے ہیں۔ اور انہیں سختی سے حکم ہے کہ وہ کسی بھی غیر آدمی کو دیکھتے
ی گولیوں سے اڑا دیں"۔۔۔۔ ستوجو نے جواب دیا۔
"اور اگر ہیلی کاپٹر کے ذریعے کوئی وہاں پہنچ جائے تو"۔۔۔۔ عمران
نے کہا۔
"نہیں۔ لارڈ کوئی بہت بڑا آدمی ہے۔ ہیلی کاپٹر اوپر سے گزر تو
سکتا ہے وہاں اتر نہیں سکتا۔ ورنہ وہ ہیلی کاپٹر تباہ کر دیتے ہیں۔
نال آپ وہاں جانے کا خیال دل سے نکال دیں۔ آپ نے شکار
ہی کھیلنا ہے تو میں آپ کو دوسرا اسپاٹ بتا سکتا ہوں"۔۔۔۔ ستوجو
نے کہا۔
"ظاہر ہے خیال تو چھوڑنا ہی پڑے گا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے
ہوئے جواب دیا۔ اور ستوجو بھی ہنس پڑا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اب
ستوجو بیچارے کو کیا معلوم کہ عمران کو ہر صورت میں یہ شکار کھیلنا
تھوڑی دیر بعد وہ ستوجو سے اجازت لے کر اس کی کوٹھی سے
آ گئے۔
"اب کیا پروگرام ہے عمران صاحب"۔۔۔۔ ستوجو نے کار کا رخ
سڑک کی طرف موڑتے ہوئے کہا۔ جو چوشان کلب کی طرف جاتی

SCANNED BY JAMSHED

تھی۔

"پروگرام تو بنانا پڑے گا۔ یہ لنگ فو نام یقیناً یانگ نے ہی ر[illegible] ہوا ہو گا۔ اور یہاں ضرور کوئی خاص چکر ہو گا۔ ورنہ یانگ کو صرف عیش کی غرض سے اتنے لمبے چوڑے انتظامات کرنے کی کیا ضرورت [illegible]" عمران نے کہا اور سلاگو نے سر ہلا دیا۔

"بس ایک گزارش ہے کہ اس مشن میں آپ مجھے اپنے ماتحت کے طور پر ساتھ لے جائیں تو میں انتہائی مشکور رہوں گا"۔۔۔ چند لمحوں بعد سلاگو نے بڑے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"یار اچھے بھلے تم ایڈ پھیلانے میں مصروف تھے۔ لگے رہو [illegible] دھندے میں کیوں ہمارے ساتھ خراب ہوتے ہو"۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور سلاگو بھی ہنس پڑا۔

"یہ بھی میری ایجنسی کا ہی مشن ہے۔ آپ میری فکر نہ کریں۔ میں آپ کے کسی کام میں رکاوٹ نہ بنوں گا۔ آپ یقین کریں آپ کے ساتھ گزرنے والا ہر لمحہ میرے لئے صدیوں کے تجربے کا کام [illegible] رہا ہے"۔۔۔ سلاگو نے کہا۔

"او۔ کے۔ ٹھیک ہے۔ چلے چلنا"۔۔۔ عمران نے کہا۔ [illegible] سلاگو کا چہرہ مسرت سے جگمگا اٹھا۔

[illegible] یانگ اور کوموشاندار انداز کی بنی ہوئی رہائش گاہ کے وسیع [illegible] کے درمیان موجود انتہائی خوب صورت تالاب کے گرم پانی میں [illegible] سرخوشی کے عالم میں نہانے اور غوطے لگانے میں مصروف تھے۔ [illegible] شرارتی مچھلیوں کی طرح پانی کے اندر ایک دوسرے کو پکڑتے۔ [illegible] دوسرے سے بچتے۔ اور پھر جب ایک دوسرے کو پکڑ لیتے [illegible] کر قہقہے لگانے لگتے۔ دونوں نے باتھ سوٹ پہنے ہوئے تھے۔ [illegible] کوموکا حسین جسم تو شفاف پانی کے اندر کسی جل پری جیسا دکھائی [illegible] دے رہا تھا۔

"[illegible] ارے۔ یہ لمبا گا ادھر کیوں آ رہا ہے"۔۔۔ اچانک یانگ، [illegible] دور سے تیز تیز قدم اٹھائے تالاب کی طرف آتے ہوئے [illegible] کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے کنارے کی طرف [illegible] اور اچھل کر نیلے رنگ کی ٹائیلوں سے بنے ہوئے تالاب کے

SCANNED BY JAMSHED

کنارے پر بیٹھ گیا۔ جب کہ کومو اسی طرح پانی میں تیرتی رہی۔ واقعی ٹارزن کی طرح انتہائی مضبوط جسم کا آدمی تھا۔ اس کا سر کی طرح صاف تھا۔ البتہ بڑی بڑی مونچھیں اس کے چہرے تھیں۔ جن میں سیاہ بالوں کی نسبت سفید بالوں کی تعداد ز اس نے جسم پر چیتے کی کھال اس طرح اوڑھی ہوئی تھی جیسے و ٹارزن ہو۔ کمر سے ایک ہولسٹر لٹکا ہوا تھا۔ جس میں ریوالور تھا کاندھے سے ایک عجیب ساخت کی مشین گن لٹک رہی تھی۔

"کیا بات ہے لمباگا۔ تم کچھ پریشان لگ رہے ہو"۔۔۔ نے لمباگا کے قریب آتے ہی پوچھا۔

"باس۔ پریشانی والی تو کوئی بات نہیں۔ میں تو صرف ایک اطلاع دینے آیا ہوں۔ کہ جنگل کے شمالی آخری حصے ہماری سرحدوں سے باہر شکاریوں کی کوئی ٹیم دیکھی گئی ہے انہوں نے کیمپ لگائے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ مقامی لگتے ہیں کے پاس دو ایسی جیپیں بھی ہیں جو خصوصاً جنگلوں میں سفر کر سکتی لمباگا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کتنے افراد ہیں"۔۔۔ یانگ نے تیز لہجے میں پوچھا

"دو عورتیں اور۔۔۔ چھ مرد بتائے گئے ہیں سارے ہی ہیں"۔۔۔ لمباگا نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ ہماری حدود سے تو باہر ہیں پھرتے رہیں د لیکن اگر وہ ہماری حدود میں داخل ہونے لگیں تو پھر ان کے میں دیر نہیں ہونی چاہئے۔ اور سنو اب ان کی مکمل نگرانی بھی

۔ اور اس طرف اپنے دستے بھی پہنچا دو۔ نجانے یہ کون لوگ ہوں" نے کہا۔

"یس باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی۔ میں نے پہلے ہی اپنے آدمی ں پہنچا دیئے ہیں اور ان کی مکمل نگرانی کے لئے اس علاقے کے یب سے اونچے درخت میں ٹیلی ویو مشین بھی نصب کر دی ہے" باگا نے جواب دیا۔

"او۔ کے"۔۔۔ یانگ نے کہا اور پھر پانی میں غوطہ لگا دیا۔

گا مسکراتا ہوا مڑا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا واپس چل پڑا۔

"کیا بات تھی یانگ"۔۔۔ کومو نے یانگ کے قریب آنے تھا۔ تو یانگ نے لمباگا کی بتائی ہوئی پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں"۔۔۔ کومو نے قدرے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"ہوں گے کوئی سر پھرے شکاری۔ بہر حال تمہیں فکر کرنے کی بات نہیں ہے۔ وہ ہماری حدود میں داخل ہی نہیں ہو سکتے۔ اگر انہوں نے ایسی کوئی حماقت کی تو دوسرے لمحے ان کی جسموں کا ساتھ چھوڑ جائیں گی"۔۔۔ یانگ نے کہا۔ اور نے سر ہلا دیا۔

"در اصل میرے ذہن میں ایک بات کھٹک رہی ہے کہ وہ ساتھ کیوں لے آتے ہیں"۔۔۔ کومو نے کہا۔

"ہرے۔ ان کا مقصد شکار کھیلنا ہو گا۔ اس لئے جیپیں لے ئیں گے"۔۔۔ یانگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"تم نے سمجھی نہیں میری بات ۔ جس طرف تم ان کی موجودگی
کو رہے ہو ۔ اس طرف بہت تھوڑے علاقے میں جنگل ہے ،
بعد سائبیریا کا علاقہ شروع ہو جاتا ہے ۔ جہاں ہر طرف برف
ہے ۔ اور اتنے تھوڑے علاقے میں شکار کے لئے جیپیں
کی کوئی تک نہیں بنتی ۔ اور جنگل کے لئے بنی ہوئی مخصوص جیپ
میں چل ہی نہیں سکتیں ۔ اس لئے جیپوں کا تو مطلب ہے کہ
علاقے میں شکار کھیلنے کا پروگرام بنا کر آتے ہیں ۔ لیکن اس
کر کیمپ لگانے سے ظاہر ہے کہ انہیں معلوم ہے کہ اس
سارا علاقہ ہماری ملکیت ہے اور یہاں داخلہ ممنوع ہے
لمباگا کے مطابق وہ مقامی یعنی جاپانی ہیں ۔ کوئی غیر ملکی نہیں
کومو نے کہا ۔ اور یانگ حیرت سے کومو کو دیکھنے لگا ۔
"اوہ ۔ تمہاری بات بہت گہری ہے ۔ میں نے تو اس پہلو
کیا تھا ۔ لیکن ان کا ارادہ جو بھی ہو بہرحال وہ ہمارے علاقے
داخل نہیں ہو سکتے ۔ اور اس تھوڑے علاقے میں اگر وہ شکار
ہیں تو ہمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے ۔ تم لطف خراب نہ کرو"
یانگ نے کہا ۔ اور کومو نے بھی سر ہلا دیا ۔
یانگ نے ایک بار پھر اسی انداز میں کھیلنے کی کوشش
وہ دونوں لمباگا کے آنے سے پہلے کھیلنے میں مصروف
کومو نے واپسی کا اعلان کر دیا ۔ اور مجبوراً یانگ کو بھی
پر مجبور ہونا پڑا ۔ وہ اب دل ہی دل میں لمباگا کو کوس
جس نے یہ اطلاع دے کر اس کے رنگ میں بھنگ ڈ

لیکن ظاہر ہے اب تو بھنگ پڑ چکی تھی ۔ اس لئے وہ کنارے کی
طرف تیرنے لگا ۔

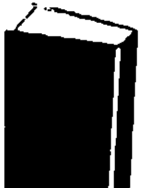

عمران ایک اونچے درخت کی چوٹی پر موجود تھا ۔ اس کی
آنکھوں سے انتہائی طاقتور لینز کی دوربین لگی ہوئی تھی ۔ اور وہ کافی دیر سے
جنگل کے جنوبی حصے کو دیکھ رہا تھا ۔ جہاں حد نظر تک انتہائی گھنا اور
تاریک جنگل پھیلا ہوا تھا ۔ ویسے جنگل واقعی جنگل ہونے کے ساتھ ساتھ
ہر رنگ کے انتہائی خوشنما پھولوں کی جھاڑیوں سے لدا ہوا تھا ۔ اس لئے
واقعی وہ ایک خوب صورت جنگل تھا ۔ اور اس کے ایک طرف سائبیریا
اور دونوں اطراف میں سمندر ہونے کی وجہ سے جنگل کی آب و ہوا
بے حد خوشگوار تھی ۔ ہر وقت وہاں ہوا چلتی رہتی تھی ۔ اور یہ ہوا نہ
گرم تھی اور نہ انتہائی ٹھنڈی ۔ بالکل ایسی ہوا تھی جیسے موسم بہار میں
ایشیا میں چلتی ہے ۔ یہاں وہ جنگلوں والا مخصوص اور پاگل کر دینے

SCANNED BY JAMSHED

والا جس بالکل نہ تھا۔ اس لحاظ سے یہ علاقہ واقعی جنت کا ایک
لیکن جس طرح جنت میں سانپ نے آکر آدم و حوا کو بہکا دیا تھا
طرح وہاں یانگ اور اس کے آدمیوں کی موجودگی اس جنت میں
کی طرح اُسے کھٹک رہی تھی۔ یہاں آنے سے پہلے ایک بار تو اس
یہ پروگرام بنایا تھا کہ وہ ہیلی کاپٹر کے ذریعے براہِ راست
پیراڈائز ہاؤس میں جا کر اتر جاتے۔ لیکن پھر اس نے بہت غور
کے بعد یہ پروگرام ترک کر دیا۔ کیونکہ ستوجو کی باتیں سننے کے
اُسے اندازہ ہوا تھا کہ اس جنگل میں کوئی خاص پراجیکٹ مکمل
جا رہا ہے۔ اس لئے اس میں آدمی کے داخلے کو روکنے کے
قدر خصوصی انتظامات کئے گئے ہیں ایسی صورت میں ہو سکتا
وہاں ایسی گنیں موجود ہوں جن سے ہیلی کاپٹر کو آسانی سے تباہ
سکتا ہو۔ اور چونکہ نیچے گھنا جنگل ہو گا۔ اس لئے انہیں گنوں کی
کا علم ہی نہ ہو سکے گا۔ اور وہ آسانی سے ہیلی کاپٹر سمیت تب
سکتے ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے ہیلی کاپٹر سے براہِ راست
کا پروگرام ترک کر دیا تھا۔ اور پھر اس نے سائبیریا کے علاقے
سے جنگل میں اندر داخل ہونے کا پروگرام بنایا۔ ستوجو سے
معلومات کے مطابق اس نے ضروری اسلحہ اور جنگل میں خصوصی
کام آنے والی جیپوں کا انتظام کر لیا تھا۔ سلاگو نے واقعی
سارے کام میں اس کی بے حد مدد کی تھی۔ اور اس کے بعد
بڑی جہاز نما کشتی کی مدد سے بحیرہ برنگ میں سفر کرتے ہوئے
یہ آگے تھے۔ اور اس کے بعد وہ کشتی تو واپس بھیج دی گئی

انہوں نے جنگل میں ایک جگہ کیمپ لگا لئے۔ چونکہ وہ رات کو وہاں پہنچے
تھے اس لئے کیمپ سمندر کے کنارے کے قریب ہی لگائے گئے
تھے۔ دوسرے روز صبح کو انہوں نے وہاں سے کیمپ اکھاڑے اور
پھر کافی آگے جا کر جنگل کے اندرونی حصے میں کیمپ لگا دیئے۔ واقعی
یہاں درندوں کی کافی کثرت تھی۔ اس لئے وہ لوگ کیمپوں کے گرد
باقاعدہ پہرہ دے رہے تھے۔ عمران کو یہاں آکر جوزف کی یاد بہت
آئی تھی۔ اگر اُسے معلوم ہوتا کہ اس قدر خطرناک اور گھنے جنگل میں جانا
پڑے گا تو وہ جوزف کو ساتھ لے آتا۔ لیکن اب اس کے پاس اتنا
وقت نہ تھا کہ وہ جوزف کو بلاتا اور اس کے آنے تک بیکار بیٹھا
رہتا۔ سلاگو کے ساتھ لیڈی جیررنگ بھی اس کے ہمراہ آئی تھی۔ لیڈی
جیررنگ کو وہ ساتھ لے آنے پر تیار نہ تھا۔ لیکن لیڈی جیررنگ نے
جب بے حد اصرار کیا اور سلاگو نے بھی اس کی سفارش کی اور بتایا کہ
وہ بے حد بہادر لڑکی ہونے کے ساتھ ساتھ مارشل آرٹ کی بھی ماہر
ہے۔ اور اس کا نشانہ بھی شاندار ہے۔ تو عمران اُسے ساتھ لے آنے
پر رضامند ہو گیا۔ پھر جیررنگ نے جولیا کو بھی نجانے کس طرح راضی کر
لیا کہ جولیا نے بھی اس کی سفارش کی تھی۔ اور عمران نے باقاعدہ جولیا
پر سارا احسان رکھتے ہوئے اُسے ساتھ چلنے کی اجازت دے دی۔

عمران درخت پر چڑھا دُوربین سے جائزہ لینے میں مصروف تھا۔
اُسے اس وقت یانگ یا کومو کی اتنی فکر نہ تھی بلکہ وہ یہ جاننا چاہتا
تھا کہ یانگ اس جنگل میں ایسا کون سا پراجیکٹ مکمل کر رہا ہے جس کی
وجہ سے اس نے جنگل میں کسی کے آنے کی اتنی سختی سے رکاوٹ

SCANNED BY JAMSHED

ڈالی ہوئی ہے۔ اس کے ذہن میں یہی بات کھٹک رہی تھی کہ کہیں پراجیکٹ کا کوئی تعلق ڈاکٹر یادر کے اصل منصوبے سے نہ ہو۔ لیکن اس قدر گھنا تھا کہ سوائے درختوں کے اسے اور کوئی چیز نظر نہ تھی۔ ایک طویل سانس لیتے ہوئے اس نے دوربین آنکھوں سے ہٹائی اور پھر درخت سے نیچے اترنے لگا

"کچھ دکھائی دیا" ——— درخت کے نیچے موجود کیپٹن شکیل سلاگو نے عمران کے نیچے پہنچتے ہی پوچھا۔

"اگر مجھے کچھ دکھائی دیتا تو میں کسی محکمے میں بھرتی نہ ہو جاتا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کیمپوں کی طرف مڑ گیا۔

"کیا مطلب" ——— سلاگو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا

"یار۔ ایک تو مطلب بتا بتا کر میں خود لغت بن چکا ہوں۔ جو فقرہ کہتا ہوں اس کا مطلب بھی بتانا پڑتا ہے۔ بھائی میں ایک محکمے میں بھرتی ہونے کے لئے گیا۔ انہوں نے کہا کہ میڈیکل ٹیسٹ ہوگا۔ اور ٹیسٹ کا پہلا مرحلہ بینائی کی چیکنگ سے پورا ہوتا تھا۔ ٹیسٹ لینے والے صاحب امیدواروں کے اژدہام سے اکتا چکے تھے۔ اس لئے انہوں نے تنگ آ کر بورڈ پر لکھ دیا "مجھے کچھ دکھائی نہیں دیتا" اور پھر مجھے کہا کہ پڑھو کیا لکھا ہے۔ میں نے پڑھ لیا کہ "مجھے کچھ دکھائی نہیں دیتا" مجھے فیل کر دیا گیا۔ اور میں بھرتی نہ ہو سکا" ——— عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور سلاگو قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"یعنی میری بے بصیرتی پر آپ بجائے ہمدردی کرنے کے ہنس رہے ہیں۔ اچھا زمانہ آ گیا ہے" ——— عمران نے منہ بناتے

کہا۔ اور سلاگو ایک بار پھر قہقہہ لگائے بغیر نہ رہ سکا۔

"کس بات پر قہقہے لگ رہے ہیں انکل" ——— کیمپ کے باہر کھڑی لیڈی جیررنگ نے مسکراتے ہوئے سلاگو سے کہا۔ جولیا اور دوسرے ممبر بھی وہیں موجود تھے۔ سلاگو نے عمران والا لطیفہ سنایا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"یعنی عمران صاحب۔ آپ کو پہلے ہی مرحلے میں فیل کر دیا گیا" ——— لیڈی جیررنگ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہم تو ہر مرحلے میں فیل ہوتے آئے ہیں۔ بینائی ٹیسٹ کے بعد انٹرویو بھی ہوا اس میں بھی ہم فیل ہو گئے" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا ——— کیا انٹرویو ہوا تھا" ——— لیڈی جیررنگ نے بڑے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"انٹرویو لینے والے صاحب بھی شاید امیدواروں کے اژدہام سے اکتا گئے تھے۔ اس لئے جو بھی لڑکا انٹرویو دینے جاتا فیل ہو کر آ جاتا۔ ہم نے سوچا کہ یہ سب لڑکے معلومات عامہ میں زیرو ہوں گے اس لئے فیل ہو رہے ہیں۔ چنانچہ ہم بھی گردن اکڑائے اندر پہنچ گئے۔ انٹرویو لینے والے صاحب نے بڑے رعب دار لہجے میں پوچھا۔ گلاس کے سپیلنگ بتاؤ۔ ہم نے فوراً بتا دیئے۔ جی۔ ایل اے۔ ڈبل ایس۔ انہوں نے پہلے سے زیادہ رعب دار لہجے میں کہا۔ فیل۔ اور ہم منہ لٹکائے واپس آ گئے۔ باہر آ کر جب ہم نے ڈکشنری میں سپیلنگ دیکھے تو سپیلنگ درست تھے۔ اب ہمیں سمجھ

نہ آرہی تھی کہ آخر ہمیں کیوں فیل کیا گیا - اتنے میں غلغلہ مچ گیا کہ ایک لڑکا پاس ہو گیا - ہمارے سمیت سب فیل شدہ لڑکوں نے اُسے گھیر لیا کہ وہ کیسے پاس ہو گیا تو اس نے بتایا کہ انٹرویو لینے والے نے ان سے کہا کہ گلاس کے سپیلنگ بتاؤ - اس نے بتا دیئے جی - ایل - اے - ڈبل ایس - اس پر انٹرویو لینے والے نے کہا فیل - اس نے فوراً کہہ دیا ایف - اے - آئی - ایل فیل - اور اُسے پاس کر دیا گیا - تب ہمیں پتہ چلا کہ جو ہم نتیجہ سمجھے تھے وہ نتیجہ نہ تھا بلکہ انٹرویو لینے والے صاحب گلاس کی طرح فیل کے سپیلنگ پوچھ رہے تھے اور ہم بجائے سپیلنگ بتانے کے منہ لٹکائے واپس آ گئے تھے - عمران نے انٹرویو کی تفصیل بتائی تو سلاگوا اور لیڈی جیررنگ تو ہنس ہنس کر پیٹ میں بل پڑ گئے - جب کہ باقی ساتھی بھی ہنسنے لگے -

"عمران صاحب - میں نے آپ سے انٹرویو کی تفصیل نہ پوچھی تھی بلکہ یہ پوچھا تھا کہ آپ نے دوربین کی مدد سے کیا دیکھا ہے" - کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا -

"میں نے بتایا تو ہے فیل - کیونکہ ہمیں کچھ دکھائی نہیں دیتا - جنگل پر بھی یہی لکھا ہوا ہے - اور ہم تو وہی کچھ دیکھ سکتے ہیں جو کہ ہوتا ہے - اور دوسرے سوال کو ہمیشہ نتیجہ سمجھ کر منہ لٹکا لیتے ہیں - یقین نہ آئے تو مس جولیانا سے پوچھ لو - یہ کہتی ہیں گٹ آؤٹ - اور ہم مطلب بتانے کی بجائے واقعی گٹ آؤٹ ہو جاتے ہیں" - عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس بار اس قدر زوردار قہقہہ پڑا کہ جنگل گونج اٹھا -

"بکواس کرنے میں تو تم سب سے آگے ہو" ---- جولیانا نے شرمندہ سے انداز میں ہنستے ہوئے کہا -

اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک دور جنگل میں کھڑکھڑاہٹ کی سی آواز ابھری اور وہ سب چونک کر جنگل کی طرف دیکھنے لگے - دوسرے لمحے جنگل کی طرف سے ایک گونجتی ہوئی آواز سنائی دی -

"شمالی طرف کیمپ لگائے ہوئے افراد جو کوئی بھی ہوں خبردار رہیں کہ ان سے سو گز دور جنوب کی طرف لارڈ کنگ فو کا ملکیتی علاقہ شروع ہو جاتا ہے - اور لارڈ کنگ فو کے علاقے میں کوئی شخص داخل نہیں ہو سکتا - جو داخل ہونے کی کوشش کرے گا اُسے فوراً گولی مار دی جائے گی - تم سب کی نقل و حرکت ہماری نظروں میں ہے - اس لئے اسے پہلی اور آخری وارننگ سمجھا جائے - اس کے بعد کوئی وارننگ نہیں دی جائے گی" ---- بولنے والا بڑے رعب دار لہجے میں بول رہا تھا - اور عمران فوراً ہی پہچان گیا کہ بولنے والا لمباکا تھا جس سے اس نے ٹرانسمیٹر پر بطور جانگ گفتگو کی تھی - اس کے لبوں پر اطمینان بھری مسکراہٹ رینگتی رہی - اطمینان بھری اس لئے کہ وہ صحیح جگہ پہنچ گیا تھا -

"میں لارڈ کیسان بول رہا ہوں - بولنے والا سن لے کہ لارڈ کیسان جنگل میں شکار کھیلنے آیا ہے - اور لارڈ کیسان لارڈ کنگ فو سے چھوٹا لارڈ نہیں ہے - اس لئے اگر کسی نے ہمارے شکار کھیلنے میں مداخلت

SCANNED BY JAMSHED

"کی تو پھر یہ جنگل جلا کر راکھ کر دیا جائے گا" ۔۔۔۔ عمران نے یک زور سے چیختے ہوئے کہا۔ لیکن دوسری طرف سے کوئی جواب نہ د

"شاید آواز ہی نہیں پہنچی آپ کی" ۔۔۔۔ سلاگو نے فوراً کہا۔

"خاموش رہو۔ لارڈ کیسان کی آواز دنیا کے ہر خطے میں سنی جا ہے۔ آئندہ ایسا فقرہ کہہ کر ہمارے غصے کو آواز نہ دینا" ۔۔۔۔ عم نے یک لخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے سلاگو کو آنکھ مار دی۔

"جناب۔ یہ نیا شکاری ہے۔ اس کی گستاخی معاف کر دی جائے" کیپٹن شکیل نے فوراً ہی انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میں لارڈ کی خدمت میں دست بستہ معافی کا خواستگار ہوں" سلاگو بھی فوراً ہی ساری صورت حال سمجھ گیا تھا۔

"سیکرٹری۔ فوراً شکار کے لئے کوچ کیا جائے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمیں شکار سے کون روک سکتا ہے" ۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح غصیلے لہجے میں جولیا کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"یس لارڈ" ۔۔۔۔ جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"لارڈ کیسان۔ یہاں جنگل میں شکار بغیر لارڈ کنگ فو کی اجازت کے نہیں کھیل سکتے۔ میں لارڈ کنگ فو کا منیجر لمباگا بول رہا ہوں" ۔۔۔۔ وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"منیجر۔ تمہیں لارڈ کنگ فو نے ابھی تک کسی لارڈ سے بات کرنے کے آداب نہیں سکھائے۔ اگر تم نے ہماری خدمت میں کچھ عرض کرنا ہے تو تم ہماری خدمت میں خود پیش ہو کر کرو۔ ہم اسے لارڈ کنگ فو

SCANNED BY JAMSHED

طرف سے سفارت سمجھیں گے اور اپنی اس عزت افزائی پر ہو سکتا ہے ہم واپسی کا فیصلہ کر لیں" ۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح زور سے چیختے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ خود آرہا ہوں" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی خاموشی چھا گئی۔

"لارڈ ۔۔۔۔ کیا آپ واقعی واپس چلے جائیں گے" ۔۔۔۔ اس بار لیڈی چیر رنگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ایک لارڈ ہمیشہ دوسرے لارڈ کی عزت افزائی کرتا ہے۔ ہمیں معلوم نہ تھا کہ یہ علاقہ لارڈ کنگ فو کی ملکیت ہے ورنہ ہم یہاں نہ آتے یا پہلے لارڈ سے گفت و شنید کر لیتے۔ لیکن ہمیں زبردستی نہیں روکا جا سکتا۔ ہاں اگر ہماری خدمت میں باقاعدہ حاضری دے کر لارڈ کے منیجر نے درخواست پیش کی تو ہم واپس چلے جائیں گے" ۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح تیز لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ لارڈوں کی طرح اکڑ کر چلتا ہوا خیمے کے اندر چلا گیا۔ اس کے باقی ساتھی بھی سر ہلاتے ہوئے اس کے پیچھے اندر آ گئے۔ عمران نے جلدی سے جیب سے ایک کاغذ نکالا اور قلم سے اس پر چند لائنیں گھسیٹ کر کاغذ کیپٹن شکیل کے ہاتھ میں دے دیا۔

"سیکرٹری۔ ہم اب آرام کر رہے ہیں۔ تم باہر جاؤ۔ اور اگر لارڈ کنگ فو کا منیجر آئے تو اسے عزت کے ساتھ ہمارے سامنے پیش کرو" ۔۔۔۔ عمران نے کاغذ کیپٹن شکیل کو دیتے ہوئے جولیا

سے مخاطب ہو کر کہا۔
" یس لارڈ " ـــــ جولیا نے جواب دیا۔
اُسی لمحے کیپٹن شکیل نے کاغذ جولیا کے سامنے کر دیا۔ د
جولیا نے ایک ہی نظر میں اُسے پڑھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی
سے باہر نکل گئی۔ اور کیپٹن شکیل نے کاغذ دوسرے ساتھی کی
طرف بڑھا دیا۔ اس پر عمران نے لکھا تھا کہ ہو سکتا ہے ہماری آ
وہ لوگ سن رہے ہوں۔ اس لئے سب اس ڈرامے کو پوری طرح
نبھائیں۔
" میں لارڈ کنگ فو کا منیجر لمباکا بول رہا ہوں۔ لارڈ کیسان سن
کہ لارڈ کنگ فو نے آپ کو شکار کھیلنے کی اجازت دینے سے
کر دیا ہے۔ اس لئے آپ کو صرف ایک گھنٹے کی مہلت دی جا
ہے۔ ایک گھنٹے کے اندر اگر آپ لوگ واپس نہ چلے گئے
آپ کی قبریں اسی جنگل میں ہی بنیں گی۔ اب اس کے بعد کوئی گفتگو
ہو گی " ـــــ اُسی لمحے لمباکا کی تیز اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی
اور اس کے بعد خاموشی چھا گئی۔
" ٹھیک ہے۔ اس وقت تو ہمیں واقعی واپس چلا جانا چاہئے
ہم بعد میں باقاعدہ لارڈ کنگ فو سے اس پر احتجاج کریں گے د
پھر ہم لارڈ کنگ فو کے مہمان کے طور پر یہاں آئیں گے اور یہاں
شکار کھیلیں گے۔ واپسی کی تیاری کی جائے۔ اور کیمپ اکھاڑ
جائیں " ـــــ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد تیز
میں کہا اور ساتھ ہی اس نے اشارہ بھی کر دیا کہ جو کچھ وہ کہہ ر

SCANNED BY JAMSHED

ے اس پر عمل کیا جائے۔
چنانچہ تھوڑی دیر واقعی کیمپ اکھاڑے جانے لگے۔ اور کیمپ
ؤ کر انہیں تہہ کیا گیا اور پھر تہہ شدہ کیمپوں کے بیگ جیپوں
لاد کر وہ بجائے آگے جانے کے واپس شمال کی طرف سائبیریا
ے علاقے کی طرف چل پڑے۔ تقریباً آدھے گھنٹے تک جیپیں
ی تیز رفتاری سے جنگل میں دوڑتی رہیں۔ آگے والی جیپ کا
نگ عمران کے ہاتھوں میں تھا۔ اور وہ اسے بڑی مہارت سے
نے جنگل کے اندر خاصی تیز رفتاری سے چلاتا ہوا آگے بڑھا رہا
، کہ یک لخت اس کی جیپ کے اگلے دونوں پہیے اس طرح نیچے
ران جھکے کہ جیسے جیپ الٹنے لگی ہو۔ کہ عمران کا ہاتھ بجلی کی سی
ی سے حرکت میں آیا اور اس نے جیپ کا بیک گیئر لگا۔ جھٹکے
لگا کر کلچ چھوڑ کر پورا ایکسیلیٹر دبا دیا۔ اور آگے کی طرف تیزی سے
تی ہوئی جیپ بجلی کی سی تیزی سے پیچھے کی طرف ہٹ گئی۔ اور
مران نے جیپ کا توازن درست ہوتے ہی پوری قوت سے بریک
گا دیئے۔ پچھلی جیپ جس کا سٹیرنگ کیپٹن شکیل کے ہاتھ میں تھا
ؤ ہی پیچھے ہی رک گئی تھی۔
کیا ہوا تھا " ـــــ سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی جولیا نے حیران
ہو کر پوچھا۔
" ابھی لارڈ کیسان مع سیکرٹری کے خوف ناک دلدل میں
جیپ سمیت دفن ہو جاتے " ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
اور پھر اچھل کر وہ جیپ سے نیچے اتر آیا۔ اس کے نیچے اترنے کی وجہ

SCANNED BY JAMSHED

سے جیپ میں موجود جولیا کے علاوہ جوہان اور خاور بھی اتر آئے
دوسری جیپ میں کیپٹن شکیل کے ساتھ لیڈی چیرنگ
اور نعمانی سوار تھے ——— عمران وغیرہ کو جیپ سے باہر دیکھ
سب بھی اپنی جیپ سے نیچے اتر آئے۔

"اب کیا پروگرام ہے عمران صاحب۔ کیا واقعی ہم نے
جانا ہے" ——— سلاگو نے تشویش بھرے لہجے میں کہا

"ہم نے اگر واپس جانا ہوتا تو پھر یہاں آتے ہی کیوں۔ وہ
ہمیں ٹیلی ویو سے چیک کر رہے تھے۔ تم نے غور نہیں کیا کہ
عام میگا فون کی نہ تھی بلکہ اس کے ساتھ ایک مخصوص گونج
تھی یہ مخصوص گونج ٹیلی ویو ٹرانسمیٹر کی تھی۔ اس لئے میں نے
کوئی بات نہ کی تھی ورنہ جو لوگ اس قدر جدید آلات کے
ہماری نگرانی کر سکتے ہیں وہ ہم پر میزائل بھی فائر کر سکتے تھے
مجھے یہاں آنا پڑا۔ اب ہم یقیناً ٹیلی ویو کی رینج سے باہر آ گئے
اور وہ لوگ بھی مطمئن ہو گئے ہوں گے کہ ہم کیمپ اکھاڑ کر د
چلے گئے ہیں۔ لیکن اب ہم نے ان پر ریڈ کرنا ہے" ——— عمران
نے اپنے اقدام کی تفصیل سے وضاحت کرتے ہوئے کہا

"لیکن کس طرح" ——— لیڈی چیرنگ نے اشتیاق آمیز
میں پوچھا۔

"جیپیں یہیں رکیں گی۔ جولیا۔ لیڈی چیرنگ اور سلاگو یہیں
گے جب کہ ہم پیدل آگے جائیں گے" ——— عمران نے کہا

"نہیں۔ میں ہر صورت میں ساتھ جاؤں گی" ——— لیڈی

لہجے میں کہا

"میں بھی ساتھ جاؤں گی" ——— جولیا بھلا کب برداشت کر سکتی تھی
کہ لیڈی چیرنگ عمران کے ساتھ جائے اس نے بھی فوراً ہی
ساتھ جانے کا اعلان کر دیا۔

"پہلے میری پوری بات سن لو۔ جولیا۔ لیڈی چیرنگ۔ کیپٹن شکیل
سلاگو۔ یہ ایک ٹیم ہوں گے۔ جولیا ان کی انچارج ہو گی۔ جب کہ
دوسری ٹیم میں میرے ساتھ نعمانی۔ خاور اور جوہان ہوں گے۔ پہلی
ٹیم یہیں رکے گی جب کہ دوسری ٹیم آگے جائے گی۔ اس کے آگے
جانے کے آدھے گھنٹے بعد پہلی ٹیم بھی آگے بڑھے گی۔ اور ہماری
کور کرے گی۔ لیکن جولیا والی ٹیم بالکل خفیہ رہے گی۔ صرف
اس صورت میں سامنے آئے گی جب ہماری ٹیم کو شدید ترین خطرہ
ہو گا۔ دونوں ٹیموں کے درمیان ٹی۔ ایلون ٹرانسمیٹر سے رابطہ
رہے گا۔ لیکن جنگل کوڈ میں بات ہو گی۔ جنگل کوڈ سمجھتی ہو ناں جولیا"
عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"بالکل سمجھتی ہوں" ——— جولیا نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ جوہان۔ ہم چل پڑیں۔ اسلحہ وغیرہ لے لو" ——— عمران
نے جوہان اور اس کے ساتھ موجود اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب
سر ہلاتے ہوئے جیپوں کی طرف لپکے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اسلحے
سے لیس ہو کر عمران کی رہنمائی میں واپس پیدل ہی جنگل کی طرف بڑھنے

SCANNED BY JAMSHED

لمبا گا نے سامنے موجود ایک بڑی سی مشین کا ایک
کیا اور پھر اٹھ کر وہ اس وسیع کمرے کے ایک کونے
شیشے کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کمرے میں داخل ہو
میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا۔ اور ایک
کر دیا۔

"یس" ——— دوسرے لمحے یانگ کی آواز رسیور
"لمباگا بول رہا ہوں باس۔ میں نے شکاریوں کو
وارننگ دی تو پتہ چلا ہے کہ یہ شکاری گروپ کسی لا
گروپ ہے۔ اور لارڈ کیسان کہتا ہے کہ اگر کوئی اس
میں آ کر اس سے واپس جانے کی درخواست کرے تو وہ
گا۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں سپیشل وے کھلوا کر اس
لمباگا نے کہا۔

تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا لمباگا۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ کسی
صورت میں ہم کسی بھی غیر آدمی کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اس لئے
قسم کی کوئی نرمی دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میزائلوں سے
وادی کے کیمپوں کو" ——— دوسری طرف سے یانگ نے انتہائی
لہجے میں کہا۔

"یس باس ——— میں تو اس لئے کہہ رہا تھا کہ وہ کوئی لارڈ ہے"
نے کہا۔

"چاہے باجان کا وزیر اعظم ہی کیوں نہ ہو۔ تم زیادہ سے زیادہ
واپسی کے لئے کچھ وقت دے دو۔ لیکن اس کے باوجود ہر
ہوشیار رہنا۔ ہو سکتا ہے وہ لوگ آگے جا کر چھپ
اور پھر بے خبری میں اندر داخل ہو جائیں" ——— یانگ نے
لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ میں سمجھ گیا" ——— لمباگا نے کہا اور دوسری طرف
رسیور رکھے جانے کی آواز سن کر اس نے بھی ایک طویل سانس
ہوئے رسیور رکھا۔ اور پھر اس کمرے سے نکل کر دوبارہ دیوار
اس مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے مشین کا بٹن آف کیا
مشین کے ساتھ منسلک ایک مائیک اٹھا کر بولنا شروع کر دیا۔
لارڈ کیسان کو ایک گھنٹے کی مہلت دی۔ بات کرتے وقت
نظریں مشین کے درمیان نصب سکرین پر جمی ہوئی تھیں جہاں
لگے ہوئے تھے۔ اور صرف ایک عورت کیمپ کے باہر
تھی۔ باقی سب افراد اس لارڈ سمیت کیمپ کے اندر چلے گئے

SCANNED BY JAMSHED

سکتے۔ لمبا گا کے بات ختم ہونے تک وہ عورت بھی کیمپ
گئی۔ لمبا گا نے اپنی بات ختم کر کے بٹن آف کیا اور مائیک
کے ساتھ ہک کر کے اس نے اپنی کلائی کی گھڑی پر نظر ڈ
ایک گھنٹہ گزرنے کے بعد ان پر فائر کھول دینا تھا۔ لیکن
بعد اس نے جب کیمپ اکھڑتے دیکھے تو اس کے لبوں پر
مسکراہٹ رینگنے لگی۔

"ہونہہ ـــ لارڈ کیبان صاحب رعب دے رہے
لمبا گا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اُسی لمحے اُسے اپنے عقب میں دروازہ کھلنے کی آواز سنا
تو وہ چونک کر تیزی سے پلٹا لیکن دوسرے لمحے وہ جھجک
کھڑا ہوا۔ کیونکہ دروازے سے یانگ خود اندر داخل ہو

"کیا ہوا لمبا گا" ـــ یانگ نے کرخت لہجے میں کہ

"وہ جا رہے ہیں باس" ـــ لمبا گا نے مؤدبانہ

"ہونہہ" ـــ یانگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہ
بڑھ کر وہ مشین کے سامنے آ کر سٹول پر بیٹھ گیا۔ جب کہ
کے قریب کھڑا ہو گیا۔ یانگ کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی
دو جیپیں تیزی سے واپس جاتی دکھائی دے رہی تھیں

"کیا رینج ہے ٹیلی ڈیو کی" ـــ یانگ نے پوچھا

"جہاں یہ جیپیں موجود ہیں اس سے دو سو گز تک ہے"
نے جواب دیا۔

"فل رینج بڑھاؤ۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ کو

نے کہا۔

س باس۔ میں آپریٹر کو کہہ دیتا ہوں" ـــ یانگ نے واپس
لے کمرے کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

سنو۔ آپریٹر کو یہ حکم بھی دے دینا کہ وہ لانگ رینج بیری میزائل
رکھے۔ میں خود اُنہیں یہاں سے آپریٹ کروں گا" ـــ یانگ
لہجے میں کہا۔ ادھر لمبا گا سر ہلاتے ہوئے واپس مڑ گیا۔

جیپیں مسلسل آگے بڑھتی جا رہی تھیں اور پھر اچانک ایک جھماکے
سکرین سفید ہو گئی اور یانگ سمجھ گیا کہ جیپیں ٹیلی ڈیو رینج کراس کر
۔ وہ خاموش بیٹھا رہا۔

نے کہہ دیا ہے باس۔ ابھی فل رینج آن ہو جاتی ہے" ـــ
نے واپس آ کر کہا اور یانگ نے سر ہلا دیا۔ اُسے معلوم تھا
رینج ٹیلی ڈیو ٹرانسمیٹر کو مناسب جگہ پر ایڈجسٹ ہونے اور پھر
نے کے لئے پانچ دس منٹ لگ ہی جائیں گے۔ اور پھر دس ہی
منٹ سے پہلے ہی سکرین پر جھماکا ہوا اور ایک بار پھر اس پر
نظر آنے لگیں۔ لیکن یانگ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ جیپیں رکی ہوئی
اور چار مرد پیدل چلتے ہوئے جیپوں کی مخالف سمت میں
طرف بڑھ رہے تھے۔ جب کہ دو مرد اور دو عورتیں جیپوں کے
ہی موجود تھیں۔

"یہ لوگ پیدل واپس آ رہے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ان
خراب ہے" ـــ یانگ نے کہا۔

ن صاحب کہیں جان بوجھ کر تو ہمیں یہاں کھڑا نہیں کر گئے"

SCANNED BY JAMSHED

اچانک مشین میں سے ایک عورت کی آواز نکلی اور یانگ اس
کہ سٹول سمیت نیچے فرش پر جا گرا۔ لمباگا نے جلدی سے
سنبھال کر کھڑا کیا۔

"نہیں۔ عمران دراصل منصوبہ بندی سے آگے بڑھنا چا
ایک اور عورت کی آواز سنائی دی۔

"اوہ اوہ۔ تو یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ اس کا مط
کہ کومو کا مشن ناکام رہا ہے۔ اور یہ شیطان اس کے پیچھے
تک بھی پہنچ گئے ہیں"۔۔۔۔ یانگ نے بری طرح چیختے ہوئے
اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سیاہ پڑنے لگ گیا۔

"سپیشل میزائل فائر کر دوں باس"۔۔۔۔ لمباگا نے یا
بگڑی ہوئی حالت دیکھ کر کہا۔

"نہیں۔۔۔۔ میں اب انہیں زندہ پکڑنا چاہتا ہوں۔ ورنہ
صورت بھی یقین نہ کرے گی کہ اس کا مشن ناکام ہو چکا ہے
انہیں زندہ پکڑنا ہے۔ لمباگا۔ بی تھری کو اس پورے علا
دو۔ فوراً۔ جلدی کرو"۔۔۔۔ یانگ نے چیختے ہوئے کہا۔
سر ہلاتا ہوا اس شیشے والے کمرے کی طرف بھاگتا چلا
یانگ کی نظریں اب سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ اس کا چہرہ
شدت سے بری طرح بگڑا ہوا تھا۔ اور اس کے ذہن میں
بپا تھا۔ وہ مسلسل مٹھیاں بھینچ رہا تھا۔ اسے اب کومو
اپنے آپ پر غصہ آ رہا تھا کہ اس نے اس عمران کو کیوں
دی۔ چند لمحوں بعد اس نے سکرین پر یک لخت سفید

ر کی چادر سی پھیلتی ہوئی دیکھی تو اس کا بگڑا ہوا چہرہ قدرے نارمل ہوتا
گیا۔ سکرین آہستہ آہستہ دھندلی ہوتی جا رہی تھی۔ اور سکرین مکمل طور
سفید ہو گئی۔ لمباگا بھی اس دوران اس کے قریب آ کر کھڑا ہو
یا تھا۔ تقریباً پانچ منٹ تک سکرین پر سفید رنگ کی چادر سی چھائی
ظر آتی رہی۔ جس کے پیچھے ہلکے ہلکے سیاہ رنگ کے دھبے نظر آ
ہے تھے۔ پھر سکرین دوبارہ روشن ہونا شروع ہو گئی اور پھر مکمل طور پر
وشن ہونے میں اسے پانچ منٹ لگے۔ اب سکرین پر جیپوں کے
ے وہ دو مرد اور دونوں عورتیں ٹیڑھے میڑھے انداز میں زمین
پڑے نظر آ رہے تھے جب کہ ان سے کافی دور پیدل آنے والے
ی چاروں افراد جھاڑیوں میں اوندھے سیدھے پڑے ہوئے تھے۔
نگ نے مشین کی ایک ناب کو تیزی سے گھمانا شروع کر دیا۔ اور
سکرین پر یہ اوندھے سیدھے پڑے ہوئے افراد کلوز اپ میں آنا
شروع ہو گئے۔ وہ غور سے انہیں دیکھتا رہا۔ پھر اس نے مشین
ف کر دی۔

"ان سب کو سپیشل وے سے بلیک روم میں لے جا کر بند کر
۔ اور انہیں اچھی طرح کنڈوں سے باندھ دینا۔ اس لارڈ کیسان
و چھت کے درمیان کنڈوں سے باندھنا۔ پھر مجھے اطلاع دینا۔
میں مادام کومو کے ساتھ بلیک روم میں پہنچوں گا۔ اور اپنے ہاتھوں سے
ان کے جسم گولیوں سے چھلنی کر دوں گا"۔۔۔۔ یانگ نے مڑ کر لمباگا
سے کہا۔

اور لمباگا کے اثبات میں سر ہلاتے ہی وہ تیز تیز قدم اٹھاتا

بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازے سے باہر سیڑ
جا رہی تھیں وہ دو دو سیڑھیاں اکٹھی پھلانگتا ہوا اوپر چڑھتا گیا
چند لمحوں بعد سیڑھیوں کا اختتام ایک بڑے سے گو
پر ہوا جیسے گٹر کا دہانہ ہوتا ہے۔ اور وہ اس دہانے سے
زمین پر کھڑا ہو گیا۔ یہ جگہ اس کے محل سے تقریباً دو سو گز دور
تھی کہ وہ ایک بار پھر تیز تیز قدم اٹھاتا محل کی طرف بڑھ گیا
چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے۔ وہ دراصل جلد از جلد کو
کی یہاں آمد کے متعلق بتانا چاہتا تھا۔ محل میں داخل ہو کر
لانگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں کومو میوزک سننے اور ڈرائی
کھانے میں مصروف تھی۔

"تم کہاں چلے گئے تھے" ــــ لانگ روم میں یانگ
داخل ہوتے ہی کومو نے جو ایک قیمتی صوفے میں دھنسی بیٹھ
گردن موڑ کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں تمہارے ادھورے مشن کو مکمل کرنے گیا تھا کیونکہ
تم میری نصف بہتر ہو۔ اس لئے باقی نصف نے تو مکمل
یانگ نے مسکراتے ہوئے کہا اور سامنے ایک صوفے پر

"کیا مطلب ــــ کیا تم نشے میں ہو۔ کیسا ادھورا مشن
کومو نے حیرت اور غصے کے ملے جلے لہجے میں پوچھا۔
ہاتھ بڑھا کر میوزک آف کر دیا تھا۔

"اگر میں نشے میں ہوتا تو عمران اور اس کے ساتھی اب
کے اندر پہنچ چکے ہوتے۔ لیکن میرا نام یانگ ہے۔ اب

SCANNED BY JAMSHED

بے بسی کی موت مرنے کے لئے اپنا سفر شروع کر چکے ہیں" ــــ یانگ
نے اس بار قدرے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو۔ میں تمہیں اس قدر گھٹیا نہ سمجھتی تھی کہ
تم اس طرح کے بے سروپا الزام لگانا شروع کر دو گے" ــــ کومو
یانگ کے اس طنز پر اس طرح بھڑک اٹھی کہ اس کا چہرہ بھوکی بلی
کی طرح سکڑ گیا۔ اس کی آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے۔ وہ بری طرح
بپھر رہی تھی۔

"دیکھو کومو۔ تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ یانگ کے غصے کو
محبت کے بوجھ تلے دبا رہنے دو۔ آج تک بڑے سے بڑے
بہادر مرد نے یانگ سے زبان گھما کر بات کرنے کی جرأت نہیں
کی۔ لیکن تم مجھ سے ایسی گفتگو کر رہی ہو کہ جس کے باوجود تم سے محبت
کرنے کے میں برداشت نہیں کر سکتا۔ اس لئے بہتری اسی میں
ہے کہ تم بھی میری محبت کے جواب میں مجھ سے ایسا ہی سلوک کرو
ورنہ اگر یانگ کو غصہ آ گیا تو اس کے ایک اشارے پر تمہاری یہ
نازک گردن دس جگہوں سے ٹوٹ سکتی ہے" ــــ یانگ کا لہجہ
یک لخت بھوکے بھیڑیئے جیسا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر اس قدر
سختی آ گئی کہ کومو بھی یک لخت لرز کر رہ گئی۔

"اوہ یانگ۔ میرا مطلب تمہاری توہین کرنا نہیں تھا۔ میں تو اس
بات پر حیران ہو رہی تھی کہ آخر تمہیں بیٹھے بٹھائے یہ الزام کیسے سوجھ
گیا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو چانگ نے یہودیوں کے
کلب سنگ ہینگ میں بموں کی بارش کر کے تباہ و برباد کر دیا تھا۔

اور پھر ان کی لاشیں بھی چیک کر لی تھیں اور تم کہہ رہے ہو کہ وہ
محل کے اندر پہنچ چکے ہوتے ۔۔۔۔ کومو نے اس بار نہ صرف
لہجے میں کہا بلکہ ساتھ ہی وہ بڑی ادا سے مسکرا بھی دی اور
کی اس مسکراہٹ سے یانگ کا سارا غصہ یک لخت بھاپ
بن کر کافور ہو گیا
"تم نے واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کے متعلق غلط
لگایا تھا۔ اور تم ہی کیا مجھے خود بھی ان کے متعلق یہی اندازہ تھا
یہ لوگ بس عام سے جاسوس ہوں گے ۔ یہی وجہ ہے کہ تمہاری
رپورٹ کے بعد کہ عمران اور اس کے ساتھی ختم ہو گئے ہیں میں
مطمئن ہو گیا تھا۔ لیکن میں تمہیں بتا دوں کہ عمران اور اس کے
یہاں جنگل میں پہنچ چکے تھے۔ تالاب میں نہاتے وقت لمباگا نے
جن شکاریوں کے متعلق بات کی تھی۔ وہ دراصل عمران اور اس کے
ساتھی تھے۔ لمباگا کو انہوں نے چکر دینے کی کوشش کی کہ
لارڈ کیسان اور اس کے شکاری ہیں۔ اس لئے لمباگا خود ان سے
درخواست کرے تو وہ واپس چلے جائیں گے ۔ لمباگا نے مجھ سے
فون پر اجازت طلب کی کہ وہ سپیشل دستے کے ذریعے ان کے
پاس چلا جائے لیکن میں نے اُسے نہ صرف سختی سے منع کر دیا
اسے مہلت دے کر بھگائے اور نہ بھاگنے کی صورت میں ہلاک
کر دینے کا حکم دے دیا۔ لیکن میرے ذہن میں ایک کھٹک سی بیٹھ گئی
کیونکہ میں باچان کے تمام لارڈز کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ اس میں
کیسان نام کا لارڈ نہیں ہے ۔ اس لئے میں خود آپریشن روم میں گیا

لارڈ کیسان نامی آدمی اپنے ساتھیوں سمیت واپس جا رہا تھا۔ لیکن
میں نے لانگ رینج ٹیلی ویو پر جب انہیں مارک کیا تو وہ کٹا دی
محل کے کنارے جیپیں روک کر چھپ کر واپس آ رہے تھے۔ اور
پھر وہاں دو عورتیں موجود تھیں۔ جنہوں نے عمران کا نام لیا۔ اس
طرح مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ لارڈ کیسان دراصل عمران ہی ہے ۔ میں
چاہتا تو ایک لمحے میں انہیں وہیں پھونک کر رکھ دیتا۔ لیکن مجھے
معلوم تھا کہ تم میری بات پر یقین نہ کرو گی۔ اس لئے میں نے نئی تھری
کو جنگل پر پھیلا کر انہیں بے ہوش کر دیا اور پھر لمباگا کو حکم دیا ہے کہ
وہ ان سب کو بلیک روم میں پہنچا کر چھت میں نصب کنڈوں کے
ساتھ اس طرح باندھ دے کہ وہ حرکت نہ کر سکیں " ۔۔۔۔ یانگ نے
پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"مجھے اب بھی یقین ہے کہ تمہیں سننے میں غلط فہمی ہوئی ہے۔ اس
عورت نے کیسان کہا ہو گا۔ جسے تم نے عمران سمجھ لیا ہو گا" ۔۔۔۔
کومو نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔ اور یانگ مسکرا دیا۔
"اس لئے میں نے انہیں ہلاک نہ کیا تھا۔ اب تم میرے ساتھ
چلو اور چیک کر لو۔ تاکہ تمہاری پوری طرح تسلی ہو جائے" ۔۔۔۔ یانگ
نے ہنستے ہوئے کہا۔
اور پھر اس سے پہلے کہ کومو کوئی اور بات کرتی دروازے پر
لمباگا نمودار ہوا۔
"باس۔ تمام شکاری بلیک روم میں پہنچا دیئے گئے ہیں" ۔۔۔۔
لمباگا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

SCANNED BY JAMSHED

"لمباگا ــــ کیا تم نے بھی سنا تھا کہ وہ عورتیں ایک دوسر
بات کرتے وقت عمران کا نام لے رہی تھیں" ــــ کومو
سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مادام۔ انہوں نے عمران کا ہی نام لیا تھا" ــــ
نے سر جھکاتے ہوئے جواب دیا۔ اور یانگ بڑے طنزیہ ند
مسکرا دیا۔

"حیرت ہے۔ چانگ انہیں ختم کر چکا ہے۔ اور وہ نہ صرف ز
ہیں بلکہ یہاں تک پہنچ گئے ہیں۔ جب کہ یہاں ہمارے آنے کا
ہم دونوں کے ــــ اور کسی کو علم بھی نہ تھا" ــــ کومو کے لہجے
ایسی حیرت تھی کہ جیسے اُسے اپنے وجود پر بھی یقین نہ رہا ہو۔

"چانگ ــــ اوہ مادام ــــ چانگ نے تو مجھے یہاں ٹر
کال کر کے پوچھا کہ مادام کومو یہاں پہنچ گئی ہیں یا نہیں۔ اس و
تک آپ نہ پہنچی تھیں۔ جب میں نے اُسے بتایا کہ آپ پہنچ
ہیں۔ تو اس نے ایک عجیب سی بات کی کہ مادام نے اُسے حُ
ہے کہ وہ ہیرا ڈائز پوائنٹ کی حفاظت کرے۔ اس پر میں بے
حیران ہوا۔ اور میں نے اُسے بتایا کہ ایسٹ کوسٹ کی حفاظت
ضرورت ہی نہیں ہے۔ اُسے غلط فہمی ہوئی ہے۔ اس پر اس
مجھے اس طرح دارالحکومت آنے کی دعوت دی جیسے ایسٹ
دارالحکومت کے قریب کوئی جزیرہ ہو۔ اور وہاں اس نے بات
تھی۔ اور ایسٹ کوسٹ کو جزیرہ کہا تھا۔ میں نے معذرت کر کے
کال ختم ہو گئی" ــــ لمباگا نے پوری تفصیل بتلاتے ہوئے کہ

نگ نے کال کی تھی۔ مگر چانگ کو تو علم ہی نہیں ہے۔ کہ میرا
یہاں آنے کا یہ پروگرام تھا۔ پھر چانگ کے پاس تو یہاں کی فریکوینسی
تھی۔ یہ کیسے ممکن ہے" ــــ کومو اور زیادہ حیران ہو گئی۔

"میں سمجھ گیا کومو۔ کہ دراصل کیا ہوا ہے۔ یہ عمران اور اس کے
تھی اس یہودیوں کے کلب سے نکل گئے۔ جب چانگ نے اس
دی کی۔ بلکہ چانگ بھی نظروں میں آ گیا۔ اور اس کے بعد چانگ
کو انہوں نے گھیر لیا ہو گا۔ پھر شاید چانگ کے ذریعے انہوں نے
جزیرہ جوٹان پر چیک کیا ہو گا۔ تم نے وہیں بیٹھ کر یہاں کے پروگرام
کی بات مجھ سے کی تھی۔ وہاں سے شاید میرے ہیڈکوارٹر چانگ
کی بات کرائی گئی ہو گی۔ اور چانگ کی وجہ سے آپریٹر نے اُسے
یہاں کی فریکونسی بتا دی ہو گی۔ اور اس کے بعد یہاں ہماری موجودگی
چیک کرنے کے لئے چانگ سے یہاں لمباگا کو کال کرائی گئی ہو گی۔
اور یقیناً لمباگا کے منہ سے کوئی ایسی بات نکل گئی ہو گی کہ انہوں
نے یہاں کا حدود اربعہ معلوم کر لیا ہو گا" ــــ یانگ نے واقعی
ذہانت بھرے انداز میں تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ کیسے ممکن ہے کہ چانگ ایسا کرے۔ چانگ انتہائی
سخت جان آدمی ہے۔ اس پر تو تشدد بھی بیکار ثابت ہوا ہو گا"
کومو نے اس بار شکست خوردہ لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ لیکن جو لوگ یہاں ہمارے خفیہ ترین اڈے
تک پہنچ سکتے ہیں ان کے لئے کوئی بات مشکل نہیں ہے" ــــ
یانگ نے کہا اور کومو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

SCANNED BY JAMSHED

"اگر یہ واقعی عمران ہے تو میں اپنے ہاتھوں سے اس کی بوٹی بو
ڈالوں گی۔ میں اُسے ایسی عبرت ناک موت ماروں گی کہ اس کی رو
صدیوں تک بلبلاتی رہے گی" ـــــ کومو نے بُری طرح ہونٹ
ہوئے کہا۔

"تمہاری یہ خواہش ضرور پوری ہو گی۔ آؤ میرے ساتھ" ـــــ
نے فاتحانہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔ اور پھر بیرونی دروازے کی
بڑھ گیا۔ لمباگا ادب سے ایک طرف ہٹ گیا۔ یانگ کے بعد
اور سب سے آخر میں لمباگا اس کمرے سے باہر نکلا اور پھر وہ تیز
تیز تیز قدم اٹھاتے محل کے بڑے گیٹ کی طرف بڑھنے لگے۔

درد کی ایک تیز لہر عمران کے جسم میں برقی رَو کی طرح
دوڑتی چلی گئی۔ اور درد کی اسی تیز ترین لہر نے اس کے سوئے
ہوئے شعور کو بُری طرح جھنجھوڑ کر جگا دیا۔ اس کی آنکھیں ایک جھٹکے
سے کھل گئیں۔ اور دوسرے لمحے اس نے حیرت سے گردن موڑ
کر ادھر ادھر دیکھا۔ وہ ایک بڑے سے کمرے کی چھت میں کچھ فاصلے
پر نصب لوہے کے کنڈوں کے ساتھ منسلک مضبوط زنجیروں کے
ساتھ بندھا ہوا فضا میں لٹک رہا تھا۔ اس کی دونوں کلائیاں ان
زنجیروں کے آخر میں موجود چمڑے کے تسموں سے جکڑی ہوئی تھیں۔
جب کہ اس کی دونوں ٹانگوں کو بھی اسی طرح زنجیروں سے باندھ کر
فرش میں علیحدہ علیحدہ نصب کنڈوں سے منسلک کیا گیا تھا۔ اس
طرح وہ چھت میں نصب زنجیروں کے ساتھ کلائیوں کے زور پر فضا میں
لٹکا ہوا تھا۔ اور اس کی ٹانگیں بھی دائیں بائیں پھیل کر فرش سے جکڑی

SCANNED BY JAMSHED

ہوئی تھیں کمرے کی بائیں دیوار کے ساتھ اسی طرح کنڈوں کے ساتھ موٹی زنجیروں سے اس کے سارے ساتھی جکڑے ہوئے تھے۔ ان کے جسموں کو دیوار کے ساتھ کھڑا کر کے موٹی زنجیر کو دائیں بائیں کنڈوں میں سے گزار کر انہیں دیوار سے جیسے چسپاں کر کے رکھ دیا گیا تھا۔ لیکن یہ سارے مرد تھے۔ جب کہ دائیں طرف والی دیوار کے ساتھ جولیا اور لیڈی چیر رنگ کو بھی اسی طرح زنجیروں سے جکڑ کر دیوار کے ساتھ کھڑا کیا گیا تھا لیکن ان سب کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں۔ وہ بے ہوش تھے جب کہ ایک جاپانی نوجوان ہاتھ میں ایک بڑی سی سرنج اٹھائے جولیا اور لیڈی چیر رنگ کی طرف بڑھ رہا تھا اور پھر اس نے بڑی بے دردی سے پہلے جولیا اور پھر لیڈی چیر رنگ کے بازوؤں میں موٹی سوئی گھونپ دی اور سرنج میں موجود تھوڑا تھوڑا سیال انجکٹ کر کے وہ تیزی سے مڑا اور عمران کے پاس سے گزرتا ہوا بائیں طرف کی دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے اسے جولیا اور لیڈی چیر رنگ کی تیز چیخیں سنائی دیں اور عمران سمجھ گیا کہ اس انجکشن کے سیال نے ان کے جسموں میں بھی درد کی انتہائی تیز لہر دوڑا دی ہو گی۔ اس لئے وہ چیخ چیخ کر ہوش میں آ رہی ہیں اور پھر ایسی ہی چیخیں بائیں طرف سے بھی سنائی دینے لگیں۔ کمرہ ہر قسم کے فرنیچر سے عاری تھا اس میں کوئی روشندان وغیرہ بھی نہ تھا۔ اس کی چھت بھی زیادہ اونچی نہ تھی۔ اس لئے عمران کے قدم فرش سے تھوڑے سے اٹھے ہوئے تھے اور زنجیریں فرش پر آدمی سے زیادہ پڑی ہوئی تھیں۔ سرنج لگانے والا آخری آدمی کو انجکشن لگا کر تیزی سے مڑا۔ اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے بھی مڑ کر نہ دیکھا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے وہ بہرا اور گونگا ہو۔ دروازہ کھول

کر وہ باہر نکل گیا اور باہر سے دروازہ بند کر دیا گیا۔ اب کمرے میں ابھرنے والی چیخیں ختم ہو چکی تھیں اور اب سب ہوش میں آ کر ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔

"عمران۔ یہ سب کیا ہے" ۔۔۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لارڈ کیسان کا نام بدلنے کی کوشش مت کرو سیکرٹری" ۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اپنی اصل شکل میں ہو۔ تمہارے چہرے سے میک اپ صاف ہو چکا ہے" ۔۔۔ جولیا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو بیچارے لارڈ کیسان کی لارڈی بھی ختم ہو گئی" ۔۔۔ عمران نے بڑے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا کمرے کا بند دروازہ کھلا۔ اور ایک قد سے نکلتے ہوئے قد کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر بہترین تراش اور قیمتی کپڑے کا تھری پیس سوٹ تھا۔ اس کے بازو بن مانسوں کی طرح اس کے گھٹنوں سے ذرا لمبے تھے۔ اور فولادی ہتھوڑے کی طرح مضبوط تھے۔ وہ اپنے چہرے سے ہی شاطر، چالاک اور سفاک آدمی نظر آ رہا تھا۔ عمران اسے دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہ لی گروپ کا چیف یانگ ہے۔ کیونکہ وہ اس کا حلیہ پہلے ہی معلوم کر چکا تھا۔ اس کے عقب میں کوموکی۔ یانگ کی حسین و جمیل بیوی۔ اور کوموکو دیکھتے ہی عمران کے چہرے کے عضلات سکڑ گئے۔ کیونکہ اسے کوموکی شکل دیکھتے ہی وہ گانا یاد آ گیا تھا جو

کومو نے فون پر بات کرتے ہوئے اس کی ماں کو دی تھی۔ کومو کے عقب میں ایک مضبوط جسم کا آدمی تھا۔ جس کا سر انڈے کے چھلکے کی طرح صاف تھا۔ اس کے چہرے پر بڑی بڑی مونچھیں لہرا رہی تھیں۔ اس کے جسم پر چیتے کی کھال بالکل اس طرح لپٹی ہوئی تھی جیسے کہ فلموں میں ٹارزن کو پہنے ہوئے دکھایا جاتا ہے۔ آنے والے تینوں کی نظریں زنجیروں سے بندھے ہوئے عمران پر جمی ہوئی تھیں۔

"کیا یہ اسی شکل میں تھا" ۔۔۔ کومو نے ٹارزن نما آدمی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نہیں مادام۔ یہ مقامی شکل میں تھا۔ لیکن جب میں نے اسے قریب سے دیکھا تو محسوس ہوا کہ یہ میک اپ میں ہے۔ چنانچہ میں نے اس کا میک اپ صاف کر دیا۔ اب یہ پاکیشیائی شکل میں ہے۔ اور مادام یہ باقی افراد بھی میک اپ میں ہیں اگر حکم کریں تو ان کے میک اپ بھی صاف کر دوں" ۔۔۔ اس مونچھوں والے ٹارزن نما آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اور عمران اس کی آواز سنتے ہی جان گیا کہ یہ لمباگا ہے۔

"اوہ ضرور صاف کرو ان کا میک اپ" ۔۔۔ مادام نے چونکتے ہوئے کہا اور لمباگا سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"اب تم نے پہچان لیا مادام کہ یہ واقعی عمران ہے" ۔۔۔ یانگ نے بڑے فاتحانہ انداز میں مسکراتے ہوئے کومو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ تم درست کہہ رہے ہو یانگ۔ یہ واقعی عمران ہے۔ اس

SCANNED BY JAMSHED

نے واقعی چانگ اور اس کے ساتھیوں کو ڈاج دے دیا تھا۔ بہرحال اب میں اس سے سارے بدلے گن گن کر لوں گی" ۔۔۔ کومو نے تیز لہجے میں کہا۔

"گنتی بھول تو نہ جاؤ گی۔ کیونکہ عام طور پر حسین عورتیں گنتی بھول جاتی ہیں۔ خاص طور پر شوہروں کی گنتی" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ ادب سے بات کرو۔ تم مادام کومو کے سامنے موجود ہو" ۔۔۔ یانگ نے انتہائی درشت لہجے میں کہا۔

"ادب سے تم بات کرو کیونکہ حسین عورتیں شوہروں کی گنتی بھولتی ہی اس وقت ہیں جب ان کے شوہر کی عمر ان کے بیٹوں سے بھی کم ہوتی ہے" ۔۔۔ عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ اور یانگ پاگلوں کے سے انداز میں آگے بڑھا اور اس نے اچھل کر پوری قوت سے عمران کے پہلو پر لات ماری۔ عمران کا ہوا میں لٹکا ہوا جسم بل کھا کر رہ گیا۔

"میں تمہارا خون پی جاؤں گا" ۔۔۔ یانگ نے اپنی طرف سے دھاڑتے ہوئے انداز میں کہا۔

"ابھی تمہارے دودھ کے دانت بھی نہیں ٹوٹے یانگ۔ اور تم خون پینے کی باتیں کر رہے ہو۔ جاؤ جا کر اپنی مادام کو سلام کرو وہ تمہیں ضرور کوئی جھنجھنا لے کر دے دے گی" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اور یانگ نے پاگلوں کے سے انداز میں اچھل اچھل کر عمران پر لاتیں چلانا شروع کر دیں۔

SCANNED BY JAMSHED

" بس کرو یانگ ۔ یہ میرا شکار ہے ۔ اگر یہ تمہارے ہاتھ تو میرا انتقام تشنہ رہ جائے گا" ــــ کومو نے آگے بڑھ کر کو بازو سے پکڑ کر پیچھے گھسیٹتے ہوئے کہا ۔ اور یانگ ہونٹ چبا تو ہٹ گیا ۔ لیکن اس کا چہرہ غصے کی شدت سے بُری طرح بگڑ تھا ۔ آنکھوں سے شعلے سے نکل رہے تھے ۔

اُسی لمحے لمباگا کمرے میں داخل ہوا ۔ اس کے ہاتھ میں سا آٹومیٹک واشر موجود تھا ۔ وہ تیزی سے پہلے جولیا کی اس نے واشر کا خود نمایاں جولیا کے چہرے پر رکھ کر دبا دیا ۔ گھر گھر کی تیز آواز برآمد ہونے لگی ۔ اور چند لمحوں بعد اس نے مشین بند کر کے خود ہٹایا تو جولیا اپنی اصل شکل میں آ گئی ۔

" اوہ ۔ تو یہ اس کی ساتھی جولیانا ہے ۔ سوئس لڑکی" ــــ نے تیز لہجے میں کہا ، جب کہ یانگ جو جولیا کو غور سے دیکھ رہا کی آنکھوں میں یک لخت شیطانی چمک سی ابھر آئی ۔

" ارے لیڈی جیررنگ ۔ تم ۔ اور ان کے ساتھ" ــــ کومو کی حیرت بھری چیخ کمرے میں گونج اٹھی ۔ کیونکہ لمباگا اس جولیا کے ساتھ موجود لیڈی جیررنگ کا میک اپ صاف کر

" ہاں ۔ میں جان بوجھ کر ساتھ آئی تھی ۔ مجھے جب عمران نے وہ تم سے انتقام لینے جا رہا ہے تو میں ضد کر کے ساتھ اگر کسی وقت ضرورت پڑے تو میں تمہاری عین وقت پر مدد کر آخر تم میری بہترین سہیلی رہی ہو" ــــ لیڈی جیررنگ نے ہوئے کہا ۔

" ہو سکتا ہے تم درست کہہ رہی ہو ۔ لیکن تمہارا یہ اندازہ غلط تھا کہ مجھے کسی مدد کی ضرورت پڑے گی ۔ اب تم یہاں پہلے اپنے ساتھی عمران کی عبرت ناک موت کا تماشہ دیکھو ۔ اس کے بعد تمہارے متعلق بھی میں فیصلہ کر دوں گی" ــــ کومو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔

" اوہ ۔ تو یہ سلاگو بھی ساتھ ہے ۔ میں اسے جانتا ہوں ۔ یہ چھوٹے موٹے مجرموں کے خلاف کام کرتا رہتا ہے ۔ ضرور یہی اس کو یہاں لایا ہوگا" ــــ یانگ نے سلاگو کو اصل چہرے میں آتے دیکھ کر کہا ۔

" میں لیڈی جیررنگ کی وجہ سے ساتھ آیا تھا ۔ تم جانتے تو ہو گے کہ لیڈی جیررنگ میری بھتیجی ہے ۔ جب اس نے اس عمران کے ساتھ جانے کی ضد کی تو مجبوراً مجھے بھی لیڈی جیررنگ کی حفاظت کے لئے ساتھ آنا پڑا" ــــ سلاگو نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

" ہاں ۔ میں نے ٹیلی ویو سکرین پر دیکھا تھا کہ تم اور یہ دونوں عورتیں اور ایک دوسرا آدمی جیپوں کے ساتھ کھڑے تھے جب کہ یہ عمران اور اس کے دوسرے آدمی آگے بڑھ چکے تھے ۔ ٹھیک ہے ۔ تم ہمارے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتے ۔ اس لئے مادام جو فیصلہ اپنی سہیلی کے لئے کرے گی وہی تمہارا انجام بھی ہوگا" ــــ یانگ نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا ۔ اس دوران لمباگا سب کے چہروں سے میک اپ صاف کر چکا تھا ۔ لیکن ظاہر ہے باقی ساتھی عمران کے ساتھی ہیں ۔ اس لئے یانگ اور کومو کے لئے وہ

SCANNED BY JAMSHED

سب اجنبی تھے ۔

" اب اس کو انجام تک پہنچاؤ مادام کومو ۔ پہلے ہی بہت
ضائع ہو گیا ہے " ـــــ یانگ نے اکتائے ہوئے لہجے ۔

" ٹھیک ہے ـــــ لمباگا ۔ ہنٹر اور تیزاب اکٹھے لے ۔
اس کی پہلے کھال ادھیڑوں گی پھر اس کے زخموں پر تیزاب
دوں گی " ـــــ مادام کومو نے زہریلے انداز میں عمران کی د
ہوئے لمباگا سے کہا ۔

" یس مادام " ـــــ لمباگا نے سر جھکاتے ہوئے کہ
دا شمر سمیت دوبارہ دروازے کی طرف مڑ گیا ۔

" میں نے سنا تھا کہ یانگ بہت بہادر اور مارشل آرٹ
ماسٹر کا درجہ رکھتا ہے ۔ اور اس کی بیوی کومو کو بھی اس کے
باچان کے ایسے استادوں سے تربیت دلائی ہے جو مارش
میں ماہر سمجھے جاتے ہیں ۔ لیکن مجھے آج یہ دیکھ کر انتہائی افسو
رہا ہے کہ میں نے جو کچھ سنا تھا وہ بالکل غلط تھا ۔ یہ دونوں تو
بزدل ترین لوگوں سے بھی زیادہ بزدل اور ذلیل ہیں کہ آدمی کو
کر اس پہ لاتیں چلاتے ہیں اور کوڑے مار کر اپنی بزدلی اور ذ
کا اعلان کرتے ہیں " ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے
نفرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" موت کے خوف نے تمہیں پاگل کر دیا ہے عمران ۔ ورنہ
ذلیل اور بزدل نہ کہتے ۔ بزدل تو تم ہو جو چھپ کر ہمارے اڈے
داخل ہونا چاہتے تھے " ـــــ یانگ نے بُری طرح بھڑکتے

لہجے میں کہا ۔

" بزدل وہ ہوتے ہیں یانگ جو اپنے سے بہادر کو فوراً گولی مار کر
ہلاک کر دیتے ہیں تاکہ ان کی بہادری کا بھرم قائم رہے اور ذلیل وہ
ہوتے ہیں جو بندھے ہوئے آدمی پہ کوڑے برساتے ہیں ۔ اس
لحاظ سے تو تم دونوں بزدلوں کے سرخیل ہو ۔ اگر تمہیں خوف ہے ۔ تو
مجھ سے ہوگا ۔ میرے ساتھیوں سے تو نہ ہوگا ۔ میں تمہیں چیلنج کرتا
ہوں کہ اگر تمہاری بیوی کومو میری ساتھی جولیا سے لڑائی میں جیت
جائے اور تم یانگ یہاں موجود میرے کسی بھی ساتھی کو زیر کر دو ۔
تو میں تم دونوں کی عظمت کو سلام کرتے ہوئے بغیر کسی احتجاج کے
اپنی بوٹیاں نچوا لوں گا ۔ لیکن اگر تم دونوں ہار جاؤ تو پھر تمہارے حق
میں بہتر یہی ہوگا کہ تم دونوں اپنے ہی اس جنگل کی کسی دلدل میں
ڈوب کر مر جاؤ " ـــــ عمران نے انتہائی زہر خند لہجے میں کہا ۔

" یہ جولیا ـــــ اس کی تو میں ایک لمحے میں ہڈیاں توڑ سکتی ہوں ۔
یہ بے چاری میرا مقابلہ کیا کرے گی ۔ آج تک دنیا کا بڑے سے
بڑا ماہر بھی لڑائی کے دوران میرے جسم کو انگلی تک نہ لگا سکا ہے ۔
تم اس جولیا کی بات کر رہے ہو ۔ میں تمہاری ہڈیاں بھی ایک لمحے
میں توڑ سکتی ہوں " ـــــ کومو عمران کی توقع کے عین مطابق بُری
طرح بھڑک اٹھی ۔

" تم اس کی باتوں پہ مت جاؤ کومو ۔ یہ بے حد شاطر آدمی ہے ۔
بس ان کا خاتمہ کر دو ان کا یہی انجام ہے " ـــــ یانگ نے
ٹھنڈے لہجے میں کہا ۔

SCANNED BY JAMSHED

"ہونہہ ــــ بیوی سے بھی زیادہ بزدل ہو" ــــ عمران
بڑے حقارت بھرے انداز میں فرش پر تھوکتے ہوئے یانگ
مخاطب ہو کر کہا۔

اور یانگ تو عمران کے اس انداز پر جیسے پاگل سا ہو گیا۔
بجلی کی سی پھرتی سے جیب سے ریوالور نکالا۔ لیکن دوسرے
ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل گیا۔ کوموتو نے واقعی حیرت انگیز
سے اس کے ہاتھ پر کلائی کی ضرب لگا کر ریوالور ایک طرف
دیا تھا۔

"اب تم واقعی بزدلی دکھا رہے ہو یانگ" ــــ کوموتو
لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختی ہوئی اچھل کر دو فٹ دور
پر جا گری۔ یانگ کا بازو اس سے بھی زیادہ تیزی سے گھوما

"کتیا۔ مجھے بزدل کہتی ہے۔ یانگ کو۔ تمہاری یہ جرأت
یانگ واقعی پاگل ہو گیا تھا۔ کہ اس نے کوموتو پر بھی ہاتھ چھوڑ دیا
لیکن دوسرے لمحے وہ بھی بری طرح چیختا ہوا اچھل کر دور جا گرا
فرش پر گرتے ہی کسی طاقتور سپرنگ کی طرح اچھلی تھی۔ اور
واقعی انتہائی مہارت سے یانگ کے سینے پر بڑی بھرپور فلا
جما دی تھی۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ کک لگا کر قلابازی کھا
سیدھی ہوتی یانگ بھی بالکل کسی سپرنگ کے سے انداز
فرش پر سے اچھلا اور اس بار کوموتو بری طرح چیختی ہوئی کسی گیند
طرح اچھل کر دروازے کے ساتھ والی دیوار سے ایک زور
دھماکے سے جا ٹکرائی۔ اور اس بار اس کا سر دیوار سے

لئے وہ ریت کی خالی ہوتی ہوئی بوری کی طرح دھڑام سے فرش پر
ی اور ساکت ہو گئی۔

"واہ ــــ کیا اب میں تمہیں بہادر مان لوں یانگ کہ تم نے
نی ہی بیوی کو بے ہوش کر دیا ہے۔ اگر اتنے ہی بہادر ہو تو کسی
دے لڑ کر دیکھ لو۔ تمہیں پتہ لگ جائے گا کہ بیوی پر ہاتھ اٹھانے
لے کبھی بہادر نہیں کہلاتے" ــــ عمران نے بڑے طنزیہ
ندازمیں کہا۔

یانگ کے ہونٹ بری طرح بھنچ گئے۔ وہ چند لمحے شعلہ بار
ظروں سے عمران کو دیکھتا رہا پھر تیزی سے اس طرف کو بڑھا جدھر
اس کا ریوالور گرا پڑا تھا۔

"بب ــــ بب ــــ باس۔ مادام" ــــ اسی لمحے دروازے
سے لمباگا کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔ وہ ایک ہاتھ میں ہنٹر
ر دوسرے ہاتھ میں تیزاب کی ایک بڑی سی بوتل اٹھائے کھڑا
تھا۔ اس کی نظریں دروازے کے پاس ہی فرش پر ٹیڑھی میڑھی ہو کر
پڑی ہوئی مادام کوموتو پر جمی ہوئی تھیں۔

"یہ دونوں چیزیں یہاں رکھ دو۔ اور مادام کو اٹھا کر محل میں لے چلو۔
اس الو کے پٹھے نے ہمیں آپس میں لڑوا دیا ہے" ــــ یانگ
نے مڑ کر لمباگا سے کہا۔ اور لمباگا نے جلدی سے بوتل اور ہنٹر ایک
طرف رکھے اور جھپٹ کر مادام کوموتو کو اٹھا کر کاندھے پر لاد لیا۔

"میرا جی تو چاہ رہا ہے کہ میں خود تمہارے جسم کا ایک ایک انچ
کیوں سے چھلنی کر دوں۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ اگر میں نے تمہیں

SCANNED BY JAMSHED

خودمار دیا تو کومو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مجھ سے روٹھ جائے گی۔ پھر نجانے اُسے منانے کے لئے مجھے کتنے جتن کرنے پڑیں اس لئے میں جا رہا ہوں۔ لیکن یہ بات ذہن میں رکھنا کہ تمہاری موت اس کمرے میں ہی واقع ہوگی" ۔۔۔۔ یانگ نے تیز لہجے میں کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے سے باہر نکل گیا۔ جہاں سے لمبا گا مادام کوموکو اٹھا کر پہلے ہی باہر جا چکا تھا۔

" اگر وہ جھونک میں تم پر فائر کھول دیتا تو" ۔۔۔۔ یانگ کے جاتے ہی جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور پاس کھڑی لیڈی چیر رنگ چونک کر جولیا کی طرف دیکھنے لگی۔ اس کے لبوں پر ہلکی سی معنی خیز مسکراہٹ تھی۔ کیونکہ جولیا کا لہجہ ہی بتا رہا تھا کہ عمران کے لئے اس کے جذبات کی گہرائی کہاں تک ہے۔

" گو ابھی مجھے شوہر ہونے کا اعزاز حاصل نہیں ہو سکا لیکن شوہروں کی نفسیات میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ اور پھر یانگ جیسے شوہر۔ اس لئے تم فکر نہ کرو۔ تمہارے مستقبل کی بیوہ ہونے کے کوئی امکانات نہیں ہیں۔ یانگ مجھ پر گولی چلا کر کومو کی نظروں میں ہمیشہ کے لئے بزدل ہو جانا کبھی پسند نہ کرتا۔ اور تم جانتی نہیں ہو۔ شاید سالا گو جانتی ہو کہ مرد چاہے کتنے ہی بزدل کیوں نہ ہوں۔ لیکن بیوی کے سامنے ہمیشہ رستم بننے کی ہی کوشش کرتے ہیں" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس بار لیڈی چیر رنگ کے ساتھ ساتھ سالا گو کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

" اب صرف بکواس ہی کرتے رہو گے یا یہاں سے نکلنے کی بھی کوئی تدبیر کرو گی" ۔۔۔۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" کہتے ہیں شادی بھی ایک زنجیر کی طرح ہوتی ہے۔ ایک بار جو اس میں جکڑا جائے پھر سوائے موت کے اور کوئی چیز اُسے نجات نہیں دلا سکتی۔ اگر یہ شادی کی زنجیریں ہیں تو پھر تو موت کا انتظار کرنا ہی پڑے گا" ۔۔۔۔ عمران نے اُسی طرح مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس بار جولیا ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی۔

" عمران صاحب۔ اگر آپ کے ذہن میں اب بھی یہ پلان ہے کہ کومو آپ کو آزاد کر کے آپ سے مقابلہ کر لے گی اس طرح آپ سچویشن بدل لیں گے تو میرا خیال ہے اب ایسا نہیں ہو گا۔ یانگ کسی قیمت پر بھی آپ کو آزاد نہیں کرنا چاہتا۔ وہ جذباتی ضرور ہے۔ لیکن بہرحال کومو سے زیادہ عقلمند بھی ہے" ۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔ دروازے سے لمباگا اندر داخل ہوا۔

" تم نے کیا کیا کہ باس مادام کومو سے لڑ پڑا۔ وہ تو مادام سے بے حد محبت کرتا ہے" ۔۔۔۔ لمباگا نے اندر داخل ہو کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور عمران مسکرا دیا۔

" شکر کرو۔ میں نے انہیں لڑا دیا کہ تمہاری جان بچا دی ٹارزن صاحب۔ ورنہ جب مادام کومو کو پتہ چلتا کہ تم بوتل میں گندھک کا تیزاب لے کر آئے ہو تو وہ تمہاری بوٹیاں نوچ ڈالتی" ۔۔۔۔ عمران

SCANNED BY JAMSHED

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ـــــ تیزاب تو گندھک کا ہی کہلاتا ہے د زخموں میں مرچیں بھر دیتا ہے" ـــــ لمباگا نے نہ سمجھ آنے انداز میں کہا۔

"تم نے آج تک کسی کے زخموں پر گندھک کا تیزاب ڈ ٹارزن صاحب۔ گندھک کا تیزاب تو فوراً زخم کو جلا کر تکلیف د کر دیتا ہے۔ اس لئے تو جو زخم کسی دوا سے بھی مندمل نہ ہو۔ آخری علاج کے طور پر گندھک کے تیزاب سے جلا دیتے ہ زخموں پر نمک کا تیزاب ڈالا جاتا ہے" ـــــ عمران نے اُ طرح سمجھانا شروع کر دیا جیسے استاد بچوں کو سمجھاتے ہیں۔

"اوہ ـــــ نمک کا تیزاب۔ واقعی زخموں پر نمک ہی ڈالا ج گا۔ ٹھیک ہے۔ میں نمک کا تیزاب لے آتا ہوں" ـــــ ل نے کہا۔ اور جھک کر فرش پر پڑی ہوئی تیزاب کی بوتل اٹھا لی

"اسے سونگھ کر تو دیکھ لو۔ کہیں یہی نمک کا تیزاب نہ ہو۔ رنگ دونوں کا ایک جیسا ہوتا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے اور لمباگا نے سر ہلاتے ہوئے بوتل کا ڈھکن کھولا اور اُسے ناک قریب لے جا کر سونگھنے لگا۔ اُسی لمحے عمران کی لات نے ذ حرکت کی۔ زنجیر کھڑکھڑانے کی آواز سنائی دی۔ اور لمباگا ایک آواز سن کر چونکتے ہوئے عمران کی طرف دیکھنے ہی لگا تھا کہ عمر جوتا بجلی کی سی تیزی سے اڑتا ہوا اس کے چہرے سے ٹکرا لمباگا کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی اور وہ تیزی سے پیچھے ہٹا ہی

ی کے یک لخت اچھل کر پیچھے ہٹنے کی وجہ سے تیزاب کی بوتل کے کھلے منہ میں سے تیزاب کے قطرے اچھل کر اس کے ہاتھ پر ے اور لمباگا کے حلق سے زوردار چیخ نکلی اور بوتل اس کے ہاتھ ے چھوٹ کر نیچے فرش پر ایک دھماکے سے گری اور ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو گئی۔ بوتل کے ٹوٹنے سے خاصا تیزاب اس کی ننگی پنڈلیوں پر ا اور لمباگا بُری طرح چیختا ہوا اچھلا اور اسی طرح اچھلتا ہوا دروازے سے باہر نکل گیا۔

"واہ۔ اسے کہتے ہیں پریکٹیکل" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اس کے سارے ساتھی حیرت سے یہ عجیب و غریب ڈرامہ دیکھ رہے تھے۔ ان کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ آخر یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے۔ لیکن عمران کی نظریں فرش پر بہنے والے تیزاب پر جمی ہوئی تھیں جو اب اس کے قدموں سے نیچے فرش پر پڑی ہوئی دونوں زنجیروں میں سے گزر کر پیچھے جا رہا تھا۔ چونکہ فرش ڈھلوانی تھا۔ اس لئے دروازے کے قریب گرنے والا سارا تیزاب تیزی سے عمران کے قدموں کے نیچے سے گزرتا ہوا اس کی عقبی طرف بہہ گیا تھا۔

اُسی لمحے عمران کا جسم بجلی کی سی تیزی سے آگے کی طرف جھولا، فرش پر پھیلی ہوئی زنجیریں سیدھی ہوئیں۔ اور ایک جھٹکے سے اس کے جسم کے ساتھ ہی آگے کی طرف گئیں۔ دوسرے لمحے کڑکڑاہٹ کی مخصوص آواز ابھری اور دونوں زنجیروں کے وہ حصے جہاں سے گندھک کا انتہائی طاقتور تیزاب کافی مقدار میں گزر گیا تھا ٹوٹ گئے اور عمران کا جسم اب فضا میں جھولنے لگا۔ اس کی دونوں ٹانگیں

SCANNED BY JAMSHED

فرش میں موجود کنڈوں سے آزاد ہو چکی تھیں۔ صرف ٹوٹی ہوئی
اس کے دونوں پیروں کے ساتھ لٹک رہی تھیں۔ عمران اوپر کو
اچھلا۔ اور اس نے ہاتھوں سے اپنی کلائیوں میں بندھی ہوئی زنجیر
تھامیں اور پھر وہ ایک بازو کے بل پر اوپر کو اٹھتا گیا۔ جب کہ دوسرا
ہاتھ اس نے چھوڑ کر اس ہاتھ والی زنجیر کو اوپر سے پکڑ لیا۔ پھر
کا جسم تیزی سے اس اٹھے ہوئے ہاتھ کے بل پر اوپر کو اٹھا۔
اس بار اس نے دوسرا ہاتھ اوپر کر کے اس ہاتھ والی زنجیر کو اوپر سے
پکڑ لیا۔ دو بار اس طرح مسلسل کرتے ہوئے اس کا ایک ہاتھ چھت
میں نصب ایک کنڈے تک پہنچ گیا۔ جس کے ساتھ زنجیر کی
کڑی جڑی ہوئی تھی۔ عمران نے ہاتھ سے اس کنڈے کو پکڑ
اپنے جسم کا پورا وزن اس کنڈے پر ڈال کر ——— دوسرے
سے پکڑی ہوئی زنجیر کو اس نے پوری قوت سے نیچے کی طرف
دینے شروع کر دیئے۔ اس کا بازو مسلسل چل رہا تھا۔ ایک ہاتھ
پورے جسم کا بوجھ پڑنے اور پھر پوری طاقت سے زنجیر کو مسلسل
دینے کی وجہ سے اس کا چہرہ ٹماٹر کی طرح سرخ پڑ گیا تھا جس
پسینہ آبشار کی طرح بہنے لگا تھا۔ لیکن اس کا ہاتھ مسلسل حرکت کر
رہا۔ اور پھر کنڈے میں موجود زنجیر کی کڑی جہاں سے جڑی ہوئی
وہ جگہ زور دار اور پیہم جھٹکوں کی وجہ سے کھلنے لگی اور آخر کار وہ کھل
پر کھل گئی۔ اور عمران کا ہاتھ کنڈے کی گرفت سے آزاد ہو گیا۔
صرف زنجیر اس کے ہاتھ سے لٹک رہی تھی۔ عمران نے تیزی سے
کھلا ہوا ہاتھ اوپر اٹھایا اور اس کی انگلیاں تیزی سے اپنے اس

...ئی پر ٹکنے لگی۔ جس ہاتھ سے اس نے کنڈا پکڑا ہوا تھا پہلے تو زنجیر
...کنڈے سے منسلک ہونے کی وجہ سے اس کا ایک ہاتھ دوسرے
...تک نہ پہنچ سکتا تھا۔ لیکن اب زنجیر چونکہ کنڈے سے آزاد ہو چکی
...تھی۔ اس لئے اب ایسی کوئی رکاوٹ موجود نہ تھی۔ چند لمحوں میں ہی عمران
...نے وہ پیچ کھول ڈالے جس سے زنجیر منسلک تھی۔ اب اس کے
...دونوں ہاتھ آزاد ہو چکے تھے۔ لیکن اب بھی وہ ایک ہاتھ سے کنڈے
...سے لٹکا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ہی عمران کا جسم زور سے جھولا۔ اور
...دوسرے لمحے عمران جیسے اڑتا ہوا کمرے کے اس حصے میں جا کھڑا
...ہوا جہاں تیزاب موجود نہ تھا۔ اگر عمران ویسے ہی نیچے کود جاتا تو اس
...کے وہ پیر لازماً نیچے فرش پر موجود تیزاب پر پڑتا۔ جس میں جوتا موجود
...نہ تھا۔ اس سارے کام میں عمران کو زیادہ سے زیادہ پانچ چھ منٹ
...ہی لگے ہوں گے۔ ابھی عمران کے قدم زمین سے لگے ہی تھے کہ لمباگا
...دوبارہ دروازے پر نمودار ہوا۔ اس کی پنڈلیوں پر جگہ جگہ پٹیاں بندھی
...ہوئی تھیں۔ لیکن جیسے ہی وہ دروازے میں نمودار ہوا عمران کا وہ ہاتھ
...تیزی سے گھوما جس کے ساتھ ابھی تک زنجیر لٹک رہا تھا اور گھومتی
...ہوئی زنجیر پوری قوت سے لمباگا کے چہرے اور سر پر پڑی۔ اور
...وہ چیخ مار کر دروازے میں ہی اوندھے منہ گرا۔ عمران کا بازو ایک بار
...پھر گھوما اور زنجیر ایک بار پھر کھوپڑی پر پڑی۔ اور لمباگا مرغ بسمل کی
...طرح پھڑکنے لگا۔ لیکن زنجیر کی تیسری ضرب نے اسے ساکت کر دیا۔
...عمران نے جلدی سے خالی ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کی کلائی پر موجود
...پیچ کھولے اور پھر جھک کر اس نے لمباگا کے سائیڈ ہولسٹر میں

SCANNED BY JAMSHED

موجود کھادی دیا اور کھینچ لیا۔ اور پھر وہ تیزی سے کیپٹن شکیل
طرف بڑھ گیا۔ ایک دھماکہ ہوا اور کیپٹن شکیل کے اس بازو
پاس دیوار میں نصب کنڈے میں موجود زنجیر ٹوٹ گئی۔ عمران
جان بوجھ کر اس کنڈے پر فائر کیا تھا جس کے آگے کسی
موجود نہ تھا۔ کیونکہ دوسری طرف ایک ہی کنڈے سے دو
آدمیوں کو زنجیروں سے باندھا گیا تھا اور اگر وہ ان کنڈوں پر
کرتا تو یقیناً دو آدمیوں کے کندھے یا بازو زخمی ہو جاتے۔ زنجیر
ٹوٹتے ہی عمران نے جھپٹ کر اُسے درمیانی کنڈے سے کھینچ
اور چند لمحوں میں سارے کنڈوں سے زنجیر باہر آ گئی۔ اور کیپٹن
زنجیر کی گرفت سے آزاد ہو گیا۔

"اب تم باقی کو آزاد کرو۔ بس دھیان رکھنا کوئی زخمی نہ ہو
باہر جا رہا ہوں" ——— عمران نے ریوالور کیپٹن شکیل کی طرف
ہوئے کہا۔ اور پھر پہلے اس نے جھک کر اپنے پیروں کو زنجیر
آزاد کرایا۔ اپنا جوتا پہنا اور اچھل کر دروازے میں اوندھے منہ
ہوتے لمباگا کے جسم کو پھلانگتے ہوئے دروازے سے باہر

"تت ——— تت ——— تم کمینے ہو۔ تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا ہے۔
مجھے ذلیل کیا ہے۔ میں اب تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی۔ تم
مجھے گولی مار دو۔ یا پھر مجھے یہاں سے جانے دو۔ بہرحال یہ میرا فیصلہ
ہے کہ میں اب تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتی" ——— کومو نے پھٹ
پڑنے والے لہجے میں کہا۔ اُسے ابھی ہوش آیا تھا۔ اور گویانگ نے
اُسے سمجھانے کی کوشش کی تھی لیکن کومو اس سے بُری طرح ناراض
تھی۔

دیکھو کومو۔ یہ تو تم جانتی ہو کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ تمہارے
کہنے پر میں نے دنیا کی ہر وہ بُرائی چھوڑ دی ہے جو تمہیں اچھی نہ لگتی تھی۔
لیکن میں بہرحال مرد ہوں تم مجھے دوسروں کے سامنے بزدل کہہ کر
تو میرا دماغ گھومنا ہی تھا۔ اس کے باوجود دیکھو میں نے صرف
تمہاری وجہ سے اس عمران کو زندہ چھوڑ دیا ہے۔ ورنہ مجھے جتنا

SCANNED BY JAMSHED

غصہ آیا تھا میں عمران اور اس کے سارے ساتھیوں کو گولیوں سے
دیتا"۔۔۔۔ یانگ نے ایک بار پھر وضاحت کرنے اور کومو
سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔
"تم نے مجھ پر بھی دوسروں کے سامنے ہاتھ اٹھایا۔ میری
لیڈی چیر رنگ کے سامنے۔ وہ کیا سوچے گی۔ یہی کہ میری کیا حیثیت
ہے"۔۔۔۔ کومو نے ہونٹ کاٹتے ہوئے جواب دیا۔
"ایسی بات ہے تو اس سہیلی کو گولی سے اڑا دو۔ تاکہ وہ کچھ
کے اور کسی کو بتانے کے قابل ہی نہ رہے۔ بہرحال میں ایک
معذرت کر لیتا ہوں۔ آئندہ ایسا نہ ہو گا۔ مجھے تمہاری قسم"۔۔۔
نے کہا۔
"تم نے میرا مان توڑ دیا ہے یانگ۔ میں سوچ بھی نہ سکتی تھی
اس حد تک اتر آؤ گے۔ میں ساری عمر تمہیں اس حرکت پر معاف
کروں گی"۔۔۔۔ کومو نے اسی طرح روتے ہوئے لہجے میں
لیکن اب اس کا لہجہ پہلے کی نسبت نرم تھا۔
"آئی ایم رئیلی ویری سوری کومو۔ پلیز اب جانے دو اس
کو۔ اور سنو۔ اب میں نہیں جاتا ہاں۔ تم جاؤ اور لمباگا
مل کر جو تمہارا جی چاہے کرتی رہو۔ میں ابھی واپس چلا جاتا ہوں"
یانگ نے اٹھتے ہوئے کہا۔
"ہاں ٹھیک ہے۔ فی الحال مجھے اکیلا چھوڑ دو۔ جب میرا موڈ
ہو گا میں ان لوگوں کا خاتمہ کر کے واپس محل میں پہنچ جاؤں گی
تم جاؤ۔ ابھی میرا دماغ خراب ہو رہا ہے اور جیسے جیسے میں

شکل دیکھتی ہوں۔ میرا دماغ اور خراب ہوتا چلا جاتا ہے"۔۔۔۔ کومو نے
بھی سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔
"تو کیا تم مجھے ہیلی کاپٹر تک بھی نہ چھوڑنے جاؤ گی۔ جان من اتنا
بھی کیا غصہ۔ میاں بیوی کے درمیان ایسے جھگڑے تو زندگی کا
دت دیتے ہیں"۔۔۔۔ یانگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"میرے لئے یہ جھگڑا زندگی نہیں۔ بلکہ موت کے مصداق ہے۔
بہرحال چلو میں تمہیں ہیلی کاپٹر تک چھوڑ دوں تاکہ تم جلد از جلد میرے
سامنے سے چلے جاؤ"۔۔۔۔ کومو نے ہونٹ چباتے ہوئے
کہا اور پھر اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ یانگ مسکرا دیا۔ وہ جانتا تھا کہ ابھی
کومو کا غصہ تازہ ہے۔ جیسے جیسے وقت گزرے گا اس کا غصہ ختم
ہو جائے گا۔ اور پھر وہ نارمل ہو جائے گی۔ واقعی اس سے حماقت ہو
گئی تھی کہ اس نے کومو کی گہری سہیلی کے سامنے اس پر ہاتھ چھوڑ دیا
تھا۔ لیکن اب ظاہر ہے گیا وقت تو واپس نہ لوٹایا جا سکتا تھا۔ اس
لئے اس نے یہی سوچا کہ وہ واپس اپنے محل میں لوٹ جائے۔ عمران
اور اس کے ساتھیوں کی طرف سے اسے کوئی فکر نہ تھی۔ کیونکہ وہ زنجیروں
میں جکڑے ہونے کی بنا پر مکمل طور پر بے بس تھے اور پھر لمباگا یہاں
موجود تھا۔ جو بذات خود اس قدر طاقتور اور ماہر لڑاکا تھا کہ اس جیسے
دس آدمیوں کو بیک وقت سنبھال سکتا تھا۔ اور پھر اس وقت جزیرے
پر کوئی ایسی چیز بھی موجود نہ تھی جس کے بارے میں وہ فکر مند ہوتا
اس جزیرے میں اس نے دراصل واٹر پاور کے گریٹ بال کا مخصوص
... تعمیر کرنے کے لئے سٹور بنایا تھا۔ اور اس کی حفاظت

SCANNED BY JAMSHED

کے لئے اس نے یہاں سارا انتظام کیا تھا ۔ لیکن اب یہ سامان پہلے ہی بھجوا چکا تھا ۔ اس لئے اب یہاں کوئی ایسی چیز باقی نہ رہ گئی جس کے بارے میں وہ فکر مند ہو سکتا ۔ یہی وجہ تھی کہ وہ یہاں سے مطمئن انداز میں جا رہا تھا تاکہ کومو نارمل ہو سکے ۔ وہ کومو کی طبیعت اب کافی حد تک جان گیا تھا ۔ کہ کومو جب تک اُسے دیکھتی رہے گی اس کا غصہ باقی رہے گا ۔ لیکن اس کی عدم موجودگی میں وہ فور نارمل ہو جائے گی ۔

ہیلی کاپٹر محل کے اندر ہی موجود تھا ۔ کومو ہیلی کاپٹر تک کے ساتھ آئی ۔

" اچھا ۔ اب کم از کم مسکرا کر تو مجھے بھیجو ۔ ورنہ میں ہیلی کاپٹر طرح نہ چلا سکوں گا " ـــــ یانگ نے ہیلی کاپٹر کے قریب کہا ۔ اور کومو اس طرح مسکرائی جیسے جبراً ایسا کر رہی ہو ۔ اور کر تیزی سے واپس محل کی طرف چل پڑی ۔ یانگ مسکراتا ہو پر چڑھا اور تھوڑی دیر بعد اس کا ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو کر منزل کی طرف بڑھ گیا ۔

" میں تمہیں آسانی سے معاف نہ کروں گی یانگ ۔ میں تم کا بدلہ ضرور لوں گی ۔ تم نے مجھے ناقابل بیان دکھ پہنچایا ہے اب مجھے تمہاری اس حرکت کی وجہ سے اپنی گہری سہیلی کو کے گھاٹ اتارنا پڑے گا " ـــــ کومو نے پلٹ کر ہیلی دیکھا اور پھر بڑبڑاتی ہوئی دوبارہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ اس کا دل عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف جانے کو بھی

تھا ۔ اس لئے اس نے سوچا کہ وہ لمباگا کو کال کر کے عمران اور اس کے سارے ساتھیوں کو گولیوں سے چھلنی کرنے کا حکم دے دے ۔ چنانچہ کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا ۔

" یس " ـــــ دوسری طرف سے ایکس چینج آپریٹر کی آواز سنائی دی ۔

" لمباگا سے بات کراؤ " ـــــ مادام نے تیز لہجے میں کہا

" لمباگا تو بلیک روم میں ہے مادام ۔ وہاں فون نہیں ہے " ـــــ آپریٹر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" تو جا کر اُسے اطلاع کرو کہ وہ مجھ سے بات کرے " ـــــ مادام نے کرخت لہجے میں کہا ۔

" یس مادام " ـــــ دوسری طرف سے آپریٹر نے کہا ۔ اور مادام نے رسیور رکھ دیا ۔ اور ایک صوفے پر نیم دراز ہو کر اس نے آنکھیں بند کر لیں ۔

بلیک روم سے نکل کر عمران محتاط انداز میں راہداری میں آگے بڑھتا گیا۔ راہداری آگے جا کر بائیں طرف کو گھوم گئی تھی۔ لیکن ابھی موڑ کے قریب پہنچا ہی تھا کہ موڑ کی دوسری طرف سے اُسے کے قدموں کی آواز اپنی طرف آتی سنائی دی۔ آنے والا خاصے میں محسوس ہو رہا تھا۔ عمران جلدی سے دیوار کے ساتھ چپک چند لمحوں بعد ایک نوجوان موڑ سے نمودار ہوا۔ اور اُسی لمحے کسی عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑا۔ اور آنے والا سنبھل بھی سکا تھا کہ وہ عمران کے سینے سے اس انداز میں لگا کھڑا تھا کہ کا ایک بازو اس کی گردن کے گرد اور دوسرا اس کے پیٹ کے کسا ہوا تھا۔ نوجوان کا منہ پورا کھل گیا تھا۔ وہ شاید چیخ مارنا تھا۔ لیکن گردن پر بے پناہ دباؤ کی وجہ سے چیخ اس کے گلے ہی گھٹ کر رہ گئی تھی۔

SCANNED BY JAMSHED

"خبردار اگر ذرا بھی حرکت کی تو گردن توڑ دوں گا" ——— عمران نے اس کے کان کے پاس غراتے ہوئے کہا اور نوجوان کا کسا ہوا جسم یک لخت ڈھیلا پڑ گیا۔

"یہاں کتنے افراد موجود ہیں" ——— عمران نے گردن پر بازو کا ہلکا سا جھٹکا دے کر فوراً ہی دباؤ کم کرتے ہوئے پوچھا۔

"چ ——— چ ——— چار" ——— نوجوان نے ہکلاتی ہوئی آواز میں جواب دیا۔

"لمباگا اور اپنے علاوہ بتاؤ" ——— عمران نے ایک بار پھر پہلے جیسی کارروائی کرتے ہوئے کہا۔ یعنی ایک جھٹکا دے کر فوراً ہی دباؤ کم کر دیا۔ اُسے معلوم تھا کہ اس نفسیاتی طریقے سے شکار لاشعوری طور پر خوف زدہ ہو کر جواب اگل دیتا ہے۔

"دو ——— دو ——— دو ——— مم ——— مم ——— مین روم میں" ——— نوجوان نے فوراً ہی جواب دیا۔

اور عمران اس بار اُسے دھکیلتا ہوا واپس اُسی کمرے کی طرف لے گیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔ اُسے فوری طور پر اطمینان ہو گیا تھا۔ کہ یہاں زیادہ افراد موجود نہیں ہیں۔ اس لئے اب وہ اطمینان سے اس سے پوچھ گچھ کرنا چاہتا تھا۔ جب وہ اس نوجوان کو گھسیٹتا ہوا بس اس کمرے میں پہنچا تو اس کے ساتھی زنجیروں کی قید سے مکمل طور پر آزاد ہو چکے تھے۔ لمباگا ابھی تک بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ عمران نے وہاں جاتے ہی اس نوجوان کو ایک دیوار کے ساتھ کھڑا کیا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ۔ کیا نام ہے تمہارا" ——— عمران نے کیپٹن شکیل

کے ہاتھ سے ریوالور لے کر اس نوجوان کی گردن پر اس کی نال رکھ
غرا کر کہا۔
"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ میرا نام سوگی ہے" ۔۔۔ نوجوان لمبا گا
فرش پر بے ہوش پڑا دیکھ کر اور بھی زیادہ گھبرا گیا تھا۔ اس کے
اور آنکھوں سے اب شدید خوف نمایاں تھا۔ اور پھر اس نے عم
کے سوالات کے جوابات دیتے ہوئے یہاں کی مکمل اور پوری تفص
اس طرح بتا دی جیسے کوئی ماتحت کسی بڑے افسر کے دورے پر
اُسے مکمل تفصیلات بڑھا چڑھا کر بیان کرتا ہے۔
"کیپٹن شکیل ۔۔۔ تم تین ساتھیوں کو ساتھ لے کر سٹور
اسلحہ لو اور جا کر اُس مشین روم میں موجود دو آدمیوں کا خاتمہ کر دو
عمران نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔
اور کیپٹن شکیل، جوہان اور نعمانی کو ساتھ لے کر تیزی سے کم
سے باہر چلا گیا۔
"گریٹ بال کیا چیز ہے" ۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے پو
کیونکہ نوجوان نے اُسے بتایا تھا کہ یہاں گریٹ بال کے لئے ۔۔
سٹور کیا جاتا تھا۔ اور اس کی حفاظت کے لئے سارے حفاظتی ا
کئے گئے تھے۔
"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ مجھے نہیں معلوم۔ میں تو ٹیلی فون آپریٹر ہوں
وہ عجیب و غریب ساخت کی مشینیں تھیں جو ڈبوں میں بند تھیں
سوگی نے ہکلاتے ہوئے جواب دیا۔
"میں کہہ رہا ہوں۔ بتاؤ گریٹ بال کیا ہے۔ ورنہ ۔۔۔۔۔۔"

SCANNED BY JAMSHED

عمران کا لہجہ اور زیادہ سخت ہو گیا۔
"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ مجھے نہیں معلوم۔ لمباگا کو معلوم ہو گا۔ یہ انچارج تھا" ۔۔۔ نوجوان نے اور زیادہ ہکلاتے ہوئے کہا۔ اور عمران ایک قدم پیچھے ہٹا اور ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ دھماکے کے ساتھ ہی گولی نوجوان کے سینے میں گھسی اور وہ بُری طرح چیختا ہوا نیچے گرا۔ اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔
"اس لمباگا کو اٹھا کر دیوار کے ساتھ کھڑا کر دو۔ میں اسے زنجیروں سے جکڑتا ہوں" ۔۔۔ عمران نے مڑ کر خاور اور سلاگو سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور خاور اور سلاگو جلدی سے آگے بڑھے۔ اور فرش پر بے ہوش پڑے لمباگا کو گھسیٹ کر دیوار کے پاس لے آئے۔ اور پھر اُسے دیوار میں نصب کنڈوں کے درمیان کھڑا کر دیا۔ عمران نے زنجیر کی مدد سے اُسے اچھی طرح جکڑ دیا۔
اُسی لمحے کیپٹن شکیل بھی واپس داخل ہوا۔
"دونوں کا خاتمہ کر دیا ہے عمران صاحب" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔ اس کے ہاتھوں میں مشین گن تھی۔
"ٹھیک ہے۔ اب تم انتہائی احتیاط سے یانگ کے محل میں جاؤ۔ سوگی کے مطابق وہاں کوئی ملازم نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی انتہائی احتیاط سے کام لینا۔ وہ یانگ بیوی کو منانے میں مصروف ہو گا۔ میں ان دونوں کو زندہ یہاں دیکھنا چاہتا ہوں" ۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"میں ساتھ جاتی ہوں" ۔۔۔ جولیا نے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"خیال رکھنا۔ یہ دونوں بہترین لڑاکا ہیں۔ اور میں تم لوگوں کو بھی کے ساتھ زندہ دیکھنا چاہتا ہوں۔ میں اس لمباگا سے اس گریٹ کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ میرا خیال کہ گریٹ بال وہ اصل پوائنٹ ہے جس کی تلاش میں ہم یہاں تک پہنچے ہیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں ساتھ جاؤں عمران صاحب" ——— سلاگو نے کہا۔

"نہیں۔ تم اور لیڈی جیررنگ یہاں رکیں گے۔ تم دونوں کی سی بے احتیاطی سے یہ یانگ اور کومو فرار ہو سکتے ہیں" ——— عم نے کہا۔ اور سلاگو خاموش ہو گیا۔ لیڈی جیررنگ نے خود ہی ادھر کی خواہش ظاہر نہ کی تھی۔ اور پھر سوائے سلاگو اور لیڈی جیررنگ باقی سب ساتھی بلیک روم سے باہر نکل گئے۔

مادام کومو آنکھیں بند کئے صوفے پر نیم دراز تھی۔ اُسے لمباگا کی طرف سے کال کا انتظار تھا۔ لیکن جب کافی دیر گذر گئی اور کال نہ آئی تو کومو کو اب لمباگا پر غصہ آنے لگا۔ اُسے خیال آیا کہ شاید لمباگا نے یانگ کا ہیلی کاپٹر جاتا دیکھ لیا ہو گا۔ اس لئے وہ یہی سمجھا ہو گا کہ وہ دونوں واپس چلے گئے ہیں۔ اس نے ایک بار پھر اُس پیٹر کو کال کرنے کے لئے پاس پڑے ہوئے ٹیلی فون کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ یک لخت کمرے کا ادھ کھلا دروازہ اس طرح دھماکے سے کھلا جیسے کسی نے اُس پر لات ماری ہو۔ مادام کومو چونک کر مڑی اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی گئیں۔ کیونکہ کھلے دروازے پر جولیا کھڑی اُسے زہر بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"تت ——— تت ——— تم یہاں۔ تم تو زنجیروں میں جکڑی ہوئی تھی" ——— کومو نے ایک جھٹکے سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

اس کے چہرے پر واقعی شدید ترین حیرت تھی۔ مگر دوسرے لمحے دیکھ کر مزید حیران رہ گئی کہ جولیا کے پیچھے وہ سب لوگ ہاتھوں مشین گنیں اٹھائے تیزی سے اندر داخل ہو گئے جو اس کے زنجیروں سے جکڑے ہوئے تھے۔ لیکن ان میں سلاگو۔ لیڈی جیر... اور عمران شامل نہ تھے۔

"اوہ اوہ ---- یہ کیسے ممکن ہے۔ کیسے ممکن ہے" ---- مادام نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"وہ تمہارا شوہر یانگ کہاں ہے" ---- جولیا نے کاٹ کھا والے لہجے میں کہا۔

"یانگ تو اپنے محل میں چلا گیا ہے۔ لیکن تم زنجیروں سے کیسے ہوئے۔ کیا لمباگا نے تمہیں رہا کیا ہے" ---- مادام کومو اب پو طرح سنبھل چکی تھی۔

"یہاں اور بھی کوئی محل ہے" ---- جولیا نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے سوال کرتے ہوئے پوچھا۔

"اوہ نہیں۔ ہوکیڈو والے محل میں گیا ہے" ---- مادام کومو جواب دیا۔ لیکن فقرہ مکمل ہونے سے پہلے ہی اس کا جسم واقعی کسی ہوئی بجلی کی طرح حرکت میں آیا۔ اور اس نے اپنے زیادہ قریب کھڑے شکیل کے ہاتھ سے مشین گن اچکنی چاہی۔ لیکن دوسرے لمحے وہ وہ بری طرح چیختی ہوئی اچھل کر ایک دھماکے سے صوفے پر جا گری۔ کیپٹن شکیل کی لات اس سے بھی زیادہ تیزی سے اٹھی تھی کو موصوفہ سمیت الٹ کر پیچھے فرش پر جا گری۔ لیکن اس

نے اس نے چھلانگ لگائی اور اچھل کر کمرے کی ایک کھلی کھڑکی سے باہر کودنے ہی لگی تھی کہ جولیا برق رفتاری سے کھڑکی اور اس کے درمیان آ گئی۔ اور کومو ایک بار پھر پلٹ کر پشت کے بل نیچے جا گری۔

"تم بھاگ کر کہاں جا رہی ہو۔ کومو۔ ابھی تو تمہارے جسم پر کوڑے کے زخم لگنے ہیں اور پھر ان زخموں پر تیزاب ڈالا جانا ہے۔ یہی سزا سوچی تھی نا تم نے عمران کے لئے" ---- جولیا نے زہر خند لہجے میں کہا۔

"ہونہہ ---- تو تم مجھے کوڑے مارو گی۔ تم۔ میرا نام مادام کومو ہے کومو۔ تم مجھے گولی تو مار سکتے ہو۔ لیکن مجھے انگلی لگانے کی حسرت تم میں سے کوئی بھی پوری نہیں کر سکتا" ---- مادام کومو نے بھی اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ---- تم اب تک یقیناً خوابوں کی دنیا میں رہتی آئی ہو کومو میں ایک لمحے میں تمہاری گردن توڑ سکتی ہوں۔ لیکن عمران تمہیں زندہ دیکھنا چاہتا ہے۔ اس لئے مجبوری ہے۔ تمہیں زندہ ہی اس کمرے تک لے جانا ہو گا" ---- جولیا نے بڑے طنزیہ انداز میں کہا۔

مادام کومو کی آنکھوں میں جولیا کی بات سن کر یک لخت چمک سی ابھر آئی۔ اسے شاید یہ سن کر خاصا اطمینان ہوا تھا کہ یہ لوگ اسے گولی نہیں ماریں گے۔

"اگر ہمت ہے تو لے جاؤ زندہ مجھے" ---- مادام کومو نے استہزائیہ انداز میں کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"تم میں سے کوئی مداخلت نہیں کرے گا۔ میں ذرا اس کی اکڑ دوں۔ پھر اسے یہاں سے جوتیاں مارتی ہوئی وہاں تک لے جا گی" ---- جولیا نے کیپٹن شکیل اور دوسرے ساتھیوں کی دیکھے بغیر ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا ضرورت ہے خواہ مخواہ وقت ضائع کرنے کی مس جو" کیپٹن شکیل نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں کیپٹن۔ یہ نجانے اپنے آپ کو کیا سمجھتی ہے۔ میں اس کا غرور توڑ کر ہی اسے وہاں لے جاؤں گی" ---- جولیا نے جواب د جب کہ مادام کومو کے چہرے پر اب حقارت بھری مسکراہٹ تی رہی تھی۔

"چلو جیسے آپ کی مرضی" ---- کیپٹن شکیل نے جواب دیا سمجھ گیا تھا کہ جولیا اس وقت نسوانی انا کے چکر میں پھنسی ہوئی ہے اور ابھی کیپٹن شکیل کا فقرہ مکمل ہی ہوا تھا کہ مادام کومو یک لخت حرکت میں آ گئی۔ اور دوسرے لمحے جولیا کے حلق سے نکلنے و اضطراری چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ کومو نے واقعی انتہائی حیرت انگیز انداز میں جولیا پر حملہ کیا تھا۔ وہ اچھل کر اس طرح آگے آئی تھی جیسے جولیا کو ٹکر مارنا چاہتی ہو۔ لیکن پھر پلک جھپکنے میں اس نے ہوا میں ہی قلابازی کھائی اور اس کی دونوں پیروں کی بھرپور ضرب جولیا کے چہرے پر پڑی تھی۔ اور جولیا بے اختیار چیختی ہوئی اچھل کر پشت کے بل زمین پر جا گری تھی۔ مادام کومو واقعی بجلی بنی ہوئی تھی۔ جولیا کے فرش پر گرتے ہی وہ پہلے سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے قلابازی کھا کر ا

سینے پر کود ی۔ لیکن جولیا یک لخت کروٹ بدل گئی۔ اور کومو نے چل کر یک لخت الٹی قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے وہ اس اپنی پہلی جگہ پر جا کھڑی ہوئی جیسے اس نے وہاں سے ذرا برابر بھی کت نہ کی ہو۔ کیپٹن شکیل اور دوسرے ساتھی کومو کی حیرت انگیز رتی، چستی اور طراری دیکھ کر حیرت سے پلکیں جھپکتے رہ گئے۔ جولیا بھی چھل کر کھڑی ہو چکی تھی۔ اس کی پیشانی پر ضرب کا نشان واضح طور پر ظر آ رہا تھا۔

"کیا خیال ہے مس جولیا۔ اب بھی مجھے زندہ لے جا سکو گی۔ ویسے صرف نمونہ تھا" ---- کومو نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ بھی کسی زوردار مقابلے میں شریک ہو۔ اب اس کے چہرے پر ذرا برابر بھی کسی قسم کے خوف کے تاثرات موجود نہ تھے۔

"تم نے اپنا نمونہ دکھا لیا کومو۔ اب میری طرف سے بھی ایک نمونہ دیکھنے کے لئے تیار ہو جاؤ" ---- جولیا نے زہر خند لہجے میں کہا۔ اور اس طرح قدم آگے بڑھانے لگی جیسے کوئی بلی شکار پر جھپٹنے کے لئے آگے بڑھ رہی ہو۔ کومو کا جسم یک لخت تن گیا۔ جولیا دو تین قدم اٹھاتے ہی یک لخت اپنی جگہ سے اچھلی اور اسی لمحے کومو اچھل کر بائیں طرف کو ہٹی۔ کیونکہ جولیا کا جسم اس کے دائیں جانب کو جا رہا تھا۔ لیکن اس بار کومو ڈاج کھا گئی۔ جولیا کا اڑتا ہوا جسم یک لخت گھوما۔ لیکن وہ براہ راست کومو پر حملہ آور ہونے کی وجہ سے اس سے ایک فٹ آگے جا کر کھڑی ہوئی اور کومو جو اس کے گھومتے ہوئے جسم کو دیکھ کر تیزی سے دائیں طرف کو ہٹنے لگی تھی۔

جولیا کے ہاتھوں کی تھپکی کھا کر کسی گیند کی طرح فضا میں اٹھتی گئی۔ اس کے ساتھ ہی جولیا کا جسم بھی اس طرح اوپر کو اٹھا جیسے ہائی جمپ لگانے والے اپنے جسم کو عین آخری لمحے میں اوپر کو اٹھاتے ہیں اور فضا میں اٹھتی ہوئی کوموکو یک لخت گھومی۔ جولیا کے دونوں ہاتھ اس کی ٹانگوں پر نظر آئے۔ اور کوموکا اوپر والا جسم تیر کی طرح نیچے نظر آیا اور پلک جھپکنے میں جولیا اس کی ٹانگوں کو پکڑے ہوئے پورے جسم سمیت اس کے اوپر گرتی ہوئی دکھائی دی۔ اس کے ساتھ ہی کمرہ مادام کوموکے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ اور اس کی ریڑھ کی ہڈی کے مہروں کے چٹخنے کی آوازوں سے بیک وقت گونج اٹھا۔ اور جولیا اچھل کر پیچھے ہٹ گئی۔ مادام کوموکے حلق سے اب مسلسل چیخیں نکل رہی تھیں۔ اور اس کا خوب صورت چہرہ انتہائی تیزی سے مسخ ہوتا جا رہا تھا۔ اس کا جسم ایک دھماکے سے بے ڈھنگے انداز میں فرش پر گر گیا تھا۔ جب کہ جولیا اس طرح کھڑی اسے دیکھ رہی تھی جیسے اس نے تو اسے ہاتھ تک نہ لگایا ہو۔

"ویل ڈن مس جولیا —— آپ نے تو کراس کریمپ کے بالکل نئے انداز کا مظاہرہ کیا ہے" —— کیپٹن شکیل کے حلق سے بے اختیار تحسین آمیز جملہ نکلا۔ تحسین کے ساتھ ساتھ حیرت بھی تھی۔ کیونکہ جولیا نے واقعی بالکل منفرد انداز میں مارشل آرٹ کا انتہائی مشکل اور خوفناک داؤ کراس کریمپ کوموجیسی پھرتیلی لڑکی پر لگایا تھا۔

"شکریہ کیپٹن" —— جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ کوموا اس دوران بے ہوش ہو چکی تھی۔

SCANNED BY JAMSHED

"اس لئے تو میں ہر بار کنی کاٹ جاتا ہوں کہ ذرا میں نے شوہروں والی نہیں دکھائیں تو دوسرے لمحے ریڑھ کی ہڈی تڑوا کر پڑا ہائے ہائے کر رہا ہوں گا" —— عمران نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ اور کیپٹن شکیل اور ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم نے زندہ کہا تھا نا۔ اس لئے یہ ابھی زندہ پڑی ہے۔ ورنہ ریڑھ کی ہڈی کی بجائے اس کی گردن توڑنا میرے لئے زیادہ آسان تھا" —— جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"واہ۔ اسے کہتے ہیں تابعداری۔ ایسی تابعداری کا یقین دلا دو تو چلو میں ریڑھ کی ہڈی تڑوانے کا بھی حوصلہ کر لیتا ہوں" —— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور جولیا نے مسکراتے ہوئے منہ پھیر لیا۔

"آپ کس وقت آئے ہیں عمران صاحب۔ ہمیں تو ذرا بھی آہٹ نہیں ہوئی" —— کیپٹن شکیل نے شاید موضوع بدلنے کے لئے کہا۔

"دراصل جولیا کی چیخ نے مجھے یہاں آنے پر مجبور کر دیا تھا۔ اب تم جانتے تو ہو کہ سریلی چیخیں بڑی کشش رکھتی ہیں اپنے اندر" —— عمران نے فرش پر اوندھے منہ بے ہوش پڑی ہوئی کوموکو پلٹتے ہوئے جواب دیا۔

"بکواس مت کرو۔ یہ کوموکی چیخیں تھیں جو تمہیں یہاں کھینچ لائی ہیں" —— جولیا نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس بے چاری کی چیخیں اب کشش کھو چکی ہیں مس جولیا نا۔ ہاں

SCANNED BY JAMSHED

شادی سے پہلے ایسا ہوتا تو یقیناً یانگ مجھ سے پہلے یہاں پہنچ چکا ہوتا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ اس لمباگا کا کیا ہوا" ۔۔۔ اس بار چوہان نے پوچھا۔

"وہ درشنی ٹارزن نکلا۔ دوسرے کوڑے پر ہی اس نے سب کچھ بتا دیا" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا بتایا ہے اس نے" ۔۔۔ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"اسے صرف اتنا معلوم ہے کہ گریٹ بال کسی بہت بڑے انڈر دی واٹر منصوبے کا نام ہے۔ جس کے لئے انتہائی پیچیدہ مشینری سپلائی کرنے کا کام یانگ کے ذمے تھا۔ البتہ ایک بات اس نے بے حد اہم بتائی ہے کہ یانگ نے اپنے خاص کاغذات رکھنے کے لئے یہاں محل کے اندر ایک خصوصی قسم کا تہہ خانہ بنوایا ہوا ہے۔ اور میں اس تہہ خانے کی تلاش میں ادھر آیا۔ ابھی میں محل کے گیٹ میں ہی داخل ہوا تھا کہ پُرکشش چیخ نے مجھے مزید تیزی سے ادھر آنے پر مجبور کر دیا۔"

"اوہ۔ اب یہاں تہہ خانہ تلاش کرنا ہو گا" ۔۔۔ جولیا نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔ تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ درشنی ٹارزن نے اس کی تفصیل بتا دی ہے۔ اصل مسئلہ اب یانگ کا ہے۔ وہ یہاں سے فرار ہو گیا ہے۔ اور اب میں اس کے محل پر حملہ کرنے میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا" ۔۔۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پھر" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے حیران ہو کر پوچھا۔

"پھر کیا ۔۔۔ میں تمہیں تہہ خانے کا پتہ بتا دیتا ہوں تم وہاں سے کاغذات ڈھونڈھ کر لے آؤ۔ میں اس دوران یانگ کو فون کر کے ایسی خبر اسے سنواتا ہوں کہ وہ سر کے بل چلتا ہوا یہاں پہنچ جائے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کیپٹن شکیل کو تہہ خانے کی تفصیل بتائی اور خود وہ میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی طرف بڑھ گیا۔

"لیکن یہ فون تو صرف اس علاقے کے لئے ہو گا۔ ہوکیٹ میں یانگ کے محل تک کیسے کال ہو سکے گی" ۔۔۔ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"یہاں یانگ نے بڑے جدید انتظامات کر رکھے ہیں۔ اپنے محل کے ساتھ اس نے ایکس چینج کا وائرلیس رابطہ قائم کر رکھا ہے یہاں آنے والی تمام کالیں اس کے محل کی ایکس چینج کے ذریعے ہی ہوتی ہیں" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ٹیلی فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے دو تین نمبر پریس کر دیئے۔

"یس ۔۔۔ مین ایکس چینج" ۔۔۔ فوراً ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"یانگ سے بات کراؤ۔ میں مادام کومو بول رہی ہوں" ۔۔۔ عمران کے منہ سے واقعی کومو جیسی شیریں نسوانی آواز سنائی دی۔ اور جولیا کے چہرے پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔ کیونکہ کسی مرد کے منہ سے شیریں نسوانی آواز کا نکلنا اسے واقعی عجیب سا لگ رہا تھا۔

"یس مادام" ۔۔۔ دوسری طرف سے آپریٹر کی مؤدبانہ آواز

SCANNED BY JAMSHED

سنائی دی۔ اور پھر چند لمحوں بعد رسیور پر یانگ کی آواز سنائی دی
" ہیلو کومو۔ کیا بات ہے۔ وہ لوگ ختم ہو گئے "۔۔۔ دوسری
طرف سے یانگ نے پوچھا۔
" نہ صرف ختم ہو گئے بلکہ ان کی لاشیں بھی اب تک جنگلی درندے
بھنبھوڑ چکے ہوں گے۔ لیکن اب میرا موڈ تمہارے یہاں نہ ہونے
کی وجہ سے خراب ہو رہا ہے "۔۔۔ عمران نے بڑے لاڈ بھرے
لہجے میں کہا۔ اور دوسری طرف سے یانگ کے ہنسنے کی آواز سنائی
دی۔
" مجھے معلوم تھا کہ میرے آجانے کے بعد تمہارا موڈ خود بخود ٹھیک
ہو جائے گا۔ اور پھر ان لوگوں پہ گولیاں برسانے کے بعد تو تم
مزید ٹھیک ہو ہی جانا تھا۔ بہرحال مجھے خوشی ہوئی ہے کہ تم نے
میری غلطی معاف کر دی ہے۔ تو اب کیا خیال ہے جشن دوبارہ
کیا جائے "۔۔۔ یانگ کے لہجے میں حقیقی مسرت نمایاں تھی
" اچھا تو تم ابھی تک خیال پوچھ رہے ہو "۔۔۔ عمران نے
غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔
" ارے ارے۔ پھر ناراض نہ ہو جانا۔ میں تو جب سے آیا ہوں
یہ ایک ایک لمحہ قیامت بن کر گزر رہا تھا۔ میں ابھی پہنچ رہی ہوں
جان من۔ صرف آدھا گھنٹہ لگے گا مجھے پہنچنے میں۔ پھر دیکھنا کیا
ہوگا "۔۔۔ یانگ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا
" آدھا گھنٹہ۔ اچھا مجبوری ہے۔ بہرحال آجاؤ "۔۔۔ عمران
نے ایسے لہجے میں کہا جیسے آدھا گھنٹہ ایک سال میں گزرے گا

اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے رسیور رکھتے ہی قریب کھڑی جولیا کے
حلق سے بے اختیار قہقہہ نکل گیا۔ اور عمران شاید زندگی میں پہلی بار
جولیا کے اس بے ساختہ قہقہے کے سامنے جھینپنے پر مجبور ہو گیا۔

یانگ ہیلی کاپٹر اڑاتا خاصی تیز رفتاری سے ایسٹ کوسٹ کی
طرف بڑھا جا رہا تھا۔ اس کی نظروں کے سامنے کومو کا مسکراتا ہوا
چہرہ بار بار آرہا تھا۔ اور درحقیقت کومو نے جس انداز میں اس سے فون
پر باتیں کی تھیں۔ یہ انداز اس قدر دلربا تھا کہ یانگ کو وہ زمانہ یاد آگیا
جب کومو سے اس نے نئی نئی شادی کی تھی اور وہ پوری دنیا گھوم کر
ہنی مون مناتے پھرتے رہتے تھے۔ کومو کا یہ لہجہ اس زمانے کا تھا۔
انتہائی لاڈ بھرا۔ رومانٹک اور سحر انگیز۔ کشش رکھنے والا۔ یانگ کا
دل چاہ رہا تھا کہ ہیلی کاپٹر کسی خلائی راکٹ کی طرح تیز رفتار ہو جائے۔
اور وہ پلک جھپکنے میں ایسٹ کوسٹ پہنچ جائے۔ لیکن یہ ایک چھوٹا

ساؤ سیٹر ہیلی کاپٹر تھا۔ اور ظاہر ہے اس نے تو اپنے انجن کی
کے لحاظ سے ہی اڑنا تھا۔

یانگ کو ہو کے خیال ہی میں مست تھا۔ کہ یک لخت ہیلی کا
میں موجود ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دیں اور یانگ یہ
سنتے ہی بری طرح چونک پڑا۔ ہیلی کاپٹر چونکہ صرف اس کے ذاتی
میں رہتا تھا۔ اس لئے اس نے اس میں انتہائی طاقتور لانگ ر
ٹرانسمیٹر نصب کرا رکھا تھا۔ جس پہ ہمیشہ جنرل فریکونسی ایڈجسٹ
تھی۔ یہ ایسی فریکونسی تھی کہ ٹرانسمیٹر کی وسیع رینج کے اندر کوئی
ٹرانسمیٹر آن ہوتا تو کال اس پہ کیچ ہو جاتی تھی۔ اس طرح بعض اوقا
وہ اپنے مخالفوں کی بات چیت بھی سن لیتا تھا اور اسے اس گفتگو
حقیقتاً بے حد فائدہ ہوتا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر

" بڑی عجیب ساخت کا ٹرانسمیٹر ہے یہ انکل سلاگو" ___ ایک نس
آواز سنائی دی اور یہ آواز سنتے ہی یانگ کو اتنے زور کا جھٹکا لگا جیسے
نے اسے پوری قوت سے کوڑا مار دیا ہو۔ ہیلی کاپٹر بری طرح لڑکھ
لیکن یانگ نے جلدی سے اسے سنبھال لیا۔

" ہاں لیڈی جیررنگ۔ واقعی عجیب ساخت کا ہے۔ انتہائی جدید
ٹائپ ہے۔ حالانکہ میرے پاس خلاصے جدید ٹرانسمیٹر ہیں لیکن
کی تو ساخت ہی نرالی ہے" ___ ایک مردانہ آواز سنائی دی
یانگ کے ہونٹ یک لخت بھنچ گئے۔ اس نے ہیلی کاپٹر کی رفت
یک لخت کم دی۔ لیڈی جیررنگ اور سلاگو کی آوازیں سنائی دینا
کے لئے انتہائی حیرت انگیز تھیں اور چونکہ وہ گفتگو کے دوران وہ

SCANNED BY JAMSHED

لفظ استعمال نہ کر رہے تھے۔ اس لئے یانگ سمجھ گیا کہ ٹرانسمیٹر صرف
ان ہے۔ اور وہ آپس میں باتیں کر رہے ہیں۔

" تو کیا کو ہو نے اپنی سہیلی اور اس سلاگو کو ہلاک نہیں کیا۔ لیکن یہ
ہیں ٹرانسمیٹر کی بات کر رہے ہیں یہ تو مین مشین روم میں ہے۔ یہ وہاں
کیسے پہنچ گئے" ___ یانگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" انکل سلاگو۔ یہ عمران واقعی انتہائی حیرت انگیز آدمی ہے۔ کم از کم
میں نے اس قدر حیرت انگیز صلاحیتیں رکھنے والا آدمی پہلے کبھی نہیں
دیکھا۔ اب دیکھو جس طرح اس نے ہمارے سامنے زنجیروں سے رہائی
حاصل کی اور جس طرح لمباگا کو بے ہوش کیا اور پھر جس انداز میں لمباگا جیسے
انتہائی طاقتور آدمی سے اس نے منٹوں میں تمام معلومات حاصل کر
لیں۔ مجھے تو اب تک یقین نہیں آرہا کہ ایسا بھی ممکن ہو سکتا ہے" ___
لیڈی جیررنگ کی آواز سنائی دی۔ اور یانگ کو ایک بار پھر حیرت
کا شدید ترین جھٹکا لگا۔

" واقعی لمباگا سے معلومات حاصل کرنے کا جو طریقہ عمران نے استعمال
کیا ہے۔ کم از کم میرے لئے وہ بالکل ہی انوکھا تھا۔ میرا تو خیال تھا کہ
وہ اسے کوڑوں سے بری طرح پیٹے گا۔ بے پناہ تشدد کرے گا لیکن
اس نے تو کمال کر دیا۔ کوڑے کو لمباگا کی گردن میں اس طرح لپیٹ کر
اس کا دستہ اس کی شہ رگ کے اوپر ایسے انداز میں پھنسا دیا کہ دستے
پر صرف ایک چٹکی مارنے سے لمباگا کی حالت غیر ہو جاتی تھی۔ اور
اس خوفناک تکلیف نے لمباگا جیسے مضبوط آدمی کی قوت ارادی
ایک لمحے میں توڑ کر رکھ دی اور وہ ٹیپ ریکارڈر کی طرح بجنے لگا" ___

SCANNED BY JAMSHED

سلاگو کی آواز سنائی دی۔

"میرا خیال ہے۔ ہمیں بھی اب یانگ کے محل میں ہی جانا چاہئے ایسا نہ ہو کہ عمران اور اس کے ساتھی ہم سے بدظن ہو جائیں۔ میں جب کوموکو کہا تھا کہ میں تماشہ دیکھنے آئی ہوں تو مس جولیانا نے ایسی نظروں سے دیکھا تھا کہ جیسے وہ واقعی ایسا ہی سمجھی ہو۔ حالانکہ نے تو فوری طور پر اپنی جان بچانے کے لئے کہہ دیا تھا" ۔۔۔ لیڈی چیررنگ کی آواز سنائی دی۔

"بے بی۔ ویسے تم یقین کرو مجھے اب تک اپنے اس فقرے شرمندگی سی ہو رہی ہے کہ میں بھی بس تمہاری حفاظت کے ساتھ چلا آیا ہوں۔ مجھے ایک فی صد بھی امید نہ تھی کہ یہ لوگ اس طرح بھی سچویشن بدل سکنے پر قادر ہیں۔ بہرحال آؤ۔ واقعی ہمیں ا پھرنے کی بجائے ان کے ساتھ ہی رہنا چاہیئے" ۔۔۔ سلاگو کی سنائی دی۔ اور پھر ٹرانسمیٹر پر صرف سائیں سائیں کی آوازیں دینے لگیں۔ اور یانگ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے بری طرح مسخ ہو رہا آنکھوں سے شعلے سے نکل رہے تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ صورت وہ نہ تھی جو وہ سمجھ کر جا رہا تھا۔ وہاں تو پانسہ ہی پلٹ چکا تھا۔ اور تو اسے کوموکی اس کال پر بھی شک پڑ گیا تھا۔ لازماً کوموکو بھی اس حیرت انگیز طریقے سے کنٹرول کر کے اس سے کال کرائی گئی ہو گی حیرت انگیز طریقے سے لمباگا جیسے آدمی سے تمام معلومات حاصل لی گئی تھیں۔

یانگ نے انتہائی تیزی سے ہیلی کاپٹر کا رخ بدل دیا۔ وہ اس وقت کھلے سمندر کے اوپر اڑ رہا تھا۔ اور ایسٹ کوسٹ ابھی پندرہ منٹ کے فاصلے پر تھا۔ اس نے ہیلی کاپٹر کو وہیں فضا میں معلق کیا۔ اور پھر اس نے جھک کر جنرل فریکونسی والے ٹرانسمیٹر کے ساتھ نصب ایک اور مخصوص ساخت کے ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا دیا۔ اور اس ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ یہ واقعی ایسی خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا کہ اس کی کال کسی صورت بھی کہیں کیچ نہ کی جا سکتی تھی۔

"یس ۔۔۔ ایس۔ ایم ہیڈ کوارٹر اوور" ۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"کنگ فو سپیکنگ اوور" ۔۔۔ یانگ نے لہجہ بدل کر بولتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس باس ۔۔۔ میں اناک بول رہا ہوں باس اوور" ۔۔۔ اس بار دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"سب میرین موجود ہے ہیڈ کوارٹر میں اوور" ۔۔۔ یانگ نے پوچھا۔

"اوہ۔ نو باس۔ وہ تو راؤنڈ پر گئی ہوئی ہے اوور" ۔۔۔ اناک نے جواب دیا۔

"جنگی کشتیاں موجود ہیں اوور" ۔۔۔ یانگ نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"یس باس۔ لیکن صرف دو موجود ہیں۔ باقی سب میرین کے ساتھ راؤنڈ پر ہیں اوور" ۔۔۔ اناک نے جواب دیا۔

"آرمرڈ گروپ کے کتنے آدمی موجود ہیں اوور" ـــــ یانگ نے کہا۔

"دس ۔ باس اوور" ـــــ اناک نے فوراً ہی جواب دیا۔

"کافی ہیں ۔ تم ایسا کرو ۔ ایک جنگی کشتی آرمرڈ گروپ کے ان دس آدمیوں سمیت فوراً روانہ کر دو ۔ انہیں تھرڈ ون ایٹنگ تھری ون سکس پہنچنا ہوگا ۔ میں وہاں ہیلی کاپٹر پر موجود ہوں ۔ وہ نیچے سے بلیو کوڈ دیں گے تو میں ہیلی کاپٹر کشتی پر اتار دوں گا ۔ اور اس کے بعد میں انہیں خود ہی کنٹرول کر لوں گا اوور" ـــــ یانگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس اوور" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا ۔ اور یانگ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا ۔ اسے معلوم تھا کہ جنگی کشتی ہیڈ کوارٹر سے زیادہ سے زیادہ دس منٹ میں یہاں پہنچ جائے گی ۔ اور واقعی ہوا بھی ایسے ہی ۔ دس منٹ بعد اس نے نیچے سمندر میں ایک بڑی کشتی کا ہیولہ دیکھ لیا ۔ اور پھر اس کشتی سے تین بار نیلے رنگ کا تیز شعلہ چمکا تو یانگ نے ہیلی کاپٹر کو آگے بڑھایا اور پھر وہ اسے تیز رفتاری سے غوطہ دیتا ہوا اس کشتی کی طرف بڑھتا گیا ۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر کشتی کے وسیع عرشہ پر ٹک گیا ۔ اور یانگ جب ہیلی کاپٹر سے نیچے اترا تو اس نے سامنے آرمرڈ گروپ کے انچارج ڈین گان کو کھڑے دیکھا۔

"اوہ ڈین گان ۔ تم ساتھ آئے ہو ۔ ویری گڈ" ـــــ یانگ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس ـــــ جب اناک نے مجھے آپ کی کال کے متعلق

SCANNED BY JAMSHED

تو میں سمجھ گیا کہ کوئی اہم مسئلہ پیش آ گیا ہے ۔ اس لئے میں خود ساتھ آ گیا ہوں" ـــــ لمبے تڑنگے اور مضبوط جسم کے نوجوان ڈین گان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔ اس کے جسم پر سیاہ رنگ کا چست لباس موجود تھا ۔

"ہاں ۔ واقعی انتہائی اہم مسئلہ درپیش ہے ۔ دنیا کے خطرناک سیکرٹ ایجنٹوں کی ایک ٹیم پیراڈائز پوائنٹ پر قابض ہے ۔ لمباگا کو بھی انہوں نے کور کر لیا ہے ۔ اور سب سے اہم مسئلہ یہ ہے ۔ کہ مادام کومو بھی ان لوگوں کے قبضے میں ہے ۔ اگر مادام کومو ان کے قبضے میں نہ ہوتی تو میں بموں سے پیراڈائز پوائنٹ ہی تباہ کر دیتا ۔ لیکن اب مجبوری ہے ۔ ہمیں نہ صرف ان لوگوں کا خاتمہ کرنا ہے بلکہ مادام کومو کو بھی زندہ ان کے پنجے سے چھڑانا ہے" ـــــ یانگ نے عرشے کی سائیڈ سے نچلے حصے کی طرف جاتی ہوئی سیڑھیاں اترتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ یہ تو واقعی انتہائی اہم مشن ہے ۔ کتنے افراد ہیں یہ" ـــــ ڈین گان نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"دو عورتیں اور چھ مرد ہیں ۔ ایک نوجوان علی عمران ان کا سرغنہ ہے" ـــــ یانگ نے ہال نما کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا ۔ جہاں ڈین گان جیسا لباس پہنے دس افراد ایک قطار بنائے کھڑے تھے ۔

"ان کے پاس کس قسم کا اسلحہ ہے" ـــــ ڈین گان نے پوچھا ۔

"اسلحہ ـــــ بس عام گنیں وغیرہ ہوں گی ۔ کومو کی وجہ سے ہمیں

وہاں گوریلا ایکشن کرنا ہوگا۔ یہ عمران انتہائی خطرناک اور شاطر ذہن کا آدمی ہے۔ اگر اُسے معمولی سا شک بھی پڑ گیا تو وہ کومو کو ہلاک کر دے گا۔ یا پھر کومو کی آڑ لے کر ہمیں بے بس کر دے گا۔ اس لئے میرے ذہن میں تمہیں دیکھنے کے بعد ایک پلان ابھرا ہے۔ میں ہیلی کاپٹر کے ذریعے براہِ راست وہاں جا کر اترتا ہوں۔ وہ لازماً مجھے بے بس کر لیں گے۔ لیکن اس طرح وہ پوری طرح مطمئن ہو جائیں گے اور تم کشتی میں کوسٹ کے شمالی حصے پر پہنچ جاؤ۔ تمہیں سپیشل وے کا علم ہے۔ اس کا کوڈ اب زیرو زیرو ون ہے۔ اس کوڈ کی مدد سے تم آسانی سے محل کے اندر پہنچ جاؤ گے۔ چونکہ یہ لوگ پوری طرح مطمئن ہوں گے۔ اس لئے تم آسانی سے ان پر قابو پا سکتے ہو"۔۔۔۔ یانگ نے کہا۔

"قابو پانا ہے یا انہیں گولیوں سے اڑانا ہے"۔۔۔۔ ڈین گان نے چونک کر پوچھا۔

"یہ سب کچھ سچویشن دیکھ کر کرنا۔ اگر مجھے یا مادام کومو کو خطرہ نہ ہو تو انہیں گولیوں سے اڑا دینا۔ اور اگر ہم دونوں خطرے میں ہوں تو پھر بے شک قابو پا لینا۔ بعد میں انہیں گولیوں سے اڑایا جا سکتا ہے۔ بہرحال مشن ہر صورت میں کامیاب ہونا چاہیئے"۔۔۔۔ یانگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"بالکل بے فکر رہیں باس۔ اب میں آ گیا ہوں اب مشن ناکام ہونے کا تو کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن ایسا نہ ہو کہ ہمارے پہنچنے سے پہلے ہی وہ لوگ آپ کے لئے کوئی خطرہ بن جائیں"۔۔۔۔

SCANNED BY JAMSHED

ڈین گان نے کہا۔

"میں اپنی حفاظت کر سکتا ہوں ڈین گان۔ باقی رہا وقت کی بات تو وہ طے کر لیتے ہیں۔ میں اس وقت وہاں اتروں گا۔ جب تم سپیشل وے میں داخل ہو چکے ہو گے۔ اس طرح تمہیں ان لوگوں تک پہنچنے میں زیادہ وقت نہ لگے گا۔ اور سپیشل فریکوئنسی پر تم مجھے کاشن دے دینا پھر میں اتروں گا"۔۔۔۔ یانگ نے سخت لہجے میں کہا۔

"سوری باس۔ میرا یہ مطلب نہ تھا۔ میں تو آپ کی حفاظت کے نقطہ نظر سے بات کر رہا تھا۔ میرا خیال ہے ہمیں کوسٹ تک پہنچنے اور پھر سپیشل وے میں داخل ہو کر محل کے عقبی حصے میں باہر نکلنے تک زیادہ سے زیادہ آدھا گھنٹہ لگ جائے گا"۔۔۔۔ ڈین گان نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"او کے۔ میں ٹھیک آدھے گھنٹے بعد ہیلی کاپٹر پیراڈائز پوائنٹ پر اتار دوں گا۔ اور ایکشن سچویشن دیکھ کر کرنا۔ مادام کومو کو کسی طرح بھی کوئی گزند نہیں پہنچنا چاہیئے"۔۔۔۔ یانگ نے تیز لہجے میں کہا۔ اور پھر تیزی سے واپس مڑا۔ اور سیڑھیاں چڑھتے ہوئے عرشے پر پہنچ گیا۔ ڈین گان بھی اس کے ساتھ ہی تھا۔

"اوہ۔ تم ایسا کرو مجھے سٹور سے ایون ون ریز میزائل کا ایک سیٹ لا دو۔ وہ میرے پاس ایمر جنسی کے لئے ہونا چاہیئے"۔۔۔۔ یانگ نے ہیلی کاپٹر پر چڑھتے چڑھتے رک کر کہا۔ اور ڈین گان سر ہلاتا ہوا تیزی سے واپس مڑا۔ اور پھر دو منٹ بعد ہی وہ واپس آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا پیکٹ تھا۔ اس نے پیکٹ یانگ کے

SCANNED BY JAMSHED

ہاتھ میں دے دیا۔ اور یانگ پیکٹ کو جیب میں ڈال کر ہیلی کاپٹر پر سوار ہوا۔ اور ہیلی کاپٹر تیزی سے فضا میں بلند ہوتا گیا۔ کافی اونچائی پر پہنچ کر یانگ نے اسے فضا میں ہی معلق کیا اور پھر جیب سے پیکٹ باہر نکال لیا۔ اس نے پیکٹ کھولا۔ اور اس کے اندر سے باریک پنیں باہر نکال لیں۔ یہ بالکل سوئی پنوں جیسی بنی ہوئی تھیں جیسے کاغذوں کو نتھی کرنے کی غرض سے سوئی پن ہوتی ہے۔ ان کی تعداد دس تھی۔ یانگ نے بڑی احتیاط سے ایک ایک سوئی پن اور انہیں کوٹ کے کالر میں اس طرح لگانا شروع کر دیا کہ پن کا سرا کالر سے باہر رہ گیا جب کہ اس کی نوک کالر کے کپڑے کو کراس کر گئی۔ لیکن اس کا نوکیلا حصہ ذرا سا مڑ کر کالر سے باہر آ گیا تھا۔ ایک کی طرف پانچ پنیں اس نے دائیں کالر اور پانچ بائیں کالر میں فٹ کیں اور پھر اس نے ہر سوئی پن کے موٹے سرے کے اوپر موجود پلاسٹک کی باریک سی کیپ چٹکی کی مدد سے اتار دی۔ اب یہ خوفناک اور عجیب و غریب میزائل کام کرنے کے لئے پوری طرح تیار تھے۔

جیسے ہی کسی پن کے موٹے سرے پر ذرا سا دباؤ پڑتا۔ کالر کے کپڑے سے باہر جھانکنے والی اس کی نوک سے ایک بے رنگ شعلہ نکلتا اور دس فٹ تک سامنے موجود ہر جاندار کے اس طرح پرخچے اڑا دیتی کہ جیسے اس پر کوئی طاقتور بم پھینکا گیا ہو۔ اور اگر یانگ کے ہاتھ بھی آزاد نہ ہوں تو وہ صرف دائیں بائیں سر جھکا کر بھی انہیں فائر کر سکتا تھا۔

ریز میزائل فٹ کرنے کے بعد اس نے ہیلی کاپٹر کو آگے بڑھا دیا۔ اور آہستہ آہستہ اسے کوسٹ کی طرف لے جانے لگا۔ اب وہ پوری طرح مطمئن تھا۔ کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا آسانی سے خاتمہ کر دینے میں کامیاب ہو جائے گا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ خصوصی طور پر تربیت یافتہ اور انتہائی جدید ترین اسلحے سے مسلح آرمرڈ گروپ کا ہر آدمی ایک سو مسلح افراد پر بھی بھاری پڑتا ہے۔ اور یہاں تو آرمرڈ گروپ کے دس آدمی موجود تھے اور ڈین گان خود بھی ساتھ تھا۔ جس کی صلاحیتوں کا یانگ بھی قائل تھا۔

SCANNED BY JAMSHED

"عمران صاحب ـــــ ایک ہیلی کاپٹر اس طرف آرہا ہے"ـــــ نعمانی نے کمرے میں داخل ہوتے ہی کہا۔ اور کمرے میں موجود سب افراد چونک کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ وہ سب کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ جب کہ ایک طرف فرش پر کومو پڑی تھی۔ اُسے یانگ کی آمد کے پیش نظر مزید طویل عرصے کے لئے بے ہوش کر دیا گیا تھا۔

"آؤ میرے ساتھ"ـــــ عمران نے تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اور وہ سب عمران کے پیچھے کمرے سے باہر آگئے نعمانی چونکہ اس عمارت کی چھت پر موجود تھا۔ اس لئے اس نے دور سے آتے ہوئے ہیلی کاپٹر کو چیک کر لیا تھا۔

ہیلی کاپٹر کے لئے محل کے مغربی حصے میں باقاعدہ ہیلی پیڈ بنا ہوا تھا۔ اس لئے عمران سمجھ گیا کہ ہیلی کاپٹر اس جگہ آکر اترے گا

"سب لوگ سائیڈوں پر ہو کر چھپ جاؤ۔ میں سب سے پہلے

یانگ کے سامنے نمودار ہوں گا۔ یانگ چونکہ کومو کے ساتھ جشن منانے آرہا ہے۔ اس لئے اس کے پاس کوئی اہم اسلحہ نہ ہوگا۔ بہرحال میرے اشارے پر باقی افراد بھی آگے آجائیں"ـــــ عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ اور وہ سب تیزی سے ادھر ادھر مختلف چیزوں کی آڑ لیتے ہوئے چھپ گئے۔ جب کہ عمران وہیں ہیلی پیڈ کے قریب ہی ایک چھوٹی دیوار کی اوٹ میں ہو گیا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن موجود تھی۔

ہیلی کاپٹر اب واضح طور پر نظر آنے لگ گیا تھا۔ اس کی رفتار بے حد کم تھی۔ عمران دیوار کی اوٹ میں چھپا ہیلی کاپٹر کو آتے دیکھ رہا تھا۔

"اوہ۔ یہ آہستہ رفتار سے کیوں آرہا ہے۔ اسے تو جشن منانے کے لئے انتہائی تیز رفتاری سے آنا چاہئے تھا"ـــــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے ذہن میں ہیلی کاپٹر کی رفتار نے بُری طرح کھٹکنا شروع کر دیا۔ ہیلی کاپٹر کی یہ رفتار انسانی نفسیات کے بالکل برعکس تھی۔ لیکن اس سوال کا جواب اس کے پاس نہ تھا۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر محل کے اوپر پہنچ گیا۔ وہ کافی بلندی پر تھا۔ اور پھر تین چار منٹوں تک ہیلی کاپٹر فضا میں ہی معلق رہا۔ اور پھر آہستہ آہستہ نیچے اترنے لگ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ہیلی پیڈ پر آکر ٹک گیا۔ اور پھر یانگ اچھل کر ہیلی کاپٹر سے نیچے اترا۔ اور وہ آگے بڑھ کر غور سے چاروں طرف دیکھنے لگا۔ اس کا انداز بے حد چوکنا تھا جیسے کوئی ہرن شیروں کی کچھار میں داخل ہو کر چوکنا ہو جاتا ہے۔

SCANNED BY JAMSHED

اور عمران اس کی یہ کیفیت دیکھ کر سمجھ گیا کہ یانگ یا تو فطری طور پر
محتاط آدمی ہے۔ یا پھر اُسے کوئی شک پڑ گیا ہے۔ ویسے بھی یانگ
کے چہرے پر جشن منانے والے پر جوش تاثرات کی بجائے انتہائی
سنجیدگی طاری تھی۔ اور عمران کے ذہن میں خطرے کی گھنٹیاں بے
اختیار بج اٹھیں۔ یہی وجہ تھی کہ وہ خاموش اپنی جگہ پر چھپا رہا۔ وہ
دیکھنا چاہتا تھا کہ یانگ کیوں اس قدر محتاط ہے۔ بہرحال وہ اکیلا
اس لئے عمران مطمئن تھا کہ وہ اب یہاں سے فرار نہیں ہو سکتا۔

یانگ اب بڑے محتاط انداز میں محل کی عمارت کی طرف بڑھ رہا
وہ اس طرح چونک کر ادھر ادھر دیکھنے لگتا۔ جیسے اُسے خطرہ ہو کہ کسی
لمحے اس پر کسی طرف سے بھی گولیوں کی بارش ہو جائے گی۔ اور اب
اس کے اس انداز نے عمران کو یقین دلا دیا۔ کہ کوئی چکر لازماً چل گیا
اور یانگ کو یہاں کی بدلی ہوئی صورت حال کا علم ہو گیا ہے۔ لیکن
یانگ اکیلا اور نہتا کیوں آیا ہے۔ کیا وہ احمق ہے۔ یا پھر اس نے
ایسا چکر چلا دیا ہے کہ وہ مطمئن ہے۔

یانگ اب عمارت کے برآمدے میں داخل ہو رہا تھا۔ اور پھر
اس کے دیکھتے ہی دیکھتے کمرے میں داخل ہوا۔ جب کافی دیر ہو گئی
یانگ باہر نہ نکلا تو عمران نے سوچا کہ وہ اس کے پیچھے جائے
یانگ کا اس کمرے میں داخل ہو جانے کے بعد واپس نہ نکلنا
پھر اس کی طرف سے کوئی آواز بھی سنائی نہ دینا یہ سب باتیں
حالات سے یکسر مختلف تھیں۔ عام حالات میں تو یانگ کو کمرے
اندر جاتے ہی حیرت سے چیخنا چاہیئے تھا۔ کیونکہ وہاں کومو بے

کے عالم میں فرش پر پڑی ہوئی اُسے نظر آنی تھی۔ لیکن یانگ کی
ن سے ہلکی سی آواز بھی سنائی نہ دی تھی۔

ابھی عمران فیصلہ نہ کر پا رہا تھا کہ کیا کرے سامنے آجائے یا اسی
طرح چھپا رہے کہ اس نے یانگ کو دوبارہ برآمدے میں آتے ہوئے
دیکھا۔ اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر واقعی حیرت سے اچھل پڑا کہ
یانگ کے پیچھے سیاہ لباسوں میں ملبوس گیارہ لمبے تڑنگے افراد بھی
باہر آگئے تھے۔ جن میں سے ایک کے کاندھے پر کومو لدی ہوئی تھی
یانگ کا چہرہ اتنی دور سے بھی غصے کی شدت سے بری طرح بگڑا
ہوا تھا۔

"یہ لوگ یقیناً محل سے نکل گئے ہیں۔ تہہ خانہ بھی کھلا پڑا ہے۔ اس
کا مطلب ہے کہ انہوں نے لمبا گا سے تہہ خانے کے متعلق سب
کچھ پوچھ لیا ہے۔ لیکن کاغذات بہرحال محفوظ تھے۔ میں کومو کو ہیلی کاپٹر
میں لے جاتا ہوں۔ تاکہ اس کا فوری علاج کیا جا سکے۔ تم انہیں تلاش
کرو اور ہر ایک کو گولیوں سے اڑا دو۔ ایک آدمی کو بھی زندہ نہ بچنا
چاہیئے۔" ——— یانگ کی تیز اور غصیلی آواز عمران کے کانوں میں پڑی۔
وہ واقعی غصے کی شدت سے دھاڑ رہا تھا۔ اس لئے وسیع و عریض
لان کے باوجود عمران کے کانوں میں اس کی آواز بخوبی پہنچ رہی تھی۔
"اوہ، یہ تو اچھا ہوا کہ میں اپنے ساتھیوں کو وہاں سے نکال لایا۔
ورنہ یہ سیاہ لباس والے لازماً ان کے سروں پر پہنچ جاتے" ———
عمران نے اپنے ہونٹ بھینچتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔
پھر یہ گروپ برآمدے سے اتر کر لان میں سے ہوتا ہوا ہیلی کاپٹر

SCANNED BY JAMSHED

کی طرف بڑھنے لگا۔ سب سے آگے یانگ تھا جب کہ اس کے ساتھ میں وہ آدمی تھا جس نے بے ہوش کوموکو کو کاندھے پر اٹھایا ہوا تھا۔ اس کے پیچھے دس مسلح افراد تھے۔ وہ شاید یانگ کے ہیلی کاپٹر کے فضا میں بلند ہو جانے تک اس کی حفاظت کے پیش نظر وہاں رکنا چاہتے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے مشین گن کو دیوار کی اوٹ سے باہر نکالا اور پھر ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں اور انسانی چیخوں سے ماحول گونج اٹھا۔ اور عمران کی گن چلتے ہی چاروں طرف چھپے ہوئے اس کے ساتھیوں کی گنیں بھی تڑتڑا اٹھیں۔ اور چند لمحوں بعد جب سکوت طاری ہوا تو میدان میں سیاہ لباس میں ملبوس افراد کے ساتھ یانگ اور کوموکو بھی زمین پر ساکت پڑے ہوئے تھے۔ اور عمران ہونٹ بھینچے باہر آگیا۔ اسے یہی خطرہ تھا کہ اس کی گن حرکت میں آتے ہی ساتھیوں کی گنیں بھی حرکت میں آجانی تھیں اور پھر یانگ اور کوموکو دونوں کی موت یقینی تھی۔ حالانکہ عمران ایسا نہ چاہتا تھا۔ وہ یانگ کو زندہ رکھنا چاہتا تھا۔ لیکن اس کے پاس سوائے فائرنگ کے اور کوئی چارہ کار نہ تھا۔ کیونکہ یانگ اگر کوموکو لے کر نکل جاتا تو پھر اسے تلاش کرنا بے حد مشکل ثابت ہوتا بلکہ وقت بھی بے حد ضائع ہوتا۔ لمبا گا بتاتے ہوئے تہہ خانے میں اسے اپنے مطلب کا کوئی کاغذ نہ ملا تھا۔ اس لئے وہ یانگ کو زندہ رکھنا چاہتا تھا۔ اور وہ اپنے ساتھیوں کو آواز دے کر بھی منع نہ کر سکتا تھا۔ کیونکہ ان گیارہ سیاہ لباس میں ملبوس مسلح افراد کی نقل و حرکت کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ تربیت یافتہ کمانڈوز ہیں۔ اس لئے اگر انہیں ذرا بھی موقع مل جاتا تو وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے یقیناً ایک مسئلہ بن جاتے اور ہو سکتا تھا کہ عمران کے کئی ساتھیوں کی زندگی بھی خطرے میں پڑ جاتی۔ اس لئے عمران کو مجبوراً ان پر فائر کھولنا پڑا تھا۔

عمران اچھل کر دیوار کے پیچھے سے نکلا اور تیزی سے دوڑتا ہوا پہلو کے بل پڑے یانگ کی طرف دوڑ پڑا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ یانگ کا ایک پہلو گولیوں سے چھلنی ہو چکا تھا۔ کوموکو بھی گولیوں سے چھلنی ہو کر موت کی وادی میں اتر چکا تھا۔

عمران کے ساتھی بھی اپنی اپنی جگہوں سے باہر آگئے۔ اور عمران جواب سیدھا کھڑا انہیں نکلتا دیکھ رہا تھا۔ یانگ اور کوموکو کو لگنے والی گولیوں کے زاویوں سے ہی سمجھ گیا کہ یانگ پر گولیاں سلاگو نے اور کوموکو پر جولیا کی طرف سے چلائی گئی تھیں۔

"سلاگو — تم نے یانگ کو کیوں گولیاں ماری ہیں۔ یانگ مجھے زندہ چاہئے تھا" — عمران نے سلاگو سے مخاطب ہو کر انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"م — مم — میں نے سوچا کہ کہیں یہ نکل نہ جائے۔ یہ باجان کا قومی مجرم ہے۔ اس نے باجان میں منشیات کا زہر اس قدر خوفناک انداز میں پھیلایا ہے کہ آج باجان کا معصوم سے معصوم بچہ بھی اس زہر کو پی رہا ہے۔ میں نے یانگ کو مار کر باجان کو ڈسنے والے ایک زہریلے ناگ کا سر کچلا ہے۔ اور مجھے اس پر فخر ہے۔ میں سمجھتا ہوں

کہ یانگ کو مار کر میں نے اپنے تمام گناہوں کا کفارہ ادا کر دیا ہے
لیکن اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ مجھے ایسا نہ کرنا چاہئے تھا یا اس سے آپ
کے کسی مقصد پر ضرب پڑتی ہے تو عمران صاحب میں ہر سزا بھگتنے
کے لئے تیار ہوں ۔ آپ بے شک میرا سینہ گولیوں سے چھلنی کر د
یں اُف بھی نہ کروں گا " ـــــ سلاگو نے بڑے جذباتی لہجے میں
باقاعدہ تقریر کرتے ہوئے کہا ۔ اور عمران ہنس پڑا ۔
" آپ جیسے محب وطن کو سزا نہیں ملا کرتی ۔ جناب سلاگو صاحب
انعام ملا کرتا ہے ۔ مجھے یانگ کے زندہ رہنے سے صرف اس قدر
دلچسپی تھی کہ میں اس سے پوری دنیا کے خلاف ہونے والی بھیانک
اور خوف ناک سازش کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا
لیکن بہرحال آپ کی حب الوطنی کے مقابلے میں یہ کوئی اتنی اہم بات
نہیں ہے ۔ کہ آپ کو سزا دی جائے ۔ معلومات اور طریقوں سے بھی
ہو سکتی ہیں " ـــــ عمران نے کہا ۔ اور سلاگو کا ستا ہوا چہرہ فرط
مسرت سے تمتما اٹھا ۔
" اوہ ۔ آپ واقعی عظیم انسان ہیں عمران صاحب ۔ آپ کی عظمت
کو میں سلام کرتا ہوں " ـــــ سلاگو نے پہلے سے بھی زیادہ
جذباتی لہجے میں کہا ۔
" سلام کرنے والا زمانہ آپ جیسے بزرگوں کا تھا ۔ ہمارے دور
میں تو سیلوٹ کیا جاتا ہے " ـــــ عمران نے کہا اور اس کے
سارے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے ۔ عمران مسکراتے ہوئے
جھکا اور اس نے زمین پر پڑے ہوئے مردہ یانگ کو سیدھا

SCANNED BY JAMSHED

کے اس کی تلاشی لینے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ یک لخت وہ ٹھٹھک
کر رک گیا ۔ اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے پیچھے ہٹا تھا ۔ اور اس
کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھرے تھے کہ اس کے سارے ساتھی
بری طرح چونک پڑے ۔
" اوہ ۔ ڈیوی بیڈ ۔ یہ تو واقعی انتہائی زہریلا ناگ ہے ۔ مرنے
کے باوجود اس کا زہر اُسی طرح قاتل ہے ۔ ابھی مجھ سمیت کئی افراد
بھک سے اڑ جاتے " ـــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں
کہا ۔
" بھک ـــــ بھک ـــــ کیا مطلب " ـــــ جولیا اور دوسرے
ساتھیوں نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔ کیونکہ انہیں کسی
طرح بھی عمران کی یہ بات سمجھ میں نہ آئی تھی ۔ بھلا ایک مردہ لاش کسی
کا کیا بگاڑ سکتی ہے ۔
" اس کے کوٹ کے دونوں کالروں میں انتہائی خوف ناک ریز
میزائل فٹ ہیں ۔ اور نہ صرف فٹ ہیں بلکہ چارج بھی ہیں ۔ اگر ایک
بھی گولی ان پر پڑ جاتی تو اس سمیت ارد گرد کا کافی علاقہ تباہ ہو جاتا ۔
اور ظاہر ہے ہم سب ہی اس تباہی کی رینج میں آ سکتے تھے ۔ یا پھر
تلاشی کے لئے میرا ہاتھ ان سے چھو جاتا تو مجھ سمیت میرے ساتھ
کھڑے کئی افراد کی موت یقینی تھی " ـــــ عمران نے کہا ۔ اور سب
حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر مردہ پڑے ہوئے یانگ کے
کوٹ کے کالروں کو دیکھنے لگے ۔ لیکن انہیں کوئی بھی خلاف معمول
بات نظر نہ آ رہی تھی ۔

SCANNED BY JAMSHED

"کسی کے پاس تیز دھار خنجر ہے" ——— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ میں نے اسلحہ خانے سے اٹھالیا تھا" ——— کیپٹن شکیل نے کہا۔ اور کوٹ کی اندرونی جیب سے اس نے ایک تیز دھار خنجر نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران خنجر لے کر دوبارہ یانگ پر جھک گیا۔ اور پھر اس نے واقعی انتہائی احتیاط سے اس کے کوٹ کا کالر اس خنجر کی مدد سے کاٹ لیا۔ پھر اُسے ایک طرف سے چٹکی سے پکڑے وہ پاس کھڑے نعمانی سے مخاطب ہوا۔

"نعمانی۔ تم دیکھ رہے ہو۔ اس کے کنارے پر سوئی پن کے موٹے سرے نظر آرہے ہیں اور ان کی نوکوں کا معمولی سا حصہ کپڑے سے باہر نکلا ہوا ہے۔ لیکن کوٹ کا رنگ ایسا ہے کہ دور سے یہ دکھائی نہیں دیتے" ——— عمران نے کہا۔

"یس۔ بالکل ہیں۔ لیکن یہ تو واقعی سوئی پن ہیں۔ عام طور پر یہ لوگ انہیں کوٹ کے کالروں میں اٹکا لیتے ہیں تاکہ ضرورت پڑنے پر استعمال ہو سکیں" ——— نعمانی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ انتہائی جدید ترین ایجاد الیون ون ریز میزائل ہیں۔ اور سوائے ایکریمیا کے انتہائی ٹاپ افراد کے اور کسی کے پاس نہیں ہو سکتے۔ اس پن کے سرے پر ایک پلاسٹک کیپ ہوتی ہے۔ اگر وہ اتار دی جائے تو اس سرے پر ذرا سا دباؤ پڑتے ہی اس کی نوک سے ایک بے رنگ شعاع نکلے گی جو دس فٹ کی رینج میں سامنے موجود ہر جاندار کو اس طرح اڑا دے گی جیسے اس پر انتہائی طاقتور

مارا گیا ہو۔ اور ان سب کے سروں سے پلاسٹک کیپس ہٹی ہوئی ہیں۔ اب انہیں کسی طرح بھی باہر نہیں کھینچا جا سکتا۔ اس لئے میں نے کالر ہی کاٹ لیا ہے۔ تم انہیں احتیاط سے پکڑ کر محل سے باہر کسی کھلی جگہ میں لے جاؤ۔ اور پھر انہیں کم از کم دس فٹ دور پھینک دو" ——— عمران نے کہا۔ اور نعمانی نے سر ہلاتے ہوئے کوٹ کا دوسرا سرا احتیاط سے چٹکی میں پکڑا اور اُسے اس طرح اٹھائے ہوئے محل کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جیسے اس کے ہاتھ میں کوئی زندہ زہریلا سانپ ہو۔ عمران نے جھک کر دوسرا کالر کاٹا اور پھر اُسے چوہان کی طرف بڑھا دیا۔ چوہان بھی نعمانی کی طرح اُسے اٹھائے محل کے گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے اب جھک کر یانگ کے لباس کی تلاشی لینی شروع کر دی اور پھر جب اس کی اندرونی جیب سے ایک چپٹا لیکن لمبا سا باکس نکلا تو عمران کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ یہ مخصوص باکس دستاویزات ٹائپ کی چیزوں کو محفوظ رکھنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس لئے اُسے دیکھتے ہی عمران سمجھ گیا کہ اس میں وہی کاغذات ہو سکتے ہیں جنہیں وہ تہہ خانے میں تلاش کرتے رہے تھے۔ اس نے جلدی سے باکس کھولا تو واقعی اس میں رائس پیپر کا ایک پورا پلندہ موجود تھا۔ جس پر انتہائی باریک حروف سے کوئی مضمون لکھا ہوا تھا۔ عمران اطمینان سے ان کاغذات کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ایک کاغذ کو علیحدہ کر کے باقی کاغذ سلاگو کی طرف بڑھا دیئے۔

"تم نے انعام کی بات کی تھی۔ تو یہ لو اپنا انعام۔ ان کاغذات

میں یانگ کے ہیڈکوارٹر۔ اس کے تمام اڈوں اور اس کے لئے کام کرنے والے چھوٹے بڑے سب لوگوں کے بارے میں پوری تفصیلات موجود ہیں۔ ان کاغذات کی مدد سے یانگ اور اس کے مکمل گروپ کا آسانی سے خاتمہ کیا جا سکتا ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور سلاگو کا چہرہ ایک بار پھر انتہائی مسرت سے کھل اٹھا۔

" اوہ۔ اگر ایسا ہے تو میں یہ کاغذات براہِ راست وزیر اعظم کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔ وہ بھی اس منشیات کی لعنت سے باجان کو نجات دلانے کے لئے بے حد مضطرب رہتے ہیں۔ لیکن بے بس ہیں"۔۔۔ سلاگو نے کاغذات لیتے ہوئے مسرت سے بھرپور لہجے میں کہا۔ فرطِ مسرت سے اس کا لہجہ کپکپا رہا تھا۔ اور عمران اس کے دل میں موجود بے پناہ حب الوطنی سے بے حد متاثر ہوا۔

" یہ کاغذ تم نے علیحدہ رکھ لیا ہے۔ اس میں کیا ہے "۔۔۔ جولیا نے پوچھا۔

" یہ ۔۔۔ یہ تو یانگ اور کومو کا نکاح نامہ ہے۔ میں نے سوچا اب کہاں شرائط طے کرتا پھروں گا۔ بس اسی نکاح نامے کی نقل کر لوں گا۔ لیکن ایک بات ہے۔ یانگ اور کومو کی طرح مرنا اکٹھا ہی پڑے گا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور سارے ساتھی تو بے اختیار ہنس پڑے۔ البتہ جولیا نے مسکراتے ہوئے منہ پھیر لیا۔

" اگر مجھے ایسی آفر کی جاتی تو میں تو فوراً۔۔ تیار ہو جاتی"۔۔۔

SCANNED BY JAMSHED

لیڈی جیبر ونگ نے ہنستے ہوئے کہا۔ تو جولیا یک لخت مڑ کر اسے کاٹ کھانے والی نظروں سے دیکھنے لگی۔ اور عمران سمیت باقی سارے ساتھی جولیا کے اس انداز پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ اور جولیا اس بار شرمندہ سے انداز میں خود بھی ہنسنے پر مجبور ہو گئی۔

" عمران صاحب۔ اس کاغذ میں میرے خیال میں آپ کے مطلب کی کوئی اہم چیز ہے"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ جس مقصد کے لئے میں یانگ کو زندہ رکھنا چاہتا تھا۔ وہ مقصد اس کاغذ نے پورا کر دیا ہے۔ اس میں اس منصوبے کی تفصیلات ہیں۔ جنہیں یہ لوگ گریٹ بال کا نام دیتے ہیں۔ اس کاغذ کے مطابق گریٹ بال کے نام سے پانی کے اندر ایک ایسا سنٹر تعمیر کیا جا رہا ہے جس سے یہ لوگ مخصوص جگہوں پر سمندر کے اوپر ایسی ریز پھینک سکتے ہیں کہ وہاں ہوا کا دباؤ یک لخت کم کیا جا سکے۔ اور اس طرح وہاں سے سمندر کا پانی کسی فوارے کی طرح آسمان کی طرف اٹھے گا۔ اور پھر اس کے ارد گرد کے زمینی علاقے دنیا کے بھیانک ترین سمندری سیلاب کی زد میں آ جائیں گے۔ چونکہ اس سنٹر کا ڈیزائن گیند کی طرح کا ہے۔ اس لئے اسے گریٹ بال کا نام دیا گیا ہے۔ اس کے لئے مشینری کی سپلائی کا کام یانگ کے ذمے لگایا گیا تھا۔ جو اس نے پورا کر دیا ہے"۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ اس قدر بھیانک منصوبہ۔ ویری بیڈ۔ کہاں بنایا جا رہا ہے یہ گریٹ بال"۔۔۔ سلاگو نے چونک کر پوچھا۔

"صرف اتنا اشارہ موجود ہے کہ بحر ہند میں بنایا جا رہا ہے وہیں
میں اسے تلاش کر لوں گا۔ کیونکہ مشنری ٹولی گروپ ہی سپلائی کرتا
ہے" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو ابھی میں یہ کاغذات حکومت پاچان کے حوالے نہ کروں
تاکہ آپ اس گروپ کے آدمیوں سے انکوائری کر لیں" ——— سلاگ
نے کہا۔

"ارے نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ اس نکاح نامے سے ہی
کام چل جائے گا۔ کیوں جولیا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے
"تمہیں سوائے بکواس کرنے کے اور آتا ہی کیا ہے" ——— جولیا
نے مصنوعی غصے کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

"نکاح کرانا آتا ہے۔ آزمائش شرط ہے" ——— عمران نے
فوراً ہی جواب دیا اور اس بار فضا بھرپور قہقہوں سے گونج اٹھی۔

ختم شد

ختم شد۔ [illegible]

SCANNED BY JAMSHED

داڑھ پاور کے سلسلے کا ایک شاندار اور ہنگامہ خیز ناول

گریٹ بال

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

گریٹ بال۔ یہودیوں کا ایسا سنٹر جو اربوں مسلمانوں اور کئی عظیم مسلم ممالک کو تباہ کرنے کے لئے قائم ہوا۔

گریٹ بال۔ سمندر کی تہہ میں موجود ایک جدید ترین سائنسی سنٹر جسے ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر بنا دیا گیا تھا۔

سمندر کی تہہ میں موجود گوشت خور گھاس جس کا شکار بننے پر عمران اور اس کے ساتھیوں کو مجبور کر دیا گیا؟

عمران اور اس کے ساتھیوں کی آبدوز پر دنیا کا سب سے خوفناک میزائل فائر ہوا۔ اور عمران اور اس کے ساتھی اس آبدوز سمیت پلک جھپکنے میں راکھ میں تبدیل ہو گئے ....؟

ایک ایسی کہانی جس کا انجام عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی حتمی موت کی صورت میں نمودار ہوا۔
کیا واقعی پاکیشیا کا عظیم فرزند علی عمران اپنے ساتھیوں سمیت حسرت ناک انجام سے دوچار ہو گیا۔؟

ذہن کو منجمد کر دینے والے سسپنس اور موت اور زندگی کے درمیان جان لیوا جد وجہد سے بھرپور ایک ایسی کہانی جس کا انجام واقعی آپ کے ذہن کو جھنجھوڑ کر رکھ دے گا۔

ملنے کا پتہ۔ **یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان**

SCANNED BY JAMSHED

عمران اور فور سٹارز کا ایک ہنگامہ خیز ناول

بلاسٹرز

مکمل ناول

مصنف ــــــ مظہر کلیم ایم اے

بلاسٹرز ــــ پاکیشیا میں دھماکے کرنے اور دہشت گردی کرنے والا ایک خفیہ گروپ ــ جس نے پاکیشیا میں دہشت گردی کی انتہا کر دی۔

بلاسٹرز ــــ جن کے دھماکوں سے سینکڑوں بے گناہ شہریوں کو اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑے۔

بلاسٹرز ــ جن کی تلاش میں پولیس انٹیلی جنس اور دوسرے سرکاری ادارے ناکام ہو گئے۔

بلاسٹرز ــ جن کی دہشت گردی سے پاکیشیا کی فضا خوف اور دہشت سے بھر گئی۔

فور سٹارز ــــ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خصوصی گروپ ــ .. جو بلاسٹرز کے مقابلے میں میدان میں اتر آیا۔

- کیا عمران اور فور سٹارز، بلاسٹرز کو تلاش کرنے اور ان کا خاتمہ کرنے میں کامیاب بھی ہو سکے ــــ یا ــــ ؟
- انتہائی پرخطر جدوجہد ــــ تیز رفتار ایکشن اور اعصاب شکن سسپنس سے بھرپور ناول ــــ

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

SCANNED BY JAMSHED

گریٹ بال

حصہ دوم

مظہر کلیم ایم اے

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

اس ناول کے تمام نام مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچوئیشنز قطعی فرضی ہیں کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت اتفاقیہ ہوگی جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے

ناشران ---- اشرف قریشی
---- یوسف قریشی
پرنٹر ---- محمد یونس
---- ندیم یونس پرنٹرز لاہور

SCANNED BY JAMSHED

چند باتیں

محترم قارئین ---- سلام مسنون۔ گریٹ بال آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ڈاٹریادر جیسی بین الاقوامی تنظیم کی طرف سے دنیا بھر کے مسلمانوں کے خاتمے کی ہولناک سازش کے خلاف عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہولناک جنگ ابھی جاری ہے۔ اور گریٹ بال کی تباہی کے لئے جہاں عمران اور اس کے ساتھی دیوانہ وار موت سے ٹکرا رہے ہیں وہاں یہودی بھی گریٹ بال جیسے منصوبے کے تحفظ کے لئے اپنی پوری کوششیں بروئے کار لا رہے ہیں۔ اس لئے اس ناول میں جان لیوا اور ہولناک جنگ اپنے نقطہ عروج کی طرف بڑھ رہی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کو یہ سلسلہ یقیناً ہر لحاظ سے پسند آئے گا۔ اب اپنے چند خطوط بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

کراچی سے حکیم محمد نعیم الحق صدیقی بانی و مرکزی صدر آل پاکستان اطبا ایسوسی ایشن رجسٹرڈ لکھتے ہیں۔ میں اور میرے والد محترم حکیم محمد اکرام الحق صاحب آپ کے ناول بہت شوق سے پڑھتے ہیں۔ آپ کی تخلیقات واقعی شاندار اور علمی حیثیت سے بھرپور ہوتی ہیں بعض اوقات تو میں یہ سوچتا ہوں کہ آخر آپ کے مطالعہ کی حد کہاں تک ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کو مزید علوم میں دسترس اور منازل عطا فرمائے۔ آمین۔ آپ کا ناول بہتا اسٹون واقعی لاجواب

SCANNED BY JAMSHED

ناول تھا۔ لیکن اس کے صفحات ۹۸ اور ۹۹ میں درج ایک بات پر تھوڑا سا احتجاج ضرور کروں گا۔ اس ناول میں آپ نے اپنی علمی طبع آزمائی حکیموں پر بھی کر ڈالی ہے۔ یہ تو درست ہے کہ خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر دار دماغ و دل کی تقویت کے لئے بہترین ہے اور عمران کا اس نسخہ کو بہترین کہنے سے یقیناً یونانی طریقہ علاج کی ترویج و ترقی میں مدد ملے گی۔ لیکن احتجاج صرف اس بات پر ہے کہ آپ نے لکھا ہے کہ حاذق حکیم نسخہ تحریر کرنے کی فیس سو روپیہ وصول کرتا ہے۔ حالانکہ ہمارے ملک میں سو روپے فیس کسی حکیم کی بھی نہیں ہے۔ برائے کرم ہمارے اس طریقہ علاج کو اس انداز سے رسوا نہ کریں ورنہ غریب تو اس طریقہ علاج کو اپنانے کی ہمت بھی نہ کر سکیں گے۔ دوسری بات یہ کہ ہمارے حکما حضرات عربی میں نہیں بلکہ خالصتاً اردو میں نسخے تحریر فرماتے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ اس میں چند اصطلاحیں فارسی کی بھی آجاتی ہیں۔ جب کہ آپ نے لکھا ہے کہ حکیم عربی میں لکھتا ہے۔ یقیناً آپ نے اپنی شوخیٔ طبع کی بنا پر یہ جملہ تحریر کر دیا ہوگا۔

حکیم محمد نعیم الحق صدیقی صاحب۔ سب سے پہلے تو میں آپ کا اور آپ کے والد محترم کا مشکور ہوں کہ آپ میری کتب پسند کرتے ہیں۔ آپ کا خط میں نے تفصیل سے اس لئے درج کر دیا ہے کہ آپ نے ایک علمی بات لکھی تھی۔ جہاں تک فیس کا تعلق ہے تو عمران نے یہ فیس حاذق حکیم کی بتائی تھی اور حکیم اور حاذق حکیم کا فرق آپ سے زیادہ کون سمجھ سکتا ہے۔ اور پھر عمران نے یہ فیس بتائی بھی فیاض کو تھی۔ وہ اگر اسے حاذق حکیم کی فیس چند روپے بتا دیتا تو فیاض جیسا شخص حکیم صاحب کے حاذق ہونے سے بھی یقیناً منکر ہو جاتا۔ اب آیئے علمی بات کی طرف۔ آپ کو اعتراض ہے۔ عمران نے یہ کیوں کہا کہ حکیم عربی میں نسخہ لکھتا ہے۔ اور آپ کے بقول حکما خالصتاً اردو میں نسخے تحریر فرماتے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ اس میں چند اصطلاحیں فارسی کی بھی آجاتی ہیں۔ آپ نے خالص اردو والی جو ترکیب لکھی ہے۔ اس پر ذرا مزید غور فرمائیں کہ خالص اردو کیسے کہا جا سکتا ہے۔ اردو تو ہے ہی مختلف زبانوں کے مجموعے کا نام جن میں عربی۔ فارسی۔ ہندی۔ سنسکرت۔ انگریزی۔ فرانسیسی۔ ترکی۔ بے شمار زبانیں آجاتی ہیں۔ یہ تو آپ کو بھی یقیناً معلوم ہوگا۔ کہ لفظ اردو بذاتِ خود ترکی زبان کا لفظ ہے۔ اب آیئے اس طرف کہ عمران نے جو نسخہ بتایا ہے یعنی "خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر دار" تو اس میں گاؤزبان تو ایک بوٹی کا نام ہے۔ جب کہ خمیرہ، عنبر، جواہر، یہ تینوں الفاظ عربی ہیں۔ مزید یہاں حاذق عربی کا لفظ ہے۔ اور حکیم بھی عربی کا لفظ ہے۔ جب یہ اتنے سارے الفاظ نسخے میں عربی کے آجائیں۔ اور نسخہ لکھنے والے صاحب کے پیشے کا نام عربی ہو تو اگر عمران نے کہہ دیا کہ حکیم صاحب عربی میں لکھتے ہیں تو اس میں اس قدر ناراض تو نہ ہو جایا کریں۔ ویسے اصل بات یہ ہے کہ عمران کا مقصد رسم الخط سے تھا۔ امید ہے وضاحت بخوبی ہو گئی ہوگی۔ خط لکھنے کے لئے ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اللہ آباد تحصیل خان پور ضلع رحیم یار خان سے محمد محمود بھٹی صاحب لکھتے ہیں۔ کیا پاکیشیا کا شمار ہمیشہ پس ماندہ ملکوں میں ہوتا رہے گا۔

SCANNED BY JAMSHED

حالانکہ عمران نے دنیا بھر کے دفاعی ہتھیاروں کے فارمولے اور جدید ترین ٹیکنالوجی پاکیشیا کو فراہم کر دی ہے۔ اور مسلسل فراہم کرتا رہتا ہے۔ اس لئے پاکیشیا کا شمار تو اب سپر پاور میں ہونا چاہیئے لیکن آپ اُسے پس ماندہ ہی لکھتے رہتے ہیں۔

محمد محمود بھٹی صاحب۔ مسلسل ترقی کے لئے عجز و انکساری سے کام لینا ہی پڑتا ہے۔ ورنہ پھر جدید ترین ٹیکنالوجی کی فراہمی تو رک جائے گی۔ اور ویسے بھی ہم مسلمانوں کے لئے عجز و انکساری سے کام لینے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور جہاں تک میرے لکھنے کا تعلق ہے تو تعریف وہ ہوتی ہے جو دوسرے کریں۔ اور پاکیشیا آنے والے پاکیشیا کو کیا کہتے ہیں یہ آپ بخوبی جانتے ہوں گے۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم۔ اے

میز پر رکھے ایک چھوٹے سے خوب صورت ڈبے میں سے اچانک ایسی آواز سنائی دی جیسے ٹیلی فون کی گھنٹی بجتی ہے۔ بظاہر یہ ڈبہ میز پر رکھے جانے والا ایک ڈیکوریشن پیس ہی نظر آتا تھا۔ اور دیکھنے والا کبھی سوچ بھی نہ سکتا تھا۔ کہ یہ خوب صورت سا ڈبہ بھی ٹیلی فون ہو سکتا ہے۔ میز کے پیچھے اونچی نشست کی گدے دار انتہائی خوب صورت کرسی پر بیٹھا ہوا نوجوان یہ آواز سنتے ہی چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر ڈبے کے ایک کنارے کو انگلی سے دبایا تو سامنے دیوار پر ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی۔ سکرین پر ایک لمبوترے چہرے والے نوجوان کی شکل ابھر آئی۔ جس کا ماتھا ضرورت سے کافی زیادہ چوڑا تھا۔ اور ٹھوڑی طوطے کی چونچ کی طرح ذرا آگے کو آ کر پھر پیچھے کو ہٹ گئی تھی۔ اس کی شکل دیکھ کر کراہت کا احساس ہوتا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے کسی دریائی گھوڑے کے منہ پر انسانی آنکھیں

لگا دی گئی ہوں ۔

"ہیلو —— ٹرسر کالنگ باس" —— ڈبے میں سے ایک بھرائی ہوئی سی آواز سنائی دی ۔

"یس، باس اٹنڈنگ یو ٹرسر" —— کرسی پہ بیٹھے ہوئے نوجوان نے کرخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"باس ۔ انتہائی اہم خبر ہے آپ کے لئے ۔ لی گروپ کا یانگ اور اس کی بیوی مادام کومو ۔ دونوں کو ایسٹ کوسٹ کے پیراڈائز پوائنٹ پر گولیوں سے اڑا دیا گیا ہے" —— ٹرسر نے اسی طرح بھرائی ہوئی سی آواز میں کہا تو کرسی پہ بیٹھا ہوا نوجوان بری طرح اچھل پڑا ۔

"کیا —— کیا کہہ رہے ہو ۔ یہ کیسے ممکن ہے ۔ کیا تم پاگل ہو گئے ہو ۔ ایسٹ کوسٹ میں تو کوئی غیر متعلق آدمی داخل بھی نہیں ہو سکتا" —— نوجوان نے اس بار حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اس کی آنکھوں سے شدید حیرت نمایاں تھی ۔

"میں درست کہہ رہا ہوں باس ۔ اور مزید بھی سن لیں ۔ لی گروپ کا ہیڈ کوارٹر ۔ آبدوز ۔ جنگی کشتیاں ۔ لانچیں ۔ تمام کی تمام اس وقت باجان کی مسلح فوج کے قبضے میں ہیں ۔ جوٹان سمیت تمام جزیرے انہوں نے اپنے قبضے میں لے لئے ہیں ۔ منشیات وغیرہ کے تمام سٹاک بھی ان کی تحویل میں جا چکے ہیں ۔ لی گروپ سے متعلق ہر چھوٹا بڑا آدمی گرفتار ہو چکا ہے ۔ کم از کم دو سو آدمی تو مقابلے میں ہلاک ہوئے ہیں جب کہ تین ہزار افراد گرفتار کئے جا چکے ہیں ۔ اور مزید پکڑ دھکڑ جاری ہے ۔ فوج کے کمانڈر انچیف نے وزیر اعظم کی خصوصی ہدایت پر خود اس تمام کارروائی کی نگرانی کی ہے ۔ ان کے پاس لی گروپ کے متعلق مکمل تفصیلات موجود تھیں ۔ لی گروپ کا کوئی اڈہ ۔ کوئی آدمی ۔ کوئی لانچ ان کی نظروں سے اوجھل نہ تھی ۔ ایسٹ کوسٹ پہ بھی فوج نے چھاپہ مارا ۔ کمانڈر انچیف بذاتِ خود وہاں گئے ۔ وہاں یانگ ۔ اس کی بیوی مادام کومو ۔ یانگ کا خاص آدمی لمباگا کے علاوہ وہاں تین چار دیگر افراد کی لاشیں بھی ملی ہیں ۔ دوسرے لفظوں میں اس وقت لی گروپ مکمل طور پہ ختم ہو چکا ہے ۔ اس کا ہر آدمی گرفتار یا مر چکا ہے ۔ اس کے تمام اڈے ۔ سٹور وغیرہ کے ساتھ اس کی تمام لانچیں ۔ کشتیاں ۔ جنگی کشتیاں ۔ ہیلی کاپٹر ۔ آبدوز ۔ حتیٰ کہ ان سے متعلق کاریں تک فوج کی تحویل میں جا چکی ہیں ۔ ہوکیٹ دیں یانگ کے ذاتی محل پہ بھی فوج کا قبضہ ہے ۔ یہ آپریشن آج صبح منہ اندھیرے بیک وقت شروع ہوا ہے ۔ اور صرف دو گھنٹوں کے اندر مکمل ہو گیا ہے" —— ٹرسر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔ اور نوجوان ہونٹ بھینچے اس طرح بیٹھا سن رہا تھا جیسے یہ سب کچھ خواب کی باتیں ہوں ۔ اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہ ہو ۔

"میں دس بار مر کر بھی تمہاری اس رپورٹ پہ یقین نہیں کر سکتا ٹرسر ۔ ایسا ہونا تو ممکن ہی نہیں ہے ۔ یانگ کے تو باجان کے اعلیٰ ترین حکام سے اس قدر گہرے تعلقات تھے کہ اس پہ تو آج تک انگلی اٹھانے کی کسی کو جرأت نہیں ہو سکی تھی" —— چیف نے حیرت سے پُر لہجے میں کہا ۔

"مجھے بھی جب اطلاع ملی تو میری بھی آپ جیسی ہی سوچ تھی ۔ آپ

SCANNED BY JAMSHED

SCANNED BY JAMSHED

کو تو علم ہے کہ باچان فوج کے اعلیٰ حکام میں مخبر موجود ہیں۔ چنانچہ میں نے جب ان بااعتماد مخبروں سے رابطہ قائم کیا تو معلوم ہوا کہ رپورٹ حرف بحرف درست ہے۔ ایسا ہو چکا ہے" ——— ڈکسر نے جواب دیا۔

"لیکن ایسا کیسے ممکن ہو گیا۔ تم نے اس بارے میں کوئی رپورٹ حاصل کی۔ کیونکہ یہ اس قدر اہم مسئلہ ہے کہ مجھے فوری طور پر چیف باس کو مکمل اطلاعات دینی ہوں گی اور تم جانتے ہو کہ چیف باس کے سامنے غلط بیانی کا کیا نتیجہ نکل سکتا ہے" ——— باس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ مجھے معلوم ہے۔ میں نے آپ کو کال کرنے سے پہلے پوری تفصیلات حاصل کر لی ہیں۔ فوج کی اس ساری کارروائی کی بنیاد ایک شخص سلاگو کی ذات بنی ہے۔ سلاگو کسی زمانے میں ایک بڑا مجرم تھا۔ لیکن پھر وہ بیمار ہو گیا۔ اور کافی عرصہ بیمار رہنے کے بعد اس کا ذہن بدل گیا۔ اس نے جرائم کی راہ چھوڑ کر جرائم کے خاتمے کی راہ اپنا لی۔ اس نے ایک ایجنسی قائم کر رکھی ہے۔ جسے سلاگو ایڈ کہا جاتا ہے۔ اس ایجنسی کی وجہ سے سلاگو لوگوں کو جرائم سے بلامعاوضہ تحفظ دیتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے مجرموں کے خلاف تحفظ لیکن آج تک کسی بڑی تنظیم کا راستہ نہ کاٹا تھا۔ اس لئے اس کی بظاہر کوئی اہمیت نہ تھی۔ پھر اس کی ملاقات پاکیشیا سے آنے والے ایک گروپ سے ہو گئی۔ اس گروپ میں ایک سوئس نژاد عورت اور پاکیشیائی مرد تھے۔ اس کے لیڈر کا نام علی عمران بتایا

گیا ہے۔ یہ علی عمران اور اس کے ساتھی لی گروپ کے چیف یانگ سے کچھ معلومات حاصل کرنا چاہتے تھے۔ لیکن یانگ کی بجائے اس کی بیوی مادام کومو یانگ کے چیدہ چیدہ آدمیوں پر مبنی ایک گروپ بنا کر اس کے مقابلے پر اتر آئی۔ اس گروپ جسے مادام کومو گروپ کہا جانے لگا۔ نے پہلے عمران کو ہوٹل سے اغوا کر کے جزیرہ جوٹان پہنچا دیا جہاں مادام کومو موجود تھی۔ لیکن پھر عمران وہاں سے نکل گیا۔ اور اس کے ساتھی بھی وہاں پہنچ گئے۔ وہاں اس عمران اور اس کے ساتھیوں کی جوٹان میں موجود لی گروپ کے آدمیوں سے انتہائی خوف ناک مقابلہ ہوا۔ جس میں عمران کے کئی ساتھی شدید زخمی ہو گئے۔ لیکن باقی بچ کر فرار ہو گئے۔ کومو گروپ نے ان کی تلاش جاری رکھی۔ اور اس کے بعد ان لوگوں کو یہودیوں کے کلب سنگ ہینگ میں گھیر لیا گیا۔ اور کلب پر بموں کی بارش کر کے اسے مکمل طور پر تباہ و برباد کر دیا گیا۔ اس طرح یہ سمجھ لیا گیا۔ کہ عمران اور اس کے ساتھی ختم ہو گئے ہیں۔ اس فتح کا جشن منانے کے لئے مادام کومو اور یانگ پیراڈائز پوائنٹ چلے گئے۔ مگر عمران اور اس کے ساتھی پہلے ہی اس کلب سے نکل گئے تھے۔ چنانچہ نہ صرف وہ بچ گئے۔ بلکہ کومو گروپ کا لیڈر بھی ان کی نظروں میں آ گیا۔ اور وہ لوگ اس پر چڑھ دوڑے۔ اور پھر اس پر تشدد کر کے انہوں نے مادام کومو اور یانگ کا پتہ معلوم کیا اور وہاں ایسٹ کوسٹ پہنچ گئے۔ وہاں ان کے درمیان

SCANNED BY JAMSHED

خوف ناک جنگ ہوئی اور اس جنگ میں یانگ اور کومو اور یانگ کے سارے آدمی مارے گئے۔ وہاں سے ان کے ہاتھ ایسے کاغذات آئے۔ جن میں لی گروپ کے اڈوں اور آدمیوں کی مکمل تفصیلات موجود تھیں۔ چنانچہ یہ کاغذات اس سلاگو کے ذریعے براہِ راست وزیرِ اعظم تک پہنچے۔ اور وزیرِ اعظم نے کمانڈر انچیف کو بلا کر مخصوص ہدایات دیں اور اس کے نتیجے میں لی گروپ کے خلاف ایکشن ہوا اور سارا گروپ ختم ہو گیا" ——— ٹرسر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اس قدر تفصیلی معلومات کیسے مل گئیں" ——— باس نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"یہ تفصیلات وزیرِ اعظم کے پرسنل سیکرٹری کی وجہ سے ملی ہیں۔ وہ میرا خاص آدمی ہے۔ اور یہ تفصیلات اس سلاگو نے وزیر اعظم کو بتائی تھیں" ——— ٹرسر نے جواب دیا۔

"اب یہ سلاگو اور وہ عمران اور اس کے ساتھی کہاں ہیں" ——— باس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ تو معلوم کرنا پڑے گا۔ اگر آپ حکم دیں تو میں انہیں تلاش کر دوں" ——— ٹرسر نے کہا۔

"ہاں۔ خاص طور پر اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرنا بے حد ضروری ہے۔ اور میری بات سن لو۔ عمران کا تعلق پاکیشیا کی سیکرٹ سروس سے ہے۔ اور اس کے ساتھی یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق ہیں۔ اور ہو سکتا ہے یہ سلاگو

یہاں باجان میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایجنٹ ہو۔ یہ لوگ دراصل ڈاٹر یادر کے خلاف کام کرنے نکلے ہیں۔ جب سے ہاشم خان کو ہم نے پاکیشیا میں ختم کیا ہے تب سے یہ لوگ حرکت میں آئے ہیں۔ اس کی اطلاع چیف باس کو مل گئی تھی۔ میں نے تو کہا تھا کہ مجھے ان لوگوں کے خلاف حرکت میں آنے کی اجازت دی جائے۔ لیکن چیف باس نے مجھے منع کر دیا۔ وہ نہ چاہتے تھے کہ ہم لوگ مقابلے پر آ کر ٹریس ہو سکیں۔ پھر یانگ نے بھی ضد کی کہ وہ خود ان کا خاتمہ کرے گا۔ اس لئے میرا سیکشن خاموش ہو گیا۔ اور اپنے آپ کو ٹریسنگ سے بچانے کے لئے ہم نے فوری طور پر لی گروپ سے ہر قسم کا رابطہ بھی ختم کر دیا۔ اس لئے ہمیں معلوم ہی نہ ہو سکا کہ لی گروپ کیا کر رہا ہے۔ اگر چیف باس مجھے منع نہ کرتے تو نہ صرف لی گروپ کا یہ حشر نہ ہوتا بلکہ ہم بڑی آسانی سے اس عمران اور اس کے ساتھیوں کا بھی خاتمہ کر دیتے۔ لیکن اب لی گروپ کے خاتمے کے بعد ظاہر ہے چیف باس نے یہ مشن ہمارے سیکشن کے ذمہ لگانا ہے۔ اس لئے تم فوری طور پر ان کو ٹریس کرو تاکہ میں چیف باس سے اجازت لیتے ہی بھوکے بھیڑیے کی طرح ان پر جھپٹ پڑوں" ——— نوجوان نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں انہیں آسانی سے ٹریس کر لوں گا۔ باجان میں اڑنے والی مکھی بھی ٹرسر کی نظروں سے غائب نہیں ہو سکتی" ——— ٹرسر نے جواب دیا۔

"مجھے معلوم ہے۔ او۔ کے۔ جیسے ہی یہ ٹریس ہوں سب مجھے

SCANNED BY JAMSHED

فوری رپورٹ دینا۔ تم نے خود کوئی حرکت نہیں کرنی" ——— باس نے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"آپ کو کہنے کی ضرورت ہی نہیں تھی باس۔ میرے سیکشن کا کام تو صرف معلومات حاصل کرنا ہے۔ میں ان کے خلاف کیا حرکت کر سکتا ہوں" ——— ٹرسر نے قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"تم میرا مطلب نہیں سمجھے ٹرسر۔ یہ تو مجھے معلوم ہے کہ تمہارا سیکشن خفیہ رہ کر صرف معلومات حاصل کرتا ہے۔ میرا مطلب کہ یہ لوگ کسی طرح بھی مشکوک نہ ہونے پائیں" ——— باس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں زیادہ سے زیادہ دو گھنٹوں کے اندر نہ صرف انہیں ٹریس کر لوں گا بلکہ ان کے متعلق پوری تفصیلات بھی حاصل کر لوں گا" ——— ٹرسر نے جواب دیا۔ اور باس نے اوکے کہہ کر ڈبے کا کنارہ دبا دیا۔ دوسرے لمحے دیوار پر نظر آنے والی سکرین صاف ہو گئی۔ اب وہاں عام سی دیوار تھی۔

باس چند لمحے دونوں ہاتھوں میں سر پکڑے میز پر کہنیاں ٹکائے بیٹھا رہا۔ پھر ایک جھٹکے سے اٹھا اور کرسی کے دائیں ہاتھ دیوار میں موجود ایک دروازے کو کھول کر عقبی کمرے میں آ گیا۔ یہ کمرہ ریسٹ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ باس ایک الماری کی طرف بڑھا۔ اس نے الماری کے پٹ کھولے۔ اور پھر اس کے اندر ایک طرف لگا ہوا بٹن دبایا تو الماری کا اندرونی حصہ

تیزی سے ایک طرف کو کھسک گیا۔ اب اس کے پیچھے ایک مشین نمودار ہو گئی۔ جس کا اوپر کا حصہ کسی سکرین کی طرح کا تھا۔ اور نچلا حصہ چھوٹے چھوٹے مختلف رنگوں کے بلبوں سے بھرا ہوا تھا۔ درمیان میں سرخ رنگ کا ایک بڑا سا بٹن موجود تھا۔ مشین کے سب سے نچلے حصے میں ایک خانہ سا بنا ہوا تھا۔ جیسے کپڑے لٹکانے والی الماری کے نچلے حصے میں خانہ سا موجود ہوتا ہے۔ اس نے دراز کو کھینچ کر باہر نکالا۔ اس کے اندر ایک سرخ رنگ کے کپڑے کا بنا ہوا پھول پڑا تھا۔ جس کی سات کلیاں تھیں۔ اور ہر کلی کے اوپر زرد رنگ کے نقطے بنے ہوئے تھے۔ اس نے پھول کو اٹھا کر اپنے کوٹ کے فلاور ہول میں اٹکا دیا۔ اور پھر دراز بند کر کے اس کے سرخ رنگ کا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے مشین میں زندگی سی جاگ اٹھی۔ اور مختلف رنگوں کے بے شمار بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے۔ مشین پر موجود سکرین بھی ایک جھماکے سے روشن ہو گئی۔ پہلے اس پر آڑی ترچھی لکیریں سی نمودار ہوتی رہیں۔ اس کے بعد ایک جھماکے سے اس پر ایک کمرے کا منظر ابھر آیا۔ یہ کمرہ ایک شاندار دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ لیکن کمرے میں ہلکی ہلکی دھند سی پھیلی ہوئی تھی۔ نوجوان اپنی جگہ پر خاموش اور بے حس و حرکت کھڑا رہا۔ اور چند لمحوں بعد مشین کے ایک خانے سے سرخ رنگ کی روشنی کی دھار نکلی اور سیدھی اس پھول پر پڑی جو نوجوان کے کوٹ کے فلاور ہول میں اٹکا ہوا تھا۔ چند لمحوں تک یہ سرخ رنگ کی روشنی کی دھار پھول پر پڑتی رہی۔ اس کے بعد غائب ہو گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی سکرین

پرچھائی ہوئی دھند یک لخت غائب ہو گئی ۔ اور اب سکرین پر کسی کمرے کے منظر کی بجائے ایک نقاب پوش کا چہرہ ابھر آیا ۔ اس کا نقاب گہرے سرخ رنگ کا تھا ۔ جس پر آنکھوں کی جگہ سنہرے رنگ کے دو دائرے بنتے ہوئے تھے ۔ آنکھیں نظر نہ آ رہی تھیں ۔

"ہیلو چیف باس ——— واٹر پرنس تھری کالنگ " ——— نقاب پوش کا چہرہ نمودار ہوتے ہی نوجوان نے بڑے مودبانہ لہجے میں کہا ۔

"یس ——— چیف باس اٹنڈنگ " ——— ایک آواز مشین میں سے نکلی لیکن نقاب پوش چہرہ اسی طرح ساکت رہا ۔

" باس ——— ایک اہم ترین رپورٹ دینے کے لئے کال کی ہے " ——— نوجوان نے مودبانہ لہجے میں کہا ۔

" کیا رپورٹ ہے " ——— چیف باس نے چونک کر پوچھا ۔ اور جواب میں نوجوان نے ٹرسر سے ملنے والی رپورٹ کی مکمل تفصیل بیان کر دی ۔ اس نے کوئی پوائنٹ نہ چھوڑا ۔ بلکہ یہ بھی بتا دیا کہ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کرنے کا حکم بھی دے دیا ہے ۔

"ہونہہ ——— اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سامنے یہ یانگ بے بس رہا ہے " ——— چیف باس نے ہنکارا بھرتے ہوئے کہا ۔

"یس باس ——— لیکن سیکشن تھری بے بس نہیں ہو سکتا ۔ آپ حکم دیں تو ان کی لاشیں ہیڈ کوارٹر بھجوا دی جائیں " ——— نمبر تھری نے پُرجوش لہجے میں کہا ۔

SCANNED BY JAMSHED

" مجھے معلوم ہے کہ تمہارے کیا جذبات ہیں ۔ اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تمہارے کیا وسائل ہیں ۔ لیکن تمہیں معلوم ہے کہ گریٹ بال اب تقریباً مکمل ہونے کے قریب ہے ۔ زیادہ سے زیادہ ایک ماہ کا عرصہ اس کے مکمل ہونے میں رہ گیا ہے ۔ یانگ نے گریٹ بال کے لئے کچھ سامان ضرور سپلائی کیا ہے ۔ اور وہ گریٹ بال کا نام بھی جانتا ہے ۔ لیکن گریٹ بال کہاں ہے ۔ اور کیا ہے ۔ اس کے بارے میں اُسے کچھ معلوم نہ تھا ۔ اور جہاں تک سامان کی سپلائی کا تعلق ہے ۔ ایسٹ کوسٹ تک سامان اس کا گروپ پہنچاتا تھا ۔ لیکن وہاں سے سامان کہاں جاتا تھا اس کے متعلق اُسے کچھ معلوم نہیں تھا ۔ اس لئے یانگ کے مرنے یا جینے سے ہم پر کوئی اثر مرتب نہیں ہو سکتا ۔ ویسے بھی یانگ ہمارے لئے کرائے پر کام کرتا تھا ۔ اس لئے اگر یانگ یا اس کا گروپ ختم ہو گیا ہے ۔ تو اس سے واٹر پاور پر کیا اثر پڑتا ہے " ——— چیف باس نے انتہائی سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا ۔ اور نمبر تھری کے چہرے پر قدرے حیرت کے آثار نمودار ہو گئے ۔

" آپ کا مطلب ہے باس کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی جائے " ——— نمبر تھری کے لہجے میں بے یقینی اور حیرت کا عنصر نمایاں تھا ۔

" ہاں ۔ مجھے تمہاری یہی ذہانت پسند ہے کہ تم بات کو فوراً پک کر لیتے ہو ۔ سنو تمہیں ہی گروپ کے خاتمے پر جذبات میں آ کر ان لوگوں سے ٹکرانے سے کیا فائدہ حاصل ہو گا ۔ ہماری

SCANNED BY JAMSHED

تنظیم کے مقاصد بے حد بلند ہیں۔ ہمیں ان چھوٹی چھوٹی باتوں میں نہیں آنا چاہیئے۔ واٹر پاور کو براہِ راست کوئی خطرہ نہیں ہے۔ کیونکہ یہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس لاکھ سر پٹکیں واٹر پاور کے متعلق اُسے ذرا سا کلیو بھی نہیں مل سکتا۔ ہاں۔ اگر ہمارا کوئی سیکشن براہِ راست اس کے مقابلے پر آگیا تو پھر صورت حال دوسری ہو سکتی ہے۔ اگر یہ لوگ ختم ہو گئے تو ان کی جگہ دوسرے آدمی لے لیں گے۔ کیونکہ یہ کوئی پرائیویٹ تنظیم تو نہیں ہے کہ ان لوگوں کے خاتمے کے ساتھ ہی تنظیم بھی ختم ہو جائے گی۔ ان کا تعلق حکومت پاکیشیا سے ہے۔ اور ان لوگوں کے خاتمے سے حکومت پاکیشیا ختم نہیں ہو سکتی۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ واٹر پاور کے خلاف ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ اور اس کے ساتھ ہی یقیناً واٹر پاور بھی دنیا کے سامنے آجائے گا۔ حالانکہ گریٹ بال مکمل ہونے اور فرسٹ مشن مکمل ہونے تک ہم ایسا نہیں چاہتے۔ فرسٹ مشن جانتے ہو ناں“ —— چیف باس نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”یس باس —— فرسٹ مشن میں گیارہ اہم مسلم ممالک کو سمندری سیلاب سے تباہ کیا جانا ہے“ —— نمبر تھری نے فوراً جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یس۔ یہ فرسٹ مشن انتہائی اہم ہے۔ جب تک یہ گیارہ مسلم ممالک صفحہ ہستی سے نابود نہیں ہو جاتے۔ یہودیوں کا قبضہ پوری دنیا پر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہودیوں کے اصل مخالف یہ مسلمان ہیں اور انہی گیارہ اسلامی ممالک کے مسلمان ہی ہمیشہ یہودیوں کے عظیم مشن کے خلاف رکاوٹ بنتے رہے ہیں۔ فرسٹ مشن کی کامیاب تکمیل کے بعد واٹر پاور کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہ رہے گی۔ اور اس کے بعد ہم آسانی سے سمندر کی مختلف رووں میں اپنی مرضی سے تبدیلی پیدا کر کے پوری دنیا کو سرنگوں کر لیں گے۔ پوری دنیا کے موسمی حالات اور تجارت مکمل طور پر ہمارے قبضے میں آجائے گی۔ اور نتیجہ ظاہر ہے کہ پوری دنیا پر یہودیوں کی ناقابلِ تسخیر حکومت قائم ہو جائے گی۔ ایسی حکومت جسے قیامت تک کوئی چیلنج نہ کر سکے گا۔ اب تم سوچو اس عظیم مشن کے مقابلے میں کسی گروپ کی کیا اہمیت ہو سکتی ہے۔ ہم کیوں سامنے آکر اپنے آپ کو پوز کریں۔ جب کہ یہ لوگ لاکھ سر پٹکیں انہیں ہمارے متعلق کچھ معلوم نہیں ہو سکتا“ —— چیف باس نے کہا۔

”اوہ۔ یس باس۔ تھینک یو باس۔ آپ واقعی عظیم ذہن کے مالک ہیں۔ اب میں ہر بات پوری طرح سمجھ گیا ہوں۔ فرسٹ مشن بلکہ اس کے بعد پوری دنیا پر قبضے تک ہمیں اپنے آپ کو ہر صورت میں چھپانا ہے“ —— نمبر تھری نے کہا۔

”گڈ —— میں نے تمہیں اس لئے پوری تفصیل سے سمجھایا ہے کہ تم ہمارے فرسٹ مشن گریٹ بال کے ایریے کے انچارج ہو۔ ہماری طرف سے معمولی سی کوتاہی ہمارے پورے مشن کی ناکامی بن سکتی ہے“ —— چیف باس نے کہا۔

”میں سمجھ گیا باس۔ آپ بے فکر رہیں باس۔ آپ کو کوئی شکایت

نہ ہوگی" ____ نمبر تھری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مکمل طور پر اپنے آپ کو کیموفلاج کر لو۔ کسی قسم کی کوئی لیکج نہیں ہونی چاہیئے۔ البتہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی ضرور کراؤ۔ لیکن صرف نگرانی۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ اور میری ہدایت بھی نوٹ کر لو۔ اگر تمہارے گروپ کا کوئی آدمی بھی عمران کی نظروں میں آجائے تو اُسے فوراً ختم کر دینا" ____ چیف باس نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ ایسا ہی ہوگا" ____ نمبر تھری نے جواب دیا۔ اور مشین سے اوور کے کا لفظ سنائی دیا۔ اور سکرین تاریک ہوگئی۔ اور اس کے ساتھ ہی مشین کے بلب بھی بجھ گئے۔ نمبر تھری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فلاور ہول میں اٹکا ہوا پھول اتارا۔ خانہ کھول کر پھول اس میں رکھا اور خانہ بند کر کے اس نے بٹن دبایا اور الماری کو دوبارہ اصل حالت میں لا کر اس نے اس کے پٹ بند کئے اور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا واپس اپنے دفتر آکر بیٹھ گیا۔ اس نے کرسی کی اونچی نشست سے سر ٹکایا اور آنکھیں بند کر لیں۔ ابھی اُسے اس حالت میں بیٹھے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ میز پر رکھے ڈبے میں سے ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور نمبر تھری نے چونک کر آنکھیں کھولیں۔ اور پھر آگے کو جھک کر اس نے ڈبے کا کنارہ دبا دیا دوسرے لمحے سامنے دیوار پر سکرین روشن ہوگئی۔ اور اس پر ٹرسمر کا چہرہ ابھر آیا۔

"ہیلو باس ____ ٹرسمر کالنگ" ____ ٹرسمر کے لب ہلے۔ اور

SCANNED BY JAMSHED

آواز اس ڈبے میں سے برآمد ہوئی۔

"یس" ____ نمبر تھری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"باس۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے متعلق صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ وہ ہوٹل تشانو میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ لیکن ان کے کمرے لاک ہیں۔ اگر آپ کہیں تو ان کی عدم موجودگی میں ان کے کمروں کی تلاشی وغیرہ لے لی جائے۔ سلاگو کے متعلق بھی معلوم ہوا ہے کہ وہ بھی ان کے ساتھ ہی ہے" ____ ٹرسمر نے کہا۔

"نہیں۔ کسی تلاشی وغیرہ لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور سنو۔ چیف باس نے انتہائی سختی سے حکم دیا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے ہمارے سیکشن کا کوئی آدمی کسی صورت میں بھی ظاہر نہ ہو۔ اس لئے تم صرف ان لوگوں کی نگرانی دور دور سے کراؤ گے۔ اور وہ بھی بس رسمی سی۔ زیادہ دلچسپی لینے کی بھی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی زیادہ آدمی لگانے کی۔ اور جو آدمی لگاؤ۔ ان کی بھی نگرانی کراؤ۔ اگر نگرانی کرنے والا کوئی آدمی ان کی نظروں میں آجائے تو اُسے فوراً گولی مروا دو" ____ نمبر تھری نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"اپنے آدمیوں کو گولی مروا دوں۔ کیا مطلب باس۔ میں سمجھا نہیں" ____ ٹرسمر کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"مطلب اچھی طرح سمجھ لو۔ ورنہ تم بھی معمولی سی غلطی سے اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔ چیف باس کا انتہائی سخت حکم

ہے کہ ہمارے سیکشن کا کوئی آدمی عمران اور اس کے ساتھیوں کی نظروں میں کسی طرح نہ آئے۔ اگر آئے تو چاہے میں خود ہی کیوں نہ ہوں مجھے بھی فوراً گولی مار دی جائے گی۔ اب مطلب سمجھ میں آگیا" نمبر تھری نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ باس۔ اب میں سمجھ گیا۔ ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہوگا۔ میں صرف ایک دو آدمی تعینات کر دیتا ہوں جو صرف ہوٹل کی حد تک ان کی نگرانی کریں گے۔ تاکہ انہیں کسی طرح کا بھی شک نہ پڑ سکے اور یہ آدمی بھی کرائے کے ہوں گے جن کا کوئی تعلق ہمارے سیکشن سے نہ ہوگا"—— ٹرمبر نے فوراً ہی جواب دیا۔

"گڈ۔ ایسا ہی ہونا چاہیے۔ زیادہ دلچسپی مت لو۔ سرسری سی نگرانی کراؤ"—— نمبر تھری نے کہا۔ اور ڈبے کے کنارے کو دبا کر اس نے رابطہ ختم کر دیا۔ دیوار بھی صاف ہوگئی۔

"کاش چیف باس ایسا حکم نہ دیتے تو میں دیکھتا کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی کتنے سانس لے سکتے ہیں۔ بہرحال ٹھیک ہے" نمبر تھری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر بوریت کے آثار نمایاں تھے۔

SCANNED BY JAMSHED

عمران اور اس کے ساتھی مقامی میک اپ میں باجان کے دارالحکومت کوٹیو کے مین بازار میں اس طرح چل رہے تھے جیسے وہ آوارہ گردی کرنے کے موڈ میں ہوں۔ بازار میں لوگوں کا اس قدر اژدھام تھا کہ پیدل چلنا بھی مشکل ہو رہا تھا۔ بڑی بڑی دکانیں دنیا بھر کے قیمتی ترین سامان سے اٹی پڑی تھیں۔ بازار میں مردوں کی نسبت عورتوں کی کثرت تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی بڑی دلچسپی سے دکانوں کے شوکیسوں کو دیکھتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔ سلاگو بھی میک اپ میں عمران کے ساتھ تھا مگر وہ اور جولیا اکٹھے چل رہے تھے اور سلاگو کی آنکھوں میں ایسی چمک تھی۔ جیسے وہ کوئی عظیم مملکت فتح کرنے کے بعد وہاں کے باشندوں کا سلام وصول کرنے کے لئے چل رہا ہو۔ جوہان کے علاوہ باقی ساتھی ان کے پیچھے چل رہے تھے۔ البتہ اب لیڈی چیرنگ ان کے ساتھ

شامل نہ تھی۔ اور چوہان سب سے آگے عمران اور سلاگو کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔

"یہ ٹورگو کھلونوں کی کسی دکان کا نام ہی ہو سکتا ہے۔ ٹوائے کھلونے کو ہی تو کہتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے ساتھ چلنے والے سلاگو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس بازار میں کھلونوں کی تو بے شمار دکانیں ہوں گی لیکن ٹورگو نام کی کوئی دکان آج تک تو میری نظروں سے نہیں گزری"۔۔۔۔ سلاگو نے قدم آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں ہمیں اخبار میں اشتہار دے دینا چاہیئے تھا کہ جو ٹورگو دکان ڈھونڈھ کر دے گا اُسے انعام دیا جائے گا"۔۔۔۔ چوہان نے جو ان کے ساتھ چل رہا تھا مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر تو یہاں ہر چوتھی دکان پر ٹورگو کے نام کی تختی لگ جاتی۔ اور سلاگو صاحب کی ساری جائیداد انعام دینے میں ہی خرچ ہو جاتی"۔ عمران نے جواب دیا۔ اور چوہان اور سلاگو دونوں ہی بے اختیار ہنس پڑے۔

"لیکن عمران صاحب۔ یہ بھی تو ضروری نہیں کہ ٹورگو کسی دکان کا ہی نام ہو۔ وہ کسی بار، کیفے، جوئے خانے کا بھی تو نام ہو سکتا ہے"۔ چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تو کہتا ہوں۔ کاش کسی میرج بیورو کا نام ہو۔ تاکہ وہاں خوب صورت رشتوں کا بھاری بھرکم البم دیکھنے کو مل جائے"۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔ اور سلاگو بے اختیار

SCANNED BY JAMSHED

قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

وہ اسی طرح گپیں مارتے ہوئے بازار کے دونوں اطراف کی دکانوں کے سائن بورڈ پڑھتے آگے بڑھے جا رہے تھے کہ اچانک عمران ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس کی نظریں ایک چھوٹی سی دکان کے اوپر لگے ہوئے میلے سے سائن بورڈ پر جمی ہوئی تھیں جس پر واقعی ٹورگو کا لفظ لکھا ہوا تھا۔ لیکن سوائے لفظ ٹورگو کے بورڈ پر اور کوئی لفظ موجود نہ تھا۔ اس لئے سائن بورڈ سے یہ معلوم نہ ہو رہا تھا کہ یہ دکان کس چیز کی ہے۔ دکان کا دروازہ شیشے کا بنا ہوا تھا اور شیشہ بھی اندھا تھا۔ یعنی ایسا شیشہ کہ اس کے پار نہ دیکھا جا سکتا ہو۔

"اوہ۔ کم از کم یہ لفظ تو نظر آیا"۔۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور باقی سب ساتھیوں کے چہرے پر بھی ٹورگو کا سائن بورڈ دیکھ کر اطمینان کے آثار ابھر آئے۔ کیونکہ وہ صبح نو بجے سے مسلسل شہر کے تین بازاروں میں اس ٹورگو کو ڈھونڈھنے کے لئے گشت کرتے پھر رہے تھے۔ جو کاغذ عمران نے پانگ کی جیب سے نکلنے والے کاغذوں سے علیحدہ کر کے اپنے پاس رکھ لیا تھا۔ اس میں یہ درج تھا کہ سپلائی میسرز ٹورگو کی تحویل میں دی جاتی ہے۔ میسرز کا لفظ چونکہ کسی دکان یا کاروباری ادارے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس لئے عمران نے پہلے تو ٹیلی فون انکوائری سے میسرز ٹورگو کا فون نمبر معلوم کرنے کی کوشش کی لیکن اُسے بتایا گیا کہ اس نام کے کسی ادارے میں ٹیلی فون کنکشن موجود نہیں ہے۔ تب عمران نے خود ٹیلی فون ڈائریکٹری چیک کی۔

لیکن واقعی اس میں ٹورگو نام کے کسی ادارے کا اندراج موجود نہ تھا اس کے بعد عمران نے پورے باچان کی شاپنگ گائیڈ منگوائی جو دس جلدوں میں تھی۔ اور پھر پوری ٹیم نے مل کر اس میں سے ٹورگو نام کے کسی ادارے کی تلاش کی۔ لیکن پھر بھی ناکامی ہوئی تو عمران کی تجویز پر انہوں نے علیحدہ علیحدہ مختلف بازاروں کی گشت کی چونکہ طے یہی ہوا تھا کہ ٹھیک دو بجے تک وہ سب مین بازار پہنچ جائیں گے۔ تاکہ وہاں بھی مل کر چیکنگ کی جا سکے۔ اور کھانا وغیرہ کھا کر آئندہ کا لائحہ عمل طے کیا جا سکے۔ اس لئے سارا دن مختلف بازاروں میں گشت کرنے کے بعد وہ اب دو بجے یہاں مین بازار میں اکٹھے ہوئے تھے۔ سب کو ٹورگو کی تلاش میں ابھی تک ناکامی سے ہی دوچار ہونا پڑا تھا۔ اس لئے آخری راؤنڈ اس مین بازار کا لگا جا رہا تھا۔ اور اب یہاں ایک چھوٹی سی دکان کے اوپر پرانے سے بورڈ پر انہیں ٹورگو کا لکھا ہوا نام نظر آیا تھا۔ اس بورڈ کو دیکھتے ہی سب کے چہروں پر اطمینان کے آثار ابھر آئے تھے۔

"چلو ایک مسئلہ تو حل ہوا کہ ٹورگو نام کی دکان واقعی موجود ہے۔ آؤ اب دیکھ لیتے ہیں کہ یہ کس چیز کی دکان ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ سڑک پار کر کے اس دکان کی طرف بڑھ گئے۔ دکان کی ایک سائیڈ پر دروازہ سا بنا ہوا تھا۔ جس پر چھوٹی سی تختی لٹک رہی تھی۔ کہ دکان بند ہے لیکن چوکیدار کو پیغام دیا جا سکتا ہے۔

عمران نے دروازے کو دبایا تو دروازہ واقعی اندر سے بند تھا۔

SCANNED BY JAMSHED

عمران نے ہاتھ اٹھا کر شیشے کو آہستہ سے کھٹکھٹایا۔ تو چند لمحوں بعد دروازہ کھل گیا۔ اور ایک بوڑھا سا آدمی پلکیں جھپکاتا باہر آ گیا۔ اس کا لباس بھی میلا اور پرانا سا تھا۔ اور چہرے پر بھی غربت اور بیچارگی کے آثار نمایاں تھے۔

"جی فرمائیے" ——— بوڑھے نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو حیرت بھرے انداز میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"جناب ٹورگو صاحب سے ملاقات ہو سکتی ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ کیوں نہیں ہو سکتی۔ ضرور ہو سکتی ہے" ——— بوڑھے نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تو کرائیے ملاقات" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آئیے" ——— بوڑھے نے دروازہ کھول کر اندر جاتے ہوئے کہا۔ اور عمران اور اس کے ساتھی بھی اندر داخل ہو گئے۔ یہ دکان بالکل تنگ گلی کی مانند تھی۔ جس میں دروازے کے پاس ایک سائیڈ پر ایک پرانی سی آرام کرسی پڑی تھی۔ باقی دکان ہر قسم کے فرنیچر اور سامان سے خالی تھی۔ حتیٰ کہ دیواروں پر بھی کوئی ریک وغیرہ موجود نہ تھا۔ وہ بوڑھا اندرونی حصے کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ دکان کے آخر میں ایک اور دروازہ تھا۔ اس بوڑھے نے وہ دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ جب عمران اور اس کے ساتھی اس دروازے کو پار کر کے اندر داخل ہوئے تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ یہ جگہ ایک بڑے کمرے کی طرح کشادہ تھی اور انتہائی

شاندار فرنیچر اس میں موجود تھا۔ دیواروں پر لکڑی کے تختے اس طرح ایڈجسٹ کئے گئے تھے کہ کمرہ کسی رئیس آدمی کے شاندار دفتر کا نمونہ بنا ہوا تھا۔ ایک طرف مہاگنی کی بنی ہوئی ایک بڑی میز تھی۔ جس کے پیچھے اونچی نشست کی ایک کرسی رکھی ہوئی تھی۔ میز پر ایک دو نہیں بلکہ مختلف رنگوں کے چار ٹیلی فون موجود تھے۔ میز کی دوسری طرف شاندار کرسیاں تھیں۔ ایک طرف ایک صوفہ اور اس کے سامنے چھوٹی میز پڑی تھی۔ ایک سائیڈ پر ایک کافی بڑی الماری کھڑی تھی۔ فرش پر انتہائی قیمتی قالین بچھا ہوا تھا۔

"تشریف رکھیے"۔۔۔ بوڑھے نے دروازہ میں داخل ہو کر ایک طرف ہوتے ہوئے بڑے لجاجت آمیز لہجے میں عمران اور اس کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ڈورگو صاحب تو موجود نہیں ہیں۔ کیا کہیں باہر گئے ہوئے ہیں"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"جی آپ تشریف تو رکھیں"۔۔۔ بوڑھے نے اُسی طرح بڑے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"لو بڑے میاں۔ ہم نے تشریف رکھ لی۔ اب فرمائیے"۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لے کر صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے"۔۔۔ بوڑھے نے اُسی طرح بڑے عاجزانہ لہجے میں پوچھا۔

"کچھ نہیں"۔۔۔ عمران نے اب اکتائے ہوئے لہجے میں کہا کیونکہ بوڑھا ظاہر ہے صرف وقت گزار رہا تھا۔

"او۔ کے۔ آپ کی مرضی۔ اب آپ جیسے معزز مہمانوں کو ناراض تو نہیں

SCANNED BY JAMSHED

کیا جا سکتا"۔۔۔ بوڑھے نے جواب دیا اور پھر وہ آرام سے چلتا ہوا بڑی میز کی طرف گیا اور میز کی سائیڈ سے گھوم کر وہ بڑے اطمینان سے شاندار کرسی پر بیٹھ گیا۔

"جی ملاقات کیجئے میرا نام ڈورگو ہے"۔۔۔ بوڑھے نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس بار واقعی باقی ساتھی تو ایک طرف عمران جیسا شخص بھی حیرت سے منہ کھولے بیٹھا رہ گیا۔ وہ کبھی تصور بھی نہ کر سکتا تھا کہ یہ بوڑھا ہی ڈورگو ہو گا۔ اس شاندار دفتر کا مالک۔ وہ تو اُسے چپڑاسی ٹائپ کی کوئی چیز سمجھے ہوئے تھے۔ چند لمحے کمرے میں خاموشی رہی پھر عمران بول پڑا۔

"واہ۔ آج پتہ چلا کہ چپڑاسی اور مالک کی شخصیات ہم آہنگ کیسے ہو سکتی ہیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہ میں چپڑاسی ہوں نہ مالک۔ میرا نام ڈورگو ہے"۔۔۔ بوڑھے نے اُسی طرح سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"یعنی آپ مالک نہیں ہیں۔ حالانکہ باہر بورڈ ڈورگو کا ہی لگا ہوا ہے" عمران نے درحقیقت حیران ہوتے ہوئے کہا۔ اس بوڑھے نے عمران جیسے شخص کو بھی حیرت میں مبتلا کر دیا تھا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ آج کون سا دن ہے"۔۔۔ بوڑھے نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"دن۔ آج ٹیوزڈے ہے"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"بس اسی لئے باہر ڈورگو کا بورڈ لگا ہوا ہے ٹیوزڈے کو ڈورگو کا بورڈ لگتا ہے اور باقی دنوں میں اصل بورڈ اور اس دفتر میں ٹیوزڈے کو ہی چھٹی ہوتی ہے" بوڑھے نے جواب دیا۔

"یعنی چھٹی کے روز آپ اپنے نام کا ہی بورڈ لگا دیتے ہیں"۔۔۔ عمران نے اس بار حقیقی دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔ بوڑھا واقعی ایک

دلچسپ کردار ثابت ہو رہا تھا۔

"جی ہاں۔ میں اس ادارے میں پچاس سال سے موجود ہوں، اس لئے مجھے باقاعدہ اجازت دی گئی ہے کہ میں چھٹی کے روز اس پر اپنے نام کا بورڈ لگا سکتا ہوں۔ اور گذشتہ تیس سالوں سے ہر ٹیوزڈے کو یہ بورڈ لگ جاتا ہے جو رات کو اتار کر رکھ لیا جاتا ہے۔ میں یہاں چوکیدار ہوں" ——— بوڑھے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ ادارہ کیا کاروبار کرتا ہے۔ اس کا نام کیا ہے۔ اور اس کے مالکان کون ہیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"لیکن آپ نے تو ٹورگو سے ملنا تھا۔ اور آپ ٹورگو سے مل رہے ہیں۔ باقی آپ کے سوال کا جواب تو کل دیا جا سکتا ہے۔ کل دکان کا اصل بورڈ لگا ہو گا۔ اس پہ ادارے کا نام بھی ہو گا۔ کاروبار کی وضاحت بھی ہو گی اور یہاں اس کرسی پہ مالک بھی بیٹھا ہوا ہو گا" ——— بوڑھا واقعی عجیب سے ذہن کا مالک تھا۔

"ہمیں یانگ نے بھیجا ہے" ——— عمران نے اصل پتہ پھینکتے ہوئے کہا۔

"یانگ آپ کو کیسے بھیج سکتا ہے۔ اسے تو مرے ہوئے دس سال گزر گئے ہیں۔ وہ میرا نوجوان بیٹا تھا۔ ایک ایکسیڈنٹ میں فوت ہو گیا تھا" ——— بوڑھے نے اسی طرح خشک لہجے میں جواب دیا اور عمران کے ہونٹ بے اختیار سیٹی بجانے کے سے انداز میں سکڑ گئے۔ یا تو وہ واقعی غلط جگہ آ گئے تھے یا پھر اس بوڑھے کا دماغی توازن درست نہ تھا۔

SCANNED BY JAMSHED

"میں لی گروپ کے چیف یانگ کی بات کر رہا ہوں۔ آپ کے بیٹے کی بات نہیں کر رہا" ——— عمران نے اب قدرے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لی گروپ کا یانگ ——— میں تو کسی لی یا دی گروپ کو نہیں جانتا" بوڑھے نے جواب دیا۔ اور عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوکے۔ اجازت ——— آپ کا انتہائی قیمتی وقت ہم نے ضائع کیا" ——— عمران نے کہا۔ اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ بوڑھے نے کوئی لفظ نہ کہا اور خاموشی سے بیٹھا انہیں جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔

تھوڑی دیر بعد وہ اس دکان سے باہر نکل کر دوبارہ بازار میں آ گئے۔

"یہ کس چکر میں پھنسا دیا ہے تم نے۔ بڑی مشکل سے یہ ٹورگو ملا تھا۔ وہ بھی پاگل نکلا" ——— جولیا نے باہر نکلتے ہی غصیلے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ پاگل نہیں تھا۔ ہم ہی پاگل تھے۔ جو ٹیوزڈے کو ٹورگو ڈھونڈنے نکل کھڑے ہوئے" ——— عمران نے جواب دیا اور اس کے اس جواب پہ سارے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"اب کیا پروگرام ہے۔ میرا خیال ہے کسی اچھے سے ہوٹل میں کھانا کھایا جائے۔ اور پھر واپسی" ——— کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ایک منٹ" ——— اچانک عمران نے چلتے چلتے

ٹھٹھک کر کہا۔ اور پھر تیزی سے مڑ کر واپس اُسی ٹورگو والی دکان کی طرف بڑھ گیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ جلد از جلد واپ دکان پہ پہنچ جانا چاہتا ہو۔ اس کے ساتھی پہلے تو چند لمحے رک کر حیرت سے اُسے دیکھتے رہے۔ اور پھر ایک دوسرے کو حیرا بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے وہ اس کے پیچھے چل پڑے۔

عمران نے ایک بار پھر دستک دی۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھ گیا۔ اور وہی بوڑھا دروازے پر نمودار ہوا۔ اس دوران عمران کے ساتھی بھی وہاں پہنچ چکے تھے۔

"جی فرمائیے"۔۔۔ بوڑھے نے اُسی طرح سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"ٹورگو سے مال کی وصولی کی رسید نہیں ملی"۔۔۔ عمران نے بھی سپاٹ لہجے میں کہا۔

"کب کی رسید"۔۔۔ بوڑھے نے چونکتے ہوئے پوچھا

"آخری رسید۔ وہ فائل میں موجود نہیں ہے۔ اس کا مطل ہے کہ جاری ہی نہیں ہوئی"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ میں دیکھتا ہوں"۔۔۔ بوڑھے نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور واپس مڑ گیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے اپ ساتھیوں کو پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔ اور پھر بوڑھے کے پیچھے د کے اندر داخل ہو گیا۔ وہ سب ایک بار پھر اُسی شاندار اند میں سجے ہوئے دفتر میں پہنچ گئے۔ بوڑھے نے آگے بڑھ کر کے ساتھ لگی ہوئی بڑی سی الماری کھولی۔ اور پھر اس کے نچلے خ

SCANNED BY JAMSHED

میں رکھی ہوئی ایک بڑی سی کاروباری فائل اٹھا لی۔ نچلے خانے میں صرف ایک ہی فائل تھی۔ جب کہ الماری کے باقی خانے فائلوں سے بھرے ہوئے تھے۔ بوڑھے نے فائل اٹھا کر میز پہ رکھی۔ اور اُسے کھولا۔ عمران بڑے اشتیاق سے اُسے فائل کھولتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ لیکن جب فائل کھلنے پہ ہر قسم کے کاغذ سے یکسر خالی نکلی تو عمران کے ہونٹ بھنچ گئے۔

"سوری۔ رسید جا چکی ہے۔ ورنہ فائل میں ہوتی"۔۔۔ بوڑھے نے خالی فائل عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے اُسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا اور عمران نے اس کے ہاتھ سے فائل لی اور اُسے الٹ پلٹ کر دیکھنے لگا۔ لیکن یہ عام سی کاروباری فائل تھی جس پہ کوئی ہندسہ یا لفظ لکھا ہوا نہ تھا۔

"جو رسید آپ مال وصول کر کے دیتے ہیں۔ اس کی فائل کہاں ہے۔ ہو سکتا ہے رسید غلطی سے اس میں لگ گئی ہو"۔۔۔ عمران نے خالی فائل بند کر کے میز پہ رکھتے ہوئے کہا۔

"چونکہ معاہدہ مکمل ہو گیا تھا اس لئے فائل بھی ختم کر دی گئی"۔۔۔ بوڑھے نے جواب دیا۔

"آپ سے مال وصول کرنے کون آتا تھا"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"کوئی بھی آسکتا تھا۔ اس کے پاس بس کارڈ ہونا چاہیئے تھا۔ ریڈ کارڈ ہی معاہدے میں درج تھا"۔۔۔ بوڑھے نے جواب دیا۔

SCANNED BY JAMSHED

" کتنے آدمی اب تک یہ کارڈ لے کر آئے تھے " ــــ عمران نے پوچھا ۔

" مجھے گنتی نہیں آتی " ــــ بوڑھے نے سپاٹ جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" کوئی ایسا آدمی جسے تم ذاتی طور پر جانتے ہو ۔ یا کبھی اس سے بعد میں ملاقات ہو گئی ہو " ــــ عمران باقاعدہ وکیلوں کی طرح جرح کر رہا تھا ۔

" لیکن آج ٹیوز ڈے ہے ۔ اور اب تک میں نے ایک پن بھی نہیں کمایا " ــــ بوڑھے نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران چونک پڑا ۔

" اوہ ۔ آج کا دن تو تمہارے لئے بے حد خوش قسمت دن ہے مسٹر ٹورگو یہ لو " ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ اور جیب سے بھاری مالیت کے دو نوٹ نکال کر بوڑھے کے ہاتھ پر رکھ دیئے ۔ بوڑھے کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی ۔

" ہاں ۔ واقعی تمہاری بات درست ہے ۔ اتنی رقم تو مجھے سیلانی سے بھی نہ ملتی تھی " ــــ بوڑھے نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور جلدی سے نوٹ جیب میں ڈال لئے ۔

" سنو ۔ ایک آدمی سب سے زیادہ بار آیا تھا ۔ اور میں اسے جانتا ہوں ۔ وہ کارجا ہے ۔ آکسلے بار کا مالک ۔ اور وہ مجھے ایک پن بھی ٹپ میں نہ دیتا تھا ۔ بڑا خوفناک آدمی ہے " ــــ بوڑھے نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا ۔

" شکریہ مسٹر ٹورگو " ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس مڑ گیا ۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی ۔ وہ ایک کلیو حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا ۔

" آؤ بھئی ۔ اب اطمینان سے کھانا کھا لیں ۔ کام بن ہی گیا " ــــ عمران نے دکان سے باہر نکلتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا ۔ اور وہ سب سامنے موجود ایک ہوٹل کی طرف بڑھ گئے ۔

" یہ چکر کیا تھا ۔ میری سمجھ میں تو نہیں آیا " ــــ جولیا نے کہا ۔

" سمجھ میں نہ آنے کے لئے تو یہ سارا چکر چلایا گیا ہے ۔ اور خاصی ذہانت سے یہ سارا کھیل سیٹ کیا گیا ہے ۔ یہ بوڑھا ذہنی مریض ہے ۔ اصل ادارہ کوئی اور ہے ۔ یہ صرف چوکیدار ہے ۔ چونکہ ادارے میں چھٹی ٹیوز ڈے کو ہوتی ہے ۔ اس لئے ٹیوز ڈے کو یہ ادارے کا نام اپنے نام پر رکھ کر بیٹھ جاتا ہے ۔ یا شاید خاص طور پر ایسا سیٹ اپ کیا گیا ہو ۔ بہر حال یانگ گریٹ بال کو جب مال بھیجنا چاہتا تو اس کا آدمی ایک رسید اسے پہنچا دیتا ۔ پھر شاید یہ کسی فون پر رسید پہنچنے کی اطلاع دیتا ہو گا ۔ اور مخصوص کارڈ دکھا کر اس سے رسید حاصل کی جاتی ہو گی ۔ اور اس رسید کو ایسٹ کوسٹ میں دکھا کر وہاں سے مال اٹھا لیا جاتا ہو گا ۔ میری سمجھ میں تو یہی بات آئی ہے " ــــ عمران نے ہوٹل میں داخل ہوتے ہوئے کہا ۔

" لیکن تمہیں اچانک اس رسید وغیرہ کا خیال کیسے آ گیا " ــــ جولیا نے ایک خالی میز کے گرد موجود کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا ۔

" یانگ سے ملنے والے کاغذ میں رسید کا بھی ذکر تھا ۔ جس کے

متعلق میں سمجھ نہ سکا تھا۔ کیونکہ یہ کاغذ صرف اشاراتی انداز میں لکھا گیا ہے۔ مطلب ہے مختلف اشارے درج ہیں۔ اس میں ایک لفظ رسید کا بھی ذکر ہے۔ اس سے مجھے اچانک خیال آگیا کہ ہو سکتا ہے اس بوڑھے کے ذریعے ہی رسید ٹرانسفر ہوتی ہو۔ اور یہ واقعی انتہائی محفوظ طریقہ تھا۔ بہرحال ایک نام سامنے آگیا"۔ عمران نے بھی کرسی پہ بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔

سلاگو نے ویٹر سے مینو لے کر کراس پر نشان لگائے اور ویٹر نشان زدہ مینو لے کر واپس چلا گیا۔

"لیکن اس قدر اہم آدمی کو زندہ کیسے چھوڑ دیا گیا" ــــ تنویر نے کہا۔

"اگر یانگ زندہ رہتا تو شاید یہ ٹورگو کا آخری ٹیوزڈے ثابت ہوتا" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور سب نے سر ہلا دیئے۔

"ہاں مسٹر سلاگو۔ اب آپ بتائیں کہ یہ اکیلے بار کہاں ہے اور ان کا رجا صاحب کا حدود اربعہ کیا ہے" ــــ عمران نے سلاگو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہ ہی میں نے آج تک اس بار کا نام سنا ہے اور نہ اس نام کا کوئی آدمی میرے خیال میں موجود ہے" ــــ سلاگو نے جواب دیا۔ اور اس کے اس جواب پر عمران سمیت سارے ساتھی بُری طرح چونک پڑے۔

"کیا مطلب ــــ کیا واقعی" ــــ عمران کے لہجے میں بھی

SCANNED BY JAMSHED

حقیقی حیرت موجود تھی۔

"میں درست کہہ رہا ہوں جناب" ــــ سلاگو نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے وہاں تو کچھ نہیں کہا تھا" ــــ عمران کے لہجے میں ہلکا سا غصہ نمایاں تھا۔

"آپ نے مجھ سے پوچھا ہی کب تھا" ــــ سلاگو نے جواب دیا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"واہ۔ اسے کہتے ہیں تابعدار آدمی" ــــ عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی باقی ساتھی بھی ہنس پڑے۔

ویٹر نے کھانا لگانا شروع کر دیا۔ اور پھر وہ سب خاموش ہو کر کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے۔ کیونکہ پیدل گھوم گھوم کر سب کی بھوک میں خاصی شدت آچکی تھی۔

"اب تو آپ کو یاد آگیا ہو گا" ــــ عمران نے نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے دوبارہ سلاگو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ کا مطلب تھا کہ بھوک کی وجہ سے میری یادداشت غائب ہو گئی تھی۔ ایسی بات نہیں ہے" ــــ سلاگو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"لیکن شاعر تو یہی کہتے ہیں کہ بھوک لگی ہو تو آدمی کو عشق تک بھول جاتا ہے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور سلاگو سمیت سب ہنس پڑے۔

اسی لمحے ویٹر نے آکر برتن سمیٹنے شروع کر دیئے۔ عمران غور

SCANNED BY JAMSHED

سے ویٹر کو دیکھنے لگا۔

ویٹر قدرے عمر رسیدہ سا نظر آ رہا تھا۔ اور اس کے چہرے پر بھی دو تین جگہ مندمل شدہ زخموں کے نشانات نظر آ رہے تھے۔

" جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے تم آکسلے بار میں بھی کام کرتے رہے ہو" ــــ عمران نے اچانک ویٹر سے پوچھا تو وہ بُری طرح چونک پڑا۔ اس کے ہاتھوں میں موجود ٹرے اس بُری طرح لرزا کہ اس پر موجود برتن بج اٹھے۔ اس کے چہرے پر یکلخت خوف کے آثار نمایاں ہو گئے۔

" آ ــــ آپ۔ پلیز۔ اوہ۔ مت نام لیجئے اس کا۔ اس کا نام لینے والا دوسرا سانس نہیں لے سکتا پلیز" ــــ ویٹر نے بُری طرح خوفزدہ ہوتے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ اب غور سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔

" ارے تم کارجا سے اتنا ڈرتے ہو۔ کمال ہے۔ بڑا رعب بنا رکھا ہے آج کل اس نے۔ پہلے تو اس کا اتنا رعب نہ تھا۔ ہاں ٹھیک ہے۔ برسٹل جو چلا گیا تھا کوٹیو سے" ــــ عمران نے بڑے استہزائیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

" آپ ــــ آپ شاید باہر سے آئے ہیں۔ اوہ آپ اپنے ساتھ مجھے بھی مروا دیں گے" ــــ ویٹر نے اور زیادہ گھبراتے ہوئے کہا۔ اور پھر انتہائی تیزی سے مڑ کر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

" لو بھئی سلاگو۔ اب کم از کم تمہیں اتنا تو یقین آگیا ہو گا۔ کہ

آکسلے بار بھی موجود ہے اور اس کا چیف کارجا بھی ہے۔ اس بوڑھے ڈورگو نے جھوٹ نہیں بولا تھا" ــــ عمران نے ویٹر کے جانے کے بعد مسکراتے ہوئے کہا۔

" مگر یہ کیسے ممکن ہے کہ مجھے اس کا نام ہی معلوم نہ ہو۔ میرا تو خیال تھا کہ میں باجان کے چھوٹے سے چھوٹے بار اور غنڈے کو جانتا ہوں لیکن آپ کے ساتھ رہتے ہوئے تو مجھے یوں لگ رہا ہے جیسے آپ کی بجائے میں یہاں نیا آیا ہوں" ــــ سلاگو کے لہجے میں حیرت تھی۔

" آؤ اب چلیں۔ میرا خیال ہے آج کے لئے اتنا ہی کافی ہے" عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب ــــ آپ مزید معلومات نہیں کریں گے" ــــ سلاگو نے چونک کر اٹھتے ہوئے کہا۔

" اتنی جلدی کی کیا ضرورت ہے۔ آؤ" ــــ عمران نے کہا۔ اور مسکراتا ہوا گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ جب کہ سلاگو تیز تیز قدم اٹھاتا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا تاکہ بل ادا کر سکے۔

" اس ویٹر سے مزید پوچھ گچھ کر لینی چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ خوف کے مارے غائب ہی ہو جائے" ــــ کیپٹن شکیل نے مین گیٹ سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔

" میں نے اسے طاقت کے انجکشن کی ڈبل ڈوز دے دی ہے۔ اب وہ خوفزدہ نہ ہو گا" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ دائیں طرف کو بڑھ گیا۔ اور سلاگو بھی اتنی دیر میں باہر نکل کر

SCANNED BY JAMSHED

ان تک پہنچ چکا تھا۔ ذرا سا آگے بڑھنے کے بعد ایک گلی دائیں ہاتھ پر جا رہی تھی۔ جس میں چھوٹی چھوٹی دکانیں تھیں۔ لیکن یہاں بھی گاہکوں کا خاصا ہجوم تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی تھوڑا سا ہی آگے بڑھے ہوں گے کہ دکانوں کے درمیان ایک پتلی اور تنگ سی گلی اندر جا رہی تھی اور اس گلی کے سرے پر وہی ویٹر کھڑا تھا۔

"میرے ساتھ آیئے جناب"۔۔۔۔ ویٹر نے عمران کو دیکھتے ہی کہا۔ اور تیزی سے واپس گلی کے اندر مڑ گیا۔ عمران کے سارے ساتھی اس ویٹر کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔ اور پھر وہ سب عمران کے پیچھے چلتے ہوئے گلی کے اندر ایک دروازے میں داخل ہو گئے۔ یہ ایک بڑا سا سٹور نما کمرہ تھا۔ جس میں کاٹھ کباڑ بھرا ہوا تھا۔

"آپ نے برسٹل کا لفظ بولا تھا۔ اس لئے میں آیا ہوں"۔۔۔۔ ویٹر نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔

"خاصے سمجھ دار ہو۔ بولو کتنی رقم میں بات ہوگی۔ ایک بات کرنا اور سوچ کر"۔۔۔۔ عمران کا لہجہ یک لخت سرد ہو گیا۔

"بس۔ صرف سو ین دے دیجئے۔ لیکن ایک شرط ہے کسی کو پتہ نہ چلے کہ میں نے آپ کو کچھ بتایا ہے"۔۔۔۔ ویٹر نے کہا۔ اور عمران نے جیب سے سو ین کا ایک نوٹ نکالا اور ویٹر کے ہاتھ میں رکھ دیا۔ ویٹر نے جلدی سے نوٹ اپنی یونیفارم کی جیب میں رکھ لیا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں"۔۔۔۔ ویٹر نے اس بار قدرے جھکتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"آکسلے بار اور کارجا کے بارے میں جو تفصیل تم جانتے ہو۔ بتا دو"۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"آکسلے بار دراصل منگورک بار کا خفیہ نام ہے اور کارجا کا اصل نام مارگا ہے۔ ان ناموں سے وہ بہت بڑے بڑے جرائم کرتا ہے۔ اور سوائے چند خاص آدمیوں کے اور کسی کو ان ناموں کا علم نہیں ہے۔ میں اس کی پہلی بیوی کا کزن ہوں۔ اس لئے مجھے یہ سب کچھ معلوم ہے۔ لیکن وہ انتہائی خطرناک ترین آدمی ہے"۔۔۔۔ ویٹر نے جلدی جلدی بات کرتے ہوئے کہا۔

"اس سے اگر فوری طور پر ملنا ہو تو کہاں مل سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"وہ گزشتہ دو سالوں سے کسی سے نہیں ملتا ہے۔ سوائے اپنے چند خاص آدمیوں کے۔ اور یہاں سب یہی سمجھتے ہیں کہ وہ ایکریمیا گیا ہوا ہے۔ لیکن اب وہ دوبارہ نظر آنے لگا ہے۔ میں نے پرسوں بھی اسے دیکھا ہے۔ منگورک کا بڑا غنڈہ ٹاسی اس کے ساتھ تھا۔ بڑے ٹھاٹھ میں تھا۔ رولز رائس کا بالکل نیا ماڈل اس کے نیچے تھا"۔۔۔۔ ویٹر نے جلدی سے جواب دیا۔

"او کے۔ شکریہ۔ ہمارے ساتھ تم بھی سب کچھ بھول جاؤ گے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"اور اب تم کہو گے کہ نہ میں منگورک بار جانتا ہوں اور نہ کسی مارگا سے واقف ہوں"۔۔۔۔ عمران نے دوبارہ بازار میں پہنچ کر سلاگو سے مخاطب ہو کر کہا اور سلاگو بے اختیار ہنس پڑا۔

SCANNED BY JAMSHED

"یہ بات نہیں ہے۔ منگورک تو یہاں کا مشہور بلکہ جرائم کی دنیا کا مقبول ترین بار ہے۔ دنیا کا ہر بڑا چھوٹا مجرم وہاں اکٹھا رہتا ہے لیکن مارگا واقعی گزشتہ دو سالوں سے غائب تھا اور سب یہی کہتے تھے کہ وہ ایکریمیا گیا ہوا ہے"۔۔۔۔۔ سلاگو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلو شکر ہے۔ کچھ تو تم نے بھی جاننے کی حامی بھری۔ اب ذرا چل کر اس مارگا کی بھی زیارت کر لی جائے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر وہ سب تیز تیز قدم اٹھاتے ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھ گئے۔

دفتر کے انداز میں سجے ہوئے وسیع کمرے میں اس وقت بھاری جسموں اور چوڑے چہروں والے چار افراد کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان سب کے جسموں پر بہترین تراش کے سوٹ تھے۔ ان چاروں میں سے ایک کا قد خاصا نکلتا ہوا تھا۔ اس کے جبڑے چوڑے اور ناک پکوڑے کی طرح تھی۔ بھاری اور چوڑی ٹھوڑی کے عین درمیان میں ایک موٹا سا سیاہ رنگ کا تل تھا۔ بھنویں موٹی موٹی اور آنکھوں کے اوپر قدرے جھکی ہوئی تھیں۔ اس کا چہرہ خاصا بارعب تھا۔ سر پر بال چھدرے سے تھے۔ وہ یوں اکڑا ہوا بیٹھا تھا جیسے کسی سلطنت کا بادشاہ ہو۔

"باس۔ اس پاگل بوڑھے کو قتل کرانے کا کیا فائدہ تھا وہاں تک کس نے جانا تھا۔ اور ویسے بھی یانگ تو مر ہی چکا ہے"۔۔۔۔۔ ایک آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

" مارگا وعدہ ہر صورت میں پورا کرتا ہے برسانہ۔ یانگ نے کہا کہ ٹیونڈے کو اُسے قتل کر دیا جائے۔ چنانچہ وہ قتل ہو گیا۔ اس سے کیا خطرہ تھا یہ تو یانگ ہی بہتر جانتا تھا ـــــ اس اکڑے ہوئے آدمی سنے جسے باس کہہ کر پکارا گیا تھا بڑے فاخرانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن باس یہ لی گرم ڈپ اور یانگ کا آخر فوج کو پتہ کیسے لگ گیا۔ آج تک تو لی گرم ڈپ کی طرف کسی نے ٹیڑھی آنکھ سے بھی دیکھنے کی جرأت نہ کی تھی پھر اچانک یہ سب کچھ کیسے ہو گیا " ـــــ ایک اور آدمی سنے کہا۔

" بس یہی معلوم ہو سکا ہے کہ یہ سارا کھیل وزیراعظم صاحب کے خصوصی احکامات پر کھیلا گیا ہے اور کمانڈر انچیف نے براہِ راست خود اپنی نگرانی میں کیا ہے۔ ورنہ تو یانگ کے ہاتھ بہت لمبے تھے میرا تو خیال ہے کہ وزیراعظم سے بھی اس کے گہرے تعلقات ہوں گے۔ پھر کسی بات پر بگڑ گیا ہو گا۔ اور وزیراعظم آخر وزیراعظم ہوتا ہے۔ اُسے غصہ آ گیا ہو گا اور یانگ اور لی گرم ڈپ سب کچھ ختم ہو گیا " ـــــ باس نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" لیکن باس۔ اس سے ہمیں تو فائدہ ہو ہی گیا۔ اب منشیات کی تجارت میں ہماری ٹکر میں کوئی تنظیم نہیں رہی " ـــــ تیسرے نے کہا۔

" ہاں ـــــ لیکن لی گرم ڈپ کی پوزیشن میں پہنچنے تک تو ابھی ہمیں کافی عرصہ لگے گا " ـــــ باس نے جواب دیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اور بات ہوتی میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ باس نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

" یس " ـــــ باس کے لہجے میں بے پناہ کرختگی تھی۔

" رائز بول رہا ہوں باس۔ ایک عورت اور چند مرد یہاں آئے ہیں مقامی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ لمبا سودا کرنا ہے۔ میں نے انہیں کہا ہے کہ وہ ٹاشش سے مل لیں۔ لیکن ان کا اصرار ہے کہ وہ آپ سے ہی ملیں گے۔ کیونکہ سودا اتنا بڑا ہے کہ ٹاشش کے بس کا روگ نہیں ہے " ـــــ ایک نوجوان کی آواز سنائی دی۔

" اچھا ـــــ کون ہو سکتے ہیں۔ بہرحال ٹھیک ہے یہیں بھیج دو۔ میں دیکھ لیتا ہوں انہیں " ـــــ باس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" کون ہو سکتے ہیں باس " ـــــ برسانہ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" کوئی بھی ہوں۔ سامنے آ جائیں گے۔ ہو سکتا ہے لی گرم ڈپ کی کوئی بڑی پارٹی ہو " ـــــ باس نے کہا اور سارے ساتھیوں نے سر ہلا دیئے۔ تقریباً پانچ منٹ بعد دروازے پر دستک ہوئی۔

" یس ـــــ کم ان " ـــــ باس نے تیز لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور ایک عورت اور چھ مرد اندر داخل ہوئے۔ اور باس کے سامنے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تینوں آدمی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ لیکن وہ باس اسی طرح اکڑا ہوا بیٹھا رہا۔ ان تینوں کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹک رہی تھیں جو انہوں نے اٹھتے ہی اپنے ہاتھوں میں لے لی تھیں۔

"تمہارا نام مارگا ہے" ــــ سب سے آگے آنے وا
ایک نوجوان نے مسکراتے ہوئے باس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں ــــ تم کون ہو" ــــ باس مارگا نے بڑے نخو
بھرے لہجے میں کہا۔

"میں خدائی فوجدار ہوں۔ اور یہ سارے میری فوج کے ارا
ہیں" ــــ نوجوان نے بڑے مطمئن انداز میں مسکراتے ہوئے
خدائی فوجدار کا لفظ اس نے اردو میں کہا تھا۔ اس لئے ظاہر
یہ لفظ مارگا کے پلے کیا پڑ سکتا تھا۔

"خدائی فوجدار ــــ یہ کیسا نام ہے" ــــ مارگا نے بڑی
مشکل سے اردو کے اس لفظ کو زبان سے ادا کرتے ہوئے پو

"اگر تم ایک سنڈر کا نام گریٹ بال رکھ سکتے ہو تو اس نام میں
قباحت ہے" ــــ خدائی فوجدار جو ظاہر ہے عمران ہی تھا نے
ہوتے جواب دیا۔

"کک ــ کک ــــ کیا کہہ رہے ہو" ــــ گریٹ بال کا
نام سنتے ہی مارگا بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"اطمینان سے بیٹھ جاؤ مسٹر کارجا آف آکسلے بار۔ اور میر
بات غور سے سنو" ــــ عمران نے اس طرح بے نیازانہ ل
میں اُسے ہاتھ سے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا جیسے اُ
مارگا کی اکڑ فوں اور اس کے ساتھیوں کی مشین گنوں کی رتی برا
بھی پرواہ نہ ہو۔

"اوہ اوہ ــــ تو تم لوگ بہت کچھ جانتے ہو بہت کچھ۔ ا

SCANNED BY JAMSHED

تم زندہ یہاں سے نہ جا سکو گے" ــــ مارگا نے بجلی کی سی تیزی
سے جیب سے ریوالور نکالتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے اس قدر پھرتی۔ پھر ہماری پھرتیاں بھی دیکھو"
عمران نے کہا اور دوسرے لمحے مارگا کے ساتھ ساتھ اس کے
ساتھیوں کے حلق سے بھی چیخیں نکل گئیں۔ عمران نے تو اچھل کر
صرف مارگا کے ہاتھ پر لات ماری تھی اور اس کے ہاتھ سے نکل کر
ہوا میں بلند ہوتا ریوالور دبوچ لیا تھا۔ لیکن اس کے تینوں ساتھی
چیختے ہوئے فرش پر جا گرے تھے۔ کیپٹن شکیل۔ چوہان اور
نعمانی عمران کا فقرہ سنتے ہی حرکت میں آ گئے تھے۔ اور یہ انہی کی
حرکت کا نتیجہ تھا کہ وہ تینوں چیختے ہوئے نہ صرف نیچے جا گرے
تھے بلکہ ان کے ہاتھوں میں موجود مشین گنیں بھی ان تینوں کے
ہاتھوں میں پہنچ گئی تھیں۔ اور ابھی ان کی چیخوں کی بازگشت ختم نہ
ہوئی تھی کہ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے گھوم کر فائر کھول دیا اور
تین دھماکوں کے ساتھ ہی فرش سے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے
وہ تینوں بھاری جسموں اور چوڑے چہروں والے افراد ایک بار پھر
بھیانک انداز میں چیختے ہوئے فرش پر گرے اور اس طرح پھڑکنے
لگے جیسے ذبح ہوتی ہوئی بکری پھڑکتی ہے۔ عمران کے ساتھی ان
کے بھینسوں کی طرح پلے ہوئے جسموں سے فوارے کی طرح ابلتے
خون سے بچنے کے لئے تیزی سے پیچھے ہٹتے گئے۔ جب کہ عمران
بڑے اطمینان سے سامنے کھڑے مارگا کی طرف مڑ گیا۔ جو حیرت
سے منہ پھاڑے اس طرح کھڑا تھا جیسے اُسے کسی جادوگر نے جادو

کی چھڑی کھاکر مجسمے میں تبدیل کر دیا ہو - اس کی آنکھیں واقعی پتھرائ
ہوئی تھیں -

" ہاں تو مسٹر کارجا - اب تم اگر مجھے گریٹ بال کے متعلق پور
تفصیل بتا دو جہاں تم ٹورگو سے مال وصول کر کے پہنچاتے رہ
ہو - تو تم اپنی زندگی بھی بچا سکتے ہو - اور اپنا کلب بھی - ورنہ اس
کلب میں موجود میرے دوسرے ساتھیوں کے پاس انتہائی خوف
ریز بم موجود ہیں - اور تمہیں قتل کرنے کے بعد جب ہم باہر نکلیں
تو ایک لمحے میں تمہارا یہ کلب تمہاری قبر کی صورت اختیار کر جا
گا " ۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں مارگا سے مخاطب ہو
کہا -

" تت ۔۔۔ تت ۔۔۔ تم ہو کون " ۔۔۔ مارگا نے بڑی مشکل
سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا -

" بتایا تو ہے کہ میں خدائی فوجدار ہوں - اور سنو - بار بار تعارف
کے چکر میں مت پڑو - جو میں نے پوچھا ہے وہ بتاؤ " ۔۔۔ عمران
نے اسے بُری طرح جھڑکتے ہوئے کہا - لیکن دوسرے لمحے
وہ بجلی کی سی تیزی سے نہ صرف ایک طرف ہٹ گیا بلکہ اس کا
وہ ہاتھ جس میں ریوالور موجود نہ تھا انتہائی تیزی سے حرکت میں آیا
اور اس پر اچانک حملہ کر دینے والا مارگا اس کے ہٹ جانے کی
وجہ سے جیسے ہی آگے کو بڑھا عمران کے گھومتے ہوئے ہاتھ کی
تھپکی کھا کر وہ چیختا ہوا اچھل کر منہ کے بل فرش پر ایک دھماکے
سے جا گرا -

SCANNED BY JAMSHED

نیچے گرتے ہی وہ تیزی سے پلٹا اور اس نے اچھل کر کھڑے ہونے کی
کوشش کی لیکن جیسے ہی وہ سیدھا ہوا عمران اچھل کر دونوں پیر جوڑے
پوری قوت سے اس کے پیٹ پر کودا - اور مارگا کے حلق سے اس قدر
بھیانک چیخ نکلی کہ جیسے اس کی روح پر خاردار تاروں والے کوڑے کی
بھرپور ضرب لگی ہو - اس کے ساتھ ہی عمران اچھل کر اس کے پیٹ سے
نیچے اترا اور دوسرے لمحے اس کا ایک بوٹ پھڑکتے ہوئے مارگا کی
گردن پر اس طرح جم گیا کہ بوٹ کی ٹو مارگا کی ٹھوڑی کی طرف اٹھی ہوئی
تھی - اور ایڑی اس کی شہ رگ کے نچلے حصے پر دباؤ ڈالے ہوئے
تھی - اور عمران نے آہستہ سے پیر کو جیسے ہی حرکت دی مارگا کے
حلق سے بھیانک چیخیں نکلنے لگیں - اس کا تکلیف سے بگڑا ہوا چہرہ
یک لخت مسخ ہوتا گیا - اور آنکھوں کی پتلیاں اوپر کو چڑھنے لگیں -
اور عمران نے پیر کو واپس اپنی پہلی پوزیشن میں کر دیا - اور ساتھ ہی
شہ رگ پر موجود ایڑی کے مخصوص دباؤ کو بھی قدرے کم کر دیا -
مارگا کے پھڑکتے ہوئے جسم کے ساتھ ساتھ اس کا تیزی سے مسخ
ہوتا ہوا چہرہ بھی نارمل ہونے لگ گیا -

" جلدی بولو - ورنہ " ۔۔۔ عمران نے ایک بار پھر پیر کو آہستہ سے
حرکت دیتے ہوئے کہا -

" بب ۔۔۔ بب ۔۔۔ بتاتا ہوں فار گاڈ سیک - یہ پیر ہٹا لو -
میری جان نکل رہی ہے " ۔۔۔ مارگا نے دہشت زدہ لہجے میں
رک رک کر کہا -

" بتاؤ " ۔۔۔ عمران کا لہجہ پہلے سے بھی زیادہ کرخت ہو گیا -

"مم ـــــ مم ـــ مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ میں مال کے بڑے بڑے کنٹینرز ایسٹ کوسٹ سے وصول کر کے جنوبی سمندر میں موجود تجارتی جہاز کورٹی تک پہنچا دیتا تھا۔ بس میرا اتنا کام تھا۔ مارگا نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہر بار کورٹی تک ہی پہنچاتے تھے یا کوئی دوسرا جہاز بھی ہوتا تھا" عمران نے پوچھا۔

"کورٹی۔ صرف کورٹی" ـــــ مارگا نے جواب دیا۔

"کون وصول کرتا تھا وہاں مال" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"کورٹی کا کیپٹن ڈاشوا۔ کورٹی کے نچلے حصے میں ایک خصوصی خانہ کھل جاتا تھا اور مال رات کو براہِ راست اندر پہنچا دیا جاتا تھا صرف اس وقت ڈاشوا موجود ہوتا تھا وہ مجھے نیلے رنگ کا کارڈ دیتا تھا۔ جو میں یانگ تک پہنچا دیتا تھا۔ اور مجھے بے حد بھاری معاوضہ مل جاتا تھا" ـــــ مارگا ذہنی طور پر مکمل شکست کھا چکا تھا۔ اس لئے تیزی سے تفصیل بتاتا جا رہا تھا۔

"لیکن یانگ یہ کام تم سے کیوں لیتا تھا۔ اس کے پاس تو اپنا پورا گروپ تھا" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"وہ شاید ڈاشوا کے سامنے نہ آنا چاہتا تھا۔ ڈاشوا کو صرف اتنا معلوم تھا کہ اس نے کارجا سے مال وصول کرنا ہے اور اُسے نیلا کارڈ دے دینا ہے۔ مجھے یانگ ایک سرخ کارڈ دیتا تھا جو میں بوڑھے ٹورگو کو دیتا تھا اور ٹورگو مجھے ایک رسید دیتا تھا۔ وہ رسید دکھا کر میں ایسٹ کوسٹ میں یانگ کے مینیجر لمباگا سے

SCANNED BY JAMSHED

مال وصول کرتا تھا۔ اور کورٹی پہنچا دیتا تھا" ـــــ مارگا نے اپنے آپ پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کب سے یہ کام ہو رہا ہے" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"گزشتہ دو سالوں سے۔ اور میں ان دو سالوں میں کسی کے سامنے نہیں آیا۔ صرف ان تینوں ساتھیوں کے ساتھ چھپا رہا۔ کیونکہ یانگ کی یہی ہدایات تھیں۔ کبھی میں خود جا کر ٹورگو سے رسید لے آتا تھا کبھی میرا کوئی ساتھی چلا جاتا تھا" ـــــ مارگا نے کہا۔

"ہر ٹیوزڈے کو سپلائی جاتی تھی" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"اوہ۔ تو تم اس بوڑھے ٹورگو سے شاید اس کی موت سے پہلے مل چکے ہو۔ لیکن وہ تو مجھے نہ جانتا تھا وہ تو صرف کارجا اور آکسلے بار کے بارے میں جانتا تھا اور یہ دونوں نام فرضی ہیں اور میرے ان ساتھیوں اور میرے علاوہ اور کوئی نہ جانتا تھا" ـــــ مارگا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مرنے سے پہلے ـــــ کیا مطلب" ـــــ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یانگ کا حکم تھا کہ آئندہ ٹیوزڈے کو اُسے ختم کر دیا جائے۔ حالانکہ یانگ مر چکا ہے لیکن میں نے اس کے حکم کی تعمیل کر دی ہے" ـــــ مارگا نے جواب دیا۔

"یہ کام کب سے ختم ہوا ہے" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"آخری مال دو ماہ پہلے پہنچایا تھا۔ لیکن حتمی فیصلہ یانگ نے دو تین روز پہلے دیا تھا کہ اب مسئلہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو چکا ہے"

SCANNED BY JAMSHED

مارگا نے جواب دیا۔

"تم نے اس بوڑھے کو ختم کر دیا۔ حالانکہ وہ بے ضرر سا آدمی تھا" عمران کا لہجہ یک لخت درشت ہو گیا۔

"لیکن یانگ نے حکم دیا تھا"۔۔۔ مارگا نے کہا۔ اور عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے اس کی گردن سے پیر ہٹا لیا۔

"تو تم بھی اس کے پیچھے جاؤ مارگا۔ تاکہ تمہاری روح سے لورگا اپنا بھرپور انتقام لے سکے"۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی دھماکہ ہوا اور فرش پر پڑے مارگا کی کھوپڑی سینکڑوں چھوٹے ٹکڑوں میں تبدیل ہو گئی۔

ڈاک یارڈ میں کھڑے عظیم الشان تجارتی جہاز کورٹی کا سائرن اچانک اونچی آواز میں بجا تو جہاز پر ملاحوں کی بھاگ دوڑ میں بے پناہ اضافہ ہو گیا۔ یہ سائرن جہاز کی روانگی کا کاشن تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ جہاز روانگی کے لئے پوری طرح تیار ہے۔ چونکہ یہ خالصتاً مال بردار جہاز تھا۔ اس لئے اس پر مسافر نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ صرف جہاز کا عملہ ہی تھا۔ جو لنگر اٹھانے اور جہاز کی روانگی کے انتظامات میں مصروف تھا۔

جہاز کا کیپٹن ڈاشوا اپنے شاندار دفتر میں میز کے پیچھے بیٹھا ہوا میز پر موجود ایک لمبی سی مشین کے درمیان میں روشن سکرین پر عملے کی کارکردگی کو بغور چیک کر رہا تھا کہ میز پر ایک طرف رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ اور ڈاشوا نے چونک کر ٹرانسمیٹر کی طرف دیکھا۔ ٹرانسمیٹر کے ڈائل پر فکس ہونے والی

فریکونسی کو دیکھ کر وہ ایک بار پھر چونک پڑا۔ کیونکہ یہ فریکونسی نیول ہیڈکوارٹر کی تھی۔ اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ نیول ہیڈکوارٹر کالنگ کیپٹن آف کورٹی اوور" ایک بھاری آواز ٹرانسمیٹر سے سنائی دی۔

"یس ۔۔۔ کیپٹن ڈاشوا اٹنڈنگ اوور" ۔۔۔ کیپٹن ڈاشوا نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"کیپٹن ڈاشوا۔ ایڈمرل اسکامر تم سے مخاطب ہے اوور" ۔۔۔ اُسی بھاری آواز نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور کیپٹن ڈاشوا کے چہرے پر یک لخت انتہائی حیرت کے آثار نمودار ہو گئے۔

"اوہ۔ یس سر ۔۔۔ حکم سر اوور" ۔۔۔ کیپٹن ڈاشوا نے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیپٹن ڈاشوا۔ سپیشل مشن پر ایک گروپ کو تائی آنگ بھجوانا ہے چونکہ مشن انتہائی سپیشل ہے۔ اس لئے انہیں خفیہ طور پر بھجوانا ہے چنانچہ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اُسے کورٹی کے ذریعے بھجوایا جائے یہ ضروری ہے۔ ایک عورت اور پانچ مردوں کا گروپ ہے۔ ان کے ساتھ سامان بھی ہو گا اوور" ۔۔۔ ایڈمرل اسکامر نے کہا۔

"لیکن سر۔ کورٹی تو خالصتاً تجارتی جہاز ہے۔ اس پر مسافر کیسے جا سکتے ہیں سر اوور" ۔۔۔ ڈاشوا نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"اگر تم نیول ہیڈکوارٹر سے تعاون کے لئے تیار نہیں ہو تو تمہارا جہاز پھر ڈاک یارڈ سے روانہ بھی نہیں ہو سکتا سمجھے۔ آئندہ دس

SCANNED BY JAMSHED

سالوں تک یہ یہیں کھڑا رہے گا اوور" ۔۔۔ ایڈمرل اسکامر کی کرخت آواز ٹرانسمیٹر سے نکلی۔

"اوہ سر۔ میرا یہ مطلب نہ تھا سر۔ میں بھلا نیول ہیڈکوارٹر کا حکم کیسے ٹال سکتا ہوں سر۔ میرا مطلب تھا کہ کورٹی تجارتی جہاز ہے۔ اس پر اچھے کیبن موجود نہیں ہیں۔ اس لئے سر تکلیف ہو گی گروپ کو سر اوور" ۔۔۔ کیپٹن ڈاشوا کا لہجہ فوراً ہی بھیک مانگنے والوں جیسا ہو گیا۔ کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ اگر ایڈمرل چاہے تو واقعی کورٹی کو ڈاک یارڈ میں کھڑے کھڑے زنگ لگ سکتا ہے۔ لیکن اس کی روانگی ممکن نہیں ہو سکتی اور تجارتی جہاز ہونے کی وجہ سے وہ ایک دن کی بھی لیٹ برداشت نہ کر سکتا تھا۔ ورنہ کمپنی کو لاکھوں ین کا ڈیمرج پڑ جائے گا۔

"اوہ۔ تم اس کی فکر مت کرو۔ وہ سپیشل گروپ ہے۔ ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کر سکتے ہیں اوور" ۔۔۔ ایڈمرل اسکامر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ کب تک گروپ پہنچ جائے گا میں روانگی ملتوی کر دیتا ہوں اوور" ۔۔۔ ڈاشوا نے جواب دیا۔

"آدھے گھنٹے کے اندر وہ تمہارے جہاز تک پہنچ جائیں گے۔ اور سنو۔ ان کے پاس کوئی کاغذات نہیں ہوں گے۔ اور وہ تمہیں خود ہی ہدایات دے دیں گے۔ کہ وہ کہاں اتریں گے۔ ان کے لیڈر کا کوڈ نام عمران ہے اوور" ۔۔۔ ایڈمرل نے سخت لہجے میں کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

" عمران ـــــ تو کیا وہ پاکیشیائی ہے اوور "ـــــ ڈاشوا نے چونکتے ہوئے کہا۔

" میں نے کوڈ نام کہا ہے۔ کیا تم نے سنا نہیں اوور "ـــــ ایڈمرل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" اوہ یس سر ـــــ میں سمجھ گیا سر۔ ٹھیک ہے سر۔ انہیں بھجو دیں۔ میں ان کے پہنچنے تک روانگی ملتوی کر دیتا ہوں اوور "ـــــ ڈاشوا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے بعد اس نے جیب سے رومال نکال کر چہرے پر آیا ہوا پسینہ پونچھا۔ کیونکہ ایڈمرل کی ناراضگی کو اس نے بڑی مشکل سے کور کیا تھا۔ ورنہ جہاز کے ساتھ ساتھ اس کی اپنی پیشہ ورانہ لائف بھی ایڈمرل کے ہاتھوں ہمیشہ کے لئے تاریک ہو سکتی تھی۔ اس نے میز پر پڑے ٹیلی فون کا رسیور اٹھا لیا۔

" یس سر "ـــــ رسیور اٹھاتے ہی جہاز کی انٹرفل ایکس چینج کے آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

" سب کیپٹن کم سے بات کراؤ "ـــــ ڈاشوا نے کہا۔

" یس سر ـــــ کم بول رہا ہوں "ـــــ چند لمحوں بعد ہی رسیور پر سب کیپٹن کم کی آواز سنائی دی۔

" کم ـــــ جہاز کی روانگی فوراً ملتوی کر دو۔ ایڈمرل اسکامر کی کال آئی ہے۔ نیول ہیڈ کوارٹر ہمارے جہاز کے ذریعے ایک سپیشل گروپ کو بھجوانا چاہتا ہے۔ یہ گروپ ایک عورت اور پانچ مردوں پر مشتمل ہے۔ اس کے لیڈر کا کوڈ نام عمران ہے۔ یہ آدھے گھنٹے

ز کے اندر ڈاک یارڈ پر پہنچ جائیں گے۔ ان کے جہاز پر سوار ہونے کے انتظامات کر دو۔ اب ان کی آمد کے بعد ہی جہاز روانہ ہو گا۔ ہمارے پاس جو سپیشل کیبن ہیں اس دوران انہیں صاف کرا دو۔ یہ گروپ وہیں رہے گا "ـــــ کیپٹن ڈاشوا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس کیپٹن ـــــ تعمیل ہو گی "ـــــ دوسری طرف سے کم نے جواب دیا۔

" جب یہ لوگ پہنچ جائیں تو مجھے اطلاع دینا تاکہ میں جہاز کی روانگی کی اجازت دوں اور پھر ان کے لیڈر سے ملاقات بھی کر لوں گا "ـــــ ڈاشوا نے کہا۔ اور کم نے یس سر میں جواب دیا۔ تو ڈاشوا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اور ریوالونگ کرسی کو گھما کر اس نے اپنے پیچھے موجود الماری میں سے شراب کی ایک بوتل نکالی اور پھر میز پر پہلے سے موجود گلاس میں شراب انڈیل کر اس نے چسکیاں لینی شروع کر دیں۔ اس کی نظریں ابھی سامنے رکھی مشین کے درمیان موجود سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ جس پر جہاز کی سیڑھی نیچے لٹکائے جانے کا منظر نظر آ رہا تھا۔ ڈاشوا شراب پینے کے ساتھ ساتھ اس سپیشل گروپ کے متعلق سوچ رہا تھا۔ کہ آخر یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں۔ ایڈمرل اسکامر کی خصوصی کال سے تو یہی مطلب نکلتا تھا کہ اس گروپ کا تعلق باجان نیوی سے ہے۔ لیکن باجان نیوی کے سپیشل گروپ کو آخر تائی آنگ جانے کی کیا ضرورت پیش آ گئی ہے۔ کیپٹن ڈاشوا اچھی طرح جانتا تھا کہ تائی آنگ ایک عام سا جزیرہ تھا۔ جس کی آبادی بھی کچھ زیادہ نہ تھی اور پھر تائی آنگ پر نہ ہی نیوی کا یونٹ

موجود تھا اور نہ ہی ملٹری کا۔ پھر یہ سپیشل گروپ وہاں کیوں جا رہا ہے سکرین
خالی سیڑھی نظر آ رہی تھی۔ ابھی تک یہ گروپ نہ پہنچا تھا اور کیپٹن ڈاشوا نے
کندھے اچکاتے ہوئے ہاتھ بڑھایا اور مشین کا بٹن آف کر کے وہ کرسی
اٹھ کھڑا ہوا۔ باقی آدھی بوتل اس نے اٹھائی اور دفتر کے عقب میں موجود ا
خوبصورت ریٹائرنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ذہن میں اچانک
شدید بوریت نے غلبہ کر لیا تھا۔ چنانچہ وہ اس بوریت سے چھٹکارا پا
کے لئے اپنے ریٹائرنگ روم میں آ گیا۔ ریٹائرنگ روم کی ایک سائیڈ پر
ایک خوبصورت بیڈ تھا جبکہ اس کے ساتھ دو کرسیاں اور ایک میز رکھی ہ
تھی۔ کیپٹن ڈاشوا پر جب بوریت سوار ہوتی تو وہ ہمیشہ بیڈ پر لیٹ کر بوتل
کو منہ سے لگا کر شراب پیتا رہتا۔ اور پھر اس طرح اُسے نیند آ جاتی۔ اس
کے بعد جب اس کی آنکھ کھلتی تو وہ پوری طرح فریش ہو چکا ہوتا۔ یہی وجہ تھی
کہ بوریت سوار ہوتے ہی وہ اپنے ریٹائرنگ روم میں آ گیا۔ بیڈ پر لیٹ کر اس
نے بوتل منہ سے لگائی اور بڑے بڑے گھونٹ لینے لگا۔ بوتل اس وقت اس
نے منہ سے ہٹائی جب وہ مکمل طور پر خالی ہو گئی اور پھر بوتل اس نے ایک طرف
اچھالی اور ایک لمبا سا ڈکار لینے کے بعد آنکھیں بند کر لیں۔ تیز شراب کی
حدت کی وجہ سے اس کا چہرہ ٹماٹر سے بھی زیادہ سرخ ہو گیا تھا۔ آنکھیں
بند کئے وہ کچھ دیر تک تو لیٹا رہا اور پھر نجانے کس وقت وہ نیند کی وادی
میں پہنچ گیا۔ پھر نجانے اُسے سوتے ہوئے کتنی دیر گزر گئی تھی کہ کسی نے اُسے
جھنجھوڑ کر جگا دیا اور اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔
"کیپٹن کیپٹن۔ جہاز روانگی کے لئے تیار ہے آپ کے حکم کی ضرورت ہے"
اُسے جھنجھوڑنے والے ملازم نے اس کی آنکھیں کھلتے ہی مؤدبانہ لہجے میں کہا

SCANNED BY JAMSHED

"اوہ اچھا ٹھیک ہے۔ میں آ رہا ہوں۔ وہ آدمی پہنچ گئے" ——— کیپٹن
ڈاشوا نے اٹھ کر دونوں ہاتھوں سے آنکھیں ملتے ہوئے پوچھا۔
"یس کیپٹن" ——— ملازم نے جواب دیا اور مڑ کر ریٹائرنگ روم کے
دروازے سے باہر نکل گیا۔ کیپٹن ڈاشوا اٹھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ دوبارہ
دفتر میں آ گیا۔ اس نے رسیور اٹھا کر کم سے رابطہ قائم کیا اور پھر اُسے جہاز
کی روانگی کی باقاعدہ اجازت دے کر یہ بھی کہا کہ وہ سپیشل گروپ کے لیڈر
کو اس کے دفتر میں بھجوا دے۔
"یس کیپٹن" ——— کم نے جواب دیا اور کیپٹن ڈاشوا نے رسیور رکھ دیا۔
اس نے میز پر رکھی ہوئی مشین کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ پھر ہاتھ کھینچ لیا۔
ظاہر ہے سکرین پر جہاز کی روانگی کا ہی منظر نظر آنا تھا۔ اور اب اُسے اس
منظر سے زیادہ دلچسپی اس سپیشل گروپ کے لیڈر سے ملنے کی تھی تاکہ وہ
اُسے ٹٹول کر ان کے مشن کے بارے میں اپنا تجسس دور کر سکے جہاز حرکت
میں آ چکا تھا اور اس کے ساتھ ہی دیوار پر لگا ہوا ایک بلب جل اٹھا۔ یہ بلب
جہاز کے انجنوں کے چلنے کی نشانی تھی۔ اور بلب جلنے کا مطلب تھا کہ
جہاز کے انجن بالکل درست حالت میں ہیں۔ کیپٹن ڈاشوا کے لبوں پر
اطمینان بھری مسکراہٹ ابھر آئی۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک
نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ساتھ ایک سوئس نژاد عورت
تھی۔ مرد جاپانی تھا۔ لیکن اس کا قد و قامت عام جاپانی افراد سے
کہیں زیادہ نکلتا ہوا تھا۔ کیپٹن ڈاشوا اٹھ کھڑا ہوا۔
"ہیلو۔ کیپٹن ڈنک مار" ——— نوجوان نے کمرے میں داخل ہوتے
ہی مسکراتے ہوئے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"ڈاشوا ـــــ میرا نام ڈاشوا ہے" ـــــ کیپٹن ڈاشوا نے
سامنہ بناتے ہوئے کہا۔
"مشکل نام ہے۔ ڈنک مار رکھ لو۔ آسان بھی ہے اور بڑے
کا نام بھی ہے۔ سننے والا فوراً ہی مرعوب ہو جاتا ہے" ـــــ نو
نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور مصافحے کے لئے ہاتھ
دیا۔
"آپ خواہ مخواہ میرا نام بگاڑ رہے ہیں۔ مجھے ایسا مذاق
پسند نہیں مسٹر......" ـــــ کیپٹن ڈاشوا نے بگڑے ہوئے
لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے اس طرح مصافحہ کیا جیسے
مجبوراً رسم پوری کر رہا ہو۔
"عمران ـــــ میرا نام عمران ہے۔ کوڈ نام۔ بہرحال دوسر
کے لئے کوڈ ہو گا آپ کے لئے عمران ہی ہے۔ اور یہ میری سا
ہے مس فلٹر واٹر" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ا
طرح اطمینان سے میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا
جیسے اتنی دیر میں وہ بُری طرح تھک گیا ہو۔ اس کی ساتھی عورت
کرسی پر بیٹھ گئی۔ لیکن اس کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات نم
تھے۔ کیپٹن ڈاشوا بھی ہونٹ چباتا ہوا واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔ د
اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اُسے نوجوان عمران کا رویہ قطعی پسند نہ
آیا۔ اگر اُسے ایڈمرل اسکامر کا خیال نہ ہوتا تو یقیناً وہ اب تک
اسے اٹھا کر سمندر میں پھینک دیئے جانے کا حکم دے چکا ہو
کیپٹن ڈاشوا کا غصہ بے حد مشہور تھا۔ اور اس کے اس غصے س

جہاز کا سارا عملہ ہر وقت بُری طرح خوفزدہ رہتا تھا۔
"آپ کہاں اتریں گے" ـــــ کیپٹن ڈاشوا نے بیٹھتے ہی ایسے لہجے
میں کہا جیسے وہ ایک لمحہ ضائع کئے بغیر اُسے جہاز سے اتار دینا
چاہتا ہو۔
"جہاں آپ بلیو کارڈ کا مال اتارتے تھے" ـــــ عمران نے
یک لخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا اور کیپٹن ڈاشوا عمران کی بات سن
کر بُری طرح چونک پڑا۔ اس کے ذہن میں ایک دھماکہ سا ہوا۔
"کک ـــــ کک ـــــ کیا مطلب۔ کیسا بلیو کارڈ" ـــــ کیپٹن
ڈاشوا نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ لیکن
اب اس کے اعصاب پوری طرح تن گئے تھے۔ اور وہ آنکھیں سکوڑے
غور سے اس معصوم سی شکل کے جاپانی نوجوان کو دیکھ رہا تھا۔
"آکسلے بار کا کارجا جو مال کورٹی میں رات کے اندھیرے میں
لوڈ کرتا تھا اور آپ اُسے اس مال کے بدلے میں بلیو کارڈ دیتے
تھے۔ اور یہ مال کورٹی میں بنے ہوئے خفیہ حصوں میں لوڈ کیا جاتا
تھا۔ میں اس مال کی بات کر رہا ہوں۔ اور اس لئے کہہ رہا ہوں کہ آپ
نے پوچھا ہے کہ ہم کہاں اتریں گے تو میں نے اپنی منزل بتا دی
ہے" ـــــ نوجوان نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔
اور کیپٹن ڈاشوا کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اُسے بھرے
بازار میں ننگا کر دیا ہو۔ اس کے ذہن میں فوراً ہی ایڈمرل اسکامر کے
الفاظ سپیشل کر دیپ گونجنے لگے۔ اس کے ہونٹ سکڑ گئے۔ اس
نے جلدی سے میز کی دراز کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ نوجوان بڑے اطمینان

SCANNED BY JAMSHED

سے بیٹھا ہوا تھا۔

"آپ غلط کہہ رہے ہیں۔ میں نے ایسا کام کبھی نہیں کیا۔ میرا ریکارڈ ہمیشہ صاف رہا ہے۔ کورٹی اس معاملے میں مشہور ہے" کیپٹن ڈاشوا نے آہستگی سے میز کی دراز کھولتے ہوئے کہا اور پھر وہ یک لخت ایک خیال کے آتے ہی رک گیا۔ اس نے دراز واپس کھینچ لیا۔ فوری طور پر وہ اس نوجوان اور اس کے سارے ساتھیوں کو ہلاک کر دینے کا فیصلہ کر چکا تھا۔ کیونکہ اب اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ تھا۔ ایڈمرل اسکامر سے وہ کہہ سکتا تھا کہ ایک ویران جزیرے پر وہ اتر گئے ہیں۔ ظاہر ہے ایڈمرل کو جب ان کی لاشیں ہی نہ ملتیں تو وہ کیا کہہ سکتا تھا۔ اور اس خیال کے تحت لاشعوری طور پر اس نے ریوالور نکال کر ان دونوں کے فوری خاتمے کا فیصلہ کیا تھا۔ لیکن پھر اُسے جہاز کے دوسرے عملے اور اس کے اور ساتھیوں کا خیال آ گیا۔ تو اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔ فوراً ہی اس نے ایک اور منصوبہ بنا لیا تھا کہ رات کی تاریکی میں ان کا شکار اس انداز میں کھیلا جائے کہ کسی کو علم نہ ہو سکے۔ چنانچہ اس نے ان کے فوری قتل کا ارادہ ترک کر دیا تھا اس لئے اس نے ہاتھ بھی دراز سے کھینچ لیا تھا۔

"کورٹی تو واقعی صاف ہے۔ لیکن کیپٹن ڈنک مار کا ڈنک ابھی موجود ہے۔ اور میں اس ڈنک کا زہر فوری طور پر نچوڑنا چاہتا ہوں" نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کا لحاظ کر رہا ہوں اور آپ اپنی حد سے بڑھ رہے ہیں

آپ فوراً میرے دفتر سے چلے جائیں"—— کیپٹن ڈاشوا نے کھولتے ہوئے ذہن سے کہا۔ وہ واقعی بڑی مشکل سے اپنے آپ کو کنٹرول کر رہا تھا۔

"سنو کیپٹن ڈاشوا۔ جو کچھ میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دو۔ اور جواب بھی درست ہونا چاہیئے۔ اور جواب بھی مجھے ابھی چاہیئے۔ اور یہ بھی سن لو۔ میرے ساتھی اس وقت جہاز میں اس ترتیب سے موجود ہیں کہ زیادہ سے زیادہ چند منٹوں کے اندر وہ تمہارے جہاز کے سارے عملے کو گولیاں مار کر ہلاک کر سکتے ہیں۔ اور اس کے بعد ظاہر ہے جہاز پر مکمل طور پر ہمارا قبضہ ہو گا۔ لیکن تمہاری موت اس وقت تک نہیں آ سکتی جب تک تم میرے سوال کا جواب نہیں دے دیتے"—— نوجوان نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اس کے دونوں ہاتھ اس کے کوٹ کی جیبوں میں تھے۔ اس کے ساتھ ہی اس کی ساتھی عورت بھی کھڑی ہو گئی تھی۔

"ک—ک—کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"—— کیپٹن ڈاشوا نے غصے کی شدت سے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔ اب غصہ اس کے کنٹرول سے باہر ہو گیا تھا۔ اور پھر اس نے انتہائی تیز رفتاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے دراز کھول کر اس میں موجود ریوالور نکال لیا۔ لیکن دوسرے لمحے اُسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ہاتھ اس کی کلائی سے ایک زوردار جھٹکے سے علیحدہ ہو گیا ہو۔ اور وہ بے اختیار چیختا ہوا لاشعوری طور پر ہاتھ کو جھٹکتا ہوا نیچے کو

SCANNED BY JAMSHED

جھٹکا۔ ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل چکا تھا۔ اور اب ایک سر... لگا ریوالور اس نوجوان کے ہاتھ میں نظر آ رہا تھا۔ اس کی ساتھی عو... کے ہاتھ میں بھی ایک چھوٹا لیکن انتہائی خطرناک ریوالور نظر آ... لگا تھا۔

"اب دونوں ہاتھ اٹھا کر دیوار کی طرف مڑ جاؤ کیپٹن ڈاشوا۔ ر... سائیلنسر لگے ریوالور کی گولی اس بار کھوپڑی میں داخل ہو جائے" نوجوان کا لہجہ اس قدر سرد تھا کہ کیپٹن ڈاشوا کے جسم میں بے اختیار سرد لہریں سی دوڑنے لگ گئیں۔ اس نے لاشعوری طور پر دونوں ہاتھ اٹھائے اور دیوار کی طرف مڑ گیا۔

"میں صرف تمہاری جیبوں کی تلاشی لوں گا۔ اس لئے مطمئن رہو" نوجوان کی سرد آواز سنائی دی۔ اور واقعی اس کے اس فقرے سے کیپٹن ڈاشوا کے موت کے خوف سے تنے ہوئے اعصاب بے اختیار ڈھیلے پڑ گئے۔ نوجوان تیز قدم اٹھاتا اس کے عقب میں آیا۔ اور اسی... کیپٹن ڈاشوا کے سر پر قیامت سی ٹوٹ پڑی۔ ابھی اس کے ذہن میں خوفناک دھماکہ ہوا ہی تھا کہ فوراً ہی دوسرا دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھوں کے سامنے سیاہ چادر پھیلنے لگی۔

میز پر رکھے ڈبے میں سے ٹیلی فون کی گھنٹی کی آواز نکلتے ہی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھے ہوئے نمبر تھری نے ہاتھ بڑھا کر ڈبے کے کنارے کو دبایا۔ دوسرے لمحے سامنے دیوار پر سکرین روشن ہو گئی۔ اور سکرین پر دریائی گھوڑے کی شکل والے ٹرسر کا چہرہ نظر آنے لگا۔

"ہیلو باس ——— میں ٹرسر بول رہا ہوں" ——— ڈبے میں سے ٹرسر کی آواز سنائی دی۔

"یس ——— نمبر تھری اٹنڈنگ یو" ——— نمبر تھری نے سرد لہجے میں کہا۔

"باس۔ نگرانی کرنے والوں نے انتہائی حیرت انگیز رپورٹ دی ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی پہلے ٹکڑیوں کی حالت میں پورے شہر کے بازاروں میں گھومتے رہے۔ وہ ہر دکان اور بار کے بورڈ کو

SCANNED BY JAMSHED

اس طرح غور سے دیکھ رہے تھے جیسے انہیں کسی مخصوص دکان کی تلاش ہو۔ بہرحال دوپہر کے بعد وہ سب مین بازار میں اکٹھے ہو گئے اس کے بعد وہ وہاں مین بازار میں موجود ایک چھوٹی سی دکان کے اندر گئے۔ لیکن کچھ دیر بعد ہی باہر نکل آئے۔ اور پھر تھوڑا ہی آگے بڑھے ہوں گے کہ دوبارہ وہ اس دکان کے اندر چلے گئے۔ جہاں دونوں بار ایک مجہول سے بوڑھے نے دروازہ کھولا تھا۔ اس بار بھی وہ کچھ دیر بعد باہر آ گئے۔ پھر وہ انہوں نے ایک ہوٹل میں کھانا کھایا اس کے بعد وہ اس ہوٹل کی عقبی طرف گلی میں چلے گئے۔ وہاں سے نکل کر وہ سیدھے منگورک بار چلے گئے۔ وہاں وہ اس کے چیف مارگاس سے ملے۔ وہاں سے واپس آنے کے بعد وہ سیدھے ہوٹل میں پہنچ گئے۔ جب کہ ان کا لیڈر ان سے علیحدہ ہو کر ایڈمرل اسکاٹ کی سرکاری رہائش گاہ پر چلا گیا۔ وہ وہاں دو تین گھنٹے رہا۔ اس کے بعد وہاں سے ایڈمرل کی سرکاری کار میں تجارتی جہازوں والی ڈاک یارڈ پر پہنچ گیا۔ اس کے ساتھی بھی ہوٹل چھوڑ کر ٹیکسیوں کے ذریعے وہاں پہنچ گئے۔ اور پھر وہ سب ایک تجارتی جہاز مال بردار جہاز کورٹی میں سوار ہو گئے۔ اور کورٹی اپنے تجارتی سفر پر روانہ ہو گیا۔ میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں اس کے مطابق کورٹی جہاز ٹوکیو سے فلپائن۔ انڈونیشیا اور پھر بحر ہند میں سفر کرتا ہوا مڈغاسکر سے جنوبی افریقہ کی بندرگاہ کیپ ٹاؤن تک جا رہا ہے"۔۔۔ ٹرنر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ جہاز مسافر بردار بھی ہے"۔۔۔ نمبر تھری نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ مکمل طور پر یہ مال بردار جہاز ہے اور سوائے جہاز کے عملے کے اور کوئی مسافر اس میں سوار نہیں ہوتا۔ لیکن عمران اور اس کے پانچ ساتھی اس میں سوار ہوئے ہیں۔ میری معلومات کے مطابق یہ جہاز اپنے مقررہ وقت سے ڈیڑھ گھنٹے بعد روانہ ہوا ہے" ٹرنر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اس کا مطلب ہوا کہ یہ لوگ جاپان سے تو دفع ہو گئے ہیں"۔۔۔ نمبر تھری نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ اب تک تو جہاز۔۔۔ کھلے سمندر میں کافی دور تک پہنچ گیا ہو گا۔ خاصا جدید اور تیز رفتار تجارتی جہاز ہے"۔۔۔ ٹرنر نے جواب دیا۔

"او کے۔ تھینک یو۔ اب میں چیف باس کو یہ اطلاع دے کر فارغ ہو جاتا ہوں"۔۔۔ نمبر تھری نے کہا اور ڈبے کے کنارے کو دبا کر اس نے سکرین آف کی اور پھر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے یہاں سے چلے جانے کی خبر سن کر اس کے اعصاب پر خاصے اطمینان بخش اثرات نمودار ہو گئے تھے۔ پھر اپنے دفتر سے اٹھ کر وہ عقبی کمرے میں آ گیا۔ پھر الماری میں موجود ٹرانسمیٹر نما مشین پر اس نے چیف باس سے کال ملانی شروع کر دی۔ دراز میں سے اس نے پھول نکال کر پہلے ہی کوٹ پر لگا دیا تھا۔ چند لمحوں بعد کال مل گئی۔ سکرین پر نقاب پوش کا چہرہ ابھر آیا۔

"ہیلو چیف باس واٹر پرنس نمبر تھری کالنگ" ۔۔۔ نقاب پوش کا چہرہ سکرین پر ابھرتے ہی نمبر تھری نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس ۔۔۔ چیف باس اٹنڈنگ" ۔۔۔ مشین میں سے چیف باس کی آواز سنائی دی۔

"باس ۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں رپورٹ دینی تھی" ۔۔۔ نمبر تھری نے کہا۔

"یس ۔۔۔ کیا رپورٹ ہے" ۔۔۔ چیف باس کی آواز سپاٹ تھی۔ اور جواب میں نمبر تھری نے ٹرسر سے ملنے والی رپورٹ حرف بحرف دوہرا دی۔

"اوہ ۔ ویری بیڈ ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ شیطان گریٹ بال کے صحیح کھوج پر چل نکلا ہے" ۔۔۔ باس کی آواز میں اس بار ہلکی سی تھرتھراہٹ تھی۔

"گریٹ بال کے کھوج ۔۔۔ کیا مطلب باس۔ میں سمجھا نہیں" ۔۔۔ نمبر تھری باس کے اس فقرے پر واقعی حیران رہ گیا تھا۔

"یانگ کے ذمے گریٹ بال کے ایک سیکشن کے لئے انتہائی حساس مشینری کی سپلائی لگائی گئی تھی۔ اور اسے خفیہ رکھنے کے لئے انتہائی پیچیدہ چکر چلایا گیا تھا تاکہ کسی کو اس کے متعلق علم نہ ہو سکے۔ یہ مشینری شوگران کی انتہائی خفیہ لیبارٹریوں سے چرائی جاتی تھی۔ اور پھر اسے فلپائن پہنچا دیا جاتا تھا۔ فلپائن سے یانگ کی

SCANNED BY JAMSHED

مخصوص لانچوں کے ذریعے اسے انتہائی خفیہ طور پر اس کے علاقے ایسٹ کوسٹ میں سٹور کیا جاتا تھا۔ جب کہ وہاں سے اسے باجان کی ایک پارٹی کے ذریعے حاصل کیا جاتا تھا اور یہ پارٹی تجارتی جہاز کورڈی تک اسے پہنچا دیتی تھی۔ اور کورڈی اسے انتہائی خفیہ طریقے سے گریٹ بال کے نزدیکی جزیرے پر اتار دیتا تھا جہاں سے ہمارا خاص گروپ اسے گریٹ بال پہنچا دیتا تھا۔ اس ساری کارروائی کا مقصد یہ تھا کہ کوئی کوشش بھی کرے تو گریٹ بال تک نہ پہنچ سکے۔ کیونکہ جو پارٹی اسے لیبارٹریوں سے چراتی تھی۔ وہ اسے فلپائن پہنچا کر فارغ ہو جاتی تھی اسے معلوم نہ تھا کہ فلپائن کے بعد یہ مشینری کہاں جاتی ہے۔ فلپائن سے یانگ اسے حاصل کر کے ایسٹ کوسٹ پہنچا دیتا تھا۔ وہاں سے یانگ ایک عام سے بوڑھے ٹورگو کو سپلائی کی اطلاع دیتا تھا۔ اور اس ٹورگو سے دوسری پارٹی رسید لے کر ایسٹ کوسٹ سے مال اٹھاتی تھی۔ اس طرح اس پارٹی کا یانگ سے براہ راست کوئی رابطہ نہ ہوتا تھا۔ وہ پارٹی کورڈی تک مال پہنچاتی تھی۔ اس لئے کورڈی کے کیپٹن ڈاشوا کو یہ قطعی علم نہ ہوتا تھا کہ مال کہاں سے آیا۔ اور کون لے آیا۔ لیکن اب تمہاری رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ عمران کسی پراسرار طریقے سے ساری کڑیاں جوڑنے میں کامیاب ہو گیا ہے اور یہ ٹورگو وغیرہ سے ہوتا ہوا جہاز کورڈی میں پہنچ چکا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اب یہ کیپٹن ڈاشوا سے اس جزیرے کا پتہ معلوم کرے گا۔ جہاں مال اتارا جاتا تھا اور یہ اس جزیرے پر پہنچ کر گریٹ بال آ سکے گا۔

SCANNED BY JAMSHED

یہ انتہائی خطرناک مسئلہ ہے" ـــــ چیف باس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

اور نمبر تھری کی آنکھیں یہ تفصیل سننے کے ساتھ ساتھ حیرت سے پھیلتی چلی گئی تھیں۔

"اوہ باس۔ یہ تو انتہائی خطرناک پرابلم پیدا ہو گیا ہے۔ میں تو یہ سوچ کر مطمئن ہو گیا تھا کہ یہ لوگ ناکام ہو کر جاپان سے جا رہے ہیں" ـــــ نمبر تھری نے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ فوری طور پر نیوی کے جنگی اور تیز رفتار ہیلی کاپٹر اغوا کر کے اس تجارتی جہاز کا تعاقب کرو اور جہاں بھی یہ نظر آئے اس پر میزائلوں کی بارش کر دو۔ اتنے میزائل پھینکو کہ جہاز کا ایک پرزہ تک سلامت نہ رہے۔ اور نہ ہی کوئی آدمی زندہ بچ سکے" ـــــ چیف باس نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس" ـــــ نمبر تھری نے جواب دیا۔

"نیوی ہیلی کاپٹر ضرور حاصل کرنا۔ ورنہ یہ عمران عام ہیلی کاپٹر کو جہاز پر پہنچنے سے پہلے ہی تباہ کر دے گا۔ نیوی ہیلی کاپٹروں کی وجہ سے اُسے شک نہ پڑے گا اور تم جہاز کو تباہ کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے" ـــــ چیف باس نے کہا۔

"یس باس۔ میں ابھی حرکت میں آ جاتا ہوں۔ اور ایک نہیں بلکہ تین ہیلی کاپٹر لے کر اس پر چڑھ دوڑتا ہوں۔ میرا خیال ہے اگر اس تجارتی جہاز پر ففٹی سیون ایم۔ ایم میزائل پھینکے جائیں تو یہ بڑا جہاز مکمل طور پر تباہ ہو سکے گا" ـــــ نمبر تھری نے کہا۔

"ہاں یہی میزائل پھینکنا۔ لیکن انتہائی ہوشیاری سے کام کرنا۔ اب میں مزید کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔ ویسے میں اس جزیرے پر موجود اپنے گروپ کو بھی الرٹ کر دیتا ہوں۔ او۔ کے" ـــــ چیف باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی نہ صرف سکرین آف ہو گئی بلکہ مشین بھی بند ہو گئی۔ نمبر تھری نے جلدی سے کالر میں لٹکا ہوا پھول واپس دراز میں ڈالا۔ اور پھر الماری کو اصل حالت میں لاتے ہوئے اس نے اس کے پٹ بند کئے اور دوڑتا ہوا واپس دفتر میں پہنچ گیا۔ اب وہ جلد از جلد اپنے گروپ کو حرکت میں لا کر اس تجارتی جہاز کو تباہ کرا دینا چاہتا تھا۔

کیپٹن ڈاشوا کے بے ہوش ہوتے ہی عمران اُسے اٹھا کر عقبی ریٹائرنگ روم میں لے آیا اور پھر اُسے بستر پر لٹا دیا۔

" جولیا ــــ نعمانی کو بلا لاؤ اس کا قدوقامت اس سے ملتا ہے میں اُسے کیپٹن ڈاشوا کے روپ میں لے آنا چاہتا ہوں۔ ورنہ یہاں ایک ہنگامہ کھڑا ہو سکتا ہے ۔ جلدی کرو۔ اور اُسے کہنا کہ سامان میں سے میک اپ باکس بھی لیتا آئے "ــــ عمران نے کیپٹن ڈاشوا کو بستر پر لٹاتے ہی مڑ کر جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے ساتھ ہی عقبی کمرے میں آ گئی تھی۔

" اچھا"ــــ جولیا نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گئی۔ عمران نے اس کمرے کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ اور پھر وہ ایک الماری میں سے نائلون کی رسی کا ایک چھوٹا بنڈل برآمد کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے جلدی سے بے ہوش پڑے ہوئے کیپٹن ڈاشوا کو الٹا اور پھر اس کے دونوں بازو پشت پر کر کے کلائیاں رسی سے باندھ دیں۔ پھر اسی طرح باقی رسی سے عمران اس کے دونوں گھٹنے باندھنے لگا ہی تھا کہ یک لخت چونک کر رک گیا۔

"میرے دماغ کی بیٹریاں اب کمزور پڑتی جا رہی ہیں شاید"ــــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کیپٹن ڈاشوا کے بندھے ہوئے ہاتھ کھولنے لگا۔ اس نے اس کے ہاتھ کھولے اور پھر اُسے سیدھا کر کے اس کا لباس اتارنے میں مصروف ہو گیا۔ اُسے اچانک خیال آیا تھا کہ جب نعمانی کیپٹن ڈاشوا کے میک اپ میں آئے گا تو لازماً اُسے لباس بھی پہننا پڑے گا اور بندھے ہوئے ہاتھوں کی وجہ سے لباس اتر نہ سکے گا۔ اس نے کیپٹن ڈاشوا کا لباس اتار کر ایک طرف رکھ دیا اب کیپٹن ڈاشوا کے جسم پر صرف انڈرویئر رہ گیا تھا۔ لباس اتارنے کے بعد اس نے اس کے ہاتھ پشت پر کر کے دوبارہ باندھے۔ اور پھر گھٹنوں کو باندھ کر اس نے ایک طرف تہہ کیا ہوا کمبل اٹھا کر اس کے جسم پر ڈال دیا۔ ابھی وہ کمبل ڈال کر ہٹا ہی تھا کہ دفتر کی طرف سے قدموں کی آوازیں ابھریں اور عمران تیزی سے دروازے کی طرف مڑا۔ لیکن دوسرے لمحے نعمانی اور جولیا اندر داخل ہوئے۔ نعمانی کے ہاتھ میں ایک بریف کیس تھا۔

" نعمانی ــــ جلدی سے اپنا لباس اتار کر اس کیپٹن ڈاشوا کا لباس پہن لو۔ اور پھر اس کا چہرہ دیکھ کر میک اپ بھی کر لو۔ میں اس دوران جولیا سمیت باہر دفتر میں بیٹھتا ہوں۔ شاید کسی کی کال بھی آ جائے "ــــ عمران نے نعمانی سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور پھر جولیا

SCANNED BY JAMSHED

کے ہمراہ اس عقبی کمرے سے نکل کر دفتر میں آگیا۔ وہاں پہنچے ہو
ابھی انہیں تھوڑی سی دیر گزری ہو گی کہ میز پر رکھا ہوا ٹیلی فون بج اٹھا
اور عمران نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ——— عمران کے حلق سے کیپٹن ڈاشوا جیسی آواز نکلی
لیکن لہجہ بے حد کرخت تھا۔

"میں کم بول رہا ہوں کیپٹن۔ میں نے سوچا کہ آپ راؤنڈ پر نہیں
آئے۔ اس لئے آپ کو کال کروں" ——— دوسری طرف سے
ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"میں آنے والوں سے انتہائی اہم گفتگو میں مصروف ہوں۔ اس
لئے مجھے اب ڈسٹرب نہ کرنا۔ میں فارغ ہو کر خود ہی راؤنڈ پر آجاؤں
گا" ——— عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ کچھ معلوم ہوا باس کہ یہ سپیشل گروپ کس مقصد کے
لئے جہاز پر آیا ہے" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مقصد ——— کیا مطلب" ——— عمران نے چونک کر پوچھا۔

"باس۔ کہیں یہ بلیو سپلائی کے سلسلے میں نہ آئے ہوں"۔
دوسری طرف سے کم نے کہا۔

"اوہ۔ تمہیں اس کا خیال کیسے آیا" ——— عمران نے کہا۔

"باس۔ کسی سپیشل گروپ کا ایک قطعی تجارتی جہاز کے ذریعے
سفر کرنے کا مجھے تو کوئی مقصد سمجھ میں نہیں آتا۔ ایسے لوگ تو سرکاری
لانچوں یا آبدوزوں یا پھر عام مسافر جہازوں کے ذریعے سفر کرتے
ہیں تاکہ ان پر کوئی شک نہ کر سکے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ کہیں یہ
سا ہو کہ اس بلیو سپلائی کے سلسلہ میں نہ ہو" ——— کم نے جواب
دیا۔ اس کی آواز بلیو سپلائی کی بات کرتے وقت کافی ہلکی ہو گئی تھی۔
اور عمران اس کے ہلکی آواز کرنے کا بھی مطلب بخوبی سمجھ گیا تھا کہ اس
کے خیال کے مطابق وہ اپنی گفتگو صرف کیپٹن ڈاشوا تک ہی محدود رکھنا
چاہتا تھا اُسے معلوم تھا کہ دفتر میں دوسرے لوگ بھی موجود ہیں۔
اور وہ یہ گفتگو ان کے کانوں تک نہ پہنچانا چاہتا تھا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ ان کا مشن دوسرا ہے" ——— عمران نے
کرخت لہجے میں جواب دیا اور رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے نعمانی کمرے
میں داخل ہوا۔ اور عمران کے چہرے پر اُسے دیکھ کر تحسین کے آثار
ابھر آئے۔ کیونکہ نعمانی نے واقعی کیپٹن ڈاشوا کا بڑا شاندار میک اپ
کیا تھا۔

"تم اب یہاں دفتر میں بیٹھو۔ جولیا بھی تمہارے ساتھ رہے گی۔
تاکہ اگر کوئی دفتر میں آجائے تو جولیا کی موجودگی کی وجہ سے تمہارا
دفتر میں بیٹھنے کا جواز بن سکے۔ میں اس دوران اس کیپٹن ڈاشوا
سے ضروری معلومات حاصل کرتا ہوں" ——— عمران نے کیپٹن ڈاشوا
کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں خیال رکھوں گا کہ آپ ڈسٹرب نہ ہوں" ———
نعمانی نے بھی کیپٹن ڈاشوا کی آواز کی نقل کرتے ہوئے کہا۔ لیکن وہ
پوری طرح نقل کرنے میں کامیاب نہ ہوا تھا۔ اس لئے عمران نے
اُسے چند پوائنٹس بھی بتلائے اور کیپٹن ڈاشوا کا ملازموں کے ساتھ لہجے
سے بھی اُسے آگاہ کیا۔

"اب ٹھیک ہے۔ اب میں سنبھال لوں گا" ـــــــ نعمانی نے
بولتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے اطمینان بھرے انداز میں اثبا
میں سر ہلا دیا۔

"سنو۔ یہاں کوئی ماتحت کم نامی ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ
کا عہدہ کیا ہے۔ بہرحال وہ کیپٹن کا قریبی ماتحت ہی لگتا ہے
سکتا ہے سب کیپٹن ہو۔ اس کا فون آیا تھا" ـــــــ عمران نے اُسے
سمجھاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے کم سے ہونے والی تمام
بھی دوہرا دی۔

"تم نے اس کا خاص طور پر خیال رکھنا ہے" ـــــــ عمران نے کہا
اور نعمانی نے سر ہلا دیا۔

"اب تم کرسی پر بیٹھو اور جولیا سے گپیں ہانکو۔ میں اس کیپٹن سے
دو دو ہاتھ کر لوں۔ ویسے اپنے اپنے مقدر کی بات ہے۔ اگر یہ کیپٹن
ڈاشوا میرے قد و قامت کا ہوتا تو کم از کم مجھے گپیں ہانکنے کا تو
مل جاتا۔ بڑا عرصہ ہو گیا ہے میں نے ہانکا ہی کچھ نہیں ہے۔ اور جب
ہانکنے کے لئے مس جولیا ہو تو پھر تو اسے واقعی مقدر ہی کہا جا
ہے" ـــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے عقبی کمرے
کی طرف بڑھ گیا۔ نعمانی کے ہنسنے کی آواز اُسے اپنے عقب میں سنائی
دی۔ جب کہ جولیا کا منہ بن گیا تھا۔ عمران نے مڑ کر دروازہ بند کرتے
ہوئے اس کی بگڑی ہوئی شکل دیکھی تو بے اختیار ہنستے ہوئے اس
نے دروازہ بند کیا۔ اور پھر وہ بستر پر پڑے ہوئے کیپٹن ڈاشوا کے
پاس پہنچ گیا۔ اس نے کمبل کھینچ کر ایک طرف ڈالا اور ہاتھوں سے

اس کی ناک اور منہ بیک وقت بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی کیپٹن ڈاشوا
کے جسم میں حرکت پیدا ہونے لگی تو عمران نے ہاتھ ہٹا لئے۔ تھوڑی
دیر بعد کیپٹن ڈاشوا کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور اس کے
ساتھ ہی اس کے حلق سے خود بخود کراہیں سی نکلنے لگیں۔

"ابھی سے کیپٹن صاحب۔ ابھی تو میں نے کارروائی شروع ہی
نہیں کی" ـــــــ عمران نے زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔
اور پھر جیب سے ریوالور نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔

"تت ـــــ تت ـــــ تم کیا چاہتے ہو۔ میں سچ کہہ رہا ہوں کہ مجھے
کسی خفیہ سپلائی کے بارے میں علم نہیں ہے" ـــــــ کیپٹن ڈاشوا
نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔ وہ چونکہ صرف ایک تجارتی بحری جہاز کا
کپتان تھا اس لئے اس کی زندگی میں ایسے واقعات کبھی نہ آئے
ہوں گے۔ یہی وجہ تھی۔ کہ وہ سخت خوفزدہ نظر آ رہا تھا۔

"اس خفیہ سپلائی کو بلیو سپلائی کہتے ہیں اور میرے آدمیوں نے
تمہارے ماتحت کم سے پوری تفصیلات حاصل کر لی ہیں۔ اور وہ
بے چارہ کم اب تک سمندری مچھلیوں کی خوراک بھی بن چکا ہو گا۔
لیکن چند پوائنٹس وضاحت طلب رہ گئے ہیں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں
کہ تم اپنی زبان سے یہ ساری تفصیلات مجھے بتاؤ" ـــــــ عمران نے
ریوالور کا چیمبر کھول کر اس میں موجود ساری گولیاں جھٹک جھٹک اپنی
ہتھیلی پر جمع کرتے ہوئے کہا۔

"کک ـــــ کک ـــــ کیا تم نے کم کو مار ڈالا" ـــــــ کیپٹن ڈاشوا
اور زیادہ خوفزدہ ہو گیا۔

SCANNED BY JAMSHED

"ظاہر ہے جو ذرا مزاحمت کرے گا ۔ اسے مرنا ہی پڑے گا ۔ وہ بہرحال ماتحت تھا اور تم ایک بڑے تجارتی جہاز کے کپتان ہو ۔ تمہاری موت شایان شان ہونی چاہیئے ۔ اس لئے میں تمہیں پورا چانس دینا چاہتا ہوں ۔ ادھر دیکھو ۔ میں نے ریوالور کے چیمبر سے ساری گولیاں نکال لی ہیں ۔ صرف ایک گولی میں تمہارے سامنے چیمبر کے ایک خانے میں ڈالوں گا ۔ اور پھر چیمبر کو گھما دوں گا ۔ آٹھ خانوں میں سے ایک خانے میں گولی ہوگی ۔ جب کہ باقی سات خالی ہوں گے ۔ گھومنے کے بعد نجانے کون سا خانہ ٹریگر کے سامنے آ جائے ۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ پہلی بار ٹریگر دباتے ہی تمہاری کھوپڑی سینکڑوں ٹکڑوں میں تبدیل ہو جائے یا پھر تمہیں دوسرا تیسرا چانس مل جائے ۔ بہرحال اگر تم بہت زیادہ ہی خوش قسمت ثابت ہوئے تو سات چانس تمہیں مل سکتے ہیں آٹھواں بہرحال نہیں مل سکتا" ——— عمران نے اس پر اپنی پرانی ترکیب آزماتے ہوئے کہا ۔

"مم ——— مم ——— میں کہتا ہوں کہ مجھے کچھ معلوم نہیں" ——— کیپٹن ڈاشوا نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا ۔ عمران نے البتہ بڑے اطمینان سے ایک گولی چیمبر میں ڈالی اور پھر باقی گولیاں جیب میں ڈال کر اس نے چیمبر کو تیزی سے گھما دیا ۔

"اوکے ۔ اب میں صرف تین تک گنوں گا ۔ اس کے بعد ٹریگر دبا دوں گا ۔ ایک ......" ——— عمران نے کہا اور ساتھ ہی گنتی شروع کر دی ۔ کیپٹن ڈاشوا کے چہرے پر یک لخت پسینہ پھوٹ نکلا ۔ اور اتنی تیزی سے بہنے لگا جیسے آبشار بہہ رہا ہو ۔

SCANNED BY JAMSHED

"دو ۔ تین" ——— عمران نے کہا اور ٹریگر دبا دیا ۔ کھٹک کی ہلکی سی آواز ابھری اور کیپٹن ڈاشوا کا چہرہ موت کے خوف سے سیاہ پڑ گیا ۔

"ایک چانس تم نے حاصل کر لیا ۔ اب میں پھر گنتی شروع کرتا ہوں ایک ......" ——— عمران نے سرد لہجے میں کہا ۔

"بب ——— بب ——— بتاتا ہوں ۔ فار گاڈ سیک ۔ اسے ہٹا لو ۔ میں سب کچھ بتا دیتا ہوں ۔ مجھے مت مارو" ——— یک لخت کیپٹن ڈاشوا نے بڑی طرح گھگھیاتے ہوئے کہا ۔ اس کی آنکھیں موت کے شدید خوف کی وجہ سے دھندلا سی گئی تھیں ۔

"بولنا شروع کر دو ۔ ورنہ گنتی جاری رہے گی" ——— عمران نے سرد لہجے میں کہا ۔

"بلیو سپلائی کا دھندہ کم نے شروع کیا ۔ میں ایک بار جوئے میں لاکھوں ڈالر ہار گیا ۔ میرے پاس رقم نہ تھی ۔ اس لئے مجھے ایک آدمی کی ضمانت پر ایک ماہ کی مہلت مل گئی ۔ لیکن میری ساری جائیداد بھی اتنی مالیت کی نہ تھی کہ میں یہ رقم ادا کر سکتا ۔ چنانچہ میں بے حد پریشان ہو گیا ۔ اور خودکشی کے بارے میں سوچنے لگا ۔ کم میرا اسسٹنٹ ہے ۔ اسے جب معلوم ہوا تو اس نے مجھے کہا ۔ کہ ایک بہت بڑی پارٹی خفیہ سپلائی کرانا چاہتی ہے ۔ اس سے لاکھوں ڈالر آسانی سے حاصل کئے جا سکتے ہیں میں اس جوئے والی مجرم تنظیم کے خوف کی وجہ سے آمادہ ہو گیا ۔ اور دو تین سپلائیوں کے ساتھ ہی میرا ادھار اتر گیا اور کام بھی بالکل محفوظ تھا ۔ اس لئے مزید بھی جاری رہا ۔

SCANNED BY JAMSHED

اور میں نے اس رقم سے خوب عیش کی ۔ اب یہ سپلائی بند ہوگئی ہے
کیپٹن ڈاشوا نے رک رک کر تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا ۔

" تم کہاں یہ سپلائی اتارتے تھے " ——— عمران نے سرد لہجے میں پوچھا ۔

" بحر ہند میں ایک کافی بڑا جزیرہ ہے ۔ جسے اکالیگا کہتے ہیں یہ جزیرہ انتہائی گھنے جنگلات سے بھرا ہوا ہے ۔ یہاں باقاعدہ کوئی آبادی نہیں ہے ۔ البتہ صرف وہاں کے چند قدیم قبائل رہتے ہیں سپلائی اکالیگا میں اتاری جاتی تھی " ——— کیپٹن ڈاشوا نے جواب دیا ۔

" کون وصول کرتا تھا سپلائی " ——— عمران نے پوچھا ۔

" ساحل پر لوگ موجود ہوتے تھے ۔ ان کے چہرے نقابوں سے ڈھکے ہوتے تھے ۔ ان کے لیڈر کا نقاب سرخ ہوتا تھا ۔ وہی سپلائی وصول کرتا تھا ۔ ہم اسے صرف سرخ نقاب پوش کہتے تھے " ——— کیپٹن ڈاشوا نے جواب دیا ۔

" وہ تم لوگوں سے بولتا تو ہوگا ۔ اس کی آواز سے اس کی قومیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے " ——— عمران نے پوچھا ۔

" وہ ساری گفتگو کم سے ہی کرتا تھا ۔ میں تو بس کیپٹن کی حیثیت سے ساتھ رہتا تھا ۔ ویسے میرا اندازہ ہے کہ یہ شخص لہجے کے لحاظ سے فلپائنی ہو سکتا ہے " ——— کیپٹن ڈاشوا نے جواب دیا ۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کچھ اور پوچھتا اسے باہر دفتر میں کسی کے زور زور سے بولنے کی آوازیں سنائی دیں ۔ وہ آواز سے ہی پہچان گیا کہ بولنے والا کم ہے ۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے ڈاشوا کی کنپٹی پر انگلی کا ہک اس طرح مارا کہ پہلی ضرب سے ہی ڈاشوا بغیر کوئی آواز نکالے بے ہوش ہوگیا ۔ عمران نے کمبل کھینچ کر اس کے منہ پر ڈالا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا ۔

" لیکن باجان نیوی کے ہیلی کاپٹروں کا کھلے سمندر میں چیکنگ کا کیا مقصد ہو سکتا ہے " ——— دروازہ کھولتے وقت عمران کے کانوں میں نعمانی کی آواز پڑی ۔ نعمانی کیپٹن ڈاشوا کے لہجے میں بات کر رہا تھا ۔

" کیا بات ہے کیپٹن ۔ یہ باجان نیوی کا کیا ذکر ہو رہا ہے ۔ میں آرام کر رہا تھا کہ مجھے یہ الفاظ سنائی دیئے ہیں " ——— عمران نے دروازہ کھول کر دفتر میں داخل ہوتے ہوئے کہا ۔ اس نے اپنی آنکھوں کو اس انداز میں سکیڑ لیا تھا جیسے واقعی وہ آنکھیں بند کئے آرام کر رہا تھا ۔ دفتر میں ایک لمبا تڑنگا اور سخت چہرے والا آدمی کھڑا تھا ۔

" مسٹر عمران ——— باجان نیوی کے تین ہیلی کاپٹر جہاز کے اوپر موجود ہیں ۔ انہوں نے ٹرانسمیٹر پر کال کر کے پوچھا ہے کہ کیا کورنٹی میں کوئی ایسا گروپ سوار ہوا ہے جس میں ایک عورت اور پانچ مرد شامل ہوں ۔ جب مسٹر کم نے انہیں بتایا کہ ہاں ایسا گروپ سوار ہوا ہے ۔ اور یہ گروپ باجان نیوی کا سپیشل گروپ ہے تو انہوں نے حکم دیا ہے کہ اس گروپ کو فوراً ایک لانچ پر سوار کر کے جہاز سے دور بھیج دیا جائے تاکہ وہ انہیں گرفتار کر سکیں ورنہ ان کے پاس ایسے احکامات ہیں کہ وہ پورے جہاز کو میزائلوں سے اڑا دیں گے ۔ انہوں

SCANNED BY JAMSHED

نے اس کام کے لئے صرف دس منٹ کا وقت دیا ہے"۔ نعمانی نے کیپٹن ڈاشوا کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کہاں کال آئی ہے"۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ٹرانسمیٹر روم میں"۔۔۔ اس بار کم نے کرخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے۔۔۔ آیئے۔ میں خود بات کرتا ہوں۔ انہیں ضرور کوئی غلط فہمی ہوتی ہوگی"۔۔۔ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

نعمانی بھی اس کے ساتھ ہی دروازے کی طرف چل پڑا۔ کم بھی ہونٹ چباتا ہوا ان کے ساتھ چل پڑا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ٹرانسمیٹر روم میں پہنچ گئے۔

"اوہ کیپٹن۔۔۔ وہ لوگ بار بار دھمکیاں دے رہے ہیں"۔۔۔ ان کے اندر داخل ہوتے ہی وہاں موجود آپریٹر نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میری بات کراؤ ان سے"۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور آپریٹر نے سر ہلاتے ہوئے جلدی سے ایک ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔ بات کیجئے اوور"۔۔۔ آپریٹر نے بٹن دبا کر چیختے ہوئے کہا۔

"کس سے بات کریں۔ اب صرف چھ منٹ باقی رہ گئے ہیں۔ چھ منٹ بعد پورا جہاز میزائلوں سے تباہ کر دیا جائے گا اوور"۔

دوسری طرف سے ایک چیختی ہوئی کرخت آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔۔۔ میں چیف سپیشل ایجنٹ بول رہا ہوں۔ آپ کون ہیں پورا تعارف کرائیں اوور"۔۔۔ عمران نے چیختے ہوئے کہا۔

"صرف پانچ منٹ باقی رہ گئے ہیں صرف پانچ منٹ۔ اور یہ مہلت بھی ہم اس لئے دے رہے ہیں تاکہ یہ عظیم الشان جہاز بچ سکے ورنہ ہمیں احکامات یہی دیئے گئے ہیں کہ ہم بغیر کوئی بات کئے جہاز تباہ کر دیں اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے بولنے والے نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ جہاز تباہ نہ کریں ہم خود لانچ میں جہاز سے چلے جاتے ہیں۔ لیکن پانچ منٹ میں ایسا نہیں ہوسکتا۔ لانچ جہاز سے علیحدہ ہونے اور اس پر سوار ہونے اور پھر جہاز سے دور جانے میں کافی وقت لگ جائے گا۔ کم از کم بیس پچیس منٹ اوور" عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے۔۔۔ مزید دس منٹ دے دیتا ہوں۔ لیکن دس منٹ کے اندر اندر لانچ جہاز سے باہر سمندر میں ہمیں نظر آجانی چاہیئے ورنہ اوور"۔۔۔ اس بار بولنے والے نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور آپریٹر کو ٹرانسمیٹر آف کرنے کا اشارہ کیا۔

"مسٹر کم۔ جہاز کو تباہی سے بچانا ہم سب کا فرض ہے۔ بعد میں غلط فہمی دور ہوتی رہے گی۔ آپ فوراً ایک بڑی لانچ جہاز سے

اتارنے کے انتظامات کریں" ـــــــ عمران نے کم سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کیپٹن کے ساتھ سیکورٹی ایریے میں پہنچیں میں آپ کے ساتھیوں کو اکٹھا کر کے وہاں لے آتا ہوں" ـــــــ کم نے جلدی سے کہا۔ اور دوڑتا ہوا ٹرانسمیٹر روم سے باہر نکل گیا۔

"آیئے کیپٹن" ـــــــ عمران نے نعمانی سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر وہ تینوں ہی ٹرانسمیٹر روم سے نکل کر دوڑتے ہوئے جہاز کے اس حصے میں پہنچ گئے جہاں حفاظتی کشتیاں اور لانچیں موجود تھیں نعمانی نے وہاں موجود افراد کو ایک لانچ جہاز سے نیچے اتارنے کے لئے کہا اور اس کے حکم کی تعمیل شروع ہو گئی۔ چند لمحوں بعد ہی عمران کے باقی ساتھی بھی دوڑتے ہوئے وہاں پہنچ گئے۔ ان سب کے چہروں پر سوالیہ نشانات موجود تھے۔ لیکن عمران کے چہرے پر موجود سنجیدگی دیکھتے ہوئے وہ خاموش رہے۔

"کیپٹن ـــــــ ہم غوطہ خوری کے لباس پہن کر جانا چاہتے ہیں اور اسلحہ بھی ساتھ لے جانا چاہتے ہیں۔ آپ ان ہیلی کاپٹروں کو مطمئن کرنے کے لئے چھ ملاحوں کو اس لانچ پر چڑھا دیں۔ تاکہ یہ لوگ فوراً جہاز کو تباہ نہ کر سکیں" ـــــــ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــــ حکم کی تعمیل کی جائے کم" ـــــــ نعمانی نے کیپٹن ڈاشوا کے لہجے میں کم سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مگر کیپٹن" ـــــــ کم نے ہچکچاتے ہوئے کچھ کہنا چاہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو ہم جہاز کی تباہی کا خطرہ مول نہیں لے سکتے" ـــــــ نعمانی نے انتہائی غصیلے انداز میں کہا۔ اور کم نے مڑ کر ملاحوں کو احکامات دینے شروع کر دیئے۔ اور پھر سمندر میں اترنے والی لانچ میں چھ ملاح چڑھ گئے۔ یہ حصہ چونکہ باقی جہاز سے کافی دور تھا۔ اس لئے وہاں کم ملاح ہی موجود تھے۔ انہیں آسمان پر کافی بلندی پر پرواز کرتے ہوئے نیوی کے تین بڑے جنگی ہیلی کاپٹر صاف دکھائی دے رہے تھے۔

جیسے ہی ملاح جہاز سے کود کر لانچ میں سوار ہوئے۔ عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کے ساتھ کھڑا ہوا کم چیختا ہوا اچھل کر فرش پر جا گرا۔ اس کے نیچے گرتے ہی عمران کی لات بازو سے بھی زیادہ تیزی سے گھومی اور نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا کم کنپٹی پر ضرب کھا کر ایک دھماکے سے دوبارہ گرا اور ساکت ہو گیا۔

"نعمانی۔ جلدی سے ان ملاحوں کو حکم دو کہ وہ لانچ لے کر جہاز سے کافی دور چلے جائیں" ـــــــ عمران نے تیز لہجے میں نعمانی سے کہا۔ اور نعمانی نے آگے بڑھ کر اونچی آواز میں لانچ میں موجود ملاحوں کو حکم دینا شروع کر دیا۔ اور لانچ انتہائی تیزی سے جہاز سے ہٹ کر دور سمندر میں جانے لگی۔ عمران اور اس کے ساتھی وہیں کھڑے ایک بڑی سی کھڑکی سے لانچ کو دور جاتے دیکھتے رہے۔ عمران کے چہرے پر بے پناہ سنجیدگی تھی۔ لانچ جب کافی دور نکل گئی تو اچانک ایک ہیلی کاپٹر نے تیزی سے غوطہ لگایا اور دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر سے ایک خوفناک میزائل نکلا اور پلک جھپکنے میں وہ لانچ سے ٹکرایا۔ آگ کا شعلہ سا بلند ہوا۔ اور لانچ اپنے آدمیوں سمیت ہزاروں

SCANNED BY JAMSHED

SCANNED BY JAMSHED

ٹکڑوں میں تبدیل ہوگئی۔ انسانی اعضا کے ساتھ ساتھ لانچ کے ٹکڑے
سمندر میں تیرتے دکھائی دینے لگے۔ دوسرے لمحے دوسرے
ہیلی کاپٹر نے غوطہ مارا اور اس نے عین اس جگہ پر خوف ناک
بے تحاشا فائرنگ شروع کر دی جہاں ایک لمحے پہلے لانچ موجود
تھی۔ وہ گولیوں کی بارش کرتا ہوا اوپر کو اٹھا ہی تھا کہ تیسرے
ہیلی کاپٹر نے غوطہ لگایا اور اس نے چھوٹے چھوٹے تین میزائل
اس جگہ پر فائر کر دیئے۔ سمندر کا پانی کسی فوارے کی طرح اوپر کو
اچھلا اور ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوتا گیا۔ اور پھر ایک لمبا راؤنڈ لیتے
ہوئے تینوں ہیلی کاپٹر تیزی سے فضا میں اوپر اٹھتے چلے گئے۔

"آؤ میرے ساتھ نعمانی۔ باقی لوگ یہیں رہیں گے اس کم کو سی
ڈرم کے پیچھے چھپا دو" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور پھر نعمانی
ساتھ لئے وہ دوڑتا ہوا واپس ٹرانسمیٹر روم کی طرف بڑھ گیا۔

جیسے ہی وہ ٹرانسمیٹر روم میں داخل ہوئے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی
تیز آواز نکلی۔ اور نعمانی کے اشارے پر آپریٹر نے جلدی سے ٹرانسمیٹر
کا بٹن آن کر دیا۔ اُسی لمحے عمران کا ہاتھ ایک بار پھر گھوما اور آپریٹر
چیختا ہوا اچھل کر فرش پر گر گیا۔ اس دبلے پتلے نوجوان کے لئے ایک
ہی ضرب کافی ثابت ہوئی۔

"ہیلو ہیلو ——— چیف آف نیول ایکشن گروپ کالنگ کیپٹن
آف کورٹی اوور" ——— ٹرانسمیٹر سے اُسی آدمی کی چیختی ہوئی آواز
سنائی دی جو پہلے بول رہا تھا۔

"یس ——— کیپٹن ڈاشوا اٹنڈنگ اوور" ——— عمران نے اس بار
کیپٹن ڈاشوا کے لہجے میں جواب دیا۔

"اس گروپ کا کوئی آدمی جہاز میں تو نہیں رہ گیا اوور" ——— دوسری
طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایک عورت اور پانچ مرد آئے تھے۔ ان سب نے پہلے سے
ہی ملاحوں جیسا لباس پہن رکھا تھا۔ اور وہ خود ہی اپنی مرضی سے اس
لانچ پر سوار ہو گئے تھے۔ ان کے لیڈر کی بات میں نے سنی تھی۔ وہ
اپنے ساتھیوں سے کہہ رہا تھا کہ میں ٹرانسمیٹر پر ایڈمرل اسکامر سے
بات کر کے سب کچھ سنبھال لوں گا۔ لیکن تم نے انہیں بغیر کوئی مہلت
دیئے میزائلوں سے اڑا دیا۔ حالانکہ ان کو جہاز پر ایڈمرل اسکامر نے
بھیجا تھا۔ لازماً ان کا تعلق بھی نیوی سے ہی ہو گا پھر تم نے ایسا کیوں
کیا اوور" ——— عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔

"کیپٹن ڈاشوا۔ ان کا کوئی تعلق نیوی سے نہ تھا۔ یہ پاجان کے
دشمن ایجنٹ تھے۔ اور انتہائی خطرناک۔ انہوں نے ایڈمرل صاحب
کو بھی دھوکا دیا تھا۔ اس لئے جیسے ہی انہیں اس دھوکے کا علم ہوا
انہوں نے ان کی فوری موت کے احکامات صادر کر دیئے۔ وہ تو
اس قدر غصے میں تھے کہ انہوں نے پورا جہاز اڑا دینے کے احکامات
دے دیئے تھے۔ لیکن میں نے سوچا کہ ہمارا مقصد تو ان کا خاتمہ ہے۔
جہاز کے تباہ ہونے سے بین الاقوامی پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔
اس لئے میں نے انہیں لانچ پر سوار کر کے دور بھیجنے کے لئے کہا تھا۔
ورنہ دوسری صورت میں مجھے لازماً جہاز تباہ کرنا پڑتا۔ اب تم بے فکر
ہو کر جہاز لے جا سکتے ہو۔ اور سنو۔ یہ سارا واقعہ حکومت کا ٹاپ

سیکرٹ ہے ۔ اس لئے اگر تم نے یا تمہارے عملے نے اس کا
سے ذکر کیا تو پھر تمہیں بھی عبرت ناک موت کا مزہ چکھنا پڑے گا اوور،
دوسری طرف سے بولنے والے نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔
" ٹھیک ہے ۔ میں سمجھ گیا ۔ بہرحال یہ حکومت کا مسئلہ ہے ۔ میرا نہیں ۔ میں تو صرف ایڈمرل صاحب کے احکامات کی وجہ سے انہیں جہاز پر چڑھا لینے پر مجبور ہو گیا تھا ۔ ورنہ تجارتی جہاز میں کسی غیر متعلق آدمی کا سوار ہونا خود میرے اور جہاز کے لئے بھی خطرناک ہو سکتا تھا بہرحال جہاز کو بچانے کے لئے میں ذاتی طور پر تمہارا مشکور ہوں اوور" عمران نے کہا۔

" اوکے ۔ اوور اینڈ آل " ۔۔۔ دوسری طرف سے مطمئن لہجے میں جواب دیا گیا اور ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" اب ہمیں جلد از جلد یہ جہاز چھوڑنا ہو گا ۔ جلدی میرے ساتھ آؤ۔ باقی ملاحوں کو بھی مطمئن کرو ۔ اور راشن کے تھیلے بھی وہاں سیکورٹی ایریا میں بھجواؤ " ۔۔۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا ۔ اور نعمانی نے سر ہلا دیا ۔ ظاہر ہے وہ کیا جواب دے سکتا تھا ۔ عمران نعمانی کے ساتھ جب واپس سیکورٹی ایریے میں پہنچا تو سیکورٹی ایریے سے باہر بیس بائیس افراد جو جہاز کے عملے سے متعلق تھے کھڑے تھے ۔ ان کے چہروں پر غصے اور رنج کے ملے جلے تاثرات تھے۔

" تم یہاں کیوں اکٹھے ہو ۔ جاؤ اپنا کام کرو ۔ یہ اہم سرکاری مسئلہ

SCANNED BY JAMSHED

تھا ۔ لیکن میں اپنے آدمیوں کی موت پر حکومت باچان کو ملا کر رکھ دوں گا ۔ حکومت باچان کو نہ صرف میرے آدمیوں کی جانوں کا معاوضہ دینا ہو گا بلکہ ان کے بدلے میں سرکاری افراد کو بھی پھانسی پر چڑھانا ہو گا ۔ اور اب میں نے یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ یہ لوگ جو جہاز پر سوار ہوئے ہیں اب مزید جہاز پر نہیں رہ سکتے ۔ میں نے انہیں کہہ دیا ہے کہ میں انہیں اب مزید ایک لمحے کے لئے بھی جہاز پر برداشت نہیں کر سکتا ۔ چنانچہ یہ طے ہوا ہے کہ میں انہیں لانچ پر بٹھا کر قریب ترین جزیرے پر چھوڑ کر لانچ لے کر واپس آ جاؤں گا ۔ اس دوران جہاز چلتا رہے گا ۔ تم اپنی اپنی ڈیوٹی پر پہنچو ۔ جلدی کرو " ۔۔۔ نعمانی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا ۔ موقع کی مناسبت کے لحاظ سے اس نے جس انداز میں معاملے کو ڈیل کیا تھا اس سے عمران جیسا شخص بھی دل ہی دل میں اس کی ذہانت پر شاباش کہہ رہا تھا۔

" یس کیپٹن " ۔۔۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا ۔ اور تیزی سے واپس مڑ گیا ۔ اس کے ساتھ ہی باقی افراد بھی واپس مڑ گئے ۔

عمران نے ایک بڑی اور طاقتور انجن والی لانچ کا انتخاب کیا اور پھر عمران کی ہدایات پر نعمانی نے ایمرجنسی سامان لانچ پر لدوانا شروع کر دیا ۔ چند لمحوں بعد خوراک کے تھیلے بھی آ گئے اور انہیں لانچ میں رکھ دیا گیا ۔

" اس تم کو بھی اٹھا کر لانچ کے اندر کونے میں ڈال دو ۔ اس پر ترپال ڈال دو ۔ جلدی کرو " ۔۔۔ عمران نے کیپٹن شکیل سے کہا ۔ اور چند لمحوں میں ہی ڈرم کی اوٹ میں بے ہوش پڑے تم کو لانچ میں منتقل کر

SCANNED BY JAMSHED

دیا گیا۔ اس پر ترپال ڈال دی گئی۔ اور پھر عمران نے خود ہی اپنے ساتھیوں کی مدد سے لانچ کو جہاز میں بنے ہوئے مخصوص حصے سے سمندر میں اتارا اور وہ سب لانچ پر اتر گئے۔ سب سے آخر میں نعمانی لانچ پر اترا۔ عمران نے لانچ کا انجن سٹارٹ کیا۔ اور لانچ انتہائی تیز رفتاری سے سمندر میں تیرتی ہوئی جہاز سے دور جانے لگی۔ نعمانی جہاز کی طرف منہ کئے کھڑا ہاتھ ہلا رہا تھا۔ کیونکہ جہاز کے عرشے پر اسے آدمیوں کے سر دکھائی دے رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد لانچ جہاز سے اتنی دور پہنچ گئی کہ اب صرف جہاز کا ہیولہ ہی نظر آ رہا تھا۔

"آخر اس ساری حماقت کا فائدہ۔ جب وہ ہیلی کاپٹر چلے ہی گئے تھے تو اب ہم جہاز میں زیادہ محفوظ رہتے۔ اگر ملاحوں سے خطرہ تھا تو نعمانی کیپٹن کے روپ میں انہیں آسانی سے کنٹرول کر سکتا تھا۔ اور اگر کنٹرول نہ بھی ہوتے تو ہم ان سب کا خاتمہ کر کے بھی جہاز پر قبضہ کر سکتے تھے۔ اب ہم کھلے سمندر میں کہاں دھکے کھاتے پھریں گے۔ خوراک بھی محدود ہے اور ظاہر ہے فیول بھی ایک حد تک ہی کام دے گا"۔۔۔ جولیا نے اچانک پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"جس جہاز کو تم محفوظ سمجھ رہی ہو۔ وہی سب سے غیر محفوظ تھا جہاز کے عملے کا کوئی مسئلہ نہ تھا۔ مجھے یقین ہے کہ ابھی یہ ہیلی کاپٹر واپس پلٹیں گے اور پھر انہوں نے بغیر کوئی مہلت دیئے اس جہاز کو تباہ کر دینا ہے"۔۔۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"وہ کیوں۔۔۔ اب وہ جہاز کو کیوں تباہ کریں گے"۔۔۔ جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"جہاں تک میں نے ان ہیلی کاپٹر والوں کی گفتگو سے اندازہ لگایا ہے ان کا تعلق واٹر پاور سے ہے۔ انہیں یقیناً ہمارے اس جہاز تک پہنچنے کی اطلاع مل گئی ہے۔ اور ہمارا اس جہاز تک پہنچ جانا ان کے لئے شدید خطرے کا الارم ہے۔ اس لئے ان کے باس نے اتنے بڑے تجارتی جہاز کو تباہ کرنے کا حکم دے دیا۔ لیکن شاید اس گروپ کے لیڈر کو اتنے بڑے جہاز کو تباہ کرنے کا حوصلہ نہ ہوا۔ اس لئے اس نے ہمیں لانچ پر جہاز سے دور بھیجنے کا حکم دیا۔ اور تم نے دیکھا کہ جیسے ہی لانچ جہاز سے دور ہوئی انہوں نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر اس پر میزائل فائر کر دیئے۔ لیکن جب اس واٹر پاور کے چیف کو اس مشن کی اطلاع ملے گی اس نے لازماً انہیں دوبارہ بھیجنا ہے تاکہ جہاز تباہ کر کے ہر قسم کے خدشے کو ختم کیا جا سکے" عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ اور ابھی اس کی بات ختم ہوئی ہی تھی کہ دور سے انہیں خوفناک دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی آگ کا اتنا بڑا فوارہ سا آسمان پر بلند ہوتا دکھائی دیا جیسے کوئی بہت بڑا آتش فشاں پھٹ پڑا ہو۔ اور آگ کی اس تیز روشنی میں انہیں آسمان پر گھومتے ہوئے تین سیاہ دھبے بھی نظر آ گئے۔ جہاز بھی پوری رفتار سے چل رہا تھا اور عمران نے لانچ کو بھی مخالف سمت میں پوری رفتار سے دوڑا رکھا تھا۔ اس لئے جہاز ان کی حد نظر سے بہت دور ہو گیا تھا۔ لیکن آگ کے اس فوارے سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ عمران کا خدشہ سو فیصد

SCANNED BY JAMSHED

درست ثابت ہوا ہے۔ اس عظیم الشان اور بڑے تجارتی جہاز کو واقعی تباہ کر دیا گیا ہے۔ کافی دیر تک آگ کا یہ فوارہ نظر آتا رہا پھر صرف سیاہ رنگ کے بادل سے نظر آنے لگے۔ اور آہستہ آہستہ منظر صاف ہو گیا۔

"دیکھ لیا تم نے اپنے محفوظ جہاز کا حشر" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا نے بے اختیار جھرجھری لی۔

"تمہارا اندازہ درست تھا۔ آئی۔ ایم۔ سوری" ـــــ جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے جواب دیا اور عمران ہنس پڑا۔

"میرے خیال میں یہ خوش قسمتی سمندر کی ہے کہ اس پر موجود عورت نے پہلی بار آئی۔ ایم۔ سوری کہا ہے۔ ورنہ زمین بے چاری کو تو آج تک یہ الفاظ سننے کی حسرت ہی رہی ہے" ـــــ عمران نے کہا اور اس بار باقی ساتھیوں کے ساتھ ساتھ جولیا بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

"آپ نے اس کیپٹن سے پوچھ گچھ مکمل کر لی تھی" ـــــ نعمانی نے پوچھا۔

"ہاں۔ ضروری باتیں معلوم کر لی تھیں۔ ویسے مین کردار یہ کم ہے، اس لئے میں اسے ساتھ لے آیا ہوں۔ چوہان تم لانچ سنبھالو۔ میں اس کم سے دو دو باتیں کر لوں" ـــــ عمران نے کہا اور اس کے قریب موجود چوہان نے آگے بڑھ کر انجن کا کنٹرول سنبھال لیا جبکہ عمران ایک کونے میں پڑے کم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے پہلے تو لانچ میں موجود ـــــ رسی کی مدد سے اس کے ہاتھ اور پیر باندھے

اور پھر اس کی ناک اور منہ بند کر کے وہ اُسے ہوش میں لے آیا چند لمحوں بعد ہی کم نے آنکھیں کھول دیں۔ اور پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھنے لگا۔ لیکن پشت پر بندھے ہوئے ہاتھوں اور پیروں کی جکڑ کی وجہ سے دوبارہ نیچے گر گیا۔ عمران نے اُسے بازو سے پکڑ کر اونچا کر کے بیٹھنے میں مدد دی۔

"اوہ ـــــ یہ میں کہاں آ گیا ہوں" ـــــ کم نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ اور پھر جیسے ہی اس کی نظریں سامنے موجود نعمانی پر پڑیں وہ چیخ پڑا۔

"کیپٹن ـــــ یہ سب کیا ہے۔ ہم اس لانچ میں۔ ہمارا جہاز" کم کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔

"تمہارا کیپٹن جہاز کے ساتھ ہی سمندر کی تہہ میں پہنچ چکا ہے۔ مسٹر کم۔ اُسے تمہارے اس باس نے تباہ کرا دیا ہے جس کی ہیروسپلائی تم کورٹی کے ذریعے اگالیگا پہنچاتے رہتے تھے" عمران نے زہر خند لہجے میں کہا۔

"کک ـــــ کک ـــــ کیا مطلب" ـــــ کم کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھٹ گئیں۔ اس کی آنکھوں میں البتہ ایسے تاثرات تھے جیسے اُسے عمران کی بات پر یقین نہ آیا ہو۔

"مطلب سمجھانے کا میرے پاس وقت نہیں ہے۔ تم بس میرے سوالوں کا جواب دیتے جاؤ۔ اور سنو۔ اگر تم نے غلط بیانی کی تو مجھے صرف اتنا کرنا پڑے گا کہ تمہیں اٹھا کر سمندر میں پھینک دوں اور تم جانتے ہو کہ اس طرح تمہارا انجام کیا ہوگا۔ البتہ اگر تم

پوری طرح تعاون کرو تو میرا وعدہ ہے کہ تمہیں زندہ سلامت کنارے تک پہنچا دوں گا۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم صرف درمیانی آدمی ہو۔ اور پیسے کے لالچ میں تم نے یہ کام کیا ہے" ــــ عمران نے خشک اور سپاٹ لہجے میں کہا۔

"مم ــــ مم ــــ میں تعاون کروں گا۔ مجھے اس طرح سمندر میں نہ پھینکنا" ــــ کم نے خوف زدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"سنو ــــ کیپٹن ڈاشوا سے میں نے معلوم کر لیا ہے کہ اس سپلائی پر اُسے تم نے رضامند کیا تھا۔ وہ جوئے کی وجہ سے ادھار کے چکر میں پھنس گیا تھا۔ اور تم سپلائی اگالیگا جزیرے تک پہنچاتے تھے۔ اب تم یہ بتاؤ کہ تم سے اس سپلائی کے لئے کس نے رابطہ کیا تھا اور تمہارا اس سپلائی کرانے والی تنظیم سے کیا تعلق تھا" ــــ عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"پہلے تم وعدہ کرو کہ اگر میں تمہیں سب کچھ سچ سچ بتا دوں تو تم مجھے زندہ کنارے پر پہنچا دو گے" ــــ کم نے کہا۔ اور عمران نے فوراً ہی وعدہ کر لیا۔

"مجھے تمہارے وعدے پر یقین ہے۔ کیونکہ میں تم جیسے افراد سے اچھی طرح واقف ہوں۔ تم لوگ مجرم ضرور ہوتے ہو لیکن جو وعدہ کر لیتے ہو اُسے ہر قیمت پر نبھاتے ہو" ــــ کم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور عمران دھیرے سے مسکرا دیا۔ ظاہر ہے کم انہیں کسی ایسی مجرم تنظیم کے آدمی سمجھ رہا تھا جو اس سپلائی کرنے والوں کی مخالفت میں کام کر رہی ہے۔

SCANNED BY JAMSHED

"فلپائن میں میرا ایک دوست ہے۔ اس کا نام ہوشو ہے۔ ہوشو بظاہر تو ایک چھوٹی سی بار کا مالک ہے۔ لیکن درحقیقت وہ فلپائن کی ایک خوف ناک مجرم تنظیم بلیک مون کا چیف ہے اور اس کے تعلقات بہت بڑی بڑی بین الاقوامی تنظیموں سے ہیں۔ اس نے ایک روز مجھے کہا کہ ایک بین الاقوامی تنظیم خفیہ مال سپلائی کرانا چاہتی ہے۔ رقم لمبی ہو گی۔ اور ہمیں مال بھی کھلے سمندر کے اندر ہی ملے گا۔ اور ہم نے اُسے کھلے سمندر کے اندر ہی ایک جزیرے پر پہنچانا ہے۔ لیکن اس کے متعلق کم سے کم افراد کو علم ہونا چاہیئے۔ اور ہم سپلائی کے بارے میں بھی کوئی سوال نہ کریں گے۔ میں تیار ہو گیا۔ کیونکہ مجھے خود بھی رقم کی بے حد ضرورت تھی۔ اور میں جانتا تھا کہ کیپٹن ڈاشوا بھی جوئے کی وجہ سے لمبی رقم کے ادھار کے چکر میں پھنسا ہوا ہے۔ چنانچہ میں نے کیپٹن ڈاشوا کو بھی تیار کر لیا۔ کیونکہ اس کی رضامندی کے بغیر یہ کام ممکن نہ ہو سکتا تھا۔ اور پھر ہم دو سال تک یہ سپلائی کرتے رہے۔ اور کسی کو ہم پر آج تک شک نہ ہو سکا۔ اب یہ کام ختم ہو چکا ہے اور اب تم لوگ یہاں پہنچ گئے ہو" ــــ کم نے اس بار قدرے مطمئن انداز میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ وہ شاید اب اپنے آپ پر پوری طرح قابو پا چکا تھا۔

"اگالیگا جزیرے پر وہ سرخ نقاب پوش ہوشو خود ہوتا تھا" ــــ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور کم عمران کی بات سن کر ایک بار پھر بُری طرح چونک پڑا۔

SCANNED BY JAMSHED

"تت ۔۔۔ تت ۔۔۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ کیپٹن ڈاشوا بھی نہ جانتا تھا" ۔۔۔ کم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے کیپٹن ڈاشوا نے بتایا تھا کہ سرخ نقاب پوش لہجے کے لحاظ فلپائنی لگتا تھا اور اب تم نے خود ہی بتایا ہے کہ تم سے بات کرنے والا فلپائنی تھا۔ اس لحاظ سے منطقی طور پر یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ مال کی وصولی کرنے والا ہوشو ہی ہو سکتا ہے" ۔۔۔ عمران نے سپاٹ لہجے میں وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ وہ ہوشو ہی تھا۔ میں نے اس سے ایک بار پوچھا تھا کہ کیا یہ سپلائی بلیک مون کے سلسلے میں ہے تو اس نے مجھے بتایا کہ نہیں بلیک مون کا کام تو صرف یہ سپلائی وصول کر کے ایک خاص جگہ تک پہنچانی ہے۔ اسے بھی رقم ملتی ہے" ۔۔۔ کم نے جواب دیا۔

"او کے۔ تم نے سچ بول کر اپنی جان بچا لی ہے۔ تم سمندر کے اس حصے کے کیڑے ہو۔ یہ لو نقشہ۔ اور یہ بحری قطب نما۔ اور بتاؤ کہ اس وقت ہم کہاں موجود ہیں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک تہہ شدہ نقشہ اور بحری قطب نما نکال کر اس کے سامنے رکھ دیا۔

"اس کے ہاتھ کھول دو" ۔۔۔ عمران نے اس کے عقب میں موجود خاور سے کہا۔ اور خاور نے جھک کر عقب میں بندھے ہوئے اس کے ہاتھ کھول دیئے۔

"ہم جہاز سے کتنی دور اور کس سمت میں آئے ہیں" ۔۔۔ کم نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا اور عمران نے اسے تفصیل بھی بتا دی۔ اور ساتھ ہی وہ سمت بھی بتا دی۔ جہاں جہاز تباہ ہوا تھا۔ اور اندازے سے فاصلہ بھی بتا دیا۔ جہاز کی تباہی کا سن کر کم کا چہرہ تاریک پڑ گیا۔ اس کی آنکھیں دھندلا سی گئیں۔

"اوہ۔ یہ بہت ظلم ہوا ہے۔ اس قدر قیمتی اور بڑے جہاز کو تباہ کیوں کیا گیا" ۔۔۔ کم نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اسے جہاز کی تباہی سے بالکل ایسا صدمہ ہوا ہے جیسے کسی کا ذاتی گھر تباہ ہو جاتے۔

"میں تمہارے احساسات سمجھتا ہوں کم۔ جہاز سے تم لوگوں کا تعلق ایسے ہی ہوتا ہے جیسے کسی کا اپنا ذاتی گھر سے۔ بہرحال یہ جہاز صرف تمہارے لالچ کی بنا پر تباہ ہوا ہے۔ اور یقیناً سینکڑوں کی تعداد میں عملہ بھی ختم ہو گیا ہو گا" ۔۔۔ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ اور کم نے اس طرح سر جھکا لیا جیسے اسے اپنے کئے پر شدید شرمندگی ہو۔

"اب جو ہو گیا سو ہو گیا۔ تم لوکیشن بتاؤ" ۔۔۔ عمران نے کہا اور کم چونک کر نقشے کو دیکھنے لگا ۔۔۔ قطب نما اس نے ساتھ رکھ لیا۔ اور پھر چند لمحوں بعد اس نے نقشے پر ایک جگہ نشان لگا دیا۔ عمران نے غور سے نقشے کو دیکھا اور پھر ایک طویل سانس لیا۔

"اس کا مطلب ہے ہمیں واپس باچان جانے کی بجائے یوتن جزیرے تک پہنچنا ہو گا۔ وہاں سے فیول لے کر ہم آسانی سے فلپائن پہنچ سکتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تم فلپائن جانا چاہتے ہو۔ اس لانچ پر۔ اوہ ناممکن۔ یہ لانچ اتنا

SCANNED BY JAMSHED

طویل سفر نہیں کر سکتی اور پھر یوتن کے بعد ہمیں خط سرطان کے اوپر سے گزرنا ہوگا اور وہاں ہر وقت انتہائی خوف ناک طوفان آتے رہتے ہیں بڑے بڑے جہاز وہاں خطرے میں گھر جاتے ہیں اور لانچ تو ایک لمحے میں پرزے اڑ جائیں گے" ——— کم نے تیز لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ یوتن کی کیا پوزیشن ہے" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ چھوٹے تین چار جزیرے ہیں جنہیں یوتن بھی کہا جاتا ہے اور یوکھی۔ یہاں صرف خط سرطان پر پیدا ہونے والے خوفناک بحری طوفانوں کی نشاندہی کے لئے ایک جدید ٹاور ہاؤس بنا ہوا ہے اور ان بحری طوفانوں پر ریسرچ کرنے کے لئے ایک ادارہ بھی موجود ہے۔ اس کے علاوہ وہاں اور کچھ نہیں ہے" ——— کم نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے" ——— عمران نے کہا اور اٹھ کر جوہان کی طرف بڑھ گیا جو لانچ روک کر کھڑا ہوا تھا۔ کیونکہ کم کی طرف جاتے ہوئے عمران نے اُسے لانچ روک دینے کا اشارہ کیا تھا۔

عمران نے اُسے لانچ چلانے کے لئے کہا اور پھر لانچ چلتے ہی وہ اُسے لانچ کے جانے کی سمت بتلانے لگا۔ جب لانچ اس کی مطلوبہ سمت پر پہنچ کر آگے بڑھنے لگی تو عمران مطمئن ہو کر واپس کم کی طرف پلٹا جو خاموش اپنی جگہ پر بیٹھا ہوا تھا۔

"اس ہوشو کا پورا حلیہ بتاؤ" ——— عمران نے اس کے قریب پہنچ کر کہا اور کم نے اُسے ہوشو کا تفصیل سے حلیہ بتا دیا۔ عمران ہوشو کے متعلق مزید تفصیلات معلوم کرتا رہا۔ اور پھر وہ سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔

"میرا خیال ہے خوراک کا ایک دور کر لیا جائے" ——— جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ لانچ اگر اس رفتار سے چلتی رہی تو ہم کل صبح یوتن پہنچیں گے۔ اس لئے خوراک کھانے کے بعد ہم میں سے کچھ سو جائیں۔ آدھی رات کو انہیں اٹھا دیا جائے گا۔ اور باقی سو جائیں گے۔ اس طرح رات گزاری جائے گی" ——— عمران نے انہیں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔ کم کو بھی خوراک دی گئی اور اس کے خوراک کھانے کے بعد عمران کے حکم پر اس کے ہاتھ ایک بار پھر پشت پر کر کے اچھی طرح باندھ دیئے گئے۔ گو کم بہت کہتا رہا کہ وہ کوئی غلط حرکت نہ کرے گا۔ لیکن عمران جانتا تھا کہ اگر کم نے اور کچھ نہ کیا صرف لانچ کے انجن کو ہی نقصان پہنچا دیا تو پھر وہ اس کھلے سمندر میں بے پناہ مصائب میں گھر جائیں گے۔ اس لئے اس نے کم کی ایک نہ سنی۔ پھر آدھی رات تک عمران۔ جولیا اور خاور سو گئے۔ جب کہ جوہان۔ صدیقی۔ اور کیپٹن شکیل تینوں جاگتے رہے۔ عمران نے جوہان اور اس کے ساتھیوں کو سمت کے متعلق پوری تفصیل بتا دی تھی۔ اس لئے آدھی رات تک وہ اطمینان سے لانچ کو عمران کی بتائی ہوئی سمت میں دوڑاتے رہے۔ پھر آدھی رات کو عمران خود ہی جاگ پڑا۔ اور اس کے بعد باقی رات عمران نے لانچ کو کنٹرول کیا۔ خاور اور جولیا ابھی

تک سوئے ہوئے تھے اور عمران نے انہیں جگانے کی ضرورت نہ سمجھی تھی۔ موسم خاصا خوشگوار تھا۔ ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی۔ اور سمندر کی لہروں کی وجہ سے جسم ایسے ہچکولے کھا رہا تھا جیسے جھولے پر بیٹھا ہو۔ اس لئے انہیں گہری نیند آگئی تھی۔ کیم بھی پہلو بل بیٹھا ہوا سو رہا تھا۔ سورج نکلنے کے بعد عمران نے ان سب کو جگا دیا۔

"اوہ۔ صبح ہو گئی۔ تم نے مجھے آدھی رات کو کیوں نہ جگایا تھا"۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کچھ اچھا نہیں لگتا تھا کہ کسی محترمہ کو آدھی رات کو جگایا جائے پھر نامحرموں کے سامنے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور جولیا بری طرح جھینپ گئی۔

"فیول اب تقریباً ختم ہونے والا ہے۔ یہ تو اچھا ہوا کہ حفاظتی ہونے کی وجہ سے اس کے فیول ٹینک مکمل طور پر بھرے ہوئے تھے ورنہ شاید ہم اتنا فاصلہ اتنی جلدی طے بھی نہ کر سکتے۔ بہرحال میرا خیال ہے کہ فیول ختم ہونے تک ہم یوتن تک پہنچ ہی جائیں گے اس لئے خوراک وغیرہ بھی کھا لو۔ اور اپنا سامان وغیرہ سمیٹ کر پوری طرح تیار ہو جاؤ"۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں سارے ساتھیوں سے کہا۔ اور ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

خوراک سے فارغ ہو کر وہ سب اپنا اپنا سامان سمیٹ ہی رہے تھے کہ دور سے سمندر میں چھوٹے چھوٹے دو دھبے سے نظر آنے لگے اور انہیں دیکھتے ہی کیم چیخ پڑا۔

"یوتن جزیرے آگئے ہیں"۔۔۔۔ کیم نے چیختے ہوئے کہا

SCANNED BY JAMSHED

اور سب کی نظریں ان دھبوں پر جم گئیں۔

"سب لوگ پوری طرح تیار ہو جائیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور پھر چوہان کو لانچ کا کنٹرول دے کر اس نے ایک تھیلا اٹھا کر اپنی پشت پر لادا۔ اور مشین گن ہاتھ میں پکڑ لی۔ اور پھر اس نے آگے بڑھ کر کیم کے ہاتھ اور پیر بھی رسیوں سے آزاد کر دیئے۔

"عمران صاحب۔ فیول ختم ہو گیا ہے"۔۔۔۔ اچانک چوہان نے تیز لہجے میں کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ اس کی بات مکمل ہوتی لانچ کو جھٹکے لگنے لگے اور چند لمحوں بعد انجن بند ہو گیا۔

"کوئی بات نہیں۔ اب اتنا فاصلہ تو ہم تیر کر بھی طے کر لیں گے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اب انہیں بڑے جزیرے میں موجود بلند و بالا ٹاور نظر آنے لگ گیا۔ لانچ کی رفتار اب نہ ہونے کے برابر ہو گئی تھی۔ ابھی وہ تیرنے کے بارے میں سوچ ہی رہے تھے۔ کہ اچانک انہیں جزیرے کی طرف سے دو تیز رفتار لانچیں اپنی طرف آتی دکھائی دیں۔

"لو بھئی اب تیرنے کی بھی ضرورت نہیں رہی"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

چند لمحوں بعد لانچیں ان کے قریب پہنچ گئیں۔ لانچوں میں مسلح فوجی کھڑے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں ہیوی مشین گنیں تھیں۔ لانچوں پر دو جھنڈے بھی موجود تھے۔

"کون ہو تم۔۔۔۔ اور کہاں سے آ رہے ہو"۔۔۔۔ ان لانچوں کے قریب آتے ہی ایک فوجی نے چیخ کر ان سے کہا۔

"یہاں کا انچارج کون ہے ۔ ہمارا تعلق انٹرنیشنل انٹی نارکوٹک ا
سے ہے" ——— عمران نے بڑے باوقار لہجے میں کہا ۔
آنے والی لانچیں ان کے قریب آ کر رک گئی تھیں ۔ اور ا
فوجیوں نے ہاتھوں میں پکڑی ہوئیں ہیوی مشین گنوں کا رخ ان
طرف کر دیا تھا ۔
" انچارج کرنل لاٹوما ہے ۔ کیا تمہارے پاس کاغذات ہیں "
اسی فوجی نے چیختے ہوئے کہا ۔
" ظاہر ہے بغیر کاغذات کے ہمارا دماغ تو خراب نہیں کہ ہم سمند
میں دھکے کھاتے پھریں ۔ ہماری لانچ کا فیول ختم ہو گیا ہے ۔ ہمیں
ایمرجنسی میں ادھر آنا پڑا ۔ ورنہ ہم نے تائیوان جانا تھا " ——— عمران
نے بڑے باوقار لہجے میں کہا ۔
" ٹھیک ۔ اسلحہ پھینک کر ہاتھ اٹھا دو ۔ پھر ہم تمہیں کرنل لاٹوما کے
پیش کر دیں گے ۔ ورنہ ہمیں حکم ہے کہ اس طرف جو بھی آئے اسے
گولیوں سے اڑا دیں " ——— فوجی نے تیز لہجے میں کہا اور عمران نے
بڑے اطمینان سے ہاتھ میں پکڑی ہوئی گن نیچے رکھ دی ۔ اس
کے ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی ۔
" ان تھیلوں میں کیا ہے ۔ انہیں بھی نیچے رکھ دو " ——— اسی فوجی
نے کہا ۔ اور عمران نے اپنی پشت پر موجود تھیلا بھی اتار کر نیچے رکھ دیا
ظاہر ہے اس کے ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کرنی تھی ۔ اس
فوجی آفیسر کے کہنے پر ایک لانچ سے تین افراد ان کی لانچ میں آئے
اور مشین گنیں اور تھیلے سمیٹ کر واپس اپنی لانچ میں چلے گئے ۔

SCANNED BY JAMSHED

" او ۔ کے " ——— اس فوجی آفیسر نے کہا ۔ اور پھر اس نے ان کی
لانچ اپنی لانچ کے ساتھ ہک کرنے کے احکامات دیئے ۔
اور تھوڑی دیر بعد عمران اور اس کے ساتھیوں والی لانچ اس
فوجی آفیسر کی لانچ کے ساتھ ہک ہوئی تیزی سے بڑے جزیرے
کی طرف دوڑنے لگی ۔ جب کہ مسلح فوجیوں کی دوسری لانچ ان کے عقب
میں آ رہی تھی ۔ جزیرے پر ایک بڑا سا ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر کھڑا دیکھ
کر عمران کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی ۔
ساحل پر دس مسلح فوجی موجود تھے جن کے ساتھ ایک لمبا تڑنگا
اور درشت چہرے والا کرنل بھی کھڑا تھا ۔
" کون لوگ ہیں یہ " ——— لانچوں کے ساحل کے قریب پہنچتے
ہی اس کرنل نے چیخ کر اس فوجی آفیسر سے پوچھا ۔
" بتا رہے ہیں کہ ان کا تعلق انٹرنیشنل انٹی نارکوٹک ایجنسی سے
ہے ۔ ان کی منزل تائیوان تھی لیکن فیول کم ہونے کی وجہ سے
ایمرجنسی میں انہیں ادھر آنا پڑا ۔ ویسے میں نے ان کا اسلحہ اور
سامان اپنے قبضے میں کر لیا ہے " ——— فوجی آفیسر نے لانچ
کنارے تک پہنچنے سے پہلے ہی چیختے ہوئے کرنل کو جواب دیتے
ہوئے کہا ۔
" انٹرنیشنل انٹی نارکوٹک ایجنسی ——— ٹھیک ہے ۔ اوپر لے
آؤ " ——— کرنل نے چونکتے ہوئے کہا ۔ اور فوجی آفیسر کے
اشارے پر عمران اور اس کے ساتھی لانچ سے چھلانگیں لگا کر
جزیرے پر چڑھ آئے ۔

"کہاں ہیں تمہارے کاغذات" ـــــ کرنل نے کرخت لہ
کہا۔ لانچوں پر موجود فوجیوں کے علاوہ جزیرے پر موجود فوجیوں
بھی اپنی مشین گنیں ان پر تان لی تھیں۔

"چھری تلے دم لو کرنل ـــــ کاغذات بھی دکھا دیتے ہیں۔ تم
ایسے کہہ رہے ہو جیسے ہم یہاں سے بھاگ جائیں گے" ـــــ عمر
نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم ہو لیڈر ان کے ـــ کیا نام ہے تمہارا" ـــــ کرنل ن
غور سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ اسی طرح سرد تھ

"میرا کوڈ نام عمران ہے۔ اور تمہارے لئے یہی کافی ہے۔ او
بات بھی سن لو کرنل لاٹوما۔ کہ ہمارا تعلق بین الاقوامی تنظیم سے ہے۔
لئے ہم پر زیادہ رعب ڈالنے کی بھی ضرورت نہیں۔ ہماری صرف ا
کال پر تمہارا جنرل تک سر کے بل پانی پر تیرتا ہوا یہاں پہنچ جائے
سمجھے" ـــــ عمران کا لہجہ اس قدر سرد تھا کہ کرنل بے اختیار ہونٹ
چبانے لگا۔

"پہلے تم اپنے کاغذات دکھاؤ۔ اس کے بعد بات ہو گی۔ اس
جزیرے پر کسی غیر متعلق آدمی کو آنے کا حکم نہیں ہے۔ اگر تم بین
تنظیم کا حوالہ نہ دیتے تو شاید یہاں تک پہنچ ہی نہ پاتے" ـــــ
نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"اگر تم اس قدر ہی خوفزدہ ہو کرنل۔ تو ٹھیک ہے۔ میرے
یہیں رہیں گے۔ میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں اور تمہاری پور
طرح تسلی کرا دیتا ہوں" ـــــ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہ

SCANNED BY JAMSHED

"ٹھیک ہے۔ آؤ میرے ساتھ" ـــــ کرنل نے رضامند ہوتے ہوئے کہا۔ اور پھر عمران اپنے ساتھیوں کو وہیں رکنے کا کہہ کر کرنل کے ساتھ چلتا ہوا کافی دور موجود عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ جس کے سامنے بھی چار مسلح فوجی موجود تھے۔ عمارت بیرک نما بنی ہوئی تھی جس کے سامنے برآمدہ تھا۔ کرنل ایک کمرے میں عمران کو لے کر داخل ہوا۔ یہ کمرہ دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا۔

"ہاں ـــــ اب دکھاؤ کاغذات" ـــــ کرنل نے میز کے پیچھے اونچی نشست کی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تمہارا ہیڈ آفس کہاں ہے۔ اور کون ہے اس کا انچارج" ـــــ عمران نے میز کی دوسری طرف ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہمارا ہیڈ آفس کوٹیو میں ہے۔ ہمارا تعلق ویسے تو آرمی کی ٹیکنیکل برانچ سے ہے۔ لیکن ہمیں مستقل طور پر باچان نیوی کے انڈر دیا گیا ہے۔ اور ظاہر ہے نیول ہیڈ کوارٹر کا انچارج ایڈمرل اسکامر ہمارا انچارج ہے" ـــــ کرنل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ پھر ایڈمرل اسکامر سے میری بات کراؤ ٹرانسمیٹر پر۔ اُسے تم نے صرف اتنا کہنا ہے کہ عمران بات کرنا چاہتا ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم ایڈمرل صاحب کو کیسے جانتے ہو۔ تم پہلے اپنے کاغذات دکھاؤ۔ میرا دماغ تو خراب نہیں ہوا کہ میں ایڈمرل صاحب سے بغیر کسی وجہ کے بات کر دوں" ـــــ کرنل لاٹوما کچھ ضرورت سے زیادہ اپنی بات پر مصر نظر آ رہا تھا۔

"دیکھو کرنل۔ میرا زیادہ وقت ضائع مت کرو۔ تم ٹرانسمیٹر پر ایڈمرل کو کال کرو۔ میں نے ویسے بھی ان سے ایک ضروری بات کرنی ہے اور یہ بتا دوں کہ ہمارا یہ مشن بھی ایڈمرل اسکامر کی نگرانی میں ہی ہو رہا ہے" ——— عمران نے سخت لہجے میں کہا، تو کرنل لاٹوما چند لمحے بیٹھا کچھ سوچتا رہا۔ جیسے فیصلہ نہ کر پا رہا ہو۔ پھر اس نے کندھے جھٹکتے ہوئے میز کے اوپر ایک سائیڈ پر رکھے ہوئے ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے بٹن دبایا تو ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی تیز آوازیں ابھرنے لگیں۔

"ہیلو ہیلو ——— کرنل لاٹوما۔ ایس آر ایس کالنگ نیول ہیڈ کوارٹرز اوور" کرنل نے تیز لہجے میں بار بار فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس ——— نیول ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ اوور" ——— چند لمحوں بعد ہی ٹرانسمیٹر سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"کرنل لاٹوما ——— ایس آر ایس سپیکنگ۔ ایڈمرل صاحب سے بات کراؤ۔ اٹ از ایمرجنسی اوور" ——— کرنل لاٹوما نے کہا۔

"اوکے اوور" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ٹرانسمیٹر سے ایڈمرل اسکامر کی بھاری آواز سنائی دی۔

"ہیلو کرنل لاٹوما ——— میں ایڈمرل اسکامر بول رہا ہوں۔ کیا ایمرجنسی ہے اوور" ——— ایڈمرل اسکامر کے لہجے میں ہلکی سی تشویش نمایاں تھی۔

SCANNED BY JAMSHED

"جناب۔ ایک شخص جو اپنا کوڈ نام عمران بتاتا ہے۔ ایک عورت اور پانچ مردوں کے ساتھ ایک لانچ میں یہاں پہنچا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ ان کا تعلق انٹرنیشنل انٹی نارکوٹک ایجنسی سے ہے۔ میں نے جب اس سے شناخت طلب کی تو اس نے شناخت بتانے کی بجائے آپ سے بات کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے اوور" ——— کرنل لاٹوما نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ عمران۔ وہاں ایس آر ایس میں کیسے پہنچ گیا۔ بات کراؤ مجھ سے اوور" ——— ایڈمرل اسکامر کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ہیلو ایڈمرل صاحب۔ یہ آپ کے کرنل صاحب تو کچھ ضرورت سے زیادہ پختہ ہو گئے ہیں۔ اتنی سیمنٹ نہ لگایا کریں اپنے ماتحتوں کو۔ بڑی مشکل سے راضی کیا ہے اسے آپ کو کال کرنے پر۔ ویسے ایک بات ہے۔ آپ کا یہ ایس آر ایس صرف آپ کا نام سامنے آنے کی وجہ سے بچ گیا ہے ورنہ میں تو کرنل صاحب کو ان کے اسٹارز سمیت جزیرے میں دفن کرنے کا پروگرام بنا چکا تھا اوور" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں عمران۔ یہ انتہائی اہم پراجیکٹ ہے۔ اسے مت تباہ کرنا۔ ویسے تم تو کورٹی میں سوار ہوئے تھے۔ پھر ایس آر ایس کیسے پہنچ گئے اوور" ——— ایڈمرل اسکامر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو آپ کو ابھی تک کورٹی کی تباہی کا علم ہی نہیں ہوا۔ کمال ہے۔

SCANNED BY JAMSHED

آپ کے نیول ہیڈ کوارٹر کی بھی اوور"۔۔۔۔۔۔ عمران نے واقعی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کورڈی کی تباہی ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے وہ تو تجارتی جہاز ہے۔ اور انتہائی جدید جہاز ہے۔ کیا تم نے نشہ کرنا تو نہیں شروع کر دیا۔ اوور"۔۔۔۔۔۔ ایڈمرل اسکامر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"آپ اپنے ہیڈ کوارٹر کے آدمیوں کا طبی معائنہ کرائیں جناب آپ کی نیوی کے تین جنگی ہیلی کاپٹروں نے خوف ناک میزائل مار کر کورڈی کو مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے۔ کھلے سمندر میں۔ ہم تو بڑی مشکل سے اپنی جانیں بچا کر ایک لانچ کی مدد سے اس سے فرار ہوئے ہیں۔ چونکہ لانچ میں فیول اتنا نہ تھا کہ ہم واپس ہیڈ کوارٹر پہنچتے۔ اس لئے مجبوراً ہمیں ان جزیروں کا رخ کرنا پڑا۔ ویسے اس جہاز کا سب کیپٹن میرے ساتھ ہے۔ اس کا نام کم ہے۔ اُسے بھی مشکل سے میں بچا سکا ہوں۔ وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ چنانچہ میں اُسے لانچ میں اٹھا لایا۔ تاکہ کورڈی کی کوئی نشانی تو باقی رہ جائے اوور"۔۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ ۔۔۔۔۔۔ نیوی کے جنگی ہیلی کاپٹروں نے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اگر واقعی ایسا ہے پھر تو باجان حکومت کے لئے ایک خوف ناک مسئلہ کھڑا ہو جائے گا۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اوور"۔ ایڈمرل اسکامر کی آواز بتا رہی تھی کہ اس کا ذہن شدید ترین دھماکے کی زد میں آچکا ہے۔ ظاہر ہے بحیثیت ایڈمرل تمام ذمہ داری

اس پر ہی آتی تھی۔

"آپ کی فورسس کے ہیلی کاپٹر یقیناً اغوا کئے گئے ہیں۔ میں آپ کو ان کے نمبر بتا دیتا ہوں۔ آپ چیک کر لیں ......"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور پھر اس نے ہیلی کاپٹروں پر لکھے ہوتے وہ نمبر دوہرا دیئے۔ جو اس نے پہلی لانچ کی تباہی کے وقت ہیلی کاپٹروں پر لکھے ہوئے دیکھے تھے۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہیڈ کوارٹر میں کالی بھیڑیں موجود ہیں کہ ہیلی کاپٹر اغوا ہوئے۔ انہوں نے کھلے سمندر میں اس قدر ہولناک جرم کیا۔ اور یقیناً کورڈی جیسے بڑے جہاز کو تباہ کرنے کے لئے انہوں نے بھاری راکٹ اور میزائل استعمال کئے ہوں گے لیکن اب تک ہیڈ کوارٹر کو کسی بات کا ہی علم نہیں ہوا ہے۔ اوہ اس کا مطلب ہے کہ صورت حال میری توقع سے کہیں زیادہ خراب ہے۔ بہرحال تم نے نمبر بتا دیئے ہیں۔ اب میں ان سب کو ہر صورت میں تلاش کر لوں گا اوور"۔۔۔۔۔۔ ایڈمرل اسکامر نے ایک لحاظ سے خود کلامی کے سے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کی تلاش تو جاری رہے گی۔ لیکن آپ برائے مہربانی کرنل لاٹوما صاحب کو ہماری سفارش کر دیں وہ تو ہمیں مارنے کے لئے اس قدر پر جوش ہیں کہ شاید کسی بڑے شکاری نے بھی اتنے جوش سے اپنے شکار پر فائر نہ کھولے ہوں گے اور ان کے پاس ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر ہے۔ کرنل صاحب کو کہہ دیں کہ وہ اس ہیلی کاپٹر کے ذریعے ہمیں فلپائن کے دارالحکومت پہنچا دیں۔ اور جلدی اوور"

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہیلو —— کرنل لاٹوما اوور" —— ایڈمرل اسکامر کی تحکمانہ آواز سنائی دی۔

"یس سر اوور" —— کرنل لاٹوما نے فوراً ہی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھی حکومت باجان کے وی۔آئی۔پی ہیں سمجھے۔ ان کا حکم تم نے اسی طرح تسلیم کرنا ہے جیسے میرا حکم۔ اور سنو۔ اگر ان کو ذرا سی بھی تکلیف پہنچی تو تمہارا کورٹ مارشل بھی ہو سکتا ہے۔ انہیں فوراً فلپائنی دارالحکومت پہنچانے کا بندوبست کرو اوور" —— ایڈمرل اسکامر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر —— حکم کی تعمیل ہو گی سر اوور" —— کرنل لاٹوما نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہیلو عمران —— اگر ہو سکے تو فلپائن پہنچ کر مجھے کال کرنا۔ تاکہ مجھے تسلی ہو جائے اوور" —— ایڈمرل اسکامر نے اس بار عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے —— تھینک یو۔ اوور اینڈ آل" —— عمران نے کہا اور کرنل لاٹوما نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"آئی۔ایم۔سوری عمران صاحب۔ دراصل یہاں انتہائی حساس آلات موجود ہیں۔ اس لئے ہمیں بے حد چوکنا رہنا پڑتا ہے" —— کرنل لاٹوما نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"یہ تو اچھا ہوا کہ اس سیکشن کا انچارج ایڈمرل اسکامر صاحب

SCANNED BY JAMSHED

نکل آئے۔ ورنہ آپ کا رویہ دیکھ کر تو میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ آپ سب کا خاتمہ کر کے یہاں سے ہیلی کاپٹر لے اڑوں گا۔ بہرحال اب آپ ہماری یہاں سے فوری روانگی کا بندوبست کریں" —— عمران نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ آیئے" —— کرنل لاٹوما نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور عمران بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

آرام کرسی پر نیم دراز لمبا تڑنگا آدمی آنکھیں بند کئے ہوئے تھا۔ لیکن اس کے ہاتھ میں شراب کی ایک بوتل تھی جسے وہ وقفے وقفے سے منہ سے لگا کر بڑے بڑے گھونٹ لے لیتا۔ اس کے سامنے دو نوجوان سر جھکائے کھڑے تھے۔ ان کے چہرے زرد تھے اور جسم اس طرح لرز رہے تھے جیسے انہیں جاڑے کا بخار چڑھا ہوا ہو۔

"مم ـــــ مم ـــــ معاف کر دیجئے باس" ـــــ ایک نوجوان نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"معافی ـــــ ہا ـــــ ہا ـــــ ہا ـــــ معافی مانگ رہے ہو اور وہ بھی ہوشو سے" ـــــ نیم دراز آدمی نے آنکھیں کھول کر ہلکا سا قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"بب ـــــ بب ـــــ باس، آئندہ غلطی نہ ہو گی" ـــــ دو

SCANNED BY JAMSHED

نوجوان نے انتہائی خوف زدہ لہجے میں کہا۔

"آئندہ کیا ہوتا ہے۔ میں نے آئندہ کا لفظ ہی اپنی ڈکشنری سے نکال دیا ہوا ہے" ـــــ کرسی پر نیم دراز ہوشو نے غراتے ہوئے کہا۔ اور پھر بوتل سے ایک لمبا گھونٹ لے کر اس نے بوتل پوری قوت سے ایک طرف اچھال دی۔ دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"ہوں ـــــ تو تم نے سپلائی کی اطلاع دی۔ کتنی رقم وصول کی تھی تم نے" ـــــ ہوشو نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"بب ـــــ بب ـــــ باس۔ ہم نے خود کسی کو نہیں بتایا۔ ہمیں شراب پلا کر پوچھا گیا تھا" ـــــ دونوں نے بیک وقت کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہوں ـــــ شراب پلا کر پوچھا گیا تھا۔ ہوں۔ اس قدر کچے آدمی بھی بھرتی ہو جاتے ہیں بلیک مون میں۔ کہ جنہیں ذرا سی شراب پلا دی جائے تو وہ بکنا شروع کر دیتے ہیں" ـــــ ہوشو کا لہجہ اور زیادہ کرخت ہو گیا۔

"بب ـــــ بب ـــــ باس" ـــــ دونوں نے گھگھیاتے ہوئے کچھ کہنا چاہا۔ لیکن انتہائی خوف کی وجہ سے آواز ان کا ساتھ چھوڑ گئی۔

"تمہیں کس نے ریفر کیا تھا بلیک مون کے لئے" ـــــ ہوشو نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"کاکٹ نے جناب" ـــــ اس بار دونوں نے جواب دیا۔ اور

SCANNED BY JAMSHED

ہوشو تیزی سے سائیڈ پر رکھی ہوئی میز کی طرف مڑ گیا۔ اس نے
میز پر موجود انٹر کام کا رسیور اٹھایا۔

"یس باس" ـــ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کاکٹ جہاں کہیں بھی ہو اُسے فوراً میرے پاس بھیجو"۔ ہوشو نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے بعد وہ ایک سائیڈ میں موجود ریک نما الماری کی طرف بڑھ گیا۔ ریک شراب کی بوتلوں سے بھرا ہوا تھا۔ اس نے ایک بوتل اٹھائی اس کا ڈھکن کھولا اور ایک بار پھر آکر اس آرام کرسی پر نیم دراز ہو گیا۔ دونوں نوجوان اُسی طرح سر جھکائے خاموش کھڑے تھے۔ ہوشو خاموشی سے شراب پینے میں مصروف ہو گیا۔ لیکن اس کی آنکھوں اور چہرے پر سختی کے تاثرات ویسے ہی موجود تھے۔ ابھی اس نے آدھی بوتل ختم کی تھی کہ دروازے پر دستک سنائی دی۔

"یس ـــ کم ان"۔ ـــ ہوشو نے تیز لہجے میں کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا۔ ایک بھاری جسم والا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ اس کے جسم سے قدرے چھوٹا لگتا تھا۔ اس نے سرخ رنگ کی چست بنیان پہنی ہوئی تھی۔ جینز کی پتلون پر بیلٹ کے پاس دونوں پہلوؤں میں ہولسٹر تھے۔ جن میں ریوالور موجود تھے۔ سر پر مٹیالے رنگ کی پی کیپ تھی۔

"یس باس ـــ آپ نے مجھے یاد فرمایا ہے"۔ ـــ آنے والے نے ایک نظر ان دونوں نوجوانوں پر ڈالتے ہوئے آگے بڑھ کر نیم دراز ہوشو سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کا لہجہ خاصا مؤدبانہ تھا۔

"ان دونوں کو تم نے ریفر کیا تھا کاکٹ" ـــ ہوشو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ـــ کاکٹ نے سر جھکاتے ہوئے جواب دیا۔

"اس قدر ناپختہ آدمی تم نے کیوں ریفر کئے۔ جو شراب پی کر سب کچھ بتا دیتے ہیں۔ بولو۔ جواب دو" ـــ ہوشو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"باس ـــ یہ زیبرا گروپ کے آدمی تھے اور وہاں ان کے کاموں کی خاصی شہرت تھی" ـــ کاکٹ نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"ہوں۔ ٹھیک ہے۔ تم نے ریفر کیا تھا تو تم ہی انہیں گولی مارو" ہوشو نے غراتے ہوئے کہا۔

اور دوسرے لمحے جیسے بجلی چمکتی ہے۔ اس طرح کاکٹ نے ایک ہولسٹر سے ریوالور کھینچا اور یکے بعد دیگرے دو دھماکوں کے ساتھ ہی ان دونوں کے حلق سے چیخیں نکلیں اور وہ ایک دھماکے سے فرش پر گرے اور تڑپنے لگے۔

"سنو کاکٹ ـــ آج کے بعد اگر تم نے کسی ناپختہ آدمی کو ریفر کیا تو اس سے پہلے تمہیں مرنا پڑے گا۔ سمجھے" ـــ ہوشو نے غراتے ہوئے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"یس باس" ـــــ کاکٹ نے سر جھکاتے ہوئے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے۔ جاؤ" ـــــ ہوشو نے کہا اور کاکٹ تیزی سے مڑا اور قدم اٹھاتا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ وہ دونوں اب ساکت ہو چکے تھے۔ اور ان کے اردگرد کا فرش ان کے خون سے تر ہو چکا تھا۔ ہوشو چند لمحے بڑی نفرت بھری نظروں سے انہیں دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ایک بار پھر انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس باس" ـــــ دوسری طرف سے وہی آواز سنائی دی۔

"سپیشل روم میں دو لاشیں پڑی ہیں انہیں اٹھوا کر کہیں پھنکوا دو۔ اور کمرہ صاف کرا دو۔ میں اب اوپر باس کے دفتر میں جا رہا ہوں" ہوشو نے تیز لہجے میں کہا۔ اور پھر پہلے کی طرح دوسری طرف سے کوئی بات سنے بغیر اس نے رسیور رکھ دیا۔ اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ یک لخت میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور ہوشو ٹھٹھک کر رکا اور پھر واپس میز کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں انٹرکام کے ساتھ ہی ایک سرخ رنگ کا فون موجود تھا۔ گھنٹی کی آواز اسی فون سے نکل رہی تھی۔ ہوشو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــــ ہوشو نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس ـــــ میں ہارجی بول رہا ہوں" ـــــ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہارجی ـــــ اوہ۔ کیا بات ہے" ـــــ ہوشو نے چونک کر پوچھا۔

"باس۔ آپ کا دوست کم ایک سوئس نژاد عورت اور پانچ پاکیشیائی مردوں کے ساتھ یوتن جزیرے پر واقع باجانی ٹاور کے ہیلی کاپٹر پر ابھی یہاں پہنچے ہیں۔ ہیلی کاپٹر ایمرجنسی فلائٹ پر آیا ہے۔ اور پائلٹ نے یہاں ٹاور سے جو گفتگو کی ہے اس سے معلوم ہوا ہے کہ یہ لوگ باجان نیول ہیڈ کوارٹر کے ایڈمرل اسکامر کی اجازت سے اس ہیلی کاپٹر پر یہاں پہنچے ہیں۔ اور باس ان کے آنے سے پہلے ایڈمرل اسکامر نے بھی ہمارے چیف وائس ایئر مارشل کاڈ سے خود بات کی تھی اور اسے بتایا تھا کہ آنے والوں کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ اور ان کے لیڈر کا نام عمران ہے۔ ان کے پاس کاغذات موجود نہیں ہیں۔ اس لئے ان سے کاغذات بھی طلب نہ کئے جائیں اور انہیں مزید سہولیات بھی مہیا کی جائیں۔ چنانچہ وائس ایئر مارشل نے ٹاور پر باقاعدہ ہیلی کاپٹر اور ان لوگوں کی آمد کی اطلاع دی۔ اور پھر گیٹ پر بھی انہوں نے چیکنگ سٹاف کو یہی حکم دیا کہ ان لوگوں سے کوئی پوچھ گچھ نہ کی جائے۔ میں نے ان پر پہلے تو کوئی توجہ نہ دی۔ لیکن جب ہیلی کاپٹر سے آپ کا دوست کم ان کے ساتھ اترا تو میں چونک پڑا۔ اور میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں" ـــــ ہارجی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کم اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ کم کا ان لوگوں سے کیا تعلق" ـــــ ہوشو کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

SCANNED BY JAMSHED

"میں کیا بتا سکتا ہوں باس۔ بہر حال کم ان کے ساتھ ہے۔ یہ لوگ اب آؤٹ گیٹ کی طرف جا رہے ہیں۔ اگر آپ کہیں تو میں اسے کہہ کر ان کی نگرانی کراؤں۔ جیکا یہاں موجود ہے"۔۔۔۔ بار نے کہا۔

"اوہ۔ اگر جیکا وہاں موجود ہے تو ٹھیک ہے۔ اُسے کہہ دو کہ وہ ان کی مکمل نگرانی کرے۔ اور پھر جہاں یہ لوگ جا کر رہائش پذیر ہوں مجھے اس کی اطلاع دے۔ میں بار میں ہی ہوں"۔۔۔۔ ہوپر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور رکھ دیا اور پھر انٹرکام کا رسیور اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا لیکن پھر کچھ سوچ کر اس نے ہاتھ واپس کھینچ لیا اور کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں نمایاں ہو گئی تھیں۔ کم کا پاکیشیا کی سیکرٹ سروس کے افراد کے ساتھ یوتن جزیرے سے یہاں پہنچنا اور پھر باچان کے ایڈمرل کی طرف سے ملٹری ایئرپورٹ کے چیف وائس ایئر مارشل سے اس گروپ کے متعلق بات چیت۔ یہ ساری صورت حال اس کے لئے بے حد الجھی ہوئی تھی۔ اور اب وہ بار کے دفتر میں جاتے ہوئے اس بات پر غور کر رہا تھا کہ اس صورت حال کو کیسے سمجھا جائے۔ اور پھر اس نے کندھے اچکاتے ہوئے فیصلہ کیا کہ جیکا کی رپورٹ کے بعد ہی وہ کم کو علیحدہ بلوا کر اس سے بات چیت کرے گا تب ہی صورت حال واضح ہو سکے گی۔ یہ فیصلہ کرتے ہی اس کے قدم اور زیادہ تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔

"میں نے وعدہ پورا کر دیا ہے کم۔ اور تم زندہ سلامت زمین پر پہنچ چکے ہو۔ اب تم جہاں جانا چاہو جا سکتے ہو"۔۔۔۔ عمران نے ملٹری ایئرپورٹ کے آؤٹ گیٹ سے باہر نکلتے ہی کم سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ ابھی یوتن پر موجود ہیلی کاپٹر کے ذریعے فلپائنی دارالحکومت آنیلا کے خصوصی ملٹری ایئرپورٹ پر پہنچے تھے۔ یوتن جزیرے پر ہی عمران نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا میک اپ ختم کر دیا تھا۔ کیونکہ جس طرح ان کی کورٹی جہاز میں موجودگی کو مارک کیا گیا تھا۔ اور پھر ان کی وجہ سے اتنا بڑا جہاز تباہ کر دیا گیا تھا۔ اس سے عمران نے یہی اندازہ لگایا تھا کہ واٹر پاور کے ایجنٹ ان کی مسلسل نگرانی پر مامور ہیں۔ اور اب اس سارے واقعے سے اُسے یقین تھا کہ ایڈمرل اسکامر کے گرد بھی واٹر پاور کے ایجنٹوں کا جال بچھا ہوا ہے۔ کیونکہ کورٹی جہاز پر ان کے سوار ہونے کا علم سوائے ایڈمرل اسکامر کے

SCANNED BY JAMSHED

اورکسی کو نہ تھا۔ اس نے ایڈمرل اسکامر کی سرکاری رہائش گ سے ٹرانسمیٹر کال کورٹی کو کرائی تھی۔ اس لئے اس کا خیال تھا کہ ہ ہے فلپائن میں بھی ان کے ایجنٹ موجود ہوں۔ اور وہ انہیں ا میک اپ میں دیکھ کر ہوشیار ہو جائیں گے۔ کم سے چونکہ و وعدہ کر چکا تھا۔ کہ اُسے زندہ سلامت زمین پر پہنچائے گا۔ لئے اس نے اپنا وعدہ تو پورا کر دیا تھا۔ لیکن اُسے معلوم تھا کہ ان سے علیحدہ ہوتے ہی سیدھا ہوشو کے پاس جائے گا۔ ا اُسے ساری تفصیل بتائے گا۔ چنانچہ اس کا پروگرام تھا کہ و کم کا تعاقب کرتے ہوئے اس ہوشو تک آسانی سے پہنچ سکے تھے۔ ہوشو سے وہ دراصل گریٹ بال کا صحیح محل وقوع اگلوانا تھا۔ کیونکہ اکالیگا جزیرے سے ہوشو ہی بلیو سپلائی لے کر آ جاتا تھا۔ اور ہوشو نے ہی کم کے ذریعے کورٹی جہاز سے اس سپلائی کا بندوبست کیا تھا۔ اس لئے عمران کو یقین تھا کہ ہوشو ا وائٹ پاور کا خاص الخاص آدمی ہو گا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ اکالیگا جا کی بجائے فلپائن آ گیا تھا۔

"آپ نے واقعی وعدہ پورا کر دیا ہے عمران صاحب۔ اور میں آپ کا مشکور ہوں۔ لیکن آپ نے لازماً ہوشو سے ملنا ہے اور ہوشو کو ٹریس کرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہے۔ وہ انتہائی خفیہ رہتا ہے اور عام طور پر کسی سے نہیں ملتا۔ لیکن میں اس کا دوست ہوں اس لئے مجھے وہ جہاں بھی ہو گا بلا لے گا۔ اس لئے اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو ہوشو تک پہنچا سکتا ہوں۔ لیکن ایک بات بتا دوں۔ ہوشو کی تنظیم بلیک مون یہاں فلپائن کی سب سے بڑی اور باوسائل تنظیم ہے۔ یہاں کے اعلیٰ ترین حکام بھی اس سے خوفزدہ رہتے ہیں اور پورے فلپائن میں اس کے آدمیوں کا جال سا پھیلا ہوا ہے۔ اور بذاتِ خود ہوشو بھی انتہائی ظالم اور سفاک آدمی ہے" کم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ جیسے ہی ہم دارالحکومت میں داخل ہوں گے۔ تمہاری وجہ سے ہوشو کو ہماری اطلاع مل جائے گی۔ میں تو یہ سمجھا تھا کہ عام سی مجرم تنظیم ہو گی یہ بلیک مون" ____ عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے مجھے دیکھ کر ہوشو کے آدمی اُسے اطلاع کر دیں کیونکہ سب جانتے ہیں کہ میں اس کا دوست ہوں۔ اور یہ بھی ممکن ہے۔ کہ اس ایئر پورٹ پر اس کا کوئی نہ کوئی مخبر موجود ہو۔ اور اس تک اطلاع پہنچ بھی چکی ہو" ____ کم نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اگر تم پہلے یہ ساری باتیں بتا دیتے تو میں تم پر میک اپ کر دیتا۔ بہرحال اب ہمیں سیدھا ہوشو کے پاس ہی جانا پڑے گا" عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس کا بڑا اڈہ تو وہ بار ہے۔ جس کا نام کاربک بار ہے۔ وہیں جا کر ہی اس سے مزید رابطہ ہو سکتا ہے" ____ کم نے کہا۔

"تو آؤ۔ اور سنو۔ وہاں جا کر تم نے ہمارا تعارف اپنے پاکیشیائی دوستوں کے طور پر کرانا ہے۔ بس اس سے زیادہ کچھ نہیں کہنا" عمران نے کہا اور کم نے سر ہلا دیا۔ تھوڑا آگے جا کر انہیں خالی

ٹیکسیاں مل گئیں اور وہ دو ٹیکسیوں میں بیٹھ کر کاریک بار کی طرف چل پڑے
پہلی ٹیکسی میں ڈرائیور کے ساتھ کم بیٹھا تھا جب کہ عقبی سیٹ پر عمران
اور جولیا موجود تھے۔ جب کہ دوسری ٹیکسی میں کیپٹن شکیل، نعمانی،
چوہان اور خاور تھے۔ ٹیکسیاں مختلف سڑکوں سے گزرتی ہوئیں ایک
بڑی سی شاہراہ پر پہنچ کر مین بازار کی طرف مڑ گئیں۔ اور پھر مین بازار
کے پہلے چوک پر انہوں نے انہیں اتار دیا۔ کیونکہ آگے رش کی وجہ
سے ٹیکسیوں کا داخلہ ممنوع تھا۔ اور کاریک بار اس مین بازار کی ایک
سائیڈ روڈ پر واقع تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی کم کی رہنمائی میں چلتے
ہوئے مین بازار سے گزر کر ایک چھوٹی سی بار کے سامنے پہنچ گئے۔
بار کچھ زیادہ بڑی نہ تھی۔ اس پر کاریک بار کا نیون سائن چمک رہا تھا
لیکن عمارت بالکل نئی بنی ہوئی تھی۔ اور دو منزلہ تھی۔ اور پھر وہ بار میں
داخل ہو گئے۔ بار چوڑائی میں تو اتنی بڑی نہ تھی۔ لیکن اس کی لمبائی خاصی
تھی۔ اس لئے بار کا ہال خاصا رقبہ گھیرے ہوئے تھا۔ بار میں نیگوں
دھواں اس قدر بھرا ہوا تھا کہ اندر جاتے ہی عمران اور اس کے ساتھیوں
کے دم گھٹنے لگے۔ یہ سارا دھواں منشیات کے بے دریغ استعمال
سے پیدا ہو رہا تھا۔ بار میں زیادہ تر ایسے افراد موجود تھے جو اپنی
شکل صورت اور انداز سے زیر زمین دنیا کے افراد ہی لگ رہے
تھے۔ ویسے بحری ملاحوں کی تعداد ان میں زیادہ تھی۔ طوائف نما
عورتیں بھی انتہائی عریاں لباسوں میں ملبوس تقریباً ہر میز پر موجود تھیں
میزیں مختلف قسم کی سستی شرابوں کی بوتلوں سے بھری ہوئی تھیں۔
بار کا ہال قہقہوں اور اونچی آوازوں سے گونج رہا تھا۔

SCANNED BY JAMSHED

ایک طرف کاؤنٹر پر ایک دبلا پتلا سا بارٹنڈر کھڑا تھا۔ اس کی تیز
نظریں عمران اور اس کے ساتھیوں پر جمی ہوئی تھیں۔ کم اندر داخل
ہوتے ہی تیزی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ عمران اور اس کے
ساتھی ہال کو دیکھتے ہوئے اس کے پیچھے کاؤنٹر کی طرف بڑھے۔

"باس ہوشو جہاں بھی ہو اُسے کہو کہ اس کا دوست کم اس سے
ملنا چاہتا ہے" ___ کم نے بارٹنڈر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا تم اکیلے ملو گے یا یہ لوگ بھی ساتھ ہی ملنا چاہتے ہیں" ___
بارٹنڈر نے غور سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ میرے دوست ہیں اور انہی کے کام کی وجہ سے میں ملنا
چاہتا ہوں" ___ کم نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بات کرتا ہوں" ___ بارٹنڈر نے کہا۔ اور
کاؤنٹر کے نیچے موجود انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

"باس۔ کامی بول رہا ہوں کاؤنٹر سے۔ آپ کا دوست کم اپنے
دوستوں کے ساتھ آپ سے ملنا چاہتا ہے۔ ایک سوئس لڑکی اور
پانچ پاکیشیائی مرد ہیں اس کے ساتھ" ___ بارٹنڈر کامی نے مؤدبانہ
لہجے میں کہا۔

"یس، باس" ___ دوسری طرف سے آواز سننے کے بعد کامی
نے کہا اور رسیور واپس کاؤنٹر کے اندر رکھ دیا۔

"جوم" ___ کامی نے سائیڈ پر کھڑے ہوئے ایک نوجوان سے
مخاطب ہو کر کہا۔ جس کے کاندھے سے مشین گن لٹکی ہوئی تھی۔

"یس" ___ جوم نے چونک کر آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"انہیں باس کے پاس لے جاؤ۔ تھری نمبر میں" ___ کامی نے اس نوجوان سے کہا اور اس نے سر ہلا دیا۔

"آئیے جناب" ___ جوم نے کم اور عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور پھر وہ کاؤنٹر کی سائیڈ پر موجود ایک تپلی سی راہداری میں داخل ہو گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی اس کے پیچھے چلنے لگے۔ راہداری کے آخر میں سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔ سیڑھیوں کے اختتام پر ایک اور راہداری تھی۔ اس میں کوئی دروازہ نہ تھا۔ بلکہ راہداری کے اختتام پر صرف دیوار تھی۔ نوجوان جوم نے دیوار کی جڑ میں پیر مارا تو دیوار درمیان سے کھٹ کر تیزی سے سائیڈوں میں غائب ہو گئی۔ اب راہداری ذرا سی آگے جا کر ایک دروازے پر ختم ہو رہی تھی۔ جوم نے دروازے پر آہستہ سے دستک دی۔

"یس ___ کم ان" ___ اندر سے ایک کرخت آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دروازہ خود بخود کھل گیا۔

"جائیے جناب۔ باس اندر موجود ہیں" ___ جوم نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔ اور کم سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ عمران اس کے پیچھے اور باقی ساتھی اس کے پیچھے اندر داخل ہوئے۔ یہ ایک خاصا بڑا ہال نما کمرہ تھا۔ جس کے آخری حصے میں ایک بڑے بڑے صوفے رکھے ہوئے تھے۔ ایک صوفے پر ایک لمبا تڑنگا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں شراب کی بوتل تھی۔ باقی کمرہ خالی تھا۔ صوفے کے درمیان ایک چھوٹی میز تھی جس پر ایک انٹرکام رکھا ہوا تھا۔

SCANNED BY JAMSHED

"آؤ کم۔ آج اچانک کیسے آ گئے" ___ اس لمبے تڑنگے آدمی نے صوفے سے اٹھ کر کم کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔ شراب کی بوتل اس نے میز پر رکھ دی تھی۔ اس کی نظریں کم کی بجائے جولیا، عمران اور اس کے ساتھیوں پر جمی ہوئی تھیں۔

"ہاں۔ بس اچانک ہی پروگرام بن گیا۔ یہ میرے دوست ہیں مسٹر علی عمران۔ اور یہ ان کے ساتھی ہیں" ___ کم نے آگے بڑھ کر ہوشو سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کے دوست ہیں تو میرے بھی دوست ہیں۔ میرا نام ہوشو ہے اور میں اس چھوٹی سی بار کا مالک ہوں" ___ ہوشو نے کم سے مصافحہ کرنے کے بعد عمران کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ویسے بار کے لحاظ سے تو آپ کا نام بڑا نامناسب سا لگتا ہے۔ ہوشو ہماری زبان میں ہوشمند کا ہی مخفف ہو سکتا ہے۔ اور بار میں رہ کر ہوشمند رہنا کچھ عجیب سی بات لگتی ہے" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔ اور ہوشو بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"بار کے مالک کو ہوشمند ہی رہنا پڑتا ہے مسٹر عمران" ___ ہوشو نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"یہ میری ساتھی ہیں جولیانا فٹز واٹر۔ یہ شکیل ہیں۔ ان کا نام نعمانی۔ یہ چوہان اور یہ صاحب ہیں خاور" ___ عمران نے مصافحہ کرنے کے بعد اپنے ساتھیوں کا تعارف کرایا اور ہوشو نے جولیا سمیت باری باری سب سے بڑے پُرخلوص انداز میں مصافحہ کیا۔ اور پھر

SCANNED BY JAMSHED

انہیں بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ صوفے پر بیٹھ گیا۔

" آپ کے لئے کیا منگواؤں ۔ کم کے متعلق تو مجھے معلوم ہے کہ بلیک وائن اسے سب سے زیادہ پسند ہے " ۔۔۔۔ ہوشو نے مڑتے ہوئے کہا ۔

" ہمارے لئے تو آپ واٹر ہی منگوائیں ۔ کیونکہ جو پاور واٹر میں ہے وہ شراب میں نہیں ہوتی " ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ہوشو اس کے فقرے پر یک لخت چونک پڑا ۔ لیکن جلد ہی اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا ۔ لیکن اب اس کے چہرے کے عضلات خاصے سکڑ گئے تھے ۔ اور وہ غور سے عمران کو دیکھ رہا تھا ۔

" پانی ۔۔۔ سادہ پانی ۔ وہ تو یہاں نہیں ملے گا ۔ یہ تو بار ہے " ۔ ہوشو نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا ۔

" پھر رہنے دیجئے ۔ ویسے آپ کے چہرے پر ابھرنے والے تاثرات بتا رہے ہیں کہ آپ کو بھی واٹر پاور کا پورا پورا احساس ہے ۔ بہرحال اتنا ہی کافی ہے " ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" آپ بار بار یہ واٹر پاور کا لفظ استعمال کر رہے ہیں ۔ کیا اس کا کوئی خاص مقصد ہے " ۔۔۔۔ ہوشو نے آنکھیں سکیڑتے ہوئے قدرے سخت لہجے میں کہا ۔

" ہو سکتا ہے آپ کے ذہن میں اس لفظ کی وجہ سے کوئی خاص پس منظر آ گیا ہو ۔ میں تو بہرحال عام سی بات کر رہا ہوں " ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ اور ہوشو کی سکڑی ہوئی پیشانی صاف ہو گئی ۔

" اچھا بتاؤ کم ۔ آج کیسے آنا ہوا " ۔۔۔۔ ہوشو نے اس بار کم سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" میں بتاتا ہوں ۔ ہم نے بھی بلیو سپلائی آگالیگا جزیرے سے گریٹ بال تک پہنچائی ہے ۔ اور میرے خیال میں آپ سے زیادہ بہتر آدمی اس معاملے میں اور کوئی نہیں ہو سکتا " ۔۔۔۔ کم کے بولنے سے پہلے ہی عمران بول اٹھا ۔

" ہوں ۔ تو کم نے غداری کی ہے ۔ اور تم اس مقصد کے لئے یہاں آئے ہو " ۔۔۔۔ ہوشو نے غراتے ہوئے کہا ۔

" غداری کا لفظ ایسا ہے مسٹر ہوشو کہ ہر شخص اس کو اپنے مطلب کے معنی دیتا ہے ۔ بہرحال کم نے غداری کی ہے یا نہیں ۔ اسے چھوڑو ۔ تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم آگالیگا جزیرے سے سپلائی کو کہاں پہنچاتے تھے " ۔۔۔۔ عمران کا لہجہ یک لخت سخت ہو گیا ۔

" تو واٹر پاور کے خلاف کام کرنے کے لئے پاکیشیا جیسے پس ماندہ ملک کی حقیر سی سیکرٹ سروس نکلی ہے ۔ ہونہہ ۔ مچھر دل کی بھیں بھیں سے ہاتھی مر جائے گا " ۔۔۔۔ ہوشو نے انتہائی حقارت آمیز لہجے میں کہا ۔ اور اس کے منہ سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نام سن کر عمران بے اختیار چونک پڑا ۔

" آ جاؤ بھئی ۔ یہ لوگ اب کھل گئے ہیں " ۔۔۔۔ ہوشو نے اچانک تیز لہجے میں کہا ۔ اور دوسرے لمحے کمرے کی سائیڈ کی دیواریں پھٹیں اور دونوں اطراف سے چار چار مشین گنوں سے مسلح افراد کمرے میں

پہنچ گئے۔ ظاہر ہے ان کی مشین گنوں کا رخ عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف ہی تھا۔ کم کا چہرہ یک لخت زرد پڑ گیا۔

"تو تم نے پہلے سے انتظام کر رکھا تھا" ــــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں ــــ جیسے ہی تم ملٹری ایئرپورٹ پر اترے تھے مجھے اطلاع مل گئی تھی۔ اور پھر باجان نیول ہیڈ کوارٹر کے ایڈمرل اسکامر نے ملٹری ایئرپورٹ کے انچارج وائس ایئر مارشل سے جو گفتگو کی تھی وہ بھی مجھ تک پہنچ چکی تھی۔ لیکن مجھے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ آخر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ کم جیسا آدمی کیوں ہے۔ پہلے میرا خیال تھا کہ تم جہاں جا کر ٹھہرو گے۔ میں وہاں سے کم کو علیحدہ بلوا کر بات کر دوں گا۔ لیکن پھر میرے آدمی نے جو ایئرپورٹ سے ہی تمہارا تعاقب کر رہا تھا مجھے بتایا کہ تم ایئرپورٹ سے سیدھے میری بار میں ہی آ رہے ہو۔ تو میں نے تمہارے استقبال کی مکمل تیاری کر لی تھی۔ اب تم مجھے بتاؤ کہ تم کم تک کیسے پہنچے" ــــ ہوشو نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

"بس یہی آدمی ہیں یا اور بھی ہیں۔ اگر ہیں تو انہیں بھی بلوا لو۔ ورنہ بعد میں تمہیں حسرت ہی رہے گی کہ کاش میں اور آدمی منگوا لیتا" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ تو تم اب اپنے آپ کو بہادر ظاہر کرنے کی کوشش کر رہے ہو" ــــ ہوشو نے ہونٹ سکیڑتے ہوئے کہا۔

"اوکے ــــ تمہاری مرضی" ــــ عمران نے کہا۔ اور دوسرے لمحے صوفوں کے درمیان چھوٹی میز یک لخت اڑتی ہوئی سامنے بیٹھے

SCANNED BY JAMSHED

ہوشو کی طرف بڑھی۔ ہوشو اس سے بچنے کے لئے بے اختیار نیچے کی طرف جھکا ہی تھا کہ دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا قلابازی کے انداز میں فضا میں اٹھا اور پھر جب اس کے قدم زمین پر لگے تو وہ عمران کے سینے کے سامنے جکڑا ہوا کھڑا تھا۔ عمران نے اسے واقعی انتہائی خوبصورت انداز میں ڈاج دیا تھا۔ وہ چاہتا تو میز پیر کی مدد سے اچھال کر براہ راست اس کے چہرے پر بھی مار سکتا تھا۔ لیکن پھر یقیناً ہوشو میز کے دھکے کی وجہ سے صوفے سمیت پیچھے الٹ جاتا۔ اور اس کے بعد اسے اس طرح گرپ کر لینے کا کوئی موقع نہ ملتا۔ اور اس کے ساتھی لازماً فائر کھول دیتے۔ اس لئے عمران نے دوسرا طریقہ استعمال کیا تھا۔ اس نے میز کو اس طرح اچھالا تھا کہ وہ ہوشو کے سر کے اوپر سے گزری اور نفسیاتی طور پر ہوشو اس سے بچنے کے لئے نیچے کو جھکا ہی تھا کہ عمران نے اچھل کر اس کی گردن میں ہاتھ ڈال کر ایک مخصوص انداز میں نیچے کی طرف ہاتھ کو کرتے ہوئے جھٹکا دیا تو لمبا تڑنگا ہوشو اس طرح ہوا میں قلابازی کھا گیا جیسے پتنگ کی ڈور کو جھٹکا دینے سے پتنگ جھٹکا کھا کر اوپر کو اٹھتی ہے۔ اور قلابازی کھا کر وہ سیدھا الٹ کر عمران کے سینے سے اس طرح آلگا جیسے لوہا مقناطیس سے چمٹتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران بجلی کی سی تیزی سے گھوم گیا۔ اب جس طرف ہوشو کی پشت تھی اس طرف عمران کی پشت ہو گئی۔ اور اپنے ساتھیوں کے سامنے اس کا چہرہ تھا۔ اور سامنے ہوشو اس کے سینے سے جکڑا کھڑا تھا۔ یہ ساری کارروائی صرف چند لمحوں میں مکمل ہو گئی۔ ظاہر ہے کم سمیت اس کے سارے ساتھی بھی اچھل کر کھڑے ہو

گئے تھے۔ ابھی عمران ہوشو کو جکڑ کر گھوما ہی تھا کہ یک لخت کم بُری طرح چیختا ہوا اپنے پیچھے کھڑے ہوئے چاروں مشین گن برداروں سے ٹکرایا۔ اور اُسی لمحے خاور اور چوہان نے بھی یک لخت قلابازیاں کھائیں اور اپنے پیچھے موجود چاروں مشین گن برداروں سے ٹکرا کر ان سمیت نیچے جا گرا۔ کم کو کیپٹن شکیل نے اچھالا تھا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ صورت حال پوری طرح واضح ہوتی یک لخت کمرہ مشین گن کی تڑتڑاہٹ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ یہ کارنامہ کیپٹن شکیل کا تھا۔ اس نے کم کو اچھال کر چار آدمیوں پر مارتے ہی خود بھی چھلانگ لگا دی تھی۔ اور ان میں سے ایک کے ہاتھ سے اچھل کر نیچے گرنے والی مشین گن کو اس نے فضا میں ہی جھپٹ لیا تھا۔ اور پھر جب کم کو واپس اچھال کر وہ چاروں اٹھنے ہی لگے تھے کہ کیپٹن شکیل نے ٹریگر دبایا اور پھر ایک ہی برسٹ میں وہ چاروں کو گرا کر وہ ایڑیوں کے بل کسی لٹو کی طرح گھوما تو خاور اور چوہان دوسری طرف کے مسلح افراد کو گرا کر تیزی سے اٹھ کر پیچھے ہٹے ہی تھے کہ کیپٹن شکیل کی مشین گن نے شعلے اگل دیئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ صرف پانچ یا زیادہ سے زیادہ دس سیکنڈ کے اندر صورت حال مکمل طور پر تبدیل ہو چکی تھی۔ ہوشو عمران کے سینے سے جکڑا کھڑا تھا۔ جب کہ اس کے آٹھ مسلح ساتھی فرش پر پڑے پانی سے نکلی ہوئی مچھلیوں کی طرح تڑپ رہے تھے۔ اور جولیا درمیان میں اس طرح کھڑی تھی جیسے فٹ بال کے میچ کے دوران دونوں ٹیموں کے درمیان ریفری کھڑا ہوتا ہے۔

"اب بولو ہوشو صاحب" ـــــ عمران نے ہوشو کو یک لخت

SCANNED BY JAMSHED

اوپر کو کرتے ہوئے اس کی ریڑھ کی ہڈی کے نیچے زور سے گھٹنا مار کر اُسے فرش پر اچھالتے ہوئے کہا۔ اور ہوشو کے حلق سے گھٹنے کی ضرب کھا کر اس قدر کربناک چیخ نکلی کہ اس قدر کربناک چیخ تو مرنے والوں کے حلق سے بھی نہ نکلی تھی۔ اور ہوشو فرش پر گر کر اپنے ساتھیوں سے بھی زیادہ بُری طرح پھڑکنے لگا۔ وہ بالکل اس انداز میں فرش پر گھوم رہا تھا جیسے کتا اپنی دُم کو منہ سے پکڑنے کی غرض سے چکراتا ہے۔ چند لمحے وہ اس طرح چکراتا رہا۔ پھر دھم سے سیدھا پشت کے بل فرش پر لیٹ کر لمبے لمبے سانس لینے لگا۔

کم بھی اب اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا۔ لیکن اس کی حالت واقعی قابل دید تھی۔ انتہائی حیرت اور خوف سے اس کا چہرہ مسخ ہو چکا تھا۔ اور آنکھیں کانوں سے بھی پیچھے تک پھیل گئی تھیں۔

"اسے اٹھا کر صوفے پر بٹھا دو" ـــــ عمران نے خاور سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور خاور نے جھک کر ساکت پڑے ہوئے ہوشو کو اٹھایا اور اسے ایک صوفے پر بٹھا دیا۔ ہوشو کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں اور چہرہ پتھر کی طرح بے جان اور سخت ہو رہا تھا۔ وہ اس طرح اکھڑے اکھڑے انداز میں سانس لے رہا تھا جیسے وہ دل کے شدید دورے سے گزر رہا ہو۔ منہ کے کونوں سے کف کے چھوٹے چھوٹے بلبلے نکل رہے تھے۔ اس کی حالت واقعی بے حد خراب اور خستہ نظر آ رہی تھی۔

"یہ ـــ یہ مر جائے گا۔ اوہ۔ تم نے اس کے ساتھ کیا کیا ہے" اچانک کم نے بے اختیار چیختے ہوئے کہا۔

"فکر نہ کرو کم۔ ایسے ڈھیٹ لوگ اتنی آسانی سے مرا نہیں کرتے

SCANNED BY JAMSHED

یں نے صرف اسے بتایا ہے کہ جب آدمی تکلیف سے گزرتا ہے تو اس پر کیا گزرتی ہے۔ یہ اسی تجربے سے گزر رہا ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن یہ تو انتہائی سخت جان آدمی ہے۔ تم نے آخر کیا کیا ہے۔ اس کی حالت تو بے حد خراب ہے" ——— کم نے پھٹے پھٹے لہجے میں کہا۔ اُسے شاید اب تک سمجھ نہ آرہی تھی کہ ہوشو کی یہ حالت آخر کیوں ہو رہی ہے۔ حالانکہ عمران نے بظاہر اُسے پکڑنے اور پھر اچھالنے کے علاوہ کچھ نہ کیا تھا۔

"ریڑھ کی ہڈی کے سب سے نچلے مہرے پر میں نے ضرب لگائی ہے۔ اور بس۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اعصابی نظام کام کرنا چھوڑ گیا ہے۔ لیکن یہ ذہنی طور پر پوری طرح بیدار ہے۔ اپنی مکمل کیفیات کے ساتھ" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور پھر وہ ہوشو کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ایک چھوٹا صوفہ کھینچ کر اس کے سامنے رکھا اور اطمینان سے اس پر بیٹھ گیا۔ جب کہ اس کے ساتھی مشین گنیں اٹھائے کمرے میں بکھرے ہوئے تھے۔ ——— عمران نے بڑے اطمینان سے پہلے ہوشو کی جیبوں کی تلاشی لینا شروع کی۔ اور چند لمحوں بعد جب اس کا ہاتھ اس کی جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں سگریٹ کا ایک پیکٹ اور لائیٹر موجود تھا۔

"واہ۔ اسے کہتے ہیں عقلمندی۔ کہ دوسرے کے کام کا سامان آدمی ساتھ اٹھائے پھرے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس نے بڑے اطمینان سے سگریٹ کا پیکٹ کھولا۔ اس

میں سے ایک سگریٹ نکالا اور اُسے اپنے لبوں سے لگا لیا۔

"کیا ——— کیا تم سگریٹ پیو گے" ——— جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے میں سوچا کرتا تھا کہ سگریٹ صحت کے لئے سخت نقصان دہ ہے۔ لیکن پچھلے دنوں ایک چین سموکر نے مجھے اس کے تین ایسے فائدے بتائے ہیں کہ جی چاہتا ہے کہ سموکنگ شروع کر دوں" ——— عمران نے سگریٹ لبوں سے لگاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"سگریٹ کے فائدے ——— کیا بکواس کر رہے ہو۔ سگریٹ کا کیا فائدہ ہو سکتا ہے" ——— جولیا کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اس نے بتایا تھا کہ سگریٹ پینے والا بوڑھا نہیں ہوتا۔ اور سگریٹ پینے والے کے گھر میں چوری نہیں ہوتی۔ اب بتاؤ کس قدر شاندار فائدے ہیں" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ——— بکواس۔ یہ بھلا کیسے ممکن ہے" ——— جولیا نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیوں ممکن نہیں ہے۔ سگریٹ پینے والا اس لئے بوڑھا نہیں ہوتا کہ وہ جوانی میں ہی مر جاتا ہے۔ اور اس کے گھر چوری اس لئے نہیں ہوتی کہ ساری رات کھانستا رہتا ہے۔ اور کھانسی کی آواز چور کے لئے سب سے زیادہ خطرے کا سائرن ہوتی ہے" ——— عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا۔ اور اس بار نہ صرف جولیا ہنس پڑی بلکہ کمرے میں موجود اس کے دوسرے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

SCANNED BY JAMSHED

"واقعی یہ فائدے ہیں۔ لیکن تم اب سگریٹ پی کر ان میں سے کون سا فائدہ اٹھانا چاہتے ہو"۔۔۔۔ جولیا نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"تیسرا فائدہ"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور پھر سگریٹ لبوں سے لگا کر اس نے اُسے لائٹر سے جلایا۔ جب سگریٹ جل اٹھا تو اس نے اس کے جلتے ہوئے سرے کو ہوشو کے نتھنوں کے قریب کر دیا۔

"ارے ہاں۔ تیسرا فائدہ تو تم نے بتایا ہی نہیں تھا"۔۔۔۔ جولیا نے چونک کر کہا۔

"اس کا تیسرا فائدہ۔ سچ پوچھو تو سب سے بڑا فائدہ ہے۔ لیکن صرف اس وقت جب عورتیں سگریٹ پیتی ہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔۔۔۔ میں سمجھی نہیں"۔۔۔۔ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"کم از کم زبان تو بند رہتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور کمرہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"عمران صاحب۔ کیا بات ہے۔ آپ اس طرح اطمینان سے بیٹھے ہیں جیسے یہاں کسی کے آنے کی توقع ہی نہ ہو۔ حالانکہ یہ ہوشو کا مین اڈہ ہے"۔۔۔۔ اچانک کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاتھی کے شکار اور ہرن کے شکار میں فرق ہوتا ہے کیپٹن شکیل۔ ہرن کے پیچھے دوڑنا پڑتا ہے جب کہ ہاتھی کے لئے ایک انتہائی گہرا گڑھا کھود کر اس پر ٹہنیاں بچھا کر اس وقت کا انتظار کرنا پڑتا ہے۔

جب جناب ہاتھی صاحب اپنی مرضی سے جھومتے جھامتے وہاں پہنچیں اور پھر گڑھے میں گر پڑیں۔ اور تم کا دوست ہوشو تمہاری نظروں میں نہ سہی تم کی نظروں میں تو بہرحال ہاتھی ہی ہے۔ اور اصل بات یہ ہے کہ فوری طور پر اعصابی نظام منجمد ہو جانے کی وجہ سے اس کی ذہنی کیفیات بھی اس قدر تیز نہیں ہیں جس قدر ہونی چاہئیں۔ جیسے جیسے وقت گزرتا جائے گا ذہنی کیفیات معمول پر آتی جائیں گی۔ اس لئے میں وقت گزار رہا تھا اور سگریٹ کا دھواں بھی اس لئے اس کے نتھنوں میں چڑھا رہا ہوں تاکہ اس کی دھونی سے اس کی ذہنی کیفیات جلد از جلد معمول پر آجائیں"۔۔۔۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور جولیا نے مڑ کر ایسی نظروں سے کیپٹن شکیل کو دیکھا جیسے کہہ رہی ہو کہ تم عمران کو احمق سمجھتے ہو کہ وہ بغیر کسی خاص مقصد کے وقت ضائع کرتا رہے گا۔ اور کیپٹن شکیل شرمندہ سے انداز میں مسکرا دیا۔

سگریٹ کا دھواں ایک لکیر کی طرح ہوشو کے نتھنوں میں مسلسل چڑھ رہا تھا کہ یک لخت ہوشو کو ایک زوردار چھینک آئی۔ اور عمران نے سگریٹ ہٹا کر نیچے فرش پر پھینکا اور اُسے جوتے کی ایڑی سے مسل دیا۔ اب ہوشو کا سخت اور پتھر کی طرح جامد چہرہ تیزی سے نرم پڑتا جا رہا تھا۔ اور آہستہ آہستہ اس کے حلق سے کراہیں نکلنے لگیں۔ کراہوں کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کافی دیر سے اس کے گلے میں پھنسی رہی ہوں۔ کراہیں اب بلند ہوتی جا رہی تھیں۔ اور اب اس کا سر بھی ذرا ذرا حرکت کرنے لگا تھا۔ اور پھر اس کے حلق سے

SCANNED BY JAMSHED

اچانک ایک زوردار چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی بے پناہ تکلیف کی وجہ سے اس کا نرم پڑتا چہرہ تیزی سے مسخ ہوتا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے بری طرح چیخنا اور سر پٹخنا شروع کر دیا۔ لیکن اس کا جسم اسی طرح بے حس و حرکت تھا۔

"تم نے محسوس کر لیا ہو گا ہوشو کہ تمہیں کس قدر تکلیف ہو رہی ہے تمہیں ایسے محسوس ہو رہا ہو گا جیسے تمہاری ایک ایک رگ کے اندر آرے چل رہے ہوں۔ اور یہ بھی سن لو کہ یہ تکلیف مسلسل بڑھتی جائے گی۔ لیکن تمہاری چیخیں باہر کسی کو سنائی نہ دے سکیں گی کیونکہ تم نے یہ کمرہ ساؤنڈ پروف بنوایا ہوا ہے۔ اور شاید تم نے اس لئے ہمیں یہاں بلوایا تھا تاکہ ہماری چیخیں باہر کوئی نہ سن سکے۔ لیکن ایک بات یاد رکھنا۔ اس بے پناہ تکلیف کے باوجود تمہیں موت نہیں آئے گی۔ کیونکہ اس تکلیف کا تعلق صرف اعصابی نظام سے ہے دل سے نہیں۔ ہاں اگر تم چاہو تو میں صرف تمہاری ایک رگ کو انگوٹھے سے دبا کر تمہیں اس تکلیف سے نجات دلا سکتا ہوں۔ شرط یہ ہے کہ تم مجھے تفصیل سے بتا دو کہ گریٹ بال کہاں ہے۔ اور اس کا اندرونی نظام اس کے اندر موجود افراد اور مشینری کی تفصیل۔ اس کا حفاظتی نظام سب کی تفصیل بتا دو۔ اور یہ میرا وعدہ ہے کہ میں تمہیں اس تکلیف سے نجات دلا دوں گا۔ میرے وعدے کا ثبوت تمہارے یہ دوست کم کی یہاں زندہ سلامت موجودگی ہے" ——— عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"پلیز بتا دو ہوشو۔ مجھ سے تمہاری یہ تکلیف نہیں دیکھی جا رہی۔ عمران صاحب واقعی وعدے کے پکے ہیں۔ بتا دو" ——— کم نے آگے بڑھ کر گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ب ——— ب ——— بتاتا ہوں۔ ختم کرو اسے۔ میں مر رہا ہوں۔ اوہ۔ خوف ناک تکلیف کو ختم کرو" ——— ہوشو نے چیخ چیخ کر کہا۔

"نہیں۔ یہ بڑھتی جائے گی۔ تم بتانا شروع کر دو۔ تاکہ تم جلد از جلد اس تکلیف سے نجات حاصل کر سکو" ——— عمران نے اسی طرح مطمئن سے لہجے میں کہا۔

"مم ——— مم ——— اتنا جانتا ہوں کہ میں کورٹی سے بلیو سیلائی آگا لیگا جزیرے سے وصول کر کے اسے بحیرہ عرب میں ایک جزیرے سونو تک پہنچا دیتا تھا۔ سونو ایک قطعی ویران جزیرہ ہے۔ اور بس۔ سپلائی وہاں پہنچانے کے بعد میں واپس آجاتا تھا۔ میرا اتنا ہی کام تھا۔ اس سے زیادہ مجھے معلوم نہیں ہے۔ قطعی معلوم نہیں ہے۔ البتہ ایک بار میں نے اس جزیرے کے قریب ایک عجیب ساخت کی آبدوز سی دیکھی تھی۔ جو پانی سے باہر تھی۔ لیکن میرے وہاں پہنچنے پر وہ پانی کے نیچے چلی گئی تھی" ——— ہوشو نے اس طرح بولنا شروع کر دیا جیسے ٹیپ ریکارڈ چل پڑتا ہے۔

"کس قسم کی آبدوز ——— تفصیل بتاؤ" ——— عمران نے کہا۔ اور پھر اس کی گردن کے پیچھے ہاتھ رکھ کر ایک رگ کو اس نے اپنے انگوٹھے سے زور سے دبا دیا۔ دوسرے لمحے انتہائی تکلیف کی وجہ سے بری طرح مسخ ہوا ہوشو کا چہرہ حیرت انگیز طور پر تیزی سے بحال ہوتا گیا۔ اس کا رک رک کر آنے والا سانس بھی نارمل ہو گیا۔ اور اس کے حلق سے

نکلنے والی کراہیں اور چیخیں بھی غائب ہو گئیں۔

" تفصیل بتاؤ۔ یہ سکون عارضی ہے۔ اگر تم نے تفصیل نہ بتائی تو پھر ہم اٹھ کر چلے جائیں گے اور دنیا کا کوئی ڈاکٹر تمہیں ہزار سال تک بھی اس کیفیت سے نجات نہ دلا سکے گا " ــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" اوہ اوہ ــــ خدا کی پناہ۔ کس قدر عذاب ناک تکلیف تھی۔ وہ آبدوز بالکل طشتری کی طرح کی تھی۔ جیسے اڑن طشتری ہوتی ہے۔ اس پر ایک اونچا انٹینا بھی لگا ہوا تھا۔ اس انٹینا کے اوپر ایک چھوٹا سا جھنڈا بھی موجود تھا۔ بالکل چھوٹا سا۔ کپڑے کا نہیں تھا بلکہ کسی دھات کا تھا۔ کیونکہ تیز ہوا میں وہ پھڑپھڑا نہ رہا تھا۔ اس جھنڈے پر ایک اژدھا کنڈلی مارے پانی کی لہروں پر بیٹھا ہوا تھا۔ اور اس کے منہ سے شعلے نکل رہے تھے۔ ہماری لانچیں دیکھتے ہی یہ طشتری کسی آبدوز کی طرح سمندر میں اتر گئی۔ اور میں نے کوشش بھی کی۔ اور غوطہ خوری کا لباس پہن کر نیچے بھی اترا۔ لیکن وہ طشتری دوبارہ نظر نہیں آئی۔ بس اس کے سوا میں اور کچھ نہیں جانتا " ــــ ہوشو نے جلدی جلدی جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تمہارا رابطہ واٹر پاور سے کیسے ہوا تھا " ــــ عمران نے پوچھا۔

" مجھے فون آیا کہ تمہارے اکاؤنٹ میں چالیس لاکھ ڈالر جمع کر دیئے گئے ہیں۔ اور فون بند ہو گیا۔ میں حیران رہ گیا۔ لیکن پھر بینک سے معلوم ہوا کہ واقعی چالیس لاکھ ڈالر کیش جمع کرائے گئے ہیں۔ پھر چند دنوں بعد فون آیا کہ مزید چالیس لاکھ ڈالر جمع کرا دیئے گئے ہیں۔ اور

SCANNED BY JAMSHED

سچ مچ جمع ہو گئے۔ اس طرح دو ہفتوں کے دوران ایک کروڑ ڈالر جمع کرا دیئے گئے۔ پھر مجھے ایک آدمی ملا۔ اس نے ان رقموں کی رسیدیں مجھے دیں اور بتایا کہ وہ دنیا کی سب سے بڑی تنظیم واٹر پاور کا نمائندہ ہے۔ اس نے مجھے بتایا کہ میں ایسٹ کوسٹ سے مخصوص سپلائی لینے کے لئے کسی ایسے تجارتی جہاز کا بندوبست کروں۔ جس پر کسی کو شک نہ ہو سکے۔ اور پھر اس جہاز سے آگا لیگا سے وہ سپلائی حاصل کر کے اسے سانو تک پہنچا دیا کروں۔ اور بس۔ میرا کام ختم۔ ہر سپلائی پر ایک کروڑ ڈالر ملیں گے اور وہ بھی ایڈوانس۔ لیکن اگر کسی کو اس سپلائی کا علم ہوا تو پھر میں اپنے پورے گروپ سمیت ہلاک کر دیا جاؤں گا۔ رقم اتنی بڑی تھی کہ میں تیار ہو گیا۔ کم میرا دوست تھا۔ میں نے اس کے ذریعے تجارتی جہاز کوٹی سے سپلائی شروع کی اور دو سالوں تک سپلائی ہوتی رہی۔ اور کسی کو علم نہ ہو سکا۔ اور میں فلپائن کا سب سے امیر آدمی بن گیا۔ بس اتنی بات ہے " ــــ ہوشو نے جواب دیا۔

" تم نے کبھی چیک کیا کہ یہ سپلائی کیا ہوتی تھی " ــــ عمران نے پوچھا۔

" نہیں ــــ وہ بڑے بڑے کنٹینرز ہوتے تھے۔ اور باقاعدہ سیلڈ ہوتے تھے " ــــ ہوشو نے جواب دیا۔

" سانو جزیرے پر کبھی کوئی آدمی نظر آیا " ــــ عمران نے پوچھا۔

" نہیں۔ کسی بھی سپلائی کے وقت کوئی آدمی نظر نہیں آیا۔ بس ایک بار وہی آبدوز نظر آئی " ــــ ہوشو نے جواب دیا۔

SCANNED BY JAMSHED

"سوچ لو۔ اب تمہاری تکلیف عود کر آنے کا وقت آ گیا ہے" عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"مم ـــ مم ـــ سچ کہہ رہا ہوں۔ درست کہہ رہا ہوں" ہوشو نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہاری مرضی۔ البتہ یہ بتا دوں کہ بحیرہ عرب میں سونو نام کا کوئی جزیرہ موجود نہیں ہے" ـــ عمران نے زہریلے لہجے میں جواب دیا

"اوہ اوہ ـــ تم غلط سمجھے ہو۔ میں جھوٹ نہیں بول رہا۔ اسے عام طور پر سونو کہا جاتا ہے۔ لیکن اس کا اصل نام ڈاکرہ ہے" ـــ ہوشو نے جلدی سے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا چہرہ ایک بار پھر مسخ ہو گیا۔ واقعی اس کی تکلیف دوبارہ عود کر آئی تھی۔

"بب ـــ بب ـــ بچاؤ۔ پلیز مجھے بچاؤ۔ یہ۔ تت تکلیف دو اوہ۔ میں مر جاؤں گا" ـــ ہوشو کے حلق سے ایک بار پھر کراہیں نکلنے لگیں۔

"میں نے وعدہ کیا تھا کہ تمہیں تکلیف سے نجات دلاؤں گا۔ اور اب میں وعدہ پورا کر رہا ہوں" ـــ عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ساتھ کھڑے کیپٹن شکیل کے ہاتھ سے مشین گن لی اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی ہوشو کے حلق سے کربناک چیخ نکلی۔ اور وہ وہیں صوفے پر ہی بغیر تڑپے ڈھیر ہو گیا۔

"تت ـــ تت ـــ تم نے اسے مار دیا۔ حالانکہ اس نے تمہیں سب کچھ بتا دیا تھا" ـــ کم نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے اسے ہمیشہ کے لئے اس تکلیف سے نجات دلا دی ہے

اور یہی میرا وعدہ تھا۔ ورنہ اب یہ مجھ سے بھی ٹھیک نہ ہو سکتا تھا اور باقی ساری عمر اسی طرح سسکتا رہتا۔ اور تمہارے ساتھ بھی میرا یہی وعدہ تھا کہ تمہیں زندہ سلامت زمین پر پہنچا دوں گا۔ اور دیکھو میں نے وعدہ پورا کر دیا۔ لیکن بہتر یہی ہے کہ دونوں دوست عالم ارواح میں بھی اکٹھے رہیں" ـــ عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا۔ اور کم گولیوں کی بوچھاڑ میں لٹو کی طرح ناچتا ہوا زمین پر گرا۔ اور صرف ایک لمحے کے لئے تڑپ کر ساکت ہو گیا۔

"چلو اب نکل چلیں۔ ہمارا مقصد پورا ہو گیا۔ اب ہم نے اس سونو جزیرے تک پہنچنا ہے" ـــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن ایک طرف پھینک دی تھی۔

میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی اونچی نشـ
کی کرسی پر بیٹھے ہوئے درشت چہرے والے آدمی نے ہاتھ بڑھا
رسیور اٹھا لیا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ درشتگی تھی۔ کمرہ کا
تھا۔ اور دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ لیکن سامنے کی پوری دیوا
سے چھت تک عجیب و غریب مشینوں سے بھری ہوئی تھی۔ سا
مشینیں مسلسل چل رہی تھیں۔ اور ان پر موجود ڈائلوں میں مختلف رنگ
کی سوئیاں مسلسل حرکت کر رہی تھیں اور رنگ برنگے چھوٹے چھو
سینکڑوں بلب جل بجھ رہے تھے۔ ان مشینوں کی وجہ سے یہ کمر
دفتر کے ساتھ ساتھ باقاعدہ ایک آپریشن روم بھی دکھائی دیتا
"یس" ——— ادھیڑ عمر آدمی نے رسیور اٹھا کر انتہائی
لہجے میں کہا۔
"باس ——— میں زون ایکس سے ڈبلیو پی۔ ون بول رہا ہوں

SCANNED BY JAMSHED

"کیوں کال کی ہے" ——— باس کا لہجہ اور زیادہ کرخت ہو گیا۔
دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی
"باس فلپائن کے دارالحکومت آنیلا میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھا گیا ہے۔
اس کے ساتھ کورٹی جہاز کا سب کیپٹن کم بھی تھا۔ اور باس انہوں نے
بلیک مون کے چیف ہوشو کو اس کی بار کے اندر گولیوں سے چھلنی
کر دیا ہے۔ کم کی لاش بھی وہیں سے ملی ہے۔ ہوشو کے آٹھ آدمیوں
کی لاشیں بھی ملی ہیں" ——— ڈبلیو پی۔ ون نے مؤدبانہ لہجے میں تفصیل
بتاتے ہوئے کہا۔
"اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ مجھے رپورٹ مل چکی ہے کہ کورٹی جہاز کو
سمندر کے اندر تباہ کر دیا گیا ہے۔ اور اس کے اندر عمران اور اس
کے ساتھی موجود تھے۔ پھر وہ فلپائن کے دارالحکومت آنیلا کیسے پہنچ
گئے۔ اور وہ بھی ہوشو تک۔ یہ کیسے ممکن ہے" ——— درشت چہرے
والے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"میری رپورٹ درست ہے باس۔ ویسے مجھے رپورٹ کچھ دیر
بعد ملی ہے۔ ورنہ میں ان لوگوں سے خود وہیں ٹکرا جاتا۔ لیکن وہ لوگ
اس وقت تک ایک چارٹرڈ جہاز میں واپس پاکیشیا کے لئے روانہ
ہو چکے تھے۔ بہرحال رپورٹ ملنے کے بعد میں نے مکمل تصدیق کی
ہے۔ ہوشو کو شاید ان کی آمد کی اطلاع پہلے ہی مل گئی تھی۔ اس لئے اس
نے اپنے آٹھ مسلح افراد کو ایک ساؤنڈ پروف کمرے کی سائیڈوں
میں چھپا کر کھڑا کر دیا۔ اور پھر اس سارے گروپ سے اس نے اس
ساؤنڈ پروف کمرے میں ہی ملاقات کی۔ یہ سب نہتے تھے کیونکہ ایک

راہداری سے گزرتے ہوئے انہیں مشینی طور پر چیک کر لیا گیا تھا، کے بعد یہ لوگ کافی دیر بعد اس کمرے سے نکلے اور چلے گئے۔ جب ہوشو کا پتہ کیا گیا۔ تب معلوم ہوا کہ ہوشوان آٹھ افراد سمیت ہلاک ہوا پڑا ہے۔ اور کم کی لاش بھی وہیں موجود ہے۔ مجھے رپورٹ بھی ہوشو کے ایک اسسٹنٹ نے دی۔ کیونکہ کمرے میں ہونے والی تمام گفتگو باقاعدہ ٹیپ ہوتی تھی۔ اور اس میں واٹر پاور کا ذکر تھا۔ چنانچہ میں نے وہ ٹیپ منگوا کر سنی۔ تب اصل صورت حال کا علم ہوا۔ میں فوراً گروپ سمیت حرکت میں آ گیا۔ لیکن پھر معلوم ہوا کہ وہ لوگ ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے فلپائن سے پاکیشیا واپس روانہ ہو چکے ہیں۔ چنانچہ میں آپ کو رپورٹ دے رہا ہوں" ۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ٹیپ میں کیا گفتگو ریکارڈ ہوئی ہے" ۔۔۔ باس نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"میں ٹیپ آن کر دیتا ہوں آپ خود سن لیں" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور پھر ہلکی سی کھڑکھڑاہٹ کے ساتھ ہی ایک آواز ابھری۔

"آؤ کم ۔۔۔ آج اچانک کیسے آ گئے"

"بس اچانک ہی یہ پروگرام بن گیا۔ یہ میرے دوست ہیں مسٹر علی عمران۔ اور یہ ان کے ساتھی ہیں" ۔۔۔ ایک اور آواز ابھری۔ اور پھر ٹیپ چلتا رہا۔ اور آخر میں گولیوں کی آوازوں کے ساتھ ہی ٹیپ سے دوبارہ کھڑکھڑاہٹ کی آوازیں ابھرنے لگیں۔

"اس کا مطلب ہے کہ گریٹ بال کی اصل لوکیشن آخر کار عمران کو

SCANNED BY JAMSHED

معلوم ہو ہی گئی" ۔۔۔ باس نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"یس باس" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب ہمیں مزید محتاط رہنا پڑے گا۔ اوکے" ۔۔۔ باس نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔ اس کا چہرہ بری طرح بگڑ گیا تھا۔ اس نے رسیور رکھتے ہی ایک سائیڈ پر پڑے ہوئے جدید ساخت کے ٹرانسمیٹر پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن ہوتے ہی اس میں سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس ۔۔۔ بانٹو اٹنڈنگ اوور" ۔۔۔ ایک کرخت آواز سنائی دی۔

"واٹر پاور ہیڈ کوارٹر چیف باس اوور" ۔۔۔ درشت چہرے والے نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یک لخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"بانٹو ۔۔۔ تم اپنے گروپ سمیت فوراً پاکیشیا پہنچو۔ تم نے وہاں پہنچتے ہی ایک نوجوان علی عمران کا خاتمہ کرنا ہے۔ اس کا پاکیشیا کے دارالحکومت میں کنگ روڈ پر فلیٹ ہے۔ جس کا نمبر دو سو ہے۔ اس کے متعلق باقی تفصیلی فائل تمہیں آر آر پر وہیں ایکریمیا میں مل جائے گی۔ یہ ڈی آئی مشن ہے اوور" ۔۔۔ باس نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"ڈی آئی مشن ۔۔۔ اوہ یس۔ اوور" ۔۔۔ بانٹو نے ڈی آئی

SCANNED BY JAMSHED

کے الفاظ سنتے ہی چونک کر کہا۔

" انتہائی تیز رفتار اور فل ایکشن کرو۔ جو نظر آئے اڑا دو۔ میں اس مشن کی تکمیل کے لئے تمہیں زیادہ سے زیادہ آٹھ گھنٹے دے سکتا ہوں اوور " ۔۔۔ باس نے تیز لہجے میں کہا۔

" ڈی۔ آئی مشن کے لئے کافی ہیں باس۔ آپ بے فکر رہیں باس اس سے بھی پہلے یہ مشن مکمل ہو جائے گا اوور " ۔۔۔ دوسری طرف سے مطمئن لہجے میں کہا گیا۔

" آر۔ آر یہ فائل موصول ہوتے ہی تم نے حرکت میں آجانا ہے اوور اینڈ آل " ۔۔۔ باس نے کہا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر کے اس نے انٹرکام کی طرف ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھاتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" یس باس " ۔۔۔ بولنے والی کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

" فاسلنگ سیکشن کو کہہ دو کہ وہ پاکیشیا کے ایجنٹ اے۔ آئی کی پوری فائل آر۔ آر یہ بانٹو کو ایکریمیا ابھی بھجوا دے " ۔۔۔ باس نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔ اور رسیور رکھ دیا۔ اور ایک بار پھر اس نے میز پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد بٹن دبایا تو ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

" ہیلو ۔۔۔ واٹر یا در ہیڈ کوارٹر کالنگ گریٹ بال اوور " ۔۔۔ چیف باس نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس ۔۔۔ ڈوچے چیف آف گریٹ بال اٹنڈنگ اوور " ۔۔۔

دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" چیف باس فرام دس اینڈ اوور " ۔۔۔ چیف باس نے کہا۔

" اوہ یس باس اوور " ۔۔۔ ڈوچے کا بھاری لہجہ یک لخت مؤدبانہ ہو گیا۔

" ڈوچے ۔۔۔ گریٹ بال دشمن ایجنٹوں کی نظروں میں آگیا ہے۔ یہ ایجنٹ پاکیشیائی ہیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے لئے کام کرنے والا علی عمران۔ میں نے توحتی الوسع کوشش کی کہ انہیں گریٹ بال کے بارے میں معلوم نہ ہو سکے۔ لیکن یہ شیطانی روحیں ہمارے ہر حملے سے نہ صرف بچ نکلیں بلکہ ابھی اطلاع ملی ہے کہ انہیں گریٹ بال کے محل وقوع کا بھی علم ہو گیا ہے۔ میں نے سپیشل ایکشن گروپ کے چیف بانٹو کو پاکیشیا بھیجا ہے۔ وہ ان معاملات میں انتہائی باصلاحیت آدمی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اس علی عمران کا خاتمہ وہیں کر دے گا۔ لیکن پھر بھی اب تم نے مکمل طور پر ہوشیار رہنا ہے۔ تمام حفاظتی نظام کو ہر وقت چیک کرتے رہو۔ اور چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو۔ کسی کو گریٹ بال کے حفاظتی ایریے میں داخل نہ ہونے دینا۔ اور سنو۔ گریٹ بال کا وہ حفاظتی راستہ جس سے آمدورفت رہتی تھی میں ہنگامی طور پر بند کر رہا ہوں اوور " ۔۔۔ چیف باس نے تیز لہجے میں کہا۔

" میں آپ کی تشویش اچھی طرح سمجھتا ہوں باس۔ علی عمران کو بھی بخوبی جانتا ہوں اور وہ بھی ڈوچے سے واقف ہے۔ اگر یہ بانٹو کے ہاتھوں ختم ہو جاتا ہے تو ٹھیک۔ ورنہ اس کی موت لازماً ڈوچے کے

ہاتھ سے ہی ہونی ہے ۔ آپ قطعاً فکر نہ کریں اوور" ——— ڈوپے ن
بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ ویری گڈ ۔ اگر تم اس عمران سے واقف ہو تو پھر مجھے یقین ہے کہ تم اس کا توڑ کر لو گے ۔ کیونکہ تمہاری صلاحیتیں کسی طرح بھی ا عمران سے کم نہیں ہیں ۔ اور میں نے اسی لئے انتہائی غور و خوض کے بعد تمہیں گریٹ بال کا انتظامی انچارج بنایا تھا ۔ ویری گڈ ۔ اب میر تمام پریشانیاں دور ہو گئی ہیں اوور" ——— چیف باس نے مسر بھرے لہجے میں کہا۔

" میں دوبار اس عمران سے بڑے بھرپور انداز میں ٹکرا چکا ہوں ا دونوں ہی بار عمران کو میرے مقابلے میں منہ کی کھانی پڑی تھی ۔ ی بات ہے کہ وہ اپنی عیاری کی وجہ سے میرے آدمیوں کو توڑ کر اپ مقصد حاصل کر گیا تھا ۔ لیکن ڈوپے اس کے لئے ہمیشہ ناقابل تس رہا ہے اوور" ——— ڈوپے نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ بہرحال ہوشیار رہنا ۔ اوور اینڈ آل" ——— چیف باس نے کہا ۔ اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا ۔ اب اس کے چہرے پر پہلے کی نسبت اطمینان کے آثار زیادہ تھے ۔

SCANNED BY JAMSHED

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی صوفے پر قدرے نیم دراز عمران چونک کر سیدھا ہوا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس ——— علی عمران ۔ ایم ۔ ایس سی ۔ ڈی ۔ ایس سی (آکسن) بولنے پر مجبور کر دیا گیا ہوں ۔ ورنہ اس وقت میرا بولنے کو قطعاً دل نہ چاہ رہا تھا ۔ کیونکہ آل ورلڈ باورچی ایسوسی ایشن کے چیئرمین آغا سلیمان پاشا صاحب از راہِ کرم اپنے جدی پشتی فن باورچی کو بالائے طاق رکھ کر کھانا پکانے کی کتاب میں درج سبزی پکوڑے تلنے کی نادر و نایاب ترکیب آزمانے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ کتاب کے مصنف کے مطابق یہ ترکیب ایک ایسے بادشاہ کی پسندیدہ ترکیب ہے ۔ اور جو سبزی پکوڑے کھانے کا بے حد شوقین تھا" ——— عمران کی زبان پوری رفتار سے چل رہی تھی۔

"تمہاری قینچی کی طرح چلنے والی یہ زبان بند ہونے کا وقت آگیا ہے مسٹر علی عمران ۔ میرا نام بانٹو ہے ۔ اس نام کو یاد رکھنا ۔ یہ تمہارے لئے انتہائی اہم نام ثابت ہو گا" ——— دوسری طرف سے ایک مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی ۔

"بانٹو ——— واہ ۔ یہ تو بہت اچھا نام ہے ۔ یعنی بانٹنے والا ۔ لیکن سوری ۔ میرا سبزی پکوڑے بانٹنے کا فی الحال کوئی ارادہ نہیں ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔ لیکن ساتھ ہی اس نے فون کے نچلے کنارے کی ایک مخصوص جگہ کو انگوٹھے سے ایک بار دبا کر چھوڑ دیا ۔

"میں نے تمہیں صرف اطلاع دینے کے لئے فون کیا ہے ۔ کہ میں تمہاری موت بن کر یہاں آگیا ہوں ۔ میری عادت ہے کہ میں اپنے شکار کو ہوشیار کر کے مارتا ہوں ۔ کیونکہ اس طرح شکار کا لطف دوبالا ہو جاتا ہے ۔ ورنہ فون کال کی بجائے تمہارے اس فلیٹ پر خوفناک میزائل بھی گر سکتا تھا ۔ بہرحال تمہیں اطلاع مل گئی ۔ اس وقت دس بجے ہیں ۔ زیادہ سے زیادہ شام چار بجے تک تم زندہ رہو گے ۔ اس کے بعد نہیں ۔ یہ میرا چیلنج ہے ۔ ویسے تمہاری اطلاع کے لئے بتا دوں کہ میں ایک پبلک بوتھ سے فون کر رہا ہوں ۔ اور یہ پبلک بوتھ اسی کنگ روڈ پر واقع ہے ۔ جہاں تمہارا فلیٹ ہے" ——— دوسری طرف سے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا گیا ۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا ۔

عمران نے منہ بناتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھا ۔ اس کے

SCANNED BY JAMSHED

ذہن میں یہ نام ہلکی سی خلش پیدا کر گیا تھا ۔ کیونکہ یہ نام اس کے لاشعور میں پہلے سے موجود تھا ۔ لیکن واضح طور پر شعور میں نہ آرہا تھا ۔ وہ چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا ۔ پھر اس نے رسیور اٹھایا ۔ اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔

"رانا ہاؤس" ——— دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی ۔

"جوزف ——— میں عمران بول رہا ہوں ۔ جوانا موجود ہے" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

"یس باس" ——— جوزف نے جواب دیا ۔

"اس سے بات کراؤ" ——— عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

"باس ۔ آپ کچھ ضرورت سے زیادہ سنجیدہ لگ رہے ہیں ۔ مجھے بتائیں کیا مسئلہ ہے" ——— جوزف نے کہا ۔

"بانٹو کو جانتے ہو" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"بانٹو ——— کچھ کچھ تو معلوم ہے ۔ اگر آپ کہیں تو میں جا کر اس کے بارے میں پوری تفصیل معلوم کر آؤں" ——— جوزف نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

"اچھا ——— وہ کچھ کچھ کیا ہے ۔ جو تم جانتے ہو" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا ۔

"باس ——— میرا خیال ہے یہ شکرالی کی سرخ جھیل میں رہنے والا کوئی مگرمچھ ہی ہو سکتا ہے ۔ جس کے سر پر اگر تین ضربیں لگائی جائیں

تو اس کے دانت پانی میں گر جاتے ہیں اور پھر جاتو قبیلے کے لوگ ان دانتوں کو گلے میں پہن کر بارش کی دعا کرتے ہیں" ۔۔۔ جوزف نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ارے پھر کچھ کیا تم تو اس کی پوری تفصیل جانتے ہو۔ لیکن تم نے کہا تھا کہ تفصیل معلوم کر آؤں۔ کہاں سے معلوم کرو گے تفصیل" ۔۔۔ عمران نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی روکتے ہوئے

" ظاہر ہے باس۔ اس کے لئے مجھے جاتو قبیلے کے ویچ ڈاکٹر کے پاس جانا پڑے گا۔ اور باس یہ جاتو قبیلہ افریقہ کے دلدلی علاقے کے عین درمیان میں رہتا ہے" ۔۔۔ جوزف واقعی بے حد سنجیدہ تھا۔

" لیکن اس طرح تو بڑا وقت لگ جائے گا۔ اور مجھے جلدی ہے میں تمہیں ایک اور ترکیب بتاتا ہوں۔ تمہیں یہیں رانا ہاؤس میں بیٹھے بیٹھے اس کی پوری تفصیل معلوم ہو جائے گی" ۔۔۔ عمران نے اس بار بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" یہاں بیٹھے بیٹھے باس ۔۔۔ وہ کیسے" ۔۔۔ جوزف نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" تمہارا دو دن کا کوٹا بند کر دیتا ہوں۔ دو روز بعد تمہارا دماغ اتنا روشن ہو جائے گا کہ تسکرالی جھیل تمہیں یہاں بیٹھے بیٹھے نظر آنے لگ جائے گی" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

" اوہ باس ۔۔۔ فار گاڈ سیک۔ رحم کرو۔ کوٹا بند نہ کرو میں وہاں پیدل چلا جاؤں گا۔ لیکن باس کوٹا بند نہ کرو۔ ورنہ جوزف دی

SCANNED BY JAMSHED

گریٹ حقیر کیچوا بن جائے گا" ۔۔۔ جوزف نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

" اچھا تو تم سمجھ رہے ہو کہ میں خرچہ بچانے کے لئے تمہیں وہاں نہیں بھیج رہا۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر ایک مہینہ کا کوٹا بند ہونا چاہیئے" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" بب ۔۔۔ بب ۔۔۔ باس۔ پلیز باس۔ مائی گریٹ باس" جوزف بری طرح گڑگڑانے لگا۔

" اچھا۔ اب تم خوشامد کرنا بھی سیکھ گئے ہو۔ اور تمہیں معلوم ہے کہ مجھے خوشامد سے سخت نفرت ہے۔ اب تو تمہیں سزا دینی پڑ ہی گئی۔ ایک روز کا کوٹا بند اور دو سو ڈنڈ۔ اور اگر کوئی حجت کی تو یہ سزا ڈبل ہو جائے گی" ۔۔۔ عمران کا لہجہ یک لخت انتہائی سخت ہو گیا۔

" یس باس" ۔۔۔ جوزف نے ظاہر ہے ڈبل سزا کے خوف سے پہلی سزا ہی قبول کر لی۔

" ریسیور جوانا کو دو اور ڈنڈ نکالنا شروع کر دو" ۔۔۔ عمران نے اسی طرح انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

" یس ۔۔۔ بب ۔۔۔ بب ۔۔۔ باس۔ یس باس" ۔۔۔ جوزف نے کہا۔ اور پھر ریسیور میز پر رکھے جانے کی آواز سنائی دی۔ اور عمران مسکرا دیا۔

" ہیلو ماسٹر ۔۔۔ جوانا بول رہا ہوں" ۔۔۔ چند لمحوں بعد جوانا کی آواز ریسیور پر سنائی دی۔

"جوانا ـــــ کسی بانٹو سے واقف ہو" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"بانٹو ـــــ ہاں ایک بانٹو کو جانتا ہوں۔ ایکریمیا کی ایک پیشہ ور قاتلوں کی تنظیم سپرٹاپ کا چیف تھا۔ لیکن یہ سپرٹاپ ماسٹر کلرز کے مقابلے میں ہمیشہ نمبر ٹو ہی ہے" ـــــ جوانا نے جواب دیا۔

"کیا تمہاری اس سے کبھی ملاقات ہوئی ہے" ـــــ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یس باس۔ بے شمار بار۔ لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں" ـــــ جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں بولتا ہوں۔ میری آواز سن کر بتاؤ کہ کیا یہ اسی بانٹو کی آواز ہے جس کی تم بات کر رہے ہو" ـــــ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں پہچان لوں گا" ـــــ جوانا نے جواب دیا۔

"میرا نام بانٹو ہے۔ اس نام کو یاد رکھنا۔ یہ تمہارے لئے انتہائی اہم نام ثابت ہو گا" ـــــ عمران نے اسی آواز میں کہا جو اس نے فون پر سنی تھی۔

"اوہ بالکل باس۔ یہ وہی بانٹو ہے۔ سپرٹاپ کا چیف۔ لیکن باس یہ تو ایکریمیا میں رہتا ہے" ـــــ جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا قدوقامت اور حلیہ بتاؤ" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"دیو جتنا قد۔ گینڈے کی طرح جسم۔ اخروٹ کی طرح سر۔ اور سر سے گنجا۔ ناک پھیلی ہوئی انتہائی بدنما۔ پیلے اور مکروہ دانت۔

SCANNED BY JAMSHED

چہرے پر زخموں کے نشانات کسی سو سالہ بوڑھے آدمی کی جھریوں سے بھی زیادہ" ـــــ جوانا نے قدوقامت اور حلیہ بتلاتے ہوئے کہا۔

"اوکے ـــــ اب میں اسے تلاش کر لوں گا" ـــــ عمران نے کہا۔

"کیا مطلب باس ـــــ کیا یہ بانٹو یہاں دارالحکومت میں موجود ہے" ـــــ جوانا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ـــــ ابھی مجھے اس کا فون ملا ہے۔ اور اس نے مجھے اطلاع دی ہے۔ کہ وہ میری موت بن کر یہاں آیا ہے۔ اور اس نے مجھے ہوشیار کرنے کے لئے کال کی ہے۔ کیونکہ بقول اس کے اس طرح شکار کا لطف دوبالا ہو جاتا ہے۔ اور اس نے مجھے انتہائی مہربانی کرتے ہوئے شام چار بجے تک زندہ رہنے کی بھی اجازت دے دی ہے۔ میرے ذہن میں یہ نام تو موجود تھا۔ لیکن مجھے یاد نہ آرہا تھا۔ مگر اس کا بات کرنے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ کوئی پیشہ ور قاتل ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ شاید تمہیں معلوم ہو" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ ـــــ بانٹو کی یہ جرأت کہ وہ آپ کو دھمکی دے۔ یعنی اس مچھر نے آپ کے کان میں بھیں بھیں کرنے کی جرأت کی ہے۔ ماسٹر آخر جوانا کس روز کام آئے گا۔ آپ مجھے اجازت دیں۔ میں شام چار بجے سے پہلے اس کی لاش اگر آپ کے قدموں میں نہ ڈال سکا۔ تو پھر کسی کنویں میں ڈوب مروں گا" ـــــ جوانا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" سوچ لو۔ میں انتہائی اہم کام میں مصروف ہوں اور شاید آج رات
ایک اہم ترین مشن پر روانہ ہو جاؤں۔ اگر یہ تم سے شکار نہ ہو سکا تو پھر
مجھے خواہ مخواہ اس کے لئے رکنا پڑے گا۔ اور میرا وقت ضائع
ہو گا" ---- عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

" باس۔ آپ جوانا کی توہین کر رہے ہیں۔ جوانا اتنا گیا گزرا نہیں
ہے کہ بانٹو جیسے مچھر بھی اس سے بچ کر نکل سکیں۔ وہ دوسروں کے
لئے بانٹو ہو گا لیکن جوانا کے لئے وہ مچھر ہی ہے۔ اور مجھے اس
کی عادات کا اچھی طرح علم ہے۔ میں اُسے زیادہ سے زیادہ ایک
گھنٹے کے اندر تلاش کر لوں گا۔ اور اس کے بعد آپ اس کی جتنی ہڈیاں
توڑنے کا حکم دیں اس سے دس ہڈیاں زیادہ ہی توڑ دوں گا" ----
جوانا نے بپھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

" او۔ کے ---- تم اُسے تلاش کرو اور جب وہ مل جائے تو مجھے
دانش منزل فون کر دینا۔ میں مشن کے انتظامات کے سلسلے میں وہاں
جا رہا ہوں۔ لیکن تم نے اس کو کچھ کہنا نہیں۔ صرف تلاش کرنا ہے"
عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے ماسٹر ---- بڑے دنوں بعد جوانا کو اپنی فیلڈ
کا کام ملا ہے" ---- جوانا نے چٹخارہ لیتے ہوئے کہا۔ اور
عمران مسکرا دیا۔

" وہ جوزف کیا کر رہا ہے" ---- عمران نے مسکراتے ہوئے
پوچھا۔

" جوزف ڈنڈ نکال رہا ہے باس۔ آپ نے شاید اسے سزا

SCANNED BY JAMSHED

دی ہے" ---- جوانا نے کہا۔

" ہاں۔ اس نے مجھ سے بات کرتے وقت ایک خوشامدانہ فقرہ
بولا تھا۔ اور یہ اُسی کی سزا ہے۔ ایک روز کا کوٹا بھی بند ہے اور
دو سو ڈنڈ بھی۔ او۔ کے میں تمہارے فون کا منتظر رہوں گا" ----
عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر خاصے اطمینان
کے آثار موجود تھے۔ کیونکہ واقعی گریٹ بال کے سلسلہ میں وہ انتہائی
اہم انتظامات میں مصروف تھا۔ اور اُسے بلیک زیرو کے فون کا
انتظار تھا۔ اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس بانٹو کے چکر میں الجھ کر وقت
ضائع کرے۔ اُسے یقین تھا کہ جوانا نہ صرف بانٹو کو ڈھونڈھ نکالے
گا بلکہ بانٹو کی گردن بھی آسانی سے مروڑ دے گا۔ چنانچہ اب اس
نے خود دانش منزل جانے کا فیصلہ کیا اور پھر اٹھ کر وہ عقبی دروازے
کی طرف بڑھ گیا۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ بانٹو نے یقیناً اپنے
آدمی اس کی نگرانی کے لئے مقرر کئے ہوں گے۔ اس نے جوانا کو
اس لئے بانٹو کی تلاش کے بعد دانش منزل فون کرنے کے
لئے کہا تھا۔ کیونکہ اس کے ذہن میں صرف چند پوائنٹ واضح نہ
ہو رہے تھے۔ ایک تو یہ کہ بانٹو کی خدمات کس تنظیم نے حاصل کی
ہیں۔ اور دوسرا یہ کہ آخر بانٹو نے اُسے شام چار بجے کا وقت کیوں
دیا ہے۔ اگر بانٹو کی خدمات واٹر یارڈ نے حاصل کی ہیں تو پھر واٹر یارڈ
کو اس کی فلپائن سے واپسی کا علم کیسے ہو گیا۔ اور اگر واٹر یارڈ نے
ایسا نہیں کیا تو پھر کس پارٹی نے اس کی خدمات حاصل کی ہیں۔ اور
وہ ان پیشہ ور قاتلوں کی فطرت کو بخوبی سمجھتا تھا۔ یہ لوگ جلد از جلد اپنا

مشن مکمل کرنے کے عادی ہوتے ہیں ۔ اور جب اس بانٹو کو اس کے فلیٹ کا بھی علم ہے اور فون نمبر کا بھی ۔ تو پھر آخر اس نے شام بجے تک اپنے مشن کو پینڈنگ کیوں کیا ہے ۔ انہی پوائنٹس کی وضاحت کے لئے وہ بانٹو سے خود ملنا چاہتا تھا ۔ اور اس نے اس کے لئے پلان بنا لیا تھا کہ سیکرٹ سروس کے ذریعے بانٹو کو اغوا کر کے رانا ہاؤس لایا جائے اور پھر اس سے وہاں اطمینان سے پوچھ گچھ کی جائے گی ۔ اور جب تک جوانا اسے تلاش کرے اس وقت تک وہ کئی اہم کام نمٹا سکتا تھا ۔

SCANNED BY JAMSHED

بانٹو نے بھیڑیئے کے سے انداز میں مسکراتے ہوئے رسیور رکھا اور پھر پبلک فون بوتھ سے باہر نکل آیا ۔ وہ واقعی دیو جیسا قد اور گینڈے جیسا جسم رکھتا تھا ۔ اس کے جسم پر نیلے رنگ کی چست بنیان تھی ۔ جس میں سے اس کے بازو کی مچھلیاں بجلی کی طرح تڑپ رہی تھیں ۔ اور پہاڑ جیسے سینے کے عین اوپر بنیان پر ایک بھیڑیئے کی تصویر بنی ہوئی تھی ۔ جس نے منہ کھولا ہوا تھا اور اس کے منہ سے خون بہہ رہا تھا ۔ اس نے جینز کی چست پتلون اور پیروں میں لانگ بوٹ پہنے ہوئے تھے ۔ بھاری بھر کم جسم رکھنے کے باوجود پارے کی طرح چست اور تیز دکھائی دے رہا تھا ۔ پبلک فون بوتھ سے نکل کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا سڑک پار کر کے مخالف سمت کے فٹ پاتھ پر پہنچ گیا ۔ فٹ پاتھ پر چلنے والے لوگ اسے دیکھ کر اس قدر خوف زدہ ہو جاتے تھے کہ سب لوگ اسے دیکھتے ہی کنی کاٹ

SCANNED BY JAMSHED

جاتے تھے۔ اور وہ سینہ تانے فاتحانہ انداز میں چلتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ آگے پیچھے دو کاریں فٹ پاتھ کے قریب کھڑی تھیں۔ پہلی کار کے پاس ہی اس سے قدرے دبتے ہوئے قد لیکن اس جیسا جسم رکھنے والا ایک نوجوان کھڑا تھا۔ اس کے جسم پر بھی وہی لباس تھا جو بانٹو نے پہن رکھا تھا۔

"جیگورا ——— اب تم نے اس چیونٹی کی نگرانی کرنی ہے۔ اس فائل میں موجود فوٹو تو تم نے دیکھ لیا ہے۔ میں نے اُسے شام چار بجے کا وقت دیا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ خوف سے فرار ہو جائے۔ سائے کی طرح چمٹے رہنا" ——— بانٹو نے قریب جا کر اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس۔ جیگورا کی نظروں سے تو بھوت بھی غائب نہیں ہو سکتا۔ یہ چڑیا کا بچہ کہاں جائے گا۔ لیکن باس آپ نے اُسے اتنا لمبا وقت کیوں دیا ہے" ——— جیگورا نے کہا۔

"فائل میں درج ہے کہ وہ بڑا خطرناک آدمی ہے۔ میں صرف یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ وہ ان چھ گھنٹوں میں کیا حرکات کرتا ہے۔ کہاں چھپنے کی کوشش کرتا ہے۔ مجھے اس وقت بڑا لطف آتا ہے جب کوئی شکار اپنی طرف سے چھپ جاتا ہے لیکن پھر میں اچانک اس کے سر پر پہنچ جاتا ہوں" ——— بانٹو نے چٹخارہ لیتے ہوئے کہا۔ اور پھر پہلی کار کے پیچھے موجود سیاہ رنگ کی بڑی سی کار کی طرف بڑھ گیا۔

"میں اس دوران مارٹن کی بار میں رہوں گا۔ مارٹن کے پاس پرانی شرابوں کا کافی بڑا ذخیرہ میں نے دیکھا ہے۔ تم مجھے وہیں کال کر لینا۔ ٹھیک ساڑھے تین بجے تمہاری کال آجانی چاہیئے۔ میں اس مچھر کو چار بجے کے بعد ایک لمحہ کی بھی مزید مہلت نہیں دے سکتا" ——— بانٹو نے کار کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ——— جیگورا نے کہا۔ اور بانٹو سر ہلاتا ہوا کار میں بیٹھا اور دوسرے لمحے اس کی کار ذرا سی بیک ہو کر مڑی اور پھر تیزی سے گھومتی ہوئی مخالف سمت کی طرف بڑھ گئی۔ مارٹن سے وہ بخوبی واقف تھا۔ کیونکہ مارٹن ایکریمیا میں بھی ایک بار کا مالک تھا۔ لیکن پھر اس کا وہاں ایک گروپ سے جھگڑا ہو گیا۔ اور اس گروپ نے مارٹن کے سارے ساتھیوں کو نہ صرف ہلاک کر دیا بلکہ اس کی بار کو بھی بموں سے اڑا دیا۔ مارٹن شدید زخمی تو ضرور ہوا لیکن بہرحال بچ گیا۔ اس کے بعد مارٹن اپنی جان بچانے کی غرض سے روپوش ہو گیا۔ اور پھر طویل عرصے بعد مارٹن سے اس کی ملاقات ہوئی تو مارٹن نے اُسے بتایا کہ وہ ایشیا کے ایک ملک پاکیشیا میں شفٹ ہو گیا ہے۔ اور وہاں اس نے بار بھی بنا لی ہے اور اپنا ایک طاقتور گروپ بھی۔ چنانچہ جب چیف باس نے اُسے پاکیشیا کا مشن سونپا تو قدرتی طور پر اس کے ذہن میں مارٹن کا ہی خیال آیا۔ بانٹو کے لئے کسی ایک آدمی جس کا حلیہ اور رہائش بھی معلوم ہو اور پھر وہ کوئی اہم سیاسی شخصیت بھی نہ ہو اس کا شکار کرنا ایسے ہی تھا جیسے کسی یونیورسٹی کے پروفیسر کو کہا جائے کہ وہ اے۔ بی۔ سی پڑھ کر سنائے۔ کیونکہ بانٹو کا گروپ ایکریمیا کے پیشہ ور قاتلوں میں سب سے زیادہ معروف تھا اور انتہائی اہم ترین شخصیتوں کے قتل کے لئے اس کے گروپ کی خدمات حاصل کی جاتی تھیں۔

وہ چونکہ نسلاً یہودی تھا اس لئے واٹر یادر نے ایسے معاملات کے
اس کی خدمات مستقل طور پر حاصل کر رکھی تھیں ، اور اب بھی وہ واڑ
کے چیف باس کی وجہ سے ہی اس مشن پر خود آیا تھا ۔ ورنہ شاید اگر
معمولی سے آدمی کو قتل کرنے کے لئے وہ اپنے گروپ کے کسی
کو بھجوا دیتا ۔ علی عمران کے متعلق اُسے جو فائل ملی تھی ، اس میں اس
کا فوٹو اور تفصیلی پتہ بھی درج تھا ۔ اور ایک صفحہ اس عمران کی تعریف
سے بھرا ہوا تھا ۔ کہ وہ انتہائی خطرناک اور شاطر ترین آدمی ہے ۔ لیکن
بانٹو یہ تعریفیں پڑھ کر بے اختیار ہنس پڑا تھا ۔ اُسے رپورٹ مرتب
کرنے والے پر غصہ آیا تھا کہ ایک عام سے آدمی کے متعلق آخر اس
نے کیا سوچ کر قصیدے مرتب کر دیئے ہیں ۔ چونکہ مشن اس کی نظروں
میں انتہائی معمولی تھا اس لئے وہ صرف اپنے خاص ساتھی جیگورا کو لے
کر پاکیشیا کے دارالحکومت پہنچا تھا اور یہاں آتے ہی وہ سیدھا
مارٹن کے پاس پہنچا ۔ مارٹن نے اس کے کہنے پر اُسے دو کاریں مہیا
کی تھیں ۔ گو مارٹن نے اس کی آمد کی وجہ پوچھنے کی بے حد کوشش
کی تھی لیکن بانٹو نے اُسے کچھ نہ بتایا تھا کیونکہ یہ اس کے اصول کے
خلاف تھا ۔ کاریں حاصل کرنے کے بعد اس نے مارٹن سے دارالحکومت
کا نہ صرف تفصیلی نقشہ بھی حاصل کیا بلکہ مارٹن کی مدد سے اس نے
اس نقشے میں موجود اہم سڑکوں ، چوکوں وغیرہ کے بارے میں بھی
تفصیل سے ڈسکس کیا تھا ۔ یہی وجہ تھی کہ وہ مارٹن بار سے روانہ ہو کر
بڑے اطمینان سے سیدھا کنگ روڈ پہنچ گیا تھا ۔ فائل میں ہی
عمران کے فلیٹ کا فون نمبر بھی دیا ہوا تھا ۔ فلیٹ کو چیک کرنے کے

SCANNED BY JAMSHED

بعد اس نے پبلک فون بوتھ سے وہ فون نمبر ڈائل کیا ۔ تاکہ معلوم کر سکے
کہ اس کا شکار اندر موجود ہے یا نہیں ۔ اور پھر اس سے بات چیت ہوتے
ہی اس کے ذہن میں فائل کے مندرجات گھوم گئے ۔ کہ عمران بظاہر
مزاحیہ اور معصوم باتیں کرتا ہے ۔ لیکن درحقیقت وہ ذہنی طور پر بے حد
عیار آدمی ہے ۔ اس خیال کے آتے ہی اس نے اُسے شام چار بجے
تک کا وقت دے دیا ۔ یہ وقت اس نے صرف اس لئے دیا تھا کہ
وہ رپورٹ مرتب کرنے والے کے سچ کو پرکھنا چاہتا تھا کہ عمران اس
مہلت میں کیا کرتا ہے ۔ ویسے بھی یہ مشن اس قدر آسان تھا کہ اُسے خواہ مخواہ
کی سی کوفت ہونے لگی تھی ۔ اب بھلا سپر ٹاپ کا چیف اتنی دور مشن
کے لئے آئے اور اطمینان سے ایک فلیٹ میں داخل ہو کر ایک اجنبی
اور مسخرے آدمی کو گولی مار کر واپس آجائے ۔ یہ کیا مشن ہوا ۔ شاید یہ بات
بھی مہلت دیتے وقت اس کے ذہن میں تھی ۔ ظاہر ہے اب عمران
بچنے کے لئے بھاگ دوڑ کرے گا ۔ اپنے آپ کو چھپانے کی کوشش
کرے گا ، اور اس طرح اس مشن میں کچھ تو لطف آئے گا ۔ جیگورا کی
صلاحیتوں سے وہ اچھی طرح واقف تھا ۔ اُسے اگر کسی آدمی کی نگرانی
پر لگا دیا جائے تو وہ واقعی جونک کی طرح اس آدمی سے چمٹ جاتا تھا ۔
اور اس کی نظروں سے کسی آدمی کا بچ نکلنا تقریباً ناممکن سمجھا جاتا تھا ۔
اس لئے وہ مطمئن تھا کہ شام چار بجے تک جیگورا عمران کو کسی طرح بھی
نکل جانے کا موقع نہ دے گا ۔

مارٹن بار شہر کے شمالی حصے میں ایک سڑک پر واقع تھی ۔ خاصی بڑی
بار تھی ۔ اس کی علیحدہ پارکنگ بھی تھی ۔ بانٹو نے کار پارکنگ میں روکی

اور پھر تیزی سے چلتا ہوا بار ہال میں داخل ہو گیا۔ بار مقامی اور غیر ملکی افراد سے بھری ہوئی تھی۔ اور یہ سب کے سب اپنے چہروں اور انداز سے کسی طرح بھی اچھے لوگ نہ لگتے تھے۔ لیکن بانٹو کی شخصیت کچھ ایسی رعب دار تھی کہ اس کے ہال میں داخل ہوتے ہی وہاں موجود افراد کو یک لخت سانپ سا سونگھ گیا۔ وہ اس سے مرعوب سے نظر آنے لگے تھے۔

" کہاں ہے مارٹن "۔۔۔۔ بانٹو نے کاؤنٹر پر پہنچ کر کہا۔

" باس کہیں کام گئے ہوئے ہیں جناب۔ میں کوئی کمرہ کھول دیتا ہوں۔ آپ وہاں آرام فرمائیں۔ انہیں واپسی میں تین چار گھنٹے لگ سکتے ہیں "۔۔۔۔ کاؤنٹر پر کھڑے نوجوان نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔ کیونکہ وہ اپنے باس اور بانٹو کے تعلقات سے اچھی طرح واقف تھا۔

" اچھا۔ تم کمرہ کھلواؤ۔ میں کچھ دیر یہاں ہال میں بیٹھ کر کچھ پی لیتا ہوں۔ اکیلا کمرے میں پڑا کیا کروں گا "۔۔۔۔ بانٹو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور واپس ہال کی طرف بڑھ گیا۔ ایک خالی کرسی پر وہ جیسے ہی بیٹھا ایک ویٹر تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

" بلیک ہارس وہسکی لے آؤ۔ اور سنو۔ بڑی بوتل لے آنا "۔ بانٹو نے کرخت لہجے میں کہا۔ اور ویٹر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

بانٹو اب اشتیاق بھری نظروں سے ہال میں موجود لوگوں کو دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔ بوتل آنے پر وہ اسے بغیر پانی ملائے ویسے ہی بوتل منہ سے لگا کر پینے میں مصروف ہو گیا۔ اس کی نظریں

SCANNED BY JAMSHED

اپنی میز سے تیسری میز پر بیٹھی ہوئی ایک خوب صورت عورت پر جم گئیں۔ عورت خاصی جاندار اور خوب صورت تھی۔ اور سب سے بڑی بات یہ تھی کہ وہ بانٹو کے معیار پر بھی پوری اترتی تھی۔ اس کے ساتھ ایک بھاری جسامت اور لمبے قد والا آدمی بیٹھا ہوا تھا جس کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں۔

بانٹو نے ایک طرف کھڑے ویٹر کو اشارے سے اپنے پاس بلایا۔

" یس سر "۔۔۔۔ ویٹر نے قریب آ کر مودبانہ لہجے میں کہا۔

" اس عورت کو کہو کہ وہ میرے پاس آ بیٹھے۔ مجھے یہ پسند آگئی ہے " بانٹو نے ایسے لہجے میں کہا جیسے یہ عورت اس کی زرخرید کنیز ہو۔ اور اس لحاظ سے اس کے حکم کی پابند ہو۔

" اوہ۔ وہ مارگریٹ ہے جناب۔ جرمی کی عورت ہے وہ جناب " ویٹر نے قدرے خوف زدہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" سنو۔ آئندہ مجھے سبق پڑھانے کی کوشش نہ کرنا۔ ورنہ میں تمہاری یہ چڑیا جیسی گردن ایک لمحے میں توڑ دوں گا۔ سمجھے۔ جاؤ۔ اور اس عورت کو یہاں لے آؤ "۔۔۔۔ بانٹو نے غضب ناک لہجے میں کہا۔

" یس سر "۔۔۔۔ ویٹر نے کہا۔ اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ اس میز کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں وہ مونچھوں والا آدمی اور وہ عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ ویٹر نے اس مونچھوں والے آدمی کے پاس جا کر کچھ کہا تو وہ مرد اور عورت دونوں چونک کر بانٹو کی طرف دیکھنے لگے۔ اس آدمی

کی آنکھوں سے یک لخت شعلے سے نکلنے لگے۔
"تمہاری یہ جرأت کہ تم مارگریٹ کے بارے میں یہ پیغام لے آئے ہو۔ جاؤ اس گنجے سور سے کہہ دو اب اگر اس نے مارگریٹ کی طرف دیکھا بھی تو میں اس کی کھوپڑی توڑ دوں گا" ——— اس مونچھوں والے کی گرجدار آواز سنائی دی اور اس کی آواز سن کر ہال میں موجود لوگ یک لخت خاموش ہو گئے۔

"چھوڑو جرمی۔ آؤ ہم یہاں سے چلے جاتے ہیں" ——— اس عورت نے اس مونچھوں والے کا ہاتھ پکڑتے ہوئے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"خاموش بیٹھی رہو مارگریٹ۔ جرمی کے سامنے بزدلوں کی سی باتیں مت کیا کرو" ——— جرمی نے اسے بری طرح جھڑکتے ہوئے کہا۔ اور مارگریٹ سہم کر خاموش ہو گئی۔

بانٹو خاموش بیٹھا دیکھتا رہا۔ دراصل جو زبان جرمی اور مارگریٹ بول رہے تھے اس کی سمجھ میں ہی نہ آ رہی تھی۔ لیکن پھر ویٹر تیزی سے مڑا۔ اور اس کے قریب آنے کی بجائے وہ تیزی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد کاؤنٹر کے پیچھے کھڑا نوجوان بوکھلائے ہوئے انداز میں کاؤنٹر کے پیچھے سے نکل کر اس کے پاس پہنچا۔

"جناب آپ کا کمرہ کھلوا دیا گیا ہے۔ آپ جا کر آرام کر سکتے ہیں" کاؤنٹر مین نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اس مارگریٹ کو پہلے میرے کمرے میں پہنچاؤ۔ یہ عورت مجھے پسند آ گئی ہے۔ رقم کی پرواہ مت کرو۔ بانٹو کو جو چیز پسند آ جائے

SCANNED BY JAMSHED

پھر وہ رقم کی پرواہ نہیں کرتا" ——— بانٹو نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔

"جناب۔ وہ طوائف نہیں ہے جرمی کی عورت ہے۔ آپ کو میں البم دکھاتا ہوں۔ آپ ان میں سے کوئی پسند کر لیں" ——— کاؤنٹر مین نے ڈرتے ڈرتے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا اچھل کر پچھلی میز پر جا گرا۔

"چڑیا کے بچے۔ جب میں کہہ رہا ہوں اس کو میرے کمرے میں بھیجو تو تمہیں انکار کی جرأت کیسے ہوئی" ——— بانٹو نے گھما کر ہاتھ اس کے سینے پر مارتے ہوئے چیخ کر کہا۔ اور وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"میں خود اسے لے جاتا ہوں۔ یہ کیسے نہیں آتی میرے ساتھ۔ ہونہہ۔ جرمی کی عورت" ——— بانٹو واقعی غصے سے پھنکارتا ہوا اس میز کی طرف بڑھنے لگا جہاں مارگریٹ اور جرمی بیٹھے ہوئے تھے۔ اس مست ہاتھی کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر وہ دونوں بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ مارگریٹ کے چہرے پر شدید خوف کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

"ج ——— جناب۔ یہ جرمی ہے۔ یہاں کا مشہور آدمی ہے جناب۔ باس کا دوست ہے" ——— ایک ویٹر نے قدرے ہچکچاتے ہوئے انداز میں بانٹو کو سمجھانا چاہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بھی چیختا ہوا اچھل کر دور جا گرا۔

"ہوں۔ جب میں نے اس عورت کو پسند کر لیا ہے تو یہ اب میری ہے بس" ——— بانٹو نے چیخ کر کہا۔ اور پھر وہ مارگریٹ والی میز کے

قریب پہنچ گیا۔ جرمی خاموش کھڑا اُسے اپنی طرف آتا دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے کا اطمینان بتا رہا تھا کہ وہ خاصا نڈر اور بہادر آدمی ہے۔ ورنہ بانٹو کا قدوقامت، جسم اور اس کا چہرہ دیکھ کر اچھے اچھے آدمی دہشت زدہ ہو جاتے تھے۔ مارگریٹ دہشت زدہ ہو کر جرمی کے پیچھے چھپ گئی تھی۔

"ہٹو تم آگے سے۔ مجھے یہ عورت پسند آگئی ہے"۔۔۔ بانٹو نے جرمی کے قریب پہنچ کر دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو۔ میرا نام جرمی ہے۔ اور یہ میری عورت ہے۔ تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم واپس چلے جاؤ"۔۔۔ جرمی نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

لیکن اُسی لمحے بانٹو کا ہاتھ یک لخت گھوما اور جرمی اس طرح چیختا ہوا اچھل کر وہاں سے چوتھی میز پر جا پڑا جیسے کوئی بچہ گیند کو اچھال دیتا ہے۔ اور اس کے اچانک اچھلنے کی وجہ سے اس کے پیچھے چھپی ہوئی مارگریٹ بھی دھکا کھا کر نیچے گر پڑی۔

"ہٹو سامنے سے مچھر کی اولاد"۔۔۔ بانٹو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اور پھر بجلی کی سی تیزی سے اس نے آگے بڑھ کر فرش پر گری مارگریٹ کا بازو پکڑا اور اُسے نہ صرف اس نے ایک جھٹکے سے کھڑا کر دیا بلکہ اسی طرح گھسیٹ کر کاؤنٹر کی طرف لے جانے لگا جیسے وہ غاروں کے دور کا کوئی وحشی ہو جو کسی عورت کو گھسیٹتا ہوا لے جا رہا ہو۔ مارگریٹ کی چیخوں سے ہال گونجنے لگا۔ ادھر جرمی میز سے ٹکرا کر نیچے گرا تو پھر اٹھ ہی نہ سکا۔ بانٹو کا ایک ہی ہاتھ اس

SCANNED BY JAMSHED

کے لئے کافی ثابت ہوا تھا۔ اس کا گال پھٹ گیا تھا۔ اور دانت آدھے سے زیادہ نکل کر نیچے جا گرے تھے۔ اس کی ناک اور منہ سے خون بہنے لگا تھا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ بانٹو کی اس بے پناہ طاقت نے ہال میں موجود ہر شخص کو پہلے سے بھی زیادہ دہشت زدہ کر دیا۔ کیونکہ وہ سب جرمی کو اچھی طرح جانتے تھے وہ بہترین لڑاکا اور خاصا طاقتور آدمی سمجھا جاتا تھا۔ لیکن بانٹو کے جسم میں تو واقعی کئی گینڈوں جیسی طاقت تھی۔ کہ اس کا ایک ہی ہاتھ جرمی جیسوں کے لئے مہلک ثابت ہوا تھا۔ اور ظاہر ہے اب کسی میں یہ جرأت نہ رہی تھی کہ وہ بانٹو کا راستہ کاٹ سکتا اور ویسے بھی وہ جس طبقے سے تعلق رکھتے تھے وہاں پرائی آگ میں کوئی بھی کودنے کے لئے تیار نہ ہوتا تھا۔

ابھی بانٹو چیختی چلاتی مارگریٹ کو گھسیٹتا ہوا کاؤنٹر کی طرف بڑھ ہی رہا تھا کہ ہال کا دروازہ کھلا اور پھر ایک دیوقامت حبشی اندر داخل ہوا۔ وہ ایک لمحے کے لئے ٹھٹھکا اور پھر تیزی سے بانٹو کی طرف بڑھ گیا۔

"اوہ بانٹو۔۔۔ تم۔ اور یہاں۔ یہ کیا ہو رہا ہے"۔۔۔ اس دیوقامت حبشی نے بانٹو کی طرف بڑھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو بانٹو اس کی طرف دیکھتے ہوئے یک لخت ٹھٹھک گیا۔ اور اسی طرح اچانک ٹھٹھکنے کی وجہ سے لاشعوری طور پر اس کی گرفت مارگریٹ کے بازو پر ختم ہو گئی۔ دوسرے لمحے مارگریٹ بُری طرح چیختی ہوئی واپس دوڑ پڑی۔

"تم۔۔۔ جوانا۔۔۔ ماسٹر کلر کے جوانا۔ تم ابھی تک زندہ ہو۔ اور

SCANNED BY JAMSHED

یہاں ہو۔ کیا مطلب "۔۔۔ بانٹو اس دیو قامت جوانا کو دیکھتے
اس قدر حیران نظر آرہا تھا کہ اس نے مڑکر مارگریٹ کی طرف دیکھنا
گوارا نہ کیا تھا۔

"ہاں ۔۔۔ زندہ بھی ہوں اور یہاں بھی ہوں۔ لیکن یہ تم کیا کر رہے
تھے "۔۔۔ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ دراصل میں فارغ تھا اور یہ عورت ۔ ارے کہاں گئی۔
اوہ بھاگ گئی۔ چلو چھوڑو۔ اب تم سے ہی گپیں چلیں گی۔ آؤ بیٹھو"
بانٹو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر جوانا کا ہاتھ پکڑ کر واپس اپنی
میز کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے بھی مڑکر اب مارگریٹ
یا اس بے ہوش جرمی کی طرف نہ دیکھا تھا۔

" میں سمجھ گیا۔ تم اس عورت کو زبردستی اپنے کمرے میں لے جا
رہے تھے۔ لیکن یہ پاکیشیا ہے۔ ایکریمیا نہیں ہے مسٹر بانٹو۔
تمہارا جسم گولیوں سے بھی چھلنی ہو سکتا تھا"۔۔۔ جوانا نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

" اوہ جوانا۔ یہ تم ہو کہ بانٹو کے سامنے ایسی بات کر سکتے ہو۔
ورنہ اگر یہی بات کسی اور نے کی ہوتی تو اب تک ہڈیاں تڑوا چکا ہوتا"
بانٹو نے اپنی میز کے ساتھ رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور
جوانا اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر وہ بھی سامنے والی
کرسی پر بیٹھ گیا۔

" کیا منگواؤں تمہارے لئے "۔۔۔ بانٹو نے کرسی پر بیٹھتے
ہی کہا۔

" اپنے لئے جو چاہو منگوالو۔ میں نے شراب پینا چھوڑ دی ہے۔ ویسے
یہاں پاکیشیا میں آئے کیسے "۔۔۔ جوانا نے کہا۔

" شراب چھوڑ چکے ہو۔ اوہ۔ پھر تو تم وہ جوانا نہیں ہو جو ماسٹر کلرز کا
تھا۔ اور جو روزانہ کئی بوتلیں پی جاتا تھا "۔۔۔ بانٹو کے لہجے
میں بے پناہ حیرت تھی۔

" تم اس بات کو رہنے دو۔ یہ بتاؤ کہ تم یہاں آئے کیسے "۔۔۔
جوانا نے کہا۔

" ظاہر ہے مشن پر ہی آیا ہوں۔ لیکن مشن اس قدر آسان ہے
کہ میری طبیعت اکتا گئی ہے۔ بس یوں سمجھو۔ شیر کے شکاری
کو جب گیدڑ کا شکار کرنا پڑے تو اس کی جو کیفیت ہو سکتی ہے
وہی اس وقت میری ہے۔ لیکن تم یہاں کیسے۔ میں نے تو سنا تھا۔
کہ ماسٹر کلرز تنظیم مکمل طور پر ختم ہو گئی ہے۔ اور تم بھی مر مرا گئے ہو"
بانٹو نے آنکھیں جھپکاتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے ویٹر کو
بلیک ہارس وہسکی کی ایک اور بوتل لانے کے لئے کہا۔

" ماسٹر کلرز تنظیم تو واقعی ختم ہو گئی ہے۔ لیکن جوانا زندہ ہے۔ اور
تمہارے سامنے بیٹھا ہے۔ اس بار تمہارا شکار کون ہے جسے تم
گیدڑ کہہ رہے ہو"۔۔۔ جوانا نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" ایک احمق اور مسخرہ سا آدمی ہے۔ علی عمران اس کا نام ہے"
بانٹو نے ایسے لہجے میں جواب دیا جیسے وہ واقعی کسی انتہائی غیر اہم
آدمی کا نام لے رہا ہو۔ اور جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔ ویٹر نے اسی
لمحے بلیک ہارس وہسکی کی ایک بوتل لا کر بانٹو کے سامنے رکھ دی۔

SCANNED BY JAMSHED

"کیا تم اس سے پہلے ملے ہو" ـــــ جوانا نے پوچھا۔

"نہیں۔ بس آج فون کیا تھا اُسے۔ وہ احمقوں سی باتیں کر... میں نے اُسے چار بجے تک کا وقت دے دیا ہے۔ بہرحال یہ میرا مسئلہ ہے۔ تمہارا نہیں۔ تم بتاؤ کہ تم یہاں کیسے ہو۔ اور... سے ہو۔ کیا اب تم اپنے طور پر کام کر رہے ہو" ـــــ بانٹو... کھول کر اُسے منہ سے لگاتے ہوئے کہا۔

"میں ابھی تمہیں ساری تفصیل بتاتا ہوں۔ میں ذرا ایک ضرو... فون کر لوں" ـــــ جوانا نے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کاؤ... کی طرف بڑھ گیا۔

"مجھے ایک فون کرنا ہے" ـــــ جوانا نے کاؤنٹر پر کھڑے... سے کہا۔

"ضرور جناب۔ ویسے آپ کی آمد کی وجہ سے ہمارا ایک پرابلم حل ہو گیا ہے۔ ورنہ باس مارٹن کے اس مہمان کو سنبھ... تو ہمارے بس سے باہر ہو گیا تھا۔ وہ بے چارہ جرمی تو ایک... کر ہی ٹیس ہو گیا تھا" ـــــ کاؤنٹر پر کھڑے آدمی نے جوانا کی طر... ٹیلی فون کھسکاتے ہوئے بڑے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔ اور... نے سر ہلا دیا۔ رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ رسیور اس نے کان کے ساتھ اچھی طرح چپکا... تھا تاکہ دوسری طرف سے آنے والی آواز کاؤنٹر مین کے کا... تک نہ پہنچ سکے۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ وہ دانش منزل... کر رہا ہے۔

"ایکسٹو" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز ...ئی دی۔

"میں جوانا بول رہا ہوں جناب۔ ماسٹر سے بات کرنی ہے" ـــــ جوانا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد عمران کی آواز ابھری۔

"ہیلو جوانا ـــ کیا رپورٹ ہے" ـــــ عمران کی آواز سنائی دی۔

"ماسٹر۔ میں نے اُسے ڈھونڈھ نکالا ہے۔ وہ مارٹن بار میں موجود ہے۔ میں وہیں سے بول رہا ہوں۔ اب مزید کیا حکم ہے" جوانا نے پوچھا۔

"اس سے کچھ بات ہوئی۔ کیا یہ وہی آدمی ہے جس کی آواز میں نے تمہیں سنائی تھی" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"یس ماسٹر۔ وہی ہے۔ میری اس سے مختصر سی گفتگو ہوئی ہے۔ وہ آپ کے لئے ہی یہاں آیا ہے۔ اس نے آپ کا نام بھی لیا ہے" جوانا نے جواب دیا۔

"کیا تم اُسے رانا ہاؤس لے آ سکتے ہو یا میں دوسرے ممبرز کو کہوں کہ وہ اُسے اغوا کر کے لے آئیں۔ میرا مطلب ہے بیہوش وغیرہ کر کے" ـــــ عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں ماسٹر۔ وہ میرے ساتھ خود ہی آ جائے گا" ـــــ جوانا نے چونک کر کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"اور کے ـــــ پھر اُسے وہاں لے جاؤ۔ میں خود وہیں آ رہا تاکہ اس سے میں بھی کچھ گپ شپ لگا لوں۔ ابھی چار بجنے میں سا وقت پڑا ہے" ـــــ عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی
"ٹھیک ہے ماسٹر" ـــــ جوانا نے بھی مسکراتے ہوئے دیا۔ اور پھر ریسیور رکھ کر وہ واپس بانٹو کی طرف مڑ گیا۔ بانٹو مسلسل شراب نوشی میں مصروف تھا۔ لیکن تیز ترین وہسکی کو اس طرح خالص پینے کے باوجود اس کے چہرے سے ذرا برابر بھی معلوم نہ ہو رہا تھا کہ وہ شراب پی رہا ہے یا پانی۔
"آؤ بانٹو۔ تمہارے مطلب کی ایک خاص جگہ چلتے ہیں جہاں ا عورت سے بھی زیادہ جاندار عورتیں موجود ہیں" ـــــ جوانا نے اس کے قریب پہنچ کر کہا۔
"اچھا۔ ویری گڈ۔ لیکن میں ساڑھے تین بجے تک وقت دے سکتا ہوں" ـــــ بانٹو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"ابھی ساڑھے تین میں بڑا وقت پڑا ہے۔ آؤ۔ میں تمہاری فطرت سمجھتا ہوں۔ اس لئے تمہارے ذوق کے عین مطابق جگہ پہ تمہیں لے چلتا ہوں۔ تم یقیناً خوش ہو جاؤ گے" ـــــ جوانا نے کہا۔ اور بانٹو بھی مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔
"تم تو اچھے میزبان ثابت ہو رہے ہو جوانا" ـــــ بانٹو نے ہنستے ہوئے کہا۔ اس نے خالی بوتل میز پہ رکھ دی تھی اور پھر جوانا کے ساتھ چلتا ہوا وہ بار سے باہر آ گیا۔
"تم یہاں مستقل رہ رہے ہو۔ یا ہماری طرح کسی مشن پہ آئے ہو

ویسے ایک بات ہے۔ میں تو اب تک اس ملک کو انتہائی پس ماندہ سمجھتا رہا ہوں۔ لیکن یہاں آ کر مجھے محسوس ہوا ہے۔ کہ یہ تو خاصا ترقی یافتہ ملک ہے" ـــــ بانٹو نے پارکنگ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔
"میں یہاں مستقل رہ رہا ہوں اور ایک آدمی کی ملازمت کر رہا ہوں" جوانا نے کہا۔
"کیا ـــــ کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ ماسٹر کلرز کا جوانا اور کسی کی ملازمت کرے۔ تم مجھے احمق سمجھتے ہو جوانا۔ کیا میں تمہیں جانتا نہیں ہوں" ـــــ بانٹو کے لہجے میں شدید ترین حیرت تھی۔
"میں جو کچھ کہہ رہا ہوں درست کہہ رہا ہوں۔ بہرحال بیٹھو کار میں وہاں چل کر تفصیل سے باتیں ہوں گی" ـــــ جوانا نے پارکنگ میں کھڑی لمبی چوڑی اور نئے ماڈل کی مرسیڈیز کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔
"یہ تمہاری کار ہے۔ اوہ۔ خاصی شاندار کار ہے" ـــــ بانٹو نے تحسین آمیز نظروں سے مرسیڈیز کے اس خصوصی ماڈل کو دیکھتے ہوئے کہا۔ کیونکہ بارہ سلنڈر کی یہ ہیوی کار جوانا نے عمران سے کہہ کر خصوصی آرڈر پہ بنوائی تھی۔ اور ظاہر ہے۔ جوانا نے اسے اپنی مرضی سے تیار کرایا تھا۔ کار تو شاندار ہونی ہی تھی۔
"ہاں۔ یہ میری کار ہے" ـــــ جوانا نے سٹیرنگ پہ بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر سائیڈ سیٹ پہ بانٹو کے بیٹھتے ہی اس نے کار کو کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھا دیا۔
"ویسے میری تمہاری ملاقات کافی عرصے بعد ہو رہی ہے۔ لیکن

SCANNED BY JAMSHED

ایک بات میں نے محسوس کی ہے کہ تم بہت بدل گئے ہو" ـــــ ... پر چلتے ہوئے بانٹو نے کہا۔

"وہ کیسے۔ کیا تبدیلی محسوس کی ہے تم نے" ـــــ جوانا نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ تم نے شراب چھوڑ دی ہے۔ یہی تبدیلی یقین نہ آنے والی ہے۔ دوسری بات یہ کہ وہ ہر وقت تمہاری ناک پر جو غصہ دھرا رہتا تھا۔ اور جس کے لئے تم خاص طور پر مشہور تھے۔ وہ غصہ بھی اب مجھے نظر نہیں آ رہا۔ کیونکہ جس طرح تم دوسروں کی کاروں کو بچا کر ڈرائیونگ کر رہے ہو۔ پہلے ایسا نہ ہوتا تھا۔ اس وقت تو ناراک کی سڑکوں پر جب جوانا ڈرائیونگ کرتا تھا۔ کئی کاریں الٹ جاتی تھیں" ـــــ بانٹو نے کہا اور جوانا کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"تمہاری دونوں باتیں درست ہیں۔ اور یہ سب کچھ میرے ماسٹر کی وجہ سے ہوا ہے۔ لیکن یقین کرو ان چھوٹی موٹی تبدیلیوں کے علاوہ میں وہی جوانا ہوں" ـــــ جوانا نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور بانٹو بھی ہنس پڑا۔

"نہیں۔ اب تم وہ جوانا کسی طور پر بھی نہیں لگتے۔ پہلے تم اگر شیر تھے تو اب اگر گیدڑ نہیں تو بھیڑیے ہو گئے ہو لیکن بہرحال شیر نہیں ہو" ـــــ بانٹو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور جوانا ایک بار پھر مسکرا دیا۔

"ہو سکتا ہے۔ وہ موقعہ آ جائے جب تمہیں اپنی رائے ایک بار پھر تبدیل کرنی پڑے" ـــــ جوانا نے کہا۔ اور بانٹو اس کی بات سن کر چونک پڑا۔

"کیا مطلب ـــ کیا کہنا چاہتے ہو تم" ـــــ بانٹو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی کچھ نہیں کہہ سکتا" ـــــ جوانا نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار رانا ہاؤس کے شاندار اور بڑے پھاٹک کے سامنے موڑ کر روک دی اور پھر مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجایا۔

"اوہ۔ بڑی شاندار عمارت ہے۔ کس کی ہے" ـــــ بانٹو نے پھاٹک اور قلعہ نما چار دیواری کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرے ماسٹر کی ہے" ـــــ جوانا نے کہا۔ اسی لمحے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور جوزف کا چہرہ ایک لمحے کے لئے نظر آیا پھر غائب ہو گیا۔ جلد ہی پھاٹک کھل گیا۔ اور جوانا کار اندر لے گیا بانٹو اب اندرونی حصے کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر تحسین کے آثار نمایاں تھے۔

"واہ۔ واقعی انتہائی شاندار عمارت ہے" ـــــ بانٹو کے منہ سے نکلا۔

جوانا نے کار وسیع و عریض پورچ میں روک دی اور دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ بانٹو بھی دوسری طرف کا دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ اسی لمحے جوزف بھی وہاں پہنچ گیا۔ لیکن اس کا چہرہ لٹکا ہوا تھا۔ ایسے جیسے وہ اپنے کسی عزیز کو دفنا کر آ رہا ہو۔

"یہ میرا ساتھی ہے جوزف۔ اور جوزف یہ ایکریمیا کی پیشہ ورقاتل کی تنظیم سپر ٹاپ کا چیف ہے" ـــــ جوانا نے باقاعدہ جوزف اور

بانڈو کا ایک دوسرے سے تعارف کراتے ہوئے کہا۔ لیکن جان بوجھ کر اس کا نام نہ لیا تھا کیونکہ وہ پہلے فون پر عمران اور کی گفتگو سن چکا تھا۔ اور وہ جانتا تھا کہ بانڈو کا نام سنتے ہی جوز پڑے گا۔ اور وہ عمران کے آنے سے پہلے بانڈو کو چونکانا نہ چا ہو گا" ---- جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور تیز تیز اٹھاتا اندر کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ تمہارا ساتھی نہ ہوتا تو میں اب تک اس کی گردن توڑ چکا بانڈو نے دانت پیستے ہوئے کہا اُسے شاید جوزف کا لاتعلق کھل گیا تھا۔ اور جوانا ہنس پڑا۔

"مسٹر بانڈو۔ میں نے تمہیں پہلے بھی بتایا ہے کہ یہ ایکریمیا نہ پاکیشیا ہے۔ جس کی تم گردن توڑنے کی بات کر رہے ہو۔ ا کا سامنا کرنے سے جنگل کے مست ہاتھی اور خوفناک گینڈ بھی گھبرا لیتے ہیں" ---- جوانا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سنو جوانا۔ ایک پرانے پیشہ ور ساتھی ہونے کی وجہ میں تمہارا لحاظ کر رہا ہوں۔ لیکن تم بار بار بانڈو کی توہین کر رہے آئندہ احتیاط کرنا۔ یہ میری لاسٹ وارننگ ہے۔ اور یہ بھی دوں کہ اب وہ وقت نہیں رہا۔ جب سپر ٹاپ ماسٹر کلرز سے چھوٹی تنظیم تھی۔ اب سپر ٹاپ واقعی سپر ٹاپ ہے اور بانڈو پہلے سپر ٹاپ کا صرف ایک رکن تھا۔ لیکن اب وہ اس کا چیف ہے سمجھے" ---- بانڈو نے پھنکارتے ہوئے کہا۔ اور جوانا ایک بار پھر ہنس پڑا۔

SCANNED BY JAMSHED

"تم تھوڑا صبر کر لو مسٹر بانڈو۔ تمہیں خود ہی اندازہ ہو جائے گا کہ میں درست کہہ رہا ہوں یا غلط۔ آؤ۔ ادھر کمرے میں بیٹھتے ہیں" ---- جوانا نے کہا اور بانڈو کو ساتھ لئے بڑے ہال کی طرف بڑھنے لگا۔

"وہ عورتیں کہاں ہیں" ---- بانڈو نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ بھی آ جائیں گی" ---- جوانا نے کہا۔ اور پھر بڑے ہال میں آ گیا۔ جہاں ایک کونے میں صرف دو صوفے رکھے ہوئے تھے۔ باقی ہال خالی تھا۔ یہ ہال جوانا اور جوزف نے اپنی ورزش کے لئے خالی رکھا ہوا تھا۔ کیونکہ وہ دونوں ہی یہاں روزانہ باقاعدگی سے اپنی اپنی مخصوص ورزشیں کرتے رہتے تھے تاکہ اپنے آپ کو جسمانی لحاظ سے فٹ رکھ سکیں۔ ایک کونے میں ورزش کا مخصوص سامان بھی موجود تھا۔ جدید قسم کا سامان۔ جو جوانا کی فرمائش پر عمران نے خاص طور پر امپورٹ کرا کر انہیں دیا تھا۔

"آؤ بیٹھو" ---- جوانا نے ایک صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور بانڈو برا سا منہ بناتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"تمہارا دوست کیا پیئے گا جوانا" ---- اسی لمحے جوزف نے ہال میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ تو شراب پینے کا عادی ہے" ---- جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں لا دیتا ہوں" ---- جوزف نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

SCANNED BY JAMSHED

"یہ کچھ اکھڑا اکھڑا سا رہنے والا آدمی ہے۔ کون ہے یہ۔ ار
تفصیلی تعارف تو کراؤ"۔۔۔۔ بانٹو نے کہا۔

"ماسٹر نے اسے سزا دی ہے۔ اور آج کے لئے اس کا کوٹا بند کر
دیا ہے۔ اس لئے یہ اکھڑا اکھڑا سا نظر آ رہا ہے"۔۔۔۔ جوانا نے
جواب دیا۔

"کوٹا ۔۔۔۔ کس چیز کا کوٹا"۔۔۔۔ بانٹو نے چونک کر پوچھا۔

"شراب کا ۔۔۔۔ چھ بوتلیں روزانہ کا کوٹہ ہے"۔۔۔۔ جوانا نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ۔۔۔۔ کیا یہ بھی اُسی کا ملازم ہے جس کے تم ملازم ہو"۔۔۔
بانٹو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں"۔۔۔۔ جوانا نے جواب دیا۔

"کون ہے وہ۔ جس کے تم جیسے لوگ بھی ملازم ہو گئے ہیں۔ کیا
کوئی بہت بڑا لارڈ ہے"۔۔۔۔ بانٹو نے کہا۔

"اس کا نام علی عمران ہے۔ وہی علی عمران جسے قتل کرنے کے لئے
تم یہاں آئے ہو"۔۔۔۔ جوانا نے جواب دیا۔ تو بانٹو اس طرح اچھل
کھڑا ہو گیا جیسے اس کے پیروں تلے اچانک ایٹم بم پھٹ پڑا ہو۔

"کیا ۔۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو تم"۔۔۔۔ بانٹو کے لہجے میں شدید
ترین حیرت تھی۔

"اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ ماسٹر ابھی یہاں پہنچنے والا ہے۔ وہ تم سے
خود ہی اپنا تعارف کرا دے گا"۔۔۔۔ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔
اُسی لمحے جوزف اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں شراب کی ایک

بوتل تھی۔ اس نے شراب کی بوتل صوفوں کے درمیان موجود میز پر رکھی اور
ہیں مڑ گیا۔

اوہ۔ تو تم اس کے کہنے پر مجھے یہاں لے آئے ہو۔ لیکن وہ مجھے
جانتا ہے"۔۔۔۔ بانٹو نے اپنے آپ پر قابو پاتے ہوئے کہا۔
"دوبارہ صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔ لیکن اس نے شراب کی بوتل کی
ن ہاتھ نہ بڑھایا تھا۔

تم نے جب اُسے فون کر کے اپنا نام بتا دیا تو پھر اس کے نہ
نے کا کیا مطلب۔ اُسے اتنا معلوم تھا کہ تم پیشہ ور قاتل ہو۔ اس
اس نے مجھے حکم دیا کہ میں تمہیں تلاش کروں۔ مجھے معلوم ہے
تم شراب کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ چنانچہ میں نے بڑی بڑی
ر چیک کرنی شروع کر دیں اور تیسری بار میں تم سے ملاقات ہو
۔۔۔۔ جوانا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اس کا مطلب ہے کہ تم دوست نہیں بلکہ دشمن بن کر مجھے یہاں
لائے ہو"۔۔۔۔ بانٹو کے لہجے میں بے پناہ تلخی عود کر آئی تھی۔

جب تک ماسٹر نہیں آ جاتا تم دوست ہو۔ لیکن اس کے بعد میرے
تمہارے درمیان تعلقات کی نوعیت کیا بنتی ہے۔ اس کا انحصار
ر کے موڈ پر ہے۔ ویسے فکر نہ کرو۔ وہ بڑا اعلیٰ ظرف انسان ہے۔
تمہیں اندھیرے میں رکھ کر کوئی کارروائی نہ کرے گا۔ تمہارے
ان حسرت نکالنے کا تمہیں پورا پورا موقعہ مہیا کرے گا"۔۔۔۔
نے جواب دیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ بانٹو کوئی جواب دیتا۔
بڑے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

SCANNED BY JAMSHED

بانٹو نے چونک کر اسے دیکھا۔ اور پھر پہلی ہی نظر میں وہ پہچان گیا کہ آنے والا عمران ہے۔ کیونکہ وہ فائل میں اس کا فوٹو دیکھ چکا تھا۔

"واہ۔ خوب گپیں لگ رہی ہیں پیشہ ور بھائیوں میں۔ خاطر مدارت بھی کی جا رہی ہے۔ بہت خوب" ــــ عمران نے آگے بڑھتے ہوئے بڑی خوش مزاجی سے کہا۔ اور بانٹو کا جو اسے دیکھتے ہی اچھل کر کھڑا ہو گیا تھا چہرہ رنگ بدلنے لگا۔

"میرا نام علی عمران ہے مسٹر بانٹو۔ میں نے سوچا کہ تم مستحقین میں خیرات بانٹنے کے لئے خیرات کی وصولی کے لئے کہاں کہاں دھکے کھاتے پھرو گے۔ چنانچہ میں نے تمہیں یہاں بلوا لیا۔ بولو کتنی خیرات بانٹنے کا پروگرام ہے تمہارا" ــــ عمران نے آگے بڑھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں چار بجے کا وقت دے کر واقعی غلطی کی تھی۔ لیکن اب میں یہ غلطی واپس لے رہا ہوں" ــــ بانٹو نے کرخت لہجے میں کہا۔

"واہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم بانٹنے کے بعد واپس بھی لے لیتے ہو۔ پھر تو تمہارا نام بانٹو اور واپس لو ہونا چاہیئے۔ بہرحال بیٹھو۔ میں نے دراصل تمہیں یہاں چند باتوں کے لئے بلوایا ہے۔ میرے پاس وقت نہیں تھا۔ ورنہ یہ باتیں چار بجے کے بعد بھی ہو سکتی تھیں۔ اگر تم نے سچ سچ جواب دے دیا تو میرا وعدہ کہ تمہیں تمہاری ان ہڈیوں سمیت واپس پہنچوا دوں گا۔ اس کے بعد جب چار بج جائیں تو تم جو جی چاہے کرتے رہنا" ــــ عمران کا لہجہ یک لخت سنجیدہ ہو گیا۔

"پہلے میری بات سن لو۔ میرا نام بانٹو ہے۔ اور اگر تمہیں یہ خوش فہمی ہے کہ جوانا یا وہ تمہارا ساتھی جوزف مل کر بھی مجھے تمہیں قتل کرنے سے روک سکتے ہیں تو یہ خوش فہمی دل سے نکال دو۔ میں جس وقت چاہوں تمہیں موت کے گھاٹ اتار دوں گا" ــــ بانٹو نے کرخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اور میں تمہیں پورا پورا موقع بھی دوں گا کہ تم اپنی حسرت پوری کر لو۔ اور یہ بھی وعدہ کہ جوانا اور جوزف اس وقت تک حرکت میں نہیں آئیں گے جب تک تم اپنی حسرت پوری نہیں کر لیتے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ تم میرے سوالوں کا درست جواب دے دو" ــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پوچھو۔ کیا پوچھنا چاہتے ہو" ــــ بانٹو نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"واٹر پاور کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے" ــــ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں پوچھا اور بانٹو اس کے پہلے سوال پر ہی بے اختیار اچھل پڑا۔

"واٹر پاور ــــ کون واٹر پاور" ــــ بانٹو نے بمشکل اپنے آپ کو کنٹرول میں کرتے ہوئے کہا۔

"تم پہلے سوال پر ہی معاہدے سے منحرف ہونے لگ گئے ہو" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے عمران بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر ایک طرف ہٹا اور بانٹو کے ہاتھ سے نکلنے والا انتہائی باریک دھار کا استرا نما ہتھیار واقعی اس کی گردن سے بالکل قریب سے نکل کر ایک جھٹکے سے پیچھے فرش پر جا گرا۔ ابھی جھٹکے کے

SCANNED BY JAMSHED

کی آواز گونجی ہی تھی کہ بانٹو واقعی پارے کی طرح تڑپا۔ اور پھر کمرہ
کی فائرنگ سے گونجنے لگا۔ بانٹو نے پتلون کی سائیڈ جیب
پھرتی سے پستول نکالا تھا اس قدر پھرتی واقعی قابل دید تھی۔ لیکن
کے قدم ہی زمین سے نہ لگ رہے تھے۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے
وہ فضا میں معلق ہو کر راک اینڈ رول ڈانس کر رہا ہو۔ چند لمحوں بعد
ٹھک کی آواز پستول سے نکلی اور اس کے ساتھ ہی عمران کے قدم
بھی زمین پر ٹک گئے۔ اس کے چہرے پر ایسا اطمینان اور سکون تھا
جیسے وہ اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہ ہلا ہو۔ بانٹو کا چہرہ انتہائی
سے بُری طرح بگڑ گیا تھا۔ وہ اس طرح آنکھیں پھاڑ کر عمران کو دیکھ رہا
تھا جیسے اُسے عمران کی جگہ کوئی بھوت نظر آ رہا ہو۔

"بس یا کوئی اور حربہ بھی ہے۔ میں نے کہا تھا کہ میں تمہیں پورا
پورا موقع دوں گا۔ اور دیکھ لو۔ جوانا بھی خاموش کھڑا ہے اور تمہارے
پیچھے جوزف بھی ہاتھ میں مشین گن ہونے کے باوجود صبر کئے کھڑا ہے
ویسے بھی آج جوزف کے صبر کا دن ہے" ___ عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"تت ___ تت ___ تم کس طرح بچ گئے۔ مم ___ مم ___ میرا
مطلب ہے میرے نشانے سے۔ میرا نشانہ تو آج تک خطا نہیں
ہوا" ___ بانٹو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں بُری طرح ہکلاتے
ہوئے کہا۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں کہ میرے سوالوں کے جواب صحیح دے
دو۔ میں اب بھی اپنے وعدے پر قائم ہوں کہ تمہیں تمہاری بٹیا لول

سمیت واپس بھجوا دوں گا" ___ عمران کا لہجہ یک لخت بے حد سرد
ہو گیا۔

بانٹو چند لمحے ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا بڑی زہریلی نظروں سے
عمران کو دیکھتا رہا۔ اور پھر یک لخت اس نے بڑے خوفناک اور
وحشیانہ انداز میں چیخ ماری اور بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر عمران پر حملہ آور
ہو گیا۔ چیخ اس نے عمران کے اعصاب کو منجمد کرنے کے لئے ماری
تھی۔ لیکن عمران پہلے سے بھی زیادہ تیزی سے نہ صرف ایک طرف
ہٹا بلکہ ساتھ ہی اس کی ایک لات بھی گھومی اور دوسرے لمحے بانٹو
پشت پر ضرب کھا کر دوڑتا ہوا سامنے والی دیوار سے جا ٹکرایا۔ اس
نے اپنے آپ کو دیوار سے ٹکرانے کے لئے ہاتھ آگے کر لئے تھے۔
اس لئے اس کا چہرہ پچکنے سے بچ گیا تھا۔ دیوار سے ٹکراتے ہی وہ بجلی
کی سی تیزی سے گھوما۔ اور پھر دیوار سے پشت لگا کر کھڑا ہو گیا۔ اب
اس کے چہرے کے عضلات غصے کی شدت سے بُری طرح پھڑکنے
لگے تھے۔ اور آنکھوں سے حقیقی معنوں میں شعلے نکل رہے تھے۔
وہ واقعی فطری طور پر ایک پیشہ ور قاتل تھا۔ کہ ان حالات میں پیچھے
ہٹنے کی بجائے وہ ہر صورت میں اپنا مشن مکمل کرنا چاہتا تھا۔

"ماسٹر۔ آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا" ___ جوانا جو اب تک
ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا تھا۔ یک لخت بول پڑا۔

"باس ___ مم ___ مم ___ میری سزا اگر معاف کر دیں تو....."
جوزف نے بھی اُسی لمحے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کچھ کہنا چاہا۔ وہ
دروازے کے پاس مشین گن پکڑے کھڑا تھا۔ وہ فائرنگ کی آواز

سن کر اندر آیا تھا۔

"نہیں ——— یہ میرا شکار ہے جوزف" ——— جوانا نے تیز لہجے میں جوزف کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"بھئی آپس میں کیوں لڑتے ہو۔ اپنی اپنی لڑائی بانٹ لو۔ جوزف اس بانٹو کو بے بس کر کے کرسی پہ باندھے گا۔ اور اس کی سزا معاف اور تم اس سے میرے سوالات کے صحیح جوابات حاصل کرنا۔ اور میں اس دوران ذرا آرام کر لوں گا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ یہ تمہارے پالتو کتے میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ یہ ٹھیک ہے کہ تم میری توقع سے کہیں زیادہ پھرتیلے ثابت ہوئے ہو۔ لیکن میرا نام بانٹو ہے۔ بانٹو" ——— بانٹو جو اس دوران خاموش کھڑا تھا یک لخت بول اٹھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا یکلخت ہال مشین گن کی فائرنگ سے گونج اٹھا۔ اور بانٹو کے حلق سے تیز چیخ نکلی۔ اور وہ اس طرح پچھلی دیوار سے جا لگا جیسے کسی نے اُسے دیوار کے ساتھ کیل سے ٹھونک دیا ہو۔ گولیاں تڑاتڑ اس کے جسم کے دونوں اطراف میں اس طرح دیوار سے ٹکرا ٹکرا کر نیچے گر رہی تھیں کہ جیسے شعبدہ باز سٹیج پہ کھیل دکھاتے ہوئے کسی لڑکی کو دیوار کے ساتھ کھڑا کر دیتے ہیں۔ اور پھر اس کے دونوں اطراف میں خنجر اس کے جسم کے قریب دیوار میں گڑ جاتے ہیں اور لڑکی کے جسم کو خراش تک نہیں آتی۔ جوزف کا نشانہ واقعی قابل داد تھا کہ مشین گن انتہائی تیز رفتاری سے اور مسلسل گولیاں اگل رہی تھی۔ لیکن ایک گولی بھی

SCANNED BY JAMSHED

بانٹو کے جسم سے نہ چھو رہی تھی۔ اور اس کے دونوں اطراف میں دیوار پر گولیوں کے نشانات اس طرح پڑتے جا رہے تھے جیسے کوئی مصور دیوار پہ بانٹو کے جسم کا خاکہ بنا رہا ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ جوزف قدم بڑھاتا آگے بھی بڑھتا آ رہا تھا۔ جوزف کے اس انتہائی بے خطا نشانے پر عمران کے لبوں پہ تو تحسین آمیز مسکراہٹ رینگنے لگی تھی۔ لیکن جوانا کے چہرے پہ حیرت کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔ کم از کم وہ تصور بھی نہ کر سکتا تھا کہ کوئی آدمی چلتے چلتے خاص طور پہ مشین گن سے اس طرح کا کارنامہ سرانجام دے سکتا ہے۔ بانٹو کے چہرے پہ بے پناہ خوف کے تاثرات تھے۔ اور وہ دیوار سے اس طرح چپکا بے حس و حرکت کھڑا تھا۔ کہ جیسے وہ انسان کی بجائے واقعی کوئی تصویر ہو۔ بانٹو سے چار قدم کے فاصلے پہ پہنچ کر جوزف نے یک لخت ٹریگر سے انگلی ہٹائی اور پھر مشین گن بڑی بے نیازی سے ایک طرف اچھال دی۔

"میں نے سوچا کہیں تم بھاگ نہ جاؤ۔ اور میرا آج کا کوٹا اسی طرح بند رہے۔ اس لئے میں نے ایسا کیا ہے۔ آؤ اب آگے تاکہ میں دیکھ سکوں کہ تمہاری گندی زبان اور کتنی دیر حرکت کر سکتی ہے" ——— جوزف نے مشین گن ایک طرف اچھالتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ویل ڈن جوزف۔ تم نے اپنی سزا اس مظاہرے سے ہی معاف کرالی ہے" ——— عمران نے یک لخت مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ باس" ——— جوزف نے مڑے بغیر کہا۔ لیکن اس کے

ساتھ ہی وہ اچھل کر دو قدم پیچھے ہٹا۔ اور جیسے عقاب اپنے شکار پر جھپٹتا ہے۔ اس طرح اس نے میز پر پڑی ہوئی شراب کی وہ بوتل اٹھالی جو وہ بانٹو کے لئے لایا تھا۔ اور ابھی تک ویسے ہی بند میز پر پڑی تھی اور پھر اُسے ایک ہاتھ سے پکڑ کر دانتوں سے کھولنے لگا۔ ظاہر ہے یہ موقع بانٹو جیسے پھرتیلے آدمی کے لئے کافی تھا۔ اس نے یک لخت اپنی جگہ سے چھلانگ لگائی۔ اور واقعی بھاری بھر کم جسم رکھنے کے باوجود وہ کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا جوزف کی طرف آیا۔ اور اس نے پوری قوت سے اس کے سینے پر فلائنگ کک مارنی چاہی لیکن جوزف اُسی طرح ڈھکن کھولنے کی کوشش کرتے ہوئے انتہائی تیزی سے پیچھے کی طرف ہٹ گیا اور بانٹو جوزف کے اس طرح پیچھے ہٹ جانے کی وجہ سے کولہوں کے بل ایک دھماکے سے فرش پر گرا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ کسی گیند کی طرح اچھل کر جوزف پر آیا۔ مگر جوزف کا وہ بازو جو خالی تھا یک لخت گھوما اور بانٹو چہرے پر زوردار پنچ کھا کر چیختا ہوا سائیڈ کی میز پر جا گرا۔ جس کی دوسری طرف جوانا ہونٹ بھینچے کھڑا تھا۔ بانٹو کے اس طرح گرنے سے میز کڑکڑا کر ٹوٹ گئی۔ جب کہ جوزف پنچ لگا کر اس طرح اطمینان سے بوتل میں سے ایک لمبا گھونٹ لینے لگا۔ جیسے صدیوں کے پیاسے کو اچانک بہت سا پانی میسر آگیا ہو۔

بانٹو میز سمیت نیچے گرا تھا لیکن پھر اس نے اٹھنے میں بھی دیر نہ لگائی اور ساتھ ہی اس نے ٹوٹی ہوئی میز کا پایہ جو کہ ہاکی کی طرح بن گیا تھا ہاتھ میں اٹھا لیا تھا۔

SCANNED BY JAMSHED

"میں تمہاری ہڈیاں توڑ دوں گا کالے ریچھ" ۔۔۔۔ بانٹو نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔ لیکن جوزف اُسی طرح لمبے لمبے گھونٹ لینے میں مصروف رہا جیسے بانٹو نے یہ بات کسی اور کے متعلق کی ہو۔ دوسرے لمحے بانٹو نے ایک بار پھر وحشیانہ انداز میں چیختے ہوئے میز کے پائے کو خوفناک انداز میں گھما کر جوزف پر حملہ کر دیا۔ مگر اس سے پہلے کہ پایہ جوزف کے کاندھے پر پڑتا۔ جوزف نے یک لخت اچھل کر اپنی طرف آتے ہوئے بانٹو کے سینے پر اس طرح فلائنگ کک جما دی۔ کہ فلائنگ کک مارنے کے لئے اچھلتے وقت بھی بوتل اس کے منہ سے لگی ہوئی تھی۔ اور ساتھ ہی اس کا جسم کک لگا کر فضا میں ہی لٹو کی طرح گھوما اور جوزف کے قدم جیسے ہی زمین پر پڑے وہ ایک بار پھر پھرکی کی طرح گھوم کر سیدھا ہو گیا۔ اچھل کر حملہ کرتا ہوا بانٹو زوردار فلائنگ کک کھا کر ایک بار پھر چیختا ہوا ٹوٹی ہوئی میز پر ایک زوردار دھماکے سے گرا۔ اور نیچے گرتے ہی وہ پلٹ کر فرش پر اوندھا ہوا۔ تو اس کا جسم اٹھنے کے لئے اکٹھا ہوا ہی تھا کہ جوزف ایک بار پھر بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور اس بار اس کے دونوں پیر اکٹھے ہی الٹ کر اکٹھے ہوتے ہوئے بانٹو کی کمر پر پوری قوت سے پڑے اور اوپر کو اٹھتا ہوا بانٹو خوفناک انداز میں چیختا ہوا دھماکے سے دوبارہ منہ کے بل فرش سے جا لگا۔ جوزف تو بجلی بنا ہوا تھا۔ دونوں پیر بانٹو کی کمر پر مار کر وہ یک لخت فضا میں اچھلا اور جب تک بانٹو کا جسم دھماکے سے فرش سے ٹکراتا جوزف ایک بار پھر اس کی پشت پر دونوں پیر جوڑ کر کود چکا تھا۔ اور بانٹو کے حلق سے ایک بار پھر خوفناک چیخ نکلی لیکن جوزف نے تیسری بار فضا میں اچھل کر

اس کی پشت پر ضرب لگائی اور پھر فضا میں اچھل گیا۔ اس کا انداز بالکل
تھا جیسے گیند کو اگر فرش پر مارا جائے تو وہ بار بار اچھل اچھل فرش سے
ٹکراتی رہتی ہے۔ بوتل البتہ اس دوران مسلسل جوزف کے منہ سے
لگی ہوئی تھی۔ تین بار ضربیں لگانے کے بعد جوزف اچھل کر ایک دار
فرش پر کھڑا ہوا اور پھر اس نے بوتل کو چھت کی طرف سے اٹھا کر آخری
گھونٹ بھرا اور بوتل ایک طرف اچھال دی۔

"ہاں اب بات ہوئی۔ اٹھو بانٹو۔ اب میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تم
نے مجھے پالتو کتا کیسے کہا تھا"۔۔۔ جوزف نے انتہائی غصیلے لہجے
میں کہا۔ پوری بوتل پی جانے کے بعد اب اس کے چہرے پر سرخی
اور جوش کے آثار نمودار ہوئے تھے اس کے چہرے سے لگ رہا تھا
کہ وہ اب صحیح معنوں میں لڑنے کے موڈ میں آیا ہے۔ لیکن بانٹو اب
فرش پر اوندھے منہ بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔ اور ایک طرف کھڑا
عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ جب کہ جوانا واقعی حیرت سے آنکھیں پھاڑے
کبھی فرش پر اوندھے منہ پڑے بانٹو کو دیکھتا اور کبھی ایک طرف
کھڑے جوزف کو۔ اُسے شاید یقین نہ آرہا تھا کہ جوزف نے ہی اس
بے پناہ طاقتور بانٹو کو اس طرح بوتل پیتے پیتے بے بس کر دیا ہے۔

"بس تمہاری ٹرن ختم۔ اور سنو۔ مزید ایک روز کا کوٹا بند۔ تم
نے میز تڑوا دی ہے۔ اب باقی صوفے بھی تڑوانے ہیں"۔۔۔ عمران
نے آگے بڑھ کر قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"بب۔۔۔ بب۔۔۔ باس۔ میں تو موڈ بنا رہا تھا لڑنے کا۔ یہ خود
ہی میز پر جا گرا۔ باس۔ پلیز رحم کرو۔ معاف کر دو"۔۔۔ جوزف

SCANNED BY JAMSHED

ایک روز کے کوٹے کی مزید بندش سن کر بُری طرح بوکھلا گیا تھا۔

"ساتھ ایک سو ڈنڈ بھی۔ چلو شروع ہو جاؤ"۔۔۔ عمران نے کاٹ
کھانے والے لہجے میں کہا۔ اور آگے بڑھ کر اس نے فرش پر اوندھے
پڑے ہوئے بانٹو کو اٹھا کر ایک صوفے پر اس طرح پٹخ دیا جیسے بانٹو
گوشت پوست کی بجائے کاغذ کا بنا ہوا ہو۔ بانٹو کی آنکھیں بند تھیں
اور اس کے منہ اور ناک سے خون کی لکیریں بہہ رہی تھیں۔ آدھی سے
زیادہ ناک پچک گئی تھی اور چہرے پر بھی رگڑ کے نشانات موجود تھے۔

"بب۔۔۔ بب۔۔۔ باس۔ ٹھیک ہے باس۔ میں احتجاج نہیں
کر رہا باس"۔۔۔ جوزف نے بات کرتے کرتے یک لخت لہجہ
بدل دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈنڈ نکالنے شروع کر دیئے۔
کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ احتجاج کرتے ہی سزا ڈبل ہو جاتی ہے۔

"اب تم شروع ہو جاؤ جوانا۔ اور سنو۔ پہلے ہی وقت کافی ضائع
ہو گیا ہے۔ اس لئے وقت کا خیال رکھنا"۔۔۔ عمران نے پیچھے ہٹتے
ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اس نے مڑ کر بھی جوزف کی طرف نہ دیکھا
تھا جو مسلسل ڈنڈ نکالنے میں مصروف تھا۔

"یس باس"۔۔۔ جوانا نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے
لمحے کمرہ زوردار تھپڑ کی آواز سے گونج اٹھا۔ ایک کے بعد دوسرا زوردار
تھپڑ بے ہوش بانٹو کے چہرے پر پڑا۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک جھٹکے
سے اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ اور آنکھیں کھلتے ہی بانٹو کے حلق سے
کراہ نما چیخ نکلی۔ جوانا کا بازو ایک بار پھر گھوما اور بانٹو کے حلق سے ایک
اور چیخ نکلی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی وہ یک لخت اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اور

SCANNED BY JAMSHED

عمران اس کی بے پناہ قوت برداشت پر دل ہی دل میں عش عش کر اٹھا۔
" کتنے ہو گئے ہیں " ۔۔۔۔ عمران نے مڑ کر جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" چالیس باس " ۔۔۔۔ جوزف نے اسی طرح ڈنڈ لگاتے ہوئے کہا۔

" بس ۔۔۔۔ باقی معاف ۔ بانٹو کے اس طرح اٹھ کر کھڑے ہونے سے مجھے احساس ہوا ہے کہ تم نے واقعی کارنامہ انجام دیا ہے۔ اس لئے تمہاری سزا بھی معاف اور آج کا کوٹا بھی ڈبل " ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ گریٹ باس ۔ یو آر گریٹ باس " ۔۔۔۔ جوزف نے مسرت سے چیختے ہوئے کہا اور پھر وہ اس طرح دوڑتا ہوا دروازے کی طرف بھاگ پڑا جیسے ایک لمحہ بھی مزید کمرے میں رہ گیا تو چھت اس کے سر پر آ گرے گی۔

" سنو ۔ آخری بار کہہ رہا ہوں کہ باس کے سوالوں کے جواب دے دو " ۔۔۔۔ جوانا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ بانٹو کے سامنے کھڑا اسے بڑے زہریلے انداز میں دیکھ رہا تھا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں بتا دیتا ہوں " ۔۔۔۔ بانٹو نے ایک لمحہ خاموش رہنے کے بعد قدرے ٹوٹے ہوئے لہجے میں کہا اور واپس دھم سے صوفے پر بیٹھ گیا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ اس طرح صوفے سے اچھلا جیسے بجلی کوندتی ہے ۔ اور جوانا چیختا ہوا اچھل کر اپنے پیچھے پڑے ہوئے صوفے پر گرا ۔ اور پھر صوفے سمیت الٹ کر فرش پر جا گرا ۔ بانٹو نے واقعی اسے انتہائی ذہانت سے ڈاج دیا تھا ۔ کہ جوانا کے تنے ہوئے

اعصاب حامی بھر کر ڈھیلے کئے اور پھر اچھل کر گینڈے کی طرح اس کے پیٹ پر زوردار لات جما دی ۔ اور اس طرح وہ جوانا کو چیخنے اور نیچے گرانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

جوانا کے اس طرح صوفے پر اور پھر صوفے سمیت فرش پر گرتے ہی بانٹو یکلخت اچھل کر دروازے کی طرف دوڑا لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا منہ کے بل فرش پر جا گرا ۔ عمران نے بڑے اطمینان سے ٹانگ آگے بڑھا دی تھی۔

" مجھے اب تمہارے لئے بھی کوئی نہ کوئی سزا تجویز کرنی پڑے گی " عمران نے غصیلے لہجے میں جوانا سے مخاطب ہو کر کہا ۔ جو قلابازی کھا کر اب سیدھا کھڑا ہو رہا تھا ۔ ادھر بانٹو بھی نیچے گرتے ہی یکلخت اچھل کر کھڑا ہو گیا ۔ لیکن جیسے ہی وہ سیدھا ہوا جوانا کے ہاتھ حرکت میں آئے ۔ اور بانٹو اس بار اس کے ہاتھوں پر اٹھا ایک لمحے کے لئے نظر آیا دوسرے لمحے وہ خوفناک انداز میں چیختا ہوا سائیڈ کی دیوار سے زوردار دھماکے سے پشت کے بل جا ٹکرایا ۔ اور اس کے ساتھ ہی جوانا بھی دوڑا ۔ اور جب تک بانٹو دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرتا ۔ جوانا اس کے سر پر پہنچ گیا ۔ اور اس نے بانٹو کی گردن پکڑ کر یکلخت اسے پوری قوت سے مقابل دیوار کی طرف اچھال دیا ۔ لیکن اس بار بانٹو ہوا میں ہی گھوما اور پھر اس کی زوردار فلائنگ کک مڑ کر آتے ہوئے جوانا کے سینے پر پوری قوت سے پڑی ۔ لیکن جوانا ضرب کھا کر ایک قدم پیچھے ضرور ہٹا لیکن ساتھ ہی اس کے دونوں ہاتھ اوپر کو اٹھے اور فلائنگ کک مار کر قلابازی کھاتے ہوئے بانٹو کی دونوں ٹانگیں جوانا کے ہاتھوں میں

SCANNED BY JAMSHED

نظر آئیں اور ساتھ ہی بانٹو کا سر جھکولا کھاتا ہوا جوانا کی دونوں پنڈلیوں
کے درمیان پہنچ گیا۔ جوانا نے دونوں ہاتھ یک لخت اوپر کو اٹھا دیئے
تھے۔ اس لئے بانٹو کا جسم خود بخود اس کی پنڈلیوں کے درمیان سلپ
پہنچ گیا تھا۔ بانٹو نے بے اختیار دونوں ہاتھ زمین پر لگائے اور
کے ساتھ ہی جوانا یک لخت ـــــ اس کے جسم کو مخصوص انداز
جھٹکا دیتے ہوئے دو قدم پیچھے کی طرف ہٹا۔ اور پھر یک لخت ا
جسم سمیت آگے کی طرف اس طرح گرتا گیا جیسے کسی نے اس کی پشت
پر لات جما دی ہو۔ اور پھر کمرہ ہڈیوں کے کڑاکے اور بانٹو کے حلق
سے نکلنے والی خوف ناک چیخ سے بیک وقت گونج اٹھا۔ نیچے گرا
ہوا جوانا ایک جھٹکے سے پیچھے کو اٹھتا گیا۔ اب وہ بانٹو کی ٹانگیں چھوڑ
چکا تھا۔ اور پیچھے ہٹتے ہی وہ جیسے ہی اچھل کر ایک طرف کو ہٹا بانٹو
کا قوس کی طرح گھوما ہوا جسم ایک دھماکے سے فرش پر گر کر سیدھا
گیا۔ بانٹو کی آنکھیں ایک بار پھر بند ہو چکی تھیں۔ اور چہرہ تکلیف کی
شدت سے بُری طرح مسخ ہو چکا تھا۔ جوانا نے انتہائی مہارت سے
کراس کریمپ کا داؤ لگا کر اس کی پوری ریڑھ کی ہڈی ہی توڑ ڈالی تھی
اور اب بانٹو حقیر کیچوے کی طرح فرش پر بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا
"تم نے اچھے انداز میں داؤ لگا کر میرا کچھ غصہ تو ٹھنڈا کر دیا ہے لیکن
جب تمہیں معلوم ہے کہ میں نے اس سے معلومات حاصل کرنی ہیں
تم بس اس سے لڑے چلے جا رہے ہو۔ کیا تمہیں وقت کا احساس
نہیں ہے" ـــــ عمران کے لہجے میں غصیلا پن نمایاں تھا۔
"ماسٹر۔ یہ خوف ناک لڑاکا ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ جب تک

اسے مکمل طور پر بے بس نہ کر دیا جائے گا اس وقت تک اس سے
کچھ حاصل نہ ہو سکے گا" ـــــ جوانا نے قدرے سہمے ہوئے لہجے
میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"تم اسے خوف ناک لڑاکا کہہ رہے ہو۔ جسے جوزف نے بوتل پیتے
پیتے بیکار کر دیا تھا۔ چلو سر کے بل ایک گھنٹے تک الٹے کھڑے
ہو جاؤ۔ میں تمہیں کم سے کم یہی سزا دے سکتا ہوں۔ ورنہ جی تو چاہ
رہا تھا کہ تمہیں سکول کے بچوں کی طرح مرغا بنا دیتا" ـــــ عمران کو
واقعی جوانا پر پہلی بار غصہ آ گیا تھا۔
"یس ماسٹر" ـــــ جوانا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ
ایک سائیڈ پر ہٹا۔ اور دوسرے لمحے وہ سر کے بل فرش پر الٹا کھڑا
ہو گیا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات موجود تھے جیسے سنجلنے وہ
اپنے آپ پر کس قدر جبر کر کے عمران کے حکم کی تعمیل کر رہا ہو۔ اسی
لمحے جوزف دوبارہ کمرے میں داخل ہوا۔ اور پھر وہ دروازے میں ہی
ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس کی نظریں جوانا پر جمی ہوئی تھیں اور چہرے
پر بے پناہ حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔
"کک ـــ کک ـــ کیا ہوا باس۔ جوانا کو کیا ہوا" ـــ جوزف
کے لہجے میں بھی بے پناہ حیرت تھی۔ کیونکہ اس سے پہلے اس نے
کبھی جوانا کو اس حالت میں نہ دیکھا تھا۔
"وقت ضائع کرنے کی سزا بھگت رہا ہے۔ ادھر آؤ اور بانٹو کو
اٹھا کر صوفے پر ڈال دو۔ میں اب خود اس کے حلق سے جواب اگلواؤں" ـــ
عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور جوزف تیزی سے آگے بڑھا۔

اور پھر اس نے جھک کر بانٹو کی بغلوں میں ہاتھ دے کر اُسے ایک جھٹکے سے اٹھایا۔ اور اُسی طرح اٹھاتے اُسے اس صوفے پر جا کر ڈال دیا۔ ابھی سیدھا پڑا ہوا تھا۔

"بب ــــ بب ــــ باس۔ جوانا کو معاف کر دو۔ اس کی جگہ مجھے سزا دے دو۔ میں بھگت لوں گا" ــــ جوزف نے پیچھے ہٹتے ہوئے منت بھرے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیوں ــــ وجہ" ــــ عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"باس۔ میں جوانا کو چھوٹا بھائی بنا چکا ہوں" ــــ جوزف نے ایسے لہجے میں کہا۔ جیسے چھوٹا بھائی بنانا کوئی بہت بڑا کارنامہ ہو۔ اور عمران اس کے انداز پر ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے جوانا۔ سیدھے ہو جاؤ۔ اور سنو۔ اگر میرے ساتھ رہنا ہے تو اپنے آپ کو ہر لحاظ سے ایڈجسٹ رکھا کرو۔ جب میں کہہ رہا ہوں کہ میرے پاس ضائع کرنے کے لئے وقت نہیں ہے تو تم اسے رورک کراس لگا کر بے بس نہ کر سکتے تھے۔ کیا ضرورت تھی اس سے باقاعدہ لڑنے کی۔ کیا میں نے ٹکٹ لگا رکھا تھا کہ تماشائی کو زیادہ سے زیادہ تماشہ دیکھنے کو ملے" ــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"رورک کراس ــــ اوہ ماسٹر۔ آئی۔ ایم۔ ویری سوری۔ مجھے اس کا خیال نہیں آیا تھا۔ آئی۔ ایم۔ رئیلی سوری" ــــ جوانا کے چہرے پر شرمندگی کے واضح تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہ اچھل کر

SCANNED BY JAMSHED

سیدھا کھڑا ہو چکا تھا۔

"آئندہ محتاط رہا کرو۔ تمہیں میں نے اس لئے بھی ٹاپ کے داؤ سکھائے ہیں کہ تم ضرورت کے مطابق انہیں استعمال کر سکو" ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور صوفے پر بے ہوش پڑے ہوئے بانٹو کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اپنی انگلیاں اس کے نتھنوں میں ڈالیں اور ایک زوردار جھٹکے سے ہاتھ کو اوپر کی طرف اٹھا دیا۔ دوسرے لمحے بانٹو کو نہ صرف ہوش آ گیا بلکہ اس کی روح فرسا چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ بانٹو کے دونوں نتھنے چر گئے تھے۔ اور ان میں سے نکلنے والے خون کے ساتھ ہی چھوٹے چھوٹے لوتھڑے بھی نکلنے لگے۔ بانٹو کی آنکھیں پھٹ گئیں۔ اور وہ بری طرح صوفے پر سر پٹخنے لگا تھا۔ کیونکہ سوائے سر کے اس کے پورے جسم کے اعصاب بری طرح مفلوج ہو چکے تھے۔ عمران نے ایک ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور دوسرے ہاتھ کی انگلی ہک کی طرح موڑ کر اس نے انگلی کا مڑا ہوا حصہ اس کی پیشانی کے عین درمیان آہستہ سے مارا۔ تو بانٹو کا چہرہ یک لخت اور بھی زیادہ مسخ ہوتا گیا وہ اس طرح اکھڑے اکھڑے سانس لینے لگا جیسے یہ اس کے آخری سانس ہوں۔

"بتاؤ واٹر پاور کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے" ــــ عمران نے انگلی کا ہک اس کی پیشانی سے ذرا اوپر رکھتے ہوئے غرا کر پوچھا۔

"مم ــــ مم ــــ مجھے نہیں معلوم۔ مجھ سے ٹرانسمیٹر پر بات ہوتی ہے" ــــ بانٹو نے انتہائی خوف زدہ لہجے میں کہا۔

"تم بھی ٹرانسمیٹر پر بات کرتے ہو" ــــ عمران نے ہونٹ چباتے

ہوئے پوچھا۔

"وہ ـــ وہ خود چیف باس بات کرتا ہے۔ مجھے اس کی فریکونسی نہیں معلوم" ـــ بانٹو اب تیر کی طرح سیدھا ہو چکا تھا۔

"تم سے اس کا رابطہ کیسے ہوا تھا۔ تفصیل بتاؤ" ـــ عمران نے پوچھا۔

"بب ـــ بب ـــ بائرن کے ذریعے۔ گولڈن بار کے بائرن کے ذریعے۔ وہ اس کا خاص آدمی ہے" ـــ بانٹو نے جواب دیا۔

"میں جانتا ہوں اُسے باس۔ ایکریمیا کا پرانا غنڈہ ہے۔ اب بوڑھا ہو چکا ہے" ـــ پاس کھڑے جوانا نے کہا۔

"تمہارے ساتھ اور کتنے آدمی ہیں۔ اور تمہیں میرے فلیٹ کا فون نمبر کیسے معلوم ہوا" ـــ عمران نے پوچھا۔

"چ ـــ چ ـــ چیف باس نے تمہاری فائل بھیجی تھی۔ اس میں تمہارا فوٹو۔ فلیٹ کا نمبر۔ روڈ کا نام اور تمہارے متعلق تفصیل موجود تھی۔ چیف باس نے اسے وی۔ آئی مشن کہا تھا۔ یعنی ویری امپارٹنٹ مشن اور وی۔ آئی مشن میں فوری اور اندھا دھند اقدام کیا جاتا ہے لیکن میں تمہارے متعلق تفصیل پڑھ کر غصہ کھا گیا تھا۔ کیونکہ اس میں تمہارے قصیدے لکھے ہوئے تھے۔ اسی لئے مجھ سے حماقت ہوئی۔ اور میں نے تمہیں چار پانچ گھنٹوں کی مہلت دے دی۔ کیونکہ میں اس قصیدے کو جھوٹا ثابت کرنا چاہتا تھا۔ کاش میں چیف باس کے کہنے کے مطابق اسے وی۔ آئی مشن کے طور پر لیتا" ـــ بانٹو نے رک رک کر کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"تمہارے ساتھ کون آیا ہے" ـــ عمران نے ایک بار پھر آہستہ سے ہک اس کی پیشانی پر مارتے ہوئے پوچھا۔ اور بانٹو کے حلق سے ایک بار پھر تیز چیخ نکل گئی۔

"ج ـ ج ـــ جیگورا۔ صرف جیگورا۔ اسے میں نے صرف تمہاری نگرانی کے لئے فلیٹ کے سامنے چھوڑا تھا۔ لیکن تم یہاں پہنچ گئے۔ وہ نجانے کہاں گیا" ـــ بانٹو نے اس بار ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور عمران تیزی سے پیچھے ہٹا۔ اور دوسرے لمحے اس نے جیب سے ریوالور نکالا اور پھر ایک دھماکے کے ساتھ ہی بانٹو کی کھوپڑی سینکڑوں ٹکڑوں میں تبدیل ہو گئی۔ گولی اس کی پیشانی میں گھس گئی تھی۔

"جیگوار کو جانتے ہو" ـــ عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"یس باس۔ اس کا رائٹ ہینڈ ہے" ـــ جوانا نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ جا کر اُسے تلاش کرو۔ وہ یقیناً اب تک فلیٹ کے سامنے کھڑا پہرہ دے رہا ہو گا۔ میں عقبی دروازے سے نکل آیا تھا۔ اور جا کر اُسے وہیں سڑک پر گولی مار دو۔ یہ تمہارے لئے دی۔ آئی مشن ہے۔ سمجھ گئے" ـــ عمران نے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ـــ جوانا نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اس کی لاش برقی بھٹی میں ڈال دینا۔ اور سنو۔ ہو سکتا ہے۔ ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنے کی غرض سے مجھے ایکریمیا جانا پڑے۔ اور شاید تمہیں بھی ساتھ لے جاؤں۔ اس لئے تم نے یہیں رانا ہاؤس میں رہنا ہے" ـــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس باس" ـــ جوانا نے جواب دیا۔ اور عمران سر ہلاتا تیزی

سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ لیکن پھر ٹھٹھک کر رکا اور واپس مڑ آیا۔

"جوزف ـــــ تم فون یہیں اٹھا لاؤ" ـــــ عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور پھر واپس آ کر اس صوفے پر بیٹھ گیا۔ جو پہلے الٹا پڑا تھا۔ اور جوزف نے اُسے سیدھا کر دیا تھا۔ جوزف سر ہلاتا ہوا نکل گیا۔ جب کہ جوانا نے بانو کی لاش اٹھائی اور اُسے لئے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ عمران کی پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیلا ہوا تھا۔ ظاہر ہے وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔

SCANNED BY JAMSHED

ٹیکسی تیزی سے ایک موڑ مڑی اور پھر موڑ کاٹ کر وہ سڑک پر ذرا سی آگے بڑھی تھی کہ دائیں طرف کو ہو کر آہستہ آہستہ رک گئی۔

"جناب۔ جارج کالونی کا پہلا چوک آ گیا ہے" ـــــ ڈرائیور نے ساتھ بیٹھے ہوئے ایکریمی میک اپ میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا

"مجھے معلوم ہے" ـــــ عمران نے کہا اور دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ عقبی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے جوزف اور جوانا بھی عمران کے اترتے ہی باہر آ گئے۔ جوزف نے ایک نوٹ جیب سے نکالا اور ٹیکسی ڈرائیور کی طرف پھینک دیا۔

"باقی تمہاری ٹپ ہے" ـــــ جوزف نے سخت لہجے میں کہا۔

"شکریہ جناب" ـــــ ٹیکسی ڈرائیور نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر ٹیکسی کو آگے بڑھائے گیا۔

"اس وقت اس بوڑھے بائرن کو گھر ہی ہونا چاہیے" ـــــ عمران

SCANNED BY JAMSHED

سنے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔
"بس ماسٹر۔ وہ بارہ بجے سے پہلے گھر سے نہیں نکلتا" ۔۔۔ جوزف
نے جواب دیا۔
"آؤ" ۔۔۔ عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھ گیا۔
عمران رات کو جوزف اور جوانا کو ساتھ لے کر پاکیشیا سے نارا
آنے والی فلائٹ پر سوار ہو گیا تھا اور صبح سویرے وہ ناراک کے
ایئرپورٹ پر اتر گئے تھے۔ اور ایئرپورٹ سے ٹیکسی لے کر وہ سیدھے
جارج کالونی پہنچے تھے۔
عمران کا اصل پروگرام تو گریٹ بال پر حملہ کرنے کا تھا اور وہ
اُسی کے سلسلے میں انتظامات کرنے فلپائن سے پاکیشیا واپس گیا
تھا۔ لیکن پھر اس بانڈو سے جب اُسے معلوم ہوا کہ بائرن واٹر پاور
کے چیف باس کا خاص آدمی ہے۔ تو اس نے ایک اور منصوبہ بنا
لیا۔ اُسے معلوم تھا کہ گریٹ بال کی حفاظت کے لئے انتہائی جدید
ترین انتظامات کیے گئے ہوں گے۔ اور پھر چیف باس کا بانڈو کو
عمران کے فوری قتل کے لئے پاکیشیا بھیجنے سے ظاہر تھا کہ واٹر پاور
کو عمران کی کارکردگی کے بارے میں پوری تفصیلات حاصل ہیں۔
اور لازماً اس نے گریٹ بال میں بھی اس کے استقبال کے لئے
خصوصی اقدامات کر لئے ہوں گے۔ اس لئے عمران نے فوری طور پر
گریٹ بال پر حملہ کرنے کی پلاننگ بدل دی۔ اور فیصلہ کیا کہ پہلے
وہ بائرن کو ٹٹول کر دیکھ لے۔ اگر اس کے ذریعے اس چیف باس
کا پتہ چل جاتا ہے تو پھر وہ اس چیف باس کو قابو میں کر کے نہ صرف

ناک تنظیم کے ہیڈکوارٹر کو تباہ کر سکتا ہے بلکہ اس چیف
کے ذریعے وہ آسانی سے اس گریٹ بال کا بھی خاتمہ کرا سکتا
۔ اس لئے اس نے براہِ راست گریٹ بال پر حملہ کرنے کی
نے فوری طور پر بائرن والی ٹپ کو پہلے استعمال کرنے کا فیصلہ کر
تھا۔ اور اسی فیصلے کے تحت وہ جوزف اور جوانا کو لے کر رات کو
ناراک کے لئے چل پڑا تھا۔ جوانا چونکہ بائرن سے اچھی طرح واقف
س لئے اُسی سے اُسے معلوم ہوا تھا کہ بائرن کی رہائش گاہ
رج کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ میں ہے۔ اور عمران نے بار کی بجائے
س کی رہائش گاہ پر بائرن سے ملنا زیادہ بہتر سمجھا۔ چنانچہ ایئرپورٹ
ے اترتے ہی وہ سیدھا کالونی آیا۔ اس نے اپنا میک اپ اس
ئے کر لیا تھا کہ ہو سکتا ہے واٹر پاور کے آدمیوں میں سے اُسے
ئی پہچانتا ہو۔ اور اس طرح واٹر پاور کے چیف باس کو اس کی ناراک
ں موجودگی کا علم ہو جائے۔ عمران اس کے سر تک پہنچنے سے پہلے
ے چونکانا نہ چاہتا تھا۔
کوٹھی نمبر بارہ ذرا آگے جا کر ہی نظر آ گئی۔ یہ ایک پرانی سی کوٹھی
تھی لیکن اس کی عمارت خاصی پختہ اور وسیع تھی۔ پھاٹک بند تھا۔
اور باہر ستون پر بائرن کاپس کے نام کی پلیٹ بھی موجود تھی۔
"ماسٹر وہ مجھے اچھی طرح جانتا ہے۔ اس لئے میں بات کرتا ہوں"
جوانا نے پھاٹک کے سامنے رکتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے سر ہلا دیا۔
جوانا نے آگے بڑھ کر کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کا
چھوٹا حصہ کھلا۔ اور ایک ادھیڑ عمر آدمی باہر آ گیا۔ اس کے جسم پر

SCANNED BY JAMSHED

ملازموں جیسا لباس تھا۔

" بائرن کو کہو ماسٹر کلرز کا جوانا آیا ہے۔ اس سے ملنے "۔۔۔ جوانا نے سخت اور تحکمانہ لہجے میں اس ملازم سے مخاطب ہو کر کہا۔

" مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ ماسٹر کلرز ۔ اوہ ۔ آیئے جناب آیئے "۔۔۔ ملازم نے بُری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ کھٹی کھٹی آنکھوں سے جوانا کو دیکھ رہا تھا اور عمران نے محسوس کیا تھا کہ ماسٹر کلرز کا نام سنتے ہی اس کی آنکھوں میں خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے اور عمران مسکرا دیا۔ واقعی اتنا عرصہ گزر جانے کے باوجود ماسٹر کلرز کے نام کی دہشت اب بھی مجرم طبقے سے تعلق رکھنے والے افراد کے ذہنوں پر چھائی ہوئی تھی۔

اور پھر جوانا ۔ عمران اور جوزف اس ملازم کی رہنمائی میں کوٹھی کے اندر داخل ہو کر برآمدے کی بغل میں موجود ڈرائنگ روم میں پہنچ گئے۔

" باس سوئے ہوئے ہیں ۔ لیکن میں انہیں جگا دیتا ہوں جناب آپ کیا پیئیں گے "۔۔۔ ملازم کے لہجے میں ہلکا سا خوف اب بھی موجود تھا وہ جوانا سے ہی مخاطب تھا۔

" میں تو خون پیتا ہوں ۔ بولو مہیا کر سکو گے یا تمہاری گردن میں دانت گاڑ دوں ۔ جاؤ ۔ اٹھاؤ اُسے "۔۔۔ جوانا نے خوفناک انداز میں غراتے ہوئے کہا۔

" جج ۔۔۔ جج "۔۔۔ ملازم اور زیادہ گھبرا گیا ۔ اور دوسرے لمحے اس طرح مڑ کر باہر بھاگا جیسے واقعی جوانا ابھی اس کا خون پینا شروع ہو جائے گا۔

عمران نے مسکراتے

واہ۔ اسے کہتے ہیں رعب داب "۔۔۔ عمران نے مسکراتے

...ئے کہا۔ اور جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

اب کیا بتاؤں ماسٹر ۔ ماسٹر کلرز کے جوانا کا نام واقعی ایکریمیا ...کے لئے دہشت کا نشان تھا "۔۔۔ جوانا نے ہنستے ہوئے کہا۔

نشان شاید کچھ اور عرصہ قائم رہتا ۔ لیکن تم اپنے ہی نام کو کل ...کرنے چل پڑے تھے ۔ پھر کہاں رہ سکتا تھا نشان "۔۔۔ عمران نے ...مسکراتے ہوئے کہا ۔ اس کا اشارہ تنظیم میں ماسٹر کے نام سے تھا۔ کیونکہ جوانا اُسے ماسٹر ہی کہتا تھا۔

"آپ واقعی درست کہہ رہے ہیں ۔ ماسٹر کلرز سے حماقت ہوئی ۔ کہ وہ ماسٹر کو ہی کِل کرنے چل پڑے "۔۔۔ جوانا نے ہنستے ہوئے کہا ۔ اور عمران بھی ہنس پڑا ۔ اور پھر تقریباً دس منٹ بعد دروازے پر موجود پردہ ہلا ۔ اور ایک دبلا پتلا آدمی اندر داخل ہوا ۔ اس کے سر کے بال برف کی طرح سفید تھے ۔ اور چہرے پر کافی جھریاں بھی تھیں۔ لیکن اس کی آنکھوں میں بے پناہ چمک اور چہرے پر جوانوں جیسی تروتازگی موجود تھی۔

جوانا نے آنے والے کو دیکھتے ہی صوفے

"ہیلو بائرن "۔۔۔ جوانا نے آنے والے کو دیکھتے ہی صوفے سے اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"اوہ جوانا تم ۔۔۔ اور اس طرح اچانک تم کہاں غائب ہو گئے تھے "۔۔۔ بائرن کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ ہلکی سی مسرت تھی۔

" میں ایک ضروری کام میں مصروف تھا ۔ تمہیں تو معلوم ہے کہ

SCANNED BY JAMSHED

باسٹر کلرز تو ختم ہو گئی۔ اس لئے اب میں اکیلا ہی کام کر رہا ہوں۔ میرے ساتھی ہیں جوزف اور مائیکل" ——— جوانا نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔ اور بائرن نے مسکراتے ہوئے پہلے جوانا سے جوزف اور عمران سے مصافحہ کیا۔

"یعنی نئی ماسٹر کلرز وجود میں آگئی ہے" ——— بائرن نے عمران اور جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں مسٹر بائرن۔ اب اس کا نام ماسٹر کلرز نہیں بلکہ واٹر پاور کلرز رکھ دیا گیا ہے" ——— عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔ اور بائرن عمران کی بات سن کر بُری طرح چونک پڑا۔ وہ غور سے عمران کو دیکھنے لگا تھا۔

"کیا ——— کیا کہہ رہے ہو تم۔ یہ کیا نام ہوا" ——— بائرن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اصل میں نام ہی غلط تھا۔ میری جوانا سے تین دن تک بحث ہوتی رہی کہ ماسٹر تو بہت عظیم لوگ ہوتے ہیں۔ انہیں کِل کرنا زیادتی ہے۔ اصل جھگڑا تو پاور کا ہے۔ اور پاور آج کل پانی سے تیار کی جاتی ہے۔ کیونکہ پوری دنیا کے ماہرین نے کروڑوں۔ اربوں روپے خرچ کر کے اور بیس پچیس سال تک مسلسل ریسرچ کرنے کے بعد یہ ماہرانہ رائے دی ہے کہ پن بجلی سستی پڑتی ہے۔ لیکن میرا خیال ہے ریسرچ شروع ہونے سے پہلے واقعی سستی پڑتی ہوگی۔ لیکن اب ریسرچ کا خرچہ شامل ہو جانے کی وجہ سے یقیناً مہنگی ہو گئی ہوگی۔ اور آپ نے شاید غور نہیں کیا ہو گا دنیا بھر میں مہنگائی کی اصل وجہ یہی ریسرچ ہے۔ مثلاً ریسرچ شروع ہو جاتی ہے کہ چقندر سے چینی سستی پڑتی ہے یا گنے سے۔ اور پھر جب ریسرچ ختم ہوتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اب دونوں سے سستی نہیں پڑتی۔ چنانچہ پھر ریسرچ شروع ہو جاتی ہے۔ مختصر یہ کہ اب واٹر پاور ہی اتنی مہنگی ہو چکی ہے کہ اس کی وجہ سے عوام بے حد پریشان ہیں۔ اگر اس پاور کو کِل کر دیا جائے تو دنیا سے مہنگائی کا نام ہی ختم ہو جائے گا۔ چنانچہ اب ہم نے نام رکھ لیا ہے۔ واٹر پاور کلرز" ——— عمران کی زبان انتہائی تیز رفتاری سے چل پڑی اور ظاہر ہے جب عمران کی زبان چل پڑے تو پھر اُسے بریکیں لگتے لگتے بھی پوری ایک تقریر ہو جاتی ہے۔

"آپ تو واقعی عقلمند ہیں۔ اور میں حیران ہوں کہ ایک عقلمند جوانا کا ساتھی کیسے بن سکتا ہے" ——— بائرن نے مسکراتے ہوئے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"اس لئے تو آپ کے پاس آئے ہیں۔ کیونکہ جوانا کہتا تھا کہ جب ایک عقلمند موجود ہو تو توازن کے لئے ایک اس کا الٹ بھی شامل ہونا چاہئے اور جوانا کے خیال کے مطابق پورے ایکریمیا میں آپ عقلمندی کے مقابل سب سے بہتر امیدوار ہو سکتے ہیں" ——— عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور بائرن کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے۔ اس کے ہونٹ بھنچ گئے تھے۔ ظاہر ہے وہ گھاگ آدمی تھا۔ عمران کی بات کا مطلب اچھی طرح سمجھ گیا تھا۔

"مسٹر جوانا ——— آپ کی آمد کی وجہ" ——— اس بار بائرن کا لہجہ

انتہائی سپاٹ تھا۔

"وجہ تو مسٹر مائیکل نے بتا دی ہے" ——— جوانا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بتا دی ہے ——— کون سی وجہ۔ میں سمجھا نہیں" ——— بائرن واقعی جوانا کی بات سن کر حیران ہو گیا تھا۔

"دیکھا۔ تو ازن عقلمندی کی طرف بڑھتا جا رہا ہے۔ اب جوانا کے دماغ میں بھی عقلمندی کے جراثیم اپنی جگہ بنانے لگے ہیں۔ ویسے اب آپ نے خود ہی ثابت کر دیا ہے کہ جوانا کا انتخاب درست تھا آپ واقعی عقلمندی کے الٹ ہیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میں تمہارا صرف جوانا کی وجہ سے لحاظ کر رہا ہوں۔ اور تم مسلسل میری توہین کئے جا رہے ہو۔ اور سنو۔ میرا نام بائرن کالیس ہے۔ بائرن کالیس۔ اور جوانا میرے متعلق تم سے زیادہ جانتا ہے" ——— بائرن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور غصے کی وجہ سے ہی وہ آپ سے تم پر اتر آیا تھا۔

"صحیح نام تو کارپس یعنی لاش تھا۔ براؤن کارپس یعنی بھوری لاش کیونکہ تم جسمانی لحاظ سے نہ سہی عقل کے لحاظ سے واقعی لاش سے زیادہ کچھ نہیں ہو۔ تمہیں بتایا تو ہے کہ ہماری تنظیم کا نام واٹر پاور کلرز ہے۔ اور کسی کو کِل کرنے کے لئے اس کا حدود اربعہ جاننا بے حد ضروری ہوتا ہے۔ اور واٹر پاور کا حدود اربعہ تم سے بہتر کون جان سکتا ہے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور

SCANNED BY JAMSHED

اس بار بائرن یک لخت اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اب اس کے ہاتھ میں بھاری ریوالور بھی نظر آنے لگا تھا۔

"تو تم اس مقصد کے لئے یہاں آئے ہو۔ لیکن اب تمہاری لاشیں ہی یہاں سے باہر جائیں گی" ——— بائرن نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر یک لخت بے پناہ سختی سی ابھر آئی تھی۔

"مطلب یہ ہوا کہ ہماری معلومات درست ہیں کہ تم واٹر پاور کے خاص آدمی ہو" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں جو کچھ بھی ہوں اسے چھوڑو۔ پہلے یہ بتاؤ کہ تمہیں میرے متعلق ان باتوں کا علم کیسے ہوا" ——— بائرن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ لیکن وہ جسمانی طور پر انتہائی چوکنا نظر آ رہا تھا۔ اس کی نظریں مسلسل سامنے بیٹھے ہوئے ان تینوں پر بیک وقت جمی ہوئی تھیں۔

"بانٹو نے بتایا تھا۔ سپر ٹاپ کے چیف بانٹو نے" ——— عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور بائرن کی آنکھیں حیرت سے مزید پھیلنے لگ گئیں۔

"اب تم نے انٹرویو مکمل کر لیا یا کچھ رہتا ہے۔ اگر رہتا ہے تو وہ بھی پوچھ لو۔ تاکہ اس کے بعد تم میرے سوالوں کے جوابات بھی دے سکو" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم دراصل کون ہو۔ کیونکہ میں یہ بات کبھی تسلیم نہیں کر سکتا۔ کہ ایک پیشہ ور قاتل گروپ کو اتنی بڑی تنظیم کے قتل کے لئے ہائر کیا

SCANNED BY JAMSHED

گیا ہو۔ تم جیسے لوگ انفرادی قتل تو کر سکتے ہو۔ لیکن تنظیموں کا قتل تمہارے بس میں نہیں ہے"۔۔۔۔ بائرن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات بالکل درست ہے۔ اور ماسٹر کلرز بھی اس لئے ختم ہو گئی تھی کہ وہ ماسٹر کو قتل کرنے چل پڑی تھی۔ لیکن واٹر پاور کلرز پیشہ ور قاتلوں کی تنظیم نہیں ہے۔ بلکہ مجرم تنظیموں کو ختم کرنے والی تنظیم ہے۔ اور واٹر پاور بہر حال ایک مجرم تنظیم ہے اور کم از کم تم جیسا گھاگ آدمی اتنی بات تو بہر حال سمجھتا ہی ہو گا کہ جو لوگ واٹر پاور جیسی تنظیم کے خلاف حرکت میں آئے ہوئے ہوں وہ تم جیسے بوڑھوں کے ہاتھوں قتل ہونے سے رہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور فقرہ ختم ہونے کے ساتھ ہی وہ یک لخت صوفے سے اچھلا تو بائرن کے ہاتھ میں موجود ریوالور اڑتا ہوا ان کے سروں کے اوپر سے ہو کر پیچھے ایک چھناکے سے جا گرا۔ اور ساتھ ہی بائرن بُری طرح چیختا ہوا دھڑام سے اپنے پیچھے موجود صوفے پر گر گیا۔

"اب تم میرے سوالوں کے جواب دو گے۔ کافی انٹرویو کر لیا ہے تم نے"۔۔۔۔ عمران نے قلابازی کھا کر سیدھا کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اب اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا ریوالور چمک رہا تھا۔ جس کا رخ صوفے پر بیٹھے ہوئے بائرن کی طرف ہی ہوتا تھا۔

"جوزف اور جوانا۔۔۔۔ تم باہر جا کر چیک کرو جتنے بھی افراد موجود

ہوں۔ سب کا خاتمہ کر دو اور ٹیلی فون کا رسیور اٹھا کر نیچے رکھ دو۔ میں مسٹر بائرن سے انٹرویو کرتے وقت کسی قسم کی مداخلت پسند نہیں کروں گا"۔۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور جوزف اور جوانا سر ہلاتے ہوئے دروازے سے باہر کو لپکے۔

اسی لمحے بائرن نے بالکل اسی انداز میں اچھل کر عمران کے ہاتھ پر ضرب لگانے کی کوشش کی جس طرح عمران نے جمپ لگایا تھا لیکن عمران کا دوسرا ہاتھ حرکت میں آیا اور اچھل کر اوپر کو اٹھتا ہوا بائرن سینے پر ضرب کھا کر ایک بار پھر دھم سے صوفے پر جا گرا۔ اس کے حلق سے چیخ نکل گئی تھی۔

"شرافت سے میرے سوالوں کے جواب دیتے جاؤ بائرن۔ ورنہ تمہاری یہ بوڑھی ہڈیاں تشدد برداشت نہ کر سکیں گی"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ مجھے کچھ معلوم نہیں ہے"۔۔۔۔ بائرن نے ہونٹ چباتے ہوئے اپنے آپ پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

اور عمران نے یک لخت ریوالور واپس جیب میں رکھا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بائرن کے گلے پر پہنچ گیا۔ پھر اس سے پہلے کہ بائرن کوئی رد عمل ظاہر کرتا عمران نے بائرن کو گردن سے پکڑ کر یک لخت فضا میں اس طرح اچھال دیا جیسے کسی گیند کو چھت کی طرف اچھالا جاتا ہے۔ بائرن نے ہوا میں اچھلتے ہی تیزی سے اپنے جسم کو پلٹا کر صوفوں سے دور جا کھڑے ہونے کی کوشش کی

لیکن اس کا جسم پلٹتے ہی عمران کا ہاتھ اٹھا اور بائرن تیمی طرح چیختا ہوا
گولی کی طرح اوپر چھت سے جا ٹکرایا۔ اور پھر چیختا ہوا ایک دھماکے
سے صوفوں کے درمیان قالین پر آ گرا۔ چونکہ وہ فضا میں پلٹ گیا
تھا۔ اس لئے وہ چھت سے منہ کے بل ٹکرایا تھا اور واپس قالین پر
پشت کے بل آ گرا تھا۔ اور عمران نے اس کی گردن پر اپنا بوٹ
رکھ کر اپنے جسم کو ذرا سا گھما دیا اور لاشعوری طور پر عمران کی پنڈلیاں
کو ضرب لگانے کے لئے بائرن کی گھومتی ہوئی ٹانگیں آکٹوپس کی
ٹانگوں کی طرح لہرائیں اور پھر یک لخت سیدھی ہو کر بے جان ہو گئیں
بائرن کے حلق سے گھٹی گھٹی چیخیں نکلنے لگیں۔ عمران کی ٹانگ پکڑنے
کے لئے اس کے اٹھتے ہوئے دونوں بازو بھی ٹانگوں تک پہنچنے
سے پہلے ہی بے جان ہو کر نیچے گر گئے۔ بائرن کی حالت ایک لمحے
میں اس قدر تباہ ہو گئی تھی جیسے کئی گھنٹوں سے اس پر انتہائی
وحشیانہ تشدد کیا جا رہا ہو۔

"میرے سوالوں کا جواب دو بائرن۔ ورنہ میں تمہیں ایک لمحے
میں کاربس سے کارلیس بنا دوں گا"۔۔۔ عمران نے غراہٹ آمیز
لہجے میں کہا اور ساتھ ہی پاؤں کو ذرا سی حرکت دی تو بائرن کی آنکھیں
بند ہونے لگیں اور اس کا سانس رک رک کر آنے لگا۔ عمران نے
پیر کو واپس پیچھے کی طرف کر دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی بائرن کا سیاہ
پڑتا ہوا چہرہ تیزی سے نارمل ہونے لگا۔ اور بند ہوتی ہوئی آنکھیں
دوبارہ پھیلنے لگیں۔ اب اس کی آنکھوں سے شدید خوف اور دہشت
کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

SCANNED BY JAMSHED

"بب۔۔۔ بب۔۔۔ بتاتا ہوں۔ پپ۔۔۔ پپ۔۔۔ پانی دو"۔۔۔
بائرن کے حلق سے کراہتی ہوئی مگر بھنچی بھنچی سی آواز نکلی۔
"پانی وغیرہ بعد میں ملے گا۔ بتاؤ واٹر پاور کا چیف باس کون ہے"
عمران نے غراتے ہوئے کہا۔
"مم۔۔۔ مم۔۔۔ مجھے چیف باس کا علم نہیں ہے۔ مم۔۔۔ مم
میں تو واٹر پاور کے ایکریمین انچارج جان بینزے کو جانتا ہوں۔
وہ میرا دوست ہے"۔۔۔ بائرن نے بھنچے بھنچے لہجے میں جواب
دیتے ہوئے کہا۔
"کہاں رہتا ہے وہ"۔۔۔ عمران نے پیر کو معمولی سی حرکت
دیتے ہوئے کہا۔ اور بائرن کا چہرہ ایک بار پھر تیزی سے مسخ
ہونے لگا۔ عمران پیر کو واپس پہلی پوزیشن میں لے آیا۔
"وہ۔۔۔ وہ کاسموس کلب کا مالک ہے"۔۔۔ بائرن نے
اسی طرح بھنچے بھنچے لہجے میں جواب دیا۔
"تم جانتے ہو اسے جوانا"۔۔۔ عمران اس بار جوانا سے مخاطب
ہو کر بولا جو واپس آ کر دروازے میں ہی رک گیا تھا جب کہ جوزف
ابھی باہر ہی تھا۔
"نہیں ماسٹر۔ میں تو یہ دونوں نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں"۔۔۔
جوانا نے جواب دیا۔
"ہونہہ۔۔۔ کہاں ہے یہ کلب بولو"۔۔۔ عمران ایک بار پھر
بائرن کی طرف متوجہ ہوا۔ لیکن دوسرے لمحے اس نے چونک کر
اپنا پیر ہٹا لیا۔ بائرن کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔ آنکھیں اوپر کو چڑھ گئی

SCANNED BY JAMSHED

تھیں اور اس کے حلق سے ایسی خرخراہٹ نکل رہی تھی جیسے مرتے ہوئے آدمی کے حلق سے آخری آواز نکلتی ہے۔ شاید جوانا کی طرف مڑتے ہوئے اس کا پیر لاشعوری طور پر زیادہ مڑ گیا تھا۔ اور ظاہر ہے بائرن کی شہ رگ مکمل طور پر کچلی جا چکی تھی۔ دوسرے لمحے بائرن نے آخری ہچکی لی اور ساکت ہو گیا۔

"یہ تو واقعی بائرن کا پیس سے براؤن کا پیس بن گیا ہے۔ باہر کتنے آدمی تھے"۔۔۔۔ عمران نے اس طرح منہ بناتے ہوئے کہا جیسے بائرن نے اتنی جلدی مر کر اسے خاصا مایوس کیا ہو۔

"دو ملازم تھے۔ میں نے دونوں کی گردنیں توڑ دی ہیں"۔۔۔۔ جوانا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ اور عمران نے سر ہلا دیا۔ جوزف باہر برآمدے میں موجود تھا۔ عمران نے اسے اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا اور چند لمحوں بعد وہ تینوں چھوٹا پھاٹک کھول کر باہر سڑک پر آ گئے۔ چوک پر پہنچتے ہی انہیں ایک خالی ٹیکسی مل گئی۔

"کاسموس کلب"۔۔۔۔ عمران نے ٹیکسی میں بیٹھتے ہی ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ کافی دیر تک مختلف سڑکوں پر گھومنے کے بعد ٹیکسی ناراک کے نئے آباد علاقے کی مین روڈ پر نو تعمیر شدہ ایک چار منزلہ عمارت کے سامنے جا کر رک گئی۔ عمارت پر کاسموس کلب کا بورڈ لگا ہوا تھا۔ یہاں بھی جوزف نے ہی میٹر دیکھ کر ڈرائیور کو کرایہ دیا اور پھر وہ تینوں عمارت کے اندرونی گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ کلب کا ہال خاصا وسیع تھا۔ ہال کو انتہائی جدید انداز میں سجایا گیا تھا اور وہاں موجود افراد کا تعلق خاصے امیر طبقے سے نظر آ رہا تھا۔ ایک طرف کاؤنٹر پر ایک خوب صورت ایکریمی لڑکی کھڑی تھی۔

"ہمیں جان بنیزرے سے ملنا ہے۔ ہمارا تعلق ہائی وے اتھارٹی سے ہے"۔۔۔۔ عمران نے کاؤنٹر کے قریب جا کر قدرے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ سر۔ باس تو ولنگٹن گئے ہوئے ہیں۔ وہ تو دو روز بعد واپس آئیں گے آپ چیف منیجر رالف صاحب سے مل لیں۔ وہ اوپر اپنے دفتر میں موجود ہیں۔ میں آپ کی آمد کی اطلاع کر دوں جناب"۔۔۔۔ لڑکی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ ہمیں صرف تمہارے باس سے ہی ملنا تھا۔ ولنگٹن میں ان کا فون نمبر جہاں فوری طور پر ان سے بات ہو سکے۔ ایمرجنسی معاملہ ہے۔ دیر ہونے کی صورت میں مسٹر جان بنیزرے کا لمبا نقصان ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ مجھے تو معلوم نہیں ہے۔ شاید چیف منیجر کو معلوم ہو ویسے وہ عام طور پر پیراڈائز ہوٹل میں ٹھہرتے ہیں"۔۔۔۔ لڑکی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کافی ہے۔ ہم معلوم کر لیں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ جوزف اور جوانا خاموشی سے اس کے پیچھے چلتے ہوئے باہر آ گئے۔

"کیا اب ولنگٹن جانا ہو گا"۔۔۔۔ جوانا نے باہر آتے ہوئے پوچھا۔

SCANNED BY JAMSHED

"ظاہر ہے۔ اور ہم نے یہاں رہ کر پنک پانگ تو نہیں کھیلنی" عمران نے سخت سے لہجے میں جواب دیا اور جوانا ہونٹ دبا کر خاموش ہو گیا۔

"ٹیکسی پکڑو اور فوراً طیارے ہائر کرنے والی کسی ایجنسی پر" عمران نے ہوٹل سے باہر آکر جوانا سے کہا۔

اور جوانا ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ چند لمحوں بعد ہی اُسے دور سے ایک خالی ٹیکسی آتی دکھائی دی۔ اس پر موجود فار ہائر کا بلب جل رہا تھا۔ جوانا نے آگے بڑھ کر اُسے رکنے کا اشارہ کیا۔ اور ٹیکسی ان کے قریب پہنچ کر رک گئی۔

"جیپ چارٹرڈ ایجنسی چلو" ——— جوانا نے ٹیکسی میں بیٹھتے ہوئے کہا اور ڈرائیور نے سر ہلا دیا۔ عمران اور جوزف کے بیٹھتے ہی اس نے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔

"وہ لڑکی چیف مینجر کو بتائے گی اور چیف مینجر لازماً ولنگٹن فون کر دے گا" ——— جوانا نے ٹیکسی کے چلتے ہی عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ ہائی وے ڈیپارٹمنٹ سے اس کے مذاکرات زیادہ دیر تک جاری رہیں گے" ——— عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

اور جوانا اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا کر رہ گیا۔ عمران کے ساتھ رہتے رہتے اب وہ واقعی خاصا عقلمند ہو گیا تھا۔ عمران کے ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کے الفاظ سے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ زیادہ سے زیادہ جان بنیزے کو یہی بتایا جائے گا کہ ہائی وے ڈیپارٹمنٹ والے اس سے ملنے آئے تھے۔ اور ظاہر ہے اس سے جان بنیزے کے کسی طرح چونکنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ کلب کے مالکوں سے تو سرکاری محکموں کے افراد اکثر ملتے ہی رہتے تھے۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی آرام کرسی پر نیم دراز آدمی چونک کر سیدھا ہوا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا رسالہ اٹھا کر میز پر رکھا اور پھر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔ اس کے لہجے میں ہلکی سی کرختگی تھی۔

"جناب۔ ناداک سے آپ کے لئے کال ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے ہوٹل ایکس چینج کے آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ"۔۔۔ اس نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ جیسے رسالہ پڑھتے ہوئے کال کا آنا اُسے اچھا نہ لگا ہو۔

"ہیلو۔۔۔ رالف سپیکنگ"۔۔۔ رسیور سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"یس۔۔۔ جان بنیرے فرام دس اینڈ۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"۔۔۔ اس آدمی نے جو کاسموس کلب کا مالک جان بنیرے

SCANNED BY JAMSHED

تھا سخت لہجے میں کہا۔

"باس آپ کو ایک اہم اطلاع دینی تھی۔ ایک گھنٹہ پہلے ایک ایکریمین اور دو حبشی کلب میں آئے۔ اس ایکریمین نے کاؤنٹر گرل کو بتایا کہ ان کا تعلق ہائی دے اتھارٹی سے ہے۔ اور وہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ کاؤنٹر گرل نے انہیں بتایا کہ آپ ولنگٹن گئے ہوئے ہیں۔ اور دو روز بعد واپس آئیں گے۔ اور اس نے میرا نام لیا کہ وہ مجھ سے مل لیں۔ لیکن انہوں نے کہا۔ کہ وہ صرف آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے ولنگٹن میں آپ کا فون نمبر پوچھا۔ جس پر کاؤنٹر گرل نے انہیں بتایا کہ اُسے فون نمبر کا علم نہیں ہے۔ البتہ آپ ولنگٹن میں عام طور پر پیراڈائز میں ٹھہرتے ہیں"۔۔۔ رالف نے تیز تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اس میں اہم اطلاع کہاں سے داخل ہو گئی۔ کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا"۔۔۔ جان بنیرے نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر غصے کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔

"سر۔ یہ تو میں پس منظر بتا رہا تھا۔ ان کے جانے کے بعد کاؤنٹر گرل نے مجھے انٹرکام پر یہ تفصیلات بتائیں تو میں نے پرواہ نہ کی۔ لیکن باس پھر اچانک دفتر میں فرینک آگیا۔ اس نے بتایا کہ وہ کلب میں داخل ہو رہا تھا کہ اس نے ہوٹل سے ماسٹر کلرز کے جوانا کو نکلتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس کے ساتھ ایک اور دیو قامت حبشی اور ایک ایکریمین نوجوان تھا"۔۔۔ رالف ایک بار پھر شاید سانس لینے کے لئے رک گیا تھا۔

SCANNED BY JAMSHED

"میرے خیال میں تم نے ضرورت سے کچھ زیادہ ہی شراب پی لی ہے۔ احمق کے بچے۔ یہ ماسٹر کلرز اور جوانا کون ہیں۔ ان کا مجھ سے کیا تعلق ہے۔ ہوں گے کوئی۔ ایکریمیا میں اس جیسے ایک نہ لوگ دھکے کھاتے پھرتے ہیں" —— جان بینزے نے غصے سے بھینچتے ہوئے کہا۔

"باس۔ ماسٹر کلرز کسی زمانے میں ایکریمیا کی سب سے مشہور پیشہ ور قاتلوں کی تنظیم تھی۔ اور جوانا اس کا ممبر تھا۔ اس کے مزید تعارف کی بجائے اتنا بتا دوں کہ بانٹو جیسا قاتل بھی اس زمانے میں جوانا کے مقابل نہ آسکتا تھا۔ بہرحال پھر اچانک ماسٹر کلرز کے ممبر غائب ہو گئے۔ زیر زمین دنیا میں صرف اس قدر سننے میں آیا کہ یہ تنظیم کسی خاص مشن پر ایشیائی ملک پاکیشیا گئی تھی۔ وہاں اس کے سارے ممبرز سوائے جوانا کے ہلاک ہو گئے۔ اور جوانا نے وہاں ایک آدمی علی عمران کی ملازمت کر لی ہے۔ اور باس علی عمران کے بارے میں مجھ سے زیادہ کون جان سکتا ہے۔ کیونکہ میں اس زمانے میں ایکریمیا کی ایک سپیشل ایجنسی کے اس شعبے میں کام کرتا تھا جس میں دنیا کے معروف ترین سیکرٹ ایجنٹس کا ریکارڈ رکھا جاتا تھا۔ علی عمران پاکیشیا کا سب سے معروف ترین سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ بظاہر احمق۔ مسخرہ اور معصوم سا آدمی ہے۔ مگر درحقیقت انتہائی خوفناک آدمی ہے۔ اس کے متعلق آپ صرف اس بات سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ایکریمیا کے ٹاپ سپر ایجنٹس اور کئی سرکاری

تنظیمیں جب بھی پاکیشیا کے خلاف کسی مشن کے لئے حرکت میں آئیں اس علی عمران نے ان سب کا خاتمہ کر دیا۔ اس لئے ایکریمیا میں اُسے ریڈ ٹاپ کہا جاتا تھا۔ اور ریڈ ٹاپ اس فرد کا کوڈ نام ہوتا ہے جسے ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر سمجھ لیا جائے" —— رالف نے کہا۔

"اچھا پھر......" —— اس بار جان بینزے نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"تو باس چونکہ مجھے معلوم تھا کہ جوانا پاکیشیا میں علی عمران کا ملازم ہو گیا ہے۔ اس لئے جب فرنیکس نے مجھے بتایا کہ اس نے جوانا کو کاسموس کلب سے نکلتے دیکھا ہے۔ اور اس کے ساتھ ایک ایکریمین اور ایک حبشی تھا تو میں فوراً سمجھ گیا کہ یہ وہی لوگ ہیں جن کے متعلق کاؤنٹر کرنل نے مجھے اطلاع دی ہے۔ عمران کا فوٹو۔ اس کا حلیہ۔ چونکہ میں اس کی فائل میں دیکھ چکا تھا۔ اس لئے میں نے کاؤنٹر کرنل سے جب اس ایکریمین نوجوان کا قد و قامت پوچھا تو وہ بالکل عمران جیسا تھا۔ چنانچہ میں فوراً اس نتیجے پر پہنچا کہ اس نوجوان کے ساتھ وہ ایکریمین دراصل عمران ہی ہو گا جس نے یقیناً شناخت سے بچنے کے لئے ایکریمین میک اپ کر رکھا ہو گا۔ کیونکہ وہ میک اپ کے معاملے میں انتہائی ماہر سمجھا جاتا ہے۔ عمران جیسے آدمی کا آپ کے متعلق معلوم کرنا مجھے تشویش میں مبتلا کر گیا۔ چنانچہ میں نے فوراً اس کی تلاش شروع کرا دی۔ اور پھر مجھے رپورٹ مل گئی کہ وہ تینوں کلب کے سامنے سے ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر سیدھے

چیپ چارٹرڈ ایجنسی گئے ہیں۔ اور وہاں سے انہوں نے ایک چھوٹا لیکن انتہائی تیز رفتار طیارہ ولنگٹن کے لئے ہائر کیا ہے اور میرے آدمی کے وہاں پہنچنے سے پندرہ منٹ پہلے طیارہ پرواز کر چکا تھا۔ اس لئے میں نے رپورٹ ملتے ہی آپ کو کال کرنے کا فیصلہ کیا،" رالف نے کہا۔

" اوہ۔ اگر تمہاری باتیں درست ہیں تو پھر واقعی کوئی مسئلہ ہو سکتا ہے۔ لیکن پاکیشیا کے کسی سیکرٹ ایجنٹ سے میرا کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی "—— جان بنیز لے نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" باس۔ یہ علی عمران یہودیوں کا بہت بڑا دشمن ہے۔ اور آپ نہ صرف یہودی ہیں بلکہ ایکریمیا میں ان کی سب سے بڑی تنظیم کے چیف بھی ہیں۔ ہو سکتا ہے اسے کہیں سے سن گن مل گئی ہو "—— رالف نے کہا اور اس بار جان بنیز لے واقعی بری طرح اچھل پڑا۔

" اوہ اوہ۔ یہ تم نے واقعی چونکا دینے والی بات کی ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں اب اس سے نمٹ لوں گا۔ تھینک یو "—— جان بنیز لے نے جلدی سے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس نے کلائی کی گھڑی دیکھی ناراک اور ولنگٹن کے درمیان تیز رفتار طیارہ بھی دو گھنٹوں سے پہلے نہ پہنچ سکتا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ گھنٹے بعد ولنگٹن پہنچیں گے اور اتنا وقت اس کے لئے کافی تھا۔ وہ جلدی سے اٹھا اور کمرے میں موجود وارڈ روب کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اس میں موجود بیگ میں سے ایک چھوٹا سا ڈبہ باہر

SCANNED BY JAMSHED

نکال لیا۔ یہ ڈبہ بظاہر سگریٹ کیس تھا۔ لیکن جان بنیز لے جانتا تھا۔ کہ یہ مخصوص ساخت کا ایسا ٹرانسمیٹر ہے جس سے واٹر پاور کے ہیڈ کوارٹر بات کی جا سکتی ہے۔ یہ ڈبے صرف واٹر پاور کے اہم ترین نمائندوں کو ہی دیئے گئے تھے۔ کیونکہ صرف وہی ہیڈ کوارٹر کال کر سکتے تھے۔ اس نے ڈبہ اٹھایا اور تیزی سے سائیڈ میں بنے ہوئے باتھ روم میں آ گیا۔ واش بیسن کی ٹونٹی کھول کر اس نے ڈبہ اس کے قریب رکھا۔ گو اس ٹرانسمیٹر سے ہونے والی کال کو کسی طرح بھی چیک نہ کیا جا سکتا تھا۔ لیکن پھر بھی وہ محتاط رہنا چاہتا تھا۔ اور پھر اس نے ڈبے کا ڈھکن کھولا۔ ڈبہ اندر سے انتہائی اعلیٰ برانڈ کے سگریٹوں سے بھرا ہوا تھا۔ اس نے تیزی سے سارے سگریٹ نکال کر جیب میں ڈالے اور پھر خالی ڈبے کے اندر اس کی تہہ کو اپنی انگلی سے دو بار مخصوص انداز میں ٹھونکا۔ دوسرے لمحے ڈبے میں سے ہلکی ہلکی موسیقی کی آواز نکلنے لگی۔ موسیقی آہستہ آہستہ تیز ہوتی گئی۔ اور پھر چند لمحوں بعد وہ بند ہو گئی۔ جان نے دوبارہ اس کی تہہ کو انگلی سے ٹھونکا تو ایک بار پھر موسیقی کی آواز نکلنے لگی۔ جو پہلے کی طرح چند لمحوں بعد خاموش ہو گئی۔ تیسری بار ڈبے کی تہہ کو انگلی سے ٹھونکنے کے بعد اس میں سے موسیقی کی بجائے ٹرانسمیٹر سے نکلنے والی ٹوں ٹوں کی مخصوص آوازیں برآمد ہونے لگیں۔

" ہیلو ہیلو—— جان بنیز لے کالنگ چیف باس اوور "—— جان بنیز لے نے تیز لہجے میں بار بار یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

" یس —— چیف باس اٹنڈنگ اوور "—— دوسری طرف

SCANNED BY JAMSHED

سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

" باس۔ کیا آپ کو پاکیشیا کے سیکرٹ ایجنٹ علی عمران کے بارے میں کچھ معلومات حاصل ہیں اوور" ۔۔۔ جان بنیزے نے کہا۔

" کیا ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔ تم نے عمران کے بارے میں کیوں پوچھا ہے اوور" ۔۔۔ چیف باس کا لہجہ ایسا تھا کہ جان بنیزے بری طرح چونک پڑا۔ چیف باس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ عمران کے متعلق رالف سے بھی کچھ زیادہ ہی واقف تھا۔

" سر۔ مجھے ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ وہ عمران ناراک میں دیکھا گیا ہے اوور" ۔۔۔ جان بنیزے نے کہا۔

" ناراک میں دیکھا گیا ہے۔ کہاں۔ کب۔ پوری تفصیل بتاؤ۔ اور تم اسے کیسے جانتے ہو جبکہ تمہارے ریکارڈ کے مطابق تم اس سے پہلے کبھی نہیں ٹکرائے اور ویسے بھی تمہارا اس فیلڈ سے پہلے کبھی تعلق نہیں رہا اوور" ۔۔۔ چیف باس نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس بار جان بنیزے کو رالف سے ملنے والی تفصیل بتانی پڑی۔

" اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ ریلی ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ عمران تمہاری راہ پر چل نکلا ہے۔ اور اب میں سمجھ گیا ہوں کہ وہ تم تک کیسے پہنچ گیا ہے۔ یقیناً اس نے بانٹو سے معلومات حاصل کی ہوں گی اوور" ۔۔۔ چیف باس کے لہجے میں بے پناہ پریشانی تھی۔

" بانٹو سے ۔۔۔ میں سمجھا نہیں باس اوور" ۔۔۔ جان بنیزے کے

میں حقیقی حیرت تھی۔

" اوہ۔ تم نہیں جانتے۔ یہ عمران دنیا کا سب سے خطرناک آدمی ہے۔ ہم نے گو اسے روکنے کی بے حد کوشش کی لیکن یہ ہمارے اہم پروجیکٹ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس پر میں نے بانٹو کو اس کے قتل کے لئے وی۔ آئی مشن پاکیشیا بھیجا۔ اور ابھی تک اس کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں ملی۔ لیکن اب تمہاری اطلاع کے بعد یہ بات یقینی ہو چکی ہے کہ بانٹو اسے قتل کرنے کی بجائے الٹا اس کے ہتھے چڑھ گیا ہے۔ اور اس نے اس سے معلومات حاصل کی ہوں گی۔ اور بانٹو کا واٹر پاور سے رابطہ تمہارے ذریعے ہوا تھا۔ اس لئے لازماً اس نے اسے عمران کو تمہارے متعلق بتا دیا اور عمران تم تک پہنچنے کے لئے چل پڑا اوور" ۔۔۔ چیف باس نے کہا۔

" باس۔ بانٹو میرے متعلق کچھ نہیں جانتا۔ میں نے اپنے دوست بائرن کالیس کے کہنے پر آپ سے ذکر کیا تھا۔ اور پھر آپ کی اجازت سے میں نے بائرن کالیس سے بات کی اور اسے خاص طور پر منع کر دیا تھا کہ وہ بانٹو کے سامنے میرا اس معاملے میں ذکر نہ کرے۔ یہی وجہ ہے کہ بانٹو کو کبھی معلوم نہیں ہو سکا کہ میرا بھی کوئی تعلق واٹر پاور سے ہے اوور" ۔۔۔ جان بنیزے نے کہا۔

" تو پھر اس نے اس بائرن کے متعلق بتایا ہوگا اور بائرن کالیس نے تمہارے متعلق۔ اور یہ تو اچھا ہوا کہ رالف کی وجہ سے تمہیں

SCANNED BY JAMSHED

اس کی اطلاع مل گئی ۔ اور اس سے بھی زیادہ بہتر یہ کام ہوا کہ تم نے مجھے کال کر لیا ۔ کیونکہ بہرحال تم ان چند افراد میں شامل ہو جو گریٹ بال کی سپیشل میٹنگز میں شامل ہوتے رہتے ہو ۔ اگر عمران تم تک پہنچ جاتا تو پھر اُسے گریٹ بال اور وہاں سے مجھ تک پہنچنے میں دنیا کی کوئی طاقت نہ روک سکتی ۔ کیونکہ تمہاری وجہ سے وہ گریٹ بال کے مخفی راستے سے بہرحال باخبر ہو جاتا اوور " ـــــ چیف باس نے سرد لہجے میں کہا ۔

" باس ایسی کوئی بات نہیں ۔ میں اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایئرپورٹ پر ہی گولیوں سے اڑا دوں گا اوور " ـــــ جان بینرے نے کہا ۔

" مجھے معلوم ہے کہ تم کیا کر سکتے ہو ۔ تم دنیا کے سب افراد کو تو گولیوں سے اڑا سکتے ہو ۔ اور ہو سکتا ہے عمران کو بھی تم ختم کر دو لیکن تم گریٹ بال کے محفوظ راستے سے باخبر ہو ۔ گو میں نے اس راستے کو بند کرا دیا ہے ۔ لیکن پھر بھی میں اس سلسلے میں کسی قسم کا رسک لینے کے لئے تیار نہیں ہوں ۔ اس لئے اب آخری چارہ کار یہی رہ گیا ہے کہ میں اس کا راستہ مکمل طور پر روک دوں اوور " چیف باس نے کہا ۔ اور پھر اس سے پہلے کہ جان بینرے کوئی جواب دیتا اچانک اس ڈبے میں یک لخت تیز روشنی کا جھماکا سا ہوا ۔ اور جان بینرے بُری طرح چیختا ہوا دھڑام سے غسل خانے کے فرش پر جا گرا ۔ اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے پورے جسم میں آگ لگ گئی ہو ۔ یہ احساس بھی صرف چند لمحوں تک قائم رہا ۔ اور اس

کے بعد اس کے ذہن پر تاریکی کی چادر پھیلتی چلی گئی ۔

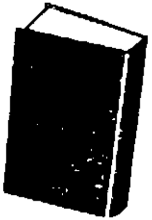

" مجھے جان بینرے صاحب سے ملنا ہے " ـــــ عمران نے ہوٹل پیراڈائز کے کاؤنٹر مین سے مخاطب ہو کر کہا ۔ وہ جوزف اور جوانا کے ساتھ ابھی چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ولنگٹن پہنچا تھا ۔ اور ایئرپورٹ سے وہ سیدھا ہوٹل پیراڈائز ہی آیا تھا ۔

" یس سر ـــــ میں انہیں اطلاع کر دیتا ہوں ۔ آپ کا نام " ـــ کاؤنٹر مین نے بڑے بااخلاق لہجے میں کہا ۔

" ہم ان کے دوست ہیں اور انہیں سرپرائز دینا چاہتے ہیں ۔ اس لئے آپ اطلاع نہ دیں بلکہ ان کا روم نمبر بتا دیں " ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" ٹھیک ہے سر ـــــ چھٹی منزل کمرہ نمبر پچپن " ـــــ کاؤنٹر مین نے جواب دیا ۔ اور دوسرے افراد سے مخاطب ہو گیا ۔ عمران

SCANNED BY JAMSHED

مڑا اور لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد ہی لفٹ نے انہیں
منزل پر اتار دیا۔ کمرہ نمبر پچیس کا دروازہ بند تھا۔ اور دروازے
باہر جان بینزے کے نام کا کارڈ ایک خانے میں لگا ہوا تھا۔
نے مطمئن انداز میں ہاتھ اٹھا کر دروازے پر دستک دی۔ لیکن
کچھ دیر انتظار کے باوجود جب اندر سے کوئی ردعمل ظاہر نہ ہوا
تو عمران نے دروازے کو دبایا دروازہ اندر سے لاک نہ تھا اس لئے کھلتا
چلا گیا۔ اور عمران اندر داخل ہوا۔ مگر اندر داخل ہوتے ہی وہ چونک
پڑا۔ کیونکہ کمرہ خالی تھا۔ البتہ کرسیوں کے درمیان میز پر ایک
رسالہ کھلا الٹا رکھا تھا۔ جوزف اور جوانا بھی اندر آ گئے تھے۔
عمران کی نظریں باتھ روم کے دروازے پر جم گئیں۔ وہ تیزی سے
اس دروازے کی طرف بڑھا اندر سے پانی گرنے کی آواز سنائی دے
رہی تھی۔ اور عمران کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھر آئی پانی گرنے
کی آواز کا مطلب تھا کہ جان بینزے باتھ روم میں موجود ہے۔
"ہمیں اس کے باہر نکلنے کا انتظار کرنا ہوگا"۔۔۔۔ عمران نے
کہا اور جوزف اور جوانا نے سر ہلا دیئے۔ اور وہ وہیں دروازے
کے پاس ہی کھڑے ہو گئے۔

"باس۔ پانی مسلسل چل رہا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہوا"۔
جوانا نے اچانک کہا تو عمران چونک پڑا۔ واقعی یہ عجیب سی بات
تھی۔ وہ ایک لمحے کھڑا سوچتا رہا۔ پھر آگے بڑھا۔ اور اس نے
باتھ روم کے دروازے پر دستک دی۔ لیکن دستک دینے
کی وجہ سے دروازہ ذرا سا اندر کو کھل گیا۔ پانی اسی طرح بہہ رہا

عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اور پھر دروازے کو ذرا سا اور دبایا۔
اس کے باوجود جب اندر سے کوئی ردعمل ظاہر نہ ہوا تو اس
نے دروازہ پورا کھول دیا۔ اور دوسرے لمحے وہ بری طرح چونک پڑا۔
کیونکہ سامنے غسل خانے کے فرش پر ایک انسانی لاش پڑی ہوئی
تھی۔ لیکن لاش کی حالت ایسی تھی کہ وہ کوئلے کی طرح سیاہ پڑ چکی تھی۔
جیسے کسی نے اسے زندہ ہی آگ میں جلا دیا ہو۔

"اوہ۔ یہ کس کی لاش ہے"۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ دباتے
ہوئے کہا اور پھر تیزی سے اندر داخل ہوا۔ پانی کی ٹونٹی کھلی ہوئی
تھی۔ اور لاش کے ساتھ ہی ایک سگریٹ کیس بھی پڑا تھا۔ لیکن وہ
بھی اسی طرح سیاہ ہو رہا تھا جیسے اس کے اندر خوفناک آگ بند کر
دی گئی ہو۔ لاش کا چہرہ اور جسم کے کھلے حصے سیاہ تھے۔ لیکن
اس کے لباس پر جلنے کا ذرا برابر بھی نشان نہ تھا۔ عمران نے ٹونٹی بند
کی اور پھر جھک کر لاش کے لباس کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ لاش
کے جسم پر مکمل لباس تھا جیسے وہ باہر جانے کے لئے لباس بدل
چکا ہو۔ یا باہر کہیں سے آیا ہو۔ اور اسے لباس بدلنے کی مہلت
ہی نہ ملی ہو۔ تلاشی کے دوران اسے کوٹ کی جیب میں اعلیٰ برانڈ
کے کھلے سگریٹ۔ ایک پرس۔ کی رنگ اور کرنسی نوٹوں کے علاوہ
چھوٹی سی ٹیلی فون ڈائری ملی۔ اس نے باقی چیزیں تو واپس جیبوں میں
ڈال دیں اور ڈائری اٹھا کر اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ لیکن ڈائری میں
سوائے عام سے کاروباری اداروں کے ناموں اور ان کے فون نمبرز
کے علاوہ اور کچھ نہ تھا۔ البتہ ڈائری پر جان بینزے کا نام لکھا ہوا تھا۔

SCANNED BY JAMSHED

اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ لاش جان بینزے کی ہی تھی۔ عمران نے ڈائری اپنی جیب میں ڈالی اور پھر باتھ روم سے باہر آگیا۔ اب وہ کمرے میں موجود بڑی الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس میں جان بینزے کے لباس ٹنگے ہوئے تھے۔ لیکن نچلے خانے میں ایک خوبصورت اور قیمتی بیگ موجود تھا جس کی زپ کھلی ہوئی تھی۔ عمران نے بیگ نکالا اور اسے میز پر الٹ دیا۔ بیگ میں عام استعمال کی مختلف چیزیں تھیں۔ کرنسی نوٹوں کی چند گڈیاں بھی تہہ میں موجود تھیں۔ لیکن ان کے علاوہ کوئی خاص چیز نہ تھی۔ عمران نے بیگ کے خفیہ خانے تلاش کرنے شروع کر دیئے۔ اور پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ بیگ کی تہہ کی دائیں سائیڈ میں ایک خفیہ خانہ تلاش کر لینے میں کامیاب ہو ہی گیا۔ اس خانے میں سے نیلے رنگ کی جلد کی ایک لمبی لیکن پتلی سی ڈائری نکلی۔ اور عمران اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ یہ جان بینزے کی ذاتی ڈائری تھی۔ جس میں اس نے کچھ خاص واقعات کے علاوہ بہت سی عورتوں کے نام اور ان کے متعلق اپنی آرا وغیرہ لکھی ہوئی تھیں لیکن پھر ایک صفحہ کھولتے ہی عمران چونک پڑا۔ اس صفحے پر گریٹ بال کے الفاظ موجود تھے۔ جس کے نیچے ایک نقشہ سا بنا ہوا تھا۔ اس نقشے کے نیچے چند لائنوں میں اس کی تفصیلات درج تھیں۔ اور آگے ایک نام لکھا ہوا تھا ڈاگ بل۔ عمران چند لمحے غور سے ان الفاظ کو دیکھتا رہا۔ اور پھر اس نے ڈائری کے اور ورق چیک کرنے شروع کر دیئے۔ لیکن اس کے علاوہ اور کہیں اس کے کام کے کوئی الفاظ موجود نہ تھے۔ عمران نے ڈائری جیب میں ڈالی اور پھر واپس

دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"آؤ بھئی۔ ہمارے آنے سے پہلے ہی جان بینزے کے پاس ملک الموت پہنچ گیا ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جوزف اور جوانا سے کہا جو خاموش کھڑے ہوئے تھے۔

"لیکن یہ مرا کیسے ماسٹر۔ اس کی لاش دیکھ کر تو ایسے لگتا ہے جیسے اسے کسی نے آگ میں جلا دیا ہو لیکن اس کا لباس سلامت ہے" جوانا نے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"یہ کارنامہ مخصوص ریز کا ہے۔ وہ ڈبہ یقیناً کوئی خاص ٹرانسمیٹر ہو گا۔ جس کے اندر یہ ریز پہلے سے بند تھیں۔ اور پھر شاید کوئی کال کرتے وقت وہ ریز آن ہو گئیں۔ بہرحال ہمارا مقصد حل ہو گیا ہے" عمران نے کمرے سے باہر آتے ہوئے کہا۔

"کیا ہیڈ کوارٹر کا پتہ لگ گیا ہے۔ کہاں ہے وہ" ——— جوانا نے لفٹ میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔

"ہیڈ کوارٹر کا تو نہیں البتہ گریٹ بال کے ایک محفوظ راستے کا علم ہو گیا ہے۔ تم کسی ڈاگ بل کو جانتے ہو" ——— عمران نے کھلے لفظوں میں بات کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اس وقت لفٹ میں صرف وہ تینوں تھے۔ اس لئے وہ کھل کر باتیں کر رہے تھے۔ جوانا نے انکار میں سر ہلا دیا۔ لفٹ سے نکل کر وہ تینوں اطمینان سے چلتے ہوئے ہوٹل سے باہر آ گئے۔ کاؤنٹر پر چونکہ خاصا رش تھا اس لئے کاؤنٹر مین انہیں واپس جاتے ہوئے دیکھ ہی نہ سکا۔

باہر نکل کر عمران پیدل ہی فٹ پاتھ پر چل پڑا۔ اور پھر ایک سڑک پر

SCANNED BY JAMSHED

گھومنے کے بعد وہ ایک ایسے بازار میں پہنچ گیا جہاں سپر مارکیٹیں تھیں۔

"اب ہم نے فوری طور پر میک اپ کرنا ہے۔ کیونکہ جیسے ہی جان بینزے کی لاش دستیاب ہو گی کاؤنٹر مین نے ہمارے حلیے پولیس کو بتا دینے ہیں۔ اور پھر پولیس نے ہمیں ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھنے دینا۔ اور ابھی ہم نے اس ڈاگ بل کو بھی تلاش کرنا ہے۔ نجانے وہ کہاں ہے" ——— عمران نے کہا۔

"تو پھر باس جانم کارلو کے پاس چلتے ہیں۔ وہ میرا بہترین دوست ہے۔ وہاں سے ہمیں ہر قسم کا تعاون مل سکتا ہے اور وہ یقیناً اس ڈاگ بل کو بھی جانتا ہو گا" ——— جوانا نے کہا۔

"اس سے بھی مل لیں گے۔ کچھ نہ کچھ تو بدل ہی لیں۔ تم علیحدہ علیحدہ ہو کر باہر ہی رک جاؤ۔ میں اندر جا کر اپنے اور تمہارے لئے لباس بھی لے آتا ہوں اور ریڈی میڈ میک اپ کا سامان بھی۔ پھر ہم مارکیٹ کے ٹوائلٹس میں جا کر لباس بھی تبدیل کر لیں گے اور ریڈی میڈ میک اپ بھی۔ اس طرح کم از کم ہم اطمینان سے تمہارے دوست تک پہنچ سکتے ہیں" ——— عمران نے کہا۔ اور پھر خود تیز تیز قدم اٹھاتا ایک سپر مارکیٹ کے گیٹ میں داخل ہو گیا۔ جوزف اور جوانا علیحدہ ہو کر دکانوں کے شوکیسوں کو اس طرح دیکھنے لگے جیسے خریداری کے لئے کوئی نئی چیز تلاش کر رہے ہوں۔

"یہ لو پیکٹ۔ اور اندر چلے جاؤ" ——— اچانک جوانا کے قریب سے عمران کی آواز سنائی دی اور جوانا نے چونک کر اسے دیکھا حالانکہ وہ اُسے مارکیٹ کے گیٹ سے باہر نکلتے ہوئے دیکھ چکا تھا۔ لیکن اس وقت اس کے ذہن میں ذرا بھی یہ خیال نہ آیا تھا کہ آنے والا عمران ہی ہو سکتا ہے۔ لیکن اب اس کی آواز سن کر اُسے معلوم ہوا کہ پہلے سے یکسر مختلف آدمی عمران ہی ہے۔ عمران نے نہ صرف پہلے سے بالکل مختلف لباس پہنا ہوا تھا بلکہ اس کے چہرے اور بالوں کا رنگ بھی بدل چکا تھا۔ اس کی آنکھوں پہ ہلکے سرخ رنگ کے چوڑے شیشوں والی عینک تھی۔ اس نے ہاتھ میں دو شاپنگ بیگ پکڑے ہوئے تھے۔

"اوہ۔ آپ" ——— جوانا نے چونک کر کہا۔ اور عمران نے مسکراتے ہوئے ایک بیگ اُسے پکڑا دیا۔

"اس میں ریڈی میڈ میک اپ بھی ہے۔ اور واپسی میں اپنا موجودہ لباس اسی بیگ میں ڈال کر ویسٹ ڈرم میں پھینک دینا" ——— عمران نے کہا اور جوانا اس کے ہاتھ سے بیگ پکڑ کر سر ہلاتا ہوا اس طرف کو چل پڑا جدھر ٹوائلٹس کی ایک لمبی سی قطار موجود تھی اور عمران اب جوزف کی طرف بڑھ گیا جو مارکیٹ کی دوسری طرف شوکیسوں کے معائنے میں ابھی تک مصروف تھا۔ اس نے جوزف کو وہی ہدایات دے کر دوسرا شاپنگ بیگ دیا اور جوزف بھی جوانا کی طرح ٹوائلٹس کی طرف بڑھ گیا۔ عمران انہیں بھیجنے کے بعد خود ایک طرف بنے ہوئے پبلک فون بوتھس کی قطار کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے وہ بوتھ منتخب کیا جس سے غیر ملکی کال کی جا سکتی تھی۔ اور پھر اس نے فون پر لگے ہوئے ڈایاگرام کو غور سے دیکھتے ہوئے اس میں سے

SCANNED BY JAMSHED

پاکیشیا کا نام چیک کیا۔ اس پر پاکیشیا کے لئے کال کی رقم بھی تحریر تھی۔ یہاں ایکریمیا میں چونکہ ٹیلی فون کے سرکاری ادارے کے ساتھ ساتھ پرائیویٹ کمپنیاں بھی کام کرتی تھیں۔ اس لئے مقابلے کے تحت ہر کمپنی کی کوشش ہوتی تھی کہ وہ کم سے کم ریٹس رکھ کر زیادہ سے زیادہ گاہک بنا سکے۔ یہی وجہ تھی کہ ہر کمپنی کے ریٹس دوسرے سے مختلف ہوتے تھے۔ عمران نے ریٹس دیکھ کر دو چھوٹے نوٹ جیب سے نکال کر انسٹرومنٹ میں بنے ہوئے مخصوص خانے میں ڈالے اور پھر ڈایاگرام پر پاکیشیا کے سامنے لگے ہوئے بٹن کو پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے انسٹرومنٹ کے اوپر سبز رنگ کا بلب جل اٹھا۔ اس کا مطلب تھا کہ پاکیشیا سے سٹلائٹ کے ذریعے فوری رابطہ قائم ہو چکا ہے۔ یہ ایسا سسٹم تھا جو مکمل طور پر خودکار تھا۔ اُسے کوئی کوڈ نمبر وغیرہ ڈائل نہ کرنے تھے۔ اس بلب کے جلنے کے بعد اس نے صرف اپنے مطلوبہ نمبر ملانے تھے جیسے وہ پاکیشیا میں ہی بیٹھ کر کال کر رہا ہو۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے دانش منزل کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"ایکسٹو" ---- رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"طاہر میں عمران بول رہا ہوں ولنگٹن سے۔ تم نے گریٹ بال کے سلسلے میں انتظامات مکمل کر لئے۔ مجھے اس کے لئے ایک محفوظ راستے کا علم ہو گیا ہے۔ صرف مزید تفصیلات کی تلاش میں ہوں۔ وہ تفصیلات ملتے ہی میں واپس آجاؤں گا" ---- عمران نے کہا۔

"انتظامات تو مکمل ہو چکے ہیں۔ کیا اس مخصوص راستے کے لئے کوئی نئے انتظامات کرنے ہوں گے" ---- بلیک زیرو نے چونک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ بہرحال بنیادی انتظامات تو وہی رہیں گے۔ ٹیم کو بھی تیار رکھنا۔ اب میں مزید وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا" ---- عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ بوتھ سے باہر آگیا۔

تھوڑی دیر بعد جوزف اور جوانا بھی اس کے پاس پہنچ گئے۔ ریڈی میڈ میک اپ کی وجہ سے ان کے حلیوں میں اتنی تبدیلی بہرحال پیدا ہو گئی تھی کہ پہلی نظر میں وہ پہچانے نہ جا سکتے تھے۔ لباس بھی تبدیل ہو چکے تھے۔

"اب جان کارلو کے پاس چلنا ہے" ---- جوانا نے کہا۔

"فی الحال ہم اس کے پاس نہیں جا رہے۔ پہلے اولڈ پارک سے ملنا بے حد ضروری ہے۔ وہ گریٹ بال کے علاقے میں طویل عرصے تک رہا ہے۔ اگر وہ زندہ ہوا تو اس سے اس خصوصی راستے کے بارے میں انتہائی بیش قیمت معلومات مل سکتی ہیں" ---- عمران نے کہا۔ اور ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھ گیا۔ جوانا اور جوزف بھی اس کے پیچھے چل دیئے۔

سرخ رنگ کی سپورٹس کار ویلنگٹن کی فراخ سڑک پر اس قدر تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی جیسے وہ عام سڑک پر چلنے کی بجائے کسی ورلڈ موٹر ریس میں شریک ہو۔ کار کی چھت اور دونوں سائیڈوں پر سنہرے رنگ میں ایک لومڑی کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ لیکن ایکریمیا میں یہ کوئی نئی بات نہ تھی۔ یہاں کے منچلے اپنی کاروں پر ایسی تصویریں بنواتے تھے جو انہیں پسند آتی تھیں اور یہ تو صرف لومڑی کی تصویر تھی جب کہ ایکریمیا میں تو ایسی کاریں بھی کھلے عام سڑکوں پر دوڑتی پھرتی تھیں جن پر ایسے ایسے مناظر پینٹ ہوتے تھے کہ انہیں دیکھ کر بے شرم سے بے شرم آدمی کی نگاہیں بھی ایک بار تو شرم سے جھک جاتی تھیں۔

کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک خوب صورت ایکریمی لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے سر پر مخروطی سی مخمل کی ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔ اس

SCANNED BY JAMSHED

ٹوپی کا رنگ سرخ تھا۔ اور اس پر سنہرے رنگ کی آڑی ترچھی لہریں بنی ہوئی تھیں۔ اس کے شاہ بلوط رنگ کے بال ٹوپی کے نیچے سے کندھوں تک لٹکے ہوئے تھے۔ اس کے جسم پر بھی سرخ رنگ کا انتہائی چست لباس تھا جس پر جگہ جگہ سنہرے رنگ کی لومڑی کی تصویریں بنی ہوئی تھیں۔

کار انتہائی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑ رہی تھی کہ یک لخت ڈیش بورڈ کی طرف سے ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔ اور اس آواز کو سنتے ہی سیٹ پر بیٹھی ہوئی لڑکی بُری طرح چونک پڑی۔ لڑکی نے کار کی رفتار آہستہ کر دی اور پھر اس نے اُسے سائیڈ پر لے جانے کا مخصوص اشارہ چلا دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ کار کو سائیڈ پر آہستہ آہستہ کرنے لگی۔ تقریباً پانچ منٹ بعد وہ دائیں طرف واقع سارے روڈ ٹریکس کو کراس کرتی ہوئی سائیڈ پر بنی ہوئی پارکنگ کی ایک مخصوص جگہ پر اُسے روک دیا۔۔۔ گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ اور کار روک کر لڑکی نے ڈیش بورڈ کے نیچے موجود فون رسیور نکال کر کان سے لگا لیا۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ گیری کالنگ بیولا"۔۔۔ ایک تیز آواز سنائی دی۔ اور لڑکی یہ آواز سنتے ہی چونک پڑی۔

"اوہ گیری۔ تم کہاں سے بول رہے ہو"۔۔۔ لڑکی جس کا نام بیولا تھا نے چونک کر پوچھا۔

"میں ناراک میں ہوں ڈیئر۔ اور میں نے تمہارے لئے ایک شاندار کام ڈھونڈھ نکالا ہے"۔۔۔ گیری کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی

دی ۔

" شاندار کام۔ اچھا ۔۔۔ کس قدر شاندار ہے۔ ذرا تفصیل تو بتاؤ" لڑکی نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

" مذاق نہیں کر رہا۔ واقعی شاندار ہے۔ پچاس لاکھ ڈالر اور وہ بھی نقد۔ کہو ہے شاندار" ۔۔۔ گیری کی آواز سنائی دی۔

" پچاس لاکھ ڈالر ۔۔۔ اوہ۔ یہ کوئی نیا مذاق ہے" ۔۔۔ لڑکی نے حیرت سے سیٹی بجاتے ہوئے کہا۔

" بالکل سچ کہہ رہا ہوں۔ مجھے یقین تھا کہ پچاس لاکھ ڈالر کا سن کر تم آدھے ایکریمیا کو قتل کرنے پر تیار ہو جاؤ گی۔ اس لئے میں نے کام پکڑ بھی لیا ہے۔ اور یہ رقم تمہارے اکاؤنٹ میں جمع بھی ہو چکی ہے" گیری نے کہا۔

" اوہ اوہ ۔۔۔ میرے اکاؤنٹ میں پچاس لاکھ ڈالر جمع ہو چکے ہیں۔ ڈیری گڈ۔ اب تو واقعی میں آدھے ایکریمیا کو بھی قتل کر سکتی ہوں۔ اب جلدی سے کام بھی بتا دو" ۔۔۔ لڑکی کے لہجے میں بے پناہ مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

" صرف ایک آدمی کو قتل کرنا ہے" ۔۔۔ گیری شاید تھوڑی تھوڑی تفصیل بتا کر لطف لے رہا تھا۔

" ایک آدمی کو قتل کرنا ہے۔ اور معاوضہ پچاس لاکھ ڈالر۔ کیا تم نشے میں تو نہیں ہو۔ یا پھر ایکریمیا کے صدر کو تو قتل نہیں کرنا" ۔۔۔ لڑکی پہلے سے بھی زیادہ حیران ہو کر بولی۔

" میں نشے میں نہیں ہوں ڈیئر۔ اور تمہارے بغیر تو میں ساری دنیا

SCANNED BY JAMSHED

کی شراب بھی پی جاؤں تب بھی نشہ نہیں ہوتا۔ اور ایکریمیا کے صدر کو بھی قتل نہیں کرنا۔ ایک عام سے آدمی کو قتل کرنا ہے۔ اور یہ کام بھی ولنگٹن میں ہونا ہے" ۔۔۔ گیری نے جواب دیا۔

" پھر یقیناً تمہارا دماغ خراب ہو چکا ہے گیری۔ ایک عام آدمی کو قتل کرنے کا معاوضہ پچاس لاکھ ڈالر کوئی دے سکتا ہے" ۔۔۔ لڑکی نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

" بظاہر تو وہ عام سا آدمی ہے۔ ایک پاکیشیائی ہے۔ لیکن اس کے متعلق جو تفصیلات ملی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ اسے قتل کرنا ایکریمیا کے صدر کے قتل سے زیادہ مشکل ہو گا۔ اور آج تک پوری دنیا کے بڑے سے بڑے پیشہ ور قاتل اسے قتل کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ اور ایک اور بات بھی بتا دوں۔ یہ کام میں نے اس لئے بھی لے لیا ہے کہ تم اکثر کہتی رہتی تھیں کہ تم کبھی نہ کبھی اپنی ماں مادام برتھا کے قتل کا انتقام لو گی۔ تو یہ آدمی تمہاری ماں کا قاتل ہے" ۔۔۔ گیری نے کہا۔ اور ہیولا اس بُری طرح اچھل پڑی جیسے سیٹ کے سپرنگوں میں الیکٹرک کرنٹ دوڑ گیا ہو۔

" کیا ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تمہارا مطلب علی عمران سے ہے" ۔۔۔ ہیولا نے چیختے ہوئے پوچھا۔

" ہاں۔ وہی علی عمران جسے قتل کرنے کے لئے تمہاری ماں مادام برتھا ماسٹر کلرز کو لے کر پاکیشیا گئی تھی۔ اور پھر ہلاک کر دی گئی۔ اور نہ صرف ہلاک کر دی گئی بلکہ پوری تنظیم ہی ختم ہو گئی۔ اور برتھا کا ساتھی جوانا وہ حبشی جوانا اس علی عمران کا ملازم بھی ہو گیا۔ اور یہ بھی بتا دوں

کہ یہ جوانا اس وقت بھی علی عمران کے ساتھ ولنگٹن آیا ہوا ہے،
گیری نے کہا۔

"اوہ اوہ ——— کیا تم واقعی سچ کہہ رہے ہو۔ اوہ۔ اس کے قتل کے لئے تو اگر مجھے ایک ڈالر بھی نہ دیا جاتا تب بھی میں یہ کام ضرور کرتی۔ ماں کے قاتل سے انتقام کے لئے ہی تو میں نے یہ پیشہ اختیار کیا ہے۔ ورنہ جب میری ماں قتل ہوئی تھی اس وقت میں یونیورسٹی کی ایک عام سی طالبہ تھی۔ اور مجھے یہ بھی معلوم نہ تھا کہ میری ماں کا تعلق کسی پیشہ ور قاتلوں کی تنظیم سے ہے۔ لیکن جب میں نے ماں کے مرنے کے بعد اس کے ذاتی کاغذات چیک کئے تب مجھے اس ساری تفصیلات کا علم ہوا۔ میری ماں باقاعدہ ڈائری لکھنے کی عادی تھی۔ اور اس نے پاکیشیا جانے سے پہلے اس عمران والے مشن کی پوری تفصیلات لکھی تھیں۔ اس سے مجھے اس عمران کے متعلق معلوم ہوا تھا۔ اور میں نے قسم کھائی تھی کہ میں اپنی ماں کے قاتل کو اپنے ہاتھوں سے قتل کروں گی۔ لیکن پھر میں نے مختلف ذرائع سے جب اس عمران کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو مجھے احساس ہوا کہ اسے قتل کرنے کے لئے مجھے طویل ٹریننگ اور پختگی کی ضرورت ہے۔ چنانچہ میں نے ٹریننگ لینا شروع کر دی۔ اس کے بعد تم سے ملاقات ہوئی اور پھر تمہاری وجہ سے میں عملی میدان میں آگئی۔ اور تم حالانکہ ایکریمیا کے معروف قاتل تھے۔ لیکن چونکہ میرے سینے میں انتقام کی آگ بھڑک رہی تھی اس لئے تم نے دیکھا کہ آج گولڈن فاکس کا نام ایکریمیا کی زیرزمین

SCANNED BY JAMSHED

دنیا میں دہشت بن چکا ہے۔ اور اب میں سمجھتی ہوں کہ مجھ میں اتنی پختگی آ چکی ہے کہ اب میں اس عمران کو آسانی سے قتل کر سکتی ہوں۔ ڈیئر گیری۔ آج تم نے درحقیقت مجھے ایک بہت بڑی خوشخبری سنائی ہے۔ کہاں ہے یہ عمران اور وہ جوانا جس نے میری ماں کے قتل کے بعد اس کا انتقام لینے کی بجائے اس کے قاتل کی ملازمت اختیار کر لی۔ میں اس کا بھی خاتمہ کر دوں گی" ——— ہیولا نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

"سوچ لو۔ میں نے سنا ہے وہ عمران خوب صورت بھی ہے اور باتیں بھی ایسی کرتا ہے کہ لڑکیاں اس پر پروانوں کی طرح نچھاور ہونے لگ جاتی ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ پچاس لاکھ ڈالر کے بدلے میں اپنی خوب صورت ترین بیوی سے ہی ہاتھ دھو بیٹھوں" ——— گیری نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ میں لڑکی نہیں عورت ہوں اور دوسری بات یہ کہ عمران لاکھ خوب صورت ہو بہرحال گیری سے زیادہ وجیہہ نہیں ہو سکتا۔ اور تیسری بات یہ ہے کہ جس کی موت پر مجھے پچاس لاکھ ڈالر بھی مل رہے ہوں۔ اور میرا انتقام بھی پورا ہو رہا ہو۔ اس کے بعد تو تمہاری تشویش قطعی بے جا ہے" ——— ہیولا نے کھلکھلا کر ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"تمہیں پتہ ہے میں نے پچاس لاکھ ڈالر پیشگی کیوں حاصل کئے۔ اور فوراً تمہارے اکاؤنٹ میں کیوں جمع کرائے۔ اس لئے کہ مجھے معلوم ہے تم پورے اسرائیل کے یہودیوں کو ملا کر بھی دولت کے

SCANNED BY JAMSHED

معاملے میں ان سے بڑی یہودن ہو۔ اس لئے عمران چاہے پرستان کا شہزادہ ہی کیوں نہ ہو۔ تمہیں اس کی نسبت پچاس لاکھ ڈالرز زیادہ کشش محسوس ہوگی" ۔۔۔۔ گیری نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تم مجھے اس طرح یہودن کہہ رہے ہو جیسے تم خود یہودی نہ ہو۔ مجھے اب بھی یقین ہے کہ تم نے پچاس لاکھ ڈالروں میں سے اپنا حصہ ضرور کاٹ لیا ہوگا۔ بہرحال مجھے اس مشن کی تفصیل بتاؤ۔ گولڈن فاکس کو کس نے ہائر کیا ہے۔ اور اس قتل کے لئے میرے پاس کتنا وقت موجود ہے۔ اور وہ قاتل عمران اس وقت کہاں موجود ہے۔ پوری تفصیل بتاؤ۔ اب میرے لئے ایک ایک لمحہ قیامت کا لمحہ بن چکا ہے" ۔۔۔۔ بیولا نے فقرے کے آخر میں بے حد سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ایک بہت بڑی یہودی تنظیم ہے واٹر پاور۔ اس نے ہمیں ہائر کیا ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے۔ تمہارے متعلق ان کے پاس رپورٹیں موجود تھیں اس لئے تمہارا انتخاب کیا گیا۔ پھر ایک ذریعے سے مجھ سے رابطہ قائم ہوا۔ اور جب مجھے تفصیلات کا علم ہوا تو میں رضامند ہوگیا۔ میں نے عمران کی اہمیت کے پیش نظر پچاس لاکھ ڈالر مانگے اور وہ بھی پیشگی۔ میرا خیال تھا کہ آخر یہودی تنظیم ہے پچاس لاکھ مانگوں گا تو پانچ لاکھ مل ہی جائیں گے۔ لیکن میری حیرت کی انتہا نہ رہی جب وہ فوراً ہی پچاس لاکھ میں رضامند ہوگئے۔ اور انہوں نے کیش پے منٹ بھی کر دی۔ یہ سارا معاملہ اب سے ایک گھنٹہ پہلے شروع ہوا اور اس دوران مکمل بھی ہو

گیا۔ اب جہاں تک عمران کی یہاں ولنگٹن میں موجودگی کا تعلق ہے تو مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ جوانا اور ایک اور حبشی کے ساتھ دو گھنٹے پہلے ولنگٹن پہنچا ہے۔ وہ یہاں واٹر پاور کے ایک اور رکن کے پیچھے آیا تھا۔ لیکن واٹر پاور کے چیف باس کو اطلاع مل گئی اور اس نے عمران کے اس آدمی تک پہنچنے سے پہلے ہی اپنے اہم رکن کو ہلاک کر دیا۔ اس کے بعد اس نے ہم سے رابطہ قائم کیا۔ اس لئے بس اتنا معلوم ہے کہ عمران اور اس کے حبشی ساتھی ولنگٹن میں موجود ہیں۔ واٹر پاور کا وہ آدمی پیراڈائز میں رہ رہا تھا۔ اور وہیں اسے ہلاک کیا گیا۔ اس لئے یقیناً عمران اور اس کے ساتھی وہیں آئے ہوں گے۔ ان کے متعلق معلومات وہاں سے مل سکتی ہیں۔ ویسے مجھے بتایا گیا ہے کہ عمران ایکریمین میک اپ میں ہے۔ لیکن ظاہر ہے وہ میک اپ بدل بھی سکتا ہے۔ اس لئے اس کو تلاش کرنا ہمارا اپنا کام ہے۔ باقی رہا وقت تو وقت طے نہیں ہوا۔ بہرحال اسے قتل کرنا ہے۔ اور اس کا کٹا ہوا سر ہم نے واٹر پاور تک پہنچانا ہے۔ اگر تم کہو تو میں ولنگٹن آجاؤں۔ تاکہ مل کر اسے تلاش کریں" ۔۔۔۔ گیری نے بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں آجاؤ۔ میں بہرحال اسے تلاش کرنا شروع کر دیتی ہوں اور سنو۔ تم میری عادت جانتے ہو۔ اس لئے مشن کے دوران میں جو کچھ بھی کروں تم نے قطعی مداخلت نہیں کرنی" ۔۔۔۔ بیولا نے سخت لہجے میں کہا۔

"مجھ سے زیادہ تمہارے اصول اور کون جانتا ہوگا۔ اس لئے

"تم فکر نہ کرو۔ تم چاہے عمران کی بانہوں میں بانہیں ڈال کر رقص کرتی رہو۔ میں مداخلت نہیں کروں گا۔ اچھا اب اجازت۔ اب وہیں ولنگٹن میں ہی ملاقات ہوگی"۔۔۔۔ گیری نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوگیا۔ بیولا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ریسیور واپس رکھ دیا۔

"میں تمہیں ہر صورت میں تلاش کروں گی عمران۔ میں نے تم سے بہت پرانا حساب چکانا ہے"۔۔۔۔ بیولا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار چلائی اور اُسے سڑک پر لے آکر اگلے چوک سے اس نے موڑ کاٹا اور دائیں طرف جانے والی سڑک پر بڑھ گئی۔ اب وہ جلد از جلد پیراڈائز پہنچنا چاہتی تھی۔ لیکن پھر اچانک اُسے ایک خیال آیا تو اس نے کار ایک بار پھر سائیڈ پر کر کے روک دی۔ سر سے ٹوپی اتار کر اس نے پچھلی سیٹ پر رکھ دی اور سائیڈ سیٹ کو اس طرح اوپر اٹھایا جیسے ڈھکن کھلتا ہے۔ نیچے سیٹ جتنا ہی خانہ تھا۔ اس میں سے اس نے ایک بیگ نکالا اور پھر سیٹ بند کر کے اس نے بیگ کھولا اور بیگ کے اندر جینز اور سنہرے رنگ کی ایک خوب صورت لیڈیز شرٹ موجود تھی۔ اس نے مڑ کر کار کے ڈیش بورڈ کے ساتھ لگے ہوئے بٹنوں کے پینل میں سے ایک بٹن دبایا تو کار کے سارے شیشوں پر سیاہ رنگ کی چادر سی چڑھ گئی۔ اب باہر سے اُسے کسی طرح بھی نہ دیکھا جا سکتا تھا۔ اس نے پہنا ہوا لباس اتارا اور پھر بیگ میں سے نکلا ہوا لباس پہننے میں مصروف ہوگئی۔ لباس پہننے کے بعد اس نے بیگ کے اندر موجود مخصوص اسلحہ

SCANNED BY JAMSHED

اس لباس کی خفیہ جیبوں میں ایڈجسٹ کیا۔ اور اتارا ہوا لباس اور پچھلی سیٹ پر پڑی ہوئی ٹوپی اٹھا کر اسے تہہ کر کے اسی بیگ میں بند کر دیا۔ بیگ کو واپس سیٹ کے نیچے بنے ہوئے خانے میں رکھ کر اس نے سیٹ بند کی اور پھر بٹن دبا کر شیشوں پر آجانے والی سیاہ چادر ہٹائی اور کار آگے بڑھا دی۔

تھوڑی دیر بعد وہ کار پیراڈائز ہوٹل کی وسیع و عریض پارکنگ میں روک چکی تھی۔ کار سے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ہال کی طرف بڑھ گئی۔ ہال میں داخل ہوتے ہی وہ سیدھی کاؤنٹر کی طرف بڑھی۔ اور پھر کاؤنٹر پر موجود لڑکی کو دیکھ کر اس کے لبوں پر مسکراہٹ سی ابھر آئی۔ کیونکہ کاؤنٹر پر موجود لڑکی شیف اس کی خاصی گہری دوست تھی۔

"اوہ بیولا۔۔۔۔ تم اور یہاں۔ خیریت"۔۔۔۔ کاؤنٹر گرل شیف نے حیرت بھرے انداز میں بیولا کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کیوں۔۔۔۔ میرا یہاں آنا منع ہے۔ ایک پیگ ریڈ ہارس کا تو دو"۔۔۔۔ بیولا نے کاؤنٹر پر کہنیاں ٹکاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ارے نہیں۔ تم خود ہی تو کہتی ہو کہ ان بڑے ہوٹلوں سے تمہیں وحشت ہوتی ہے۔ جہاں ہر شخص تکلفات میں جکڑا ہوا نظر آتا ہے۔ اس لئے کہہ رہی تھی"۔۔۔۔ شیف نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر وہ بیولا کے لئے جام تیار کرنے لگی۔

"تمہیں معلوم تو ہے کہ میں کرائم رپورٹر ہوں اور مجھے کرائم کی خوشبو میلوں دور سے آجاتی ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہاں کوئی قتل ہو گیا ہے"۔۔۔۔ بیولا نے جام اٹھا کر چسکی لیتے ہوئے کہا

SCANNED BY JAMSHED

"ہاں یہ تمہیں درست معلوم ہوا ہے۔ ناراک میں کاسموس کلب کا مالک جان بینزرے کا قتل ہوا ہے۔ تفصیلات تمہیں پولیس ہیڈ کوارٹر سے مل سکتی ہیں" ——— شیف نے جواب دیا۔

"بس۔ تمہارے ہوتے اب مجھے پولیس ہیڈ کوارٹر جانا پڑے گا" ——— بیولا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور شیف کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"یہ بات نہیں۔ میری ڈیوٹی ابھی شروع ہوئی ہے مجھ سے پہلے فریڈ یہاں موجود تھا اس کی ڈیوٹی کے دوران یہ سب کچھ ہوا۔ اس لئے مجھے واقعی تفصیلات کا علم نہیں ہے۔ صرف اتنا علم ہے جتنا میں نے تمہیں بتا دیا" ——— شیف نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"پولیس نے آخر میں بیانات وغیرہ لئے ہوں گے کچھ قاتلوں کا پتہ چلا" ——— بیولا نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"فریڈ نے بتایا ہے کہ آخری بار تین افراد جان بینزرے سے ملنے آئے تھے۔ ان میں سے ایک ایکریمین اور دو لمبے تڑنگے حبشی تھے وہ اُسے واپس جاتے دکھائی نہیں دیئے۔ بس اس سے زیادہ مجھے معلوم نہیں ہے" ——— شیف نے جواب دیا۔

"او۔کے۔ بہت شکریہ۔ باقی تفصیلات میں پولیس سے حاصل کرلوں گی۔ جام کے پیسے دوں" ——— بیولا نے جام سے آخری گھونٹ لیتے ہوئے کہا

"ارے نہیں بیولا یہ میری طرف سے ہوگیا ہے۔ اس وقت ڈیوٹی پر ہوں ورنہ بیٹھ کر گپ شپ لگاتے" ——— شیف نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پھر بس جام کے لئے شکریہ" ——— بیولا نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس گیٹ کی طرف مڑ گئی۔ شیف سے اُسے یہ بات کنفرم ہوگئی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی یہاں آئے ضرور تھے اور ظاہر ہے یہی جان بینزرے ہی واٹر پاور کا خاص آدمی ہوگا۔ اور وہ پہلے ہی قتل ہو چکا ہوگا۔ اس لئے وہ چھپ کر واپس نکل گئے ہوں گے۔ تب ہی کاؤنٹرمین فریڈ کا یہ بیان تھا کہ اس نے انہیں واپس جاتے ہوئے نہیں دیکھا۔ بہرحال اب اس نے اس عمران کو تلاش کرنا تھا۔ لیکن ولنگٹن ایک بین الاقوامی شہر تھا یہاں کی آبادی بھی بے پناہ تھی اس لئے بغیر کسی خاص کلیو کے وہ انسانوں کے اس جنگل میں سے عمران کو کیسے تلاش کرتی۔ جب کہ یہ بھی بتایا گیا تھا کہ عمران میک اپ کا بھی ماہر ہے۔ یہاں بھی وہ ایکریمی میک اپ میں آیا تھا۔ اور ہوسکتا ہے یہاں سے نکلنے کے بعد اس نے اور اس کے ساتھیوں نے میک اپ بدل لیا ہو۔ یہی سوچتی ہوئی ہوٹل سے نکل کر پارکنگ میں پہنچی اور پھر اُسے اچانک خیال آیا کہ اگر یہ لوگ ایئرپورٹ سے سیدھے یہاں ہوٹل آئے ہیں تو لازمی ٹیکسی پر آئے ہوں گے۔ اور پھر ظاہر ہے یہاں سے نکلنے کے بعد بھی انہوں نے ٹیکسی ہی حاصل کی ہوگی۔ اس لئے ٹیکسی ہیڈ کوارٹر سے دو حبشیوں اور ایک ایکریمی کا گروپ بتا کر معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔ یہی سوچتی ہوئی وہ کار میں بیٹھی اور پھر چند لمحوں بعد اس

SCANNED BY JAMSHED

کی کار مختلف سڑکوں پہ ہوتی ہوئی ٹیکسی ہیڈ کوارٹر کی وسیع عمارت میں داخل ہو گئی۔ ولنگٹن میں ٹیکسی کاروں کا ایک مربوط نظام تھا۔ ہر ٹیکسی ہیڈ کوارٹر سے چلتی تھی۔ اور فارغ ہونے کے بعد وہیں آتی تھی اور فون کے ذریعے ان کا رابطہ بھی ہیڈ کوارٹر سے رہتا تھا۔ اور ہیڈ کوارٹر سے بھی ان سے فون پہ بات چیت کی جا سکتی تھی۔ اس لئے اُسے یقین تھا کہ اگر عمران وغیرہ واقعی کسی ٹیکسی پہ گئے ہیں تو وہ انہیں کو ٹریس کر سکتی ہے۔ کار ایک طرف روک کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ہیڈ کوارٹر کے چیف سپروائزر کے ڈیسک پہ پہنچ گئی۔

"مجھے ایک پریشانی ہے۔ کیا آپ میرے ساتھ تعاون کر سکتے ہیں" بیولا نے سپروائزر کے پاس پہنچتے ہوئے کہا۔

"ٹیکسی کے سلسلہ میں کوئی پریشانی ہے"۔۔۔۔ ادھیڑ عمر سپروائزر نے چونک کر پوچھا۔

"ظاہر ہے۔ ورنہ اب میں اپنی خاندانی پریشانیاں تو آپ کے پاس نہیں لے آ سکتی تھی"۔۔۔۔ بیولا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور چیف سپروائزر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"آپ کے ساتھ تعاون کے لئے تو ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں فرمائیے"۔۔۔۔ سپروائزر نے بیولا کو ساتھ پڑی کرسی پہ بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"میں اپنے تین دوستوں کو تلاش کرنا چاہتی ہوں وہ ہوٹل پیراڈائز یا اس کے آس پاس کے علاقے سے ٹیکسی میں سوار ہو کر کہیں گئے ہیں۔ میرا ان سے ملنا انتہائی ضروری ہے۔ ان میں سے ایک ایکریمی اور دو حبشی ہیں"۔۔۔۔ بیولا نے کہا۔

"ان کے حلیے وغیرہ بتا دیں تو آسانی رہے گی"۔۔۔۔ سپروائزر نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"حلیے تو ان سے ملنے کے بعد ہی بتا سکتی ہوں۔ ایک کاروباری مسئلہ تھا۔ میں نے ان سے ہوٹل پیراڈائز میں وقت مقرر کر رکھا تھا۔ اور شناخت کے لئے ٹیبل ریزرو تھی۔ لیکن وہاں کوئی قتل ہو گیا۔ اس لئے وہ لوگ بغیر کچھ بتائے چلے گئے۔ کام انتہائی ضروری ہے۔ میرے مستقبل کا مسئلہ ہے۔ بہر حال وہ ایک ایکریمی اور دو حبشی ہیں" بیولا نے کہا۔ اور سپروائزر نے سر ہلا دیا۔ اس کے بعد اس نے سامنے پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"سیکٹر فور کے تمام ٹیکسی ڈرائیوروں کو جنرل کال دو کہ اگر ان میں سے کسی نے ہوٹل پیراڈائز یا اس کے آس پاس کے علاقے سے ایک ایکریمی اور دو حبشیوں کو پک کیا ہو تو وہ براہ راست مجھ سے بات کرے"۔۔۔۔ سپروائزر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور سپروائزر نے رسیور رکھ دیا۔

"اگر یہ لوگ ٹیکسی میں سوار ہوئے ہیں تو ابھی پتہ چل جائے گا"۔۔۔۔ سپروائزر نے کہا اور بیولا نے سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً چار منٹ بعد ہی میز پہ رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور سپروائزر نے

ریسیور اٹھالیا۔ بیولا کے چہرے پر بھی اشتیاق امڈ آیا۔

"یس چیف سپر وائزر ہیڈ کوارٹر" ——— سپر وائزر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"سر، میں نائنٹی تھری جیکب بلسن بول رہا ہوں۔ جنرل کال ملی ہے۔ میں نے ہوٹل پیراڈائز کے قریب ڈیسلے روڈ کے ٹیکسی اسٹینڈ سے ایک ایکریمین اور دو بلے تڑنگے حبشیوں کو پک کیا ہے۔ اور انہیں میں نے اولڈ بیلی روڈ پر پارک ولا کے گیٹ پر ڈراپ کیا ہے" ——— ٹیکسی ڈرائیور جیکب بلسن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اولڈ بیلی روڈ پارک ولا، کتنی دیر ہوئی ہے وہاں ڈراپ کئے"۔ سپر وائزر نے پوچھا۔

"زیادہ سے زیادہ بیس منٹ ہوئے ہوں گے جناب" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور سپر وائزر نے تھینک یو کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"وہ میرے خیال میں وہیں ہوں گے مس۔ اگر وہ وہاں سے روانہ ہو جاتے تو لازماً دوسری کال بھی آجاتی" ——— سپر وائزر نے کہا۔

"اوہ۔ تھینک یو۔ اب میں انہیں مل لوں گی۔ آپ کے تعاون کا بے حد شکریہ" ——— بیولا نے تشکرانہ لہجے میں کہا۔ اور پھر سپر وائزر سے مصافحہ کر کے وہ تیز تیز قدم اٹھاتی دفتر کی عمارت سے باہر آگئی۔ اس کے چہرے پر کامیابی کی مسرت جھلک رہی تھی۔ چند لمحوں بعد اس کی کار انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی اولڈ بیلی روڈ کی طرف اڑی جا رہی تھی۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد جب وہ

SCANNED BY JAMSHED

اولڈ بیلی روڈ پر پہنچی۔ تو اس نے کار کی رفتار آہستہ کر لی۔ اس روڈ پر رہائشی عمارات موجود تھیں۔ وہ ان عمارات میں سے پارک ولا تلاش کرتی ہوئی آگے بڑھتی گئی۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ پارک ولا تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ ایک پرانی اور بوسیدہ سی عمارت تھی۔ ایسے لگتا تھا جیسے گذشتہ صدی میں اسے تعمیر کیا گیا ہو۔ اور پھر اس کی کبھی مرمت نہ کی گئی ہو۔ ویسے عمارت کا ڈیزائن اور اس کی وسعت بتا رہی تھی کہ جب یہ تعمیر ہوئی ہو گی تو یہ واقعی دلکش ترین خوب صورت عمارتوں میں شامل ہو گی۔ بیولا نے کار کے لئے پارکنگ تلاش کرنی شروع کر دی۔ اور چند لمحوں بعد اس نے پارکنگ کے لئے مخصوص جگہ تلاش کر لی۔ کار وہاں پارک کر کے وہ نیچے اتری۔ اور تیز تیز قدم اٹھاتی پارک ولا کے پھاٹک پر پہنچ گئی۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ اسے معلوم نہ تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اندر موجود ہیں یا نہیں۔ لیکن اس نے سوچ لیا تھا کہ اگر وہ اندر ہوئے تو وہ ان سے ملے گی اور پھر یہ بہانہ بنائے گی کہ وہ کسی اور کو تلاش کر رہی تھی اور اگر وہ نہ ہوئے تو پھر معلوم کرے گی کہ وہ کہاں گئے ہیں۔ چند لمحوں بعد بڑے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک ادھیڑ عمر ملازم باہر آ گیا۔ اس کے جسم پر بحری ملاحوں جیسی یونیفارم تھی۔ لیکن یہ یونیفارم بے حد پرانی اور میلی ہو رہی تھی۔

"میرے تین دوست یہاں آتے ہیں۔ ایک ایکریمی اور دو حبشی" بیولا نے ملازم سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ مس۔ وہ تو ابھی چند منٹ ہوئے واپس چلے گئے ہیں۔ وہ

SCANNED BY JAMSHED

آنریبل ایڈمرل پارک سے شرف ملاقات حاصل کرنے آئے تھے اور ملاقات کے بعد واپس چلے گئے ہیں" ـــــ ملازم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ پھر کیا میں آنریبل پارک صاحب سے مل سکتی ہوں" ـــــ بیولا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"مس پلیز پورا نام لیجئے۔ آنریبل ایڈمرل پارک" ـــــ ملازم نے اس طرح خوفزدہ لہجے میں پیچھے مڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔ جیسے اُسے خطرہ ہو کہ اگر اس نے پورا نام نہ لیا تو ابھی اُسے پیچھے سے گولی مار دی جائے گی۔

"اوہ۔ تو وہ اب بھی ایڈمرل ہیں" ـــــ بیولا نے حیران ہو کر کہا۔

"جی نہیں۔ انہیں ریٹائر ہوئے پچیس سال ہو گئے ہیں لیکن وہ اپنے آپ کو ریٹائر نہیں سمجھتے۔ آپ کا کارڈ" ـــــ ملازم نے اس بار آہستہ سے لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔ اور بیولا بھی مسکرا کر سر ہلانے لگی۔ پھر اس نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر ملازم کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ اس کارڈ پر اُسے ایکریمیا کے سب سے بڑے اخبار ایکریمیا ٹائمز کا چیف کرائم رپورٹر ظاہر کیا گیا تھا۔ اور ویسے درحقیقت تھا بھی ایسے ہی۔ اس نے چونکہ یونیورسٹی سے صحافت پر باقاعدہ ماسٹر ڈگری حاصل کی ہوئی تھی۔ اس لئے وہ ایکریمین ٹائمز میں بطور کرائم رپورٹر ہی ملازم ہوئی تھی اور اب چیف کرائم رپورٹر تھی۔ پیشہ ور قتل کا کام تو وہ سائیڈ بزنس کے طور پر کرتی تھی۔ گیری بھی ایکریمین ٹائمز میں ہی ملازم تھا۔ وہ وہاں ایڈورٹائزمنٹ شعبے سے متعلق تھا۔ اس کی

بیوی سے ملاقات اخبار میں ہی ہوئی تھی۔ پھر جب انکشاف ہوا کہ دونوں ایک ہی سائیڈ بزنس کرتے ہیں تو پھر ان دونوں نے شادی کر لی تھی لیکن ابھی وہ بچوں وغیرہ کے بکھیڑے سے پاک تھے۔

ملازم کارڈ لے کر اندر چلا گیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد واپس آیا اور اس نے بیولا کو اندر آنے کے لئے کہا۔ عمارت جو باہر سے اس قدر خستہ اور بوسیدہ لگ رہی تھی۔ اندر سے انتہائی شاندار تھی۔ بیولا کو ایک شاندار ڈرائنگ روم میں بٹھایا گیا اور چند لمحوں بعد جب ایک بے حد بوڑھا آدمی اندر داخل ہوا تو بیولا اٹھ کھڑی ہوئی کیونکہ اُسے دیکھتے ہی وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ سنکی بوڑھا ہی ایڈمرل پارک ہے۔ پارک نے ایڈمرل کی پوری یونیفارم باقاعدہ پہنی ہوئی تھی۔

"ایڈمرل پارک" ـــــ بوڑھے نے بڑی مشکل سے آنکھیں کھول کر بیولا کو دیکھتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کا لہجہ بالکل قدیم ملاحوں کی طرح کڑکدار تھا۔ لیکن ظاہر ہے بڑھاپے کی وجہ سے آواز میں کڑک کی بجائے لرزش زیادہ نمایاں تھی۔

"آنریبل ایڈمرل پارک۔ میرا نام بیولا کرسٹائن ہے۔ اور میں ایکریمین ٹائمز کی چیف کرائم رپورٹر ہوں" ـــــ بیولا نے پوری تفصیل سے اپنا تعارف کرانے کے ساتھ ساتھ اس سنکی بوڑھے کو خوش کرنے کے لئے اُسے خاص طور پر آنریبل ہی کہا تھا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ ایکریمین نیوی کا ایڈمرل پارک ان پڑھ ہے۔ کارڈ نہیں پڑھ سکتا کیوں" ـــــ بوڑھے کے لہجے میں غصہ تھا۔ وہ واقعی خاصا سنکی تھا۔

SCANNED BY JAMSHED

"جی میرا یہ مطلب نہ تھا۔ آنریبل ایڈمرل یارک" ـــــ بیولا واقعی بوکھلا گئی تھی۔

"تم نے مجھے دو بار آنریبل کہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم گو رپورٹر ہونے کے باوجود بداخلاق نہیں ہو۔ اس لئے تم بیٹھ سکتی ہو۔ ورنہ گراہم رپورٹر نام کی مخلوق سے مجھے بے حد نفرت ہے میرے نقطہ نظر سے یہ زندہ افراد کے گورکن ہوتے ہیں۔ ہر وقت مجرموں اور جرائم کے بارے میں سوچتے رہتے ہیں" ـــــ بوڑھے سنکی نے کہا۔ اور بیولا کے ہونٹ بھنچ گئے۔ اس بوڑھے نے اُسے گورکن بنا دیا تھا۔ اس کا جی تو چاہ رہا تھا کہ بوڑھے کی گردن ایک لمحے میں توڑ دے لیکن پھر وہ ضبط کر کے بیٹھ گئی۔

"شکریہ۔ آنریبل ایڈمرل یارک" ـــــ بیولا نے زبردستی مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کہ یارک ہاؤس میں کون سا مجرم داخل ہوا ہے یا یہاں کون سا جرم ہوا ہے جس کی رپورٹ حاصل کرنے تم آئی ہو" ـــــ بوڑھے سنکی نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں یہاں اپنے دوستوں سے ملنے آئی ہوں۔ انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ وہ آنریبل ایڈمرل یارک سے شرف ملاقات حاصل کرنے جا رہے ہیں۔ لیکن یہاں پہنچ کر مجھے معلوم ہوا کہ وہ میری آمد سے پہلے چلے گئے ہیں" ـــــ بیولا نے کہا۔

"تو پھر میں کیا کر سکتا ہوں۔ کیا میں انہیں گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیتا تاکہ تمہاری آمد سے پہلے وہ یہاں سے جا نہ سکتے" ـــــ

بڑھے نے تلخ لہجے میں کہا۔

"میرا مطلب یہ نہ تھا۔ آنریبل ایڈمرل یارک۔ میں چاہتی ہوں کہ ان سے ملاقات ہو جائے۔ لیکن وہ کہاں گئے ہیں اس کا مجھے علم نہیں ہے" ـــــ بیولا نے بڑی مشکل سے اپنے غصے کو کنٹرول کرتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا مطلب ہے کہ ایڈمرل یارک ان کا پرائیویٹ سیکرٹری ہے کہ ان کی آمد و رفت کا حساب رکھے گا" ـــــ بوڑھے کا لہجہ اور زیادہ تلخ ہو گیا۔

"ٹھیک ہے۔ آئی۔ ایم۔ سوری۔ آپ کو تکلیف ہوئی۔ بہرحال مجھے کم از کم یہ فخر تو حاصل ہو گیا کہ میں نے اکیڈمین نیوی کے آنریبل ایڈمرل یارک سے شرف ملاقات حاصل کر لیا" ـــــ بیولا نے ایک جھٹکے سے کھڑے ہوتے ہوئے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

"بیٹھو۔ تم واقعی اچھی لڑکی ہو۔ تمہاری مدد کی جا سکتی ہے۔ یہ تو مجھے معلوم نہیں کہ وہ کہاں گئے ہیں لیکن اگر تم جان کارلو کو جانتی ہو تو وہ اس کے پاس گئے ہیں۔ میں نے باہر جاتے ہوئے ان کی بات سنی تھی کہ اب جان کارلو کے پاس چلتے ہیں" ـــــ بوڑھے نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔ شاید وہ بیولا کے طنزیہ فقرے کو تعریفی فقرہ سمجھ کر خوش ہو گیا تھا۔

"جان کارلو ـــــ میں تو نہیں جانتی" ـــــ بیولا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ حالانکہ وہ ایک جان کارلو کو اچھی طرح جانتی تھی۔

"پھر جا کر اُسے تلاش کرو۔ اب ایڈمرل پارک کا تو یہ کام نہیں کہ وہ جان کارلو کو تلاش کرنے کے لئے سڑکوں پر جوتیاں چٹخاتا پھرے"۔ بوڑھا ایک بار پھر اکھڑ گیا۔

"شکریہ۔ میں خود ہی انہیں تلاش کر لوں گی" ۔۔۔ بیولا نے کہا۔ اور تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ کیونکہ اب وہ مزید اس بوڑھے کے ساتھ سر نہ کھپانا چاہتی تھی، بہرحال اُسے ایک ٹپ مل گئی تھی۔ وہ ایک جان کارلو کو اچھی طرح جانتی تھی۔ جس کا کارلو نامی بار حبشیوں کے انتہائی گنجان علاقے ہانگ سٹی میں تھا۔ اور چونکہ عمران کے ساتھ دو حبشی بھی تھے اس لئے اُسے یقین تھا کہ یہ لوگ اُسی جان کارلو کے پاس ہی گئے ہوں گے، پارک ولا سے نکل کر وہ سیدھی اپنی کار میں پہنچی اور پھر چند لمحوں بعد وہ کار میں بیٹھ چکی تھی۔ لیکن کار سٹارٹ کر کے آگے بڑھنے کی بجائے اس نے ڈیش بورڈ کے نیچے لگا ہوا ٹیلی فون پیس ہک سے نکالا اور اس کی ایک سائیڈ پر لگے ہوئے بٹن پینل میں سے چند بٹن پریس کئے اور رسیور کانوں سے لگا لیا۔

"یس ۔۔۔ کارلو بار" ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"جان کارلو سے بات کراؤ۔ میں ایکریمین ٹائمز کی چیف کرائم رپورٹر بیولا کرسٹائن بول رہی ہوں" ۔۔۔ بیولا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ یس مس۔ ایک منٹ ہولڈ کیجئے" ۔۔۔ دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور بیولا مسکرا دی۔ کیونکہ

SCANNED BY JAMSHED

اُسے معلوم تھا کہ ایکریمیا میں صحافی اور خاص طور پر ایکریمین ٹائمز جیسے معروف ترین اخبار کے چیف کرائم رپورٹر کا لوگوں پر کتنا رعب پڑتا ہے۔ ویسے بھی ایکریمیا میں صحافیوں سے اعلیٰ ترین آفیسرز بھی خوفزدہ رہتے تھے۔ اور ان جرائم پیشہ لوگوں کی تو جان نکل جاتی تھی۔

"ہیلو ۔۔۔ جان کارلو سپیکنگ" ۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"میں ایکریمین ٹائمز کی چیف کرائم رپورٹر بیولا کرسٹائن بول رہی ہوں۔ ایک کرائم سٹوری کے سلسلے میں مجھے فوری طور پر تم سے چند باتیں کرنی ہیں۔ اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے۔ لیکن کام ارجنٹ ہے۔ کیونکہ شام کے ایڈیشن کی کاپی پریس میں جانے ہی والی ہے۔ میرے پاس بہت تھوڑا وقت ہے" ۔۔۔ بیولا نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"مس۔ میرے بہت عزیز مہمان آئے ہوئے ہیں۔ کیا آپ کل تک اسے پینڈنگ نہیں کر سکتیں۔ ویسے اگر بہت جلدی ہے تو آپ فون پر ہی پوچھ لیں" ۔۔۔ جان کارلو نے ہچکچاتے ہوئے جواب دیا۔

"میں نے تمہارے مہمانوں کو کھا تو نہیں جانا۔ میں یہ باتیں تمہارے سامنے ٹیپ کرنا چاہتی ہوں اور صحافتی قانون کے مطابق فون پر نہیں ہو سکتیں۔ میں صرف چند منٹ لوں گی" ۔۔۔ بیولا نے کہا۔

"اوکے۔ آ جائیے۔ میں کاؤنٹر پر کہہ دیتا ہوں" ۔۔۔ جان کارلو نے جواب دیا اور بیولا نے تھینک یو کہہ کر ایک بٹن دبا کر کال آف

SCANNED BY JAMSHED

کی اور پھر ریسیور کو ہک میں لگا کر اس نے کار سٹارٹ کی اور اُسے آگے بڑھا دیا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین مسرت کے آثار نمایاں تھے۔ جان کارلو کے اس فقرے نے کہ اس کے مہمان آئے ہوئے ہیں اس کے دل میں مسرت کی لہر سی دوڑا دی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ اس کا اندازہ سو فی صد درست نکلا تھا۔ یہ مہمان لازماً عمران اور اس کے ساتھی ہوں گے۔ اور اُسے سب سے زیادہ مسرت اس بات سے ہو رہی تھی کہ اس نے انسانوں کے اس جنگل میں اتنی جلدی عمران کو تلاش کر لیا تھا۔ ویسے عام طور پر بھی وہ اسی طرح کام کرنے کی عادی تھی۔ فوری اور تیز رفتاری سے کام۔ یہی وجہ تھی کہ پیشہ ور قاتلوں میں کارکردگی کے لحاظ سے اس کا کوڈ نام گولڈن فاکس سر فہرست تھا۔ اور اب بھی وہ یہی فیصلہ کر چکی تھی، کہ اگر جان کارلو کے دفتر میں عمران اور اس کے ساتھیوں سے ملاقات ہو گئی تو وہ موقع دیکھتے ہی ان پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دے گی۔ اس طرح اس کا انتقام بھی پورا ہو جائے گا اور پچاس لاکھ ڈالروں پر بھی اس کا حق بن جائے گا۔ اس کی جیب میں ایک چھوٹا لیکن انتہائی طاقتور مشین پسٹل موجود تھا۔ اس پر سائیلنسر بھی لگا ہوا تھا۔ اس لئے اُسے یقین تھا کہ وہ وہاں سے نکل جانے میں بھی آسانی سے کامیاب ہو جائے گی۔

"یہ کرائم رپورٹر نجانے کہاں سے ٹپک پڑی۔ آج تک تو کبھی نہیں آئی" ——— میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے دبلے پتلے جان کارلو نے ریسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"چلو آ رہی ہے ناں۔ آ رہا ہوتا تب تو تم پریشان بھی ہوتے" ——— سائیڈ پر بیٹھے ہوئے عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جان کارلو بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"اچھا۔ اب ہمیں اجازت۔ تم اس کرائم رپورٹر سے کرائم ملاقات کرو۔ ہم نے ابھی اس ڈاگ بل کو تلاش کرنا ہے" ——— عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ تشریف رکھیں۔ ابھی تو میں نے آپ سے باتیں بھی نہیں کیں۔ تو آپ سے ملاقات طویل عرصے بعد ہوئی ہے" ——— جان کارلو نے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"نہیں کارلو - پھر ملاقات ہوگی - ابھی بہت سے کام ہیں - رہائی کرنے کا شکریہ" ---- جوانا نے کہا - اور پھر وہ اس سے مصافحہ کر کے دفتر سے باہر نکل گئے - جان کارلو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے میز پر موجود انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا -

"یس باس" ---- دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی -

"ایکریمین ٹائمز کی کرائم رپورٹر ملاقات کے لئے آ رہی ہے - اُسے اوپر دفتر میں بھیج دینا" ---- جان کارلو نے کہا اور بغیر دوسری طرف سے بات سنے اس نے رسیور رکھ دیا - پھر اس نے ریوالونگ کرسی کو دائیں ہاتھ پر گھمایا اور پیچھے موجود الماری کے پٹ کھول کر اس نے اس کے اندر سے شراب کی ایک بوتل نکالی اور پٹ بند کر کے اُس نے کرسی سیدھی کی اور شراب کی بوتل کا ڈھکن کھول کر اس نے بوتل منہ سے لگا کر لمبے لمبے گھونٹ لینے شروع کر دیئے - ابھی اس نے آدھی بوتل ہی ختم کی ہوگی کہ دروازہ کھلا اور ایک انتہائی خوبصورت ایکریمی لڑکی اندر داخل ہوئی اس نے سرخ رنگ کی چست شرٹ اور جینز کی پتلون پہن رکھی تھی پیروں میں فل بوٹ تھے - اس کے شاہ بلوط رنگ کے انتہائی خوب صورت انداز میں تراشے ہوئے بال اس کے کاندھوں تک لٹک رہے تھے - وہ اس قدر خوبصورت تھی کہ جان کارلو کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل اس کے منہ اور میز کے درمیان جیسے ساکت ہو گئی -

"تمہارا نام جان کارلو ہے" ---- لڑکی نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے قدرے سخت لہجے میں کہا -

"اوہ ہاں مس - میرا نام ہی جان کارلو ہے مگر آپ" ---- جان کارلو

نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا -

"میں کرائم رپورٹر ہوں - ہیولا کرسٹائن - یہ میرا کارڈ ہے" ---- لڑکی نے پتلون کی جیب سے ایک کارڈ نکال کر اس کی میز پر پھینکتے ہوئے کہا -

"اوہ ہاں - اب میں آپ کی آواز پہچان گیا ہوں - تشریف رکھیں میں تو سمجھا تھا کہ کوئی سوکھی سڑی سی عورت ہوگی - لیکن آپ تو مجھے مس یونیورسل لگتی ہیں" ---- جان کارلو نے اپنے پیلے پیلے دانت نکالتے ہوئے کہا - اس کی آنکھوں میں ہیولا کو دیکھ کر ایسی چمک آ گئی تھی جیسے بھوکے بھیڑیئے کو طویل مدت کے بعد کوئی شکار نظر آیا ہو - جان کارلو اپنے حلقے میں عورت خور مشہور تھا - اس لئے ظاہر ہے کہ ہیولا کو دیکھتے ہی اس کی آنکھوں میں چمک آنی ہی تھی -

"تعریف کا شکریہ - وہ تمہارے مہمان چلے گئے" ---- ہیولا نے میز کے سامنے موجود ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا -

"ہاں - ابھی گئے ہیں" ---- جان کارلو کا لہجہ ایسا تھا جیسے وہ واقعی ہیولا کے حسن پر بُری طرح ریشہ خطمی ہو رہا ہو - اس کی نظریں ہیولا پر اس طرح جمی ہوئی تھیں جیسے لوہا مقناطیس سے چمٹ جاتا ہے -

"کہاں گئے ہیں" ---- ہیولا نے پوچھا - اور جان کارلو پہلی بار چونکا - اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے -

"مگر آپ تو مجھ سے انٹرویو کرنے آئی ہیں - آپ کو میرے مہمانوں سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے" ---- جان کارلو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا -

SCANNED BY JAMSHED

"اگر کسی کو تم سے دلچسپی پیدا ہو جائے۔ تو پھر اُسے تمہارے دوستوں سے بھی دلچسپی پیدا ہو سکتی ہے۔ گو تم خوب صورت نہیں ہو۔ لیکن میں جانتی ہوں کہ تم بہرحال بہترین مرد ثابت ہو سکتے ہو۔ تمہارے چہرے کی بناوٹ ہی بتا رہی ہے کہ کوئی بھی عورت تم سے کبھی ناخوش نہیں رہ سکتی۔ اور مجھے تم جیسے مرد کی ہی تلاش تھی۔ لیکن میری ایک عادت ہے کہ میں جس سے گہری دوستی لگاتی ہوں اس کے دوستوں کو ضرور چیک کرتی ہوں۔ کیونکہ بہرحال میں ایک باعزت پیشے سے متعلق ہوں"۔۔۔۔ بیولا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جان کارلو کے چہرے پر زلزلے کے سے آثار نمایاں ہو گئے۔ وہ سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ اس قدر خوب صورت عورت اُسے اس طرح کی دوستی کی آفر کرے گی۔ اس کے دل میں حقیقتاً لڈو پھوٹنے لگے۔

"اوہ اوہ۔ مس بیولا۔ یہ میرے مہمان بہت بڑے آدمی ہیں۔ مسٹر علی عمران۔ جوانا اور جوزف۔ میں کیا بتاؤں۔ بہرحال وہ اتنے بڑے آدمی ہیں کہ آپ تصور بھی نہیں کر سکتیں۔ میرا خیال ہے۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو یہ انٹرویو ریٹائرنگ روم میں نہ ہو جائے۔ یہاں تو ڈسٹربنس رہے گی"۔۔۔۔ جان کارلو نے دانت نکوستے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ انٹرویو کو ہر قسم کی ڈسٹربنس سے پاک ہونا چاہیئے۔ لیکن اب مجھے تمہارے ان بڑے لوگوں سے بھی ملنے کا شوق ہو گیا ہے۔ کہاں رہتے ہیں یہ"۔۔۔۔ بیولا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تو پاکیشیا سے آئے ہیں۔ میں نے انہیں جانسن کالونی میں

اپنی کوٹھی کی چابیاں دی ہیں۔ میں آپ کو ان سے ملوانے لے چلوں گا۔ وہ بھی آپ سے مل کر بے حد خوش ہوں گے۔ آیئے ادھر میرا ریٹائرنگ روم ہے"۔۔۔۔ جان کارلو نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ بیولا کی آفر نے واقعی اس کے ذہن سے ہر قسم کے شک وشبہ اور اندیشہ کو کھرچ کر پھینک دیا تھا۔

"جانسن کالونی۔۔۔۔ ارے وہیں تو میری رہائش ہے۔ کون سی کوٹھی ہے تمہاری"۔۔۔۔ بیولا نے بھی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"وہ وہ۔ اے بلاک۔ پچیس نمبر کوٹھی ہے۔ آپ کی کون سی ہے" جان کارلو نے اور بھی زیادہ خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"میری کوٹھی تو جانسن کالونی کے قبرستان کے ساتھ ہے۔ اور یہ قبرستان بھی میرا ہی بسایا ہوا ہے۔ اب میرے خیال میں تم کو بھی وہیں پہنچ جانا چاہیئے"۔۔۔۔ بیولا نے زہریلے لہجے میں کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ جان کارلو کچھ سمجھتا۔ بیولا نے جیب سے سائیلنسر لگا مشین پسٹل نکالا اور ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی جان کارلو چیخ مارتا ہوا دھڑام سے نیچے گرا اور بُری طرح پھڑکنے لگا۔

"ہوں۔۔۔۔ تم سے دوستی کروں گی۔ تم جیسے چھچھوندر سے"۔۔۔۔ بیولا نے انتہائی نفرت اور حقارت بھرے لہجے میں کہا۔ اور پھر مشین پسٹل واپس جیب میں ڈال کر وہ جان کارلو کو دیکھنے لگی۔ جان کارلو ابھی تک پھڑک رہا تھا۔ لیکن اب اس کی حرکات سست پڑتی جا رہی

SCANNED BY JAMSHED

تھیں۔ اور پھر وہ ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا۔ اُسی لمحے ہیولا کو عقبی دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ اور وہ تیزی سے مڑی۔

" کمال ہے۔ یہاں کرائم رپورٹروں کا انتخاب شاید مقابلہ حسن کے ذریعے کیا جاتا ہے " ___ دروازے میں سے داخل ہونے والے ایکریمی نوجوان کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔ اس کے پیچھے دو لمبے تڑنگے حبشی بھی کھڑے اُسے نظر آئے۔ اور ہیولا نے ہونٹ بھینچ لیے۔ کیونکہ اتنا تو وہ سمجھ گئی تھی کہ آنے والا اس کی ماں کا قاتل عمران ہے۔ لیکن اب وہ فوری طور پر اس پر فائر نہ کھول سکتی تھی ورنہ یہ حبشی اُسے زندہ نہ چھوڑتے۔

" اس نے مجھ سے دست درازی کی کوشش کی تھی " ___ ہیولا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور اُسی لمحے آنے والے کی نظریں میز کے عقب میں فرش پر ساکت پڑے ہوئے جان کارلو کے جسم پر پڑ گئیں۔ وہ دونوں حبشی بھی اب اندر آ چکے تھے۔

" تو تم نے اسے مار ڈالا " ___ آنے والے نے غراتے ہوئے کہا۔ وہ اب غور سے ہیولا کو دیکھ رہا تھا۔

" کے ___ کے ماسٹر " ___ ایک دیو قامت حبشی نے یکلخت چونک کر کہا۔ اور تیزی سے آگے بڑھا۔

" ہاں۔ یہ تو جان کارلو لگتا ہے۔ اس نے مارا ہے " ___ اسی لمبے تڑنگے حبشی نے یک لخت اچھلتے ہوئے کہا۔

" خبردار۔ تم تینوں ہاتھ اٹھا دو " ___ یک لخت ہیولا نے اچھل کر پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل سے باہر نکالا۔ اور مگر اُسی لمحے دھماکہ ہوا۔ اور ہیولا بے اختیار کراہ کر اپنا ہاتھ جھٹکنے لگی۔ مشین پسٹل اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا تھا۔ یہ گولی دوسرے حبشی نے چلائی تھی۔ جو عمران کی سائیڈ میں کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں اب بھاری ریوالور نظر آ رہا تھا۔

" جوزف اور جوانا۔ تم دونوں کوئی حرکت نہ کرو گے " ___ اچانک اس ایکریمین نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ اور دانت پیس کر آگے کی طرف قدم بڑھاتا ہوا وہ دیو ہیکل حبشی یک لخت رک گیا۔

" ماسٹر۔ اس عورت نے میرے بہترین دوست کو مار ڈالا ہے " اس حبشی نے غراتے ہوئے کہا۔

" مجھے معلوم ہے " ___ اس نوجوان نے سرد لہجے میں جواب دیا۔ اور وہ حبشی ہونٹ بھینچے خاموش ہو گیا۔

" میں درست کہہ رہی ہوں۔ میں اس سے انٹرویو کرنے آئی تو اس نے مجھ سے دست درازی کی کوشش شروع کر دی۔ یہ مجھے گھسیٹ کر عقبی کمرے میں لے جانا چاہتا تھا۔ میں نے اپنے ڈیفنس میں اسے گولی ماری ہے اور مجھے اس کا قانونی حق حاصل ہے۔ میں ایک معزز عورت ہوں۔ ایکریمین ٹائمز کی چیف کرائم رپورٹر ہوں۔ تم میرا شناختی کارڈ دیکھ سکتے ہو " ___ ہیولا نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

" تمہارا نام کیا ہے " ___ اس نوجوان نے اُسی طرح سرد لہجے میں پوچھا۔

" ہیولا کرسٹائن " ___ ہیولا نے جواب دیا۔

SCANNED BY JAMSHED

"لیکن کیا سارے کرائم رپورٹر چہرے پر زیرو ماسک چڑھا کر انٹرویو لینے آتے ہیں" ——— اس نوجوان نے جو یقیناً علی عمران تھا، انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"یہ ہماری ڈیوٹی کا حصہ ہے۔ ہمیں اس کی اجازت ہوتی ہے تاکہ ہم اطمینان سے خبریں نکال سکیں۔ ورنہ یہ لوگ ہمیں پہچاننے کے بعد کچھ نہیں بتاتے" ——— بیولا نے فوراً ہی جواب دیا۔ ویسے وہ دل ہی دل میں اس عمران کی تیز نگاہی کی قائل ہو گئی تھی۔ ورنہ زیرو ماسک لگانے کی اس نے بڑی ماہرانہ تربیت حاصل کی ہوئی تھی اور آج تک کوئی بھی صرف دیکھ کر زیرو ماسک کی موجودگی کو چیک نہ کر سکا تھا۔

"گڈ۔ ویسے یہ جان کارلو شکل سے ہی بڑا عیاش لگ رہا تھا۔ تم نے اچھا کیا کہ اسے گولی مار دی۔ مجھے خود ایسے افراد سے نفرت ہے جو ان معاملات میں وحشی بن جاتے ہیں" ——— یک لخت عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر" ——— اس دیوہیکل حبشی نے احتجاج کرنے کے انداز میں کہا۔

"جوانا۔ جان کارلو تمہارا دوست ضرور تھا۔ لیکن اس قسم کے وحشیوں کا یہی انجام ہونا چاہیئے۔ مس بیولا نے درست اقدام کیا ہے۔ آیئے مس بیولا۔ آپ ہمارے ساتھ چلیں۔ ہم آپ کو حفاظت سے یہاں سے باہر لے چلیں گے" ——— عمران نے کہا اور بیولا بے اختیار مسکرا دی۔

"شکریہ" ——— بیولا نے کہا۔ اور پھر وہ عمران کے ساتھ چلتی ہوئی کمرے سے باہر آگئی۔ عمران کے اشارے پر پہلے ہی دوسرے حبشی جس نے اس پر فائر کیا تھا۔ اس کا مشین پسٹل اٹھا کر اپنی جیب میں ڈال لیا تھا۔

"آپ کار پر آئی ہیں" ——— عمران نے بار سے باہر آتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ سپورٹس کار میری ہے" ——— بیولا نے ایک طرف کھڑی ہوئی اپنی سپورٹس کار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے پھر آپ ہمیں بھی پیپس جانسن کالونی پر ڈراپ کر دیجیئے گا۔ یہاں تو ٹیکسی ملنی بھی ایک مسئلہ ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ضرور جناب۔ آیئے" ——— بیولا نے کہا اور جلدی سے چابی نکال کر کار کے ڈور کھول دیئے۔ اور خود وہ سٹیرنگ پر بیٹھ گئی۔ جب کہ عمران سائیڈ سیٹ پر اور دونوں حبشی پچھلی سیٹ پر ٹیڑھے میڑھے ہو کر سمٹ گئے۔ سپورٹس کار ان کی جسامت کے لحاظ سے خاصی مختصر ثابت ہوئی تھی۔

"آپ جان کارلو سے کس موضوع پر انٹرویو کرنے گئی تھیں" عمران نے پوچھا۔

"منشیات کے ایک ریکٹ کے متعلق میرے پاس کچھ اطلاعات تھیں اور مجھے بتایا گیا تھا کہ جان کارلو اس کے متعلق کافی کچھ جانتا ہے۔ چنانچہ میں نے اسے پہلے فون کیا تو اس نے بتایا کہ میرے

SCANNED BY JAMSHED

مہمان آئے ہوئے ہیں۔ لیکن میں چاہتی تھی کہ شام کے ایڈیشن میں یہ سٹوری آجاتے۔ چنانچہ میں نے اصرار کیا تو اس نے مجھے بلا لیا۔ جب میں اس کے دفتر پہنچی تو اس کے مہمان جا چکے تھے اور وہ اکیلا تھا۔ مجھے دیکھتے ہی اس کی باچھوں سے رال بہنے لگی اور اس کی آنکھوں میں ایسی چمک ابھر آئی جیسے بھیڑیا اپنے شکار کو دیکھ لیتا ہے۔ اس نے مجھ پر دست درازی کی کوشش کی اور پھر مجھے گھسیٹتا ہوا پچھلے کمرے میں لے جانے لگا۔ اس پر میں نے مشین پسٹل سے اس پر گولی چلا دی۔ اور پھر آپ لوگ آ گئے" ——— ہیولا نے جان بوجھ کر ایسے انداز میں بات کی جیسے وہ بے حد مظلوم ہو۔

"ٹھیک ہے تمہیں ایسا ہی کرنا چاہیئے تھا۔ مجھے بے حد مسرت ہوئی ہے کہ تم جیسی بہادر لڑکیاں یہاں ایکریمیا میں بھی رہتی ہیں" ——— سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ——— کیا تم ایکریمی نہیں ہو" ——— ہیولا نے جان بوجھ کر چونکتے ہوئے غور سے عمران کو دیکھ کر کہا۔

"فی الحال تو ایکریمی ہی ہوں۔ ویسے میں سوچ رہا تھا کہ روسیاہ کی شہریت حاصل کرنے کی درخواست دے دوں۔ کیونکہ روسیاہی لڑکیاں ایکریمیا کی نسبت کہیں زیادہ غیرت مند ہوتی ہیں لیکن اب تم سے ملنے کے بعد میرا ارادہ ڈانواں ڈول ہو رہا ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میں شادی شدہ ہوں۔ میرے شوہر کا نام گیری ہے۔ اور وہ ایکریمین ٹائمز کے شعبہ ایڈورٹائزمنٹ سے متعلق ہے" ——— ہیولا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"چلو اس طرح تمہارا ابھی ایڈورٹائزنگ کے شعبے سے کوئی نہ کوئی تعلق پیدا ہو گیا۔ ٹوتھ پیسٹ کے اشتہار نہ سہی۔ ٹوتھ پاؤڈر کے اشتہار میں تو تم آسانی سے جلوہ گر ہو سکتی ہو" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹوتھ پیسٹ اور ٹوتھ پاؤڈر کے اشتہاروں میں کیا فرق ہوتا ہے" ہیولا نے حیران ہو کر پوچھا۔ اُسے واقعی عمران کی بات سمجھ میں نہ آئی تھی۔

"وہی جو خشک اور تر میں ہوتا ہے۔ ٹوتھ پیسٹ تر ہوتا ہے اس لئے اس میں غیر شادی شدہ لڑکیاں ماڈل بنتی ہیں لیکن پاؤڈر خشک ہوتا ہے اس لئے اس میں شادی شدہ عورتوں یعنی بیویوں کو ماڈل بنایا جاتا ہے۔ شادی کے بعد ان کے چہروں پر خواہ مخواہ کی خشکی میرا مطلب ہے سختی اور کرختگی آجاتی ہے" ——— عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور ہیولا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تم بے حد دلچسپ باتیں کرتے ہو" ——— ہیولا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ویسے وہ سوچ رہی تھی کہ کسی بھی بہانے ان کے ساتھ جانسن کالونی کی کوٹھی کے اندر جائے گی اور اس کے بعد انہیں ہر قیمت پر شوٹ کر کے ہی باہر نکلے گی اس کے پاس ایسا اسلحہ موجود تھا جس سے وہ ان لوگوں کا خاتمہ کر سکتی تھی۔ لیکن یہ اسلحہ دھماکہ پیدا کرتا تھا اس لئے اس نے اسے وہاں بار اور اب سڑک پر استعمال کرنے کا پروگرام نہ بنایا تھا۔ کیونکہ اس طرح وہ خود بھی تو پکڑی

SCANNED BY JAMSHED

جا سکتی تھی ۔

تھوڑی دیر بعد کار جانسن کالونی میں داخل ہوئی ۔ اور پھر اُسے جلد ہی پچیس نمبر کوٹھی نظر آ گئی ۔ تو اس نے کار اس کے پھاٹک کے سامنے جا کر روک دی ۔

" لفٹ کا شکریہ ۔ اگر تم کچھ پینا چاہو تو پانی سے لے کر خون جگر تک حاضر ہے ۔ لیکن اس کے لئے تمہیں کوٹھی کے اندر جانا پڑے گا ۔ لیکن فکر نہ کرو ۔ میں دست درازی کی بجائے عمر درازی کی دعا ہی کرتا ہوں " ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ اور بیولا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی ۔

" بہت خوب ۔ واقعی دلچسپ آدمی ہو ۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ تمہارے ساتھ بیٹھ کر پینے میں " ــــ بیولا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔ کیونکہ وہ تو خود یہی چاہتی تھی ۔

" اعتماد کا شکریہ " ــــ عمران نے کہا اور نیچے اتر کر وہ گیٹ کی طرف بڑھ گیا جس پر ایک جدید طرز کا مقناطیسی تالا لگا ہوا دکھائی دے رہا تھا ۔ عمران نے جیب سے چابی نکالی جو کہ ایک پتلی سی پٹی کی صورت میں تھی ۔ اس نے جیسے ہی یہ پٹی تالے کی سائیڈ پر لگائی کھٹاک کی آواز کے ساتھ تالا کھل گیا ۔ اور عمران نے تالا ہاتھ میں لے کر پھاٹک کھولا اور پھر اُسے دھکیل کر اتنا چوڑا کر دیا کہ بیولا کی سپورٹس کار اس میں سے آسانی سے گزر سکتی تھی ۔ بیولا کار لے کر اندر آ گئی ۔ کوٹھی کی عمارت خاصی وسیع تھی ۔ سائیڈ پر ایک بڑا سا پورچ تھا ۔ بیولا نے کار وہاں جا کر روکی اور پھر نیچے اتر آئی ۔ دونوں جلدی ہی

سیٹ سے اتر آئے ۔ وہ دونوں ہی اپنی گردن کو مسل رہے تھے ۔ شاید ٹیڑھے میڑھے ہو کر بیٹھنے کی وجہ سے آن کی گردنوں کے عضلات درد کرنے لگے تھے ۔

" آئیے ۔ بیولا کرسٹائن " ــــ اتنی دیر میں عمران نے ان کے قریب پہنچتے ہوئے کہا ۔ اور پھر وہ سب ایک دوسرے کے ساتھ ہوتے ایک درمیانی راہداری سے ہو کر ایک بڑے کمرے میں آ گئے ۔ یہاں صوفے وغیرہ رکھے ہوئے تھے ۔

" یہ کوٹھی ہم نے ابھی کرائے پر حاصل کی ہے ۔ اور ہم بھی پہلی بار آپ کے ساتھ یہاں آئے ہیں ۔ اب آپ فرمائیں کہ آپ کیا پسند کریں گی ۔ ویسے میرا ایک مشورہ ہے کہ ابھی ہمیں خود علم نہیں ہے کہ یہاں پینے کے لئے کیا کیا موجود ہے ۔ اس لئے اگر آپ فی الحال خون جگر پینے پر رضا مند ہو جائیں تو یہ آپ کی نوازش ہو گی " ــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

" خون جگر ۔ ــ کیا مطلب " ــــ بیولا کو اس کی سنجیدگی نے حیران کر دیا تھا ۔

" خون جگر کا مطلب ہوتا ہے جگر کا خون ۔ اور اگر تم خون پینے کی عادی نہ ہو تو پھر ایک اور چیز بھی ہے پینے کی ۔ یعنی غصہ ۔ خون پینے والے کو تو خون آشام کہتے ہیں جو برے معنوں میں استعمال ہوتا ہے ۔ لیکن غصہ پینے والے کو بہادر کہتے ہیں " ــــ عمران کی زبان انتہائی تیزی سے چل رہی تھی ۔

اور بیولا نے اکتائے ہوئے انداز میں ہونٹ بھینچے ہی تھے

SCANNED BY JAMSHED

کہ یک لخت اُسے سامنے کھڑے عمران کا بازو حرکت میں آ
دکھائی دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اُسے یوں محسوس ہوا جیسے
کے دماغ کے اندر اچانک ایٹم بم کا دھماکہ ہوا ہو اور اس
کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر یک لخت اس طرح تاریکی چھا گ
جیسے کیمرے کا شٹر بند ہو جاتا ہے۔

کمرے میں ہلکی سی مترنم موسیقی کی آواز ابھرتے ہی آرام
ہی پر نیم دراز کرخت چہرے والا آدمی چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ
ھا کر سائیڈ ٹیبل پر رکھے ہوئے سرخ رنگ کے فون کا رسیور
ٹھالیا۔
یس ۔۔۔ چیف باس "۔۔۔ کرخت چہرے والے نے اپنے
ہرے سے بھی زیادہ کرخت لہجے میں کہا۔
"باس اسرائیل کے محترم صدر آپ سے فوری طور پر بات
رنا چاہتے ہیں "۔۔۔ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز
سنائی دی۔
"کراؤ بات "۔۔۔ کرخت چہرے والے نے جواب دیا اور
لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک بھاری مگر باوقار آواز سنائی دی۔
"ہیلو۔ پریذیڈنٹ اسرائیل فرام دس اینڈ"۔۔۔ بولنے والے

SCANNED BY JAMSHED

کے لہجے میں ہلکی سی تشویش کے آثار نمایاں تھے ۔

"یس سر۔ میں چیف آف داٹر پاور بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔ چیف باس کا لہجہ اس بار قدرے نرم تھا۔

"چیف مجھے ابھی اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا علی عمران گریٹ بال کے خلاف حرکت میں آچکا ہے ۔کیا یہ اطلاع درست ہے "۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ کو کس نے اطلاع دی ہے "۔۔۔۔۔ چیف باس کے لہجے میں حیرت تھی ۔

" ایکریمیا میں ہمارے ایجنٹ بھی موجود ہیں ۔ انہوں نے اطلاع دی ہے کہ کسی گولڈن فاکس نامی پیشہ ور قاتل گروپ کو آپ نے پچاس لاکھ ڈالر کی رقم کے عوض علی عمران کے قتل کا مشن سونپا ہے۔ اور عمران بھی اس وقت ایکریمیا میں ہے اور اس کی وجہ سے آپ کو ایکریمیا میں اپنے کسی خاص آدمی کو بھی ختم کرنا پڑا ہے جو گریٹ بال کے بارے میں تفصیلات جانتا تھا"۔۔۔۔۔ اسرائیلی صدر نے اُسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"آپ کو ملنے والی اطلاعات درست ہیں جناب ۔ ویسے وہ اب تک قتل ہو چکا ہو گا ۔کیونکہ گولڈن فاکس انتہائی تیز رفتاری سے کام کرتی ہے ۔ اور آج تک اس کا شکار کبھی زندہ نہیں بچا"۔۔۔۔۔ چیف باس نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" کیا آپ علی عمران سے پوری طرح واقف ہیں ۔کیا آپ اسے عام سا سیکرٹ ایجنٹ سمجھتے ہیں"۔۔۔۔۔ صدر کے لہجے میں

بے پناہ تشویش تھی ۔

" ایسی بات نہیں جناب ۔ میں نے اس کی پوری ہسٹری معلوم کر لی ہے ۔ اور یہ بھی درست ہے کہ گریٹ بال کے خلاف وہ حرکت میں آچکا ہے ۔لیکن آپ کو گولڈن فاکس کی کارکردگی کا علم نہیں ہے۔ اس لئے آپ کے لہجے میں تشویش ہے ۔پوری دنیا کے قاتل اپنے مشن میں ناکام ہو سکتے ہیں ۔لیکن گولڈن فاکس ناکام نہیں ہو سکتی" چیف باس نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا ۔

" لیکن اُسے گریٹ بال کا علم کیسے ہوا۔میرے خیال میں تو یہ انتہائی خفیہ پراجیکٹ تھا ۔ اور اگر دنیا بھر کے مسلم ممالک اور اس میں رہنے والے مسلمانوں کو اس کے اصل مشن کی ہوا بھی لگ گئی تو پوری دنیا کے مسلمان پاگلوں کی طرح یہودیوں پر چڑھ دوڑیں گے ۔ اور عمران کو اس کا علم ہونے کا مطلب ہے کہ اب یہ پراجیکٹ خفیہ نہیں رہا۔ اور اگر عمران قتل ہو جائے جس کا مجھے ایک فیصد بھی یقین نہیں ہے ۔تو پھر کوئی دوسرا مسلمان آگے آجائے گا پھر تیسرا" صدر اسرائیل کے لہجے میں ہلکی سی تلخی نمایاں تھی ۔

" عمران کو صرف اتنا علم ہے کہ داٹر پاور ایک یہودی تنظیم کا نام ہے ۔اس سے زیادہ اُسے بھی علم نہیں ۔گریٹ بال کا بھی وہ صرف نام ہی جانتا ہے ۔ اُسے اس کی تفصیلات کا علم نہیں اور نہ ہی ہمارے ہیڈ کوارٹر کا ۔ اور نہ ہی وہ کبھی اس کے متعلق جان سکتا ہے ۔اس لئے پریشانی کی کوئی بات نہیں جناب"۔۔۔۔۔ چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

SCANNED BY JAMSHED

"آپ اس شیطان کے بارے میں جانتے نہیں ہیں جب کہ اسرائیل اس سے اچھی طرح واقف ہے۔ اس نے ہمیں اس قدر نقصانات پہنچائے ہیں کہ آپ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے ہماری ٹاپ ایجنسیاں پاگلوں کی طرح اس کے پیچھے بھاگتی رہی ہیں لیکن وہ ہر بار نہ صرف صحیح سلامت نکل جاتا ہے بلکہ ہمیں اتنا بڑا نقصان پہنچا جاتا ہے کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔ اور یہ بھی سن لیں کہ آپ کے پراجیکٹ گریٹ بال پر اٹھنے والے اخراجات کا نصف صرف اسرائیلی یہودی اور اسرائیلی حکومت اس لئے ادا کر رہی ہے کہ دراصل ہم اس پاکیشیا اور اس علی عمران سے ہمیشہ کے لئے پیچھا چھڑانا چاہتے ہیں۔ ہم نے آپ کے پراجیکٹ کی خاطر اسرائیل کے تمام وسائل جھونک دیئے ہیں اور اپنے ترقیاتی کام تک بند کر دیئے ہیں۔ لیکن اگر کل یہ عمران گریٹ بال پراجیکٹ کو ختم کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کے پراجیکٹ سے مسلمانوں کی تباہی ہونی تو ایک طرف رہی پوری دنیا کے یہودیوں کی تباہی لازمی امر بن کر رہ جائے گی۔ اور آپ اطمینان سے کسی پیشہ ور قاتلوں کی تنظیم کے ذمے عمران کا قتل لگا کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اگر عمران اس طرح ان پیشہ ور قاتلوں کے ہاتھوں مر سکتا تو شاید اب تک کروڑوں بار مر چکا ہوتا" ---- اسرائیل کے صدر نے انتہائی جذباتی انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" میں اپنی تنظیم کو آپ سے بہتر طور پر سمجھتا ہوں جناب۔ اور چونکہ آپ اسرائیل کے صدر ہیں اس لئے میں آپ کا احترام بھی کرتا

ورنہ ایسی باتیں میرے لئے ناقابل برداشت ہوتی ہیں۔ آپ قطعاً فکر نہ کریں۔ گریٹ بال کو ایک عمران تو کیا ایک کروڑ عمران بھی مل کر نہیں کر سکتے" ---- چیف کا لہجہ اس بار بے حد ناخوشگوار تھا۔

"آپ ناراض نہ ہوں چیف۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ نے گریٹ بال کا حفاظتی سسٹم ایسا بنایا ہے کہ اس تک کسی کا پہنچنا ہی ناممکن ہے۔ لیکن یہ عمران یقیناً مافوق الفطرت طاقتیں رکھتا ہے یہ ناممکن کو بھی ممکن بنا دیتا ہے۔ اور یہ صرف کہنے کی بات نہیں ہے بلکہ بار بار عملی طور پر ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے۔ بہر حال میرا مقصد آپ کو مطلع کرنا تھا۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ گڈ بائی" ---- دوسری طرف سے اسرائیل کے صدر نے بھی ناخوشگوار لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ اور چیف باس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"ہونہہ ---- اسرائیل جیسی عظیم مملکت کا صدر ہو اور اس طرح ایک آدمی سے ڈرتا ہو جیسے بچے جن بھوتوں سے ڈرتے ہیں" چیف باس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید غصے کے آثار نمایاں تھے اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔

"یس باس" ---- دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ایکریمیا میں ڈاگ بل سے بات کراؤ" ---- چیف باس نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔ اور رسیور دوبارہ پٹخ دیا۔ اسرائیلی

صدر سے ہونے والی گفتگو کی وجہ سے اس کا موڈ بری طرح آف ہو گیا تھا۔ چند لمحوں بعد ہی موسیقی دوبارہ گونجی تو چیف نے رسیور اٹھا لیا۔

"ڈاگ بل لائن پہ ہے باس" ——— سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ ڈاگ بل چیف سپیکنگ" ——— چیف باس نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس باس" ——— دوسری طرف سے بولنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری طرف سے کوئی رپورٹ نہیں ملی۔ اس گولڈن فاکس کی کارکردگی کے بارے میں" ——— چیف باس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"باس۔ اتنی جلدی تو رپورٹ ممکن نہیں ہے۔ بہرحال اس کے ذمہ مشن لگ گیا ہے۔ اور وہ حرکت میں آ چکی ہے۔ میرا خیال ہے اس کے لئے اصل پرابلم عمران کی تلاش ہو گا جیسے ہی عمران کو اس نے تلاش کر لیا۔ پھر عمران کو قتل کرنے میں اس نے کوئی دیر نہیں لگانی۔ بہرحال جیسے ہی اس کی طرف سے رپورٹ ملی۔ میں آپ کو کال کر دوں گا" ——— ڈاگ بل نے جواب دیا۔

"تم انہیں ایک اور شرط بتا دو کہ ہمیں عمران کی لاش یا کم از کم اس کا سر چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ کسی اور کو قتل کر کے کہہ دے کہ مشن مکمل ہو چکا ہے" ——— چیف باس نے تیز لہجے میں کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"اوہ۔ یہ بات تو پہلے نہیں ہوئی۔ بہرحال میں ابھی اس کے ایجنٹ سے بات کر لیتا ہوں۔ لیکن باس یہ سر کہاں بھیجنا ہو گا" ——— ڈاگ بل نے کہا۔

"تم اسے ڈوچے تک پہنچا دینا۔ وہاں سے میں اسے منگوا لوں گا۔ میں اسے خود چیک کرنا چاہتا ہوں۔ یہ ضروری ہے" ——— چیف باس نے کہا۔

"لیکن باس ڈوچے تک سر کیسے پہنچے گا۔ آپ نے خود ہی تو بتایا تھا کہ وہ محفوظ راستہ آپ نے بند کر رکھا ہے" ——— ڈاگ بل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جب تم مجھے مشن کی کامیابی کی اطلاع کرو گے تو راستہ بھی ہنگامی طور پر کھولا جا سکتا ہے۔ اور سنو۔ میں نے تمہاری یقین دہانی پر یہ اہم ترین مشن اس گولڈن فاکس کو دیا ہے لیکن اگر مشن مکمل نہ ہوا تو پھر تم بھی اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔ اور اگر یہ مشن مکمل ہو گیا تو پھر تمہیں اس کا اتنا بڑا انعام دیا جائے گا جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ میں تمہاری ہوی کو بھی قبول کر لوں گا۔ اور تمہاری پہلے والی سب مراعات بحال کر دوں گا" ——— چیف باس نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ گولڈن فاکس کی کارکردگی میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ مشن لازماً مکمل ہو گا" ——— ڈاگ بل نے جواب دیا۔

"اوکے۔ میں تمہاری رپورٹ کا ہر وقت منتظر رہوں گا" ——— چیف باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔

SCANNED BY JAMSHED

"ماسٹر آپ اسے ساتھ کیوں لے آئے ہیں اس کو وہیں گولی مار کر پھینک آنا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ غلط بیانی کر رہی ہے۔ جان کارلو عیاش ضرور ہے لیکن اب اتنا بھی نہیں کہ دفتر میں آنے والی ہر عورت پہ پاگلوں کی طرح جھپٹ پڑے" ——— جوانا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ اس کی ساری کہانی غلط ہے" ——— عمران نے فرش پہ بے ہوش پڑی ہوئی بیولا کرسٹائن کو اٹھا کر صوفے پہ ڈالتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو پھر" ——— جوانا نے چونک کر کہا۔

"جوزف۔ تم پہلے اس کی مکمل تلاشی لو۔ مجھے یقین ہے کہ اس کے پاس ابھی اسلحہ موجود ہو گا۔ اور میں نے مکمل تلاشی کہا ہے" ——— عمران نے ایک طرف کھڑے جوزف سے کہا۔

ب ——— باس۔ یہ عورت ہے۔ آپ جوانا سے کہہ دیں" ——— ن نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم کیوں ہچکچا رہے ہو۔ تمہیں عورتوں سے نفرت ے۔ اسی لئے میں نے تمہیں کہا ہے۔ کیونکہ تم صرف تلاشی ہی لو گے چلو ٹھو اب تک میں جوانا کو سمجھا دوں۔ یہ اپنے دوست کی موت پر ی تک غصے میں ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ر جوانا کی طرف مڑ گیا۔

"جوانا۔ تمہارا دوست صرف ہماری وجہ سے مارا گیا ہے دست رازی والی بات اس لئے غلط ہے کہ اگر ایسا ہوتا تو لازماً بیولا کے پڑے پھٹے ہوتے یا پھٹے نہ ہوتے تو کم از کم کھینچا تانی کے آثار ضرور موجود ہوتے اور پھر جان کارلو کی لاش اور بیولا کے درمیان اس قدر فاصلہ موجود تھا کہ دست درازی اور گھسیٹ کر لے جانے والی کہانی یکسر غلط تھی۔ اور اس نے جس طرح زیرو ماسک لگایا ہوا تھا اس کا مطلب ہے کہ یہ عام عورت یا صرف صحافی نہیں ہو سکتی کیونکہ زیرو ماسک کو جس انداز میں اس نے لگایا ہوا ہے۔ ایسا صرف اس فن کے انتہائی ماہر ہی لگا سکتے ہیں۔ میں نے خود یہ فن نہ سیکھا ہوا ہوتا تو میں بھی اسے نہ پہچان سکتا۔ اس پہ مجھے شک ہوا اور پھر یہ جتنی آسانی سے ہمارے ساتھ آنے پہ اور پھر اس کوٹھی کے اندر آنے پہ تیار ہو گئی۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ ہماری تلاش میں وہاں گئی تھی۔ اور میں نے اس کی کنپٹی پہ اچانک مکہ جڑ کر اسے بے ہوش بھی اسی لئے کیا ہے تاکہ ایک تو اس کی تلاشی لے لوں۔ اور دوسرا میرے ذہن

SCANNED BY JAMSHED

میں ایک اور خیال موجود ہے۔ وہ بھی دور کر دوں" —— عمران نے پوری طرح وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"شکریہ ماسٹر۔ اب میرا اطمینان ہو گیا ہے۔ ورنہ میں سوچ رہا تھا کہ اگر آپ کو اس عورت کی کہانی پر یقین آ گیا تو آپ میرے دوست کے بارے میں کیا سوچیں گے" —— جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آدمی دوستوں سے ہی پہچانا جاتا ہے۔ اور تم نے خود اپنے دوست کو عیاش تسلیم کیا ہے" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ جوزف اور ہیولا کی طرف مڑ گیا۔

"یہ چیزیں نکلی ہیں باس۔ اور کچھ نہیں ہے" —— جوزف نے کرسی کے سامنے رکھی ہوئی چیزوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور پھر اس طرح پیچھے ہٹ گیا جیسے اب تک وہ کسی انتہائی مکروہ چیز کو ہاتھ لگاتا رہا ہو۔

"اوہ —— خاصا جدید قسم کا اسلحہ ہے" —— عمران نے آگے بڑھ کر ان چیزوں کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس میں چھوٹے چھوٹے اور مختلف رنگوں کے کئی کیپسول ایک پنسل نما میزائل۔ تین سنہرے رنگ کی پتیاں اور دو ڈبیاں پڑی ہوئی تھیں۔ ان کے ساتھ ہی ایک پتلا لیکن لمبے سائز کا باکس بھی تھا۔ جس کے اوپر ایک بٹن اور اس کے ساتھ ایک بلب بھی لگا ہوا تھا۔ اور اس کے دونوں اطراف پر باریک باریک سوراخ بھی نظر آ رہے تھے۔ عمران نے چونک کر اسے اٹھایا۔ اور غور سے دیکھنے لگا۔

"یہ تو کوئی جدید قسم کا ٹرانسمیٹر لگتا ہے" —— عمران نے کہا اور ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ اچانک ڈبے کا بلب جل اٹھا۔ اور اس کے ساتھ ہی سوراخوں سے صر صر کی ایسی آوازیں نکلیں جیسے کسی نئے جوتے میں سے چلتے ہوئے آواز نکلتی ہے۔ یہ آواز چند لمحوں تک سنائی دی پھر خاموشی چھا گئی۔ لیکن چھوٹا سا سرخ رنگ کا بلب اسی طرح جلتا رہا۔ عمران خاموش کھڑا اسے دیکھتا رہا۔ چند لمحوں بعد ایک بار پھر ویسی ہی صر صر کی آواز نکلی۔ اور پھر خاموشی چھا گئی۔ عمران نے مسکراتے ہوئے بلب کے ساتھ موجود واحد بٹن دبا دیا۔ اور اس بٹن کے دبتے ہی سرخ بلب جھماکے سے سبز رنگ کا ہو گیا۔ اور ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو ڈیئر ہیولا۔ میں گیری بول رہا ہوں۔ میں ولنگٹن پہنچ گیا ہوں تم کہاں ہو" —— بولنے والے کے لہجے میں ایسی بے تکلفی تھی کہ عمران مسکرا دیا۔ ہیولا اسے پہلے ہی بتا چکی تھی کہ وہ شادی شدہ ہے اور اس کے شوہر کا نام گیری ہے۔ اور اب اس نے اپنا نام بھی گیری ہی لیا تھا۔ اور اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ واقعی ہیولا کا شوہر ہے۔

"میں مصروف ہوں ڈیئر" —— عمران کے حلق سے ہیولا جیسی آواز نکلی۔ لہجہ بالکل ایسا تھا جیسے کہ ہیولا اپنے شوہر سے بول سکتی ہے۔ چونکہ گیری بغیر اوور کہے خاموش ہو گیا تھا۔ اس لئے عمران سمجھ گیا تھا کہ یہ ٹرانسمیٹر ان ٹرانسمیٹروں کی ٹائپ سے تعلق رکھتا ہے جس میں بار بار بٹن دبا کر دوسرے کو بولنے کا موقع دینے کا

SCANNED BY JAMSHED

جھنجھٹ نہیں ہوتا بلکہ اس طرح باتیں ہوتی ہیں جیسے ٹیلی فون پر بات ہوئی ہے۔ اور چونکہ اس ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ڈائل وغیرہ موجود ہی نہ تھا اس لئے لازماً یہ فکسڈ ٹرانسمیٹر تھا۔

"مشن کا کیا ہوا ڈیئر۔ وہ عمران ٹریس ہوا یا نہیں"۔۔۔ گیری نے کہا اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

"میں نے اس کا اڈہ ٹریس کر لیا ہے۔ جانسن کالونی کی کوٹھی نمبر پچیس میں اس کا اڈہ ہے۔ لیکن وہ اندر موجود نہیں ہے۔ کوٹھی خالی پڑی ہوئی ہے۔ میں اس کے اندر چھپی ہوئی ہوں تاکہ جیسے ہی وہ آئے میں اپنا مشن پورا کر لوں"۔۔۔ عمران نے ہیولا کی آواز میں جواب دیا۔

"گڈ۔ مجھے یقین تھا کہ تم اُسے بہرحال ٹریس کر لوگی۔ سنو میں نے ڈاگ بل کے ذریعے واٹر یارڈ سے یہ مشن حاصل کیا تھا۔ ڈاگ بل نے ابھی سپیشل ٹرانسمیٹر پر مجھے کال کیا ہے۔ اس نے ایک اور شرط بھی لگا دی ہے۔ کہ ہم عمران کو قتل کر کے اس کا سر کاٹ کر لازماً اُسے دیں۔ جب میں نے اس شرط پر احتجاج کیا کہ پہلے معاہدہ میں یہ شرط شامل نہ تھی تو اس نے بتایا کہ واٹر یارڈ کا چیف باس اس پر مُصر ہے۔ کیونکہ اُسے خطرہ ہے کہ کہیں ہم عمران کی بجائے کسی اور کو قتل کر کے اسے مشن کی رپورٹ نہ دے دیں۔ وہ ہمیں اس شرط کے بدلے میں ایک لاکھ ڈالر مزید ادا کرنے پر بھی راضی ہے"۔۔۔ گیری نے کہا۔

"کیا وہ ڈاگ بل اس عمران کو پہچانتا ہے"۔۔۔ عمران نے چونک

پوچھا۔ ڈاگ بل کا نام سنتے ہی اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔

"میں نے یہی بات اس سے پوچھی تھی۔ اس نے کہا کہ وہ تو اسے پہچانتا تک نہیں۔ وہ اس کا سر ثبوت کے طور پر چیف باس کو بھیجے گا۔ وہاں اس کی چیکنگ کی جائے گی"۔۔۔ گیری نے جواب دیا۔

"لیکن یہ کام مجھ سے نہیں ہو گا۔ کہ میں کسی لاش کا سر کاٹتی پھروں اور پھر اُسے کار میں لادے پھروں"۔۔۔ عمران نے ایک لمحہ خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ تم جیسی نفیس عورت کے لئے یہ کام مشکل ہے۔ لیکن ایک لاکھ ڈالر بھی تو نہیں چھوڑے جا سکتے۔ اس لئے اگر تم کہو تو میں وہاں آ جاؤں۔ میں خود کاٹ لوں گا۔ اور پھر اس آدمی کو دے کر اس سے رقم حاصل کر لوں گا"۔۔۔ گیری نے کہا۔

"اوہ۔ یہ ٹھیک ہے۔ تم اس وقت کہاں سے بول رہے ہو"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"میں تو اپنی رہائش گاہ میں ہوں۔ بہرحال میں زیادہ سے زیادہ پندرہ منٹ کے اندر پہنچ جاؤں گا"۔۔۔ گیری نے کہا۔

"اوکے۔ ابھی میرا خیال ہے ان کے آنے میں آدھے گھنٹے کا وقفہ ہے۔ تم فوراً آ جاؤ اور سنو پھاٹک بند ہے۔ اس لئے تم عقبی طرف سے آ جاؤ۔ جب تم عقبی طرف سے کود گے تو میں اس وقت سامنے آؤں گی۔ ویسے کوٹھی خالی ہے۔ اس لئے خطرے والی کوئی بات نہیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوکے۔ میں آ رہا ہوں۔ گڈ بائی"۔۔۔ دوسری طرف سے

SCANNED BY JAMSHED

کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی چھماکے سے بلب بجھ گیا۔ اور پریس کیا ہوا بٹن کھٹکے کے ساتھ واپس باہر کو نکل آیا۔

"گڈ۔ اچھی چیز ہے۔ جوزف اور جوانا۔ تم عقبی طرف پہنچ کر چھپ جاؤ اور سنو۔ میں اسے فی الحال صحیح سلامت یہاں دیکھنا چاہتا ہوں ویسے اسے بے ہوش کر دینا تاکہ اطمینان سے اس کی بھی تلاشی لی جا سکے۔ پھر ان میاں بیوی کو اکٹھا ہی ہوش میں لایا جائے گا"۔ عمران نے جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے باہر چلے گئے۔

عمران نے فرش پر پڑی ہوئی چیزوں کو اٹھایا اور پھر ایک طرف پڑے ہوئے ریک میں رکھ کر وہ واپس مڑا۔ اور اس نے صوفے پر بے ہوش پڑی ہوئی بیولا کی نبض چیک کرنی شروع کر دی۔ چند لمحے بعد اس نے اس کی کلائی چھوڑی۔ اور پھر اطمینان سے سامنے رکھے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا۔ گیری کی کال نے کافی مسئلہ واضح کر دیا تھا۔ لیکن اب وہ ایک پوائنٹ پر غور کر رہا تھا۔ پھر واقعی دس پندرہ منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ اُسے دور سے ہلکا سا دھماکہ سنائی دیا اور وہ چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔ گو اُسے معلوم تھا کہ جوزف اور جوانا آسانی سے اس گیری پر قابو پالیں گے۔ لیکن پھر بھی وہ احتیاطاً اٹھ کر تیزی سے کمرے کے دروازے کی اوٹ میں کھڑا ہو گیا لیکن چند لمحوں بعد جب راہداری میں بھاری قدموں کی آواز سنائی دی تو وہ اوٹ سے باہر آ گیا۔ کیونکہ اس نے قدموں کی آواز سے ہی پہچان لیا تھا کہ آنے والے جوزف اور جوانا ہیں اور ان دونوں کے قدموں کی آوازوں سے واضح تھا کہ گیری لازماً بے ہوش ہو کر ان میں سے کسی کے کندھے پر لدا ہوا ہو گا اور پھر جوانا اندر داخل ہوا۔ اس کے کاندھے پر ایک نوجوان لدا ہوا تھا۔ جوانا نے اُسے بیولا کے ساتھ والے صوفے پر پٹخ دیا۔

"اب اس کی تلاشی تم لے لو۔ جوزف کو ہر بار کیا تکلیف دینی ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جوانا ہنس پڑا۔ جوزف کا البتہ منہ بن گیا تھا۔

جوانا نے چند لمحوں میں ہی گیری کی تلاشی مکمل کر لی۔ لیکن اس کی جیبوں سے ایک مشین پسٹل ایک چھوٹی سی ڈائری۔ ایک ویسا ہی ٹرانسمیٹر جیسا کہ پہلے بیولا کے پاس تھا اور ایک انتہائی تیز دھار خنجر نکلا اور خنجر دیکھ کر عمران مسکرا دیا۔ ظاہر ہے گیری یہ خنجر اس کی گردن کاٹنے کے لئے اپنے ہمراہ لایا ہو گا۔

"یہ سب کچھ سوائے ڈائری کے وہاں ریک پر رکھ دو۔ اور ڈائری مجھے دے دو۔ جوزف تم کہیں سے رسی ڈھونڈھو اور ان دونوں کو اس طرح باندھ دو کہ یہ حرکت نہ کر سکیں"۔ عمران نے کہا۔ اور پھر جوانا کے ہاتھ سے ڈائری لے کر اس نے اُسے پڑھنا شروع کر دیا۔ جب کہ اس دوران جوزف کہیں سے رسی ڈھونڈھ لایا۔ اور اس نے صوفوں پر بے ہوش پڑے ہوئے گیری اور بیولا دونوں کے ہاتھ ان کی پشت پر باندھ دیئے اور پھر اس نے ان دونوں کے پیر بھی رسی سے باندھ دیئے۔ عمران ڈائری دیکھتا رہا۔ اس میں مختلف افراد کے پتے۔ فون نمبر اور ذاتی قسم کی یادداشتیں موجود تھیں۔ اور ایک

SCANNED BY JAMSHED

صفحے پر اس کی نظریں جم گئیں ۔ اس پر پچاس لاکھ ڈالرز کے ساتھ ہی ایک فون نمبر تھا ۔ جس کے سامنے ڈاگ بل کے الفاظ درج تھے ۔ اور ڈاگ بل کے آگے بریکٹ میں ایک حرف "جی" لکھا ہوا تھا ۔ اور نیچے ڈبلیو ۔ پی کے حروف بھی درج تھے ۔ اور عمران ڈبلیو ۔ پی کے حروف سے ساری بات سمجھ گیا کہ واٹر یارڈ نے ڈاگ بل کے ذریعے جس کا فون نمبر آگے لکھا ہوا تھا ۔ اس کے قتل کا سودا اس گیری ہیولا سے کیا ہے ۔ لیکن عمران کو سمجھ نہ آ رہی تھی کہ آخر واٹر یارڈ نے کیا سوچ کر ان احمقوں سے عمران کے لئے سودے بازی کی ہے ۔ بہر حال ڈاگ بل کی تلاش تو اسے تھی ۔ اور کم از کم اس کا فون نمبر تو مل گیا ۔ باقی تفصیلات اس گیری سے بھی مل سکتی تھیں ۔ عمران نے ڈائری جیب میں ڈالی اور اٹھ کھڑا ہوا ۔

" اس لڑکی کو ہوش میں لے آؤ " ـــــ عمران نے سرد لہجے میں جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا ۔ اور خود وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل آیا ۔ وہ اس فون نمبر کو چیک کرنا چاہتا تھا ۔ جو ڈائری میں لکھا ہوا تھا ۔ ایک کمرے میں فون موجود تھا ۔ عمران نے رسیور اٹھایا تو رسیور میں ٹون سنائی دی ۔ اور عمران نے تیزی سے وہی نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔ جو اس نے ڈائری میں لکھے ہوئے دیکھے تھے ۔

" ڈاگ گیم کلب " ـــــ دوسری طرف سے ایک کرخت سی آواز سنائی دی ۔

" سوری ـــــ رانگ نمبر " ـــــ عمران نے کہا ۔ اور رسیور رکھ

دیا ۔ وہ نام سے ہی سمجھ گیا تھا کہ یہ گیم کلب اسی ڈاگ بل کا ہو گا ۔ رسیور رکھ کر وہ واپس پلٹا تو اس کی آنکھیں اچانک ایک خیال کے تحت چمک اٹھیں اور ساتھ ہی اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگنے لگی ۔ وہ واپس اس کمرے میں داخل ہوا ۔ جہاں ہیولا اور گیری موجود تھے ۔ ہیولا ہوش میں آ چکی تھی ۔ لیکن اس کے دونوں گال سرخ ہو رہے تھے ۔ اس سے ظاہر تھا کہ اُسے تھپڑ مار کر ہوش میں لایا گیا ہے ۔

" یہ کیا ہو رہا ہے ۔ گیری یہاں کیسے آ گیا ۔ اور ہمیں باندھ کیوں رکھا ہے " ـــــ ہیولا نے عمران کو دیکھتے ہی پھٹے پھٹے لہجے میں کہا ۔ اور اس کی آنکھوں میں شدید الجھن کے آثار نمایاں تھے ۔

" میں نے سوچا ۔ دونوں میاں بیوی سے اکٹھا ہی انٹرویو کر لوں ۔ اکثر اخبارات میں ایسے انٹرویو چھپتے رہتے ہیں ۔ چاہے عام حالات میں ان میاں بیوی کے درمیان جوتم پیزار چلتی رہتی ہو ۔ اور روزانہ نئی کراکری لانی پڑتی ہو ۔ لیکن انٹرویو دیتے وقت دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ ہوتی ہے ۔ اور فقرے یہی ہوتے ہیں کہ جناب ہمارا گھرانہ تو مثالی گھرانہ ہے ۔ ہم تو ایک دوسرے سے مکمل تعاون کرتے ہیں ۔ اور پھر میاں بتاتا ہے کہ مجھے بیوی کی کون سی عادت پسند ہے اور عام طور پر یہ عادت کفایت شعاری ہوتی ہے ۔ فیملی انٹرویو لینے والے کو بھی معلوم ہوتا ہے ۔ کہ بیگم صاحبہ کی کفایت شعاری کا دائرہ صرف شوہر کی حد تک ہی محدود رہتا ہے اس بے چارے کو وہی سوٹ بیس بیس سال تک پہننا پڑتا ہے جو اس نے شادی کے موقع پر پہنا ہوتا ہے ۔

سگریٹ اور چائے تو فضول خرچی میں شمار کی جاتی ہے ۔کسی دوست کو اگر وہ ایک کپ چائے پلا دے تو اس کی کفایت شعار بیگم کے نزدیک پورے مہینے کا بجٹ زلزلوں کی زد میں آجاتا ہے ۔جب کہ وہ کفایت شعار بیگم اپنی سہیلیوں کو گھر میں بلا کر ڈنر ۔لنچ اور پارٹیاں کر کے اپنی کفایت شعاری کا عملی مظاہرہ کرتی رہتی ہیں ۔اور جب بیگم صاحبہ سے پوچھا جاتا ہے کہ اُسے شوہر کی کون سی عادت پسند ہے تو ایک ہی گھڑا گھڑایا جواب ہوتا ہے کہ جناب میرے شوہر مجھ سے بے حد تعاون کرتے ہیں ۔مطلب ہوتا ہے کہ برتن دھوتے ہیں ۔بیگم سمیت بچوں کو ناشتہ تیار کر کے دیتے ہیں وغیرہ وغیرہ "۔۔۔ عمران کی زبان پوری رفتار سے چل رہی تھی ۔اور بیولا آنکھیں پھاڑے حیرت سے عمران کو دیکھ رہی تھی ۔

"تم نے بتایا نہیں کہ گیری یہاں کیسے آگیا ۔اور تم نے ہمیں باندھ کیوں رکھا ہے "۔۔۔ بیولا نے اس بار غصیلے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا ۔

"میں نے ۔۔۔ میں نے کب بلایا ہے ۔یہ تو تمہاری کال پر میری گردن کاٹنے کے لئے یہاں پہنچا ہے ۔پوچھ لو اس سے "۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔اور بیولا عمران کی بات سن کر اور زیادہ چونک اٹھی ۔

"یہ ۔۔۔ یہ کیا کہہ رہے ہو ۔میں نے کب کال کیا ہے اسے "۔۔۔ بیولا کے حلق سے رک رک کر فقرہ نکلا ۔

"سنو بیولا ۔تم نے واٹر پاور سے میری موت کا سودا پچاس لاکھ

SCANNED BY JAMSHED

ڈالر میں ۔کیا تمہیں یہ رقم ڈاک بل کے ذریعے ملی ۔یہ سب کچھ مجھے معلوم ہے ۔لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ آخر واٹر پاور جیسی بڑی تنظیم نے اتنی بھاری رقم تم جیسے احمقوں کو کیوں دی ہے "۔۔۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

"مجھ سے دراصل حماقت ہو گئی ہے ۔پچاس لاکھ ڈالر کی رقم سے ہی مجھے سمجھ جانا چاہیئے تھا کہ تم کس قدر سخت ٹارگٹ ہو ۔میں نے تمہیں عام آدمی کی طرح ٹریٹ کیا "۔۔۔ بیولا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا ۔

"میرے ذہن میں تمہیں دیکھتے ہی ایک خیال آیا تھا ۔لیکن پھر میں بھول گیا ۔اور اب پھر تمہارے بات کرنے کے انداز سے مجھے یہ خیال دوبارہ آیا ہے ۔کیا تمہاری ماں کا نام بریتھا ہے "۔۔۔ عمران نے اس طرح چونک کر پوچھا جیسے واقعی اُسے یہ خیال ابھی آیا ہو ۔

"کون بریتھا "۔۔۔ بیولا نے چونک کر پوچھا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا ۔

"ماسٹر کلرز والی بریتھا ۔جوانا ۔کیا تمہیں بریتھا یاد ہے ۔یہ اس کی بیٹی ہے "۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے مڑ کر جوانا سے مخاطب ہو کر کہا ۔

"اوہ اوہ ماسٹر ۔۔۔ یہ لڑکی مادام بریتھا کی بیٹی ۔نہیں ماسٹر "۔۔۔ جوانا نے اس بری طرح اچھلتے ہوئے کہا جیسے اس کے سر پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہوں ۔وہ اب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر سامنے صوفے پر بیٹھی ہوئی بیولا کو دیکھ رہا تھا ۔

SCANNED BY JAMSHED

" اس نے زیرو ماسک لگا رکھا ہے۔ اس لئے تم نے اسے پہچانا نہیں ہے۔ لیکن میں تصور میں اسے زیرو ماسک کے بغیر دیکھ رہا ہوں۔ یہ ہوبہو اپنی ماں کی تصویر ہے۔ اس کے بات کرنے کا انداز بھی ویسا ہی ہے بس صرف یہ کہ وہ موٹی۔ بھدی اور بظاہر عقل سے پیدل عورت نظر آتی تھی۔ جب کہ یہ خوب صورت۔ چست اور تیز طرار نظر آتی ہے۔ لیکن اس کی ماں جو کچھ بظاہر نظر آتی تھی درحقیقت ایسی نہ تھی۔ وہ دراصل انتہائی ذہین۔ پھرتیلی اور ٹھنڈے دماغ کی عورت تھی۔ لیکن یہ جذباتی اور احمق لڑکی ہے" ——— عمران نے کہا اور پھر اٹھ کر اس نے دونوں ہاتھ بیولا کے چہرے کی طرف بڑھائے اور اس کے بعد اس کے دونوں ہاتھوں نے بڑے مخصوص انداز میں حرکت کرنی شروع کر دی۔ وہ بیولا کے چہرے اور سائیڈوں پر جگہ جگہ سے چٹکیاں بھر رہا تھا جب کہ جوزف اور جوانا حیرت سے عمران کو ایسا کرتے دیکھ رہے تھے۔ ان کے چہرے پر شدید حیرت تھی کیونکہ عمران نے کبھی اس سے بھی زیادہ خوب صورت عورتوں کے چہروں کو انگلی تک نہ لگائی تھی۔ لیکن اب وہ اس کے چہرے پر باقاعدہ چٹکیاں بھر رہا تھا۔ بیولا کے حلق سے ہلکی ہلکی سسکاریاں سی نکل رہی تھیں اور چند لمحوں بعد جب عمران کے ہاتھ علیحدہ ہوئے تو اس کے ہاتھ میں باریک سی جھلی لٹکی ہوئی تھی جو جگہ جگہ سے تجسم کے لحاظ سے مختلف تھی۔

" اب دیکھو۔ میں نے زیرو ماسک اتار دیا ہے" ——— عمران نے وہ جھلی ایک طرف پھینکتے ہوئے کہا۔

" یس ماسٹر۔ یہ واقعی مادام برتھا کی بیٹی ہے۔ اب مجھے یاد آ گیا ہے کہ اس کی بیٹی کسی سکول یا کالج میں پڑھتی تھی۔ اور مادام برتھا اس سے ملنے جاتی تھی۔ لیکن اس نے کبھی اس سے ہمیں نہ ملوایا تھا۔ اور نہ وہ اسے اپنے بلیو مون کلب میں آنے دیتی تھی" ——— جوانا نے کہا۔

" ہاں میں برتھا کی بیٹی ہوں۔ اسی برتھا کی جو ماسٹر کلرز کی چیف تھی۔ اور تم اس کے ماتحت تھے۔ تم بزدل ہو۔ کمینے ہو۔ کہ تم نے میری ماں کے قاتل کی ملازمت کر لی ہے۔ میں نے اپنی ماں کے قاتل سے انتقام لینے کے لئے سخت ترین ٹریننگ لی۔ میں نے اپنی ماں کے قاتل سے انتقام لینے کے لئے قتل کرنے کا پیشہ اپنایا۔ تاکہ جب میرا دل سخت ہو جائے۔ تو میں اپنی ماں کے قاتل سے بھرپور انتقام لے سکوں۔ میں اس کی بوٹی بوٹی اور ریشہ ریشہ علیحدہ کر سکوں۔ میں آج تک اس آگ میں جلتی چلی آئی۔ اور یہی انتقام کی آگ تھی جس نے مجھے انسان سے درندہ بنا دیا تھا۔ اور گولڈن ناکس کا نام ایکریمیا میں دہشت بن گیا۔ کیونکہ میں صرف قتل ہی نہ کرتی تھی۔ بلکہ اپنے شکار کو اس قدر اذیت دے کر مارتی تھی۔ کہ اس کی لاش عبرت کا نمونہ بن جاتی تھی۔ لیکن افسوس اب جب کہ میرے انتقام کا وقت آیا تو میں اپنی حماقت کی وجہ سے بے بس ہو چکی ہوں" ——— بیولا نے بری طرح بپھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

" پہلی بات تو یہ سن لو بیولا کہ میں نے تمہاری ماں کو قتل نہیں کیا۔ اسے اس کے ساتھی البرٹ نے کوبرا بم کو دور سے آپریٹ کر کے قتل کیا تھا۔ اسے بھی اور ماسٹر کلرز کے دوسرے ممبر راشکل کو بھی۔

اور دوسری بات یہ کہ تم فکر نہ کرو۔ میں تمہیں اس کا پورا پورا موقع دوں گا۔ لیکن ابھی نہیں۔ ابھی میرے سامنے ایک عظیم مقصد موجود ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیسا مقصد"۔۔۔ بیولا نے چونک کر پوچھا۔

"مجھے ڈاگ بل کی تلاش تھی۔ اور تمہارا شوہر ڈاگ بل کو جانتا ہے اس طرح تمہارے شوہر نے میرا یہ مسئلہ تو حل کر دیا ہے۔ البتہ اتنا ضرور ہو گا کہ تم بیوہ ہو جاؤ گی"۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ گیری کی موت سے تمہیں کیا حاصل ہو گا"۔۔۔ بیولا نے بری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"گیری جانتا ہے کہ اس ڈاگ بل نے اسے ہدایت کی ہے کہ واٹر پاور کے چیف کو میرا سر چاہیئے۔ تاکہ وہ پوری طرح تسلی کر سکے کہ گولڈن فاکس نے واقعی عمران کو قتل کیا ہے۔ اور چونکہ ڈاگ بل مجھ سے واقف نہیں ہے اس لئے وہ تو مجھے شناخت نہیں کر سکتا۔ اس سے نتیجہ یہی نکلا کہ میرے سر کو یہ شرف حاصل ہو گا۔ کہ وہ واٹر پاور کے ہیڈ کوارٹر کی سیر کر سکے۔ اور لازماً میرے سر کو ہیڈ کوارٹر تک لے جانے کے لئے ہیڈ کوارٹر کے گرد حفاظتی انتظامات ختم کرنے ہوں گے یا پھر کوئی محفوظ راستہ ہو گا۔ اس طرح میرا کام بن جائے گا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا تم پاگل ہو۔ تمہارا کٹا ہوا سر اگر وہاں پہنچ بھی گیا تو تمہیں کیا فائدہ ہو گا"۔۔۔ بیولا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"میرے اور گیری کے چہرے کی ساخت ہی ملتی جلتی نہیں ہے بلکہ سر کی بناوٹ بھی ایک جیسی ہے۔ بس فرق یہ ہے کہ میرا سر کنوارہ ہے جب کہ یہ شادی شدہ ہے۔ لیکن ہیڈ کوارٹر نے صرف سر اور چہرے کا بیرونی حصہ دیکھنا ہے اندر مغز تو چیک نہیں کرنا۔ کہ مغز سے خالی سر پہنچے گا تو وہ چونک پڑیں گے۔ کیونکہ شادی کے بعد صرف سر ہی سر رہ جاتا ہے۔ مغز تو بیوی پہلے چاٹ جاتی ہیں۔ باقی اس مماثلت کو میں ہو بہو خود بنا لوں گا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کک۔۔۔ کک۔۔۔ کیا مطلب۔ کیا تم گیری کو۔۔۔۔۔۔"۔۔۔ بیولا نے بری طرح بوکھلاتے ہوئے انداز میں کہا۔ اس کے چہرے پر انتہائی خوف اور دہشت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"تمہاری بے ہوشی کے بعد تمہارے اس خصوصی ٹرانسمیٹر پر تمہارے شوہر نے کال کی تھی جو ظاہر ہے تمہاری بے ہوشی کی وجہ سے مجبوراً مجھے اٹنڈ کرنا پڑی۔ اور اس نے مجھے بتایا کہ ڈاگ بل نے میرا سر لانے کی شرط لگائی ہے۔ اب ظاہر ہے بیولا جیسی نفیس لڑکی تو کسی لاش کا سر کاٹنے سے رہی۔ چنانچہ جناب گیری بہادر صاحب خود میرا سر کاٹنے کے لئے تیار ہو گئے اور تیز دھار خنجر جیب میں ڈالے اکڑتے ہوئے یہاں پہنچ گئے کہ کہاں ہے وہ لاش جس کا سر کاٹنا ہے۔ لیکن اسے معلوم نہیں کہ یہاں اس سے بھی زیادہ ماہر سر کاٹنے والے موجود ہیں۔ جوزف تو اس فن میں اس قدر ماہر ہے کہ پورے افریقہ کے وحشی اسے اپنے دشمنوں کے سر کاٹنے کے لئے باقاعدہ دعوت دے کر بلاتے تھے۔ مجال ہے

SCANNED BY JAMSHED

کہ گردن کی گولائی میں کہیں سے اِنچ کے ہزارویں حصے کا بھی فرق پڑ جاتے بالکل اس طرح اس کے ہاتھوں انسانی گردن کٹتی ہے جیسے تار سے صابن کٹتا ہے۔کیوں جوزف"۔۔۔۔ عمران نے مڑکر جوزف سے کہا۔

" باس۔یہ تو بڑی چھوٹی سی گردن ہے۔میں نے تو گینڈوں کی گردنیں اس طرح کاٹی ہیں کہ دیکھنے والے حیران رہ جاتے تھے۔" جوزف نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

" نہیں نہیں۔ایسا مت کرو۔اس کی گردن مت کاٹو۔میں رقم واپس کردوں گی"۔۔۔۔ ہیولا نے تیز لہجے میں کہا۔

" ارے۔تم اگر اس قدر ہی کمزور دل ہو۔تو پیشہ ور قاتلہ کیسے بن گئیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" سنو۔میں تمہیں ایک آفر کرتی ہوں۔اگر تم مانو تو"۔۔۔۔ ہیولا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" پہلے بیوہ تو ہو جاؤ۔پھر تمہاری ہر بات مانی جائے گی ہمارے ہاں بیوہ سے سب کو خواہ مخواہ کی ہمدردی ہو جاتی ہے اور جب بیوہ تم جیسی نوجوان اور خوب صورت ہو تو سمجھو کہ سب بے دام غلام بن جاتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر وہ جوزف سے مخاطب ہو گیا۔

" جوزف۔ادھر ریک میں وہ تیز دھار خنجر پڑا ہے۔وہ اٹھاؤ اور اپنے فن کا مظاہرہ شروع کردو۔ہیری اپ۔باتیں بہت ہو گئیں۔اب کام بھی ہونا چاہئے"۔۔۔۔ عمران نے یک لخت سرد لہجے میں جوزف سے کہا۔اور جوزف سر ہلاتا ہوا ریک کی طرف بڑھ گیا۔

" میری بات سنو۔میں تمہارے ساتھ ہر قسم کا تعاون کرنے کے لئے تیار ہوں۔میں تمہیں واٹر پاور کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچانے کی ذمہ داری لیتی ہوں۔تم گیری کو قتل مت کرو"۔۔۔۔ ہیولا نے یک لخت چیختے ہوئے کہا۔اب اس کے چہرے پر بھی دہشت کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

" اوہ۔اس قدر محبت تو شاید لیلیٰ کو بھی مجنوں سے نہ تھی اس نے بھی مجنوں کا امتحان لینے کے لئے اس کا خون طلب کر لیا تھا بہرحال جدید لیلیٰ صاحبہ پہلے تم وضاحت کرو کہ تم مجھے کس طرح واٹر پاور پہنچا سکتی ہو"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں اس ڈاگ بل کے حلق سے سب کچھ اگلوا لوں گی۔وہ یقیناً واٹر پاور کا خاص آدمی ہو گا۔اُسی سے راستہ بھی معلوم ہو جائے گا" ہیولا نے جلدی جلدی کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" اس کے لئے تمہیں تکلیف دینے کی کیا ضرورت ہے۔یہ کام تو میں خود بھی کر سکتا ہوں۔لیکن واٹر پاور جس ٹائپ کی تنظیم ثابت ہو رہی ہے۔اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ میں ڈاگ بل یا بل ڈاگ کو خود بھی اُس کے بارے میں تفصیلات کا علم نہ ہو گا۔اس لئے تو میں یہ سر والا فارمولا استعمال کر رہا ہوں۔سر کے پیچھے پیچھے عمران کا جسم بھی وہاں پہنچ جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" سنو۔میں گیری سے کہہ کر اس ڈاگ بل کو یہاں بلوا لیتی ہوں۔

SCANNED BY JAMSHED

تم خود اس سے اگلوا لو۔ اگر وہ کوئی راستہ جانتا ہو تو ہمیں چھوڑ دو،" بیولا نے کہا۔

"ہمیں تو چھوڑا جا سکتا ہے۔ لیکن گیری کو نہیں۔ تم تو بہرحال جوانا کی بھانجی بھی کہلائی جا سکتی ہو۔ لیکن گیری تو خنجر اٹھائے قصائی کی طرح سر کاٹنے آیا تھا۔ اُسے تو سزا ملنی ہی چاہیے" ___ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جو تمہاری مرضی آئے کرو۔ میں نے تو سنا تھا کہ تم اعلیٰ کردار کے مالک ہو۔ لیکن اگر تم ایک بندھے ہوئے آدمی کی گردن کٹوا سکتے ہو تو پھر دنیا میں تم سے بڑا کمینہ کوئی اور نہیں ہو سکتا" بیولا نے انتہائی جھنجلاتے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران ہنس پڑا۔

"اگر تم اسی بات پر ناراض ہو رہی ہو کہ بندھے ہوئے اور بیہوش گیری کی گردن کیوں کاٹی جا رہی ہے تو میں اُسے ہوش میں لا کر کھلا دیتا ہوں۔ وہ جوزف اور جوانا سے باقاعدہ مقابلہ کر لے۔ اگر وہ لاش میں تبدیل ہو گیا تو اس کا سر کاٹا جائے گا ورنہ نہیں۔ بولو ٹھیک ہے" عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اُسے لڑائی بھڑائی کا فن نہیں آتا۔ وہ صرف صحافی ہے" ___ بیولا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو پھر مجھے وہ راستہ تفصیل سے بتا دے۔ جس سے انتہائی محفوظ طریقے سے اس اہم پراجیکٹ تک پہنچا جا سکتا ہے" ___ عمران نے یک لخت سنجیدہ لہجے میں کہا اور بیولا اس کی بات سن کر بُری طرح چونک پڑی۔

"کیا مطلب ___ کیا گیری کو اس راستے کا علم ہے" ___ بیولا نے ت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ گیری خود ڈاگ بل ہے۔ اس کے دو نام ہیں۔ گیری ور تمہارے شوہر اور صحافی اور ڈاگ بل بطور واٹر پاور کے رکن کے اس لحاظ سے ڈاگ گیم کلب اس کا اڈہ تھے" ___ عمران نے اب دیا اور بیولا کی آنکھیں حیرت سے پھٹتی چلی گئیں۔

"یہ ___ یہ تم کیسے کہہ رہے ہو۔ نہیں ایسا ہونا ناممکن ہے" ولا نے کہا۔

"اسے تمہارے شوہر کے طور پر یہ علم تھا کہ تم اپنی ماں کے انتقام کے لئے بے چین ہو۔ اور بطور پیشہ ور قاتل تمہاری شہرت بھی یقیناً جود ہو گی۔ اس لئے اس نے واٹر پاور کے چیف کو نجانے کیا کہا ہو گا کہ اس نے یہ مشن تمہارے سپرد کرنے پر رضامندی ظاہر کر دی۔ اس طرح گیری واٹر پاور سے پچاس لاکھ ڈالر وصول کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اُسے یقین تھا کہ تم مجھے قتل کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گی۔ اس لئے پچاس لاکھ ڈالر تم لوگوں کی زندگی بھی بدل سکتے ہیں اور آئندہ واٹر پاور سے بھی بے پناہ مفادات حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ مجھے کیسے معلوم ہوا کہ گیری ہی ڈاگ بل ہے تو وہ بھی بتا دیتا ہوں۔ اسی نے خود اپنی ڈائری میں ڈاگ بل کے نام کے آگے بریکٹ میں ایک حرف جی لکھا ہوا ہے۔ پہلے میں اس سے کوئی اور مطلب سمجھا تھا۔ لیکن اب تمہارے اس فقرے کے بعد کہ وہ صرف صحافی ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں کہ جی سے مطلب گیری

ہی ہے۔ کیونکہ وہ جس انداز میں خنجر اٹھائے میری گردن کاٹنے کر
یہاں آیا تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ صرف صحافی نہیں ہے کیونکہ
صحافی جیسا معزز اور محترم پیشہ اپنانے والا آدمی اس طرح کے کام
نہیں کر سکتا۔ ایسا کام صرف وہ لوگ کر سکتے ہیں جو جرائم پیشہ ہوں"
عمران نے جواب دیا۔

"نہیں۔ وہ میرا شوہر ہے۔ میں اُسے اچھی طرح جانتی ہوں۔ اگر
ڈاگ بل ہوتا تو مجھے لازماً علم ہو جاتا۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ یہ بھی میری
طرح کا صحافی ہے ـــــ وہ بھی ایک پیشہ ور قاتل ہے۔ ہم دونوں
نے صحافت کو صرف ایک ڈھال کے طور پر اپنایا ہوا ہے۔ اس لئے
تو صحافی برادری میں ہم دونوں ہی ناکام صحافی سمجھے جاتے ہیں" ـــــ
بیولا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور عمران مسکرا دیا۔

"اگر میں تمہارے شوہر کے منہ سے منوا دوں کہ وہی ڈاگ بل
ہے تو پھر تمہارا ردعمل کیا ہوگا" ـــــ عمران نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے جوانا کو آگے آنے کا اشارہ کیا۔

"جوانا۔ اسے ہوش میں لاؤ۔ اور اس کے حلق سے اصل راز باہر
نکالو" ـــــ عمران نے جوانا کے آگے بڑھنے پر انتہائی تیز لہجے
میں کہا۔

"ٹھہرو۔ صرف اسے ہوش میں لاؤ۔ میں خود اس سے پوچھ لیتی
ہوں یہ مجھ سے جھوٹ نہیں بولے گا" ـــــ بیولا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر بغیر تشدد کے یہ تسلیم کر لیتا ہے تو مجھے کیا
اعتراض ہو سکتا ہے" ـــــ عمران نے کہا۔ اور پھر وہ جوانا سے مخاطب

SCANNED BY JAMSHED

اسے ہوش میں لے آؤ جوانا۔ لیکن تشدد سے نہیں۔ کیونکہ اس کی
ساتھ بیٹھی ہوئی ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
جوانا بھی مسکراتا ہوا آگے بڑھا۔ اس نے صوفے پر بے ہوش پڑے
ہوئے گیری کا منہ اور ناک بیک وقت ایک ہی ہاتھ سے بند کر دیا۔
چند لمحوں بعد اس کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی۔ تو جوانا پیچھے ہٹ گیا۔
تھوڑی دیر بعد گیری کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ وہ حیرت
سے پہلے تو ادھر ادھر دیکھتا رہا۔ پھر ساتھ بیٹھی ہوئی بیولا کو دیکھ کر اچھلنے
لگا تھا کہ بندھے ہونے کی وجہ سے اچھل نہ سکا۔

"یہ ـــــ یہ کیا ہے۔ مجھے باندھ دیا گیا ہے۔ بیولا یہ کیا ہے۔
کون ہیں" ـــــ گیری نے حیرت بھرے لہجے میں رک رک کر کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے۔ جس کی گردن کاٹنے کے لئے جناب
تشریف لائے تھے۔ اور یہ میرے ساتھی جوزف اور جوانا ہیں" ـــــ
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"گیری۔ صورت حال بے حد مخدوش ہو گئی ہے۔ یہ علی عمران
اور اس کے ساتھی بے حد کائیاں لوگ ہیں۔ میں تو انہیں عام سا
آدمی سمجھی تھی۔ لیکن یہ لوگ میرے تصور سے بھی کہیں زیادہ چالاک
اور عیار ہیں۔ انہوں نے یہاں آتے ہی مجھے اچانک بے ہوش
کر دیا تھا" ـــــ بیولا نے اسپینی زبان میں گیری سے مخاطب
ہو کر کہا۔ اور اس دوران وہ بار بار سامنے بیٹھے عمران کو بھی دیکھتی
رہی۔ لیکن عمران کا چہرہ جوزف اور جوانا کی طرح سپاٹ تھا جیسے

وہ جوانا اور جوزف کی طرح اسپینی زبان کی ابجد سے بھی واقف نہ ہو۔

"مم ـــــ مم ـــ مگر میں نے تمہیں کال کیا تھا۔ تو تم نے مجھے کہا تھا کہ تم کوٹھی میں اکیلی ہو۔ اور میں نے تمہیں ڈاگ بل کی نئی شرط بتائی تھی کہ انہیں اس عمران کا سر ثبوت کے طور پر چاہیئے تو اس پر تم نے کہا تھا کہ تم سر نہیں کاٹ سکتیں۔ چنانچہ میں خود یہاں آیا۔ لیکن پھر جیسے ہی میں عقبی دیوار پھاند کر اندر داخل ہوا۔ ایک کالا سا سایہ مجھ پر جھپٹا اور میرے سر پر قیامت ٹوٹ پڑی یہ سب کچھ کیسے ہو گیا" ـــــ گیری نے بھی اسپینی زبان میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہاری کسی کال کا جواب نہیں دیا۔ اور دے بھی کیسے سکتی تھی۔ میں تو بے ہوش تھی۔ میں بتا تو رہی ہوں کہ یہ عمران وغیرہ ہمارے تصور سے کہیں زیادہ چالاک ہیں۔ اور سنو۔ عمران نے ایک نیا منصوبہ بنایا ہے کہ تمہارا سر کاٹ کر اور اس پر عمران اپنا میک اپ کرے گا اور پھر وہ خود تمہارے میک اپ میں یہ سر واٹر پاور کے حوالے کرے گا۔ تاکہ اس سر کے ذریعے وہ واٹر پاور کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچ سکے" ـــــ بیولا نے کہا۔ وہ مسلسل اسپینی زبان میں ہی بات کر رہی تھی۔

"اوہ۔ یہ تو واقعی انتہائی شاطر آدمی ہے۔ لیکن یہ واٹر پاور کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ یہ وہاں تک زندہ پہنچ ہی نہیں سکتا۔ تم اسے کوئی چکر دو۔ تاکہ ہم سچوئشن بدل سکیں۔ اور پھر اس عمران کا سر واٹر پاور کے حوالے کر دیں" ـــــ گیری نے چونکتے

SCANNED BY JAMSHED

ئے لہجے میں کہا۔

"تم مجھے پہلے صاف صاف بتا دو کہ کیا تم ہی ڈاگ بل ہو۔ اگر تی ایسا ہے تو پھر میں سچوئشن بھی بدل سکتی ہوں۔ عمران کو معلوم ہیں ہے کہ میں اپنے ہاتھ ایک لمحے میں کھول سکتی ہوں اور میری ٹی میں ایسا ہتھیار موجود ہے کہ میں لمحے میں عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر سکتی ہوں" ـــــ بیولا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو کرو خاتمہ۔ پھر تم خاموش کیوں ہو" ـــــ گیری نے سخت لہجے میں کہا۔

"پہلے میرے سوال کا جواب دو" ـــــ بیولا نے کہا۔

"نہیں۔ تم جانتی ہو کہ میں ایسے کام نہیں کرتا۔ میرا ڈاگ بل سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس نے مجھے گولڈن فاکس کے ایجنٹ کے طور پر ہائر کیا ہے۔ اور بس" ـــــ گیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

بیولا اُسے چند لمحے غور سے دیکھتی رہی۔ پھر سامنے صوفے پر خاموش بیٹھے ہوئے عمران کی طرف متوجہ ہو گئی۔

"میں نے معلوم کر لیا ہے۔ یہ ڈاگ بل نہیں ہے" ـــــ بیولا نے اس بار ایکریمی زبان میں بات کرتے ہوئے عمران سے کہا۔

"تو اس کا مطلب ہے کہ تم اس سے اصل بات اگلوانے میں ناکام رہی ہو۔ اب تو مجھے اجازت ہے کہ میں اصل بات معلوم کر لوں۔ ویسے ایک بات تمہیں بتا دوں کہ مجھے اسپینی زبان بہت

اچھی طرح آتی ہے۔ اور تم نے جس ہتھیار کا ذکر کیا ہے۔ وہ ہتھیار تمہاری کلائی سے پہلے ہی علیحدہ کیا جا چکا ہے۔ وہی پنسل نما میزائل۔ اُسی کی بات کر رہی ہو ناں تم" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور بیولا کے چہرے کا رنگ قدرے زرد پڑ گیا تھا۔

"تت ——— تت ——— تم آخر ہو کیا چیز" ——— بیولا کے لہجے میں انتہائی حیرت تھی۔

"سنو۔ بہت باتیں ہو چکی ہیں۔ میں اتنا وقت ضائع کرنے کا عادی نہیں ہوں۔ میں نے تمہیں وہیں جان کارلو کے دفتر میں ہی پہچان لیا تھا۔ کیونکہ ہمیں ٹیکسی نہیں مل رہی تھی۔ اور پھر تم ہمارے سامنے اپنی کار میں وہاں پہنچیں۔ ہم چونکہ ایک طرف کھڑے تھے اس لئے تم نے ہمیں نہیں دیکھا لیکن تمہاری کار پر بنی ہوئی تصویر دیکھ کر میں سمجھ گیا کہ تم ہی گولڈن فاکس ہو کیونکہ مجھے تمہارے متعلق کافی معلومات حاصل ہیں اور مجھے معلوم تھا کہ تم دراصل مادام برتھا کی لڑکی ہو۔ تم نے میرے متعلق جب معلومات اکٹھی کرنے کی کوششیں کی تھیں تو مجھے بھی تمہارے متعلق معلومات مل گئی تھیں لیکن تم نے چونکہ کبھی میرے خلاف کوئی عملی حرکت نہ کی تھی۔ اس لئے میں بھی تمہارے خلاف حرکت میں نہ آیا تھا۔ لیکن تمہیں وہاں دیکھ کر میں چونک پڑا۔ گو تم نے زیرو ماسک لگایا ہوا تھا۔ لیکن یہ زیرو ماسک تمہارے پہچاننے میں کم از کم میرے لئے کوئی رکاوٹ نہ ڈال سکتی تھی۔ میں اس لئے واپس گیا۔ تاکہ تمہاری یہاں آمد کے متعلق معلوم کر سکوں۔ لیکن تم نے ہمارے

SCANNED BY JAMSHED

پہنچنے سے پہلے ہی جان کارلو کو ہلاک کر دیا۔ اس کے بعد میں تمہیں یہاں جان بوجھ کر لے آیا تھا۔ کہ مجھے صرف اتنا معلوم کرنا تھا کہ آخر واٹر پاور نے تم جیسی تھرڈ کلاس قاتلہ کو میرے پیچھے کیوں لگایا ہے۔ جب کہ واٹر پاور والے جانتے ہیں کہ ان کی انتہائی طاقتور اور با وسائل تنظیمیں بھی میرا راستہ نہیں روک سکیں۔ اور پھر تمہارے شوہر کی کال آ گئی۔ چنانچہ میں نے تمہارے شوہر کو یہاں بلوایا۔ اور پھر اس کی ڈائری سے یہ مسئلہ حل ہوا کہ تمہارا شوہر تمہارا ایجنٹ ہے اس سے کسی ڈاگ بل کے ذریعے میرے قتل کا معاہدہ تمہاری طرف سے کیا ہے۔ اس کی ڈائری میں ڈاگ بل کے سامنے بریکٹ میں "جی" کا حرف مجھے کھٹک رہا تھا۔ لیکن پھر میں تم سے اس لئے باتیں کرتا رہا تاکہ اس کی کھٹک دور ہو سکے۔ اور اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ گیری ہی ڈاگ بل ہے اور بحیثیت ڈاگ بل اس کی اتنی اہمیت واٹر پاور میں ضرور ہے کہ یہ واٹر پاور کے چیف کو مجبور کر کے تمہارے نام پر پچاس لاکھ ڈالر وصول کر سکتا ہے۔ اور اب تمہاری حیثیت میری نظروں میں ثانوی ہو چکی ہے۔ اس لئے تم تو چھٹی کرو۔ باقی رہا یہ گیری۔ اس سے میں خود ہی معلومات حاصل کر لوں گا" ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں اس طرح بات کرتے ہوئے کہا جیسے وہ کسی مذاکرے کا میزبان ہو اور مذاکرے کا وقت ختم ہونے پر ساری گفتگو کا لب لباب بیان کر رہا ہو۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ریوالور باہر نکال لیا۔ اس کے چہرے پر یک لخت

انتہائی سرد مہری اور سفاکی ابھر آئی تھی۔

"رکو۔ رک جاؤ۔ مت مارو ہیولا کو۔ میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ واٹر پاور کا چیف میرا سوتیلا باپ ہے۔ میں ایکریمیا میں ڈاگ بل کے نام سے اس کے مفادات کو خفیہ طور پر چیک کرتا ہوں لیکن عملی طور پر میں نے کبھی واٹر پاور کے ساتھ تعلق سامنے نہیں آنے دیا۔ تمہاری وجہ سے جب اس کا اہم آدمی جان بنزے ہلاک ہوا تو اس نے مجھے کال کیا کہ میں اب جان بنزے کی جگہ سنبھال لوں۔ اس پر جب تمہارا نام سامنے آیا تو مجھے ہیولا کا سارا پس منظر یاد آ گیا۔ چنانچہ میں نے اسے مجبور کر دیا کہ وہ گولڈن فاکس کو ہائر کرے۔ مجھے یقین تھا کہ اس طرح ہیولا اس کی نظروں میں اہمیت حاصل کر لے گی۔ میرے سوتیلے باپ کو میری ہیولا سے شادی پر شدید اختلاف تھا۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس نے مجھ سے سوائے کاروباری تعلقات کے باقی تمام تعلقات ختم کر دیئے تھے۔ لیکن وہ ہیولا کے متعلق صرف اتنا جانتا ہے کہ ہیولا ایکریمین ٹائمز کی چیف کرائم رپورٹر ہے۔ اُسے یہ معلوم نہ تھا۔ کہ ہیولا ہی دراصل گولڈن فاکس ہے۔ اور کرائم رپورٹری کی وجہ سے ہی اُسے اختلاف تھا۔ اس کے نقطہ نظر سے کرائم رپورٹر ٹائپ کے لوگ مجرموں اور مجرم تنظیموں کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔ وہ یقیناً ہیولا کا خاتمہ کرا دیتا۔ لیکن میری وجہ سے وہ خاموش رہا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میں ہیولا سے انتہائی شدید محبت کرتا ہوں۔ بالکل کسی مشرقی آدمی کی طرح۔ چنانچہ میں نے یہ گیم کھیلی کہ اگر ہیولا تمہیں قتل کر دیتی ہے۔ تو اس طرح نہ صرف میرا باپ ہیولا کو بطور میری بیوی قبول کرتے ہوئے میری سابقہ مراعات بھی بحال کر دے گا بلکہ ہم اس سے اس مشن کے چکر میں بھاری رقم بھی وصول کر لیں گے۔ اور دوسری بات یہ کہ ہیولا بھی اپنا انتقام پورا کر لے گی۔ اور مجھے یقین تھا کہ ہیولا نہ صرف تمہیں تلاش بھی کر لے گی بلکہ وہ تمہیں فوراً قتل بھی کر دے گی۔ لیکن اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ تم میرے اور ہیولا دونوں کے تصور سے کہیں زیادہ اونچے آدمی ہو۔ یہ میری حماقت تھی کہ میں نے ہیولا کو اس آگ میں جھونک دیا"

گیری نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

اور ہیولا اس طرح حیرت سے گیری کو دیکھ رہی تھی۔ جیسے اُسے یقین نہ آ رہا ہو کہ اس کے ساتھ بیٹھا آدمی واقعی اس کا شوہر گیری ہے۔

"تو ــــ تو تم ڈاگ بل ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ مجھے تو آج تک تم نے اس کا احساس کبھی نہ ہونے دیا" ــــ ہیولا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں جرائم کی اس خوفناک آگ میں نہ جھونکنا چاہتا تھا ہیولا۔ پیشہ ورقاتلہ صرف تمہارا انفرادی مسئلہ تھا۔ اور وہ بھی صرف اس لئے کہ تمہارے اندر انتقام کی آگ بھڑک رہی تھی۔ لیکن اس قدر بڑی تنظیم سے تمہاری مستقل وابستگی مجھے پسند نہ تھی" ــــ گیری نے ہونٹ کاٹتے ہوئے جواب دیا۔

"ویری گڈ ــــ میرا اندازہ درست نکلا کہ لیلیٰ مجنوں ایک

SCANNED BY JAMSHED

دوسرے کی محبت میں میرا کام کر دیں گے۔ بہرحال اب جب کہ یہ بات طے ہو گئی کہ مسٹر گیری ہی ڈاک بل ہیں تو اب آخری مسئلہ پیش کرتا ہوں، اور یہ پہلے بتا دوں کہ مجھے تم جیسی چھوٹی مچھلیوں کے شکار سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ اس لئے اگر مسٹر ڈاک بل اس آخری مسئلے میں میرے ساتھ تعاون کریں تو میرا وعدہ ہے کہ تم دونوں کو زندہ چھوڑ دیا جائے گا۔ ورنہ بیولا جانتی ہے کہ جوانا اپنے دوست جان کارلو کی موت کا انتقام لینے کے لئے بے چین ہے۔ اور میں نہیں چاہتا کہ لیلیٰ کی موت کے بعد بے چارہ مجنوں صحراؤں کی خاک چھانتا پھرے اس لئے یہی ہو سکتا ہے کہ تم دونوں کی روحوں کو اکٹھا ہی آگے سپلائی کر دیا جائے" ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"بیولا کو کچھ مت کہو۔ مجھے بتاؤ کہ تم کیا چاہتے ہو" ——— گیری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"دیکھو۔ اس ڈائری میں گریٹ بال کے ایک محفوظ راستے کا نقشہ بنا ہوا ہے۔ اور نیچے کچھ اشارات بھی دیئے ہیں اور ساتھ ہی ڈاک بل کا نام بھی درج ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ڈاک بل اس راستے سے بخوبی واقف ہے۔ مجھے اس راستے کی مکمل تفصیلات چاہئیں۔ میں یہ نقشہ تمہیں نہیں دکھاؤں گا بلکہ اپنے سامنے رکھوں گا تاکہ تم جو کچھ بتاؤ میں اسے اس نقشے کو دیکھ کر چیک کر سکوں" ——— عمران نے جیب سے جان بینزے کی ذاتی ڈائری نکال کر اسے کھولا اور اپنے سامنے رکھ لیا۔

SCANNED BY ٣ JAMSHED

"یہ کس کی ڈائری ہے۔ کس نے بنایا ہے یہ نقشہ" ——— گیری نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"جان بینزے نے" ——— عمران نے جواب دیا۔

اور گیری کے ہونٹ اس قدر سختی سے بھنچ گئے کہ جیسے اسے جان بینزے پر انتہائی شدید غصہ آ رہا ہو۔

"غصہ کھانے کی ضرورت نہیں ہے مسٹر ڈاک بل۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ اب تک میں نے تمہارے اور تمہاری بیوی سے باتوں میں وقت اس لئے ضائع کیا ہے کہ مجھے پوری طرح یقین نہ تھا کہ تم واقعی ڈاک بل ہو۔ میں یہی بات کنفرم کرانا چاہتا تھا۔ لیکن اب کنفرمیشن کے بعد وقت ضائع کرنے کی اجازت نہیں دوں گا" عمران نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"اگر میں کہوں کہ مجھے اس راستے کا علم نہیں ہے تو" ——— گیری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تمہارے سر والا فارمولا مجھے خود ہی راستے پر لے جائے گا۔ جوزف اور جوانا دونوں تیار ہو جاؤ۔ اب میں صرف اشارہ کروں گا۔ اس کے بعد یہ لیلیٰ مجنوں ختم ہو جانے چاہئیں" ——— عمران نے انتہائی سرد مہر لہجے میں جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مم ——— مم ——— بتاتا ہوں۔ پلیز بیولا کو کچھ نہ کہو" ——— گیری نے بری طرح گھبراتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے گریٹ بال کے محفوظ راستے کی تفصیلات بتانی شروع کر دیں۔

"لیکن میں یہ بتا دوں کہ چیف نے یہ راستہ بند کر دیا ہے۔ اس لئے اب یہ راستہ تمہارے لئے بے کار ہے۔ جہاں تک میرا تعلق ہے صرف ہمیں الرٹ کرنے کے لئے یہ شرط لگائی ہے" ۔۔۔۔ گیری نے راستے کی تفصیلات بتلاتے ہوئے کہا۔

"اور کے۔ نقشے کے مطابق تم نے صحیح راستہ بتایا ہے راستے کو تو کسی حد تک میں خود بھی سمجھ گیا تھا لیکن صرف چند پوائنٹس وضاحت طلب تھے۔ بہرحال تمہارا شکریہ۔ اب بند راستے کھلوانا میرا اپنا کام ہے" ۔۔۔۔ عمران نے ڈائری جیب میں ڈال کر صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر۔ اگر آپ نے انہیں زندہ چھوڑ دیا تو یہ لازماً اس چیف کو اطلاع دے دیں گے" ۔۔۔۔ جوانا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"دیتے رہیں۔ مجھے کیا فرق پڑتا ہے۔ الٹا اچھا ہے۔ ان کے اطلاع دینے سے چیف اور زیادہ محتاط ہو جائے گا۔ اور زیادہ احتیاط کرنے والے ہی کسی نہ کسی کھڑکی کی چٹخنی چڑھانا بھول جاتے ہیں۔ اور یہی کھڑکی ہی داخلے کا اصل راستہ بن جاتی ہے۔ آؤ میرے ساتھ۔ اب یہ خود ہی اپنے آپ کو کھول لیں گے تو باہر جا سکیں گے ورنہ یہیں بھوک پیاس سے تڑپ کر مر جائیں گے" ۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔ اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"نہیں نہیں۔ کم از کم ہمیں کھول تو دو" ۔۔۔۔ گیری نے گھبرائے ہوئے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"تم سے تمہاری بیوی زیادہ ہوشیار ہے۔ وہ اپنی کلائیاں کھول چکی ہے۔ اس لئے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے" ۔۔۔۔ عمران نے دروازے کے قریب مڑ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر کمرے سے باہر نکل آیا۔ جوزف اور جوانا بھی اس کے پیچھے ہی کمرے سے باہر آگئے۔

"کیا واقعی آپ انہیں زندہ چھوڑ دیں گے" ۔۔۔۔ راہداری کراس کر کے برآمدے میں پہنچتے ہی جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ اس وقت تک جب تک یہ ڈاگ بل اپنے باپ کو ٹرانسمیٹر کال نہیں کر لیتا۔ اس ٹرانسمیٹر فریکونسی سے میں اس چیف باس کے اڈے کا محل وقوع معلوم کرنا چاہتا ہوں" ۔۔۔۔ عمران نے پھاٹک کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور جوانا نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے اسے اب عمران کی اس گہری چال کی سمجھ آئی ہو۔

SCANNED BY JAMSHED

ایک ہال نما کمرے کی دیواروں کے ساتھ عجیب و غریب ساخت کی مشینیں نصب کی جا رہی تھیں۔ ہال میں سفید گون پہنے ہوئے تقریباً تیس افراد ان مشینوں کی فٹنگ اور ایڈجسٹمنٹ میں مصروف تھے۔ کمرے کی دیواریں فرش اور چھت کسی ایسی دھات سے بنی ہوئی تھیں کہ جو سونے کی طرح چمکدار تھی۔ کمرے کی سونے کی طرح چمکتی ہوئی چھت کے درمیان ایک دائرہ سا بنا ہوا تھا جس میں سے تیز روشنی پھوٹ رہی تھی۔ اور اس تیز روشنی کی وجہ سے پورا کمرہ واقعی اس طرح جگمگا رہا تھا جیسے خالص سونے سے بنایا گیا ہو ایک طرف کونے میں شفاف شیشے کی پارٹیشن سے ایک بڑا سا کمرہ بنا ہوا تھا۔ جس کے درمیان ایک میز کے پیچھے ایک درمیانے جسم اور درمیانے قد کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا سر بالوں سے قطعی بے نیاز تھا۔ اور شیشے میں سے جھلکنے والی زرد روشنی اس کے سر پہ اس پڑ رہی تھی کہ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے اس کا سر بھی ٹھوس سونے سے بنا ہوا ہو۔ وہ میز پہ رکھی ہوئی ایک مستطیل مشین پہ جھکا ہوا تھا۔ مشین پہ بے شمار بلب جل بجھ رہے تھے۔ اور کئی ڈائلوں میں موجود مختلف رنگوں کی سوئیاں مسلسل آگے پیچھے حرکت کر رہی تھیں۔ کہ اچانک مشین کی سائیڈ میں پڑے ہوئے ایک بڑے سے باکس میں سے ٹوں ٹوں کی تیز آواز گونج اٹھی۔ اور مشین پہ جھکا ہوا آدمی چونک کر سیدھا ہوا اور پھر اس نے اس باکس پہ لگے ہوئے ایک بٹن کو پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ چیف باس کالنگ اوور" ____ باکس میں سے چیف کی تیز آواز سنائی دی۔

"یس باس ____ ڈوچے اٹنڈنگ اوور" ____ اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ڈوچے۔ عمران ایکریمیا سے زندہ بچ کر نکل جانے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ اور اب وہ لازماً گریٹ بال کو تباہ کرنے کے لئے انتہائی تیز رفتاری سے کام کرے گا۔ کیا تم پوری طرح ہوشیار ہو اوور" چیف باس نے تیز لہجے میں کہا۔

"زندہ بچ کر نکل گیا ہے۔ ایکریمیا سے۔ کیا مطلب باس۔ آپ نے تو بتایا تھا کہ وہ پاکیشیا میں ہے اور بانٹو اسے قتل کرنے گیا ہوا ہے اوور" ____ ڈوچے کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔

"اوہ۔ تمہیں بعد کے حالات کا علم نہیں ہے۔ بانٹو عمران کو قتل کرنے کی بجائے اس کے ہتھے چڑھ گیا۔ اور عمران نے بانٹو سے

معلومات حاصل کیں اور پھر وہ دو حبشیوں کے ساتھ یہاں ایکریمیا پہنچ گیا۔ اس کا ٹارگٹ جان بینرے تھا۔ جو کہ ایکریمیا میں واٹر یارڈ کا انچارج تھا۔ اور اسی حیثیت سے وہ گریٹ بال کا محفوظ راستہ جانتا بھی تھا اور یہاں کی مخصوص میٹنگز میں بھی شریک ہوتا رہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ جان بینرے تک پہنچتا مجھے اطلاع مل گئی اور مجھے مجبوراً جان بینرے کو ہلاک کرنا پڑا۔ اس کے بعد میں نے ایکریمیا کی مشہور پیشہ ور قاتلہ گولڈن فاکس کو عمران کے پیچھے لگا دیا۔ گولڈن فاکس کی اس معاملے میں بے حد شہرت تھی۔ اور دوسری طرف اس کا کوئی تعلق واٹر یارڈ سے نہ تھا۔ اس لئے میں اس سے دو فائدے حاصل کرنا چاہتا تھا۔ کہ اگر گولڈن فاکس عمران کو قتل کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے تب بھی ٹھیک ورنہ عمران لازماً اس گولڈن فاکس کے چکر میں پڑ کر بری طرح الجھ جائے گا۔ اور اس طرح وہ واٹر یارڈ کی بجائے کسی اور لائن پر چل نکلے گا۔ اس طرح کسی بھی وقت اس کا شکار آسانی سے کیا جا سکتا تھا۔ لیکن جس ایجنٹ کے ذریعے گولڈن فاکس سے رابطہ قائم کیا گیا۔ اس نے مجھے ابھی اطلاع دی ہے کہ گولڈن فاکس نے اسے اس وقت ٹریس کیا جب وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک چارٹرڈ جیٹ جہاز کے ذریعے ایکریمیا سے واپس پاکیشیا روانہ ہو چکا تھا اور اس کی روانگی کو بھی ایک گھنٹے سے زیادہ گزر چکا تھا۔ اس طرح گولڈن فاکس والا مشن ادھورا رہ گیا۔ یقیناً جان بینرے کے قتل کے بعد چونکہ عمران کے پاس آگے بڑھنے کے لئے کوئی کلیو نہ رہا تھا اس لئے وہ واپس چلا گیا۔ ہمارے پاس چونکہ اس کا کوئی واضح

SCANNED BY JAMSHED

پتہ اور ٹھکانہ موجود نہ تھا۔ اس لئے ظاہر ہے اتنے گنجان شہر میں اس کی تلاش بے حد مشکل کام تھا لیکن اس کے باوجود گولڈن فاکس اسے ٹریس کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ لیکن وہ پہلے ہی جا چکا تھا اوور"۔۔۔ چیف باس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا اس گولڈن فاکس نے کوئی ثبوت بھی دیا کہ واقعی وہ عمران ایکریمیا سے جا چکا تھا اوور"۔۔۔ ڈوچے نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تمہارے ذہن میں جو بات ہے وہ میں بھی سمجھتا ہوں۔ میں نے پوری تسلی کر لی ہے۔ واقعی ایسا ہی ہوا ہے اوور"۔۔۔ چیف باس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ میں نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ اس کی موت ڈوچے کے ہاتھ سے مقدر ہو چکی ہے اوور"۔۔۔ ڈوچے نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"یہ عمران ہماری توقع سے بھی کہیں زیادہ ہی چالاک اور شاطر ثابت ہو رہا ہے ڈوچے۔ اور تم جانتے ہو کہ گریٹ بال پوری دنیا کے یہودیوں کے لئے کس قدر اہم ترین پراجیکٹ ہے۔ اسرائیل کے صدر تک اس سلسلے میں تشویش میں مبتلا ہیں۔ اگر یہ تباہ ہو گیا تو یوں سمجھو کہ پوری دنیا کے یہودی تباہ ہو جائیں گے۔ اس لئے اسے ہر قیمت پر بچانا ہے۔ ہر قیمت پر اوور"۔۔۔ چیف باس نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں اس کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھتا ہوں باس۔ آپ قطعاً فکر

SCANNED BY JAMSHED

نہ کریں۔ گریٹ بال ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر ہے۔ یہ عمران کا مقبرہ تو بن سکتا ہے تباہ نہیں ہو سکتا۔ ویسے بھی اب اس کا موونگ سسٹم مکمل ہو چکا ہے۔ اس لئے بھی اب خطرے کی صورت میں یہ اپنی جگہ سے موو بھی کر سکتا ہے اوور" ـــــ ڈوچے نے جواب دیا۔

"کیا ـــــ کیا کہہ رہے ہو۔ موونگ سسٹم مکمل ہو چکا ہے، جب کہ پہلے تو یہی طے ہوا تھا کہ یہ سسٹم سب سے آخر میں مکمل کیا جائے گا۔ تاکہ اسے موو کر کے صحیح ٹارگٹ پر لے جایا جائے اور پھر مشن مکمل کر لیا جائے۔ کیا اس کا مطلب ہے کہ اس کا فائرنگ سسٹم بھی مکمل ہو چکا ہے اوور" ـــــ چیف باس نے حلق کے بل چیختے ہوئے پوچھا۔

"فائرنگ سسٹم بھی مکمل کیا جا رہا ہے۔ اسے زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ اور چاہیے۔ آپ کی پہلی کال ملنے کے بعد میں نے سارا زور اس کے موونگ سسٹم کی تکمیل پر لگا دیا تھا۔ کیونکہ میں عمران کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ بانٹو وغیرہ کے بس کا روگ نہ تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ وہ لازماً یہاں کا رخ کرے گا۔ اور اسے ڈاج دینے کے لئے موونگ سسٹم ہمارے لئے بہترین تحفظ فراہم کر سکتا تھا۔ بانٹو کی وجہ سے مجھے اتنا موقع ضرور مل گیا ہے کہ میں نے دن رات ایک کر کے موونگ سسٹم پہلے ہی مکمل کر لیا ہے ویسے اگر ایک ہفتہ تک عمران ادھر کا رخ نہ کرے تو گریٹ بال ہر لحاظ سے مکمل ہو جائے گا اور ہم اس کے آنے سے قبل ہی اپنا مشن مکمل کر لیں گے اوور" ـــــ ڈوچے نے جواب دیا۔

"اوہ ـــــ ویری گڈ ڈوچے۔ تم نے واقعی اپنی بے مثال ذہانت کا مظاہرہ کیا ہے۔ سنو۔ عمران کو جزیرہ ڈاکر کا بھی علم ہے۔ اور وہ لازماً گریٹ بال کو تلاش کرنے کے لئے اس جزیرے کا ہی رخ کرے گا۔ میں فوری طور پر جزیرہ ڈاکر پر سپیشل گروپ کی ایک پوری ٹیم مع ضروری اسلحے اور آبدوزوں کے وہاں بھیج دیتا ہوں۔ یہ لوگ چند گھنٹوں میں وہاں پہنچ کر سچوئیشن سنبھال لیں گے۔ تم ایسا کرو کہ گریٹ بال کو موو کرتے ہوئے وہاں سے دور ایسی جگہ لے جاؤ جہاں کا عمران اندازہ بھی نہ کر سکے۔ اس طرح عمران وہاں ڈاکر میں ہی الجھا رہے گا۔ اور تمہیں فائرنگ سسٹم مکمل کرنے کے لئے آسانی سے ایک ہفتہ مل جائے گا اوور" ـــــ چیف باس نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"ویری گڈ پلاننگ باس۔ اس طرح گریٹ بال ہر لحاظ سے محفوظ بھی رہے گا اور ہم اپنا عظیم مشن بھی مکمل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور اگر یہ مشن مکمل ہو گیا تو پھر عمران کیا اس کے ساتھ کروڑوں مسلمان اپنے ممالک سمیت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سمندر میں غرق ہو جائیں گے اوور" ـــــ ڈوچے نے بھی انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ پھر یہ طے ہو گیا میں ابھی ایکشن گروپ کو ڈاکر جزیرے بھیجنے کے انتظامات کرتا ہوں۔ تم گریٹ بال کو کہاں لے جاؤ گے اوور" ـــــ چیف باس نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"باس میرا خیال ہے بحر ہند میں کوئی جزیرے کو نیا اڈہ بنایا جائے۔ کیونکہ یہ جزیرہ بحیرہ عرب میں واقع ہے اور ڈاکر جزیرے سے کافی دور

بھی ہے اور یہ جزیرہ ویران بھی ہے۔ اور اس پر ڈاکر کی طرح انتہائی گھنے
جنگلات بھی موجود ہیں۔ اور یہاں چشمے بھی ہیں۔ پھر یہاں بحر ہند کی گہرائی
بھی اس قدر ہے کہ گریٹ بال اس کی تہہ میں آسانی سے چھپ
بھی جائے گا۔ اور اس جزیرے کی وجہ سے تازہ آکسیجن اور صاف
پانی بھی ہماری مطلوبہ مقدار میں مہیا ہوتا رہے گا۔ کیونکہ آپ کو
تو علم ہے کہ فائرنگ سیکشن کی تکمیل کے لئے بے پناہ مقدار
میں زمینی پانی کی بھی ضرورت رہتی ہے۔ اور سب سے بڑی بات
یہ ہے کہ ڈاکر سے کوکوز تک کوئی اور جزیرہ وغیرہ بھی موجود نہیں
ہے۔ اس لئے گریٹ بال کی موونگ میں بھی کوئی رکاوٹ پیدا
نہیں ہوگی اوور"۔۔۔۔ ڈوچے نے جواب دیا۔

"اوہ۔ ویری گڈ پلاننگ۔ یہ سپاٹ بالکل ٹھیک رہے گا۔
تم ایسا کرو کہ سب کام بند کر کے فوری یہاں سے روانہ ہو جاؤ۔
تاکہ جلد از جلد کوکوز پہنچ سکو۔ کیونکہ وہاں پانی اور آکسیجن کی ایڈجسٹمنٹ
کے لئے بھی تمہیں کافی وقت چاہئے اور میں نہیں چاہتا کہ گریٹ
بال کی مکمل تکمیل میں غیر ضروری طور پر وقت ضائع ہو جائے پوری
دنیا کے یہودی اس کی تکمیل کے لئے ایک ایک لمحہ گن گن کر گزار
رہے ہیں اوور"۔۔۔۔ چیف باس نے کہا۔

"یس باس۔ میں ابھی کام شروع کر دیتا ہوں۔ زیادہ سے زیادہ
چوبیس گھنٹوں کے اندر ہم کوکوز پہنچ جائیں گے اوور"۔۔۔ ڈوچے
نے کہا۔ اور چیف باس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔
ڈوچے نے ایک طویل سانس لے کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر سائیڈ

SCANNED BY JAMSHED

ے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر وہ گریٹ بال کو کوکوز جزیرے
ب فوری طور پر موو کرنے کے احکامات دینے میں مصروف ہو گیا۔

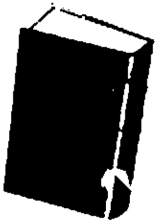

عظیم الجثہ شارک مچھلی کی شکل کی جدید ترین آبدوز خاصی
تیز رفتاری سے سمندر کی کافی گہرائی میں حرکت کرتی ہوئی آگے
بڑھی جا رہی تھی۔ آبدوز کو شارک مچھلی کے روپ میں لے آنے کا
کام عمران نے اپنی خصوصی ہدایات کے تحت کرایا تھا۔ اور چونکہ
اس خصوصی انتظامات کے لئے کافی وقت چاہئے تھا۔ اس لئے عمران
کو ڈاکر جزیرے سے تک جانے میں کافی وقت لگ گیا تھا۔ اور
انہی انتظامات کے لئے وقفے کے دوران وہ ایکریمیا کا چکر لگا آیا
تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ سمندر کے اندر ایکریمیا اور روسیاہ کی
انتہائی جدید آبدوزیں مسلسل حرکت میں رہتی تھیں۔ اس لئے عمران
نے خاص طور پر اس آبدوز کو شارک مچھلی کا روپ دیا تھا۔ گو پہلے پہل

SCANNED BY JAMSHED

تو پاکیشیا کے نیول انجینئرز نے اسے ناممکن قرار دے دیا تھا۔ لیکن پھر عمران نے جب ان کے ساتھ اس مخصوص ڈیزائن کو پوری تفصیل سے ڈسکس کیا تو انجینئرز کسی حد تک اسے تسلیم کر گئے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ عمران کو بھی اپنے ڈیزائن میں خاصی ترامیم کرنی پڑیں۔ کیونکہ اس کے ٹارگٹ گریٹ بال پر حملے کے لئے سمندر کے اندر وہاں کے مخصوص حالات سے وہ زیادہ تفصیل سے واقف نہ تھا۔ اس کام کے لئے اس نے شوگران کے انتہائی ماہر نیول انجینئر کو بھی باقاعدہ حکومت کے ذریعے پاکیشیا بلوا لیا تھا۔ اور پھر ان کے مشورے بھی اس کے بے حد کام آئے تھے۔ عمران نے نہ صرف آبدوز کے بیرونی ڈیزائن کو تبدیل کر کے اسے شارک مچھلی کا روپ دیا تھا۔ بلکہ اس کے اندر ایسے مخصوص آلات اور اسلحہ بھی نصب کرایا تھا جس کے ذریعے وہ اس ـــــ گریٹ بال پر مؤثر حملہ کرنے کے قابل ہو سکتا تھا۔ اس کے لئے سب سے بڑی الجھن یہ تھی کہ اسے یہ معلوم نہ تھا کہ گریٹ بال کا ڈھانچہ کس دھات سے بنایا گیا ہے۔ کہ وہ مسلسل سمندر کے اندر رہنے کے باوجود کام کرے گا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اسے گریٹ بال کے اندر موجود سسٹم اور حفاظتی آلات کے بارے میں بھی قطعی علم نہ تھا۔ بہرحال اس نے اپنے اندازوں کی بنا پر اس پر حملے کے لئے مخصوص آلات اور خوفناک اسلحہ آبدوز میں نصب کرایا تھا۔ اس آبدوز کا کوڈ نام فش سب میرین رکھا گیا تھا۔ اور اس کا مخفف الف۔ ایس تھا۔ جو عام استعمال ...تھا۔

الف۔ ایس میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے علاوہ ...ے کے آٹھ افراد بھی موجود تھے۔ جو اپنی اپنی فیلڈ کے ماہر ترین آدمی ...ے۔ آبدوز کا کیپٹن ناصر علی تھا۔ جو پاکیشیا نیوی میں سب سے ...نیئر، تجربہ کار اور ماہر ترین آدمی تھا۔ وہ ادھیڑ عمر آدمی تھا۔ جس کی ...خ پیشانی اور چمکتی ہوئی آنکھیں اس کی بے پناہ ذہانت کا پتہ ...تی تھیں۔

اس وقت بھی کیپٹن کے مخصوص کمرے میں کیپٹن ناصر کے ساتھ ...ران بیٹھا ہوا تھا۔ ان دونوں کے درمیان ایک بحری نقشہ کھلا ہوا ...تھا۔ اور وہ دونوں اس پر جھکے ہوئے تھے۔

"یہ راستہ کسی طرح بھی محفوظ تو نہیں کہلایا جا سکتا عمران صاحب۔ ...س راستے پر سمندر کے اندر انتہائی تیز روئیں چلتی رہتی ہیں۔ بلکہ خاص طور پر اس پوائنٹ پر تو صورت حال اور بھی زیادہ مخدوش ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس پوائنٹ پر قدرتی طور پر سرد اور گرم روئیں ایک دوسرے کو مخالف سمتوں میں کاٹتی ہوئی گزرتی ہیں۔ اس لئے یہ بیس کلومیٹر کا علاقہ انتہائی ہولناک طوفانوں کی زد میں رہتا ہے" کیپٹن ناصر نے نقشے پر ایک جگہ پنسل رکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کیپٹن ناصر۔ اور یہی بات اس کے محفوظ ہونے کی دلیل بھی ہے۔ اس راستے سے چونکہ کسی کے کراس کرنے کی توقع نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ادھر حفاظتی انتظامات بھی نہ کئے گئے ہوں گے" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"لیکن عمران صاحب۔ کم از کم میں آبدوز اس راستے سے نہیں لے جا سکتا۔ کیونکہ کسی بھی لمحے آبدوز کے پرخچے اڑ جانے کا خطرہ ہے۔ کیونکہ صرف رووں کی کراسنگ کا ہی مسئلہ نہیں ہے۔ یہاں سمندر کی تہہ میں قدرتی طور پر نوکیلی چٹانوں کا ایک طویل سلسلہ بھی موجود ہے اس لئے یہاں طوفان ہولناک صورت اختیار کر لیتا ہے"۔۔۔ کیپٹن ناصر نے بڑے حتمی لہجے میں کہا۔

"طوفان کا اصل زور سطح سے کتنی گہرائی پر ہوتا ہے۔ اور ان نوکیلی چٹانوں کی زیادہ سے زیادہ بلندی کتنی ہے"۔۔۔ عمران نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"سمندر کی تہہ سے لے کر تقریباً سطح سمندر تک مسلسل اور خوف ناک طوفان موجود رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بین الاقوامی طور پر اس روٹ کو ہر قسم کے بحری ویسلز کے لئے سیلڈ کر دیا گیا ہے۔ ہم کسی صورت بھی یہاں سے نہیں گزر سکتے۔ ہمیں لازماً محفوظ راستے سے گزرنا ہو گا"۔۔۔ کیپٹن ناصر نے جواب دیا۔

"تاکہ ایس۔ اے تارپیڈو ایک لمحے میں آبدوز کے پرخچے اڑا دے۔ کیپٹن ناصر ہم تفریح کے لئے نہیں جا رہے۔ ایک ایسے مشن پر جا رہے ہیں جہاں موت ہمارے سامنے اور زندگی ہمارے عقب میں رہے گی"۔۔۔ عمران کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا۔

"ایس۔ اے تارپیڈو۔۔۔ کک۔۔۔ کک۔۔۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔۔۔ کیپٹن ناصر کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔

"جی کیپٹن ناصر۔ جو لوگ سمندر کے اندر اس قدر جدید فائرنگ سنٹر بنا رہے ہوں اور جو بحیرہ عرب کے پانی کو یک لخت کسی نوالے کی طرح آسمان کی بلندیوں پر پہنچا دینے کا عزم رکھتے ہوں۔ وہ لکڑی کی کشتیوں پر پھولوں کے ہار لئے ہمارے استقبال کے لئے نہ کھڑے ہوں گے۔ ہمیں موت کا سمندر عبور کر کے ہی ان تک پہنچنا ہو گا۔ میرا خیال تھا کہ ایڈمرل صاحب نے آپ کو اس مشن کے بارے میں بریف کر دیا ہو گا۔ لیکن میرا خیال ہے ایسا نہیں ہوا"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو صرف اتنا بتایا گیا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ایک انتہائی اہم مشن پر ڈاکر جزیرے تک جا رہی ہے اور مجھے سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کے نمائندہ خصوصی علی عمران کی تمام ہدایات اور احکامات پر مکمل عملدرآمد کرنا ہے"۔۔۔ کیپٹن ناصر نے جواب دیا۔ اس کی آنکھوں میں ابھی تک سپر اٹامک تارپیڈو کی دہشت نمایاں تھی۔ کیونکہ یہ تارپیڈو واقعی اس قدر جدید آبدوز کے ایک لمحے میں مکمل طور پر پرخچے اڑا سکتا تھا۔ اور اس میں کوبرا میزائل کی طرح کی خصوصیت بھی تھی کہ یہ ایک بار فائر کر دیا جائے تو یہ اپنے شکار کو سمندر کے اندر ہر صورت میں تلاش کر لیتا تھا۔ اس لئے ایس۔ اے تارپیڈو سے بچ نکلنا ایک لحاظ سے ناممکن سمجھا جاتا تھا۔

"بہرحال میں نے آپ کو پوزیشن بتا دی ہے۔ اب بھی وقت ہے اگر آپ یا آپ کے عملے کا کوئی آدمی یا سارے۔ اگر واپس

جانا چاہیں تو میری طرف سے اجازت ہے۔ کیونکہ ہم جس مشن پر جا رہے ہیں وہ موت کا مشن ہے۔ ہم دنیا کے اربوں مسلمانوں کو موت اور کم از کم چھ سات عظیم مسلم ممالک کو مکمل تباہی سے بچانے کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ لے کر جا رہے ہیں۔ ہماری زندہ واپسی کا امکان صرف چند فیصد ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے پرعزم لہجے میں کہا۔

"اربوں مسلمانوں کی موت اور چھ سات ممالک کی تباہی۔ گگ گگ۔۔۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔۔۔ کیپٹن ناصر کا چہرہ ہلدی سے بھی زیادہ زرد پڑ گیا تھا۔

"یہودیوں کے لئے سب کچھ ممکن ہے۔ ان کی تو زندگی کا مقصد ہی مسلمانوں کا خاتمہ ہے۔ میں آپ کو مختصر سی تفصیل بتا دیتا ہوں" عمران نے کہا اور پھر اس نے بتایا کہ یہ لوگ کس طرح سمندر کے اندر ایک فائرنگ سنٹر بنا کر جسے یہ گریٹ بال کہتے ہیں بحیرہ عرب کے اوپر موجود ہوا کے دباؤ کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ سمندر کا پانی اس طرح آسمان کی طرف اٹھ جائے گا جیسے آتش فشاں پہاڑ سے لاوا نکلتا ہے۔ اور نجانے یہ بلندی کہاں تک ہو۔ اور اس کے بعد ظاہر ہے پانی پھیلے گا اور اس خوفناک سمندری ریلے نے چھ سات مسلم ممالک اور اس میں رہنے والے اربوں مسلمانوں کو پلک جھپکنے میں ختم کر دینا ہے۔ اور ہمارے پاس یہ اطلاعات موجود ہیں کہ یہ گریٹ بال ڈاکر جزیرے کے قریب سمندر کی تہہ میں موجود ہے اور مکمل ہونے والا ہے"۔

SCANNED BY JAMSHED

عمران نے کہا۔

اور کیپٹن ناصر کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھٹ کر کانوں تک پھیلتی چلی گئیں۔ اس کے جسم نے مسلسل جھرجھریاں لینی شروع کر دیں۔

"اوہ اوہ۔ اس قدر خوفناک منصوبہ۔ اوہ اس قدر خوفناک تباہی۔ اوہ۔ اس کا تو کوئی تصور تک نہیں کر سکتا۔ عمران صاحب آپ لوگ تو عظیم ہیں جو یہودیوں کے اس خوفناک مشن کو ختم کرنے کے لئے جا رہے ہیں۔ آپ تو پوجے جانے کے قابل ہیں۔ مجھے اب یقین ہو گیا ہے کہ یہ واقعی ڈیتھ مشن ہے۔ لیکن یہ وہ ڈیتھ نہیں ہے جو آرام دہ بستر پر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر آتی ہے۔ یہ تو انسان کو ہمیشہ کے لئے زندہ کر دینے والی موت ہے۔ میں آپ کے ساتھ جاؤں گا اور اس مقدس مشن میں صرف شرکت ہی میرے لئے سب سے بڑا اعزاز ہے۔ ٹھیک ہے جناب علی عمران میں آپ کے ساتھ چلوں گا اور میرے ساتھی بھی۔ وہ میرے عملے کے لوگ ہیں اور میں انہیں گذشتہ آٹھ سالوں سے جانتا ہوں۔ مجھے مکمل یقین ہے کہ جب میں انہیں اس مشن کے بارے میں بتاؤں گا تو ان کے جذبات کسی طرح بھی مجھ سے کم نہ ہوں گے"۔

کیپٹن ناصر انتہائی جذباتی لہجے میں بول رہا تھا اور نہ صرف اس کا لہجہ انتہائی جذباتی تھا بلکہ وہ عمران کو ایسی نظروں سے بھی دیکھ رہا تھا جیسے کوئی انتہائی عقیدت مند مرید اپنے پیر کو دیکھتا ہے۔

اور عمران اس کی اس کیفیت پر بے اختیار ہنس پڑا۔

SCANNED BY JAMSHED

"تو پھر اب بتلایئے کہ اس راستے کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جیسے آپ حکم کریں۔ اب بہرحال مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اب مسئلہ موت کا نہیں ہے مشن کی تکمیل کا ہے۔ ویسے آپ کہیں تو ایک اور راستہ میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔ اس سے چکر تو لمبا ہو جائے گا لیکن یہ انتہائی محفوظ راستہ ہے۔ اور یہ راستہ صرف میں اپنے تجربے کی وجہ سے بتا رہا ہوں۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ اس راستے کا علم سوائے چند افراد کے اور کسی کو نہیں ہے۔ میں آج سے چار سال قبل ایک خصوصی مشن پر اس طرف گیا تھا۔ لیکن پھر ہمیں وہاں گھیر لیا گیا اور بچ نکلنے کے لئے ہم ہاتھ پیر مارتے ہوئے اس نامعلوم راستے کی طرف نکل گئے۔ اور اس طرح مجھے معلوم ہوا کہ یہ راستہ انتہائی محفوظ بھی ہے اور اس راستے کا علم بھی کسی کو نہیں"۔۔۔۔ کیپٹن ناصر نے کہا۔

"کون سا راستہ ہے۔ ذرا مجھے سمجھایئے"۔۔۔۔ عمران نے نقشے پر جھکتے ہوئے کہا۔

"دیکھیے۔ ہم نے ڈاکر پہنچنا ہے۔ اور یہ ڈاکر خط استوا سے جنوب کی طرف ہے۔ اور اب ہم ڈاکر جانے کے لئے سالدیپ کی جنوبی سائیڈ سے نکل کر جانا چاہتے ہیں۔ لیکن اگر ہم سالدیپ کی شمالی سمت میں چلے جائیں اور کاداجزیروں سے پہلے موڑ کاٹ کر بحر ہند میں داخل ہوتے ہوئے خط جدی کی طرف سیدھے بڑھتے جائیں۔ تو راستے میں ایک ویران لیکن کافی بڑا جزیرہ آجائے گا۔ اسے کوکوز کہتے ہیں۔ اور کوکوز سے جب ہم واپس جنوب کی طرف ترچھے انداز میں اوپر

دوبارہ خط استوا کی طرف جائیں گے تو ہم سیدھے ڈاکر پہنچ جائیں گے۔ اس طرح ہم ہر قسم کے طوفانوں بحری روؤں کے ملاپ اور نوکیلی چٹانوں سے بھی بچ جائیں گے۔ اور یہ راستہ چونکہ بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ نہیں ہے۔ اس لئے اس راستے پر کوئی نہیں چلتا۔ اور نہ ہی اس راستے پر بحری بارودی سرنگوں کا خطرہ ہے۔ بس دو باتیں البتہ ہوں گی ایک تو یہ کہ ہمارا فاصلہ تقریباً دوگنا ہو جائے گا۔ اور دوسری اہم بات یہ ہے کہ کاداسے گھوم کر کوکوز کی طرف جاتے ہوئے ہمیں بے پناہ محتاط رہنا پڑے گا۔ کیونکہ اس راستے پر سمندر کے اندر زیکوگھاس کے بڑے بڑے قطعات موجود ہیں"۔۔۔۔ کیپٹن ناصر نے کہا۔

"زیکوگھاس۔ اوہ۔ وہ تو انتہائی خطرناک ہو سکتی ہے اس میں تو قدرتی مقناطیسی کشش ہوتی ہے وہ تو آبدوز کو کھینچ لے گی۔ اور پھر آبدوز کو نہ اوپر لایا جا سکے گا اور نہ آگے بڑھایا جا سکے گا"۔۔۔۔ عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے اور اس لئے اس راستے کو بین الاقوامی طور پر تسلیم نہیں کیا گیا۔ لیکن میں اس راستے سے چونکہ گزر چکا ہوں۔ اس لئے مجھے اس کی مقناطیسی کشش کی رینج کا پوری طرح علم ہے۔ میں آبدوز کو ہر صورت میں اس رینج سے اوپر رکھوں گا۔ اس طرح ہمیں کوئی پریشانی نہ ہوگی۔ یہ میری ذمہ داری پر چھوڑ دیں"۔۔۔۔ کیپٹن ناصر نے بااعتماد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ مجھے یہ راستہ پسند آیا ہے۔ اس طرح

SCANNED BY JAMSHED

واقعی ہم عین ان کے سروں پر پہنچ جائیں گے اور چونکہ ڈاکر جزیرے کے گرد شارک مچھلیوں کی بہتات ہے۔ اس لئے وہ ہماری آبدوز کو شارک مچھلی ہی سمجھتے رہیں گے۔ ویسے میں نے آبدوز میں اپنا ایجاد کردہ ایسا انٹی ریز سرکٹ بھی نصب کرا دیا ہے، جو مجھے یقین ہے کہ انتہائی جدید ترین چیکنگ اور تباہ کن ریز آل پاسو ریز کو بھی ہماری آبدوز پر اثر انداز نہ ہونے دے گا اور اس وقت تک آل پاسو سے زیادہ جدید ریز ایجاد نہیں ہوئیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"آل پاسو ریز کا انٹی۔ کیا مطلب۔ میرا تو خیال ہے کہ اس کا تو کوئی توڑ ابھی تک ایجاد ہی نہیں ہوا"۔۔۔۔ کیپٹن ناصر اس طرح عمران کو دیکھ کر بول رہا تھا جیسے اُسے عمران کی بات پر ایک فیصد بھی یقین نہ ہو۔

"ہم پاکیشیا والوں میں یہی تو ایک صفت ہے کہ ہم کوئی ایجاد خود کر سکیں یا نہ۔ لیکن کم از کم توڑ ہر ایجاد کا کر لیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ شب بریکنگ بزنس ہمارے ہاں عروج پر ہے۔ اگر دنیا والے ایسے ٹیلی فون ایجاد کرتے ہیں جن میں سکے ڈالے بغیر کال نہیں ہو سکتی۔ اور ایک بار جو سکہ اس میں پڑ جائے پھر اُسے سوائے کمپنی کے مخصوص طریقہ کار کے نکالا نہیں جا سکتا لیکن ہم نے اس کا بھی توڑ تلاش کر لیا ہے اور بڑا ہی کامیاب توڑ ہے۔ میرے ایک واقف کار کی توروزی کا انحصار ہی اسی توڑ پر ہے۔ وہ سارا دن پڑا اینڈتا رہتا ہے شام کو نہا دھو کر شاندار لباس پہن کر عطر پھلیل لگا کر جیب میں دو سکے ڈال کر نکلتا ہے اور پھر ایسے مقامات پر موجود پبلک فون بوتھ پر پہنچتا ہے جہاں کالز بے حد زیادہ ہوتی ہیں۔ اطمینان سے وہ دو سکے ڈال کر ریسیور اٹھاتا ہے۔ اور نمبر ڈائل کرتا ہے۔ اور پھر جیسے ہی ریسیور رکھتا ہے ناٹ کالڈ والے خانے میں سے چھن چھن کرتے بوتھ میں اب تک جمع شدہ سارے سکے باہر نکل آتے ہیں۔ اور وہ ان سکوں سے جیبیں بھر کر اطمینان سے دوسرے فون بوتھ کی طرف بڑھ جاتا ہے۔ اور اس طرح ایک پھیرے کے بعد اس کے کوٹ کی اندر باہر کی ساری جیبیں سکوں سے پُر ہوتی ہیں یہ سارے سکے وہ ایک پرچون کی دکان پر جا کر نوٹوں میں تبدیل کراتا ہے۔ پھر ٹھاٹھ سے کسی اعلیٰ ہوٹل میں کھانا کھاتا ہے۔ انتہائی قیمتی برانڈ کے سگریٹ پیتا ہے۔ اور انگلش دھن میں سیٹی بجاتا ہوا واپس گھر آجاتا ہے"

عمران کی زبان پوری رفتار سے چل پڑی۔

"یہ کیسے ممکن ہے عمران صاحب۔ اس خانے میں سے تو صرف وہ سکے باہر نکلتے ہیں۔ جن کے ڈالنے کے بعد کسی وجہ سے کال نہ ہو سکے۔ باقی سکے کیسے نکل سکتے ہیں ایسا ہونا تو ناممکن ہے"۔

کیپٹن ناصر نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں یہ گر بھی بتا دیتا لیکن تم اعلیٰ افسر ہو۔ بھاری تنخواہ وصول کرتے ہو۔ اس لئے تمہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں اگر کبھی مفلسی سے واسطہ پڑ جائے تو میری طرف سے دعوت عام ہے۔ تمہیں بغیر کسی فیس کے یہ راز بتا دوں گا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب۔ آپ کی دعوت قبول میں ضرور

SCANNED BY JAMSHED

آئے گا" ___ کیپٹن ناصر نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور عمران مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"او کے۔ پھر تم اپنے تجویز کردہ راستے پر آبدوز کو چلاؤ۔ جب یہ زیکو گھاس کے قطعات کے قریب پہنچے تو مجھے اطلاع کر دینا۔ میں نے ابھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ مشن کے بارے میں تفصیلی بات چیت کرنی ہے" ___ عمران نے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا اور کیپٹن ناصر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے سی پر بیٹھے ہوئے ڈوپے نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ___ ڈوپے سپیکنگ" ___ ڈوپے کا لہجہ سخت تھا۔

"جناب۔ پوائنٹ تھرٹین سے مارک بول رہا ہوں" ___ دوسری ف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس ___ کیا بات ہے" ___ ڈوپے نے پوچھا۔

"باس۔ پوائنٹ تھرٹین پر ایک عظیم الجثہ شارک مچھلی دیکھی جا رہی ہے۔ جو زیکو گھاس کے قطعات کی طرف تیزی سے بڑھ رہی ہے" سری طرف سے کہا گیا۔

"کیا ___ کیا کہہ رہے ہو۔ شارک مچھلی اور زیکو گھاس کے طعات کی طرف بڑھ رہی ہے۔ کیا تم احمق ہو۔ شارک مچھلی تو زیکو اس سے اس طرح دور بھاگتی ہے جیسے کتا پتھر سے بھاگتا ہے

SCANNED BY JAMSHED

اور پھر پوائنٹ تھرٹین کی رینج میں تو شارک مچھلیاں کبھی دیکھی ہی نہیں گئیں۔ کیونکہ اس طرف زیکو گھاس کے قطعات ہیں"۔۔۔ ڈوچے نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"اس بات پر مجھے بھی حیرت ہوئی تھی باس۔ آپ خود آ کر چیک کر لیں"۔۔۔ مارک نے جواب دیا۔

"اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں خود آ رہا ہوں" ڈوچے نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور پھر رسیور کریڈل پر رکھ کر وہ ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھا اور تیزی سے اس چھوٹے سے پارٹیشن نما کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازے کے باہر ایک وسیع ہال تھا۔ جہاں مشینری وغیرہ نصب ہو رہی تھی۔ وہ اس ہال کے بیرونی دروازے سے نکل کر ایک راہداری میں پہنچا اور پھر ایک سائیڈ پر موجود لفٹ میں داخل ہو گیا۔ چند لمحوں بعد لفٹ نے اُسے اوپر پہنچا دیا۔ لفٹ سے نکل کر وہ ایک راہداری سے ہوتا ہوا ایک بڑے ہال نما کمرے میں پہنچ گیا جہاں سونے کی طرح جگمگاتی دیواروں کے ساتھ بڑی بڑی سکرینیں نصب تھیں اور ہر سکرین کے نیچے ایک بڑی سی مشین موجود تھی۔ ہر مشین کے سامنے ایک آدمی سٹول پر بیٹھا ہوا تھا یہ حفاظتی انتظامات کا چیکنگ ہال تھا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ایک مشین کی طرف بڑھ گیا۔

"آیئے باس۔ آپ خود دیکھ لیجئے"۔۔۔ مشین کے سامنے سٹول پر بیٹھے ہوئے نوجوان نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"بیٹھے رہو مارک"۔۔۔ ڈوچے نے کہا۔ لیکن اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ جہاں سمندر کے اندر کا منظر انتہائی واضح طور پر نظر آ رہا تھا۔ ایسے جیسے وہ خود وہاں موجود ہو۔ اور سکرین پر واقعی ایک قوی الجثہ شارک مچھلی اپنے مخصوص انداز میں تیرتی ہوئی اور پانی کے فوارے نتھنوں سے نکالتی ہوئی ایک سائیڈ پر بڑھی جا رہی تھی۔

"جس طرف یہ جا رہی ہے باس وہاں زیکو گھاس کے طویل قطعات ہیں اور ان قطعات کے بعد جزیرہ کوکوز ہے"۔۔۔ سٹول پر بیٹھے ہوئے مارک نے کہا۔

"ہونہہ۔۔۔ یہ تو ناممکن بات ممکن ہو رہی ہے۔ ایسا کرو اس مچھلی کی آنکھوں کو کلوز اپ میں لے آؤ"۔۔۔ ڈوچے نے کہا۔ اور مارک نے جلدی سے مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسرے لمحے مچھلی کا منہ سیدھا سکرین پر نظر آنے لگا اور پھر اس کا کلوز اپ سامنے آتا گیا۔ حتیٰ کہ اس کی آنکھیں سکرین پر پھیلنے لگیں۔ اور اب سکرین پر صرف شارک مچھلی کی بڑی بڑی آنکھیں ہی نظر آ رہی تھیں۔ ڈوچے غور سے اس کی آنکھوں کو دیکھتا رہا۔

"یہ مچھلی ہی ہے۔ لیکن یہ زیکو گھاس کی طرف جا رہی ہے۔ عجیب بات ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔۔۔ ڈوچے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میں نے ایک بات نوٹ کی ہے۔ لیکن میرے خیال

SCANNED BY JAMSHED

یں وہ اتنی اہم نہیں ہے ۔ لیکن پھر بھی میں اُسے بتائے بغیر نہیں رہ سکتا" ـــــ مارک نے کہا ۔ اور ڈوچے اس کی بات سن کر بے چونک پڑا ۔

"کون سی بات ۔ جلدی بتاؤ" ـــــ ڈوچے نے تیز لہجے میں کہا ۔

"باس ۔ یہ مچھلی تیرتے وقت اپنے جسم کو دائیں بائیں تو حرکت دیتی ہے ۔ لیکن سامنے سے پیچھے کی طرف معمولی سی حرکت بھی نہیں ہوتی ۔ حالانکہ یہ ایک قدرتی بات ہے کہ شارک مچھلی تیرتے وقت اپنے جسم کو دائیں بائیں کے ساتھ ساتھ سامنے سے پیچھے کی طرف بھی ہلکے ہلکے جھٹکے دے کر چلتی ہے ۔ گو یہ سامنے سے پیچھے کے جھٹکے قطعی غیر محسوس ہوتے ہیں ۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو انہیں آسانی سے محسوس کیا جا سکتا ہے ۔ میں نے اس پوائنٹ پر اس مچھلی کو بہت دیر تک چیک کیا ہے ۔ لیکن اس نے ایک بار بھی اس انداز میں حرکت نہیں کی" ـــــ مارک نے کہا ۔ اور ڈوچے نے ہونٹ بھینچ لئے ۔

"اوہ ـــــ یہ تو واقعی انتہائی حیرت انگیز بات ہے ۔ ایسا ہونا تو چاہیئے ۔ مجھے چیک کراؤ ۔ میں خود دیکھتا ہوں" ـــــ ڈوچے نے کہا ۔ اور مارک نے ایک بار پھر مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ سکرین پر مچھلی کا کلوز اپ ختم ہو گیا ۔ اب مچھلی کا پورا جسم لہروں میں تیرتا ہوا نظر آ رہا تھا ۔ ڈوچے غور سے سکرین کو دیکھ رہا ۔

"اوہ ۔ واقعی تم درست کہہ رہے ہو ۔ اس میں وہ قدرتی حرکت نہیں ہے ۔ اس کا کیا مطلب ہو سکتا ہے ۔ ویسے جس راستے سے یہ مچھلی آ رہی ہے ۔ عام طور پر یہ راستہ اس قسم کی مچھلیوں کا ہے ہی نہیں ۔ بہرحال اسے چیک کرتے رہو ۔ نیکوگھاس کے قطعات پر جب یہ مچھلی پہنچ جائے تب اسے چیک کرنا ۔ کیونکہ نیکوگھاس کی کشش کا دائرہ شروع ہوتے ہی یہ مچھلی قدرتی طور پر اس سے بچنے کے لئے اوپر سطح پر چلی جائے گی ۔ اور پھر جب تک یہ قطعات ختم نہیں ہو جاتے یہ پانی کے اندر آ ہی نہیں سکتی ۔ عجیب چکر ہے ۔ بہرحال دیکھو نیکوگراس پر اس کا کیا ردعمل ہوتا ہے ۔ میں اس دوران یہیں آپریشن روم میں رہوں گا" ـــــ ڈوچے نے تیز تیز لہجے میں مارک کو ہدایات دیں ۔ اور پھر واپس مڑ کر ہال کی سائیڈ میں موجود پارٹیشن کی طرف بڑھ گیا ۔ پارٹیشن والے کمرے میں آپریشن روم کی مشینری کا کورننگ پینل نصب تھا ۔ ساتھ ہی ایک کرسی بھی رکھی ہوئی تھی ۔ یہاں سے اس چیکنگ اور حفاظتی انتظامات کی تمام مشینری کو آسانی سے کنٹرول کیا جا سکتا تھا ۔ یہ آپریشن روم ڈوچے نے صرف اپنے استعمال کے لئے بنوایا تھا ۔ ڈوچے کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے میز پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر پر ایک مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن دبا دیا ۔

"ہیلو ہیلو ـــــ ڈوچے کالنگ ۔ اے ۔ جی ۔ ون اوور" ـــــ ڈوچے نے تیز لہجے میں بار بار یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا ۔

"یس ۔ اے ۔ جی ۔ ون اٹنڈنگ اوور" ـــــ چند لمحوں بعد

SCANNED BY JAMSHED

ہی دوسری طرف سے ایک آواز ابھری ۔

" اے ۔جی ۔ون ۔کیا پوزیشن ہے ۔وہ عمران اور اس کی پارٹی کا کچھ پتہ چلا اوور" ـــــ ڈوچے نے کہا ۔

" ابھی تک یہ پارٹی کہیں نظر نہیں آئی ۔ہماری آنکھیں مسلسل سکرینوں پر جمی ہوئی ہیں اوور" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا ۔

" کتنی رینج ہے تمہاری چیکنگ کی اوور" ـــــ ڈوچے نے کہا

" پچاس کلو میٹر تک ٹیلی رینج ہے ۔اس کے بعد اسی کلو میٹر تک سگنل رینج ہے ۔لیکن ابھی تک نہ وہ سکرین پر نظر آئے ہیں نہ ہی ان کی آمد کا کوئی سگنل موصول ہوا ہے اوور" ـــــ دوسری طرف سے اے ۔جی ۔ون نے کہا ۔

" میرا تو خیال تھا کہ اب تک وہ جزیرہ ڈاکر کے قریب پہنچ چکے ہوں گے اور تمہارا ان سے ٹکراؤ بھی ہو چکا ہو گا ۔تو پھر وہ کہاں چلے گئے اوور" ـــــ ڈوچے نے حیران ہوتے ہوئے کہا ۔

" میں کیا کہہ سکتا ہوں ۔بہرحال ہم نے انتظار کرنا ہے اوور" ـــــ اے ۔جی ۔ون نے کہا ۔

" ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ فضا سے ہی براہِ راست جزیرے پر اتر آئیں اور پھر وہاں سے سمندر میں اتریں اوور" ـــــ ڈوچے نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا ۔

" ایئر چیکنگ بھی ہو رہی ہے ۔ہم ہر طرح سے چوکنا ہیں اوور" ـــــ اے ۔جی ۔ون نے کہا ۔

" او ۔کے ۔بے حد محتاط رہنا ۔یہ لوگ انتہائی شاطر ہیں اوور" ـــــ ڈوچے نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" آپ فکر نہ کریں ۔یہ مچھلی بن کر بھی آجائیں تب بھی ایکشن گروپ سے نہیں بچ سکتے اوور" ـــــ ایکشن گروپ کے چیف اے ۔جی ۔ون نے کہا ۔ اور اس کی بات سن کر ڈوچے بے اختیار اچھل پڑا ۔

" اوور اینڈ آل" ـــــ ڈوچے نے تیز لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ آپریشن روم سے نکل کر دوبارہ پوائنٹ مشین کے آپریٹر کی طرف دوڑتا گیا اس کے ذہن میں دھماکے سے ہو رہے تھے ۔

" او مارک ۔کہیں یہ مچھلی مصنوعی نہ ہو" ـــــ ڈوچے نے مارک کے قریب جاتے ہوئے تیز لہجے میں کہا ۔

" مصنوعی مچھلی ـــــ کیا مطلب باس ۔یہ کیسے ممکن ہے ۔مچھلی تو بالکل حقیقی ہے ۔لیکن بس وہ اس کی مخصوص حرکت کا پرابلم ہے ۔ہو سکتا ہے اس کو کوئی خاص بیماری ہو ۔لیکن بہرحال مصنوعی مچھلی تو قطعی نہیں ہے" ـــــ مارک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" تمہاری بات درست ہے ۔اس لئے میں نے مچھلی کی آنکھیں چیک کی تھیں ۔اس میں نہ صرف زندگی کی لہر موجود ہے بلکہ وہ بالکل شارک مچھلی جیسی آنکھیں ہیں ۔بہرحال اس کے زیکو گھاس پر پہنچنے کے بعد حقیقت کا علم ہو جائے گا ۔کم از کم یہ بات میرے حلق سے نہیں اتر رہی ۔کہ شارک مچھلی اور اس اطمینان سے زیکو گھاس کی طرف جائے شارک مچھلی تو میلوں دور سے زیکو گھاس کی مخصوص بو کو محسوس کر لیتی

ہے" ___ ڈوچے نے کہا۔

"عام آدمی کو تو شاید اس کا علم ہی نہ ہو باس لیکن چونکہ آپ اور میرا تعلق سمندر سے بہت دیرینہ ہے۔ اس لئے کم از کم ہمیں تو معلوم ہے۔ ویسے اب یہ قطعات تھوڑی دور ہی رہ گئے ہیں" ___ مارک نے کہا اور ڈوچے نے سر ہلا دیا۔

ان دونوں کی نظریں مچھلی پر ہی لگی ہوئی تھیں جو سمندر کے پانی سے کھیلتی۔ اٹھکیلیاں کرتی۔ انتہائی تیز رفتاری سے آگے بڑھی جا رہی تھی۔

"مجھے اس کی حرکات میں مشینی یکسانیت سی ___ محسوس ہوتی ہے" ___ ڈوچے نے چند لمحوں بعد بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ لیکن مارک نے کوئی جواب نہ دیا۔ خاموش بیٹھا رہا۔ پھر تھوڑی دیر بعد سمندر کی تہہ سبزی مائل نظر آنے لگی۔ مچھلی اُسی رفتار سے اس سبزی مائل تہہ والے حصے کی طرف بڑھی آ رہی تھی۔ یہ سبزی مائل حصہ زیکو گھاس کے قطعے والا حصہ تھا۔ تہہ میں موجود زیکو گھاس کی وجہ سے سمندر کی تہہ گہری سبزی مائل نظر آ رہی تھی۔ ڈوچے اور مارک کی نظریں مچھلی کے ساتھ ساتھ اس سبزی مائل حصے پر جمی ہوئی تھیں مچھلی انتہائی تیز رفتاری سے اس طرف بڑھ رہی تھی۔

"کمال ہے۔ حیرت ہے۔ یہ کیسی شارک مچھلی ہے" ___ ڈوچے نے حیرت کی شدت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ لیکن اُسی لمحے مچھلی ایک جھٹکے سے اوپر سطح کی طرف اٹھتی گئی۔ اور اس کے اس طرح اٹھنے پر ڈوچے اور مارک دونوں کے حلق سے ایک طویل سانس نکل

SCANNED BY JAMSHED

گیا۔ مچھلی کی اس حرکت سے صاف ظاہر تھا کہ وہ واقعی اصلی مچھلی ہے۔ اور ان کے تمام شکوک بے بنیاد ہیں۔ لیکن مچھلی کافی اوپر کو اٹھنے کے بعد یک لخت سیدھی ہوئی اور پھر اُسی رفتار سے تیرتی ہوئی آگے بڑھنے لگی۔

"اوہ اوہ ___ یہ کیسے۔ بالکل نہیں ہو سکتا۔ مچھلی زیکو گھاس سے اتنی بلندی پر کبھی نہیں تیر سکتی۔ یہ قطعاً اصلی مچھلی نہیں ہے۔ اور اگر ہے ہی سہی تو اب اسے ہر صورت میں ختم ہونا ہوگا" ___ ڈوچے نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے واپس آپریشن روم کی طرف دوڑ پڑا۔ آپریشن روم میں پہنچتے ہی وہ وہاں موجود گوزنگ پیس کے سامنے موجود کرسی پر بیٹھا اور اس نے مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ مشین پر نصب سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی۔ اس پر وہی منظر نظر آ رہا تھا جو پوائنٹ تھرٹین کی سکرین پر تھا۔ شارک مچھلی اُسی طرح سبزی مائل تہہ والے سمندر کے اوپر انتہائی تیز رفتاری سے تیرتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔ وہ چند لمحے غور سے ایک بار پھر اس مچھلی کو دیکھتا رہا۔ اور پھر ایک خیال کے تحت اس کے ہونٹ بھنچ گئے۔ اس نے چیک کیا تھا کہ مچھلی تہہ سے ایک مخصوص بلندی پر مسلسل تیر رہی ہے وہ اس بلندی سے اوپر سطح کی طرف تو چلی جاتی ہے مگر اس مخصوص بلندی سے ایک انچ بھی نیچے کی طرف نہیں جاتی۔ اس نے جلدی سے سائیڈ میں پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور اس کے بٹن پریس کر دیئے۔

"یس ـــ پوائنٹ الیون" ـــ ایک آواز رسیور سے ابھری۔

"ڈوچے بول رہا ہوں وکی۔ پوائنٹ تھرٹین کی رینج کو فکس کر دو۔ وہاں ایک شارک مچھلی کہیں نظر آئے گی۔ جب یہ فوکس میں آ جائے تو مجھے بتانا" ـــ ڈوچے نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس باس" ـــ وکی نے جواب دیا۔ اور پھر چند لمحوں تک خاموشی طاری رہی۔ پوائنٹ الیون کا انچارج وکی تھا۔ اور پوائنٹ الیون گریٹ بال کا ایک لحاظ سے حفاظتی اٹیکنگ پوائنٹ تھا۔ گریٹ بال کو حملہ آوروں سے بچانے کے لئے انتہائی جدید ترین راکٹوں۔ میزائلوں اور رینج تارپیڈو نصب کئے گئے تھے۔ اور یہ ایسی جگہ فٹ تھے کہ انہیں چاروں طرف سے فائر کیا جا سکتا تھا۔ اور ان کی رینج چار سو کلو میٹر تک تھی۔

"یس باس۔ میں نے فوکس کر لیا ہے یہ ایک عام سی شارک مچھلی ہے" ـــ وکی کی آواز رسیور سے ابھری۔

"تم یہ سبزی مائل تہہ دیکھ رہے ہو سمندر کی۔ یہ کس قدر گہری سبزی مائل ہے" ـــ ڈوچے نے کہا۔

"میرا خیال ہے باس۔ تہہ میں گھاس کے قطعات ہوں گے۔ سمندری گھاس کے" ـــ وکی نے اس طرح رک رک کر جواب دیا جیسے انٹرویو بورڈ میں کوئی گھبرایا ہوا امیدوار جواب دیتا ہے۔

"ہاں یہ مخصوص سمندری گھاس زیکو کے قطعات ہیں۔ زیکو گھاس سمندر کی سب سے خطرناک گھاس سمجھی جاتی ہے۔ اس میں

SCANNED BY JAMSHED

قدرتی طور پر کشش موجود ہوتی ہے۔ اس لئے اسے گوشت خور گھاس بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ جیسے ہی کوئی سمندری جانور اس کے دائرہ کشش میں آتا ہے یہ اُسے اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ اور پھر اس کے سمندر میں لہراتے ہوئے لمبے لمبے ریشے آکٹوپس کی طرح اس جانور یا مچھلی سے چمٹ جاتے ہیں۔ اور چند لمحوں بعد ہی ان کی صرف ہڈیاں باقی رہ جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تمام سمندری جانور اس سے دور دور رہتے ہیں۔ بس کوئی بھولا بھٹکا ان میں پھنستا ہے۔ اس لئے اس گھاس کی عام خوراک سمندری کیڑے مکوڑے ہی ہوتی ہے۔ اور شارک مچھلی تو خاص طور پر اس سے بہت دور رہتی ہے۔ لیکن دیکھو یہ شارک مچھلی کس طرح اطمینان سے اس کے اوپر سے گزرتی جا رہی ہے۔ حالانکہ یہ کسی صورت بھی اس کے اوپر سے نہیں گزر سکتی۔ اگر یہ گزرتی بھی تو سمندر کی سطح کے اوپر فلیٹ انداز میں تیر کر۔ کیونکہ سمندر کی سطح پر اس کی کشش تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے۔ جب کہ یہ سمندر کی سطح سے بہت نیچے تیر رہی ہے" ـــ ڈوچے نے وکی کو پوری تفصیل سمجھاتے ہوئے کہا۔ کیونکہ وکی کو سمندر کا اتنا تجربہ نہ تھا جتنا ڈوچے کو تھا۔

"اوہ باس۔ اگر ایسا ہے تو پھر یہ کیوں اس طرح تیر رہی ہے" ـــ وکی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اُسے سمجھ نہ آ رہی ہو۔

"یہی تو پوائنٹ ہے۔ اس سے میرا اندازہ ہے کہ یہ مچھلی مصنوعی ہے" ـــ ڈوچے نے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"مچھلی مصنوعی ہے ـــــ کیا مطلب" ـــــ دوسری طرف سے
ڈکی کی حیرت سے بھری چیخ نما آواز سنائی دی۔
"ہاں۔ بہرحال اگر یہ اصلی ہے یا مصنوعی۔ اسے ختم ہو جانا چاہیئے۔
تم ایسا کرو اس پر ففٹی رینج کا میزائل فائر کر دو" ـــــ ڈوچے
نے کہا۔
"نو باس۔ یہ مچھلی گریٹ بال سے ساٹھ کلومیٹر کے فاصلے پر
ہے۔ اس لئے ففٹی میزائل اس تک نہیں پہنچ سکتا۔ یا تو اسے نزدیک
آنے دیں۔ یا پھر اس پر ایل تھرٹی رینج میزائل فائر کیا جا سکتا ہے۔
اس کی رینج نوّے کلومیٹر تک ہے۔ لیکن باس وہ بے حد مہنگا ہتھیار
ہے۔ ایک مچھلی کے لئے اسے ضائع کرنا کچھ مناسب نہیں ہے"
ڈکی نے کہا۔
"تم قیمتی وغیرہ کے چکر میں نہ پڑو۔ اگر یہ مچھلی مصنوعی ہے تو پھر
سمجھو کہ پورا گریٹ بال ہی رسک میں ہے۔
اور اگر گریٹ بال کے رسک کے مقابلے میں یہ قیمتی
نہیں ہے۔ اسے فائر کرو۔ اٹ از آرڈر" ـــــ ڈوچے نے تیز لہجے
میں کہا۔
"یس باس" ـــــ ڈکی نے جواب دیا اور رسیور پر خاموشی طاری
ہو گئی۔ ڈوچے کو سکرین پر اب بھی مچھلی تیزی سے تیرتی صاف نظر آ
رہی تھی۔ اور پھر کچھ دیر بعد سکرین پر ایک تیز نیلے رنگ کی لہر پانی
کے اندر دوڑتی ہوئی نظر آئی اور پلک جھپکنے میں وہ مچھلی سے جا کر ٹکرا
گئی۔ اور مچھلی کے گرد نیلے رنگ کا دھواں سا چھا گیا۔ چند لمحوں بعد

...اں چھٹا۔ تو انہوں نے مچھلی کو بغیر کسی حرکت کے اس طرح نیچے گہرائی
...ا بیٹھتے ہوئے دیکھا جیسے کوئی آبدوز نیچے اتر رہی ہو۔ لیکن مچھلی کے
...سا کوئی حصہ نہ زخمی ہوا تھا اور نہ اس کے پرخچے اڑے تھے بس
...ہی تیزی سے تہہ میں بیٹھتی چلی جا رہی تھی۔ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے
...ہی سبزی مائل تہہ میں غائب ہو گئی۔
...سر۔ مچھلی کو ہٹ کر دیا گیا ہے۔ آپ دیکھ ہی رہے ہوں
...گے" ـــــ ڈکی کی آواز دوبارہ رسیور پر سنائی دی۔
"ہاں لیکن ایل تھرٹی رینج میزائل سے اس کے جسم کو تو کوئی نقصان
نہیں پہنچا۔ اس کی وجہ۔ حالانکہ میرا خیال ہے اس کے تو پرخچے اڑ
جانے چاہئیں تھے" ـــــ ڈوچے کے لہجے میں حیرت تھی۔
"باس۔ ایل تھرٹی رینج صرف دھات کے پرخچے اڑاتی ہیں۔
گوشت والے جسم پر اس کے اثرات ایسے ہوتے ہیں جیسے مفلوج
کر دینے والی گیس کے ہوتے ہیں۔ اگر یہ مچھلی دھات کی بنی ہوئی ہوتی
تو واقعی اس کے پرخچے اڑ جاتے" ـــــ ڈکی نے جواب دیا۔
"اوہ اچھا ـــــ لیکن میرے لئے یہ نئی بات ہے" ـــــ ڈوچے نے
جواب دیا۔
"میں اسلحے کا ماہر ہوں باس۔ مجھے یہاں موجود ہر اسلحے کی مکمل
خصوصیات کا علم ہے۔ ان رینج کو جانوروں پر بھی آزمایا گیا تھا۔ ان کا یہی
رد عمل تھا" ـــــ ڈکی نے جواب دیا۔
"اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ تم درست کہہ رہے ہو گے۔ تم بہرحال
اسرائیل کی دفاعی اسلحے کی لیبارٹری میں ہی کام کرتے رہے ہو" ـــــ

ڈوچے نے اطمینان بھرے انداز میں کہا۔

"یس باس۔ میری تمام سروس وہیں کی ہے۔ میرا کام اسلحے کو مختلف ٹیسٹوں سے گزارنا ہوتا تھا"۔۔۔۔ وکی نے جواب دیا۔

"او کے۔ اس کا مطلب ہے۔ یہ مچھلی واقعی گوشت کی بنی ہوئی تھی۔ اس لئے اس کے اعصاب مفلوج ہو گئے۔ بہرحال ٹھیک ہے گھاس میں پہنچ کر یہ اب تک غائب بھی ہو چکی ہو گی۔ گڈ بائی"۔۔۔۔ ڈوچے نے کہا۔ اور پھر رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھا اور آپریشن روم سے باہر نکل آیا۔

"مارک۔ میں مین سیکشن میں جا رہا ہوں۔ اگر کوئی پرابلم ہو تو مجھے وہیں کال کر لینا"۔۔۔۔ ڈوچے نے مین گیٹ کی طرف مڑتے ہوئے پوائنٹ کھڑکیوں کے سامنے بیٹھے ہوئے مارک سے کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔ مارک نے جواب دیا۔ اور ڈوچے اطمینان بھرے انداز میں بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا گیا۔

"واقعی مجھ سے حماقت ہوئی کہ ایک قیمتی ہتھیار ایک عام سی مچھلی پر ضائع کر دیا۔ حالانکہ مجھے معلوم ہے کہ عمران وغیرہ کو اس طرف کا تو علم ہی نہ ہوگا وہ تو وہیں ڈاکر جزیرے کے پاس ہی ٹکریں مارتے پھریں گے۔ بہرحال تسلی تو ہو گئی"۔۔۔۔ ڈوچے نے راہداری میں چلتے ہوئے خود کلامی کے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور آگے بڑھتا گیا۔

SCANNED BY JAMSHED

عمران سیکرٹ سروس کے ممبران کے ساتھ آبدوز کے ایک بڑے کمرے میں ایک بیضوی میز کے گرد بیٹھا ہوا تھا۔ وہ سب آئندہ مشن پر بحث مباحثے میں مصروف تھے اور عمران انہیں گریٹ بال کے بارے میں اپنے اندازے بتا رہا تھا۔ عمران کے ساتھ والی کرسی پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی۔ جب کہ دوسری طرف صفدر بیٹھا تھا۔ تنویر جولیا کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھا تھا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ انہوں نے دور دور تک چیکنگ ریز پھیلائی ہوئی ہوں گی۔ اور ہو سکتا ہے کہ وہ اس ایریے میں مچھلی کو بھی برداشت نہ کریں"۔۔۔۔ صفدر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ابھی تو ڈاکر جزیرہ بہت دور ہے۔ دوسری بات یہ کہ ڈاکر جزیرے کے گرد شارک مچھلیاں کثیر تعداد میں رہتی ہیں۔ اس لئے خطرے کی کوئی بات نہیں۔ ہم اطمینان سے مچھلی کے کباب بنے

SCANNED BY JAMSHED

گو یٹ بال تک پہنچ جائیں گے" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا اچانک آبدوز کو اس قدر خوفناک دھکا لگا کہ وہ سب بے اختیار چیختے ہوئے کرسیوں سمیت نیچے فرش پر جا گرے۔ جب کہ تنویر اور خاور کرسیوں سے اچھل کر میز پر جا گرے۔ کیونکہ دھکے کا دباؤ ان کی پشت کی طرف سے پڑا تھا۔ آبدوز نے اس طرح پٹخنیاں کھانی شروع کر دیں جیسے کوئی زخمی پرندہ پھڑکتا ہے۔ لیکن پھر وہ ساکت ہو گئی۔

"عمران صاحب۔ عمران صاحب۔ غضب ہو گیا۔ آبدوز کی مشینری فیل ہو گئی ہے۔ وہ تہہ میں بیٹھ رہی ہے"۔ اسی لمحے کیپٹن ناصر کی چیختی ہوئی آواز مشین روم سے سنائی دی۔ اور عمران اٹھ کر مشین روم کی طرف بھاگ پڑا۔ باقی ممبرز بھی تیزی سے اپنی اپنی جگہ سے اٹھے اور پھر عمران کے پیچھے ہی مشین روم کی طرف بڑھ گئے۔ ان سب کے چہرے بری طرح ستے ہوئے تھے۔

"کیا ہوا تھا" ـــــ عمران نے مشین روم میں داخل ہوتے ہی پوچھا۔ اس کا لہجہ تیز ضرور تھا لیکن اس میں کیپٹن ناصر جیسی گھبراہٹ کا عنصر موجود نہ تھا۔

"ایک نیلے رنگ کی لہر اچانک کہیں سے آبدوز سے آ ٹکرائی ہے۔ اور آبدوز نے یک لخت پٹخنیاں کھانی شروع کر دیں۔ سکرینیں وغیرہ سب نیلے رنگ کے دھوئیں سے بھر گئی تھیں اور پھر جب آبدوز ساکت ہوئی تو اس کی مشینری جام ہو چکی تھی۔ اور اب یہ

ز کی تہہ میں بیٹھ رہی ہے۔ نیچے زیکو گھاس میں" ـــــ کیپٹن ناصر جواب دیا۔ وہ اب اپنے آپ کو سنبھال چکا تھا۔

"ہوں ـــــ ایمرجنسی بیٹریاں آن کر دو" ـــــ عمران نے ہونٹ تے ہوئے کہا۔ کیونکہ واقعی ساری مشینری اس طرح خاموش جیسے اس میں سے روح نکل گئی ہو۔

"یں نے کوشش کی ہے۔ لیکن وہ بھی جام ہیں۔ اور اب تو ویسے شکل ہے۔ کیونکہ آبدوز اب زیکو گھاس کی کشش کے دائرے داخل ہو چکی ہے۔ آپ نے محسوس نہیں کیا کہ اب اس کے بیٹھنے کی رفتار لمحہ بہ لمحہ تیز ہوتی جا رہی ہے" ـــــ کیپٹن ناصر جواب دیا۔

"لیکن یہ ہوا کیسے۔ اور کس نے ایسا کیا ہے۔ ابھی ڈاکر جزیرہ ہت دور ہے۔ ابھی تو ہم کوز جزیرے تک بھی نہیں پہنچے" ن نے ہونٹ چباتے ہوئے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یں کیا کہہ سکتا ہوں جناب۔ ویسے اب ہمارا زندہ بچ نکلنا ال ہے۔ اندر کی آکسیجن ختم ہو جائے گی اور باہر ہم نکل نہیں تے۔ کیونکہ گھاس نے فوراً ہی ہمارا گوشت اور خون پی جانا ہے۔ گوشت خور گھاس ہے" ـــــ کیپٹن ناصر ایک بار پھر ہراساں ر آ رہا تھا۔

"گوشت خور گھاس ـــــ کیا مطلب۔ کیا گھاس بھی گوشت کھاتی ہے" ـــــ عمران کے پیچھے کھڑی جولیا نے انتہائی حیرت رے لہجے میں کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"ہاں کیپٹن ناصر درست کہہ رہا ہے۔ لیکن یہ بعد کا مسئلہ ہے۔ ابھی ہمارے پاس وافر مقدار میں آکسیجن بھی ہے۔ اور ویسے بھی ایسے غوطہ خوری کے لباس ہیں جن میں موجود مشینری سمندر کے پانی سے خود بخود آکسیجن علیحدہ کر کے ہمیں پہنچا سکتی ہے۔ دیکھنا ہے کہ یہ نیلی لہر کیا تھی اور کہاں سے آئی تھی" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے واپس مڑا۔

"میں اپنا بیگ لے آؤں کلوک روم سے۔ میرا خیال ہے چیک کر لوں گا" ۔۔۔ عمران نے مڑتے ہوئے کہا۔

"میں لے آتا ہوں" ۔۔۔ سب سے آخر میں کھڑے صدیقی نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"بظاہر تو ایسا لگتا ہے کہ ہم پر کوئی خوف ناک سائنسی حربہ استعمال کیا گیا ہے" ۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"میرے ذہن میں تو ایل کھرٹی ریز آ رہی ہیں۔ میں نے نیول میگزین میں پڑھا تھا کہ ایکریمیا نے ایسی ریز ایجاد کی ہیں جن کی رینج انتہائی طویل فاصلے تک ہوتی ہے۔ اور یہ ریز دھات کی کسی چیز سے ٹکرا کر اس کے پرخچے اڑا دیتی ہیں جب کہ گوشت پوست والی چیز پر اس کے اثرات صرف مفلوج کر دینے کی حد تک ہی ہوتے ہیں" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ بالکل ٹھیک کیپٹن شکیل۔ تم نے درست کہا ہے۔ مجھے واقعی اس کا خیال نہ آیا تھا۔ حالانکہ میں نے بھی اس کے متعلق پڑھا تھا۔ گڈ شو" ۔۔۔ عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ یہ آبدوز تو گوشت پوست کی نہیں ہے۔ اس کے تو یہ پرخچے اڑ جانے چاہئیں تھے" ۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"میں نے آبدوز کے اوپر جو مچھلی کا خول چڑھوایا ہے۔ اس کے اندر کیمیکل میٹ ہی بھرا ہوا ہے۔ میرا مطلب ہے مصنوعی گوشت۔ اصل مقصد صرف اتنا تھا کہ اس طرح آبدوز خوف ناک طوفانوں سے گزرتے ہوئے ان کا دباؤ برداشت کر لے گی۔ کیونکہ جزیرے کے راستے میں خوف ناک طوفان آتے تھے۔ لیکن راستہ بدل کر جا رہے تھے۔ اس لئے طوفان کی بجائے اس مصنوعی گوشت کا فائدہ اس صورت میں ہو گیا کہ ایل کھرٹی ریز مشینری جام کر سکی۔ ورنہ تو آبدوز کے پرخچے اڑ جاتے۔ اور اس صورت میں تو واقعی اب تک زیکو گھاس ہماری ہڈیوں کا قبرستان بنی ہوتی" ۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ لیجئے عمران صاحب اپنا بیگ" ۔۔۔ صدیقی نے دروازے کے پیچھے سے عمران کو پکارتے ہوئے کہا اور صفدر نے صدیقی سے بیگ لے کر عمران کو پکڑا دیا۔ یہ ایک مخصوص ساخت کا بیگ تھا۔ عمران نے اس کی زپ کھولی اور پھر اندر ہاتھ ڈال کر ایک اور زپ کھولی اور پھر ایک لمبا لیکن چپٹا سا باکس نکال کر بیگ کو نیچے فرش پر رکھ دیا۔ باکس کی ایک سائیڈ دباتے ہی باکس میں سے ہلکی ہلکی زوں زوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ آبدوز اس وقت تک نیچے تہہ میں پہنچ کر گھاس کے اوپر رک چکی تھی ۔۔۔ چونکہ مشینری جام تھی۔ اس لئے باہر کا منظر دکھانے والی تمام سکرینیں تاریک

تھیں۔ عمران نے آگے بڑھ کر ایک مشین کے پینل کے سائیڈ کلپ کھولے اور اس کا پینل ایک طرف ہٹا کر اس نے اندر موجود رنگوں کی مختلف تاریں جھٹکے سے توڑیں اور پھر ان تاروں کو باکس کی سائیڈ پر جیسے ہی لگایا وہ باکس کے ساتھ اس طرح چمٹ گیا جیسے لوہا مقناطیس کے ساتھ چپکتا ہے۔ باکس اب ان تاروں کے ساتھ چمٹ کر پینل کے کھلے ہوئے حصے پر ہی ٹک گیا تھا۔ عمران پیچھے ہٹ گیا۔ اس نے جھک کر ایک بار پھر بیگ میں ہاتھ ڈالا اور چند لمحوں بعد اس نے ریموٹ کنٹرول جیسا آلہ باہر نکال لیا۔ اور پھر اس پر موجود بٹنوں میں سے اس نے جیسے ہی دو بٹن دبائے۔ ایک جھماکے سے تاریک سکرین روشن ہو گئی۔ لیکن سکرین پر باریک کانٹوں سے بھرے ہوئے گھاس کے ریشے ہی ہر طرف لہراتے نظر آ رہے تھے۔ عمران نے ریموٹ کنٹرول نما آلے پر لگی ہوئی ایک ناب کو گھمایا تو آہستہ آہستہ گھاس کے ریشوں کی تعداد کم ہوتی گئی۔ اور پھر اکا دکا ریشے نظر آنے لگے۔

"یہ لہر کس طرف سے آئی تھی۔ اور اس وقت آبدوز سطح سمندر سے کتنی گہرائی پر تھی کیپٹن ناصر"—— عمران نے کیپٹن ناصر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"شمال مشرق کی طرف سے جناب۔ جس طرف جزیرہ کوکوز ہے"۔ کیپٹن ناصر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو پھر جزیرہ کوکوز سے ہم پر ایل تھرٹی ریز فائر کی گئی ہیں"۔ عمران نے ریموٹ کنٹرول نما آلے پر ایک اور ناب کو ایڈجسٹ کرتے

SCANNED BY JAMSHED

ہوئے کہا۔

"نہیں جناب۔ یہ سمندر کے اوپر ہوا سے فائر ہی نہیں ہو سکتی۔ ایل تھرٹی ریز صرف پانی کے اندر ہی سفر کر سکتی ہیں"—— کیپٹن شکیل نے فوراً جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ سطح سمندر سے تقریباً پانچ سو فٹ کی گہرائی پر فائر کی گئی ہے۔ کیونکہ ہماری آبدوز اس قدر گہرائی میں ہی سفر کر رہی تھی"۔ کیپٹن ناصر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے ایک بار پھر پہلے والی ناب کو گھمانا شروع کر دیا۔ اس کی نظریں ناب کے اوپر لگے ہوئے ایک چھوٹے سے ڈائل پر تیزی سے بدلتے ہوئے ہندسوں پر جمی ہوئی تھیں۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لے کر ہاتھ کھینچ لیا۔

"یہ جزیرہ کوکوز یہاں سے کتنے فاصلے پر ہو گا"۔

"تقریباً ساٹھ کلو میٹر فاصلہ ہو گا"—— کیپٹن ناصر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ ایکٹو ریز کی رینج تو ایک سو کلو میٹر ہے۔ ابھی معلوم ہو جائے گا کہ ایل تھرٹی ریز کہاں سے آئی ہیں"—— عمران نے کہا اور پھر اس نے ایک بار غور سے اس آلے کو دیکھا۔ اور پھر ایک سرخ رنگ کا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے مشین سے منسلک ڈبے سے نکلنے والی زوں زوں کی آواز یک لخت تیز ہو گئی۔ اب عمران سمیت سب کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ لیکن اس پر سوائے سمندر کے پانی کے اور کچھ نظر نہ آ رہا تھا۔ پھر یکدم ایک جھماکے سے سمندر کے اندر ایک بہت بڑے گولے کا

SCANNED BY JAMSHED

منظر ابھر آیا۔ جس کی بیرونی سطح کا رنگ ہلکا سبز تھا۔ گولے کے اوپر والا حصہ نظر آرہا تھا جس پر اس طرح کا ڈیزائن بنا ہوا تھا جیسے قدیم عمارتوں کے اوپر دودکش بنائے جاتے تھے۔ لیکن وہ نیچے سمندر کی تہہ تک چلا گیا تھا۔ کیونکہ سکرین پر اس کی نیچے جاتی ہوئی انتہا نظر نہ آرہی تھی۔ یہ منظر صرف ایک یا زیادہ سے زیادہ دو لمحوں تک نظر آیا پھر یک لخت سکرین ایک جھماکے سے تاریک ہو گئی۔ باکس میں سے نکلنے والی آواز بھی بند ہو گئی تھی۔ ایسے جیسے اس کی روح اچانک غائب ہو گئی ہو۔

"اوہ۔ ایکٹو ریز کو ڈس کارڈ کر دیا گیا ہے۔ اوہ۔ حیرت انگیز۔ ایکٹو ریز کو ڈس کارڈ کرنے کا مطلب ہے کہ اس گولے کے اوپر پی تھرٹین ریز کا دائرہ موجود ہے۔ صرف پی تھرٹین ریز ہی ایکٹو ریز کو ڈس کارڈ کر سکتی ہیں"۔۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب عمران صاحب"۔۔۔۔ اس بار سب نے بیک آواز ہو کر پوچھا۔

"ہر کام میں قدرت کی مصلحت ہوتی ہے۔ یہ گولہ ہی ہمارا ٹارگٹ تھا اور میرا اندازہ اور خیال بلکہ یقین تھا کہ یہ گولہ ڈاکر جزیرے کے پاس ہے۔ لیکن یہ تو گولہ جزیرے کے پاس موجود ہے۔ اگر ہم اس راستے پر آنے کی بجائے دوسرے راستے سے ڈاکر جاتے تو خواہ مخواہ ٹکریں مارتے پھرتے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور آگے بڑھ کر اس نے باکس سے چھٹی

ہوئی تاریں علیحدہ کرکے باکس اور اس ریموٹ کنٹرول آلے کو دوبارہ اپنے بیگ میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔۔ تو یہ گریٹ بال ہے"۔۔۔۔ جولیا نے بری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ یہی گریٹ بال ہے۔ اور اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ ہمارے ساتھ کیا ہوا ہے۔ ہماری آبدوز کو چیک کر لیا گیا تھا"۔۔۔۔ عمران نے سیدھے ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"کیا کہنا چاہتے ہو تم۔ ذرا تفصیل سے بتاؤ"۔۔۔۔ جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"چونکہ مجھے یقین تھا کہ گریٹ بال جزیرہ ڈاکر کے پاس ہے اور جزیرہ ڈاکر یہاں سے ابھی بہت طویل فاصلے پر ہے۔ اس لئے یہاں چیکنگ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوگا۔ اس لئے میں کیپٹن ناصر کے اس راستے پر رضامند ہو گیا تھا۔ حالانکہ سمندر سے تعلق رکھنے والا ہر شخص جانتا ہے کہ زیکو گھاس گوشت خور گھاس ہے۔ اس لئے کوئی جانور زیکو گھاس کی طرف نہیں جاتا اور شارک مچھلی تو اس کی بو میلوں دور سے سونگھ لیتی ہے۔ اس لئے یہ علاقہ بھی شارک مچھلیوں کا نہیں ہے۔ ہماری آبدوز شارک مچھلی ہی نظر آتی ہے اس لئے گریٹ بال میں موجود افراد کو جب سمندر میں ایک شارک مچھلی زیکو گھاس کے قطعات کی طرف بڑھتی نظر آتی ہو گی تو وہ یقیناً حیرت سے پاگل ہو گئے ہوں گے۔ کیونکہ اصل شارک مچھلی تو ظاہر ہے ادھر کا رخ ہی نہیں کر سکتی۔ لیکن انہوں نے اگر اسے کلوز اپ میں

SCANNED BY JAMSHED

چیک بھی کیا ہوگا تب بھی وہ اس کی اصل ماہیت نہ سمجھ سکے ہوں ے تباہ کن حملے کر چکے ہوتے۔ اس لئے فی الحال جب تک ہم اس گے۔ اس کے بعد لازماً انہوں نے ایل تھرٹی ریز میزائل فائر کیا ہو ۔ دنیں ہیں محفوظ ہیں لیکن ظاہر ہے ہم یہاں ساری عمر تو بند ہونے گا۔ کہ اگر یہ اصلی شارک مچھلی ہے تو اس کا اعصابی نظام مفلوج ہو رہا ہے۔ اور آبدوز اب یہاں سے نکل نہیں سکتی۔ اس لئے ہو جائے گا۔ اور اپنے بے پناہ وزن کی وجہ سے یہ زیکو گھاس ایک ہی صورت ہے کہ ہم غوطہ خوری کا لباس پہن کر یہاں سے نکلیں کی تہہ میں جا گرے گی اور گوشت خور گھاس اس کو چٹ کر جائے ۔ دو ساٹھ کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے گریٹ بال پر حملہ کریں" ———

گی۔ اور اگر یہ مچھلی کی بجائے کوئی اور چیز ہوگی تو پھر ایل تھرٹی ریز سے اس کے پرخچے اڑ جائیں گے" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے ان ساری باتوں کا اندازہ کیسے لگا لیا" ——— جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"گریٹ بال کو دیکھ کر اور اس کی حفاظت کا اس قدر جدید اور سخت انتظام کیا گیا ہے کہ ایکٹو ریز بھی ایک لمحے میں ڈس کارڈ ہو گئی ہیں۔ ایسے انتظامات رکھنے والوں کے لئے ساٹھ ستر میل کی دیو چیکنگ کوئی مشکل بات نہیں" ——— عمران نے جواب دیا۔ اور سب نے سر ہلا دیا۔

"لیکن اب کیا ہوگا۔ اس کے متعلق بھی تم نے کچھ سوچا" ——— جولیا نے کہا۔

"فی الحال ہمارے لئے ایک بچت کا راستہ موجود ہے کہ جب ایل تھرٹی ریز کے فائر کے بعد انہوں نے سکرین پر مچھلی کو مفلوج ہو کر گھاس میں گرتے دیکھا ہوگا تو وہ مطمئن ہو گئے ہوں گے۔ کہ یہ اصلی مچھلی ہی ہے۔ ورنہ تو اب تک ہم پر نجانے کون کون

عمران نے کہا۔

"ناممکن عمران صاحب۔ قطعی ناممکن۔ اول تو ہمارے باہر جاتے ہی گھاس کے کانٹے ہمارے جسموں میں گھس جائیں گے یہ غوطہ خوری کا لباس ہمیں اس گھاس سے نہیں بچا سکے گا۔ اس لئے چند لمحوں بعد ہی ہمارا خاتمہ ہو جائے گا۔ پھر گھاس کی کشش بھی ہمیں آگے نہ بڑھنے دے گی۔ ہم اس وقت مکمل طور پر گھاس کے اندر تہہ پر موجود ہیں" ——— کیپٹن ناصر نے کہا۔

"اس کا حل تو میرے پاس موجود ہے۔ آبدوز میں کنورٹیبل ٹنل لانچ موجود ہے۔ گو یہ لانچ صرف دو افراد کے لئے ہے۔ بہرحال ہم سب اس میں لیٹ سکتے ہیں۔ اور یہ ہمیں آسانی سے گھاس کے اندر سے نکال کر لے جائے گی۔ کیونکہ یہ کنورٹیبل لانچ مخصوص دھات کی بنی ہوئی ہے۔ اس دھات ہی سے خلائی جہاز بنائے جاتے ہیں اس پر نہ پانی کا وزن اثر کرتا ہے۔ اور نہ اس کی رگڑ۔ یہ میزائل نما ہے۔ اور اس میں انتہائی طاقتور انجن بھی موجود ہے۔ جو اس لانچ سے باہر نکلتے ہی چل پڑے گا۔ کیونکہ اس پر ایل تھرٹی ریز کے اثرات موجود نہ ہوں گے۔ وہ سیلڈ ہے۔ لیکن ہم

SCANNED BY JAMSHED

اس میں سوائے اپنے جسموں کے اور کچھ نہیں لے جا سکتے۔ یہ لانچ تو میں نے پولی پان میزائل تارپیڈو کے لئے تیار کرائی تھی۔ جس سے ہم اس گریٹ بال میں آسانی سے داخلے کے لئے سوراخ بنا سکتے تھے۔ لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ ہم زیادہ آدمی ہیں اس لئے تارپیڈو ساتھ نہیں لے جایا جا سکتا۔ یا اگر تارپیڈو لے جایا جائے تو پھر آدمی نہیں جا سکتے" —— عمران نے مشین روم سے نکل کر واپس بڑے کمرے میں آتے ہوئے کہا۔

"اگر اس میں طاقتور انجن ہو تو اس کے ذریعے ہم اپنی آبدوز کو ٹوچین کر کے لے جا سکتے ہیں" —— کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ اب اتنا طاقتور انجن بھی نہیں ہے کہ اس آبدوز کو اس گھاس کی بے پناہ کشش کو توڑ کر کھینچ سکے۔ ایک اور حل ہے کہ میں خود اس میں بیٹھ کر اس گریٹ بال کے اندر جانے کی کوشش کر دوں اور وہاں جا کر ایسے حالات پیدا کر دوں کہ پھر آپ کو یہاں سے کسی طرح نکالا جا سکے" —— عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ہم تمہارے ساتھ جائیں گے یا پھر اکٹھے یہیں رہیں گے" —— جولیا نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"ارے ہاں ایک اور حل نکالا جا سکتا ہے۔ ویری گڈ۔ واقعی میری ریڈی میڈ کھوپڑی بھی مفلوج ہو گئی تھی۔ حالانکہ حل بالکل سامنے کا تھا" —— عمران نے یک لخت چونکتے ہوئے کہا اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔

"کیسا حل" —— سب نے بے اختیار چونک کر پوچھا۔

"ضروری تو نہیں کہ آبدوز کو گریٹ بال کی طرف گھسیٹا جائے۔ سے اوپر سطح سمندر کی طرف تو بھی لے جایا جا سکتا ہے۔ اور کنورٹیبل لانچ کے انجن میں اتنی طاقت تو بہرحال موجود ہے کہ وہ اسے اوپر تک گھسیٹ کر لے جائے۔ کیونکہ گھاس کے قطعات تو آگے کم از کم دس بارہ کلومیٹر تک پھیلے ہوئے ہیں اس لئے اگر ہم آگے کی طرف گئے تو پھر گھاس کی کشش ہمیں اتنی دیر مسلسل آگے نہ بڑھنے دے گی لیکن اوپر کی طرف ان کی کشش کم ہوتی جائے گی۔ اس لئے ہم آسانی سے اوپر جا سکتے ہیں" —— عمران نے کہا۔

"لیکن اوپر جا کر ایک بار پھر ہم چیک کر لئے جائیں گے۔ اور وہ لانچ بھی چیک ہو جائے گی۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آبدوز کی مشینری ہی کسی طرح چالو ہو جائے" —— صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ ایل تھرٹی ریز کا اثر کم از کم چار روز تک رہے گا اور اتنا طویل عرصہ ہم لانچ کے اندر بیٹھ کر نہیں گزار سکتے۔ اتنی تو ہمارے پاس آکسیجن ہی نہیں ہو گی۔ اب جہاں تک چیک ہونے والی بات ہے تو کنورٹیبل لانچ کو وہ چیک تو کر سکتے ہیں لیکن یہ ہٹ نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس کی دھات کے اندر بناوٹ کے وقت ہی میں نے ایسے کیمیکلز بھروا دیئے تھے جو ہر قسم کی تباہ کن ریز یا اسلحے کی مدافعت کر سکتے ہیں۔ کیونکہ اس لانچ نے ہی گریٹ بال میں سوراخ کرنا تھا۔ اس لئے ایسا نہ کیا جاتا تو اس کی تیاری کا سارا مقصد ہی سرے سے فوت ہو جاتا۔ یہ کیمیکلز اس قدر مہنگے اور نایاب ہیں کہ ان کو پوری آبدوز میں استعمال نہ کیا جا

SCANNED BY JAMSHED

سکتا تھا۔ اور اگر انہوں نے دوبارہ بھی فائر کیا تو مشینری تو پہلے ہی جام ہو گی۔ لانچ پر اثر نہ ہو گا اس لئے کیا فرق پڑے گا۔ پھر ہم گھاس کی کشش سے باہر جا کر اپنا رخ بدل لیں گے۔ اور اس کے بعد آسانی سے آبدوز سمیت ہم اس گھاس کے قطعات کراس کر جائیں گے۔ اور پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا "——— عمران نے کہا۔

" ہاں۔ یہ ٹھیک رہے گا۔ فی الحال اس خوف ناک گھاس کے چکر سے تو نجات ملے "——— سب نے عمران کی تجویز پر صاد کرتے ہوئے کہا۔

" او کے۔ آؤ پھر تیاری شروع کریں "——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور تیزی سے اس حصے کی طرف بڑھ گیا جدھر کنٹرولنگ لانچ موجود تھی۔

میز پر رکھے فون کی گھنٹی بجتے ہی ڈوپچے نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا دیا۔ وہ اس وقت کریٹ بال کے پین سیکشن کے آپریشن روم میں بیٹھا ہوا تھا۔ یہاں وہ خوفناک مشینری نصب کی جا رہی تھی۔ جس کی مدد سے انہوں نے سمندر کے اوپر مخصوص رینج میں ہوا کا دباؤ ختم کرنا تھا۔ اور جس سے اربوں مسلمان اور کئی عظیم مسلم ممالک کا خاتمہ ہونا تھا۔ آپریشن روم میں اس کے ساتھ ایک اور بوڑھا سا آدمی بھی بیٹھا ہوا تھا۔ لیکن وہ ایک بڑی سی مشین کی چیکنگ میں مصروف تھا۔ یہ عظیم یہودی سائنسدان پروفیسر والمور تھا۔ جس نے یہ سارا منصوبہ تیار کیا تھا۔ اور اس کی زیر نگرانی یہ منصوبہ تکمیل پذیر کیا جا رہا تھا۔

" یس ——— ڈوپچے سپیکنگ "——— ڈوپچے نے رسیور اٹھاتے ہی کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"باسس - میں سارجنٹ بول رہا ہوں - آر - ایس سیکشن سے - گریٹ بال پر ایکٹوریز ڈالی گئی ہیں - لیکن پی - تھرٹین ریز چونکہ گریٹ بال کی بیرونی سطح پر مسلسل گردش کر رہی ہیں اس لئے یہ ایکٹوریز فوراً ہی ڈس کارڈ ہو گئیں" ـــــ بولنے والے کے لہجے میں الجھن اور پریشانی تھی -

" ایکٹوریز ـــــ کیا مطلب - یعنی گریٹ بال کو دیکھنے کی کوشش کی گئی ہے - مگر کہاں سے اور کیسے - اور کس نے کی ہے " ـــــ ڈوچے نے حیرت کی شدت سے چیختے ہوئے کہا -

" پلیز آہستہ بولیں یا یہاں سے چلے جائیں - میں ڈسٹرب ہوتا ہوں " ـــــ پروفیسر والمورس نے یک لخت ڈوچے کی طرف مڑ کر انتہائی تلخ اور تیز لہجے میں کہا -

" میں نے چیک کیا ہے یہ ریز ذیکو گھاس کے قطعات کی طرف سے آئی ہیں اور ان کا مخرج کم از کم ساٹھ کلو میٹر معلوم ہوتا ہے " اس دوران سارجنٹ نے جواب دیا -

" اوہ - اوہ - اچھا - میں خود آرہا ہوں " ـــــ ڈوچے نے اس بار آہستہ لہجے میں کہا - اور پھر ریسیور رکھ کر وہ پروفیسر کی طرف مڑا - جو دوبارہ مشین پر جھک گیا تھا -

" آئی - ایم - سوری پروفیسر " ـــــ ڈوچے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا - پروفیسر نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا - اور ڈوچے تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے سے باہر نکل گیا - اس کے ذہن میں اس وقت واقعی دھماکے سے ہو رہے تھے - گھاس کے قطعات میں سے ایکٹوریز کا گریٹ بال پر پڑنا - انتہائی حیرت انگیز تھا - تھوڑی دیر بعد وہ ایک اور چھوٹے سے کمرے میں داخل ہوا - یہاں ایک آدمی موجود تھا - جو درمیان میں رکھی ہوئی ایک میز کے پیچھے بیٹھا تھا - میز پر بھی ایک مستطیل مشین موجود تھی - اور سامنے دیوار کے ساتھ بھی مشینیں نصب تھیں - جو سب کی سب آٹومیٹک انداز میں چل رہی تھیں -

" ہاں اب بتاؤ سارجنٹ کیا کہہ رہے تھے تم " ـــــ ڈوچے نے اس آدمی کے ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بے چین سے لہجے میں کہا -

" باس یہ دیکھئے بائیو ڈاٹا - آپ خود ہی دیکھ لیں " ـــــ سارجنٹ نے سامنے پڑے ہوئے ایک بلیے سے کاغذ کو ڈوچے کی طرف کھسکاتے ہوئے کہا - جس پر ٹیڑھی میڑھی سی لکیریں اور ہندسے پڑے نظر آرہے تھے -

" ہاں - واقعی ایکٹوریز سے گریٹ بال کو چیک کیا گیا ہے - اگر ہمارے پاس آر - ایس سیکشن نہ ہوتا تو ہمیں معلوم ہی نہ ہوتا - اس کا مطلب ہے کہ جو کچھ میں اب تک سمجھ رہا تھا وہ سب غلط ہے " ـــــ ڈوچے نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا -

" کیا سمجھ رہے تھے باس " ـــــ سارجنٹ نے چونک کر پوچھا -

" وہ مچھلی نہ تھی وہ واقعی کوئی اور چیز تھی کوئی غیر معمولی سائنسی ایجاد " ڈوچے نے کہا اور ساتھ میز پر پڑے ہوئے فون کا ریسیور اٹھا کر تیزی سے اس کے نمبر پریس کرنے لگا -

SCANNED BY JAMSHED

"مچھلی ــــ کیا مطلب" ــــ سارجنٹ کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"بتاتا ہوں۔ پہلے میں مارک سے بات کر لوں" ــــ ڈوچے نے کہا۔

"یس۔ مارک فرام پوائنٹ تھرٹین" ــــ چند لمحوں بعد ہی رسیور سے پوائنٹ تھرٹین کے انچارج مارک کی آواز سنائی دی۔

"مارک۔ میں ڈوچے بول رہا ہوں۔ پوائنٹ تھرٹین پر کوئی غیر معمولی بات نظر آئی" ــــ ڈوچے نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"نو سر۔ آل از او کے۔ اگر ایسا ہوتا تو میں خود آپ کو کال کرتا" مارک نے جواب دیا۔

"سنو مارک۔ زیلو گھاس کے اس قطعے سے جہاں ہم نے اس شارک مچھلی کو ایل تھرٹی ریز فائر کر کے گرایا تھا۔ گریٹ بال پر ایکٹو ریز ڈالی گئی ہیں۔ اس کا مطلب ہے۔ وہاں گھاس کے اندر کوئی سائنسی چیز موجود ہے۔ جس کے ذریعے ایسا کیا گیا۔ اور اس گھاس میں سوائے اس مچھلی کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ اس لئے وہ مچھلی نہ تھی لازماً کوئی مصنوعی چیز تھی۔ شاید کوئی ایسی جدید قسم کی آبدوز ہو جسے مچھلی کی شکل دی گئی ہو۔ بہرحال کچھ نہ کچھ ہے ضرور" ــــ ڈوچے نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اگر وہ کوئی معمولی چیز ہوتی تو ایل تھرٹی ریز اس کے پرخچے نہ اڑا دیتی" ــــ مارک کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہاں ہونا تو ایسا ہی چاہیئے۔ لیکن ایسا ہوا نہیں۔ کیوں نہیں ہوا اس کا جواب فی الحال ہمارے پاس نہیں ہے۔ اب میں فوری طور پر اس جگہ کا مکمل سروے کرنا چاہتا ہوں۔ تاکہ جو کچھ بھی ہو سامنے آجائے۔ خاموش رہ کر مزید رسک نہیں لیا جا سکتا" ــــ ڈوچے نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ایسی صورت میں باس ہمیں سرچنگ ٹی۔ ایس مشین آن کرنی پڑے گی۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ گریٹ بال کے بیرونی حفاظتی نظام کو معطل کر دیا جائے" ــــ مارک نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تھوڑی دیر کے لئے ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں آرہا ہوں تمہارے پاس۔ تم اس مشین کو آپریٹ کراؤ" ــــ ڈوچے نے تیز لہجے میں کہا۔ اور رسیور کریڈل پر پٹخ کر تیزی سے مڑا اور بغیر سارجنٹ سے کوئی بات کئے تقریباً بھاگنے کے سے انداز میں چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر شدید الجھن کے آثار نمایاں تھے۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ مارک کے پاس پہنچا تو اس نے مارک کو ایک اور مشین کے سامنے کھڑے دیکھا۔ یہ مشین فرش سے کافی اونچائی تک چلی گئی تھی اور اونچائی کے لحاظ سے ہی اس کی چوڑائی بھی کافی تھی۔ اس کے درمیان ایک جہازی سائز کی سکرین تھی۔ جس میں ایک بڑا خانہ اور چار چھوٹے خانے نظر آرہے تھے۔

"باس۔ سرچنگ ٹی۔ ایس مشین کام کرنے کے لئے تیار ہے"

SCANNED BY JAMSHED

ڈوچے کے قریب پہنچتے ہی مشین کے سامنے کھڑے مارک نے مڑ کر کہا۔

"تم نے اس پہ لوکیشن وغیرہ ایڈجسٹ کر لی ہے۔ کیونکہ ہم زیادہ دیر تک حفاظتی نظام کو معطل رکھنے کا رسک نہیں لے سکتے" ـــــ ڈوچے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ میں نے وہ جگہ جہاں وہ شارک مچھلی گھاس میں گری تھی خاص طور پر ٹارگٹ کی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی لوکیشن کو دو کلو میٹر تک چاروں سمتوں میں پھیلا کر ایڈجسٹ کیا ہے۔ تاکہ اسے بار بار ایڈجسٹ کرنے میں وقت ضائع نہ ہو" ـــــ مارک نے جواب دیا۔

"اوکے" ـــــ ڈوچے نے کہا اور تیزی سے ایک سائیڈ پر پڑے ہوئے فون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کئے۔ گریٹ ہال کے اندر ہی باقاعدہ جدید ترین آٹومیٹک فون ایکس چینج نصب تھی۔

"یس۔ ریکو سیکشن" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"ڈوچے بول رہا ہوں" ـــــ ڈوچے نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ یس باس۔ ہنری بول رہا ہوں" ـــــ دوسری طرف سے بولنے والے کی آواز میں مؤدبانہ پن کے ساتھ ساتھ قدرے حیرت نمایاں تھی۔

"ہنری۔ گریٹ ہال کے مکمل ریکو سیکشن کو میری دوسری

اطلاع تک آف کر دو" ـــــ ڈوچے نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"مکمل ریکو سیکشن آف کر دوں ـــــ کیا مطلب باس" ہنری کے لہجے میں یقین نہ آنے والی حیرت تھی۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ اٹ از مائی آرڈر۔ میں نے سرچنگ ٹی۔ ایس مشین پہ انتہائی ضروری چیکنگ کرنی ہے" ـــــ ڈوچے نے حلق کے بل چیختے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس باس" ـــــ ہنری نے دوسری طرف سے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آف کر کے مجھے بتاؤ۔ اور بعد میں بھی فون کے قریب رہنا۔ میں کسی وقت بھی دوبارہ تمہیں کال کر سکتا ہوں" ـــــ ڈوچے نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

"یس باس" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور پھر ایسی آواز سنائی دی جیسے رسیور میز پہ رکھا گیا ہو۔ ہلکی ہلکی آوازیں سنائی دیتی رہیں۔ اور چند لمحوں بعد دوبارہ رسیور اٹھائے جانے کی آواز سنائی دی۔

"یس باس۔ نظام آف کر دیا گیا ہے" ـــــ ہنری کی آواز سنائی دی۔

"اوکے۔ فون کے قریب رہنا" ـــــ ڈوچے نے تیز لہجے میں کہا اور پھر رسیور کریڈل پہ ایک لحاظ سے پٹخ کر تیزی سے مارک کی طرف بڑھ گیا۔

SCANNED BY JAMSHED

"مشین آن کرو" ۔۔۔۔ ڈوپے نے قریب جاکر ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور مارک نے ایک بٹن دبا دیا ۔ دوسرے لمحے مشین میں زندگی کی لہر سی دوڑ گئی ۔ سکرین پر چند لمحوں تک تو آڑی ترچھی لکیریں سی نظر آتی رہیں ۔ پھر جھماکے سے ایک منظر ابھر آیا ۔ اور منظر واضح ہوتے ہی مارک اور ڈوپے دونوں بے اختیار اچھل پڑے ۔ کیونکہ انہیں گھاس کے اندر سے ایک میزائل نما کیپسول تیزی سے اوپر کی طرف اٹھتا نظر آرہا تھا ۔ اور اس کے پیچھے وہی عظیم الجثہ شارک مچھلی اُسی طرح مردہ حالت میں اوپر کو اٹھ رہی تھی ۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ کیپسول اس مچھلی کو گھسیٹ کر گھاس کے اندر سے اوپر سطح سمندر کی طرف کھینچے لئے جا رہا ہو ۔

" اوہ اوہ ۔ اس کا مطلب ہے یہ مچھلی نہیں ہے ۔ ورنہ زیکو گھاس کب کی اس کا خاتمہ کر چکی ہوتی ۔ یہ لازماً مصنوعی مچھلی ہے ۔ اس کے اندر لازماً آبدوز چھپی ہوئی ہو گی ۔ اور اب مجھے خیال آرہا ہے ۔ کہ آبدوز کے اوپر باقاعدہ مچھلی کا جسم بنایا گیا ہے ۔ اس کے اندر یقیناً کیمیکل میٹ بھرا گیا ہو گا ۔ اور اُسے اس طرح مینوفیکچر کیا گیا ہو گا کہ یہ چلتے ہوئے بالکل اصلی مچھلی کی طرح اٹھکیلیاں کرے اور تیرے ۔ ایلی تھرٹی ریز اسی لئے اس کے پرخچے نہیں اڑا سکی ۔ اس کے مصنوعی گوشت نے اُسے صرف دھچکا پہنچایا ہو گا ۔ اور ریز کے اثرات اس کی مشینری تک ہی گئے ہوں گے اور وہ جام ہو گئی ہو گی " ۔۔۔۔ ڈوپے اس طرح بول رہا تھا جیسے کسی کرکٹ میچ کے دوران کوئی ماہر گیم پر اپنا تبصرہ نشر کر رہا ہو ۔

" لیکن باس ایسی مصنوعی مچھلی تو بنائی ہی نہیں جا سکتی ۔ جو بالکل اصلی نظر آئے ۔ ناممکن " ۔۔۔۔ مارک کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی ۔

" اگر یہ عمران ہے ۔ اور لازماً یہ عمران ہی ہو گا تو اس کے شیطانی ذہن کے لئے کوئی بات ناممکن نہیں ہو سکتی " ۔۔۔۔ ڈوپے نے تیز لہجے میں کہا ۔ اور پھر وہ دوڑتا ہوا آگے بڑھا ۔ اور اس نے ریسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" یس پوائنٹ ایلون ۔ وکی بول رہا ہوں " ۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی وکی کی آواز سنائی دی ۔

" ڈوپے بول رہا ہوں وکی ۔ سرچنگ ٹی ۔ ایس مشین آن ہے تم اپنی سپر ٹیکنگ مشین کو اس کے ساتھ لنک کر دو ۔ فوراً جلدی " ڈوپے نے چیختے ہوئے کہا ۔

" سرچنگ ٹی ۔ ایس مشین کیسے آن ہو سکتی ہے اس کے لئے تو....." وکی کی حیرت بھری آواز سنائی دی ۔

" جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو ۔ نانسنس ۔ ڈیم فول " ۔۔۔۔ ڈوپے نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا ۔

" یس سر " ۔۔۔۔ دوسری طرف سے سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا ۔ اور پھر ریسیور میز پر رکھے جانے کی آواز سنائی دی ۔ اس کے بعد چند لمحوں تک خاموشی رہی ۔

" سس ۔۔۔۔ سر ۔۔۔۔ سکرین پر یہ کیا نظر آنے لگا ہے ۔ وہی مچھلی سر ۔ اُسے ایک کیپسول سا سطح سمندر کی طرف کھینچ رہا ہے "

SCANNED BY JAMSHED

ڈکی کی آواز میں ایسی حیرت تھی جیسے اُسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو
" ہاں یہ وہی مچھلی ہے جس پر تم نے ایل تھرٹی ریز فائر کی تھیں۔ یہ مچھلی نہیں ہے۔ یہ مصنوعی مچھلی ہے جس کے پیٹ میں یقیناً کوئی جدید ترین آبدوز ہے۔ تم ایسا کرو کہ اس میزائل اور مچھلی پر ریڈ میزائل ہٹ کر دو۔ اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں ہے" ___ ڈوچے نے تیز لہجے میں کہا۔

" ریڈ میزائل ___ مگر باس یہ تو انتہائی ایمرجنسی کی صورت میں ہو سکتا ہے اور ہمارے پاس ہے بھی ایک" ___ ڈکی کی خوف ناک حد تک گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

" الو کے پٹھے۔ جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ وقت ضائع مت کرو" ___ ڈوچے اتنے زور سے چیخا کہ اس کا پورا جسم کانپنے لگ گیا۔

" یس سر۔ مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ تحریری ہدایت دیں۔ میں فون پر ہدایت لے کر اسے فائر نہیں کر سکتا جناب" ڈکی نے جواب دیا۔

" اوہ نانسنس۔ اتنا وقت نہیں ہے۔ ٹیلی فون کالز باقاعدہ ٹیپ ہو رہی ہیں اس لئے اسے بھی تحریری ہی ہدایت سمجھو ڈیم فول۔ اٹ از ٹاپ ایمرجنسی" ___ ڈوچے نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔ وہ اتنے زور سے چیخا تھا کہ اس کی آواز پھٹ گئی تھی۔

" اوہ یس سر۔ میں آن کرتا ہوں سر" ___ دوسری طرف سے ڈکی کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور پھر ریسیور رکھ دیا گیا۔ ڈوچے نے جلدی سے ریسیور رکھا۔ اور دوڑ کر مارک کے پاس پہنچ گیا۔ جو سرچنگ ٹی۔ ایس مشین کے سامنے خاموش کھڑا تھا۔ وہ میزائل اور مچھلی اب گھاس سے تقریباً باہر آ چکی تھیں۔

چند لمحوں بعد یک لخت پورا کمرہ اس طرح لرزا جیسے اچانک زلزلے کا جھٹکا لگا ہو۔ لیکن یہ جھٹکا ہلکا تھا۔ اس لئے وہ صرف لڑکھڑائے ہی تھے۔ لیکن ان کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ کیونکہ یہ جھٹکا ریڈ میزائل کے فائر کا تھا۔ اور پھر سکرین پر پانی کے اندر سرخ رنگ کی ایک چوڑی سی لکیر بجلی سے بھی زیادہ رفتار سے دوڑتی ہوئی نظر آئی۔ اور پھر شاید ایک یا دو بار پلک جھپکنے کے وقفے کے دوران وہ لکیر اس مچھلی اور کیپسول نما میزائل سے ٹکرا گئی۔ اور اس کے ساتھ پوری سکرین پر تیز سرخ رنگ اس طرح چھا گیا جیسے کسی نے برش سے سکرین پر تیز سرخ رنگ پینٹ کر دیا ہو۔

ڈوچے سانس روکے کھڑا تھا۔ خوف ناک ریڈ میزائل اپنے ٹارگٹ پر فائر ہو چکا تھا۔ ڈوچے نے ایک لحاظ سے دنیا کا سب سے قیمتی میزائل فائر کرا دیا تھا۔

سرخی کافی دیر تک سکرین پر چھائی رہی پھر آہستہ آہستہ ہلکی پڑنے لگی۔ لیکن ہلکی پڑنے کی رفتار کافی کم تھی۔ پھر کچھ دیر بعد سمندر کا پانی نظر آنے لگ گیا۔ لیکن واقعی سمندر کے پانی کی کیفیت بتا رہی تھی کہ وہاں خوف ناک طوفان آیا ہوا ہے۔ ڈوچے اور دو کی بت بنے خاموش کھڑے پانی کی شدید ترین ہلچل کو دیکھ رہے تھے۔ نجانے سمندر کو پُرسکون ہونے میں کتنی دیر لگی۔ لیکن اب بھی پانی ہلکا سرخی

SCANNED BY JAMSHED

مائل ہی تھا۔

"اب اس سارے علاقے کو اچھی طرح سرچ کرو"۔۔۔ ڈوچے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"سرچ کی ضرورت ہی کیا ہے جناب۔۔۔ ریڈ میزائل فائر ہونے کے بعد کیا بچا ہو گا۔ دور دور تک وہ گھاس تک جل گئی ہو گی۔ ان لوگوں کے بچ جانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"۔۔۔ مارک نے ڈھیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ پھر بھی تسلی ضروری ہے۔ جلدی کرو"۔۔۔ ڈوچے نے تیز لہجے میں کہا۔ اور مارک نے آگے بڑھ کر مشین کو اس طرح آپریٹ کرنا شروع کر دیا جیسے حکم کی مجبوری کی وجہ سے ایسا کر رہا ہو۔ ورنہ اس کی ضرورت نہ ہو۔

"سکرین پر منظر پھیلے سکڑتے رہے۔ مختلف منظر بدلتے رہے۔ واقعی گھاس بھی جل کر راکھ ہو چکی تھی۔ دور دور تک گھاس کا نام و نشان تک مٹ گیا تھا۔ پانی بھی اب تہہ میں سیاہی مائل ہو گیا تھا سرخی صرف اوپر کی سطح تک ہی محدود تھی۔ مارک کے ہاتھ تیزی سے چل رہے تھے۔ اور پھر اچانک سکرین پر ایک منظر ابھرا۔ اور مارک نے تو ہاتھ کھینچ لیا جب کہ ڈوچے چونک پڑا۔ سکرین پر سمندر کی سیاہی مائل تہہ میں کافی سارے مشینی ٹکڑے پڑے ہوئے تھے۔ وہ سب اس طرح تڑے مڑے اور سیاہی مائل ہو رہے تھے جیسے کسی مشین کو خوفناک آگ نے اپنی لپیٹ میں لے کر توڑ مروڑ دیا ہو۔

"اوہ۔ دیکھا۔ یہ آبدوز ہی تھی۔ یہ ٹکڑے آبدوز کے ہی ہیں۔ اس کا مطلب ہے وہ جو بھی تھے بہرحال ختم ہو گئے۔ آبدوز کی یہ حالت ہے ظاہر ہے انسانوں کے جسم تو راکھ بن کر پانی میں مل گئے ہوں گے۔ بری گڈ۔ ٹھیک ہے۔ اب میری تسلی ہو گئی۔ مشین بند کر دو۔ میں اب حفاظتی نظام دوبارہ آن کراتا ہوں"۔۔۔ ڈوچے نے اس طرح طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ جیسے کوئی خوفناک خطرہ اس کے سر سے ٹل گیا ہو۔ اور مارک سر ہلاتے ہوئے مشین آف کرنے میں مصروف ہو گیا۔

SCANNED BY JAMSHED

کنور ٹینل لانچ میں عمران اکیلا موجود تھا۔ جب کہ اس کے ساتھی اور کیپٹن ناصر اور اس کا کریو سب آبدوز میں ہی موجود تھے۔ ظاہر ہے جب آبدوز کو ہک کر کے ساتھ لے جانا تھا تو پھر اس تنگ سی لانچ میں دوسروں کے آنے کی کوئی ضرورت بھی نہ تھی۔

عمران لانچ کے اندر مخصوص طرز کی بنی ہوئی سٹریچر نما کرسی کی پشت کے بل لیٹا ہوا تھا۔ لانچ کا آپریٹنگ پینل اس کے چہرے سے کچھ اوپر لانچ کی چھت پر فکس تھا۔ یہ لانچ مکمل طور پر کمپیوٹرائزڈ تھی۔ اس لئے عمران کو صرف پینل پر لگے ہوئے بٹن دبانے اور ناب ہی گھمانی پڑتی تھیں۔ پینل کے ساتھ ہی ایک سکرین بھی موجود تھی جس پر چار خانے بنے ہوئے تھے۔ اور ہر خانے میں لانچ کی مختلف سمتوں کا منظر نظر آرہا تھا۔ درمیانی خانے سے صرف وہ منظر نظر آ رہا تھا۔ جس طرف لانچ کا رخ تھا۔ اس لئے درمیانی خانے میں سطح سمندر کی طرف کا منظر نظر آرہا تھا۔ میزائل نما لانچ آہستہ آہستہ آبدوز کو کھینچتی ہوئی اوپر کی طرف جا رہی تھی۔ زیکو گھاس کی بے پناہ کشش اور آبدوز کے وزن کی وجہ سے لانچ کا طاقتور انجن پوری قوت سے چلنے کے باوجود اس کی رفتار خاصی آہستہ تھی۔ لیکن بہرحال لانچ اپنا مقصد پورا کر رہی تھی۔

عمران خاموش لیٹا ہوا بس سکرین کو دیکھ رہا تھا۔ فی الحال تو ہر سکرین پر صرف زیکو گھاس کے ریشے ہی نظر آرہے تھے۔ لیکن ان کی تعداد ہر لمحہ پہلے سے کم ہوتی جا رہی تھی۔ اور عمران سکرین کو دیکھنے کے ساتھ ساتھ یہ سوچ رہا تھا کہ گھاس سے باہر نکل آنے اور پھر مڑ کر آبدوز کو گھاس کے قطعات سے نکال جانے کے باوجود اُسے طویل عرصے تک انتظار کرنا پڑے گا تب جا کر آبدوز کی مشینری چالو ہو گی۔ اور پھر وہ اپنے مشن کی تکمیل کے لئے آگے بڑھ سکے گا۔ اور اُسے دراصل یہی عرصہ بے حد کھل رہا تھا۔ بار بار اس کے ذہن میں یہی خیال رہتا کہ گھاس کے قطعات پار کرنے کے بعد وہ لانچ کو تو اس کے حال پر چھوڑ دے اور کنور ٹینل لانچ کو لے کر گریٹ بال کے اندر گھس جائے۔ اس کے بعد جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ لیکن پھر اُسے مجبوراً یہ خیال جھٹکنا پڑتا۔ کیونکہ اس گریٹ بال کا حجم اور اس کے کسی حد تک حفاظتی نظام کو دیکھ لینے کے بعد اُسے معلوم ہو گیا تھا کہ واٹر یارڈ کا یہ سنٹر عام سنٹر نہیں ہے۔ بلکہ یقیناً اس کے اندر ایک لحاظ سے کسی جدید ترین تنظیم کا پورا ہیڈ کوارٹر بند ہو گا۔ اس لئے اُسے تباہ کرنا بہرحال آسان کام نہ ہو گا۔ لیکن اگر مسئلہ

SCANNED BY JAMSHED

صرف یہاں تک ہی محدود ہوتا تب بھی عمران یہ رسک لے لیتا کیونکہ ایسے مواقع پہ وہ اپنی جان کی کبھی پرواہ نہ کرتا تھا۔ اور یہ مشن بہرحال اتنا عظیم تھا کہ وہ اس پہ ایک کیا اپنی ایک ہزار جانیں بھی قربان کر دینا اپنے لئے اعزاز سمجھتا لیکن آبدوز کی مشینری جام ہو جانے کی وجہ سے اُسے یہ خیال ترک کرنا پڑتا تھا۔ کیونکہ اس طرح اس کے ساتھی پلان کے مطابق اس کی مدد بھی نہ کر سکتے تھے اور مشینری جام ہونے کی وجہ سے آبدوز کا حفاظتی نظام بھی یکسر فیل ہو کر رہ گیا تھا اور عمران جانتا تھا کہ آخری جنگ بہرحال ہولناک جنگ ہو گی۔ اس لئے لازماً گریٹ بال والے اس آبدوز کو بھی تباہ کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔ اور اس حالت میں وہ واقعی تباہ ہو جائے گی۔ یہی باتیں سوچتے ہوئے وہ سکرین کو دیکھ رہا تھا۔ کہ یک لخت سکرین پہ نظر آنے والے پانی میں تیز ہلچل سی محسوس ہوئی۔ اور ابھی عمران اس ہلچل کو دیکھ کر چونکا ہی تھا کہ اس نے ایک خانے میں تیز سرخ رنگ کی پٹی نما لکیر کو سمندر کے اندر دوڑتے دیکھا۔ یہ اس خانے میں نظر آ رہی تھی جو خانہ اس وقت وہ سمت ظاہر کر رہا تھا۔ جدھر وہ گریٹ بال موجود تھی۔

”ریڈ میزائل“ —— عمران کے لبوں سے شاید زندگی میں پہلی بار خوف بھری آواز نکلی۔ اور ابھی اس کے الفاظ مکمل بھی نہ ہوئے تھے کہ یک لخت وہ اس مخصوص بیڈ سمیت پٹخنیاں کھانے لگا۔ اور ان پٹخنیوں کا احساس بھی اُسے صرف ایک لمحے کے ہزارویں حصے کی حد تک ہی ہوا۔ اس کے بعد تو اُسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا جسم کسی لاوا اگلتے آتش فشاں کے خوف ناک دھلنے میں گر گیا ہو۔ جیسے اس کا جسم اس سوکھی لکڑی کی طرح یک لخت بھڑک اٹھا ہو۔ جس پہ پیٹرول ڈال کر آگ لگا دی گئی ہو۔ یہ آخری احساس تھا اس کے بعد سب احساسات یک لخت فنا ہو گئے۔ اور عمران کے ذہن پہ موت کی سیاہ چادر سی پھیل گئی۔

ختم شد

SCANNED BY JAMSHED

عمران سیریز میں واٹر یاور کے عظیم سلسلے کی ایکشن سے بھرپور ایک منفرد کہانی۔

مصنف

مظہر کلیم ایم اے

گریٹ وکٹری

- خوف ناک ریڈ میزائل کا نشانہ بننے کے بعد عمران اور ان کے ساتھیوں پر کیا گزری۔
- عمران جس کا پورا جسم ریڈ میزائل نے اس طرح جلا دیا کہ جیسے عمران کو آگ کے جلتے ہوئے الاؤ میں پھینک دیا گیا ہو۔ عمران کا کیا حشر ہوا۔
- گریٹ بال۔ یہودیوں کا دنیا بھر کے مسلمانوں کے خلاف انتہائی خوف ناک منصوبہ۔ اور جب یہودی اس خوف ناک منصوبے کی تکمیل میں کامیاب ہو گئے تو......؟
- وہ لمحہ جب عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایک آبدوز میں اس طرح بند کر دیا گیا۔ کہ وہاں سے نکلنا عمران کے بس کا روگ بھی نہ رہا۔ ایسی بندش کہ عمران کی ریڈی میڈ کھوپڑی بھی ناکارہ ہو گئی اور عین اسی لمحے صدیقی نے ایک تجویز پیش کر دی اور عمران نے صدیقی کو اٹھا کر بے اختیار رقص کرنا شروع کر دیا۔ صدیقی کی وہ حیرت انگیز تجویز کیا تھی۔ کیا وہ واقعی قابل عمل ثابت ہوئی...... یا......؟
- وہ لمحہ جب گریٹ بال مکمل ہو گیا۔ لاکھوں اربوں مسلمان اور کئی مسلم ممالک خوف ناک تباہی کی زد میں آ گئے۔ پوری دنیا کے یہودی گریٹ وکٹری کا جشن منانے لگے۔ مگر عمران اپنے ساتھیوں سمیت بے حس و حرکت کھڑا یہ سب کچھ ہوتے دیکھتا رہا۔ کیوں۔ آخر کیوں؟۔
- وہ لمحہ جب پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی عمران کو یہودیوں کا ساتھی اور مسلمانوں کا غدار سمجھنے پر مجبور ہو گئی اور پھر ان کے غیظ و غضب کی انتہا نہ رہی۔ عمران کا کیا انجام ہوا۔؟
- ایک ایسی کہانی۔ جو آپ کو خوف اور حیرت کے عمیق سمندر میں دھکیل دے گی۔
- ایک ایسی کہانی کہ شاید آپ بھی عمران سے نفرت پر مجبور ہو جائیں۔ کیا واقعی عمران غدار تھا...... یا......؟
- گریٹ وکٹری۔ آخر کس کا نصیب بنی۔ یہودیوں یا مسلمانوں کا......؟
- بے پناہ ایکشن۔ جان لیوا سسپنس اور بے مثال انسانی جدوجہد سے بھرپور۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

SCANNED BY JAMSHED

عمران سیریز

گریٹ وکٹری

واٹر پاور سلسلے کا تیسرا ناول

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

SCANNED BY JAMSHED

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

اس ناول کے تمام نام مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچوئشنز قطعی فرضی ہیں کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت اتفاقیہ ہوگی جس کے لئے پبلشرز مصنف پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے

ناشران ------ اشرف قریشی
--------- یوسف قریشی
پرنٹر ------ محمد یونس
طابع ------ ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ---

چند باتیں

محترم قارئین — سلام مسنون:- واٹر پاور کے سلسلے کا نیا ناول آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس سلسلے کو قارئین نے جس بے پناہ انداز میں پسند کیا ہے۔ میں اس کے لئے ان سب کا مشکور ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول بھی آپ کے معیار پہ ہر لحاظ سے پورا اترے گا۔ لیکن ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

رحیم یار خان سے عبدالجبار صاحب لکھتے ہیں "نئے ناول بجد پسند آتے ہیں۔ آپ واقعی انوکھے اور منفرد موضوعات پر انتہائی دلچسپ اور معیاری کتابیں لکھتے ہیں۔ لیکن آپ سے ایک شکایت ہے کہ آپ ٹائیگر سے کم کام لیتے ہیں حالانکہ ٹائیگر کے کام کرنے کا انداز بالکل عمران جیسا ہے بلکہ میں تو اسے مستقبل کا عمران ہی کہوں گا۔ اس لئے ٹائیگر کو اہمیت دیا کریں۔ ٹائیگر میں ہمیں عمران کا صحیح جانشین نظر آ رہا ہے"

عبدالجبار صاحب۔ ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ ٹائیگر عمران کا شاگرد ہے۔ اور اچھے شاگرد وہی ہوتے ہیں جو استاد کے نقش قدم پر چلیں۔ لیکن جانشین کا لفظ لکھ کر آپ شاید استاد کو سرے سے ہی غائب کرا دینا چاہتے ہیں۔ ابھی ایسا غضب نہ کریں۔ ابھی

SCANNED BY JAMSHED

ٹائیگر کو صرف شاگرد ہی رہنے دیں۔ اس میں اس کی بھی عافیت ہے ویسے ٹائیگر پسندوں کی تعداد جس قدر تیزی سے بڑھتی جا رہی ہے۔ اس سے مجھے ذاتی طور پر عمران سے ہمدردی ہونے لگ گئی ہے۔ کیونکہ اگر یہی حال رہا تو عمران کو واقعی جگہ خالی کرنی پڑے گی۔

گوجرانوالہ سے خالد محمود صاحب لکھتے ہیں "آپ کے ناول مجھے اس قدر پسند آتے ہیں کہ میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے میں اپنے جذبات کا اظہار کر سکوں۔ ایک بات اور کہ ہم دوست بھی مل کر سیکرٹ فورس بنانا چاہتے ہیں اور ہماری خواہش ہے کہ آپ ہماری سیکرٹ فورس کے چیف انسٹرکٹر بن جائیں۔ ہمیں یقین ہے کہ آپ ضرور ہماری سیکرٹ فورس کے چیف انسٹرکٹر کا عہدہ قبول کر لیں گے"

خالد محمود صاحب۔ اگر آپ خط میں اس بات پر اصرار نہ کرتے کہ خط کا جواب ضرور دیا جائے تب تو سیکرٹ فورس والی بات پر غور کیا جا سکتا تھا۔ لیکن اب خط چھپنے کے بعد تو ظاہر ہے سیکرٹ فورس سیکرٹ نہ رہی ہے اس لئے اب تو یہ عہدہ جلیلہ قبول کرنے کا سکوپ ہی ختم ہو گیا۔

کالا گجراں جہلم سے وقار احمد صاحب لکھتے ہیں "آپ کی تصویر دیکھ کر مجھے اکثر احساس ہوتا ہے کہ آپ نے یقیناً جوانا کا میک اپ کروا کر یہ تصویر کھنچوائی ہے۔ کیونکہ ادیب تو اتنے صحت مند اور وجیہہ نہیں ہوا کرتے۔ کیا واقعی میرا یہ احساس درست ہے؟"

وقار احمد صاحب۔ خط لکھنے کا شکریہ۔ ویسے اگر آپ جوانا کو واقعی اس قدر ہی صحت مند سمجھتے ہیں تو پھر یقیناً اُسے اپنا نام بدل ہی لینا چاہیئے۔ جہاں تک کسی ادیب کے صحت مند اور وجیہہ ہونے کا تعلق ہے تو ادب کا تعلق ذہن سے ہوتا ہے۔ اس لئے ادیب کو ہمیشہ ذہنی طور پر صحت مند ہی ہونا چاہیئے۔ باقی رہی جسمانی صحت اور وجاہت تو آپ نے خود ہی میک اپ کا لفظ استعمال کر کے سارا راز فاش کر دیا ہے۔ مزید کیا لکھوں۔

والٹن لاہور سے ذوالفقار احمد یونس صاحب لکھتے ہیں "ڈڈ کنگ واقعی ایک منفرد اور بے مثال ناول ہے۔ آپ نے اس قدر انوکھا اور منفرد ناول لکھ کر اپنی صلاحیتوں کا سکہ ایک بار پھر منوا لیا ہے میرے اور میرے دوستوں کی طرف سے مبارک باد وصول کریں۔ ویسے ڈڈ کنگ میں آپ نے جس ڈیم کی معلوماتی تفصیل لکھی ہے۔ کیا وہ درست معلومات ہیں"

ذوالفقار احمد یونس صاحب۔ ناول کی پسندیدگی کے لئے بے حد مشکور ہوں۔ ڈڈ کنگ کی تعریف میں اس قدر کثرت سے خطوط آئے ہیں اور مسلسل آ رہے ہیں کہ شاید اگر میں صرف قارئین کے نام ہی لکھ دوں تو ایک کتاب بن جائے اس لئے آپ کے اس خط کے حوالے سے میں ان سب قارئین کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے ڈڈ کنگ کی پسندیدگی کے لئے خط لکھے۔ میں ان سب کا دلی طور پر مشکور ہوں۔ ویسے ڈڈ کنگ میں جس ڈیم کی معلوماتی تفصیلات درج ہیں وہ سب درست ہیں۔ صرف اس کا نام فرضی درج کیا گیا ہے۔

SCANNED BY JAMSHED

کراچی۔ ناظم آباد سے محمد الیاس صاحب لکھتے ہیں "ڈڈلنگ ایک ایسے اچھوتے موضوع پر مبنی خوب صورت ناول ہے کہ یہ ناول لکھ کر آپ نے واقعی جاسوسی ادب میں بھرپور اور یادگار اضافہ کیا ہے۔ آپ نے ملک میں پھیلے ہوئے تقریباً تمام ناسوروں کے بارے میں بہت کچھ لکھا ہے۔ لیکن آج کل ہماری درس گاہوں میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ بھی اتنا بڑا المیہ ہے کہ آپ کو یقیناً اس پر بھی کچھ نہ کچھ ضرور لکھنا چاہیئے"

محمد الیاس صاحب۔ ڈڈلنگ کی پسندیدگی کے لئے بے حد مشکور ہوں۔ درس گاہوں میں واقعی جو کچھ ہو رہا ہے وہ المیہ کے زمرے میں ہی آتا ہے۔ واقعی ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن طالب علم کو اگر طلب علم کی بجائے کچھ اور طلب کرنے پر مجبور کر دیا جائے تو یہ اس سے بھی بڑا المیہ بن جاتا ہے۔ مجھے یقین ہے باشعور طالب علم اپنی درس گاہوں کی عظمت اور تقدس کی بحالی کے لئے ضرور کوششیں کر رہے ہوں گے اور یقیناً وہ اپنی پُرخلوص کوششوں میں کامیاب بھی رہیں گے۔ انشاء اللہ۔

والسلام

مظہر کلیم ایم۔ اے

ٹرانسمیٹر کی مخصوص آواز سے یک لخت کمرہ گونج اٹھا۔ تو کرسی پر بیٹھے ہوئے گریٹ بال کے چیف ڈوپے نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ـــــ واٹر پاور ہیڈ کوارٹر کالنگ اوور" ـــــ ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس ـــــ ڈوپے سپیکنگ چیف آف گریٹ بال اوور" ـــــ ڈوپے نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چیف باس سے بات کریں اوور" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ٹرانسمیٹر پر واٹر پاور کے چیف کی تیز آواز ابھری۔

"ہیلو چیف باس اوور" ـــــ چیف باس کے لہجے میں تیزی تھی۔

SCANNED BY JAMSHED

"یس باس ___ ڈوچے اٹنڈنگ اوور" ___ ڈوچے نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈوچے ___ مجھے ابھی پروفیسر والمور نے اطلاع دی ہے کہ تم نے ریڈ میزائل فائر کر دیا ہے۔ حالانکہ تمہاری طرف سے مجھے کوئی رپورٹ نہیں ملی۔ کیا واقعی تم نے ایسا کیا ہے اوور" ___ چیف باس کے لہجے میں سختی کا عنصر نمایاں تھا۔

"یس باس۔ میں نے ریڈ میزائل فائر کیا ہے۔ اور میں ابھی آپ کو رپورٹ دینے ہی والا تھا۔ کیونکہ میں سیکشن کی ایک اہم ترین تنصیب کا مسئلہ درپیش تھا میں اس میں مصروف رہا۔ ابھی فارغ ہوا ہوں اوور" ڈوچے نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ۔ تو اس کا مطلب ہے پروفیسر والمور کی رپورٹ درست تھی حالانکہ جب ہیڈ کوارٹر نے مجھے رپورٹ دی تو مجھے اس پر قطعی یقین نہ آیا تھا۔ کیونکہ ریڈ میزائل تو تاب ترین ایمرجنسی کے وقت ہی فائر ہو سکتا تھا۔ ایسی کیا ایمرجنسی پیش آ گئی تھی۔ پوری تفصیل بتاؤ اوور" چیف باس کا لہجہ بے حد کرخت ہو گیا تھا۔

"یس سر ___ میں بتاتا ہوں باس ......" ___ ڈوچے نے کہا اور پھر اس نے مچھلی کے نظر آنے اس پر ایل بھرتی ریز میزائل فائر کرنے اور مچھلی کو گوشت خور گھاس کے قطعے میں پھینکنے اور اس کے بعد گریٹ بال پر ایکٹو ریز کی چیکنگ سرچنگ ڈی ایس مشین کے آن ہونے سے لے کر ریڈ میزائل فائر کرنے اور پھر جلی ہوئی گھاس کی تہہ میں آبدوز کے جلے ہوئے اور تڑے مڑے ٹکڑوں

کی چیکنگ تک کی پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ انتہائی حیرت انگیز تفصیلات بتائی ہیں تم نے۔ لیکن یہ آبدوز وغیرہ تھی کس کی اوور" ___ چیف باس کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"یہ اندازہ ہے باس کہ یہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ تھے ___ اس قسم کی جدید اور عجیب و غریب آبدوز وہی بنا سکتے ہیں اوور" ___ ڈوچے نے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ انہیں تو ڈاکر جزیرے کا علم تھا۔ اور وہ عمران یہاں ایکریمیا میں اس کا محفوظ راستہ تلاش کرتا پھر رہا تھا۔ اور مجھے یہ اطلاع بھی مل گئی ہے کہ اس نے یہاں میرے آدمی جان ہنیرے کی کسی ذاتی ڈائری میں سے اس راستے کا نقشہ بھی چیک کر لیا تھا۔ اور پھر اس نے میرے ایک خاص آدمی گیری سے اس راستے کی وضاحت بھی کرائی تھی۔ گو مجھے گیری نے پہلے نہیں بتایا تھا۔ لیکن ایک مخبر کی اطلاع کے بعد اُسے یہ بات اگلنی پڑی اور میں نے اُسے اس جرم میں موت کی سزا دے دی ہے۔ کیونکہ اگر ہم گریٹ بال کو موو نہ کر چکے ہوتے تو اس کی وجہ سے یہ عمران یقیناً اس محفوظ راستے سے وہاں تک پہنچ جاتا۔ گو آج کل سیزن ایسا ہے کہ یہ راستہ قطعی محفوظ نہیں رہا۔ اور راستے میں خوفناک طوفان چلتے رہتے ہیں لیکن پھر بھی ایسا رسک نہیں لیا جا سکتا تھا۔ بہرحال گریٹ بال کے موو کر جانے کے بعد یہ مسئلہ تو ختم ہو گیا لیکن عمران اس جگہ کیسے پہنچ گیا جہاں گریٹ بال موجود ہے۔ ایسا ہونا تو ناممکن ہے۔ تم نے تحقیقات کئے بغیر ہی صرف اندازے

SCANNED BY JAMSHED

سے ریڈ میزائل فائر کر دیا۔ تم جانتے ہو کہ یہ ریڈ میزائل کس قدر قیمتی ہے۔ کتنی مشکل سے میں نے حکومت اسرائیل کو رضامند کیا تھا کہ ہمیں ایک ریڈ میزائل دے دے۔ اور تم نے اسے ایک عام سی آبدوز پر فائر کر دیا اوور" ——— چیف باس کے لہجے میں شدید غصہ نمایاں تھا۔

"باس۔ جس قسم کا وہ میزائل اس نچلی والی آبدوز کو ہک کر کے زیکو گھاس کی کشش سے نکال کر لے جا رہا تھا۔ اس سے میں نے اندازہ لگایا کہ یہ لوگ انتہائی جدید سائنسی وسائل کے حامل ہیں۔ پھر انہوں نے اتنے طویل فاصلے سے گریٹ بال پر ایکٹو ریز بھی ڈالی تھیں۔ اور میں نے ایل تھرٹی ریز بھی ان پر فائر کیں۔ لیکن ایل تھرٹی ریز کا بھی ان کی آبدوز پر اس کے سوا اور کوئی اثر نہ ہوا تھا کہ اس کی مشینری وقتی طور پر مفلوج ہو گئی تھی۔ اس لئے میرے خیال میں یہ لوگ جو کوئی بھی تھے بہرحال گریٹ بال کے لئے حقیقی خطرہ بن سکتے تھے اور گریٹ بال کے مقابلے میں اس ریڈ میزائل کی کیا قیمت یا حقیقت ہو سکتی ہے۔ کم از کم اب گریٹ بال تو ہر امکانی خطرے سے محفوظ ہو گیا ہے اوور" ——— ڈوچے نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"ہونہہ ——— تمہاری بات درست محسوس ہوتی ہے ٹھیک ہے گریٹ بال کے مقابلے میں ریڈ میزائل کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ لیکن یہ بات تو بہرحال کنفرم ہونی چاہئے تھی کہ یہ لوگ درحقیقت کون ہیں۔ لیکن اب تو ریڈ میزائل کی وجہ سے وہ راکھ بن چکے ہوں گے پھر

بھی تم کچھ لوگ وہاں بھیجو۔ ہو سکتا ہے ان کی کچھ نہ کچھ ایسی باقیات مل جائیں جن سے ان کی شناخت ہو سکے اوور" ——— چیف باس نے نرم لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ میں ابھی ایک پارٹی بھیج دیتا ہوں اوور" ——— ڈوچے نے اطمینان بھرا سانس لیتے ہوئے جواب دیا۔

"او کے۔ پارٹی کی رپورٹ آتے ہی مجھے فوراً کال کرنا اوور اینڈ آل" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ ڈوچے نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ہونہہ ——— چیف باس کا دماغ واقعی خراب ہو گیا ہے۔ ریڈ میزائل فائر ہونے کے بعد وہاں کیا بچا ہو گا جس سے شناخت ہو سکے۔ بہرحال مجھے کیا اس کی تسلی ہو جائے گی" ——— ڈوچے نے ٹرانسمیٹر آف کر کے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر ایک طرف پڑے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

"یس۔ مارک بول رہا ہوں پوائنٹ تھرٹین سے" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی پوائنٹ تھرٹین کے انچارج مارک کی آواز سنائی دی۔

"مارک۔ چیف باس نے ابھی کال کر کے حکم دیا ہے کہ میں ایک ٹیم اس جگہ بھیجوں جہاں وہ مخصوص آبدوز اور میزائل وغیرہ کو ریڈ میزائل سے تباہ کیا گیا ہے۔ چیف باس کا خیال ہے کہ شاید وہاں ایسے شواہد مل جائیں جن سے ان لوگوں کی شناخت میں مدد مل سکے۔ چونکہ تم نے وہ جگہ بھی دیکھی ہوئی ہے۔ اور تم ویسے بھی ایسے امور میں خاصے ماہر ہو اس لئے تم فوری طور پر ایک اور آدمی کو ساتھ

SCANNED BY JAMSHED

لے کر وہاں پہنچو اور وہاں کے سارے علاقے کو چھان کر ایسے شواہد تلاش کرنے کی کوشش کرو جن سے ان کی شناخت میں مدد مل سکے" ڈوبچے نے تیز لہجے میں کہا ۔

" باس ۔ وہاں کیا ملنا ہے ۔ سوائے جلی ہوئی زیکو گھاس کے اور پھر ریڈ میزائل فائر ہونے کے بعد وہاں زبردست تابکاری اثرات پھیلے ہوئے ہوں گے" ___ مارک نے رک رک کر جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" تم احمق ہو مارک ۔ کیا مجھے معلوم نہیں ہے کہ وہاں تابکاری اثرات ہو سکتے ہیں اس کے باوجود میں تمہیں وہاں بھیج رہا ہوں سنو زیکو گھاس پر میں نے ایک تحقیقاتی رپورٹ پڑھی ہوئی ہے ۔ زیکو گھاس میں یہ خاصیت ہے ۔ کہ وہ تابکاری اثرات پیدا نہیں ہونے دیتی ۔ اس لئے سپر پاورز اس گھاس میں بے حد دلچسپی لے رہے ہیں تاکہ اس میں سے وہ جوہر تلاش کر سکیں جس کی وجہ سے اس کی موجودگی سے ہر قسم کے تابکاری اثرات غائب ہو جاتے ہیں اس لئے تم بے فکر ہو کر جاؤ ۔ وہاں کوئی تابکاری اثرات موجود نہ ہوں گے ۔ دوسری بات یہ کہ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ وہاں سے کچھ نہ ملے گا ۔ لیکن بہرحال چیف باس کو تو مطمئن کرنا ہے" ___ ڈوبچے نے غصیلے لہجے میں کہا ۔

" اوہ ۔ اگر یہ بات ہے باس تو ٹھیک ہے میں چلا جاتا ہوں میرا خیال ہے کہ میں سپیشل آبدوز لے جاؤں اس کی وجہ سے تحقیقات بھی آسانی سے ہو جائے گی اور اس تحقیقات کی باقاعدہ فلم بندی بھی ہو جائے گی ۔ بہرحال میں نے سمندر کی تہہ میں تحقیقات کرنی ہے اس لئے آبدوز کے بغیر تو یہ تحقیقات ممکن نہیں ہیں" ___ مارک نے کہا ۔

" ٹھیک ہے ۔ تم سپیشل آبدوز لے جاؤ اور خوب اچھی طرح تحقیقات کر کے واپس لوٹنا ۔ جلدی کی ضرورت نہیں تاکہ چیف باس پوری طرح مطمئن ہو جائے ۔ اس کے بعد ہم یہ تحقیقاتی فلم اُسے بھجوا دیں گے اس طرح ہمارا مسئلہ حل ہو جائے گا" ___ ڈوبچے نے کہا اور مارک کا جواب سنے بغیر اس نے ہاتھ بڑھا کر پیڈل دبا دیا ۔ اور پھر نمبر پریس کرنے لگا تاکہ سپیشل آبدوز کو باہر جانے کا حکم دے سکے ۔

SCANNED BY JAMSHED

ولیا۔ صفدر، اور تنویر کیپٹن ناصر کے ہمراہ آبدوز کے مشین روم میں موجود تھے۔ جہاں عمران کے اس باکس کی وجہ سے وہ ایک سکرین پر باہر کا منظر دیکھ رہے تھے۔ جب کہ سیکرٹ سروس کے باقی ممبران ساتھ موجود بڑے کمرے میں بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ آبدوز کا کریو جو آٹھ افراد پر مشتمل تھا بھی ان کے ساتھ تھا۔ کیونکہ آبدوز کی مشینری جام ہو جانے کے بعد وہ بھی ایک لحاظ سے بے کار ہو چکے تھے۔ آبدوز آہستہ آہستہ اوپر کو اٹھتی جا رہی تھی۔ اور جیسے جیسے آبدوز اس خوف ناک گھاس کی قدرتی کشش کو توڑتی ہوئی اوپر کو اٹھ رہی تھی۔ ان کے چہرے بھی بحال ہوتے جا رہے تھے۔ کیونکہ کیپٹن ناصر کا یہی خیال تھا کہ اس قدر بھاری آبدوز کو یہ میزائل نما لانچ گھاس کی انتہائی کشش کو توڑ کر اوپر نہ اٹھا سکے گی لیکن اب کیپٹن ناصر کا خیال غلط ثابت ہو رہا تھا۔ اور وہ بہر حال اس

گھاس کے قبرستان سے باہر نکلتے جا رہے تھے۔

"کمال ہے۔ واقعی انتہائی طاقتور انجن ہے۔ اس میزائل نما لانچ کا" کیپٹن ناصر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور وہاں موجود سیکرٹ سروس کے ممبران اس کی بات پر مسکرا دیئے۔

"اس لانچ کے انجن سے زیادہ طاقتور عمران کا ذہن ہے کیپٹن۔ وہ ہر امکانی صورت کو سامنے رکھ کر کام کرتا ہے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔ اور کیپٹن ناصر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ کی بات بالکل درست ہے۔ واقعی عمران صاحب کے ذہن کی رسائی بہت دور تک ہے۔ اب اسی آبدوز کو دیکھئے۔ مجھے جب بتایا گیا کہ آبدوز اس انداز میں تیار کئے جانے کا منصوبہ ہے تو میں نے اس کی سخت مخالفت کی۔ کیونکہ میرے نقطہ نظر سے یہ سارا منصوبہ کسی احمقانہ سوچ سے زیادہ نہ تھا۔ ایسی آبدوز اول تو تیار ہی نہ ہو سکتی تھی اور اگر ہو سکتی ہے تو ظاہر ہے وہ اچھی طرح ورک ہی نہیں کر سکتی تھی۔ لیکن جب میں نے اسے تیار شدہ دیکھا اور پھر اس میں مزید جو حفاظتی آلات لگائے گئے۔ اور پھر اس کے چلنے کا تجربہ کیا تو میں واقعی حیران رہ گیا۔ نہ صرف ایسی آبدوز تیار ہو گئی تھی بلکہ وہ میری توقعات سے بھی زیادہ اچھی طرح کام بھی کر سکتی تھی اور اس کے حفاظتی انتظامات بھی انتہائی جدید سائنسی انداز کے تھے۔ اور یہ سب کچھ عمران صاحب کے ذہن کا نتیجہ ہے۔ میں ان کی بے پناہ ذہانت کا واقعی دل سے قائل ہو گیا ہوں"۔۔۔ کیپٹن ناصر علی نے تو جواب میں واقعی پوری تقریر کر ڈالی تھی اور تنویر کے علاوہ جولیا اور

صفدر کے چہرے کیپٹن ناصر علی جیسے انتہائی تجربہ کار کیپٹن کے منہ سے عمران کی ایسی تعریف سن کر کھل اٹھے۔ لیکن تنویر نے ہونٹ سکیڑ لئے تھے۔

"آپ خواہ مخواہ عمران کے قصیدے پڑھے جا رہے ہیں۔ آبدوز ذرا سا جھٹکا برداشت نہیں کر سکی اور اس کی مشینری فیل ہو گئی ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ اس کے حفاظتی انتظامات جدید سائنسی ہیں"۔ تنویر سے نہ رہا گیا تو وہ بول پڑا۔

"یہ دوسری بات ہے جناب۔ جس قسم کی ریز کا فائر اس پر ہوا تھا اگر اس کی حفاظت کا خصوصی بندوبست نہ ہوتا تو یہ ریز آبدوز کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہوتیں"۔۔۔ کیپٹن ناصر نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔۔ خواہ مخواہ کی تعریفیں"۔۔۔ تنویر کا منہ اسی طرح بنا ہوا تھا۔ ظاہر ہے وہ عمران کی تعریف پر جولیا کا کھلتا ہوا چہرہ کہاں برداشت کر سکتا تھا۔

"تنویر۔ تم خاموش نہیں رہ سکتے"۔۔۔ جولیا بھی کب تک برداشت کرتی وہ بھی پھٹ پڑی۔

"ان باتوں کی بجائے ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ آبدوز کی جام مشینری کو کس طرح چالو کیا جائے۔ کیونکہ جب تک آبدوز کی مشینری کام نہیں کرے گی ہم گریٹ بال کا خاتمہ کیسے کریں گے۔ اس کے خاتمے کے سلسلے میں تو یہ آبدوز تیار کی گئی تھی"۔۔۔ صفدر نے موضوع بدلنے کی غرض سے کہا۔ لیکن ابھی اس کا فقرہ مکمل ہی ہوا تھا کہ یک لخت ایک خوفناک دھماکہ ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی پوری آبدوز نے اس طرح پٹخنیاں کھائیں کہ صفدر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا جسم ہیلی کا

کے گردش کرتے ہوئے پنکھے کی طرح مشین روم میں گھومتا ہوا انسانی جسموں اور مشینری سے ٹکرا رہا ہو۔ لیکن یہ احساس بھی صرف ایک لمحے کا تھا۔ اس کے بعد اس کے ذہن پر اندھیروں نے مکمل تسلط حاصل کر لیا۔ لیکن پھر جیسے گھور تاریکی میں جگنو چمکتا ہے۔ اس طرح اس کے ذہن پر چھائے ہوئے اندھیروں میں کہیں روشنی کا نقطہ پیدا ہوا اور اس کے ساتھ ہی یہ نقطہ پھیلتا چلا گیا۔

"۔صفدر صفدر۔۔۔ ہوش میں آؤ صفدر"۔۔۔ صفدر کے کانوں میں جیسے دور سے جولیا کی آواز پڑی اور روشنی کا یہ نقطہ اور زیادہ تیزی سے پھیلتا چلا گیا۔

"صفدر۔۔۔ صفدر"۔۔۔ جولیا کی آواز ایک بار پھر اس کے کانوں میں پڑی اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن یک لخت جاگ پڑا اور پھر بے اختیار اس کے حلق سے کراہیں نکلنے لگیں۔ کیونکہ ذہن کے جاگتے ہی اسے ایسے محسوس ہوا جیسے درد کا جوالا مکھی جسم میں پڑا ہو۔

"صفدر پلیز ہوش میں آ جاؤ۔ میں مر جاؤں گی"۔۔۔ جولیا کی ڈوبتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور صفدر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

اور پھر اسے پہلی بار احساس ہوا کہ جولیا کا جسم اس کے نیچے دبا ہوا تھا۔ اور جولیا کے نیچے شاید کسی اور کا جسم تھا۔ اور صفدر کے جسم پر کوئی بھاری سی مشین اس طرح پڑی تھی کہ اس کا سینے سے نیچے کا سارا جسم اس کے نیچے جیسے کچلا جا چکا ہو۔

SCANNED BY JAMSHED

"صف ـــــ صفدر ـــــ مم ـــــ میرا سانس ۔ مم ـــــ مم میں مر رہی ہوں" ـــــ جولیا کی گہرائی میں جاتی ہوئی آواز سنائی دی ۔ اور صفدر کا ذہن اب پوری طرح ہوشیار ہو گیا ۔ اس نے تیزی سے اپنے دونوں بازوؤں کو اٹھایا جو اس کے جسم کی سائیڈ میں بے جان سے پڑے تھے ۔ اور دونوں ہاتھ حرکت میں آ گئے ۔ صفدر کے ذہن کو اپنے بازوؤں کو حرکت میں دیکھ کر بے حد سکون ہوا ۔ حالانکہ ہوش میں آنے کے بعد اُسے اب احساس ہو رہا تھا کہ اس کا سر بھی درد کی شدت سے پھٹنے کے قریب ہو رہا ہے ۔ لیکن اس نے دونوں بازوؤں کو اٹھا کر اس مشین کی سائیڈوں پہ رکھا اور پھر ہونٹ بھینچ کر اس نے اپنی پوری قوت لگائی تو مشین ذرا سی بلند ہوئی اور صفدر نے یک لخت ایک جھٹکے سے اُسے دائیں طرف کو دھکیل دیا ۔ بھاری مشین پوری طرح تو ایک طرف نہ گئی لیکن اس سے یہ فائدہ ضرور ہوا کہ صفدر کا آدھے سے زیادہ جسم اس کے دباؤ سے آزاد ہو گیا ۔ جولیا اب خاموش ہو چکی تھی ۔ ظاہر ہے وہ بیہوش ہو گئی تھی ۔ صفدر کو اس کا پوری طرح احساس تھا لیکن جب تک پوری مشین نہ ہٹ جاتی وہ بھی بے بس تھا ۔ اس نے آدھے جسم کو دباؤ سے نکالتے ہی اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش شروع کر دی ۔ پہلے پہل تو اس کے جسم نے حرکت کرنے سے انکار کر دیا لیکن پھر آہستہ آہستہ وہ اٹھ کر بیٹھ جانے میں کامیاب ہو گیا ۔ اب اس مشین کو مزید دائیں طرف دھکیلنا مشکل نہ رہا تھا ۔ گو اس کے پیٹ میں شدید درد ہو رہا تھا ۔ اور پورا لباس بھی خون آلود نظر آ رہا تھا ۔ لیکن بہر حال وہ

اپنی پوری طاقت لگا کر باقی ماندہ مشین ایک طرف پوری طرح دھکیل دینے میں کامیاب ہو ہی گیا ۔ اس کی پتلون بھی خون میں ڈوبی ہوئی تھی ۔ اور اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا ۔ جیسے اس کی دونوں ٹانگیں بُری طرح کچلی گئی ہوں لیکن پھر بھی جب اس نے انہیں حرکت دینے کی کوشش کی تو آہستہ آہستہ یہ حرکت میں آتی گئیں ۔ گو اس طرح درد کی لہریں اور زیادہ بڑھ گئیں لیکن اب صفدر پوری طرح سنبھل گیا تھا ۔ اس لئے وہ اس خوفناک درد کو برداشت کئے ہوئے تھا ۔ ٹانگوں کے حرکت میں آنے کے بعد وہ جلدی سے اس نرم سے ڈھیر سے ہٹ کر اٹھنے کی کوشش کرنے لگا ۔ پہلے تو وہ لڑکھڑا کر ایک دیوار سے ٹکرایا لیکن پھر آہستہ آہستہ کھڑا ہونے میں کامیاب ہو گیا ۔ اس کا سر اور پورا جسم زخموں سے پُر تھا ۔ لیکن بہر حال وہ اپنے قدموں پہ کھڑا تھا ۔ اور یہ بے حد غنیمت تھا ۔ اب اس نے اس مشین روم کا جائزہ لیا تو وہاں اُسے کیپٹن ناصر سب سے نیچے فرش پہ پڑا دکھائی دیا ۔ اس کے اوپر جولیا پڑی ہوئی تھی ۔ اور تنویر کا جسم مشین روم کے انتہائی بائیں جانب دو مشینوں کے درمیان اس طرح پھنسا ہوا تھا جیسے کسی نے زبردستی اُسے وہاں ٹھونس دیا ہو ۔ اس کے سر سے خون نکل کر نیچے فرش پہ بہہ رہا تھا ۔ صفدر اپنے ساتھیوں کی یہ حالت دیکھ کر اپنے سارے زخم بھول گیا ۔ اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر جولیا کو کیپٹن ناصر کے جسم سے ہٹایا ۔ جولیا کا جسم زخموں سے محفوظ تھا ۔ وہ کیپٹن ناصر اور صفدر کے جسموں کے درمیان پھنس جانے کی وجہ سے چوٹوں سے بھی محفوظ

تھی ۔لیکن بے پناہ دباؤ کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی تھی ۔کیپٹن ناصر کا البتہ نچلا جسم جو آبدوز کے فرش سے لگا ہوا تھا ۔شدید زخمی تھا ۔ لیکن بہرحال وہ زندہ تھا ۔صفدر جلدی سے تنویر کی طرف بڑھا۔اور اس نے کھینچ کھانچ کر تنویر کو بھی دونوں مشینوں کے درمیان سے نکال لیا ۔تنویر کا سر اور بازو زخمی تھے ۔صفدر نے تیزی سے اُسے جھنجھوڑنا شروع کر دیا ۔ وہ اُسے ہوش میں لانا چاہتا تھا۔ تاکہ جلد از جلد مزید ساتھیوں کو بھی چیک کر سکے ۔ تنویر تھوڑی دیر بعد ہی کراہتا ہوا ہوش میں آگیا ۔

"تنویر ہوش میں آؤ ۔جولیا اور کیپٹن ناصر کو چیک کرو ۔ میں باقی ساتھیوں کا پتہ کرتا ہوں "___ صفدر نے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر ساتھ والے کمرے میں گیا تو وہاں بھی اس نے اپنے ساتھیوں اور آبدوز کے کریو کو ایک دوسرے میں گتھم گتھا ... ہوئے کونوں میں پڑے دیکھا لیکن وہ سب شدید زخمی ہونے سے بچے ہوئے تھے ۔کیپٹن شکیل سب سے پہلے ہوش میں آگیا ۔

"یہ کیا ہوا تھا "___ کیپٹن شکیل نے ہوش میں آتے ہی دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ کر اٹھتے ہوئے کہا ۔

" جو کچھ بھی ہوا بہرحال ہو گیا ۔تم ہوش میں آؤ اور باقی افراد کو بھی ہوش میں لے آؤ ۔ میں میڈیکل باکس لے آتا ہوں ۔تنویر اور کیپٹن ناصر شدید زخمی ہیں "___ صفدر نے کہا اور تیزی سے قدم بڑھاتا آبدوز کے اس حصے کی طرف بڑھ گیا جدھر میڈیکل باکسز موجود تھے ۔ اور جب وہ میڈیکل باکس سمیت واپس آیا تو اس کے زیادہ تر ساتھی ہوش

SCANNED BY JAMSHED

میں آچکے تھے اور باقی ساتھیوں کو ہوش میں لایا جا رہا تھا ۔

" عمران ___ عمران کا پتہ چلا صفدر "___ جولیا نے صفدر کو دیکھتے ہی پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا ۔ وہ اٹھ کر بیٹھی ہوئی تھی ۔

" عمران ___ اوہ ۔مجھے اس کا تو خیال ہی نہیں رہا ۔آپ لوگ مرہم پٹی وغیرہ کریں ۔میں عمران کا پتہ کرتا ہوں "___ صفدر نے میڈیکل باکس نیچے رکھتے ہوئے کہا ۔

" تم زخمی ہو صفدر ۔تم یہاں رکو ۔میں اور نعمانی جاتے ہیں "___ کیپٹن شکیل نے اٹھتے ہوئے کہا ۔

" لیکن کیسے جاؤ گے ۔ وہ لانچ تو اندر سے کھلتی ہے ۔عمران اگر ہوش میں ہوتا تو لازماً اب تک یہاں پہنچ چکا ہوتا "___ صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔

" اوہ اوہ ___ تم ٹھیک کہہ رہے ہو ۔ وہ تو اکیلا وہاں مر جائے گا ۔ ہمیں اس لانچ کو توڑنا ہو گا "___ جولیا نے گھبرا کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا ۔

" ارے اس کی ضرورت نہیں ۔میں نے کئی بار ان لانچوں پر سفر کیا ہے ۔ مجھے ان کے ایمرجنسی ڈور کو باہر سے کھولنے کا طریقہ آتا ہے ۔تم بے فکر رہو ۔آؤ نعمانی "___ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ اور پھر نعمانی کو ساتھ لے کر وہ آبدوز کے اس حصے کی طرف بڑھ گیا ۔ جدھر غوطہ خوری کے لباس بھی موجود تھے ۔اور آبدوز سے باہر جانے کا راستہ بھی موجود تھا ۔جب کہ جولیا اور دوسرے ساتھی ایک دوسرے کی مرہم پٹی میں مصروف ہو گئے ۔کیپٹن ناصر

کو بھی ہوش آ گیا تھا۔ اس کی بھی مرہم پٹی کر دی گئی۔ اس نے ہوش میں آتے ہی سب سے پہلے عمران کے متعلق پوچھا تو اُسے بتا دیا گیا کہ کیپٹن شکیل اور نعمانی اس کا پتہ کرنے گئے ہوئے ہیں۔

"یہ آبدوز تو ساکن ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم سمندر کی تہہ میں ہیں۔ لیکن یہ ہوا کیا تھا۔ اس قدر خوفناک دھماکا اگر یہ آبدوز خصوصی طور پر تیار نہ کی گئی ہوتی تو یقیناً اس قدر خوفناک دھماکے سے اس کے پرزے اڑ گئے ہوتے"۔۔۔ کیپٹن ناصر نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ اُسے بھی مشین روم سے اس بڑے کمرے میں لے آیا گیا تھا۔

"نجانے کیا ہوا ہے۔ بہرحال جو کچھ ہوا ہے فی الحال اتنا غنیمت ہے کہ ہم سب بھی محفوظ ہیں اور آبدوز بھی محفوظ ہے"۔۔۔ صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے جسم پر بھی پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔ اور وہ دیوار سے پشت لگائے بیٹھا تھا۔

"یہ کیپٹن شکیل ابھی تک واپس نہیں آیا۔ مجھے خود جانا چاہیے۔ عمران کا پتہ کرنے"۔۔۔ جولیا نے جس کی نظریں مسلسل اس طرف لگی ہوئی تھیں۔ جدھر سے کیپٹن شکیل وغیرہ نے واپس آنا تھا۔ بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اٹھ کھڑی ہوئی اور کیپٹن ناصر حیرت سے اُسے دیکھنے لگا۔

ابھی جولیا اٹھ کر کھڑی ہی ہوئی تھی کہ کیپٹن شکیل اور نعمانی واپس آتے دکھائی دیئے۔ ان دونوں نے عمران کو اس طرح ہاتھوں پر اٹھایا ہوا تھا جیسے بڑے کسی چھوٹے اور بیمار بچے کو ہاتھوں پر اٹھا کر چلتے ہیں۔

SCANNED BY JAMSHED

"گگ۔۔۔ گگ۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔ کیا ہوا"۔۔۔ جولیا چیختی ہوئی ان کی طرف دوڑی جب کہ باقی سب افراد بھی عمران کی پوزیشن دیکھ کر بڑبڑا کر اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

"عمران کی حالت بے حد خراب ہے مس جولیا"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے رندھے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور عمران کو لا کر نیچے فرش پر آہستگی سے رکھ دیا۔

"اوہ اوہ۔۔۔ کمبل لے آؤ۔ جلدی کرو"۔۔۔ صفدر نے عمران کے قریب پہنچ کر چیختے ہوئے کہا۔ اور کیپٹن ناصر کا ایک ساتھی تیزی سے کلوک روم کی طرف دوڑ پڑا۔ باقی سب ساتھی عمران کے گرد اکٹھے ہو گئے تھے۔

"عمران۔ عمران"۔۔۔ جولیا بُری طرح چیختی ہوئی عمران پر گرنے لگی تھی۔ کہ صفدر نے اُسے بازو سے پکڑ کر روک لیا۔

"آپ ادھر دوسرے کمرے میں جائیں مس جولیا۔ عمران کا لباس جل کر راکھ ہو چکا ہے۔ اور میرے خیال میں تو اس کی کھال بھی مکمل طور پر جل گئی ہے"۔۔۔ صفدر نے زبردستی جولیا کو ایک طرف لے جاتے ہوئے کہا۔

"صف۔۔۔ صفدر۔ خدا کے لئے عمران کو بچا لو۔ اسے بچا لو" جولیا یک لخت پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

"آپ فکر نہ کریں۔ ابھی دنیا میں جرائم کا خاتمہ نہیں ہوا۔ اور مجھے یقین ہے کہ اللہ اس وقت تک عمران کو ضرور زندگی دے گا۔ جب تک جرائم نہ ختم ہو جائیں۔ حوصلہ رکھیں"۔۔۔ صفدر

نے اس کے بازو پر تھپکی دیتے ہوئے کہا اور پھر اُسے چھوڑ کر وہ تیزی سے عمران کی طرف بڑھ گیا۔

"عمران کی حالت واقعی بے حد خراب ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے اس کا پورا جسم جل کر راکھ ہو گیا ہو۔ لباس تو جل کر راکھ ہو چکا تھا۔ جہاں جہاں کیپٹن شکیل اور نعمانی کے ہاتھ لگے تھے وہاں سے لباس کی راکھ بھی غائب تھی۔ البتہ باقی جگہ پر جلا ہوا لباس موجود تھا۔ صرف ہاتھ لگانے سے راکھ کی طرح اڑ جاتا تھا۔ عمران کے سر کے بال بھی راکھ ہو چکے تھے۔ پلکیں، بھنویں سب جل گئی تھیں۔ چہرے کی کھال بھی جلی ہوئی تھی۔ لیکن اس کا سانس بہرحال چل رہا تھا۔ لیکن اس طرح اٹک اٹک کر جیسے ابھی کسی لمحے رک جائے گا۔ کمبل عمران کی ٹانگوں پر ڈال دیا گیا۔ اور پھر صفدر اور کیپٹن شکیل نے مل کر عمران کو میڈیکل ایڈ دینی شروع کر دی۔ صفدر نے پے در پے طاقت کے انجکشن لگانے شروع کر دیئے جب کہ کیپٹن شکیل نے اس کے بری طرح جلے ہوئے جسم پر ایسی کریم لگانی شروع کر دی جس سے جلی ہوئی کھال درست ہو جاتی تھی۔ آبدوز میں میڈیکل ایڈ کی مکمل اور بھرپور کٹ ویسے ہی موجود ہوتی ہے جب کہ عمران نے تو روانگی سے پہلے اس میں مزید اضافہ کر دیا تھا کہ کسی بھی وقت کوئی بھی واقعہ ہو سکتا تھا۔

صفدر نے عمران کو دونوں بازوؤں پر باری باری دو دو انجکشن لگائے اور پھر ہاتھ روک لیا۔ جب کہ کیپٹن شکیل مسلسل

SCANNED BY JAMSHED

ریلیف کریم لگانے میں مصروف تھا۔ سرخ رنگ کی یہ گاڑھی کریم عمران کے سر سے لے کر اس کے سینے تک اس طرح لگی ہوئی تھی جیسے گاڑھی مٹی دیوار پر تھوپی جاتی ہے۔

"آپ لوگ ذرا یہ کمرہ چھوڑ دیں۔ میں نے اب عمران کے باقی جسم پر کریم لگانی ہے"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا اور ارد گرد موجود افراد اور صفدر سمیت سب سر ہلاتے ہوئے اس بڑے کمرے سے دوسری طرف چلے گئے۔ جولیا پہلے ہی چلی گئی تھی۔ کیپٹن شکیل نے عمران کے پورے جسم پر اچھی طرح کریم تھوپی اور پھر اُسے لٹا کر اس نے اوپر کمبل ڈال دیا۔

"آجاؤ صفدر"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے اٹھتے ہوئے کہا اور صفدر کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی وہاں پہنچ گئے۔ جولیا بھی ان کے ساتھ تھی اور رو رو کر اس کا چہرہ بری طرح سوجا ہوا تھا۔

"اسے ہوش کیوں نہیں آ رہا صفدر"۔۔۔ جولیا نے عمران کے سرہانے زمین پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا۔ عمران کی حالت اب بھی خطرے سے باہر نہیں ہے۔ آپ بس دعا کریں"۔۔۔ صفدر نے گمبھیر لہجے میں کہا۔ اور عمران کی نبض پر انگلیاں رکھ دیں۔ اس نے انگلی سے پہلے کریم کو قدرے ہٹا دیا تھا۔ پھر اس نے میڈیکل باکس اٹھایا اور اس میں سے انجکشن سلیکٹ کرنے لگا۔ اُسی لمحے کیپٹن شکیل بھی ہاتھ صاف کر کے واپس آگیا۔

"یہ عمران صاحب کی حالت ہوئی کیسے"۔۔۔ کیپٹن ناصر نے

ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس لانچ کی بیرونی سطح جل چکی ہے۔ لیکن چونکہ وہ خصوصی طور پر بنائی گئی تھی اس لئے اندرونی سطح محفوظ رہی ہے۔ لیکن لانچ کے اندر موجود تمام مشینری سیاہ پڑ چکی ہے۔ عمران جس خصوصی بیڈ پر پڑا تھا وہ بیڈ بھی اس طرح سیاہ پڑا ہوا تھا جیسے اُسے کسی نے دھکتے الاؤ میں ڈال کر بعد میں ٹھنڈا کیا ہو۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ ہماری آبدوز کے اوپر وہ مچھلی والا سارا خول مکمل طور پر غائب ہے۔ اب یہ عام سی آبدوز ہے جو سمندر کی تہہ میں موجود ہے۔ لیکن جس جگہ پر موجود ہے وہاں وہ خوف ناک گھاس وغیرہ موجود نہیں ہے عام سی تہہ ہے۔" کیپٹن شکیل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور اس کی بات سن کر کیپٹن ناصر سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ وہ مچھلی والا خول کیسے غائب ہو سکتا ہے"۔۔۔ کیپٹن ناصر کے لہجے میں شدید ترین حیرت تھی۔

"میرے ذہن میں ایک خیال آیا ہے۔ کیپٹن شکیل کی باتیں سن کر یقیناً ہماری آبدوز اور اس عمران والی لانچ پر کوئی ایسا خوفناک سائنسی حربہ استعمال ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا ہے۔ ہم اس لئے محفوظ رہے ہیں کہ ہماری آبدوز پر وہ مچھلی والا خول تھا۔ جس کے اندر آبدوز کی سطح تک عمران نے نجانے کیا کیا بھر رکھا تھا۔ جب کہ عمران والی لانچ کی بیرونی تہہ بھی جل گئی اور اندر بھی اسی قدر شدید حرارت پہنچ گئی جس کی وجہ سے عمران کا یہ حال ہوا ہے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"میرا آئیڈیا ہے کہ لانچ اور آبدوز پر ریڈ میزائل فائر کیا گیا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ریڈ میزائل یعنی ملکی طاقت کا میزائل"۔۔۔ کیپٹن شکیل کی بات سن کر وہ سب واقعی خوف سے اچھل پڑے۔

"ہاں میں نے جو شواہد باہر۔۔۔ دیکھے ہیں میں ان سے اس نتیجے پر پہنچا ہوں۔ اور یقیناً ہم سب کو اللہ تعالیٰ نے نئی زندگی دی ہے کہ اس لانچ کی ایک سائیڈ پر جو سپیشل ٹائپ کی مشینری کا کیبن تھا وہ غائب ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ میزائل اسی کیبن کی سائیڈ سے اس طرح ٹکرایا ہے کہ اُسے توڑتا ہوا اوپر کی طرف نکل گیا ہے۔ اس لئے وہ براہِ راست لانچ یا آبدوز سے نہیں ٹکرایا ورنہ لانچ کی خصوصی بیرونی سطح اور آبدوز پر موجود مچھلی کا خول بھی ہمیں نہ بچا سکتا۔ مچھلی کا خول اور لانچ کی بیرونی اور اندرونی حالت صرف اس میزائل کے فائر ہونے سے پیدا ہونے والی بے پناہ حدت کا نتیجہ ہے"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ اور سب نے بے اختیار اس کی تائید میں سر ہلا دیئے۔

"عمران کا جسم حرکت میں آ رہا ہے۔ عمران ہوش میں آ رہا ہے۔ اوہ۔ خدایا تیرا شکر ہے"۔۔۔ اچانک جولیا نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

وہ سب تو باتوں میں مصروف تھے جب کہ جولیا ان کی باتوں سے بے نیاز مسلسل عمران کی طرف ہی متوجہ رہی تھی۔ اس لئے اس نے عمران کے جسم میں پیدا ہونے والی معمولی سی حرکت بھی محسوس

SCANNED BY JAMSHED

کر لی تھی۔ اور جولیا کی چیخ سنتے ہی سب عمران کی طرف متوجہ ہو گئے صفدر نے جلدی سے اس کی نبض دوبارہ پکڑ لی اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار نمایاں ہو گئے۔

"حیرت انگیز۔ انتہائی حیرت انگیز۔ واقعی عمران صاحب کے جسم میں قدرت نے بے پناہ قوت مدافعت بھر رکھی ہے۔ ورنہ ایسی حالت میں مبتلا ہونے کے بعد تو ہفتوں ہوش نہیں آ سکتا"۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور بیگ سے ایک اور انجکشن نکالنے لگا۔ عمران کے جسم میں اب حرکت محسوس تو ہونے لگی تھی لیکن یہ حرکت بے حد معمولی تھی۔ لیکن صفدر نے جیسے ہی انجکشن لگایا حرکت تیز ہو گئی اور چند لمحوں بعد ہی عمران کے منہ سے تیز کراہ سی نکلی اور پھر اس نے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی لیکن آنکھوں کے پپوٹوں پر سرخ رنگ کی کریم کی گاڑھی تہہ کی وجہ سے اس کی آنکھیں نہ کھل پا رہی تھیں۔ کیپٹن شکیل نے انگلی کی مدد سے پپوٹوں پر سے کریم ہٹانی شروع کر دی۔

"عمران عمران۔۔۔ تم ہوش میں آ گئے عمران۔ اوہ خدا کا شکر ہے"۔۔۔ جولیا نے مسرت سے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا اور اسی لمحے عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔

"پپ۔۔۔ پپ۔۔۔ پانی۔ اوہ۔ آگ لگی ہوئی ہے۔ پپ۔ پپ پانی"۔۔۔ عمران نے آنکھیں کھولتے ہی بے اختیار دائیں بائیں سر مارتے ہوئے کہا۔ اس کے بولنے کا انداز قطعی لاشعوری سا تھا

"پانی لے آؤ"۔۔۔ کیپٹن ناصر نے چیخ کر اپنے ایک ساتھی

سے کہا۔ اور وہ تیزی سے ایک کمرے کی طرف دوڑ پڑا۔

"ابھی آ جاتا ہے پانی۔ حوصلہ کرو عمران۔ تم اب محفوظ ہو"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"پپ۔۔۔ پپ۔۔۔ پانی۔ آگ۔ اوہ۔ خدا کی پناہ آگ۔ جہنم کی آگ۔ پپ۔۔۔ پپ۔۔۔ پانی"۔۔۔ عمران کی حالت اسی طرح غیر تھی۔ وہ مسلسل دائیں بائیں سر مار رہا تھا۔ اسی لمحے کیپٹن ناصر کا ساتھی منرل واٹر کی ایک بڑی سی بوتل اٹھائے واپس آ گیا۔ اور صفدر نے اس سے بوتل لے کر اس کا ڈھکن کھولا اور پھر بوتل کا منہ عمران کے منہ سے لگا دیا۔ عمران غٹا غٹ پانی پینے لگا۔ پانی اس کی باچھوں سے بھی بہہ رہا تھا۔ لیکن وہ مسلسل پانی پیئے جا رہا تھا۔ لیکن صفدر نے جلد ہی بوتل اس کے منہ سے ہٹا لی۔ کیونکہ اس حالت میں زیادہ پانی بھی عمران کے لئے نقصان دہ ہو سکتا تھا۔ لیکن اتنے پانی نے بھی عمران کے حلق میں جا کر اپنا اثر دکھا دیا تھا۔ عمران کی کراہیں بھی ختم ہو گئی تھیں اور اس کی آنکھوں میں موجود وحشت بھی دور ہو گئی تھی۔

"عمران۔۔۔ عمران۔ تمہیں کیا ہو گیا تھا"۔۔۔ جولیا نے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تو جہنم میں بھی حوریں ہوتی ہیں۔ واہ پہلے تو یہی سنا تھا کہ صرف جنت میں ہی ہوتی ہیں"۔۔۔ عمران نے یک لخت حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی نظریں جولیا پر جمی ہوئی تھیں۔ اور عمران کی بات سن کر سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"اچھا۔ تو اب میں جہنم میں پہنچ گئی ہوں" ___ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ بالکل جولیا کی ہم شکل حور واقعی اللہ میاں ۔۔ دل کا حال جانتا ہے" ___ عمران نے کہا اور جولیا نے اس بار بے اختیار منہ پھیر لیا۔

"عمران صاحب۔ خدا کا شکر ادا کیجئے جس نے آپ کو نئی زندگی دی ہے" ___ کیپٹن ناصر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اچھا تو وہ پرانی شاید ڈرائی کلین ہونے گئی ہوگی۔ مگر یہ میرے جسم پر کیا ہے۔ میں تو یہی سمجھا تھا کہ شاید جہنم میں آگ کا لباس پہنایا گیا ہے۔ لیکن تم لوگوں کے جسم پر تو ایسا لباس نہیں ہے" ___ عمران نے کہا اور اس بار سب کے ساتھ کیپٹن ناصر بھی ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ آپ کی ساری کھال جل چکی ہے۔ یہ آپ کے جسم پر فائر ریلیف کریم لگائی ہوئی ہے۔ سر سے لے کر پیروں تک بال بھی جل گئے ہیں" ___ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یعنی مکمل اوور ہالنگ۔ کتنا خرچہ آیا ہے" ___ عمران نے کہا اور سب ہنس پڑے۔

"اوور ہالنگ نہیں بلکہ سانپ نے کینچلی بدلی ہے" ___ ایک طرف موجود تنویر پہلی بار بولا۔ اس کے ہونٹ ضرور بھنچے ہوئے تھے لیکن چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

"ارے تم تنویر یعنی تمہیں دوسری کینچلی ملی ہی نہیں۔ اس لئے پٹیاں لپیٹ رکھی ہیں۔ چلو تم میرے والی پرانی لے لو۔ کیا یاد کرو گے"

SCANNED BY JAMSHED

عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور تنویر کھسیانی ہنسی ہنس کر رہ گیا۔ ظاہر ہے وہ عمران کی بات سمجھ گیا تھا۔

"عمران صاحب کے لئے کوئی جوڑا لے آؤ" ___ کیپٹن ناصر نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ارے ہاں۔ مجھے تو خیال بھی نہ آیا تھا۔ عمران صاحب آپ لباس پہن لیں۔ تاکہ آپ کو کسی بیڈ تک لے جایا جا سکے" ___ صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یعنی وہ انگریزی محاورہ پورا کرنا چاہتے ہیں۔ نپ دی ایول ان دی بڈ۔ کہ برائی کو جنم لینے سے پہلے ہی ختم کر دو" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے بیڈ کا لفظ سن کر یہ فقرہ کہا تھا۔ اور سب ہنس پڑے۔

"کاش ایسا ہو جاتا" ___ تنویر نے کہا اور ایک بار پھر کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔ اس بار عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا تھا۔ تنویر نے واقعی خوب صورت جواب دیا تھا۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران لباس پہنے ایک بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔ اس نے پانی کچھ اور پیا تھا اور پھر صفدر کو کہہ کر اس نے ایک اور انجکشن تیار کرا کے بھی لگوا لیا تھا۔ اس لئے اب اس کی حالت پہلے سے کہیں زیادہ بہتر تھی۔ اور اب وہ موجودہ پوزیشن پر اپنے ساتھیوں سے باتیں کر رہا تھا۔ کیپٹن شکیل نے ریڈ میزائل والا آئیڈیا دوہرایا تو عمران چونک پڑا۔

"تم درست کہہ رہے ہو کیپٹن شکیل۔ وہ واقعی ریڈ میزائل تھا۔

SCANNED BY JAMSHED

میں نے اُسے آتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ لیکن پھر مجھے بچ نکلنے کا موقع نہ مل سکا۔ اور تمہاری یہ بات بھی درست ہے کہ اس کا اینگل ایسا تھا کہ وہ لانچ کے بی۔ ٹو سیکشن سے ٹکرا کر اوپر کو نکل گیا ہوگا۔ اور یہ اس کے فائر کی حدت تھی جس کی وجہ سے لانچ اور میرا یہ حشر ہوا۔ اور آبدوز بھی اپنا فش ڈریس گنوا بیٹھی" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ ہم اس جگہ سے کہیں دور پہنچ چکے ہیں۔ کیونکہ کیپٹن شکیل بتا رہا ہے کہ جس جگہ پر یہ آبدوز موجود ہے وہاں گھاس وغیرہ نہیں ہے" ——— صفدر نے کہا۔

"ظاہر ہے اس قدر خوف ناک دھکا لگنے کے بعد آبدوز اور اس سے ہٹ لانچ نجانے کہاں جا ٹھہری ہوگی۔ اوہ۔ کیپٹن ناصر کہاں ہے" ——— عمران نے بات کرتے کرتے ایک لخت چونک کر کہا۔

"وہ میرے خیال میں مشین روم کی طرف گئے ہیں اپنے ساتھیوں کے ساتھ" ——— صفدر نے کہا۔

"اُسے ذرا بلاؤ۔ میرے ذہن میں ایک خیال آیا ہے۔ اگر وہ پورا ہو جاتا ہے تو پھر ہم آسانی سے یہاں سے نکل جائیں گے۔ ورنہ یہاں تہہ میں کب تک پڑے رہیں گے۔ آخر کار یہاں موجود آکسیجن کا ذخیرہ ختم ہو جائے گا۔ اور ہاں کیپٹن شکیل۔ تم باہر گئے تھے وہ تابکاری اثرات" ——— عمران بات کرتے کرتے ایک بار پھر چونک پڑا۔

"تابکاری اثرات۔ اوہ۔ میں نے تو خیال نہیں کیا۔ ویسے پانی کا رنگ تو عام سا تھا۔ کوئی خاص تبدیلی تو مجھے محسوس نہیں ہوئی" ——— کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"پانی میں ہلکے سرخ رنگ کی چمک تو نہ تھی" ——— عمران نے کہا۔

"نہیں۔ قطعی نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو میں ضرور محسوس کر لیتا" ——— کیپٹن شکیل نے حتمی لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جی عمران صاحب۔ آپ نے مجھے بلایا ہے" ——— اُسی لمحے کیپٹن ناصر نے اس کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں کیپٹن ناصر۔ آپ نے ایمرجنسی بیٹریاں چیک کی ہیں۔ اس قدر خوف ناک حدت کا یقیناً ان پر اثر ہوا ہوگا۔ اور وہ اگر اوور چارج ہو چکی ہوں تو پھر ایلکٹرٹی ریز کے اثرات ختم کر کے آبدوز کی مشینری کو حرکت میں لایا جا سکتا ہے" ——— عمران نے کیپٹن ناصر سے کہا۔

"اوہ ہاں۔ میں چیک کرتا ہوں۔ میں تو مشین روم کی ایڈجسٹمنٹ ——— کر رہا تھا۔ اس کا تو حلیہ ہی بگڑا ہوا ہے" ——— کیپٹن ناصر علی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ساتھ ساتھ ان بیٹریوں کو چیک کر لیں۔ وہ آبدوز کے باہر تھیں۔ اور فش ڈریس کا خاتمہ یقیناً خوف ناک حدت سے ہوا ہے تو اس حدت کا اثر لازماً ان بیٹریوں پر پڑا ہوگا" ——— عمران نے کہا۔ اور کیپٹن ناصر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

"عمران صاحب۔ آپ کی بات کے بعد مجھے خیال آ رہا ہے کہ میرا وہ ریڈ میزائل والا آئیڈیا غلط ہے۔ ورنہ تو واقعی پانی میں

زیادہ نہیں تو ہلکا سا اثر تابکاری کا ضرور موجود ہوتا"۔۔۔۔۔ کیپٹن نادر علی کے جانے کے بعد کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہ بات نہیں کیپٹن شکیل۔ وہ واقعی ریڈ میزائل تھا۔ میں نے اُسے خود آتے دیکھا تھا"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تو پھر وہ تابکاری اثرات کہاں گئے"۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا

"وہ زیکو گھاس نے کھا لئے ہوں گے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم وہاں سے بہت دور آ چکے ہوں اور ظاہر ہے تابکاری اثرات ایک محدود علاقے تک ہی رہتے ہیں"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل نے سر ہلا دیا۔

"میرا خیال ہے۔ تم اب کچھ ریسٹ کر لو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہاری سنبھلی ہوئی طبیعت پھر بگڑ جائے"۔۔۔۔۔ جولیا نے جواب تک خاموش بیٹھی ہوئی تھی انتہائی ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں عمران صاحب۔ واقعی آپ ریسٹ کریں"۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل اور دوسرے ساتھیوں نے بھی جولیا کی تائید کرتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے مسکرا کر آنکھیں بند کر لیں۔ شاید وہ خود بھی ایسا محسوس کر رہا تھا۔

SCANNED BY JAMSHED

سپیشل آبدوز انتہائی تیز رفتاری سے سمندر کی تہہ میں سفر کرتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔ آبدوز کے مین روم میں مارک آبدوز کے کیپٹن ڈکسن کے ساتھ ایک کرسی پہ بیٹھا ہوا تھا۔ جب کہ آبدوز کا باقی عملہ اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھا۔ مارک کی نظریں سامنے موجود ایک مشین کے ڈائلوں اور مشین کے درمیان نصب بڑی سی سکرین پہ جمی ہوئی تھیں۔ مین روم میں مختلف سائیڈوں پر کئی عجیب و غریب مشینیں نصب تھیں۔ جنہیں ان کے سامنے کھڑے ہوئے افراد آپریٹ کر رہے تھے۔ یہ واقعی سپیشل آبدوز تھی۔ اس میں ہر قسم کے حملے سے نمٹنے اور ہر ٹائپ کا حملہ کرنے کا مکمل نظام موجود تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس میں ایسے جدید ترین کیمرے بھی نصب تھے۔ جو آبدوز کے چاروں طرف موجود علاقے کی باقاعدہ فلم بھی بنا سکتے تھے۔ اور اس وقت بھی

یکمرے اپنا کام کر رہے تھے۔ لانچ جس طرف بڑھ رہی تھی۔ ادھر سمندر کا پانی سیاہی مائل تھا۔ اور خاص طور پر تہہ میں تو گہرا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔

"یہ اندھیرا اس جلی ہوئی زیکو گھاس کی وجہ سے ہے"۔۔۔ کیپٹن ڈکسن نے کہا۔

"ہاں۔ ریڈ میزائل کی وجہ سے تمام گھاس مکمل طور پر جل چکی ہے یہ اس کی راکھ ہے۔ جس کی وجہ سے سمندر کی تہہ کا پانی سیاہ نظر آ رہا ہے"۔۔۔ مارک نے جواب دیا اور کیپٹن ڈکسن نے سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد آبدوز اس اندھیرے پانی میں داخل ہو گئی۔ کیپٹن ڈکسن نے سامنے موجود ایک بڑے سے پینل پر مختلف بٹن دبائے تو سکرین جو دھندلا سی گئی تھی یک لخت تیز روشنی سے بھر گئی۔ اب آبدوز کے سامنے اور سائیڈوں میں تیز روشنی پھیل گئی تھی۔

"میں نے سرچ لائٹیں جلا دی ہیں"۔۔۔ کیپٹن ڈکسن نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ تم آگے بڑھتے چلو۔ پہلے تو ہمیں وہاں پہنچنا ہے جہاں وہ جلی ہوئی اور مڑی تڑی مشینری موجود ہے۔ میں اسے اچھی طرح چیک کرنا چاہتا ہوں"۔۔۔ مارک نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ کیپٹن ڈکسن کوئی جواب دیتا اچانک اس کے دائیں ہاتھ پر کھڑا آپریٹر چیخ اٹھا۔

"جناب جناب۔ کوئی دوسری آبدوز بھی یہاں موجود ہے۔

SCANNED BY JAMSHED

ٹی سی مشین سگنل دے رہی ہے"۔۔۔ اس آپریٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"دوسری آبدوز۔ اور یہاں"۔۔۔ کیپٹن ڈکسن اور مارک دونوں نے حیران ہو کر کہا۔

"جی ہاں۔ یہ دیکھئے یہ سگنل"۔۔۔ اس آپریٹر نے کہا اور وہ دونوں اپنی اپنی کرسیوں سے اٹھ کر تیر کی طرح اس آپریٹر کی طرف بڑھے۔ واقعی اس آپریٹر کے سامنے موجود ایک بڑی سی مشین کے درمیان ایک چھوٹا سا سرخ رنگ کا بلب تیزی سے جل بجھ رہا تھا۔

"اوہ اوہ۔ واقعی مارٹر درست کہہ رہا ہے۔ یہ سگنل بتا رہا ہے کہ ریڈیو لہریں کسی آبدوز سے ٹکرا رہی ہیں"۔۔۔ کیپٹن ڈکسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ چیک کرو۔ کہاں ہے یہ"۔۔۔ مارک کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"جناب یہ ڈائل دیکھئے۔ یہاں سے کم از کم بارہ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ اور جناب یہ آبدوز چل نہیں رہی۔ ورنہ اس کی حرکت بتانے والا یہ ڈائل بھی اس کی حرکت۔ سپیڈ اور سمت بتا دیتا جب کہ یہ خاموش ہے"۔۔۔ مارٹر نے ایک ڈائل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور ڈکسن اور مارک دونوں چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

"اوہ۔ واقعی۔ لیکن اس کی مشینری کیوں بند ہے۔ چلو حرکت

SCANNED BY JAMSHED

نہ کر رہی ہو گی۔ لیکن بہرحال مشینری تو بند نہیں کی جا سکتی۔ یہ مشینری چالو بتانے والا ڈائل بھی خاموش ہے"۔۔۔ ڈکسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" لیکن ڈکسن کتنے فاصلے سے تم اُسے اچھی طرح چیک کر سکتے ہو"۔۔۔ مارک نے ایک لمحہ خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

" فاصلہ ۔۔۔ کیا مطلب۔ میں آپ کی بات سمجھا نہیں"۔۔۔ کیپٹن ڈکسن نے چونک کر مارک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" میرا مطلب ہے کہ ہم تو اس آبدوز کو چیک کر لیں۔ لیکن وہ ہمیں نہ چیک کر سکیں۔ میں ان کو ہوشیار کئے بغیر انہیں چیک کرنا چاہتا ہوں"۔۔۔ مارک نے کہا۔

" اوہ۔ اس کے لئے تو دو کلو میٹر کا فاصلہ ہونا چاہیئے۔ وہاں سے ہم ڈی۔ ایس ریز کے ذریعے نہ صرف آبدوز بلکہ اس کے اندر کا ماحول بھی چیک کر سکتے ہیں۔ ڈی۔ ایس کی سپیشل مشینری فٹ ہے اس میں"۔۔۔ ڈکسن نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

" ویری گڈ۔ پھر ضرور ایسا کرو۔ یہ واقعی انتہائی اہم معاملہ ہے۔ اسے چیک کر کے مجھے فوراً باس سے رابطہ قائم کرنا پڑے گا"۔۔۔ مارک نے کہا اور کیپٹن ڈکسن سر ہلاتا ہوا واپس اپنی سیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ مارک بھی اس کے ساتھ ہی واپس اپنی سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔ اور کیپٹن ڈکسن نے ایک اور مشین آن کی اور پھر آبدوز کا رخ اس مشین پر حرکت کرتی ہوئی سوئیوں کو دیکھ کر موڑنے میں مصروف ہو گیا۔ سمت ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے آبدوز کی رفتار اور زیادہ تیز کر دی۔

مارک خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ آبدوز اب انتہائی رفتار سے اس سیاہی مائل سمندر کے اندر تیرتی ہوئی مخصوص سمت کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ کیپٹن ڈکسن کی نظریں ایک ڈائل پر جمی ہوئی تھیں جس پر موجود سرخ رنگ کی سوئی آہستہ آہستہ مخصوص ہندسوں کو کراس کرتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔ مارک ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ سیاہی مائل سمندر دور دور تک پھیلا ہوا ابھی تک نظر آ رہا تھا۔ لیکن تقریباً آٹھ منٹ بعد سیاہی مائل سمندر اچانک ختم ہو گیا۔ اور اب آبدوز عام سمندر میں سفر کر رہی تھی۔ اور سیاہی مائل سمندر کے خاتمے کے تقریباً پانچ منٹ بعد کیپٹن ڈکسن نے آبدوز کی رفتار کم کرنی شروع کر دی۔ اور مارک چونک کر سیدھا ہو گیا۔ کیونکہ رفتار کم ہونے کا مطلب تھا کہ وہ پوائنٹ قریب آ گیا ہے جہاں سے اس پُراسرار آبدوز کی چیکنگ ہو سکتی ہے۔

" اب مشینری چلنے کا سگنل ملا ہے مارٹر"۔۔۔ کیپٹن ڈکسن نے مڑے بغیر سائیڈ پر کھڑے ہوئے مارٹر سے پوچھا۔

" نہیں باس۔ مشینری آن نہیں ہے اس آبدوز کی۔ البتہ آبدوز سے ملنے والا سگنل اب تیز ہو گیا ہے"۔۔۔ مارٹر نے جواب دیا۔ اور کیپٹن ڈکسن نے سر ہلا دیا۔ آبدوز آہستہ ہوتے ہوتے اب سمندر کی تہہ میں رک چکی تھی۔ کیپٹن ڈکسن نے جلد ہی سے سامنے موجود مشین کی سائیڈ پر لگے ہوئے چھوٹے سے رسیور کا بٹن دبایا۔

" ہیلو میکی ۔۔۔ کیپٹن ڈکسن کالنگ"۔۔۔ کیپٹن ڈکسن نے

SCANNED BY JAMSHED

مشین روم میں موجود اپنے اسسٹنٹ سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ـــــ دوسری طرف سے ایک آواز ابھری۔

"میکی۔ ڈی۔ ایس ریز مشین کو آپریٹ کرو۔ ہم سے شمال مغرب کی سمت میں تقریباً دو کلومیٹر کے فاصلے پر ایک آبدوز موجود ہے۔ اس کی موجودگی کا سگنل تو ہمیں مل رہا ہے لیکن اس کی مشینری چالو ہونے کا سگنل نہیں مل رہا۔ ہم اُسے باہر اور اندر سے مکمل طور پر چیک بھی کرنا چاہتے ہیں اور اس کی ساؤنڈ سمیت فلم بھی تیار کرنا چاہتے ہیں تاکہ یہ فلم چیف باس کو بھیجی جا سکے۔ اس لئے تم فوراً سی ویڈیو کیمرہ مشینری کو بھی ڈی۔ ایس ریز مشین کے ساتھ ہی ایڈجسٹ کرو۔ اور اسے آپریشن روم کی مین مشین سے لنک کر دو تاکہ ہم بھی یہاں یہ منظر دیکھ سکیں" ـــــ کیپٹن ڈکسن نے تیز لہجے میں اپنے اسسٹنٹ کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔ اور پھر بٹن آف کر دیا۔ پھر تقریباً دو منٹ بعد سامنے موجود مشین کے درمیان سکرین پر جھماکے سے ہونے لگ گئے۔ اور کیپٹن ڈکسن اور مارک دونوں ہی چونک کر سکرین کو دیکھنے لگے۔ کافی دیر تک مسلسل جھماکے ہوتے رہے پھر یک لخت ایک جھماکے سے منظر ٹھہر گیا۔ اور کیپٹن ڈکسن اور مارک دونوں ہی اپنی اپنی نشستوں پر جیسے اچھل پڑے کیونکہ انہیں سکرین پر سمندر کی تہہ میں ایک آبدوز کے ساتھ ہی ایک میزائل نما مخصوص قسم کی لانچ بڑی صاف نظر آنے لگ گئی تھی۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ منسلک تھیں۔

"اوہ اوہ۔ یہ میزائل نما لانچ تو بالکل وہی ہے جسے ریڈ میزائل کے ذریعے تباہ کیا گیا تھا۔ لیکن یہ سیاہ پڑ جانے کے باوجود صحیح سلامت پڑی ہوئی ہے" ـــــ مارک کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔ اس کا سکرین کو دیکھنے کا انداز ایسے تھا جیسے اُسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔ منظر آہستہ آہستہ سکرین پر واضح ہوتا جا رہا تھا۔ اور پھر کلوز اپ میں آنے کے بعد یک لخت ایک جھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس میزائل نما لانچ کا اندرونی حصہ سکرین پر نظر آنے لگ گیا۔ لیکن اندر بھی ہر چیز سیاہ پڑ چکی تھی۔ لیکن وہاں کوئی آدمی یا اس کی لاش موجود نہ تھی۔

"میکی کو کہو کہ آبدوز کو اندر سے چیک کرے" ـــــ مارک نے کیپٹن ڈکسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ابھی کرے گا۔ اُسے معلوم ہے" ـــــ کیپٹن ڈکسن نے کہا اور واقعی اس کا فقرہ ختم ہوتے ہی سکرین پر ایک بار پھر جھماکے ہونے شروع ہو گئے۔ اس کے بعد منظر ابھرا تو اب آبدوز دور سے نظر آنے لگ گئی تھی۔ پھر آبدوز آہستہ آہستہ کلوز ہونی شروع ہو گئی۔ اور پھر ایک جھماکے سے آبدوز کا اندرونی منظر سکرین پر ابھر آیا۔ اور اس بار محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً ہی وہ دونوں کرسیوں سے اچھل کر کھڑے ہو گئے۔

"اوہ اوہ ـــــ یہ کون لوگ ہیں" ـــــ مارک نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔ اور اس طرح آگے سکرین پر جھک گیا جیسے نزدیک سے دیکھ کر اسے پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو۔ ایک آدمی بستر پر لیٹا ہوا تھا۔ لیکن اس کا پورا جسم سرخ رنگ کی گاڑھی سی کریم سے ڈھکا ہوا

تھا۔ صرف اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ اس کے گرد ایک سوئس نژاد عورت اور چار ایشیائی مرد بیٹھے ہوئے تھے۔

"عمران صاحب۔ آپ کی بات کے بعد مجھے خیال آرہا ہے کہ میرا ریڈ میزائل والا آئیڈیا غلط ہے ورنہ تو واقعی پانی میں زیادہ نہیں تو ہلکا سا اثر تابکاری کا ضرور موجود ہوتا"۔۔۔۔۔ ایک لمبے تڑنگے آدمی کی آواز مشین سے برآمد ہوئی۔ چونکہ اس لمبے تڑنگے آدمی کے ہونٹ ہل رہے تھے۔ اس لئے مارک سمجھ گیا کہ وہی بول رہا ہے۔

"یہ بات نہیں کیپٹن شکیل۔ وہ واقعی ریڈ میزائل تھا۔۔۔۔" بستر پر لیٹے ہوئے سرخ کریم والے آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اور ابھی ان کی گفتگو جاری ہی تھی کہ یک لخت ایک جھماکے سے سکرین صاف ہو گئی۔

"باس باس۔ اس آبدوز کی مشینری چالو ہو گئی ہے۔ مشین نے سگنل دینے شروع کر دیئے ہیں"۔۔۔۔۔ اسی لمحے سائیڈ پر کھڑے ہوئے آپریٹر مارٹر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اوہ اوہ۔ اسی وجہ سے چیکنگ مشین کی ریز کا اثر ختم ہو گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس آبدوز میں جدید ترین مشینری فٹ ہے۔ کیپٹن ڈکسن۔ آبدوز کو فوراً واپس گریٹ بال لے چلو۔ میں باس ڈوچے کو مکمل رپورٹ دینا چاہتا ہوں"۔۔۔۔۔ مارک نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"اگر آپ کہیں تو اس پر فائر نہ کھول دیا جائے۔ سپیشل آبدوز میں انتہائی طاقتور حملہ آور مشینری موجود ہے"۔۔۔۔۔ کیپٹن ڈکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"احمق ہو گئے ہو۔ سنی نہیں تم نے ان کی باتیں۔ ہمارا خوفناک ترین ریڈ میزائل ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکا تو یہ چھوٹے موٹے حربے ان کا کیا بگاڑ لیں گے۔ چلو واپس۔ یہ اہم مسئلہ ہے۔ باس بھی کسی عمران کا نام لے رہا تھا۔ اور یہاں بھی عمران موجود ہے۔ اب باس ڈوچے ہی اس کے بارے میں کوئی حتمی فیصلہ کر سکتا ہے"۔۔۔ مارک نے تیز لہجے میں کہا، اور کیپٹن ڈکسن نے سر ہلاتے ہوئے آبدوز کو حرکت دی اور پھر وہ اسے موڑ کر واپس گریٹ بال کی طرف روانہ ہو گیا۔ مارک خاموش بیٹھا ہوا مسلسل اپنے ہونٹ دانتوں سے چبا رہا تھا۔ اس کے ذہن میں عجیب سے خوف نے ڈیرہ ڈال لیا تھا۔ کہ جو لوگ ریڈ میزائل کے فائر سے بچ نکلے ہیں ان کا خاتمہ ناممکن ہے۔

SCANNED BY JAMSHED

آبدوز کو اچانک ایک زوردار جھٹکا لگا تو بستر پر آنکھیں بند کئے ہوئے عمران نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ ابھر آئی۔ کیونکہ جھٹکا لگنے کے بعد آبدوز کی مسلسل لرزش بتا رہی تھی۔ کہ آبدوز کی ایل تھرٹی رینج سے جا... مشینری دوبارہ چالو ہو گئی ہے۔

"آبدوز چل پڑی ہے عمران" — جولیا کی مسرت سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے جولیا سمیت اس کے کئی ساتھی اندر داخل ہو گئے۔ ان سب کے چہروں پر مسرت اور اطمینان کے ملے جلے تاثرات نمایاں تھے۔

"ہاں میں نے محسوس کر لیا ہے۔ اور یہ اچھا ہوا ہے ورنہ آکسیجن کی کمی ہمیں لے بیٹھتی" — عمران نے اس بار اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور سب نے سر ہلا دیئے۔

SCANNED BY ۴۵ JAMSHED

"عمران صاحب۔ مبارک ہو۔ آپ کا آئیڈیا بالکل درست ثابت ہوا ہے۔ ایمرجنسی بیٹریاں واقعی اوور چارجڈ ہو چکی تھیں۔ اس لئے معمولی سی کوشش سے وہ کام کرنے لگ گئیں" — اسی لمحے کیپٹن ناصر کی مسرت سے کپکپاتی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"میں اب اس کریم میک اپ سے فراغت حاصل کر ہی لوں تو اچھا ہے۔ اس کے بعد کوئی پروگرام بناتے ہیں۔ اس دوران تم آبدوز کو اوپر لے چلو اور یہ معلوم کرو کہ ہم کس علاقے میں ہیں اور گریٹ بال سے ہمارا فاصلہ کتنا ہے" — عمران نے بستر سے نیچے ٹانگیں لٹکا کر اٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ مگر آپ کی کھال تو ابھی تک جلی ہوئی ہو گی۔ یہ کریم تو صرف تکلیف دور کرنے کے لئے تھی" — کیپٹن ناصر نے اسے اٹھتے دیکھ کر تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اب نئی کھال ایک آدھ گھنٹے میں تو پیدا ہونے سے رہی۔ اس لئے فی الحال جلی ہوئی کھال کو ہی قبول کرنا پڑے گا۔ ویسے میرے پاس وہ دوا موجود ہے جس سے جلی ہوئی کھال کے ٹشو تیزی سے دوبارہ بننے لگ جاتے ہیں۔ اس طرح یہی پرانی کھال ہی ڈرائی کلین ہو جائے گی۔ ورنہ تو واقعی تنویر کا فقرہ درست تھا کہ میں نے کینچلی بدل لی ہے" — عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ تمہاری یہی کھال درست ہو جائے گی" — جولیا نے

چونک کر پوچھا۔

"ہاں میں نے خاص طور پر آبدوز میں اس دوا کی بھاری مقدار رکھ دی تھی۔ کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ آدمی کو اپنی ہی کھال میں مست رہنا چاہیئے۔ دوسری کھال سنجلے نے مست رہنے دے یا بدمست کر دے" عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اور اس بار جولیا کھل ہنس پڑی۔ اور اس کے ساتھ ہی دوسرے بھی ہنس پڑے۔ عمران آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا آگے بڑھا اور کمرے سے باہر نکل کر دو ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ جب کہ باقی سب لوگ بھی ہنستے ہوئے اس کے پیچھے کمرے سے باہر نکل گئے۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد جب عمران ڈریسنگ روم سے باہر نکلا تو اس کا چہرہ دیکھا نہ جا رہا تھا۔ اس کے چہرے۔ سر۔ گردن اور جسم کے وہ حصے جو لباس سے باہر تھے بُری طرح زخمی اور چھلے ہوئے نظر آرہے تھے۔

"اوہ عمران صاحب۔ آپ کی کیا حالت ہو گئی ہے"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔ جب کہ اس کے ساتھ کھڑی ہوئی جولیا کی نظروں میں گہری ہمدردی کے آثار نمایاں تھے۔

"آئینے میں مجھے اپنی جو شکل نظر آئی ہے۔ اس کے بعد تو ظاہر ہے میرا وہ اکلوتا سکوپ بھی ختم ہو گیا ہے۔ بہرحال جو اللہ کی مرضی۔ میں تو اس کی مرضی پر ہی راضی ہوں"۔۔۔ عمران نے شرارت بھری نظروں سے جولیا اور تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ لیکن تنویر کی

SCANNED BY JAMSHED

آنکھوں میں مسرت کی بجائے افسوس کے آثار نمایاں تھے۔

"تم میک اپ کے ماہر ہو۔ میک اپ بھی تو کر سکتے تھے خواہ مخواہ یہ بدوضع سی کھال لئے باہر آ گئے"۔۔۔ تنویر نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا ضرورت ہے میک اپ کی۔ اس حالت میں یہ پہلے سے زیادہ اچھا لگ رہا ہے"۔۔۔ جولیا نے تنک دار لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ جولیا کی نفسیات کو اچھی طرح سمجھتا تھا۔ اس لئے اُسے اس سے اس فقرے کی ہی توقع تھی۔

"میں اس لئے نہیں کہہ رہا۔ میں تو عام سی بات کر رہا ہوں" تنویر نے جواب دیا۔

"یہ بات تو مجھے بھی معلوم ہے تنویر۔ کہ میں میک اپ کر سکتا ہوں۔ لیکن اس طرح تو میرے زخم کبھی مندمل نہ ہو سکتے۔ میں نے ان پر دوا لگا دی ہے۔ اور دوا اس وقت اثر کرتی ہے جب اُسے ہوا لگتی رہے۔ دوا اس قدر زود اثر ہے کہ زیادہ سے زیادہ بارہ تیرہ گھنٹوں کے بعد یہ زخموں کے نشانات بھی ختم ہو جائیں گے۔ اور کھال بھی اب سے زیادہ تندرست ہو جائے گی۔ باقی رہے بال وغیرہ تو وہ ظاہر ہے اپنے وقت پر ہی آئیں گے۔ کیوں جولیا۔ بال بچے تو وقت پر ہی آتے ہیں۔ جو وقت قدرت نے مقرر کر رکھا ہے" عمران سنجیدگی سے بات کرتے کرتے ایک بار پھر پٹڑی بدل گیا۔

"شٹ اپ"۔۔۔ جولیا نے شرماتے ہوئے انداز میں منہ

SCANNED BY JAMSHED

دوسری طرف کرتے ہوئے کہا۔ اور عمران مسکراتا ہوا آبدوز کے آپریشن روم کی طرف بڑھ گیا جہاں کیپٹن ناصر موجود تھا۔

"اوہ عمران صاحب۔ آئیے۔ آبدوز اب سمندر کی سطح سے تھوڑی گہرائی میں ہے۔ اور میں نے معلوم کر لیا ہے۔ گریٹ بال والا علاقہ یہاں سے کافی دور ہے۔ اس دھکے نے ہمیں زیکو گھاس والے حصے سے کم از کم سات آٹھ کلومیٹر دور پھینک دیا ہے"۔۔۔ کیپٹن ناصر نے عمران کو آپریشن روم میں داخل ہوتے دیکھ کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم پہلے آبدوز میں موجود تمام مشینری کو اچھی طرح چیک کر لو۔ اب وہ گریٹ بال میں گھسنے والی پلاننگ تو بہرحال ختم ہو گئی ہے۔ اب کوئی اور طریقہ استعمال کرنا پڑے گا"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ اور کیپٹن ناصر کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

اسی لمحے سامنے موجود ایک مشین کی سائیڈ سے ایک آواز ابھری۔

"ہیلو کیپٹن۔ میں ارشد بول رہا ہوں مشین روم سے"۔۔۔ بولنے والے کے لہجے میں ہلکا سا جوش نمایاں تھا۔

"اوہ یس ارشد۔ کیا بات ہے"۔۔۔ کیپٹن ناصر نے ہاتھ بڑھا کر مشین کا ایک بٹن دباتے ہوئے کہا۔

"سر۔ ایل۔ ایس۔ ڈی مشین نے آن ہونے کے بعد ایک فلم بنائی ہے۔ میں اسے چیک کر رہا تھا کہ اس کی فوٹوگرافی کا مجھے علم ہوا ہے۔ اس میں ایک آبدوز کی فلم ہے جو ہم سے خاصے فاصلے پر موجود تھی"۔

راشد نے تیز لہجے میں کہا اور کیپٹن ناصر کے ساتھ ساتھ عمران بھی سب کیپٹن راشد کی بات سن کر بری طرح چونک پڑا۔

"ہیلو۔ سب کیپٹن راشد میں عمران بول رہا ہوں"۔۔۔ عمران نے جلدی سے کہا۔

"یس سر"۔۔۔ مشین میں سے سب کیپٹن راشد کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"وہ فلم تم ہمیں یہاں آپریشن روم میں دکھا سکتے ہو"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"یس سر۔ میں اسے کنکٹ کر کے چلاتا ہوں آپ مین فیز کی سکرین پر دیکھ لیں"۔۔۔ سب کیپٹن راشد کی آواز سنائی دی۔

"جلدی کنکٹ کرو۔ کیونکہ یہ بے حد اہم مسئلہ ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"صرف چند منٹ لگیں گے سر"۔۔۔ راشد نے جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی مشین کا وہ بلب بجھ گیا جو راشد کی کال آتے ہی جل پڑا تھا۔

"یہ کیسی آبدوز ہو سکتی ہے عمران صاحب"۔۔۔ کیپٹن ناصر نے ہاتھ بڑھا کر بٹن آف کرتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو فلم دیکھ رہا ہوں"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد مین فیز کی بڑی سی سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی۔ اور عمران اور کیپٹن ناصر دونوں کی نظریں اس پر جم گئیں۔ سکرین پر پہلے چند لمحے تو جھماکے سے ہوتے رہے اور آڑی ترچھی لکیریں

SCANNED BY JAMSHED

دوڑتی رہیں۔ پھر ایک جھماکے کے بعد اس پر ایک منظر ابھر آیا۔ منظر میں سمندر کا پانی نظر آ رہا تھا۔ جس میں ایک مخصوص ساخت کی آبدوز موجود تھی۔ عمران کی نظریں آبدوز پر جمی ہوئی تھیں۔

آبدوز آہستہ آہستہ کلوز اپ میں آتی جا رہی تھی۔ اور پھر مکمل طور پر جب وہ سکرین پر پھیل گئی تو ایک بار پھر سکرین پر جھماکے سے منظر بدلا اور دوسرے لمحے عمران بری طرح چونک پڑا۔ سکرین پر اس آبدوز کے آپریشن روم کا منظر نظر آ رہا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک آواز مین فیز مشین سے برآمد ہوئی۔

"باس باس۔ اس آبدوز کی مشینری چالو ہو گئی ہے۔ مشین نے سگنل دینے شروع کر دیئے ہیں" ۔۔۔۔ بولنے والا چیخ کر بول رہا تھا۔

"اوہ اوہ۔ اسی وجہ سے چیکنگ مشین کی ریز کا اثر ختم ہو گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس آبدوز میں جدید ترین مشینری فٹ ہے۔ کیپٹن ڈکسن آبدوز کو فوراً واپس گریٹ بال لے چلو۔ میں باس ڈوپے کو مکمل رپورٹ دینا چاہتا ہوں" ۔۔۔۔ ایک اور آواز سنائی دی۔ اور اس بار سکرین پر بیٹھے ہوئے ایک نوجوان کے لب ہلے تھے۔

"اگر آپ کہیں تو اس پر فائر نہ کھول دیا جائے۔ سپیشل آبدوز میں انتہائی طاقتور حملہ آور مشینری موجود ہے" ۔۔۔۔ دوسرے آدمی کے لب ہلے اور آواز مین فیز کی مشینری سے برآمد ہوئی۔

"احمق ہو گئے ہو۔ سنی نہیں تم نے ان کی باتیں۔ ہمارا خوف ناک ترین ریڈ ہیزائل ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکا تو یہ چھوٹے موٹے حربے ان کا کیا بگاڑ لیں گے۔ چلو واپس۔ یہ اہم مسئلہ ہے۔ باس بھی کسی عمران کا نام لے رہا تھا اور یہاں بھی عمران موجود ہے۔ اب باس ڈوپے ہی اس کے بارے میں کوئی حتمی فیصلہ کر سکتا ہے" ۔۔۔۔ پہلے آدمی کی سخت اور تحکمانہ آواز سنائی دی۔ اور دوسرا آدمی جو یقیناً آبدوز کا کپتان تھا سر ہلاتے ہوئے سامنے موجود مشین پر جھک گیا۔ اس کے بعد منظر آہستہ آہستہ فیڈ آف ہونا شروع ہو گیا۔ اور پھر اندرونی منظر کی بجائے آبدوز سکرین پر دور جاتی نظر آئی اور چند لمحوں بعد آبدوز کی بجائے سمندر کا پانی نظر آنے لگ گیا۔ اس کے ساتھ ہی سکرین صاف ہو گئی۔

"ہوں۔ بڑا کام دکھایا ہے ہماری ایس۔ ایس۔ ڈی مشین نے بڑی کارآمد معلومات ملی ہیں" ۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس گفتگو سے تو ظاہر ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے بھی ہماری آبدوز کو بالکل اس طرح چیک کیا ہے جس طرح ہم نے انہیں چیک کیا ہے۔ اور نہ صرف چیک کیا ہے بلکہ ہماری گفتگو بھی سنی ہے" ۔۔۔۔ کیپٹن ناصر علی نے کہا۔

"ہاں لیکن ان کے پاس کوئی کم طاقت کی مشین ہے جو ایس۔ ایس۔ ڈی مشین آن ہوتے ہی بند ہو گئی ہے۔ اس لئے بعد کی باتیں وہ اپنے طور پر کرتے رہے ہیں۔ البتہ انہیں ہماری آبدوز کی مشینری چالو ہو جانے کا علم ہو گیا ہے" ۔۔۔۔ عمران نے کہا اور سیٹ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اب کیا حکم ہے" ۔۔۔۔ کیپٹن ناصر نے اسے اٹھتے دیکھ کر کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"یہاں سے قریب ترین جزیرہ کون سا ہے" ـــــ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"جزیرہ ـــــ کس جزیرے کے بارے میں پوچھ رہے ہیں آپ جزیرے تو ہر سمت میں ہوں گے" ـــــ کیپٹن ناصر نے کہا۔

"فوری طور پر کسی ایسے جزیرے پر چلو جہاں ہم وقتی طور پر اس گریٹ بال کے حملے سے محفوظ رہ سکیں۔ ایک تو میری حالت ابھی درست نہیں ہے۔ اور دوسرا ہمیں اب نئے سرے سے پلاننگ کرنی پڑے گی۔ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ ڈوپے اس گریٹ بال کا باس ہے۔ اور میں ڈوپے کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ بے حد ذہین چالاک اور شاطر آدمی ہے۔ اس لئے اب اندھا دھند گریٹ بال میں گھسنے کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ وہ بھی مجھے اچھی طرح جانتا ہے اس لئے وہ فوری طور پر انتہائی خوفناک حملہ کرنے سے نہ چوکے گا۔ پہلے بھی شاید اس نے میری ہی وجہ سے آبدوز اور لانچ پر ریڈ میزائل فائر کر دیا تھا جو اٹیمک میزائل ہی کی ایک قسم ہے اور ہاں وہ ناکارہ لانچ جو ساتھ تھی آبدوز کے ساتھ اس کا کیا ہوا۔ کیا ویسے ہی بیک ہے" عمران نے آخر میں چونک کر پوچھا۔

"اوہ۔ میں آپ کو بتانا بھول گیا تھا۔ وہ تو میں نے پہلے ہی علیحدہ کر دی تھی۔ کیونکہ اس کی مشینری مکمل طور پر جل چکی ہے اور پھر اس کا سپیشل حصہ بھی ریڈ میزائل کی زد میں آکر غائب ہو چکا تھا اس لئے اسے ساتھ گھسیٹنا فضول تھا۔ وہ وہیں سمندر کی تہہ میں پڑی ہو گی" ـــــ کیپٹن ناصر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بھی یہی چاہتا تھا۔ پھر کون سے جزیرے کا رخ کرو گے" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

"جزیرہ آرشیا مناسب رہے گا۔ یہاں سے نزدیک بھی ہے اور ہر لحاظ سے محفوظ بھی۔ بہت بڑا جزیرہ ہے۔ جدید ترین ریاست ہے۔ اور آبادی بھی کثیر ہے۔ اس لئے وہاں ہم واقعی محفوظ رہیں گے۔ اور پھر اس جزیرے کی حکومت کے پاس ویسے بحری فوج بھی نہیں ہے کہ وہ ہماری آبدوز کو چیک کر سکے یا ہمارے لئے کوئی پریشانی پیدا ہو سکے" ـــــ کیپٹن ناصر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بالکل ٹھیک ہے۔ آرشیا درست رہے گا۔ وہاں میرے واقف بھی ہیں۔ ٹھیک ہے۔ کام ہو جائے گا۔ اب جلد از جلد وہاں کا رخ کرو۔ میں اتنی دیر میں اپنے ساتھیوں سے اہم بات چیت کر لوں" ـــــ عمران نے کیپٹن ناصر کو آرشیا جانے کی اجازت دیتے ہوئے کہا۔ اور خود قدم بڑھاتا آپریشن روم سے باہر کی طرف چل پڑا۔

SCANNED BY JAMSHED

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ تو یہ واقعی عمران تھا۔ اور ریڈ میزائل سے بچ بھی گیا"۔۔۔ ڈوچے نے بری طرح ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے وہ ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔ جس سے وہ چیف باس سے گفتگو کر سکتا تھا۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔ ڈوچے کالنگ فرام گریٹ بال اوور"۔۔۔ ڈوچے نے تیز تیز لہجے میں کہنا شروع کر دیا۔

"یس۔۔۔ ہیڈ کوارٹر واٹرپاور اٹنڈنگ یو اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"چیف باس سے بات کراؤ۔ اٹ از ایمرجنسی اوور"۔۔۔ ڈوچے نے تیز لہجے میں کہا۔

"ویٹ کریں اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈوچے سر ہلاتا ہوا خاموش ہو گیا۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔ چیف باس اٹنڈنگ اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی ٹرانسمیٹر سے چیف باس کی مخصوص آواز برآمد ہوئی۔

"باس میں ڈوچے بول رہا ہوں گریٹ بال سے اوور"۔۔۔ ڈوچے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔۔۔ کیا بات ہے۔ ہیڈ کوارٹر سے مجھے بتایا گیا ہے کہ ایمرجنسی کال ہے اوور"۔۔۔ چیف باس نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ آپ کے کہنے پر میں نے سپیشل آبدوز کو چیکنگ کے لئے زیکو گھاس والے قطعات کی طرف بھیجا تھا تاکہ ریڈ میزائل کے ٹارگٹ کا نتیجہ تلاش کیا جا سکے۔ لیکن جناب۔ اس کی واپسی پر مجھے جو رپورٹ ملی ہے وہ انتہائی تشویش ناک ہے۔ سپیشل آبدوز نے زیکو گھاس سے سات آٹھ کلومیٹر دور سمندر کی تہہ میں ایک آبدوز کو چیک کیا جس کی مشنری جام تھی۔ پھر مخصوص مشین آن کر کے جب اس کی اندرونی چیکنگ کی گئی تو پتہ چلا کہ اس کے اندر کافی لوگ موجود ہیں۔ ایک نوجوان بستر پر لیٹا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ایک سوئس نژاد عورت تھی۔ اور چار ایشیائی مرد تھے۔ اس لیٹے ہوئے نوجوان کے پورے جسم پر سرخ رنگ کی کریم لگی ہوئی تھی۔ جب کہ باقی افراد کی پوزیشن بھی بہتر نہ تھی۔۔۔ سرخ کریم والا آدمی علی عمران تھا۔ اور انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ ان پر ریڈ میزائل فائر ہوا ہے۔ اور یقیناً وہ لوگ اس میزائل کی وجہ سے شدید زخمی ہوئے ہیں یا جل گئے ہیں۔ لیکن ابھی ان کی گفتگو جاری تھی

کہ ہماری چیکنگ مشین خود بخود آف ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی سگنل ملا کہ ان کی آبدوز کی مشینری چالو ہو گئی ہے۔ چنانچہ سپیشل آبدوز واپس آ گئی ہے۔ اور اس کی رپورٹ ملنے پر میں آپ کو کال کر رہا ہوں اوور" ڈوچے نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہوں ——— اس کا مطلب ہے کہ وہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت بجائے ڈاکر جزیرے پہنچنے کے سیدھا اس جگہ پہنچا ہے جہاں تم گریٹ بال کو حرکت دے کر لے گئے ہو اوور" ——— چیف باس کے لہجے میں بے پناہ تشویش تھی۔

"یس باس۔ اب تو یہ بات کلیئر ہو گئی ہے اوور" ——— ڈوچے نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اس کے پاس کوئی ایسا ذریعہ موجود ہے جس سے اُسے گریٹ بال کی حرکت کا پہلے سے علم ہو گیا ہے۔ اور پھر وہ مقابلے میں ایسی آبدوز لے آیا ہے جس پر ریڈ میزائل نے بھی زیادہ اثر نہیں کیا۔ یہ تو انتہائی تشویش ناک خبر ہے اوور" ——— چیف باس کے لہجے میں پہلے سے کہیں زیادہ پریشانی موجود تھی۔

"میں خود بھی یہ رپورٹ ملنے سے پریشان ہو گیا تھا۔ اور میں نے آپ کو کال کرنے سے پہلے زیرو سیکشن کو حکم دے دیا تھا کہ وہ اس آبدوز کی وی۔ ایس ریز سے مکمل نگرانی کرائے۔ تاکہ یہ لوگ اچانک ہم پر حملہ آور نہ ہو جائیں اوور" ——— ڈوچے نے جواب دیا۔

"پھر کیا رپورٹ ہے زیرو سیکشن کی۔ وہ لوگ اب کیا کر رہے ہیں اوور" ——— چیف باس نے پوچھا۔

SCANNED BY JAMSHED

"ایک منٹ۔ میں معلوم کرتا ہوں اوور" ——— ڈوچے نے کہا۔ اور اس نے سائیڈ پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور اس کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ——— زیرو سیکشن" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے اس نگرانی والی آبدوز سے متعلق" ——— ڈوچے نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"باس۔ وہ آبدوز کچھ دیر سطح سمندر سے کچھ گہرائی میں ساکت کھڑی رہی ہے۔ پھر حرکت میں آئی ہے۔ لیکن اس کا رخ گریٹ بال سے مخالف سمت میں جزیرہ آرشیا کی طرف ہے۔ اس کی رفتار خاصی تیز ہے" ——— دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"جزیرہ آرشیا کی طرف۔ اوہ۔ تم چیک کرتے رہنا۔ ہو سکتا ہے وہ راستے میں سے کہیں اور مڑ جائیں" ——— ڈوچے نے چونکتے ہوئے کہا۔

"نہیں باس۔ جس راستے پر وہ جا رہے ہیں وہ سیدھا جزیرہ آرشیا ہی جاتا ہے۔ اب دوسری طرف مڑ کر وہ کہاں جائیں گے۔ اس راستے پر کسی اور جزیرے کی طرف مڑنے کی گنجائش ہی نہیں رہی" ——— زیرو سیکشن سے بولنے والے نے کہا۔

"کتنی دیر میں پہنچ جائیں گے وہ جزیرہ آرشیا تک" ——— ڈوچے نے ایک لمحہ خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"باس۔ جس رفتار سے وہ جا رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ

SCANNED BY JAMSHED

چار گھنٹوں کے اندر اندر پہنچ جائیں گے"۔۔۔۔ زیرو سیکشن سے بولنے والے نے بھی ایک لمحہ خاموش رہنے کے بعد جواب دیتے ہوئے کہا۔ شاید وہ مشین پر فاصلہ اور رفتار چیک کرتا رہا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر بھی چیک کرتے رہنا"۔۔۔ ڈوچے نے کہا، اور رسیور رکھ دیا۔

"ہیلو چیف باس۔ اوور"۔۔۔ ڈوچے نے ٹرانسمیٹر کی طرف رخ کرتے ہوئے کہا۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"۔۔۔ چیف باس نے پوچھا، اور ڈوچے نے جواب میں زیرو سیکشن سے ملنے والی تمام تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ میں سمجھ گیا کہ وہ جزیرہ آرشیا کیوں جا رہے ہیں۔ یقیناً وہ لوگ خاصے زخمی ہوں گے۔ اس لئے وہ جزیرہ میں علاج کے لئے جا رہے ہوں گے۔ یا ہو سکتا ہے کہ وہ وہاں سے کوئی اور ایسی چیز حاصل کرنا چاہتے ہوں جس سے وہ گریٹ بال پر حملہ آور ہو سکیں۔ بہرحال میں جزیرہ آرشیا سے انہیں زندہ واپس نہ آنے دوں گا۔ چار گھنٹوں کا وقفہ کافی ہے۔ وہاں آرشیا میں واٹر یاور ہ تکاشی گروپ موجود ہے۔ وہ ان کے استقبال کے لئے وہاں موجود ہو گا۔ ویسے تم ایسا کرو کہ فوری طور پر گریٹ بال کو دوبارہ حرکت میں لے آؤ۔ اور واپس پہلے والی جگہ پر پہنچ جاؤ۔ تاکہ اگر کسی طرح یہ عمران وغیرہ تکاشی گروپ سے بچ بھی جائیں تو واپسی پر وہ گریٹ بال کو یہیں تلاش کرتے رہ جائیں۔ اوور"۔۔۔ چیف باس نے کہا۔

"باس۔ اب تو گریٹ بال کا حرکت میں آنا ناممکن ہے۔ کیونکہ فائرنگ سیکشن کا کام شروع ہے۔ اور اس وقت معمولی سی حرکت الٹا گریٹ بال کے لئے ہی تباہ کن ثابت ہو سکتی ہے۔ اوور"۔ ڈوچے نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ پھر میں ڈاکر جزیرے پر موجود ایکشن گروپ کو یہاں کو کوزیر بھجوا دیتا ہوں۔ اب ان کی وہاں ڈاکر جزیرے کی نسبت یہاں زیادہ ضرورت پڑے گی۔ اوور"۔۔۔ چیف باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ یہ زیادہ مناسب رہے گا۔ ویسے اگر ان کا خاتمہ وہاں جزیرہ آرشیا میں ہو جائے تو زیادہ بہتر رہے گا۔ میری پوزیشن ایسی ہے کہ میں اس وقت گریٹ بال کو چھوڑ نہیں سکتا ورنہ میں خود جزیرہ آرشیا جاتا۔ اوور"۔۔۔ ڈوچے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ گریٹ بال کا فائرنگ سیکشن ہر چیز سے اہم ہے۔ اگر اس میں کوئی گڑبڑ ہوئی تو سارا مشن ہی تباہ ہو جائے گا۔ اس لئے تم یہیں رہو۔ تکاشی گروپ ان سے نمٹ لے گا۔ وہ بے حد فعال اور تیز گروپ ہے۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ دوسری طرف سے چیف باس نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ ڈوچے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

SCANNED BY JAMSHED

"یہ جگہ تو بالکل ہی ویران ہے" ـــ جولیا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

" اس لئے تو میں تمہیں ادھر لے آیا ہوں۔ اب کیا کروں۔ مرض جو ایسا لاحق ہو گیا ہے کہ ویرانوں میں ہی دل لگتا ہے" ـــ عمران نے غوطہ خوری کا لباس اتارتے ہوئے کہا۔

" پھر وہی بکواس۔ خواہ مخواہ میرا دل نہ جلایا کرو" ـــ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ یہاں سے کتنی دور جا کر سواری مل سکے گی" ـــ چند گز دور کھڑے صفدر نے قریب آتے ہوئے کہا۔

" سواری تو میں پہلے ہی ساتھ لے آیا ہوں۔ لیکن وہ سواری نازک سوار کے لئے مخصوص ہے" ـــ عمران نے کن انکھیوں سے قریب آتے ہوئے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اور صفدر اس کی بات

سمجھ کر بے اختیار ہنس پڑا۔

" کیا تم لوگ یہاں قہقہے لگانے کے لئے آئے ہو" ـــ تنویر نے قریب آ کر غصیلے لہجے میں کہا۔

" نہیں۔ ایک نوحہ خواں بھی ساتھ ہے۔ ہاں تو پھر ہو جائے کوئی رُلا دینے والا نوحہ" ـــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" دیکھو عمران۔ تمہاری حالت ایسی ہے کہ میں تمہیں کوئی جواب نہیں دینا چاہتا ورنہ......" ـــ تنویر نے بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔ عمران کا طنز بخوبی سمجھ گیا تھا۔

" رقیب کو تو ہمیشہ حالت ایسی ہی لگتی ہے۔ بہرحال غوطہ خوری کا لباس کیپٹن ناصر کے آدمی کو دے کر واپس بھجوا دو۔ تاکہ ہم آگے بڑھ سکیں۔ ہمارے پاس وقت بے حد کم ہے" ـــ عمران بات کرتے کرتے سنجیدہ ہو گیا۔ کیونکہ اب سیکرٹ سروس کے باقی ممبران بھی ادھر ہی آ رہے تھے۔

" ٹھیک ہے میں بھیجتا ہوں اُسے" ـــ صفدر نے کہا۔ اور پھر جولیا اور عمران کا اترا ہوا لباس سمیٹ کر وہ اس طرف کو چل پڑا۔ جہاں ان کے غوطہ خوری کے لباس موجود تھے اور آبدوز کے کریو کا ایک آدمی ان کے قریب بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر ابھی تک غوطہ خوری کا لباس تھا۔ عمران آبدوز کو جزیرہ آرشیا کے شمالی ساحل کی طرف لے آیا تھا۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ اس طرف کا ساحل زیادہ کٹا پھٹا ہونے کی وجہ سے ویران رہتا ہے۔ کیپٹن ناصر کو اس

SCANNED BY JAMSHED

نے مکمل ہدایات دے دی تھیں۔ کہ وہ اس کی سپیشل فریکوئنسی پر ٹرانسمیٹر کال ریسیو کرنے تک یہیں ساحل کے قریب گہرائی میں رہے گا۔ پھر جیسے عمران ہدایات دے گا ویسے ہی عمل کرے گا۔ چونکہ آبدوز میں خوراک اور پانی کا اتنا ذخیرہ پہلے سے ہی موجود تھا جو ان سب کے لئے کم از کم ایک ماہ کے لئے کافی تھا۔ اس لئے عمران کو اس کی طرف سے کوئی فکر نہ تھی۔

"آخر آپ کے ذہن میں کیا پلاننگ ہے عمران صاحب۔ کیا آپ صرف اپنے علاج کے لئے یہاں آئے ہیں" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"سنو۔ میں تمہیں بتا دوں کہ میرے ذہن میں کیا پلاننگ ہے۔ ذرا بیٹھ جاؤ۔ مجھ سے زیادہ دیر تک کھڑا نہیں رہا جا سکتا" ۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر وہیں ریت پر بیٹھ گیا۔ باقی ساتھی بھی وہیں اس کے گرد بیٹھ گئے۔

"کیا ہوا ۔۔۔ کیا چکر آ رہے ہیں" ۔۔۔ جولیا نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں پوچھا۔

"خالی چکر نہیں بلکہ گھن چکر کہو۔ کیوں تنویر۔ یہ نام درست رہے گا تمہارا" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر وہی بکواس۔ آخر تمہارے دماغ کی کون سی رگ ٹیڑھی ہے۔ سیدھی بات تو کرنا جانتے ہی نہیں" ۔۔۔ تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹیڑھی رگ کو ٹیڑھی رگ والا ہی پہچانتا ہے تنویر۔ اس لئے تو تم

میرے وہ رو سیاہ۔ وہ کیا کہتے ہیں رکاب اوہ سوری۔ بہرحال چھوڑو بس رو سیاہ ہی کافی ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر برا سا منہ بنا کر خاموش ہو گیا۔

"اب تم اصل بات کرو۔ کیا کہنا چاہتے تھے" ۔۔۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ دواں اصل بات۔ لیکن ایک بات سوچ لو۔ نقلی زمانہ ہے اس لئے تو نقلی گھی کی مانگ ہے۔ ویسے بھی اصلی گھی ہضم نہیں ہوتا۔ وہ کیا محاورہ کہ اسے اصلی گھی ہضم نہیں ہوتا۔ کون سا جانور ہے وہ تنویر" عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔

"مس جولیا۔ اگر آپ ہمیں یہاں اس کی بکواس سنانے کے لئے لے آئی ہیں تو پھر میں واپس چلا جاتا ہوں" ۔۔۔ تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ عمران کا مطلب سمجھ گیا تھا۔ کیونکہ یہ محاورہ تو وہ بھی جانتا تھا کہ کتے کو اصلی گھی ہضم نہیں ہوتا۔

"بالکل بالکل واپس چلے جاؤ۔ زمانہ بدل گیا ہے۔ پہلے چلو بھر کافی رہتا تھا اب پورا سمندر بھی پورا نہیں رہتا" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور اس کے اس خوب صورت فقرے پر بے اختیار سب کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ کیا واقعی آپ نے یہیں ساحل پر ہی بیٹھے رہنا ہے" ۔۔۔ اس بار صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میری طرف سے تمہیں لمبا سمبا ناچنے کی بھی اجازت

SCANNED BY JAMSHED

ہے "۔۔۔ عمران نے کہا اور ایک بار پھر ماحول قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"ارے یہ سٹیشن ویگن ادھر کہاں سے آ رہی ہے"۔۔۔ اچانک چوہان کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔ اور سب چونک کر ادھر دیکھنے لگے جدھر چوہان کی نظریں جمی ہوئی تھیں۔ اور واقعی انہیں دور سے ہچکولے کھاتی ایک بڑی سی سٹیشن ویگن اپنی طرف آتی دکھائی دی۔

"چلو تنویر کی بجائے اللہ تعالیٰ نے دوسری سواری بھجوا دی ہے۔ خواہ مخواہ تکلیف اٹھانی پڑتی تنویر کو"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ آپ نے منگوائی ہے"۔۔۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ سٹیشن ویگن اس ویران ساحل پر صرف اچھل کود کی پریکٹس کرنے کے لئے آ رہی ہے۔ بھائی مس جولیا ہمارے ساتھ ہے۔ اور شہر یہاں سے دس کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ اور دس کلومیٹر تک سوائے تنویر کے اور کوئی سواری نہ آ سکتی ہے"۔۔۔ عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔ اور سب مسکرا دیئے۔

"اپنی بات کرو۔ حالت تو تمہاری خراب ہے اور احسان مجھ پر کر رہے ہو۔ اور سنو۔ اب اگر تم نے تنویر کے متعلق یہ بھونڈا مذاق کیا تو منہ نوچ لوں گی"۔۔۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا اور تنویر کا بگڑا ہوا چہرہ یکلخت مسرت سے کھل اٹھا۔ اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی تھی۔

"ظاہر ہے۔ اگر بہن بھائی کا خیال نہ رکھے گی تو کیا غیر خیال رکھیں گے"۔۔۔ عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور تنویر کا چہرہ جس تیزی سے کھلا تھا اس سے زیادہ تیزی سے دوبارہ بگڑنے لگا۔

"تم باز نہیں آؤ گے بکواس سے"۔۔۔ تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

"اچھا بہن بھائی کا رشتہ اب بکواس میں شامل ہو گیا ہے۔ بھئی حد ہے معاشرے کے اخلاقی انحطاط کی"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور اس کی اس بات پر سب کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

سٹیشن ویگن اب کافی قریب آ گئی تھی۔ اور یہ خاصی بڑی تھی۔ وہ سب اب پوری طرح سٹیشن ویگن کی طرف متوجہ تھے۔ چند لمحوں بعد ویگن ان کے قریب آ کر رک گئی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر باقاعدہ باوردی ڈرائیور تھا۔ اور سٹیشن ویگن بھی بالکل نئی تھی۔ ویگن رکتے ہی ڈرائیور دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔

"آپ میں سے کرامپ صاحب کون ہیں"۔۔۔ ڈرائیور نے غور سے سب کو بیک وقت دیکھتے ہوئے کہا۔

"اگر تم پہچان جاؤ تو مجھے تمہارا نام کرامپ رکھ دینے پر کوئی اعتراض نہ ہو گا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ آپ ہیں۔ ٹھیک ہے۔ تشریف لائیے۔ فرناڈو آپ کے منتظر ہیں"۔۔۔ ڈرائیور نے چونک کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے

SCANNED BY JAMSHED

کہا۔ اور عمران مسکراتا ہوا اسٹیشن ویگن کی طرف بڑھ گیا۔ ڈرائیور کی سائیڈ فرنٹ سیٹ پر وہ خود بیٹھ گیا۔ جب کہ اس کے باقی ساتھی عقبی سیٹوں پر سوار ہو گئے۔ اور ڈرائیور نے گاڑی موڑی۔ اور پھر اُسے واپس اُسی راستے پر لے جانے لگا جدھر سے وہ آیا تھا۔

"جناب راستے میں مجھے دو جگہ نامعلوم مسلح افراد نے چیک کیا۔ اور مجھ سے پوچھا کہ میں اِدھر کیوں جا رہا ہوں۔ تو میں نے انہیں بتایا کہ مسٹر کرامپ اور ان کی فیملی اور دوست ساحل پر پکنک منانے گئے ہوئے ہیں میں انہیں لینے جا رہا ہوں" ۔۔۔ ڈرائیور نے اسٹیشن ویگن آگے بڑھاتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور عمران اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"کون لوگ تھے۔ کیا سرکاری آدمی تھے" ۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"نہیں جناب۔ تکاشی کے ساتھی تھے۔ ان میں سے ایک کو پہچانتا ہوں۔ بے حد خطرناک لوگ ہیں" ۔۔۔ ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تکاشی ۔۔۔ وہ کون ہے" ۔۔۔ عمران تکاشی کے نام پر چونک پڑا۔

"جناب یہاں آرشیا کا سب سے خطرناک آدمی ہے۔ تکاشی کلب۔ جوئے خانوں اور باروں کے پورے سلسلے کا واحد مالک ہے۔ آرشیا والے اُسے موت کا فرشتہ کہتے ہیں" ۔۔۔ ڈرائیور نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ تمہارے باس فرناڈو سے بھی زیادہ طاقتور ہے" ۔۔۔ ان نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"آپ اگر باس سے نہ کہیں تو حقیقت یہی ہے۔ باس فرناڈو کا نام شہور ہے۔ لیکن تکاشی کی قوت اور طاقت باس سے کہیں زیادہ ے اور دوسری بات یہ ہے کہ باس انتہائی با اصول آدمی ہیں جب ہ یہ تکاشی کسی قسم کے اخلاق اور اصول کو جانتا تک نہیں۔ انتہائی لم اور سفاک آدمی ہے اور اس کے تمام اعلیٰ حکام سے دوستی ی ہے" ۔۔۔ ڈرائیور بھی شاید کچھ زیادہ ہی تکاشی سے الرجک نظر تھا۔

"ہونہہ ۔۔۔ ٹھیک ہے۔ کوئی ایسا راستہ ہے۔ جہاں سے ہم اس شی گروپ سے ٹکرائے بغیر فرناڈو تک پہنچ جائیں" ۔۔۔ عمران چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"ہے تو سہی جناب۔ لیکن لمبا چکر ہے۔ جب کہ باس آپ کے چینی سے منتظر ہیں" ۔۔۔ ڈرائیور نے کہا۔

"اوہ۔ تم اس کی بے چینی کی فکر مت کرو۔ میں فی الحال اس شی گروپ کے سامنے نہیں آنا چاہتا۔ جب تک فرناڈو سے ل لوں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"بہتر جناب" ۔۔۔ ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور س نے آگے جا کر گاڑی کو دائیں طرف موڑ دیا۔ کچھ دور جانے بعد اس نے بائیں طرف اُسے موڑا۔ اور تقریباً ایک گھنٹے تک طرح ریت اور اونچے نیچے ٹیلوں کے اندر اسٹیشن ویگن دوڑاتا وہ

SCANNED BY JAMSHED

ایک پرانی اور خستہ سی سڑک پر پہنچ ہی گیا۔ لیکن اس سڑک کی حالت بس یونہی سی تھی۔ لیکن بہرحال اونچے نیچے ٹیلوں کی نسبت تو قدرے بہتر ہی تھی۔ پھر آدھے گھنٹے بعد وہ ایک پختہ اور وسیع شاہراہ پر گئے۔ اور عمران اور اس کے ساتھیوں نے اطمینان کا سانس لیا۔ سٹیشن ویگن بڑی سبک رفتاری سے دوڑ رہی تھی۔

"جناب خاصا لمبا چکر کاٹنا پڑا ہے۔ لیکن وہ لوگ اب راستے نہیں آئیں گے" ——— ڈرائیور نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔ اس کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں نمایاں تھیں۔

"اب سٹیشن ویگن شہر کے مرکزی حصے میں داخل ہو چکی تھی۔ یہ جدید ترین عمارات اور وسیع و عریض سڑکوں کا جال سا پھیلا ہوا تھا سڑک پر بھی انتہائی قیمتی اور نئے ماڈل کی کاریں دوڑ رہی تھیں۔

"یہ بڑا ہی خوش حال جزیرہ لگتا ہے" ——— صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہاں قدرتی طور پر سچے موتیوں کی پیداوار کافی زیادہ ہے۔ اس لئے یہاں دولت کی کمی نہیں ہے۔ آرشیا پوری دنیا کو سچے موتی سپلائی کرتا ہے۔ اور آرشیا کے موتی اس قدر قیمتی ہوتے ہیں کہ دوسرے علاقوں سے ملنے والے موتیوں سے کم از کم دوگنی قیمت پاتے ہیں" ——— عمران نے جواب دیا اور سب ساتھیوں نے سر ہلا دیئے۔

"جناب۔ مغربی ساحل جہاں موتی ملتے ہیں اس کا ٹھیکہ بھی تکاشی کے پاس ہے" ——— ڈرائیور نے جواب دیا۔

"اوہ۔ لیکن پہلے تو فرناڈو کے پاس تھا" ——— عمران نے چونک کر کہا۔

"جی ہاں۔ دو سال پہلے تک تھا۔ لیکن پھر تکاشی سامنے آ گیا اور باس کو مجبوراً پیچھے ہٹنا پڑا۔ ویسے باس نے اس سے مین ایجنسی لے رکھی ہے" ——— ڈرائیور نے جواب دیا۔ اور عمران نے سر ہلا دیا۔ فرناڈو اس کا کافی پرانا واقف تھا۔ لیکن اب اس کی ملاقات پانچ سال بعد ہو رہی تھی۔ اس لئے عمران کو اس کے متعلق تازہ ترین تفصیلات کا علم نہ تھا۔ فرناڈو کسی زمانے میں سمگلنگ میں ملوث رہا تھا۔ اور خاصا مشہور آدمی تھا۔ لیکن پھر اس کی اکلوتی بیٹی اس سمگلنگ کی چپقلش میں ہلاک ہو گئی تو اس نے جرائم سے توبہ کر لی۔ اور باقاعدہ بزنس شروع کر دیا۔ اور پھر آہستہ آہستہ وہ آرشیا کا انتہائی دولت مند آدمی گنا جانے لگا۔ سچے موتیوں کے کاروبار کے علاوہ آرشیا میں اس کے دو فائیو سٹار ہوٹل اور کئی کلب بھی تھے۔ اس نے آبدوز میں نصب ایک مائیکرو وائرلیس فون کی بنا پر آرشیا کے سنٹرل ایکس چینج سے رابطہ قائم کر لیا تھا۔ اور وہاں سے اسے آسانی سے فرناڈو کا فون نمبر مل گیا۔ اس طرح اس نے مائیکرو وائرلیس فون پر ہی فرناڈو سے رابطہ قائم کیا۔ اور فرناڈو بھی اپنی رہائشگاہ پر مل گیا۔ اس کے بعد ظاہر ہے فرناڈو نے ——— سٹیشن ویگن شمالی ساحل کی طرف بھیجنی ہی تھی۔ عمران نے کرامپ کا لفظ کوڈ کے طور پر اسے بتا دیا تھا۔ اور طے ہوا تھا کہ ڈرائیور پوچھے گا کہ آپ میں سے کرامپ کون ہے اور جب جواب میں کہا جائے کہ اگر پہچان لو تو تمہارا نام کرامپ رکھ دینے پر کوئی اعتراض نہ ہو گا ———

SCANNED BY JAMSHED

یہی وجہ ہے کہ کوڈ دوہراتے ہی ڈرائیور انہیں لے کر چل پڑا تھا۔ یہ تکاشی گروپ اور اس کی چیکنگ والا مسئلہ واقعی الجھ گیا تھا۔ وہ رخ پر سوچ رہا تھا کہ یہ تکاشی گروپ آخر اتنی چیکنگ کیوں کر رہا ہے۔ کیا اُسے عمران یا اس کے ساتھیوں کی تلاش تھی۔ یا وہ کسی اور چکر میں تھے۔ اور یہ بات عمران کو سمجھ نہ آ رہی تھی کہ اگر واقعی اس گروپ کو کسی کی تلاش تھی۔ تو کیوں۔ اور کس لئے۔ اور وہ صرف مغربی ساحل تک ہی کیوں محدود رہے۔ بہرحال اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ سب سے پہلے اس بارے میں معلومات حاصل کرے گا۔ اس نے درا آرشیا آنے کا پروگرام اس لئے بنا لیا تھا کہ وہ اب گریٹ بال پر سمندر کے راستے حملہ کرنے کی بجائے فضائی راستے سے کوکوزم پر پہنچ کر وہاں سے وہ اس گریٹ بال کے اندر جانے کا کوئی راستہ تلاش کرنا چاہتا تھا۔ کیونکہ اُسے معلوم ہو گیا تھا کہ ان کی آمد ڈی جی ہو گئی ہے۔ اور جن لوگوں کے پاس ریڈ میزائل تک موجود ہیں ان کے پاس سنبھلنے اور کون کون سے ہتھیار ہوں گے۔ اس لئے اس نے فوری طور پر اپنا پہلا پروگرام تبدیل کر دیا تھا۔

سٹیشن ویگن اب ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو چکی تھی۔ اس کالونی میں وسیع رقبوں پر پھیلی ہوئیں انتہائی عظیم الشان اور شاندار کوٹھیاں موجود تھیں۔ جن کی وجہ سے صاف ظاہر تھا کہ یہ علاقہ امیر لوگوں کی رہائش گاہ ہے۔

سٹیشن ویگن سرخ پتھروں سے بنی ہوئی ایک وسیع اور شاندار کوٹھی کے سیاہ رنگ کے بڑے سے پھاٹک کے سامنے جا کر رک گئی۔ اور ستون پر فرناڈو کے نام کی پلیٹ بھی موجود تھی۔ اس لئے عمران سمجھ گیا کہ یہی فرناڈو کی رہائش گاہ ہے۔ اس نے کوکوزجزیرے پر جانے اور وہاں سے گریٹ بال میں داخل ہونے کا جو پلان اپنے ذہن میں بنایا ہوا تھا۔ اس کے لئے اُسے واقعی فرناڈو کی مدد کی بے حد ضرورت تھی۔ یہی وجہ تھی کہ وہ سیدھا فرناڈو کے پاس ہی آیا تھا۔

ڈرائیور کے مخصوص انداز میں ہارن دیتے ہی پھاٹک کی سائیڈ میں موجود چھوٹا پھاٹک کھلا اور مشین گن سے مسلح ایک باوردی آدمی باہر آ گیا۔

"پھاٹک کھولو جرسی۔ باس کے مہمان آئے ہیں" ——— ڈرائیور نے سر کھڑکی سے باہر نکالتے ہوئے آنے والے سے کہا۔ اور وہ سر ہلاتا ہوا واپس گیٹ کے اندر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد گیٹ خود بخود کھل گیا۔ اور ڈرائیور سٹیشن ویگن اندر بڑھا کر لے گیا۔ کوٹھی کا لان بے حد وسیع و عریض تھا۔ اور پورچ چوڑے برآمدے کے درمیان بنا ہوا تھا۔ وہاں دو کاریں پہلے ہی موجود تھیں۔ سٹیشن ویگن جیسے ہی ان کاروں کے پیچھے پہنچ کر رکی۔ برآمدے میں موجود ایک نوجوان تیزی سے آگے بڑھا اس کے جسم پر نیلے رنگ کا سوٹ تھا۔ اور وہ خاصا خوش شکل اور وجیہہ نوجوان تھا۔

"میرا نام رابرٹ ہے جناب۔ باس آپ کے شدت سے منتظر ہیں۔ میں ان کا اسسٹنٹ ہوں" ——— نوجوان نے سٹیشن ویگن کے قریب پہنچتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ جو اس دوران ویگن سے نیچے اتر چکا تھا۔ جب کہ اس کے باقی ساتھی ابھی اتر

SCANNED BY JAMSHED

رہے تھے۔

"ٹھیک ہے۔ ہم بھی تمہارے باس کے انتظار کی شدت کو کچھ کم کرنے کے لئے پہنچ گئے ہیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور رابرٹ مسکرا دیا۔

"آیئے جناب" ـــــ رابرٹ نے کہا۔ اور تیزی سے برآمدہ کراس کر کے درمیانی راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی اس کے پیچھے تھے۔ چند لمحوں بعد وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے جہاں انتہائی قیمتی فرنیچر موجود تھا۔ ابھی وہ فرنیچر اور کمرے کو ہی دیکھ رہے تھے کہ ایک سائیڈ کا دروازہ کھلا اور ایک چوڑے جبڑوں اور قدرے باہر کو نکلے ہوئے دانتوں والا ایک لمبا تڑنگا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر سلیٹی رنگ کا انتہائی قیمتی کپڑے کا تھری پیس سوٹ تھا۔ اور آنکھوں پر چوڑے فریم والی عینک لگی ہوئی تھی۔

"گک ـــ گک ـــ کیا مطلب۔ کون ہو تم لوگ" ـــــ اندر داخل ہونے والا ان سب کو دیکھتے ہی یک لخت ٹھٹھک کر رک گیا تھا اس کی تیز نظریں سب کا جائزہ اس طرح لے رہی تھیں جیسے اُسے کسی خاص آدمی کی تلاش ہو۔ لیکن چونکہ عمران کی شکل و صورت ہی یکسر بدلی ہوئی تھی اس لئے ظاہر ہے وہ عمران کو نہ پہچان سکا تھا۔

"جناب۔ ہمارا تعلق ایک سماجی تنظیم سے ہے۔ ہمیں اطلاعات ملی ہیں کہ آرشیا میں کوئی یتیم خانہ موجود نہیں ہے۔ جب کہ یہاں ایسا آدمی بھی موجود ہے۔ جو نہ صرف شکل سے بلکہ طبیعت سے بھی کسی یتیم خانے کا بنا بنایا منیجر لگتا ہے۔ اور اگر وہ جزیرہ آرشیا میں یتیم خانے کے لئے چندہ مانگنے نکلے تو اتنا چندہ اکٹھا کر سکتا ہے کہ پورا جزیرہ آرشیا ہی جیل نمانے اوہ سوری۔ میرا مطلب ہے یتیم خانے میں تبدیل ہو جاتے گا۔ لیکن وہ منیجر ذرا شرمیلا واقع ہوا ہے۔ اس لئے ہم نے سوچا کہ چل کر اُسے کچھ چندہ دے دیا جائے تاکہ اس کی حوصلہ افزائی ہو سکے۔ اور وہ چندہ مانگنے سے بے جا شرم محسوس نہ کرے۔ چنانچہ یہ چھوٹا سا سکہ برائے یتیم خانہ اگر آپ قبول فرمالیں تو ثواب دارین ہمیں حاصل ہو گا۔ اور آپ کے مجوزہ یتیم خانے کے نام کم از کم اکاؤنٹ تو کھل جائے گا" ـــــ عمران کی زبان انتہائی تیز رفتاری سے چل پڑی۔ اور ظاہر ہے اس کی زبان جب پوری رفتار سے چل پڑے تو اس میں وقفہ ناممکن ہوتا ہے۔ ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا سکہ نکال کر اس طرح آنے والے کی طرف بڑھا دیا جیسے اتنی مالیت کا سکہ دے کر وہ حاتم طائی سے بھی بڑا سخی بن رہا ہو۔

"ہوں۔ تمہاری باتیں تو عمران جیسی ہیں لیکن آواز، لہجہ اور شکل و صورت بالکل مختلف ہے۔ گو مجھے معلوم ہے کہ عمران میک اپ کا ماسٹر ہے۔ لیکن تمہاری جو حالت ہے وہ کم از کم میک اپ سے نہیں ہو سکتی" ـــــ آنے والے نے ہونٹ چباتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ وہ اب غور سے ہی نہیں بلکہ ایک لحاظ سے گھور گھور کر عمران کو دیکھ رہا تھا۔

"جب میک اپ کلاس ہی نکمی ہے تو بے چارہ ماسٹر کیا کر سکتا ہے۔ اس کی یہ حالت تو ہونی ہی ہے۔ اور خاص طور پر جب اس کلاس

کا مائینڈ فرناڈو جیسا یتیم خانے کا منیجر ہو"۔۔۔۔ عمران نے اس بار اصل لہجے میں کہا۔ اور اس کی بات سنتے ہی فرناڈو واقعی اس طرح اچھل پڑا جیسے اُسے اپنے کانوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"اوہ اوہ۔ تم عمران ہو۔ کمال ہے۔ اگر تم واقعی عمران ہو تو کم از کم یہ اس صدی کا سب سے حیرت انگیز میک اپ ہے"۔۔۔۔ فرناڈو نے بے اختیار چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور پھر تیزی سے آگے بڑھا۔ اور اس نے دونوں بازو کھول کر عمران سے گلے ملنے کی کوشش کی۔

"ارے ارے۔ میری باقی ماندہ کھال بھی اتارنا چاہتے ہو۔ بھائی نشانی کے طور پر کچھ تو باقی رہنے دو۔ پتہ نہیں نئی کھال کس قسم کی ہو۔ اس کھال میں تو خوب صورت لوگوں کے لئے بڑی کشش تھی"۔۔۔۔ عمران نے تیزی سے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔ اور فرناڈو یک لخت سنجیدہ ہو گیا۔

"کیا مطلب۔۔۔ کیا تمہاری یہ حالت واقعی اصلی ہے۔ اوہ تو کیا تمہیں کسی نے آگ کے الاؤ میں پھینک دیا تھا"۔۔۔۔ اس بار فرناڈو کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ ہلکا سا غصہ شامل تھا۔

"ہاں۔ اور میں اتنا بھی نیک نہیں ہوں کہ آگ مجھے جلانے سے انکار کر دیتی۔ بہرحال یہ میرے ساتھی ہیں۔ اور میں ان سے بے حد شرمندہ ہوں کہ میں تو سارے راستے تمہاری مہمان نوازی کے قصیدے انہیں سناتا رہا ہوں لیکن یہاں تم ایسے لگ رہے ہو۔ جیسے تم میزبان ہو اور ہم مہمان"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے

SCANNED BY JAMSHED

ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ ویری سوری عمران۔ دراصل میں تمہاری وجہ سے الجھ گیا تھا۔ تشریف رکھیں آپ سب پلیز مجھے معاف کر دیجئے گا۔ واقعی مجھ سے بداخلاقی کا مظاہرہ ہوا ہے۔ میرا نام فرناڈو ہے"۔۔۔۔ فرناڈو واقعی بوکھلا گیا تھا اس لئے معذرت کے الفاظ بھی اس کے منہ سے الٹ پلٹ کر ہی نکل رہے تھے۔

"چلو۔ مہمان نوازی کے ساتھ ساتھ تمہارا خوب صورت انداز سخن بھی گیا۔ میں نے تو انہیں بتایا تھا کہ تم بڑے زوردار مقرر رہے ہو۔ اور آج بھی آرشیا کے لوگ اس سرمہ بیچنے والے کو یاد کرتے ہیں جو اپنی تقریر کے زور پر پسا ہوا کوئلہ سرمہ بنا کر فروخت کر دیتا تھا۔ اور اس لئے آرشیا میں اندھوں کی تعداد باقی جزیروں سے بڑھ گئی ہے"۔۔۔۔ عمران کی زبان قینچی کی طرح چل رہی تھی۔ اور اس بار فرناڈو کے ساتھ ساتھ عمران کے ساتھی بھی ہنس پڑے۔

"باس۔ کھانا لگ گیا ہے"۔۔۔۔ اُسی لمحے رابرٹ نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے فرناڈو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ اچھا۔ آؤ عمران۔ پلیز آپ صاحبان بھی اور مس آپ۔۔۔۔"
فرناڈو واقعی مہمان نوازی کے اعلیٰ ترین اصولوں پر چل رہا تھا۔

"جولیانا فٹزواٹر"۔۔۔۔ جولیا نے مسکرا کر اپنا نام بتاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ تو مس جولیانا فٹزواٹر۔ تشریف لائیے۔ باقی باتیں وہاں کھانے کی میز پر ہوں گی"۔۔۔۔ فرناڈو نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جس سے وہ اس کمرے میں داخل ہوا تھا۔

"یعنی تمہارا مطلب ہے وہاں کھانے کی بجائے باتیں پلیٹوں میں سجی ہوئی پڑی ہوں گی۔ واہ ٹاکنگ فیسٹ یعنی دعوتِ گفتگو۔ ویری گڈ۔ یہ واقعی نئی دعوت ہے"۔۔۔ عمران کی زبان بھلا کہاں رکنے والی تھی۔ اور فرناڈو ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

تھوڑی دیر بعد وہ سب ڈائننگ ہال میں موجود ایک شاندار میز کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ فرناڈو واقعی بے حد مہمان نواز تھا۔ کیونکہ میز مختلف کھانوں سے بھری ہوئی تھی۔ اور نہ صرف بھری ہوئی تھی بلکہ جولیا اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر ان کھانوں کو دیکھ کر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ تمام کی تمام ڈشیں پاکیشیائی تھیں۔ ایسے جیسے وہ پاکیشیا کے کسی شاندار ہوٹل میں بیٹھے کھانا کھا رہے ہوں۔

"کیا مطلب ۔۔۔ یہ پاکیشیائی ڈشیں"۔۔۔ جولیا سے نہ رہا گیا تو وہ بول پڑی۔

"اوہ۔ آپ شاید سوئس ہیں۔ ویری سوری۔ مجھے دراصل معلوم نہ تھا کہ عمران کے ساتھ آپ ہوں گی۔ اگر مجھے معلوم ہوتا تو میں آپ کے لئے سوئس ڈشیں تیار کراتا۔ بہرحال میں ابھی آرڈر دے دیتا ہوں۔ آپ اگر کچھ دیر توقف کریں تو"۔۔۔ فرناڈو نے چونک کر کہا۔ اس کے لہجے میں ہلکی سی شرمندگی موجود تھی۔

"ارے نہیں۔ میں تو کھاتی ہی پاکیشیائی ڈشیں ہوں۔ میں تو اس بات پر حیران ہو رہی تھی۔ کہ آخر آپ نے یہ ڈشیں کیسے تیار کرا لیں۔ کیا آپ کے پاس کوئی پاکیشیائی باورچی ہے"۔۔۔ جولیا نے جلدی

SCANNED BY JAMSHED

سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب کی کال ملتے ہی میں نے ایک آدمی کو فوری طور پر بلوایا تھا۔ وہ میرے ایک ہوٹل میں باورچی ہے اور مجھے معلوم ہے کہ وہ کئی سال پاکیشیا کے ایک ہوٹل میں کام کر چکا ہے"۔۔۔ فرناڈو نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔ اور جولیا نے سر ہلا دیا۔

عمران اس دوران بڑے اطمینان سے کھانا کھانے میں مصروف ہو چکا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اپنے آپ کو پوری میز پر اکیلا بیٹھا سمجھ رہا ہو۔

"یہ کیا بداخلاقی ہے۔ دوسروں کے ساتھ ہی کھانا چاہئے تمہیں"۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سوری مس جولیا ہونگ کی دال کھا کھا کر میں اتنا تنگ آ چکا ہوں۔ کہ یہ مزیدار ڈشیں نظر آتے ہی مجھ سے رہا نہ جا سکا ہے۔ ویسے یہ بھی تو بداخلاقی ہے کہ بے چارے میزبان نے تمہیں کھلانے کے لئے اتنی مزیدار ڈشیں تیار کرائی ہیں اور تم نے اس کا شکریہ تک ادا نہیں کیا ورنہ وہ سوئس ڈشیں بنوا دیتا۔ جو کچھوؤں کی ہڈیاں۔ مینڈکوں کی ٹانگیں۔ مچھلی کی آنکھیں اور ......"۔۔۔ عمران کی زبان اس کے تیز چلتے ہوئے ہاتھوں سے زیادہ تیز چل پڑی تھی۔

"بس بس۔ تم کھانا کھاؤ۔ خواہ مخواہ اچھے بھلے کھانے کو بدمزہ نہ کرو"۔۔۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور فرناڈو ان دونوں کی نوک جھونک پر ہنس دیا۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ کھانے کی میز سے اٹھے تو واقعی ان سب

SCANNED BY JAMSHED

نے بڑے خلوص بھرے انداز میں فرناڈو کی اس شاندار دعوت کا شکریہ ادا کیا۔ کیونکہ کھانے بے حد لذیذ تھے۔ اور انہوں نے واقعی سیر ہو کر کھایا تھا۔

"اب آپ لوگ قیلولہ کریں میں فرناڈو سے ذرا تخلیہ کر لوں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

"اوہ ہاں رابرٹ۔ مہمانوں کو گیسٹ روم میں لے جاؤ۔ آؤ عمران ادھر میرے کمرے میں آجاؤ" ـــــ فرناڈو نے ایک طرف کھڑے رابرٹ سے مخاطب ہو کر عمران کے ساتھیوں کے بارے میں ہدایت دیتے ہوئے کہا۔ اور پھر فرناڈو عمران کو ساتھ لئے مختلف راہداریوں سے گزر کر ایک دفتر نما کمرے میں لے آیا۔ یہ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا۔ اور یہاں ایک طرف وہ مخصوص آرام کرسی بھی موجود تھی جس پر اعصابی طور پر تھک جانے والا آدمی آرام کر سکتا تھا۔

"ارے واہ۔ یہ طوطا سٹائل کرسی بھی موجود ہے" ـــــ عمران نے اس کرسی کو دیکھتے ہی کہا۔ وہ ایسی کرسی کو ہمیشہ طوطا سٹائل کرسی ہی کہتا تھا۔ کیونکہ اس کے پایوں کے نیچے الٹی قوس کی صورت میں دو راڈز لگے ہوتے تھے۔ اور اس پر بیٹھنے والا اطمینان سے آگے پیچھے جھولتا رہتا تھا۔

"طوطا سٹائل ـــــ کیا مطلب" ـــــ فرناڈو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہمارے ملک میں طوطا جب توپ چلاتا ہے۔ بندوق چلاتا ہے۔ چونچ سے چمٹا کاٹتا ہے۔ بازی گری کرتا ہے تو اس کے آرام

کے لئے ایسا ہی جھولا بنا ہوا ہوتا ہے۔ جس پر وہ بیٹھ کر جھولتا رہتا ہے۔ اور پھر اٹھ کر کوئی نہ کوئی شعبدہ دکھاتا ہے اور واپس اسی جھولے پر آبیٹھتا ہے۔ چنانچہ اس کرسی کو دیکھتے ہی مجھے مداری طوطے کا وہ جھولا یاد آجاتا ہے۔ اس لئے میں اسے طوطا سٹائل کہتا ہوں" عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے باقاعدہ طوطا سٹائل کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"طوطا توپ چلاتا ہے۔ بندوق چلاتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے" فرناڈو کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔ وہ بھی بڑی میز کے پیچھے اونچی نشست والی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

"جب تم ایسا کر سکتے ہو تو طوطا کیوں نہیں کر سکتا۔ تم تو لوگوں کو مارنے کے لئے توپ بندوق چلاتے ہو جب کہ طوطا بیچارہ اپنے اور اپنے مالک کا پیٹ بھرنے کے لئے اُسے چلاتا ہے۔ ویسے ایک بات ہے بچپن میں جب میں طوطے کو یہ کارنامہ سرانجام دیتے ہوئے دیکھتا تو میری بڑی خواہش ہوتی تھی کہ میں بھی طوطا ہوتا اور مزے سے توپ اور بندوق چلاتا۔ لیکن اب بڑے ہو کر معلوم ہوا ہے کہ اس توپ چلانے میں طوطے بے چارے کو تو صرف ایک دانہ چنے کی دال کا ملتا تھا جب کہ تماشہ دیکھنے والوں کا سارا چندہ طوطے کا مالک کھا جاتا تھا۔ اور یہی مسئلہ ہر سطح پر ہے توپ بندوق چلانے والے کو تو صرف ایک دانہ چنے کی دال اور اُسے تربیت دینے والا سارا مال ہضم کر جاتا ہے۔ اب تم خود سوچو کہ پوری دنیا میں ہر جگہ جو فسادات کرائے جا رہے ہیں۔ ملکوں میں

SCANNED BY JAMSHED

بغیر کسی وجہ کے جنگیں ہو رہی ہیں۔ یہ سب طوطے جو توپیں اور بندوقیں چلا رہے ہیں انہیں کیا ملتا ہے اور انہیں تربیت دینے والے کیا حاصل کر جاتے ہیں"۔۔۔ عمران کی زبان چل پڑی۔

"تمہیں تو سیاستدان ہونا چاہئے تھا۔ بڑی مؤثر تقریر کر لیتے ہو"۔۔۔ فرناڈو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آج کل تو سیاستدان بھی وہی کامیاب سمجھا جاتا ہے جس کے پاس صرف توپیں بندوقیں چلانے والے طوطوں کی کثیر تعداد موجود ہو۔ بلکہ ایسے طوطے بھی موجود ہوں جو اس چنے کی دال کے ایک دانے کی خاطر دن رات اس کی قصیدہ خوانی کے لئے ٹیں ٹیں کرتے رہیں۔ بہرحال چھوڑو ان باتوں کو۔ فی الحال تم یہ بتاؤ کہ یہ تکاشی کون ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور فرناڈو جو بڑی دلچسپی سے عمران کی باتیں سن رہا تھا تکاشی کا نام سنتے ہی بُری طرح چونک پڑا۔

"کیا۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو تم۔ تکاشی کا ہی نام لیا ہے تم نے" فرناڈو کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"ہاں۔ اُسی تکاشی کا۔ جس نے تم سے سچے موتیوں کا ٹھیکہ چھین لیا ہے اور تم اب اس کے کاروباری ایجنٹ کے طور پر کام کر رہے ہو"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تمہیں یہ سب باتیں کیسے معلوم ہو گئیں۔ میرا خیال ہے تمہاری جزیرہ آرشیا آمد تو خاصے طویل عرصے بعد ہوئی ہے۔ اور تم ساحل سمندر سے سیدھے یہیں آ رہے ہو"۔۔۔ فرناڈو کے

لہجے میں واقعی بے پناہ حیرت تھی۔

"جو میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دو فرناڈو۔ تمہارے ڈرائیور نے بتایا ہے کہ تکاشی گروپ کے لوگ مغربی ساحل کے گرد چیکنگ کئے ہوئے تھے اور انہوں نے تمہارے ڈرائیور کو روک کر اس پر جرح بھی کی کہ وہ کہاں جا رہا ہے۔ تمہارے ڈرائیور نے تو انہیں مطمئن کر دیا۔ لیکن میں مطمئن نہیں ہوں کیونکہ اگر میں جزیرے کے شمالی ویران ساحل سے اچھی طرح واقف نہ ہوتا تو لازماً میں مغربی ساحل کی طرف ہی جاتا۔ واپسی پر میرے کہنے پر تمہارا ڈرائیور ایک طویل چکر کاٹ کر یہاں آیا ہے"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن اس سے یہ کہاں ثابت ہوا ہے کہ تکاشی گروپ کو تمہاری تلاش تھی۔ وہ تو تم سے واقف بھی نہیں ہوں گے۔ اور نہ تمہاری آمد کا انہیں علم ہو گا"۔۔۔ فرناڈو نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"جس مقصد کے لئے میں کام کر رہا ہوں۔ اس میں سب کچھ ممکن ہو سکتا ہے۔ اس لئے تم میرے سوال کا جواب دو"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر مجھے کچھ احتیاطی تدابیر کرنی ہوں گی۔ تکاشی یہاں کا انتہائی کمینہ مجرم ہے۔ ہر قسم کے جرائم کی سرپرستی کرتا ہے۔ اور اس کے پاس انتہائی طاقتور اور باوسائل گروپ ہے۔ اور سنا ہے اس کے تعلقات بڑی بڑی بین الاقوامی مجرم تنظیموں سے ہے"۔۔۔ فرناڈو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

اور ابھی اس کا فقرہ مکمل ہی ہوا تھا کہ یک لخت میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور فرناڈو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ۔۔۔ فرناڈو کا لہجہ بے حد سخت تھا۔

"میں جیگر بول رہا ہوں۔ تکاشی گروپ کا انچارج اور چیف باس آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں" ۔۔۔ دوسری طرف سے ایک سخت سی آواز سنائی دی۔ ہلکی سی آواز چونکہ عمران کے کانوں تک بھی پہنچ رہی تھی اس لئے وہ تکاشی کا لفظ سنتے ہی بُری طرح چونک پڑا۔ دوسرے لمحے وہ تیزی سے اٹھ کر فرناڈو کے قریب جا کھڑا ہوا۔

"بات کراؤ" ۔۔۔ فرناڈو نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔

"ہیلو فرناڈو ۔۔۔ میں تکاشی بول رہا ہوں" ۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک چیختی ہوئی انتہائی کرخت سی آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے۔ کیسے فون کیا ہے" ۔۔۔ فرناڈو کا لہجہ بھی سخت تھا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ تمہاری کوٹھی میں چند غیر ملکی مہمان آئے ہیں۔ جن میں ایک سوئس نژاد عورت اور باقی اس کے ایشیائی ساتھی ہیں۔ اور تم نے ان لوگوں کو شمالی ویران ساحل سے پک کیا ہے۔ کیا یہ اطلاع درست ہے۔ اور جواب دینے سے پہلے یہ سن لو کہ وہ ڈرائیور جو انہیں سٹیشن ویگن میں لے کر آیا ہے۔ یہ باتیں اس سے معلوم ہوئی ہیں" ۔۔۔ تکاشی کا لہجہ کاٹ کھانے والا سا تھا۔

"تمہاری اطلاع غلط ہے تکاشی۔ نہ میرے کوئی مہمان آئے ہیں اور نہ میں نے کسی ڈرائیور کو انہیں لینے بھیجا ہے" ۔۔۔ فرناڈو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا۔ اس کے جواب میں تکاشی کا زہریلا قہقہہ گونج اٹھا۔

"میں یہی الفاظ سننا چاہتا تھا۔ تاکہ کل تم گلہ نہ کر سکو۔ میں نے تمہاری اس خوبصورت کوٹھی کی اینٹ سے اینٹ بجا دینی ہے۔ تم تکاشی کو جانتے ہی نہیں ہو فرناڈو۔ میرے ہاتھ بہت لمبے ہیں۔ مجھے تو یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ تم نے گرین ہوٹل کے اس باورچی کو بھی جس نے پاکیشیا میں کئی سال کام کیا ہے۔ اپنی کوٹھی پر بلوایا اور پھر اس سے خصوصی طور پر پاکیشیائی کھانے تیار کرائے۔ وہ باورچی اور تمہارا ڈرائیور دونوں میری کوٹھی میں ہیں اور تم جانتے ہو کہ جب تکاشی کچھ جاننا چاہے تو کوئی اس سے کچھ چھپا نہیں سکتا۔ مجھے افسوس ہے فرناڈو کہ تم نے مجھ سے جھوٹ بول کر اپنی موت کے پروانے پر دستخط کر دیئے ہیں۔ تمہاری کوٹھی کے گرد خوفناک میزائل بردار میرے افراد موجود ہیں۔ جو میرے ایک اشارے پر تمہاری کوٹھی پر چاروں طرف سے میزائلوں کی بارش کر دیں گے۔ اور یہ بھی سن لو کہ مجھے معلوم ہے کہ تمہاری کوٹھی سے ایک خفیہ راستہ چار نمبر کوٹھی میں بھی جاتا ہے۔ اس لئے میں نے تمہاری چار نمبر کی کوٹھی کو بھی گھیر رکھا ہے۔ اور تمہاری اصل کوٹھی کے ساتھ ساتھ اس پر بھی میزائلوں کی بارش شروع ہو جائے گی" ۔۔۔ تکاشی نے بڑے طنزیہ اور فاخرانہ

SCANNED BY JAMSHED

اندازمیں کہا۔

" کیا تم واقعی درست کہہ رہے ہو تکاشی " ـــــ عمران نے یکلخت فرناڈو کے ہاتھ سے رسیور لے کر فرناڈو کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں خوف کی ہلکی سی لرزش موجود تھی۔ فرناڈو، عمران کا لہجہ سن کر اس طرح ہونٹ چبانے شروع کر دیئے جیسے وہ بڑی مشکل سے اپنے آپ کو کنٹرول کر رہا ہو۔

" اوہ۔ ابھی سے ڈرنے لگے۔ جب میزائلوں کی بارش ہو گی تب تمہارا کیا حال ہو گا " ـــــ تکاشی نے اور زیادہ زہریلے انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے تکاشی۔ میں تم سے لڑ نہیں سکتا۔ اور میرے مہمان واقعی آئے ہیں۔ لیکن تمہارا ان سے کیا تعلق ہے اور تم انہیں کیوں ہلاک کرنا چاہتے ہو " ـــــ عمران نے اس بار سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔ فرناڈو نے ہاتھ اٹھا کر کچھ کہنا چاہا۔ لیکن عمران نے ہونٹ پر انگلی رکھ کر اُسے خاموش رہنے کا اشارہ کر دیا۔

" یہ میرا ذاتی مسئلہ ہے فرناڈو۔ اگر مجھے تمہارا خیال نہ ہوتا تو میں تمہیں فون کر کے اپنا وقت کیوں ضائع کرتا۔ سنو۔ اگر تم اپنے آپ کو اور اپنی کوٹھیوں اور آدمیوں کو بچانا چاہتے ہو تو ان مہمانوں کی سرپرستی سے ہاتھ اٹھا لو۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں۔ ان کا تعلق پاکیشیائی سیکرٹ سروس سے ہے۔ اور مجھے بتایا گیا ہے کہ ان میں ایک آدمی علی عمران کو دنیا کا سب سے خطرناک آدمی سمجھا جاتا ہے گو مجھے یہی کہا گیا تھا کہ میں ایک لمحہ ضائع کئے بغیر ان پر فائر کھول دوں۔ لیکن تم جانتے ہو کہ میرا نام تکاشی ہے۔ اور تکاشی کے لئے کوئی آدمی خطرناک نہیں ہو سکتا۔ جزیرہ آرشیا میں موجود ہر شخص کی موت اور زندگی کا انحصار میرے ابرو کے اشارے پر ہے " ـــــ تکاشی نے بڑے سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" اوہ ـــــ سیکرٹ سروس کے لوگ۔ نہیں ایسا ناممکن ہے۔ یہ لوگ تو پاکیشیا کے عام سے مجرم ہیں۔ ایک گروپ ہے وہاں جسے سپر گروپ کہا جاتا ہے۔ یہ اس گروپ کے لوگ ہیں۔ میرے ان سے پرانے تعلقات ہیں۔ میں انہیں اچھی طرح جانتا ہوں " ـــــ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم کچھ بھی نہیں جانتے فرناڈو۔ بہرحال اب بولو کیا چاہتے ہو۔ ان لوگوں کو میرے حوالے کرنے پر تیار ہو یا میں فائر کھولنے کا اشارہ کر دوں " ـــــ تکاشی نے تیز لہجے میں کہا۔

" میں تم سے کوئی جھگڑا مول نہیں لینا چاہتا۔ اور اگر واقعی یہ وہ لوگ ہیں جو تم بتا رہے ہو تو مجھے خود ان سے خطرہ لاحق ہو سکتا ہے اس لئے میں انہیں تمہارے حوالے کرنے پر تیار ہوں۔ لیکن میری ایک شرط ہے کہ تم انہیں میری کوٹھی میں کچھ نہیں کہو گے۔ کیونکہ میرے ملازم جانتے ہیں کہ یہ بہرحال میرے مہمان ہیں اور اگر ان کے سامنے انہیں ہلاک کیا گیا تو میری عزت اور ساکھ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گی۔ تم جہاں کہو میں انہیں تمہارے پاس اس طرح پہنچانے کے لئے تیار ہوں کہ انہیں پتہ بھی نہ چلے گا۔ اس کے بعد مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہ ہو گی کہ تم ان کا کیا حشر کرتے ہو " ـــــ عمران

SCANNED BY JAMSHED

نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ اگر تم ایسا ہی چاہتے ہو تو ایسے ہی سہی۔ تکاشی یہ احسان بھی تم پر کر دے گا۔ لیکن ایک بات سن لو فرناڈو۔ کہ مجھ سے دھوکہ کرنے کے بارے میں اگر تم سوچ رہے ہو تو پھر زمین اور سمندر دونوں تمہاری لاش کو بھی جگہ نہ دیں گے۔" ___ تکاشی نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم خواہ مخواہ شک کر رہے ہو۔ مجھے کیا ضرورت ہے تم سے دھوکہ کرنے کی اور پھر مجھے معلوم ہے کہ تمہارے ہاتھ کتنے لمبے ہیں۔ اور میں نے بہرحال آرشیا میں ہی رہنا ہے۔ اور تمہارا شک مٹانے کے لئے میں ساتھ آؤں گا" ___ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم انہیں اسی سپیشل ویگن میں لاد کر ٹاور روڈ پر واقع میرے کلب شاؤ ڈریگن میں لے آؤ۔ تم نے وہ کلب دیکھا ہوا ہے۔ تم انہیں سیدھے کارڈ روم والے تہہ خانے میں لے آنا۔ پھر میں خود سنبھال لوں گا۔ اور سنو ان کے پاس کوئی اسلحہ نہیں ہونا چاہئے۔ ویسے کارڈ روم میں جانے سے پہلے وہاں موجود میرے آدمی ان کی باقاعدہ تلاشی بھی لیں گے" ___ تکاشی نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بے شک لے لیں۔ میں انہیں کہہ دوں گا کہ کارڈ روم میں اسلحہ لے جانا منع ہے۔ لیکن ایک شرط ہے۔ تمہیں خود بھی وہاں موجود ہونا چاہئے۔ میں تمہارے کسی آدمی کے ہاتھ میں اپنے مہمانوں کی زندگی دینے سے خودکشی کر لینا زیادہ بہتر سمجھوں گا" اس بار عمران کا لہجہ سخت ہو گیا۔

"اوہ اچھا اچھا سمجھ گیا۔ وہی تمہاری جھوٹی عزت کا چکر ہو گا۔ ٹھیک ہے ایسے ہی سہی۔ میں خود وہاں موجود ہوں گا۔ یہ بھی اچھا ہے۔ کم از کم میرے سامنے جب ان پر گولیوں کی بارش ہو گی تو ان کی چیخیں مجھے سکون دیں گی۔ ارے ہاں فرناڈو ایک بات تو بتاؤ وہ سوئس نژاد لڑکی کیسی ہے۔ تمہارا ڈرائیور تو بتا رہا تھا بے حد خوب صورت اور جوان ہے" ___ تکاشی کی ہوس بھری آواز سنائی دی۔

"ڈرائیور نے درست بتایا ہے" ___ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے۔ یہ میرے لئے تمہاری طرف سے تحفہ ہو گا۔ اسے بعد میں بھی تو قتل کیا جا سکتا ہے۔ ٹھیک ہے کب پہنچ رہے ہو" تکاشی نے بڑے عیاشانہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

"وہ اب کھانا کھا کر کمرے میں آرام کر رہے ہیں۔ بہرحال انہیں اٹھانے تیار کرنے اور وہاں تک پہنچنے میں ایک گھنٹہ تو لگ ہی جائے گا" ___ عمران نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ لیکن ایک بار پھر سن لو کہ کوئی دھوکہ کرنے کا سوچنا بھی نہ۔ میرے آدمی تمہاری دونوں کوٹھیوں کو اسی طرح گھیرے رکھیں گے۔ اور وہ سٹیشن ویگن بھی مسلسل ہماری نظروں میں رہے گی" ___ تکاشی نے ایک بار پھر سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کوئی دھوکہ نہ ہو گا" ___ عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور رکھ دیا۔

" سنو یہ سب غلط ہے ۔ ایسا ناممکن ہے ۔ میں اس تکاشی سے کم نہیں ہوں ۔ میں اس کی ایک ایک ہڈی توڑ دوں گا " —— عمران کے رسیور رکھتے ہی فرناڈو غصے کی شدت سے چیخ پڑا ۔

" مجھے معلوم ہے فرناڈو ۔ لیکن میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے ۔ کہ میں تکاشی گروپ سے لڑائیاں لڑتا پھروں ۔ اور تم جو کچھ چاہتے ہو یہ وہیں شاؤ کلب میں ہی ہو جائے گا ۔ بے فکر رہو ۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ میں اس تکاشی سے فوری طور پر بہت کچھ اگلوانا چاہتا ہوں ۔ کیونکہ میرے آئندہ پروگرام کا انحصار انہی معلومات پر ہو گا " —— عمران نے انتہائی مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" لیکن تم زخمی ہو ۔ اور یہ لوگ وہاں مسلح بھی ہوں گے اور ان کی تعداد بھی کافی ہو گی ۔ ہم وہاں جا کر بری طرح پھنس جائیں گے " فرناڈو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔

" سب ٹھیک ہو جائے گا فرناڈو ۔ سپر گروپ صرف نام کا ہی سپر نہیں ہے ۔ اس میں شامل ہر شخص واقعی سپر بلکہ سپریم ہے ۔ چلو اٹھو ۔ اور میرے کسی ساتھی کو بلا لاؤ تاکہ اب میں یہ دیکھ سکوں کہ تم نے اچھی مہمان نوازی کی ہے یا اس تکاشی کی مہمان نوازی اچھی ثابت ہوتی ہے " —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جا کر دوبارہ اسی طوطا سٹائل کرسی پر بیٹھ گیا ۔

" کیا واقعی تم جاؤ گے " —— فرناڈو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔

SCANNED BY JAMSHED

" ہاں ۔ جاؤ ۔ وقت ضائع مت کرو " —— عمران کا لہجہ اس بار سخت تھا ۔ اور فرناڈو بے چارگی کے انداز میں کندھے جھٹکتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔

عمران نے کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر اس طرح آنکھیں بند کر لیں جیسے کسی دشمن کے پاس جانے کی بجائے کسی بہترین دوست کے پاس جانے کا پروگرام بنا رہا ہو ۔

SCANNED BY JAMSHED

کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک مسلح نوجوان اندر داخل ہوا۔ سامنے صوفے پر نیم دراز ایک لمبے قد اور گٹھے ہوئے جسم کا آدمی ہاتھ میں شراب کی بوتل پکڑے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی بڑی بڑی مونچھیں دونوں سائیڈوں پر اس طرح سیدھی اکڑی ہوئی تھیں جیسے مونچھوں کے درمیان اس نے سلاخیں فٹ کر رکھی ہوں۔ چہرے پر خشونت کے آثار تھے۔ اور آنکھیں مسلسل شراب نوشی کی وجہ سے خون کبوتر کی طرح سرخ ہو رہی تھیں اس کے جسم پر جینز کی جیکٹ اور پتلون تھی۔ گلے میں سونے کی زنجیر سے ایک لاکٹ لٹک رہا تھا۔ جس پر ایک خوف ناک قسم کے مگرمچھ کی تصویر تھی۔ یہ تکاشی تھا جسے آرشیا کا کنگ کہا جاتا تھا۔ اس کی دونوں سائیڈوں پر انتہائی خوب صورت اور نوجوان لڑکیاں تقریباً نیم عریاں لباس پہنے کھڑی تھیں۔ ان دونوں کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹکی ہوئی تھیں۔ لیکن ان کے ہاتھوں میں شراب کی بوتلیں تھیں۔ وہ اس انداز میں کھڑی تھیں جیسے انتظار کر رہی ہوں کہ تکاشی جیسے ہی بوتل ختم کرے وہ ایک لمحہ وقفہ دیئے بغیر اس کے ہاتھ میں بوتل پکڑا دیں۔

"کیا بات ہے مورگن" ـــــ تکاشی نے انتہائی سخت لہجے میں آنے والے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس فرناڈو اور اس کے مہمان پہنچ گئے ہیں" ـــــ مورگن نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ کتنے آدمی ہیں" ـــــ تکاشی نے چونک کر سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔ اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل سائیڈ ٹیبل پر رکھ دی۔

"باس۔ فرناڈو کے ساتھ ایک سوئس نژاد عورت ایک جلا ہوا آدمی اور سات ایشیائی مرد ہیں" ـــــ مورگن نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"جلا ہوا آدمی ـــــ کیا مطلب" ـــــ تکاشی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"باس۔ اس کا پورا جسم ایسے ہے جیسے مکمل طور پر جل گیا ہو۔ اس نے جسم پر کوئی کریم سی لگائی ہے۔ عجیب سا لگ رہا ہے وہ" مورگن نے جواب دیا۔

"انہیں اچھی طرح چیک کر لیا گیا ہے" ـــــ تکاشی نے صوفے سے اٹھتے ہوئے پوچھا۔

" یس باس ۔۔۔ ڈیٹیکٹو ریز سے چیک کیا ہے ۔ ان کے پاس اسلحہ وغیرہ نہیں ہے " ۔۔۔ مورگن نے جواب دیا۔

" او ۔ کے ۔ کارڈ روم میں ہمارے کتنے مسلح افراد موجود ہیں " تکاشی نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھا ۔

" چھ ہیں ۔ باس " ۔۔۔ مورگن نے اس کے پیچھے چلتے ہوئے کہا ۔

" کافی ہیں ۔ صرف تم میرے ساتھ آؤ گے " ۔۔۔ تکاشی نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔ اور مورگن کے پیچھے آنے والی وہ دو خوب صورت لڑکیاں وہیں رک گئیں ۔

ایک راہداری سے گزرنے کے بعد وہ ایک لفٹ نما کمرے میں پہنچ کر رک گئے ۔ مورگن نے دروازہ بند کیا اور دیوار پر لگے ہوئے پینل کا ایک بٹن دبا دیا ۔ دوسرے لمحے کمرہ کسی لفٹ کی طرح نیچے اترتا گیا ۔ کچھ دیر بعد کمرے کی حرکت رک گئی ۔ اور اس کے ساتھ ہی دروازہ بھی خود بخود کھل گیا ۔ تکاشی مورگن سمیت کمرے سے نکل کر ایک اور راہداری میں پہنچا ۔ جس کے اختتام پر ایک لوہے کا دروازہ تھا ۔ مورگن نے آگے بڑھ کر جلدی سے دروازہ کھولا اور پھر بڑے مؤدبانہ انداز میں ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو گیا ۔ تکاشی بڑے غرور بھرے انداز میں چلتا ہوا آگے بڑھا ۔ تو وہ ایک بڑے ہال نما کمرے میں پہنچ گیا ۔ مورگن اس کے پیچھے اس ہال نما کمرے میں داخل ہوا ۔ ہال نما کمرے کے آخری کونے میں دیوار کے ساتھ بنچ نما صوفوں کی قطار موجود تھی ۔ جو ہال کی پوری

SCANNED BY JAMSHED

دیوار تک چلی گئی تھی ۔ اس بنچ نما صوفے پر فرناڈو اور اس کے مہمان بیٹھے ہوئے تھے ۔ فرناڈو کے ساتھ واقعی جو نوجوان بیٹھا ہوا تھا ۔ وہ مورگن کے کہنے کے مطابق واقعی جلا ہوا آدمی لگتا تھا ۔ اور اس کے چہرے ۔ گردن اور ہاتھوں پر کوئی کریم سی لگی ہوئی تھی ۔ ویسے اس کے جسم پر مکمل لباس تھا ۔ اس کے ساتھ ایک سوئس نژاد لڑکی بیٹھی ہوئی تھی ۔ جو خاصی صحت مند اور خوب صورت تھی ۔ اور اس کے ساتھ سات ایشیائی مرد تھے جو لمبے تڑنگے اور صحت مند جسموں کے مالک تھے ۔ جس دروازے سے تکاشی داخل ہوا تھا ۔ اس کی دونوں سائیڈوں پر مشین گنوں سے مسلح تین تین افراد کھڑے تھے ۔

تکاشی کے اندر داخل ہوتے ہی فرناڈو ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا ۔ فرناڈو کا چہرہ ستا ہوا تھا ۔ یوں لگ رہا تھا ۔ جیسے وہ بڑی مشکل سے اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھے ہوئے ہو ۔

" خوش آمدید مسٹر فرناڈو " ۔۔۔ تکاشی نے بڑے فاخرانہ انداز میں کہا ۔

" یہ میرے مہمان ہیں تکاشی ۔ اور میں انہیں تم سے ملانے لے آیا ہوں ۔ یہ میرے دوست ہیں علی عمران ۔ اور باقی ان کے ساتھی ہیں " ۔۔۔ فرناڈو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے اس جلے ہوئے آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس کا نام علی عمران بتایا ۔

" اوہ ۔ تو یہ صاحب ہیں علی عمران ۔ یوں لگتا ہے جیسے کسی جلتے ہوئے تنور سے نکل کر آئے ہوں " ۔۔۔ تکاشی نے زہر خند لہجے

SCANNED BY JAMSHED

میں کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ تکاشی ہیں۔ جنہیں ایشیا کا کنگ کہا جاتا ہے" ——— فرناڈو نے تکاشی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مڑ کر اس جلے ہوئے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اچھا تو یہ ہیں مسٹر تکہ بوٹی۔ لیکن ان کے پاس تو نہ پاور ہے اور نہ واٹر۔ جب کہ میں نے تو سنا تھا کہ یہ واٹر پاور کے آدمی ہیں"۔ جلے ہوئے آدمی عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور واٹر پاور کے الفاظ سن کر تکاشی بری طرح چونک پڑا۔ اس کی نظریں عمران پر جم گئیں۔

"ہوں۔ تو تم ہو واٹر پاور کے اصل شکار" ——— تکاشی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے۔ واٹر پاور یعنی فائر بریگیڈ ہی آگ بجھاتا ہے۔ اور اس لئے تو میں جلا ہوا تمہیں نظر آرہا ہوں" ——— اس عمران نے کہا۔ اور تکاشی نے بے اختیار منہ بنا لیا۔ اسے سمجھ نہ آرہی تھی کہ واٹر پاور کے چیف باس نے جس علی عمران کے قصیدے پڑھے تھے اور جس کے متعلق اسے لمبی چوڑی ہدایات دی تھیں۔ یہ واقعی وہی آدمی ہے۔ حالانکہ یہ آدمی تو کسی لحاظ سے بھی اتنا خطرناک نظر نہ آرہا تھا۔ بے ضرر سا۔ سیدھا سادھا آدمی نظر آرہا تھا۔

"مورگن" ——— تکاشی نے اپنے پیچھے کھڑے ہوئے مورگن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس" ——— مورگن نے فوراً ہی آگے بڑھتے ہوئے

انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کرسی لے آؤ" ——— تکاشی نے کہا۔ اور مورگن سر ہلاتا ہوا پیچھے ہٹ گیا۔ تکاشی اب اس آدمی کو پوری طرح ٹٹولنا چاہتا تھا۔ کیونکہ اسے شک پڑ رہا تھا۔ کہ فرناڈو نے اس کے ساتھ دھوکہ نہ کیا ہو۔ اس نے اصل عمران کو چھپا لیا ہو۔ اور اس کی جگہ کسی دوسرے آدمی کو نہ لے آیا ہو۔ تاکہ تکاشی مطمئن ہو جائے اور وہ عمران بعد میں اس کے خلاف حرکت میں آجائے۔ مورگن نے چند لمحوں میں ہال کے ایک کونے میں پڑی ہوئی کرسی اٹھا کر اس کے پاس رکھ دی۔ اور تکاشی بڑے اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا۔ چونکہ یہ لوگ غیر مسلح تھے۔ اور ہال میں مورگن کے علاوہ چھ مسلح افراد موجود تھے۔ اس لئے تکاشی کو ان لوگوں سے ذرا برابر بھی کوئی خطرہ محسوس نہ ہو رہا تھا۔ فرناڈو بھی اب واپس بنچ نما صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔

"ہاں تو فرناڈو۔ یہ بتاؤ کہ اصل علی عمران کہاں ہے" ——— تکاشی نے فرناڈو کو غور سے دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

"اصل عمران ——— کیا مطلب۔ کیا یہ تمہیں نقلی نظر آرہا ہے" فرناڈو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مورگن" ——— تکاشی نے یکلخت سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس" ——— مورگن نے ایک بار پھر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"فرناڈو کو گولی مار دو۔ اس نے ہمارے سامنے اونچا بولنے کی

SCANNED BY JAMSHED

جرأت کی ہے"۔۔۔۔ تکاشی نے چیختے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ تکاشی۔ پہلے میری بات سن لو"۔۔۔۔ یک لخت اس علی عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اور تکاشی نے چونک کر ہاتھ اٹھا دیا۔ اور پھر وہ خود بھی اپنی اس اضطراری حرکت پر حیران رہ گیا۔ ایسا اس نے لاشعوری طور پر کیا تھا۔ شاید یہ اس عمران کے لہجے کا اثر تھا۔ بہرحال اس کے ہاتھ اٹھا دینے کی وجہ سے مورگن نے مشین گن نیچے کر لی تھی۔

"میری بات غور سے سن لو تکاشی۔ ہم تمہارے دشمن نہیں ہیں"۔۔۔۔ اس عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اٹھ کر اس طرح تکاشی کی طرف بڑھ آیا جیسے وہ واقعی کوئی اہم بات کرنا چاہتا ہو۔

"کیا کہنا چاہتے ہو"۔۔۔۔ تکاشی نے کرسی سے اٹھ کر تحکمانہ لہجے میں کہا۔ لیکن دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے چہرے پر قیامت سی ٹوٹ پڑی ہو۔ اس کے حلق سے بے اختیار چیخ سی نکلی۔ اور وہ اس طرح اچھل کر نیچے فرش پر جا گرا جیسے اس کا کوئی وزن ہی نہ ہو۔ اور نیچے گرتے وقت اسے ہال کمرے میں مشین گن کی ریٹ ریٹ کے ساتھ کربناک انسانی چیخیں سنائی دیں۔ اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر کھڑا ہوا۔ اس کے ذہن میں غصے کا لاوا سا کھول رہا تھا۔ لیکن جیسے ہی اس کا جسم سیدھا ہوا اس کے کھولتے ہوئے ذہن پر جیسے کسی نے برف کا بلاک سا رکھ دیا ہو۔ یہ برف موت کے خوف کی تھی۔

جس نے اچانک اسے گھیر لیا تھا۔ کیونکہ اس عمران کے ہاتھ میں موجود مشین گن کی نال اس کے سینے پر جمی ہوئی تھی۔ اور اس کی تیز آنکھیں اس کے چہرے کو جیسے برمے کی طرح چھید رہی تھیں۔ یہ شاید اس عمران کی آنکھوں میں موجود سفاکی تھی جس نے اس کے ذہن میں موت کے خوف کا ہالہ سا پھیلا دیا تھا۔

"یہ ہے وہ خاص بات جو میں تم سے کرنا چاہتا تھا مسٹر تکہ بوٹی"۔۔۔۔ دوسرے لمحے عمران کی مسکراتی ہوئی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔ تکاشی اس کے پیچھے ہٹتے ہی تیزی سے اپنے عقب میں گھوما تاکہ اپنے ساتھیوں کو اشارہ کر سکے۔ لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ مورگن سمیت اس کے تمام مسلح افراد فرش پر الٹے سیدھے انداز میں ساکت پڑے ہوئے تھے۔ ان کے جسم گولیوں سے چھلنی ہو چکے تھے۔

"تت۔۔۔۔ تت۔۔۔۔ تم نے سب کو مار دیا"۔۔۔۔ تکاشی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں نے صرف تمہیں تھپڑ مارا۔ اور تمہارے گرتے ہی مورگن کے ہاتھ سے مشین گن چھینی۔ اس کے بعد سنجلنے تمہاری یہ مشین گن کیوں خود بخود چل پڑی۔ اور نتیجہ تمہارے سامنے ہے"۔ عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور تکاشی کو پہلی بار احساس ہوا کہ واٹر یارڈ کے چیف باس نے اگر اس آدمی کو دنیا کا سب سے خطرناک آدمی کہا تھا تو غلط نہ کہا تھا۔ اس نے جس

SCANNED BY JAMSHED

اندازمیں سچویشن بدلی تھی۔ اور اُسے بے بس کیا تھا۔ اس کا تو وہ تصور بھی نہ کر سکتا تھا۔

"میں اب بھی یہی کہہ رہا ہوں تکاشی کہ ہم تمہارے دشمن نہیں ہیں۔ اگر ہم تمہارے دشمن ہوتے تو مشین گن میں موجود میگزین اب تک تمہارے جسم میں اتر چکا ہوتا۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم بھی ہمیں دوست سمجھو۔ اور ہم تمہارے ساتھ صرف گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ کسی ایسی جگہ جہاں کوئی مداخلت نہ کر سکے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب مجھے یقین آگیا ہے کہ تم واقعی میرے دشمن نہیں ہو۔ میں تمہاری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاتا ہوں"

تکاشی کے ذہن میں فوراً ہی خیال آیا کہ موجودہ سچویشن سے نکلنے کے لئے یہ انتہائی ضروری ہے کہ ان کو ڈاج دیا جائے۔ اس کے بعد وہ جہاں چاہے گا اور جس طرح چاہے گا ان سے نمٹ لے گا۔

"اوکے۔ پھر یہاں سے چلو۔ بہتر یہی ہے کہ تم فرناڈو کی رہائش گاہ پر چلو تاکہ وہاں اطمینان سے باتیں ہو سکیں"۔۔۔ عمران نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جب دوست کہہ دیا تو پھر کوئی بھی جگہ ہو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا"۔۔۔ تکاشی نے فوراً ہی جواب دیا۔ کیونکہ فرناڈو کو تو معلوم نہ تھا لیکن اُسے معلوم تھا کہ فرناڈو کا آدمی رابرٹ دراصل اس کا خاص آدمی تھا۔ اور فرناڈو کی رہائش گاہ پر پہنچنے والے اس گروپ کی اطلاع بھی اُسی نے تکاشی کو دی تھی۔ اور ساری تفصیلات بھی بتائی تھیں۔ اس لئے وہاں رابرٹ کی موجودگی کی وجہ سے اُسے کسی قسم کا کوئی خطرہ نہ ہو سکتا تھا۔ وہ رابرٹ کی مدد سے وہاں بھی ان لوگوں کا آسانی سے خاتمہ کر سکتا تھا۔

"اوکے۔ پھر چلو"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور تکاشی سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"یہ عمران صاحب۔ یہ ......"۔۔۔ فرناڈو نے کچھ کہنا چاہا لیکن عمران نے ہاتھ اٹھا کر اُسے مزید بولنے سے روک دیا۔

"فکر مت کرو فرناڈو۔ ابھی تم مجھے اچھی طرح نہیں جانتے۔ جب میں کسی کو دوست بنا لیتا ہوں تو پھر اس سے دوستی بھی نبھاتا ہوں"۔۔۔ تکاشی نے جو دروازے کے قریب پہنچ چکا تھا مڑ کر کہا وہ فرناڈو کا مطلب اچھی طرح سمجھ گیا تھا کہ وہ عمران کو یہ بتانا چاہتا تھا۔ کہ تکاشی ان کے ساتھ دھوکا کرے گا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تم نے دوستی نبھائی تو ہم بھی دوستی نبھائیں گے"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور تکاشی نے دل ہی دل میں ہنستے ہوئے دروازہ کھولا اور باہر آگیا۔ اُسے ہنسی اس احمق عمران پر آ رہی تھی۔ جو اس حالت میں بھی دوستی کی باتیں کر رہا تھا۔ جب کہ اس نے اس کے سات آدمی مار ڈالے تھے۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اس عمران کے سینے میں خود مشین گن کا پورا میگزین اتار دے گا۔

SCANNED BY JAMSHED

"عمران صاحب کو گئے ہوئے بہت دیر ہو گئی ہے لیک
ان کی طرف سے کوئی کاشن نہیں ملا"۔۔۔۔ کیپٹن ناصر نے اپ
چیف اسسٹنٹ باسط سے مخاطب ہو کر کہا۔ جو عمران اور
کے آدمیوں کے جانے کے بعد اس کے ساتھ آبدوز کے آ
روم میں آکر بیٹھ گیا تھا۔

"وہ واقعی حیرت انگیز آدمی ہے کیپٹن۔ جس بری طرح ج
کے باوجود وہ نہ صرف زندہ رہا بلکہ اس نے کام بھی شروع کر
میں اس کی قوت مدافعت پر حیران ہوں۔ ورنہ عام آدمی اول
زندہ ہی نہ رہتا۔ اور اگر زندہ رہتا تو بھی تو کم از کم چھ ماہ سے
ہسپتال سے ہی باہر نہ نکل سکتا"۔۔۔۔ باسط نے سر ہلا
ہوئے جواب دیا۔

"تمہاری بات درست ہے باسط۔ وہ واقعی حیرت انگیز ان

ہے۔ جس انداز سے اس نے اس آبدوز پر مچھلی کا خول چڑھوایا تھا اور
جس قسم کی مشینری اس نے آبدوز میں نصب کرائی ہے۔ میں تو اس کی
صلاحیتوں کا اسی روز سے دل سے قائل ہو گیا تھا۔ لیکن اس کے بعد
بھی اس کی ذہانت اور بے پناہ قوت مدافعت کے کئی مظاہرے میں
نے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ اور باسط اگر میں یہ سب کچھ اپنی آنکھوں
سے نہ دیکھ لیتا تو شاید مر کر بھی اس پر یقین نہ کرتا۔ بہرحال اب مجھے فکر
اس بات کی ہے کہ جزیرے پر عمران اور اس کے ساتھیوں کو گئے
ہوئے اتنی دیر گزر چکی ہے لیکن ابھی تک اس کی طرف سے کوئی
کاشن نہیں ملا"۔۔۔۔ کیپٹن ناصر علی نے کہا۔

"وہ آخر جزیرے پر گئے کس مقصد کے لئے ہیں آپ کو تو کچھ بتا
کر گئے ہوں گے"۔۔۔۔ باسط نے پوچھا۔

"صرف اتنا بتایا ہے کہ وہ کچھ انتظامات کرنا چاہتا ہے۔ اس
میزائل نما لانچ کے تباہ ہو جانے سے شاید اس کا سارا پروگرام خراب
ہو گیا ہے"۔۔۔۔ کیپٹن ناصر نے جواب دیا۔

"لیکن اس جزیرے پر سے تو اسے ایسی لانچ نہیں مل سکتی۔ بحری
ات کے لحاظ سے تو یہ جزیرہ بالکل صفر ہے۔ یہاں تو صرف سیپے
اتی اور مچھلیاں نکالنے کا دھندہ ہوتا ہے اور بس"۔۔۔۔ باسط
نے کہا۔

"معلوم نہیں کہ وہ کس قسم کے انتظامات کرنے گیا ہے۔ میرا
خیال ہے میں اسے خود وائرلیس فون پر اس فرناڈو کے نمبر پر کال
کروں۔ یہ نمبر اس نے میرے سامنے آرشیا کی سنٹرل ایکس چینج

SCANNED BY JAMSHED

سے ٹریس کیا تھا اور میرے سامنے اس فرناڈو سے بات ہوئی نمبر تب سے میرے ذہن میں ہے" ۔۔۔ کیپٹن ناصر نے کہا۔

"اوہ پھر ضرور کال کریں تاکہ صورت حال کا تو علم ہو سکے" ۔۔۔ باسط نے اس کی تائید کرتے ہوئے کہا۔ اور کیپٹن ناصر علی نے ہلاتے ہوئے جلدی سے ایک سائیڈ پر موجود وائرلیس فون پیس اٹھایا اس کی تار کو بیٹری سے منسلک کیا۔ اور پھر تیزی سے اس ایک سرے پر موجود نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ آبد جزیرہ آرشیا کے ساحل سے کافی قریب سمندر کی گہرائی میں تھی اور وائرلیس فون کی رینج خاصی وسیع تھی۔ اس لئے سنٹرل ایک کے نمبر ڈائل ہونے کے بعد اگر دوسرے نمبر ڈائل کئے جائیں تو آسانی سے ہو سکتا تھا یہی وجہ تھی کہ نمبر پریس ہوتے ہی دوسر طرف سے گھنٹی بجنے کی مخصوص آواز سنائی دینے لگی۔ پھر رسیور لیا گیا۔

"یس ۔۔۔ فرناڈو ہاؤس" ۔۔۔ ایک سخت سی آواز رسیو سے ابھری۔

"ہیلو ۔۔۔ کیا مسٹر فرناڈو ۔۔۔ کے مہمان علی عمران سے با ہو سکتی ہے" ۔۔۔ کیپٹن ناصر علی نے کہا۔

"آپ کون صاحب بول رہے ہیں" ۔۔۔ دوسری طرف سے چونکے ہوئے لہجے میں پوچھا گیا۔

"میں عمران صاحب کا دوست بول رہا ہوں آپ بات کرائیے" کیپٹن ناصر علی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنئے۔ میں رابرٹ بول رہا ہوں فرناڈو صاحب کا چیف اسسٹنٹ فرناڈو صاحب کا حکم ہے کہ جب تک مکمل شناخت نہ ہو جائے کسی سے نہ بات کرائی جائے۔ اور نہ کچھ بتایا جائے۔ اس لئے آپ پہلے اپنی شناخت کرائیے۔ اس کے بعد میں آپ کے حکم کی تعمیل کر سکتا ہوں" ۔۔۔ دوسری طرف سے رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مسٹر رابرٹ۔ میں کیپٹن ناصر بول رہا ہوں۔ بس اتنی شناخت ہی کافی ہے۔ آپ جب میرا نام عمران صاحب کو بتائیں گے، تو وہ خود بخود سمجھ جائیں گے" ۔۔۔ کیپٹن ناصر علی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بات کراتا ہوں۔ آپ ہولڈ آن کریں" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رسیور پر خاموشی طاری ہو گئی۔ اور خاموشی کا یہ وقفہ کافی طویل ہو گیا تو کیپٹن ناصر علی اکتا سا گیا۔

"یہ کہاں چلا گیا ہے" ۔۔۔ کیپٹن ناصر علی نے اکتائے ہوئے لہجے میں باسط سے مخاطب ہو کر کہا۔

"معلوم نہیں شاید عمران اور اس کے ساتھی اس جگہ سے کہیں دور موجود ہوں" ۔۔۔ باسط نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

اسی لمحے رسیور پر رابرٹ کی آواز دوبارہ ابھری۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ کیا آپ لائن پر ہیں" ۔۔۔ رابرٹ بول رہا تھا۔

"یس" ۔۔۔ کیپٹن ناصر علی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"سنیں۔ عمران صاحب انتہائی اہم کام میں مصروف ہیں۔ وہ آپ سے بات نہیں کر سکتے۔ یا تو آپ پیغام نوٹ کرا دیں یا پھر اگر آپ چاہیں تو باس فرناڈو سے آپ کی بات کرائی جا سکتی ہے"۔۔۔۔ رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلیئے۔ فرناڈو سے ہی بات کرا دیں"۔۔۔۔ کیپٹن ناصر علی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے۔۔۔۔ ہولڈ آن کریں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد رسیور پر فرناڈو کی آواز ابھری۔ کیپٹن نا(صر) چونکہ پہلے عمران اور فرناڈو کی گفتگو سن چکا تھا۔ اس لئے وہ فرناڈو کی آواز بخوبی پہچانتا تھا۔

"یس۔۔۔ فرناڈو سپیکنگ۔ کون بول رہا ہے"۔۔۔۔ فرناڈو کے لہجے میں سپاٹ پن نمایاں تھا۔

"فرناڈو صاحب۔ میں عمران کا ساتھی کیپٹن ناصر علی بول رہا ہوں" کیپٹن ناصر علی نے کہا۔

"اوہ۔ آپ کہاں سے بول رہے ہیں۔ عمران کے ساتھی تو اس کے ساتھ ہیں۔ آپ کون ہیں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے فرناڈو نے بری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"میں اس آبدوز کا کیپٹن ہوں۔ جس میں عمران اور اس کے ساتھی جزیرے تک پہنچے ہیں۔ ہمیں عمران صاحب نے کہا تھا کہ وہ ہمیں جلتے ہی کاشن دیں گے۔ لیکن ان کا کاشن اب تک نہ ملا تو میں نے پریشان ہو کر خود کال کیا ہے"۔۔۔۔ کیپٹن ناصر علی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ کیونکہ اتنا تو وہ جانتا تھا کہ فرناڈو عمران کا دوست ہے۔ اس لئے اس سے کچھ چھپانا ضروری نہیں ہے۔ جب کہ رابرٹ کی بات اور تھی۔ اس لئے اس سے کیپٹن ناصر علی نے کوئی واضح بات نہ کی تھی۔

"اوہ۔ تو آپ آبدوز سے بول رہے ہیں۔ ویری گڈ۔ آپ نے اچھا کیا کہ خود کال کر لیا۔ عمران صاحب اپنے تمام ساتھیوں سمیت انتہائی اہم کام میں مصروف ہیں۔ یہ کام اس قدر اہم ہے کہ شاید دس بارہ گھنٹوں تک وہ اس سے فارغ نہ ہو سکیں۔ انہوں نے اس اہم کام پر جاتے ہوئے میرے آدمی رابرٹ کو ایک پیکٹ دیا تھا کہ یہ آبدوز میں پہنچا دیا جائے۔ میں اس وقت عمران صاحب کے ہی کام پر گیا ہوا تھا۔ واپسی پر جب میرے آدمی رابرٹ نے مجھے وہ پیکٹ دیا تو میں پریشان ہو گیا۔ کیونکہ عمران صاحب نے مجھے یہ تو نہ بتایا تھا کہ یہ پیکٹ کس طرح آبدوز میں پہنچانا ہے۔ یہ تو مجھے معلوم ہے کہ آبدوز جزیرے کے ویران شمالی ساحل سمندر کے کہیں قریب موجود ہے۔ لیکن کہاں اور اس تک کم از کم میں تو نہیں پہنچ سکتا۔ اور عمران صاحب سے ابھی رابطہ نہیں ہو سکتا۔ اور ان کا کہنا تھا کہ یہ پیکٹ فوری طور پر آبدوز میں پہنچانا ہے۔ ورنہ ان کا سارا منصوبہ ہی فیل ہو جائے گا۔ میں اس معاملے میں سخت پریشان تھا کہ آپ کی کال آ گئی"۔۔۔۔ فرناڈو نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"اس پیکٹ میں کیا ہے"۔۔۔۔ کیپٹن ناصر علی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" مجھے کیا معلوم ۔ جو کور سا پیکیٹ ہے ۔ اور سیلڈ ہے ۔ اب آپ جیسے کہیں " ـــــ فرناڈو نے جواب دیا ۔

" او ۔ کے ۔ آپ ایسا کریں کہ وہ پیکیٹ شمالی ساحل کے اس ویران حصے پر جس میں ساحل کے ساتھ ہی ریت کا ایک ایسا ٹیلا موجود ہے ۔ جس کی شکل اڑتے ہوئے عقاب جیسی ہے ۔ وہاں رکھ دیا جائے ۔ اور آپ کا آدمی واپس چلا جائے ۔ پھر میں آبدوز سے ایک غوطہ خور بھیج دوں گا ۔ وہ پیکیٹ لے آئے گا ۔ اور آپ عمران صاحب کو جب بھی وہ فارغ ہوں بتا دیں کہ وہ ہمیں کال کر لیں " ـــــ کیپٹن ناصر علی ہر لحاظ سے محتاط رہنا چاہتا تھا ۔

" ٹھیک ہے ۔ پیکیٹ لے کر میرا آدمی ایک گھنٹے کے اندر وہاں پہنچ جائے گا ۔ آپ وہاں سے اسے پک کر لیں ۔ اور آپ کا پیغام بھی مل جائے گا ۔ بے فکر رہیں " ـــــ فرناڈو نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا ۔

" او ۔ کے " ـــــ کیپٹن ناصر علی نے کہا ۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے رابطہ ختم کر دیا ۔

" کیا ہو گا اس پیکیٹ میں " ـــــ باسط نے پوچھا ۔

" معلوم نہیں ۔ ویسے میں نے سوچ لیا ہے کہ اسے آبدوز میں لا کر سب سے پہلے اسے ڈی ریز سے چیک کر لوں گا ۔ اس طرح اس کی اصل ماہیت پیکیٹ کھلنے سے پہلے ہی سامنے آ جائے گی ۔ بہر حال کوئی خاص چیز ہی بھیجی ہو گی عمران صاحب نے " ـــــ کیپٹن ناصر علی نے جواب دیا ۔ اور پھر اس نے ویو چیکنگ مشین

SCANNED BY JAMSHED

کو ایڈجسٹ کرنا شروع کر دیا ۔ تاکہ اس کی مدد سے وہ ساحل پر موجود اس ٹیلے کو فوکس میں لا سکے ۔ جس کی شکل اڑتے ہوئے عقاب جیسی تھی ۔ تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ سکرین پر اس ٹیلے اور اس کے ارد گرد کے علاقے کو فوکس کرنے میں کامیاب ہو گیا ۔ ساحل جہاں تک سکرین پر نظر آ رہا تھا ۔ ویران پڑا ہوا تھا ۔

" میرا خیال ہے آپ کسی کو وہاں ساحل تک بھیج دیں تاکہ جیسے ہی پیکیٹ لے آنے والا آدمی واپس جائے وہ پیکیٹ اٹھا لے ۔ ورنہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ہمارے آدمی کے پہنچنے تک وہاں کوئی اور پہنچ جائے ۔ اور پھر پیکیٹ ہاتھ سے نکل جائے " ـــــ باسط نے رائے دیتے ہوئے کہا ۔

" ٹھیک ہے ۔ ابھی تو ایک گھنٹہ پڑا ہے ۔ دس منٹ پہلے آدمی بھیج دوں گا " ـــــ کیپٹن ناصر علی نے کہا اور باسط نے سر ہلا دیا ۔

پھر جب پینتالیس منٹ گزر گئے تو کیپٹن ناصر علی نے اپنے کریو میں سے ایک آدمی کو ہدایات دینی شروع کر دیں ۔ کہ وہ غوطہ خوری کا لباس پہن کر جائے اور ساحل کے قریب چھپا رہے ۔ جب اسے ٹرانسمیٹر پر حکم دیا جائے تو وہ ٹیلے کے پاس جا کر وہاں سے پیکیٹ اٹھا کر واپس آ جائے ۔

ابھی ایک گھنٹہ گزرنے میں پانچ منٹ باقی تھے کہ وہ دونوں سکرین پر اس ٹیلے کی طرف بڑھتی ہوئی ایک خاکی رنگ کی جیپ کو دیکھ کر چونک پڑے ۔ جیپ ریت پر اچھلتی ہوئی آگے بڑھی آ رہی تھی ۔ اور تھوڑی دیر بعد جیپ اس ٹیلے کے پاس آ کر رکی اور اس میں سے

SCANNED BY JAMSHED

ایک لمبا تڑنگا آدمی باہر نکل آیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک چوکور ڈبہ تھا۔ جس پر سرخ رنگ کا کوئی کاغذ یا کپڑا چڑھا ہوا تھا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے وہ ڈبہ ٹیلے کے دامن میں ریت پر رکھ دیا اور خود واپس جیپ کی طرف چلا گیا۔ اس کے جیپ میں سوار ہوتے ہی جیپ حرکت میں آئی۔ اور تھوڑی سی بیک ہو کر مڑی۔ اور پھر تیزی سے واپس چلی گئی۔ کیپٹن ناصر اور باسط دونوں اُسے واپس جاتا دیکھتے رہے۔ جب وہ سکرین سے آؤٹ ہو گئی تو کیپٹن ناصر علی نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو اسلم —— میں کیپٹن ناصر بول رہا ہوں۔ تم ساحل پر جا کر ٹیلے کے پاس پڑا ہوا سرخ رنگ کا پیکٹ اٹھا لو۔ اور اُسے واٹر پروف تھیلے میں ڈال کر واپس لے آؤ اوور" —— کیپٹن ناصر علی نے اس آدمی کو ہدایت دیتے ہوئے کہا۔ جو پہلے ہی ساحل کے پاس پانی کے اندر موجود تھا۔

"یس باس اوور" —— دوسری طرف سے جواب ملا۔ اور کیپٹن ناصر علی نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ پھر انہیں سکرین پر اسلم پانی پر ابھرتا نظر آیا۔ پھر وہ ساحل پر چڑھ گیا۔ اس نے سر پر چڑھا ہوا کنٹوپ اتار دیا تھا۔ اور پیروں سے مخصوص جوتے بھی علیحدہ کر دیئے تھے۔ اس کے بعد وہ تیزی سے اس ٹیلے کی طرف گیا۔ اس نے لباس کے اندر سے ایک تھیلا نکالا اور باکس کو اٹھا کر اس تھیلے کے اندر ڈالا اور تھیلے کو دوبارہ لباس کے اندر رکھ کر اس نے مخصوص زپ بند کی اور واپس سمندر کی طرف آ گیا۔ اس نے دوبارہ مخصوص جوتے پہنے۔ کنٹوپ کو سر پر درست کیا اور پانی کے اندر اتر کر غائب ہو گیا۔ کیپٹن ناصر علی نے ویو مشین آف کر دی۔

"تم جا کر اسلم سے یہ ڈبہ یہاں لے آؤ باسط" —— کیپٹن ناصر علی نے پاس بیٹھے ہوئے باسط سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور باسط سر ہلاتا ہوا اٹھا۔ اور آپریشن روم سے باہر نکل گیا۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں وہی سرخ رنگ کا چوکور ڈبہ موجود تھا۔

"کیا چیز چڑھی ہوئی ہے اس پر" —— کیپٹن ناصر علی نے باسط کے ہاتھ سے ڈبہ لیتے ہوئے کہا۔

"کوئی عجیب سا کاغذ ہے" —— باسط نے ڈبہ کیپٹن ناصر علی کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ فرنانڈو تو کہہ رہا تھا کہ یہ سیلڈ ہے۔ مگر سیل تو کہیں نظر نہیں آ رہی" —— کیپٹن ناصر علی نے ڈبے کو گھما کر چاروں طرف سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اسے چیک کر لیں" —— باسط نے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"نجانے اس میں کیا ہو۔ ایسا نہ ہو کہ چیکنگ ریز کی وجہ سے کوئی نقصان ہو جائے۔ میرا خیال ہے عمران صاحب کی کال آئے گی تو پتہ لگے گا کہ انہوں نے اسے کیوں بھجوایا ہے" —— کیپٹن ناصر نے ڈبے کو ایک خانے میں رکھتے ہوئے کہا۔

"تو آپ نے اسے چیک کرنے کا ارادہ ملتوی کر دیا ہے" ——

SCANNED BY JAMSHED

باسط نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں نہیں چاہتا کہ کوئی نقصان ہو"۔۔۔ کیپٹن ناصر نے جواب دیا۔

"تو پھر ایسا ہے کہ آپ فرناڈو کو بتا دیں کہ ڈبہ پہنچ گیا ہے وہ پریشان نہ ہو رہا ہو"۔۔۔ باسط نے رائے دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ میں بتا دیتا ہوں"۔۔۔ کیپٹن ناصر علی نے اس کی تائید کرتے ہوئے کہا۔ اور ہاتھ فون پیس کی طرف بڑھا دیا۔ چند لمحوں بعد ہی رابطہ قائم ہو گیا۔

"یس ۔۔۔ فرناڈو ہاؤس"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی فرناڈو کے اسسٹنٹ رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

"مسٹر رابرٹ۔ میں کیپٹن ناصر علی بول رہا ہوں۔ آپ مسٹر فرناڈو کو پیغام دے دیں کہ ان کا بھجوایا ہوا ڈبہ صحیح سلامت پہنچ گیا ہے"۔۔۔ کیپٹن ناصر علی نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ پیغام پہنچ جائے گا"۔۔۔ دوسری طرف سے رابرٹ نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ کیپٹن ناصر علی نے فون پیس رکھ دیا اور پھر سیٹ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں اب کچھ دیر آرام کرنا چاہتا ہوں۔ تم یہیں آپریشن روم میں رہو۔ اگر عمران صاحب کی کال آجائے تو مجھے بلا لینا"۔۔۔ کیپٹن ناصر علی نے کہا۔ اور باسط کے سر ہلانے پر وہ آپریشن روم کے بیرونی گیٹ کی طرف مڑا ہی تھا۔

"ارے یہ ڈبے میں سے آواز کیسی آرہی ہے"۔۔۔ باسط کی

یک لخت چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

اور کیپٹن ناصر تیزی سے مڑا۔ کیونکہ سیٹی کی ہلکی سی آواز اس نے بھی سن لی تھی۔ لیکن ابھی وہ پوری طرح مڑا بھی نہ تھا کہ یک لخت ایک خوف ناک دھماکہ ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی کیپٹن ناصر علی کو ایسے محسوس ہوا جیسے سورج یک لخت اس کی کھوپڑی کے اندر اتر آیا ہو۔ اور یہ احساس بھی صرف ایک لمحے کے ہزارویں حصے تک ہی ہوا۔ اس کے بعد اس کے ذہن پر تاریک چادر سی پھیلتی چلی گئی۔

"ہاں تو مسٹر تکاشی۔ اب تم ہمیں یہ بتا دو کہ تمہیں ہمارے متعلق احکامات کس نے دیئے تھے۔ اور کیا دیئے تھے"۔۔۔ عمران نے صوفے پر بیٹھتے ہی تکاشی سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ ابھی فرنانڈو کی رہائش گاہ پر واپس پہنچے تھے۔

"تمہیں معلوم تو ہے کہ مجھے یہ احکامات واٹر پاور نے دیئے تھے۔ پھر پوچھنے کی ضرورت"۔۔۔ تکاشی نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور فرنانڈو کا اسسٹنٹ رابرٹ اندر داخل ہوا۔ اس کے کاندھے سے مشین گن لٹکی ہوئی تھی۔

"کیا بات ہے رابرٹ۔ کیوں اندر آئے ہو"۔۔۔ فرنانڈو نے چونک کر رابرٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب تکاشی کے نام ایک پیغام آیا ہے وہ دینے آیا ہوں" رابرٹ نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"تکاشی کے لئے پیغام اور یہاں"۔۔۔ فرنانڈو نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ عمران بھی چونک پڑا تھا۔

"کیا پیغام ہے"۔۔۔ تکاشی نے مسکراتے ہوئے مڑ کر رابرٹ سے پوچھا۔

"جناب کوئی مسٹر اوکلے صاحب بول رہے تھے۔ انہوں نے کہا ہے کہ آپ کو پیغام دے دوں کہ تمام کام حسب منشا ہو گیا ہے۔ اب فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے"۔۔۔ رابرٹ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ پیغام مل گیا۔ اب اگر اس کا فون آئے تو اسے میری طرف سے کہہ دینا کہ میرے واپس آنے تک وہ گولڈن بار والی پارٹی کو روکے رکھے۔ سن لیا تم نے"۔۔۔ تکاشی نے کرخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ اگر کال آئی تو پیغام دے دوں گا"۔۔۔ رابرٹ نے جواب دیا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"یہ تمہارے اوکلے کو کیسے معلوم ہو گیا کہ تم یہاں آئے ہو"۔۔۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔ کیونکہ واقعی اسے اس کال پر حیرت ہو رہی تھی۔ تکاشی اس کارڈ روم سے نکل کر یہاں آنے تک مسلسل ان کے ساتھ رہا تھا۔ اور تکاشی نے صرف سر ہلا ہلا کر ان کے سلام کا جواب دیا تھا۔

"میرے آدمی ہر وقت باخبر رہتے ہیں۔ بہرحال چھوڑو ان باتوں کو۔ یہ میرا اپنا دھندہ ہے"۔۔۔ تکاشی نے مسکراتے ہوئے

SCANNED BY JAMSHED

کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

" فرناڈو۔ باتھ روم کدھر ہے۔ تمہیں معلوم تو ہے مجھے بار بار باتھ روم کی حاجت ہوتی رہتی ہے۔ میں صرف چند منٹ لوں گا۔" تکاشی نے کھڑے ہو کر فرناڈو سے کہا۔

" ادھر دائیں کونے میں " ـــــ فرناڈو نے کہا۔ اور تکاشی سر ہلاتا ہوا باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔

" صورت حال کچھ عجیب سی محسوس ہو رہی ہے فرناڈو۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ کہیں نہ کہیں کوئی گڑبڑ ضرور ہے " ـــــ تکاشی کے باتھ روم میں داخل ہوتے ہی عمران نے فرناڈو سے مخاطب ہو کر کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ فرناڈو اس کی بات کا جواب دیتا۔ اچانک ان کے سروں پر ایک دھماکہ سا ہوا اور سب کے ساتھ لاشعوری طور پر عمران کا چہرہ بھی اونچا ہوا۔ لیکن عمران کو صرف ایک لمحے کے لئے اس کمرے کی چھت نظر آئی۔ اس کے بعد اس کے ذہن پر یک لخت تاریکی پھیل گئی۔ اور پھر جیسے گہری تاریکی میں جگنو چمکتا ہے اس طرح روشنی کا ایک نقطہ اس کے ذہن میں پیدا ہوا اور آہستہ آہستہ پھیلتا گیا۔

" تم نے کمال کر دیا رابرٹ۔ یہ آبدوز کی تباہی تو ہمارا سب سے بڑا کریڈٹ ہے۔ ویری گڈ " ـــــ عمران کے کانوں میں جیسے دور سے آتی ہوئی آواز پڑی۔ اور روشنی کا آہستہ آہستہ پھیلتا ہوا نقطہ یک لخت ایک جھماکے سے پورے ذہن میں پھیل گیا۔ اور عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ اس کے ذہن میں بولنے وا

کا یہ فقرہ جیسے چپک کر رہ گیا تھا۔

" اوہ۔ اسے بہت جلدی ہوش آگیا ہے باس " ـــــ ایک اور آواز سنائی دی۔ اور عمران نے اس طرف کو گردن موڑی تو اس نے فرناڈو کے اسسٹنٹ رابرٹ اور تکاشی کو ایک طرف کھڑے ہوئے دیکھا۔ اس نے تیزی سے نظریں ہر طرف گھمائیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہونٹ سختی سے بھنچ گئے۔ وہ اپنے تمام ساتھیوں سمیت کسی ہال کمرے میں کرسیوں پر بندھا ہوا تھا۔ عمران کے دونوں ہاتھ پشت پر بندھے ہوئے تھے۔ لیکن پیر آزاد تھے۔ اسی طرح اس کے دوسرے ساتھیوں کو بھی باندھا گیا تھا۔

" تمہیں اتنی جلدی کیسے ہوش آگیا۔ حالانکہ تم سی ایف ایس سے بے ہوش کئے گئے تھے " ـــــ تکاشی نے تیزی سے عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" سی ایف ایس کیا ہوتا ہے۔ یہ شاید تمہارے یہاں کی ڈگری ہو گی۔ ہمارے ہاں تو ایف ایس سی کہا جاتا ہے۔ لیکن یہ بتا دوں کہ ہمارے ملک میں یہ ڈگری نہیں ہوتی صرف سند ہوتی ہے۔ ڈگری بی ایس سی کی ہوتی ہے " ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ ویسے سی ایف ایس کا نام سامنے آنے سے وہ سمجھ گیا تھا کہ انہیں کس طرح بے ہوش کیا گیا تھا۔ سی ایف ایس ریز صرف وقتی طور پر بے ہوش کرنے کے لئے ہوتی ہیں ان کا زیادہ سے زیادہ وقفہ چار گھنٹے ہوتا ہے۔ لیکن عمران چونکہ مخصوص مشقیں کرتا رہتا تھا۔ اس لئے اس کی ذہنی قوت زیادہ تیز تھی۔ یہی وجہ

SCANNED BY JAMSHED

تھی کہ اُسے اپنے ساتھیوں سے پہلے ہی ہوش آ گیا تھا۔

" رابرٹ ـــ تم اس کا خیال رکھو۔ میں معلوم کروں کہ چیف باس کب پہنچے گا۔ اگر اُسے آنے میں دیر ہوئی تو ان لوگوں کو طویل بیہوشی کے انجکشن لگانے پڑیں گے۔ چیف باس نے خاص طور پر حکم دیا ہے کہ اس کے آنے تک انہیں ہوش نہیں آنا چاہیئے تھا۔ ویسے نجانے اس کو کیسے اتنی جلدی ہوش آ گیا ہے۔ ابھی تو صرف ایک گھنٹہ گزرا ہے " ـــ تکاشی نے رابرٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یہ بندھے ہوئے ہیں باس۔ اور میرے پاس مشین گن ہے۔ اس لئے آپ بے فکر رہیں" ـــ رابرٹ نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور تکاشی سر ہلاتا ہوا اس ہال کمرے کے ایک اکلوتے دروازے سے باہر نکل گیا۔ رابرٹ پیچھے ہٹ کر دروازے کی سائیڈ میں اطمینان سے کھڑا ہو گیا۔

" تم تو فرناڈو کے آدمی تھے۔ اور ہاں فرناڈو کہاں ہے۔ وہ تو مجھے یہاں نظر نہیں آ رہا " ـــ عمران نے بات کرتے کرتے چونک کر پوچھا۔

" فرناڈو چھوٹی مچھلی ہے۔ میں تو تکاشی کا خاص اسسٹنٹ ہوں۔ فرناڈو کے پاس تو صرف ایک مخصوص مقصد کے لئے مجھے رکھا گیا ہے " ـــ رابرٹ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" لیکن وہ چھوٹی مچھلی ہے کہاں " ـــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

" ابھی اُسے تالاب میں رکھا ہوا ہے۔ لیکن جلد ہی وہ موت کے سمندر میں پہنچ جائے گا۔ ویسے اس کی تمام جائیداد اور کاروبار باس تکاشی نے مجھے بخش دیا ہے " ـــ رابرٹ نے بڑے فخریہ لہجے میں جواب دیا۔ اور عمران کے چہرے پر قدرے اطمینان کے آثار ابھر آئے۔ اس کا مطلب تھا کہ فرناڈو ابھی زندہ ہے۔

" تم کس آبدوز کی تباہی کی بات کر رہے تھے " ـــ عمران نے اس بار سخت لہجے میں پوچھا۔

" اس آبدوز کی جس کے ذریعے تم یہاں پہنچے تھے۔ اب اس کے جلے ہوئے پرزے سمندر کی تہہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور یہ خالصتاً میرا کارنامہ ہے۔ اس کارنامے کی وجہ سے تو باس تکاشی نے مجھے فرناڈو کا مکمل کاروبار بخش دیا ہے۔ اس کی تمام جائیداد سمیت " ـــ رابرٹ نے سینہ پھلاتے ہوئے جواب دیا۔

" کیا تم اپنے اس عظیم کارنامے کی تفصیل بتا سکتے ہو " ـــ عمران کا چہرہ پتھر کی طرح سخت ہو چکا تھا۔

" بس چانس کی بات ہے۔ اور ایسا چانس قدرت خوش نصیبوں کو ہی بخشتی ہے۔ تم سب فرناڈو کے ساتھ باس تکاشی کے پاس گئے ہوئے تھے۔ کہ ٹیلی فون پر تمہارے نام کی کال آئی۔ کوئی کیپٹن ناصر بول رہا تھا۔ کیپٹن کا لفظ سن کر میں چونک پڑا۔ میں نے اپنے طور پر اس سے پوچھنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ بڑا عقلمند بن رہا تھا لیکن رابرٹ کے مقابلے میں بھلا وہ کیسے ٹھہر سکتا تھا۔ چونکہ اس نے اپنے آپ کو تمہارا ساتھی بتایا تھا اور مجھے معلوم تھا کہ تم لوگ باس تکاشی کے دشمن ہو۔ پہلے بھی میں نے تمہاری آمد کے بارے میں ساری

تفصیلات باس تکاشی تک پہنچائی تھیں۔ اس لئے تمہارے ساتھی کی کال سن کر میں پریشان ہو رہا تھا۔ پھر میں نے معمولی سا داؤ کھیلا۔ اور کیپٹن ناصر صاحب اس داؤ میں آ گئے۔ وہ تم سے بات کرنا چاہتا تھا۔ میں نے اُسے بتایا کہ تم اپنے ساتھیوں سمیت انتہائی اہم کام میں مصروف ہو۔ البتہ فرناڈو سے بات ہو سکتی ہے۔ اس پر وہ فوراً تیار ہو گیا۔ چنانچہ میں نے باس فرناڈو کے لہجے اور آواز میں اس سے باتیں شروع کر دیں۔ یہ میرے لئے انتہائی معمولی کام تھا۔ بس پھر وہ باس فرناڈو کو تمہارا دوست سمجھ کر کھل گیا۔ اس نے بتایا کہ وہ اس آبدوز سے بول رہا ہے۔ جس کے ذریعے تم یہاں پہنچے ہو۔ میں نے فرناڈو کے لہجے میں آبدوز کا محل وقوع پوچھنے کی کوشش کی۔ لیکن جب وہ کسی طرح بتلانے پر آمادہ نہ ہوا تو میں نے ایک اور داؤ کھیلا۔ اور اُسے بتایا کہ تم ایک پیکٹ دے کر کہیں گئے ہو کہ یہ پیکٹ فوراً آبدوز میں پہنچا دیا جائے ورنہ نقصان ہو گا۔ بہرحال میں نے اُسے چکر دے دیا۔ اس نے کہا کہ یہ پیکٹ ساحل کے ساتھ ٹیلے پر رکھ دیا جائے وہ وہاں سے اٹھا لے گا۔ کال ختم کر کے میں نے باس تکاشی کے ایکشن گروپ کے انچارج گورما سے بات کی۔ اور اُسے ساری تفصیل بتائی۔ گورما کے پاس خوفناک اسلحے کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ اور وہ خود بھی جدید ترین اسلحے کا ماہر ہے۔ چنانچہ گورما نے اپنے ایک آدمی کے ذریعے لیزر ایکس فائیو بم ایک ڈبے میں بند کر کے وہاں پہنچا دیا۔ ابھی ہم سوچ ہی رہے تھے کہ اس بات کو کیسے

SCANNED BY JAMSHED

کنفرم کیا جائے کہ یہ بم آبدوز میں پہنچ چکا ہے یا نہیں کہ تمہارے اس احمق کیپٹن نے خود ہی فون کر کے اس کی وصولی کی رسید دے دی۔ بس پھر کیا تھا۔ گورما نے اس کے چارجر کا بٹن دبا دیا۔ اور پھر نتیجہ تم خود سمجھ سکتے ہو۔ آبدوز کیا چیز تھی۔ آبدوز کی بجائے دنیا کا بڑے سے بڑا بحری جنگی جہاز بھی تنکوں کی طرح بکھر جاتا۔ بعد میں ہم نے چیک بھی کرا لیا۔ آبدوز اس طرح تباہ ہو گئی تھی جیسے اس پر دس بارہ ایٹم بم مارے گئے ہوں۔ جب باس نے مجھے اندر بلا کر تمہیں ریز کے ذریعے بے ہوش کرنے کا حکم کوڈ میں دیا تو میں نے ریز فائر کر کے تمہیں بے ہوش کر دیا۔ اس کے بعد میں نے باس کو آبدوز کے متعلق بتایا تو وہ بے حد خوش ہوا اس نے اپنے چیف باس سے بات کی۔ چیف باس کا تو خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا۔ ہم تو تم لوگوں کو اسی بے ہوشی کے عالم میں ہی گولیوں سے چھلنی کر دینے کا ارادہ رکھتے تھے۔ لیکن چیف باس نے کہا کہ تمہیں اس کے آنے تک زندہ رکھا جائے۔ وہ خود اپنے سامنے تم لوگوں کو ہلاک کرانا چاہتا تھا۔ چنانچہ تمہیں فرناڈو ہاؤس سے شفٹ کر کے یہاں لایا گیا ہے۔ باس تکاشی نے البتہ فرناڈو کو علیحدہ ایک اڈے پر رکھا ہوا ہے"—— رابرٹ نے مزے لے لے کر اس طرح تفصیل بتائی جیسے وہ کسی دلچسپ جاسوسی فلم کا کوئی سین سنا رہا ہو۔ اور آبدوز کی تباہی اور کیپٹن ناصر اور باقی عملے کی ہلاکت کی تفصیل سن کر عمران کو یوں محسوس ہو رہا تھا۔ جیسے اس کے ذہن میں سرخ بگولے سے ناچنے لگ گئے ہوں۔ اس کے جسم کا

پورا خون بجلی سے بھی زیادہ رفتار سے دوڑنے لگ گیا تھا۔

"ارے کیا ہوا تمہیں۔ فکر نہ کرو۔ ابھی چیف باس آجائے گا۔ پھر تم سب بھی اپنے اس ساتھی کیپٹن کے پاس پہنچ جاؤ گے"۔۔۔۔ رابرٹ نے شاید اس کے چہرے کے تیزی سے بدلتے ہوئے رنگ دیکھتے ہوئے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"یہ چیف باس کون ہے۔ کیا واٹر پاور کا چیف باس آرہا ہے"۔ عمران نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو کنٹرول کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ وہ یہاں کیسے آسکتا ہے۔ وہ تو گریٹ باس ہے۔ چیف باس تو جاپان سے آرہا ہے"۔۔۔۔ رابرٹ نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"ہوں۔ لیکن تم نے بہت ظلم کیا ہے رابرٹ۔ یہ آبدوز ہی تو ہمارے لئے سب کچھ تھی۔ اس کے بغیر تو اب زندگی بھی بے کار ہے۔ ٹھیک ہے۔ اب مجھے موت قبول ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ تمہارا چیف باس کیوں آرہا ہے۔ وہ مجھ سے انتہائی اہم معلومات حاصل کرنا چاہتا ہے۔ لیکن میں اس کے آنے سے پہلے ہی مر جاؤں گا۔ جب سے تم نے آبدوز کی تباہی کے متعلق بتایا ہے۔ میرا دل ڈوبتا جا رہا ہے۔ میں مر رہا ہوں۔ میں مر رہا ہوں"۔

عمران کی آواز واقعی ڈوبتی جارہی تھی۔ اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں۔ اور جسم اس طرح نیچے ہوتا جا رہا تھا جیسے ریت کی بوری خالی ہو رہی ہو۔

"ارے ارے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ اوہ تم تو واقعی مر رہے

SCANNED BY JAMSHED

ہو۔ ہوش میں آؤ پلیز ورنہ باس تکاشی تو میری بوٹیاں اڑا دے گا"۔۔۔۔ عمران کی حالت دیکھ کر رابرٹ بُری طرح بوکھلاتے ہوئے انداز میں اس کی طرف دوڑ پڑا۔ لیکن جیسے ہی وہ عمران کے قریب پہنچا دوسرے لمحے وہ بُری طرح چیختا ہوا چھت کی طرف بلند ہوتا گیا۔ اس نے واپس نیچے گرتے ہوئے سنبھلنے کی معمولی سی کوشش کی۔ لیکن عمران جو اب اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا۔ اس کا بازو تیزی سے حرکت میں آیا۔ اور ہال کمرہ رابرٹ کی خوفناک چیخ اور اس کے سامنے موجود سنگی دیوار سے ٹکرانے کے زوردار دھماکے سے گونج اٹھا۔ عمران نے صرف اس کے گرتے ہوئے جسم کو مخصوص انداز میں جھٹکی دی تھی۔ اور یہ اس جھٹکی کا نتیجہ تھا کہ وہ کسی گیند کی طرح سامنے والی دیوار سے جا ٹکرایا تھا۔ دیوار سے ٹکرا کر وہ نیچے فرش پر اس طرح گرا جیسے مردہ چھپکلی چھت سے نیچے آگرتی ہے۔ ایک لمحے کے لئے اس کا جسم سکڑا۔ پھیلا اور پھر ساکت ہو گیا۔ مشین گن اس کے ہاتھ سے پہلے ہی نکل کر دور جا گری تھی۔

عمران ہونٹ کاٹتا ہوا سیدھا مشین گن کی طرف لپکا اور پھر مشین گن اٹھائے وہ واپس فرش پر ساکت پڑے ہوئے رابرٹ کے جسم کی طرف بڑھنے لگا۔ اس نے جھک کر منہ کے بل پڑے ہوئے رابرٹ کو ایک جھٹکے سے سیدھا کیا اور پھر اس کے سینے پر ہاتھ رکھ دیا۔ دوسرے لمحے وہ سیدھا ہوا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازے کے پٹ لاک نہ تھے۔ اس نے آہستگی سے دروازہ کھولا۔ اور باہر سر نکال کر دائیں بائیں دیکھا۔ باہر برآمدہ تھا جس کے سامنے پورچ اور پھر ایک وسیع لان تھا۔ جس کے بعد بیرونی دیوار اور بڑا سا

SCANNED BY JAMSHED

پھاٹک نظر آ رہا تھا۔ پھاٹک کے پاس ایک چھوٹی سی کوٹھڑی بنی ہوئی تھی، جس کے دروازے پر ایک مسلح آدمی کھڑا تھا۔ اس مسلح آدمی کے ہاتھ میں کوئی رسالہ تھا۔ اور وہ اس رسالے میں غرق تھا۔ اس آدمی کے علاوہ وہاں اور کوئی شخص نظر نہ آ رہا تھا۔ اور نہ ہی کسی کی موجودگی کا احساس ہو رہا تھا۔ عمران نے آہستگی سے دروازہ کھولا اور پھر جلدی سے وہ برآمدے کے ایک ستون کی اوٹ میں ہو گیا۔ ایک لمحے کے لئے ستون کے پیچھے رک کر وہ تیزی سے سائیڈ کے ستون کے پیچھے جا کھڑا ہوا۔ اس کی نظریں اُسی رسالے والے مسلح آدمی پر جمی ہوئی تھیں۔ لیکن نجانے اس رسالے میں ایسی کیا بات تھی کہ وہ آدمی دنیا و مافیہا سے بے خبر رسالے میں ہی ہمہ تن غرق نظر آ رہا تھا۔ عمران اب اس کوٹھڑی کی سائیڈ پر پہنچ چکا تھا۔ اب جب تک وہ آدمی کوٹھڑی کے دروازے سے باہر نکل کر خاص طور پر ادھر نہ دیکھتا وہ عمران کو نہ دیکھ سکتا تھا۔ اس لئے عمران پنجوں کے بل تیزی سے کوٹھڑی کی سائیڈ کی طرف بڑھتا گیا۔ کوٹھڑی کی سائیڈ پر پہنچ کر وہ ایک لمحے کے لئے رکا۔ اور پھر مشین گن سیدھی کئے وہ کسی عقاب کی طرح اس آدمی پر جھپٹ پڑا۔ دوسرے لمحے وہ آدمی رسالے سمیت چیختا ہوا اندر کوٹھڑی میں موجود میز پر پشت کے بل جا گرا۔ اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین نیچے فرش پر ایک دھماکے سے گری تھی۔ رسالہ بھی اس کے ہاتھ سے نکل کر ایک طرف جا گرا تھا۔ عمران نے اچانک مشین گن کی نال سے اس کے سینے پر دھکا دے کر اُسے پیچھے اچھال دیا تھا۔ میز پر گر کر وہ آدمی پلٹا اور پھر فرش پر اوندھے منہ گرا ہی تھا کہ عمران کا ہاتھ بلند ہوا۔

مشین گن تیزی سے فضا میں گھومی اور پھر اس کا بھاری دستہ پوری قوت سے اس آدمی کی کھوپڑی پر پڑا۔ چٹک کی آواز کے ساتھ ہی اس آدمی کی کھوپڑی کسی باسی تربوز کی طرح پھٹ گئی۔ عمران نے مشین گن کو دوبارہ گھما کر دستے سے پکڑا اور پھر وہ اس آدمی کے ہاتھ سے گرنے والی مشین گن کی طرف بڑھ گیا۔ رسالہ بھی مشین گن کے قریب ہی کھلا پڑا تھا۔ مشین گن اٹھاتے ہوئے عمران کی نظریں اس پر پڑیں تو اس کے لب نفرت انگیز انداز میں سکڑ گئے۔ رسالہ فحش تصویروں پر مشتمل تھا۔ عمران نے مشین گن اٹھا کر اُسے زور سے ٹھوکر ماری اور رسالہ پھڑپھڑاتا ہوا فضا میں اچھل کر اس آدمی کی پھٹی ہوئی کھوپڑی پر جا پڑا۔ اور عمران اُسی طرح ہونٹ سکوڑے اس کوٹھڑی کے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ لیکن ابھی وہ دروازے تک پہنچا ہی تھا کہ اس کے عقب میں ہلکی سی سیٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور وہ چونک کر مڑا۔ دوسرے لمحے اس نے عقبی دیوار پر لگے ہوئے ایک پینل پر ایک بلب کو جلتے بجھتے دیکھا۔ سیٹی کی آواز بھی اُسی پینل کے ایک جالی دار کونے سے نکل رہی تھی۔ اور عمران فوراً سمجھ گیا کہ یہ کوٹھی کے مین گیٹ کے کھولنے اور بند کرنے کا سسٹم ہے۔ اور یہ آدمی اسی مقصد کے لئے یہاں موجود تھا۔ عمران تیزی سے پینل کی طرف بڑھا اور اس نے اس کے درمیان موجود سرخ رنگ کا بٹن پریس کیا۔ جلتا بجھتا بلب بھی بجھ گیا۔ اور سیٹی کی آواز بھی نکلنی بند ہو گئی۔ عمران بٹن پریس کر کے تیزی سے اچھل کر کھلے دروازے کے پٹ کی اوٹ میں ہو گیا۔ دوسرے لمحے نیلے رنگ کی بڑی سی کار خود بخود کھلنے والے پھاٹک میں سے تیزی سے

SCANNED BY JAMSHED

برآمد ہوئی ۔ اور سیدھی پورچ کی طرف بڑھتی گئی ۔ عمران نے ایک مشین گن کاندھے سے لٹکائی اور دوسری ہاتھ میں لے کر وہ کوٹھڑی کے دروازے پر آ گیا ۔ پھاٹک جس انداز میں کھلا تھا اب اُسی انداز میں خود بخود بند ہو رہا تھا ۔ کار دسیع پورچ میں جا کر رک گئی تھی ۔ کار میں دو افراد تھے ۔ جن میں سے ایک ٹکاشی تھا ۔ اور دوسرا کوئی اور تھا ۔ ٹکاشی ڈرائیونگ سیٹ پر تھا ۔ عمران دروازے کی اوٹ میں رکا رہا تا کہ ٹکاشی کار کے بیک مرر سے اُسے چیک نہ کر لے ۔ لیکن شاید ٹکاشی کو اس بات کا معمولی سا بھی گمان نہ تھا کہ یہاں صورت حال بدل چکی ہو گی ۔ چنانچہ کار رکتے ہی وہ تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل آیا ۔ دوسری طرف سے ایک اور آدمی باہر نکلا ۔ یہ خاصے لمبے قد اور چوڑے جسم کا آدمی تھا ۔ اس نے بڑے بڑے خانوں والا سوٹ پہن رکھا تھا ۔ وہ دونوں تیزی سے سیڑھیاں چڑھ کر برآمدے میں گئے ۔ اور اس دروازے کی طرف بڑھے جس سے نکل کر عمران آیا تھا ۔ اور عمران شاید اسی انتظار میں تھا کہ وہ دونوں اکٹھے بھی ہو جائیں اور کار کی سائیڈ پر بھی آ جائیں ۔ اس بڑے ہال نما کمرے کا دروازہ چونکہ اس جگہ سے کافی ہٹ کر تھا جہاں کار کھڑی تھی ۔ اس لئے اب ان دونوں کے جسم براہِ راست عمران کی نظروں میں تھے ۔ اس سے پہلے کہ وہ دروازے تک پہنچتے عمران نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کا ٹریگر دبا دیا ۔ دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی وہ دونوں بُری طرح چیختے ہوئے منہ کے بل آگے دروازے اور دیوار سے ٹکرائے اور پھر فرش پر گر کر بُری طرح تڑپنے لگے ۔ عمران اطمینان سے کوٹھڑی سے باہر آیا

اور اطمینان سے ہی قدم بڑھاتا برآمدے کی طرف چل پڑا ۔ وہ دونوں چند لمحوں تک فرش پر پانی سے نکلنے والی مچھلیوں کی طرح پھڑکتے رہے پھر ساکت ہو گئے ۔ ان کی ٹانگوں سے خون نکل کر فرش پر بہہ رہا تھا ۔ اور ان کی پتلونیں بھی خون سے لتھڑ گئی تھیں ۔ کیونکہ پھڑکنے کی وجہ سے ان کی ٹانگیں اپنے ہی خون پر گھسٹتی رہی تھیں ۔

برآمدے کے قریب پہنچ کر عمران نے پلٹ کر پھاٹک کی طرف دیکھا ۔ اُسے صرف خطرہ اتنا تھا کہ گولیوں کی آواز سن کر کوئی ہمسایہ یا راہگیر مداخلت نہ کرے ۔ لیکن نہ ہی باہر سے کسی کی آواز سنائی تھی ۔ اور نہ کوئی دوسرا ردعمل ظاہر ہوا تھا ۔ پھاٹک پہلے ہی بند ہو چکا تھا ۔ اس لئے عمران اطمینان سے آگے بڑھا ۔ اس نے گولیاں ان دونوں کی ٹانگوں پر ماری تھیں اس لئے اُسے معلوم تھا کہ یہ لوگ اتنی جلدی نہیں مر سکتے ۔ اور واقعی وہ دونوں بے ہوش پڑے ہوئے تھے ۔ لیکن ظاہر ہے ٹانگوں پر موجود زخموں سے خون تیزی سے بہہ رہا تھا ۔ عمران نے دونوں مشین گنیں کاندھوں سے لٹکائیں اور پھر ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھول دیا ۔ پھر اس نے جھک کر ان دونوں کا ایک ایک ہاتھ پکڑا اور انہیں گھسیٹتا ہوا اندر لے گیا ۔

" عمران صاحب " —— اُسی لمحے صفدر کی آواز سنائی دی اور عمران نے چونک کر اس طرف دیکھا جہاں صفدر کرسی پر موجود تھا ۔

" تمہیں ہوش آ گیا ہے ۔ ویری گڈ " —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" ہاں ابھی چند لمحے پہلے آیا ہے ۔ جب باہر سے گولیاں چلنے اور

چیخنے کی آوازیں سنائی دیں" ـــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے پہلے پتہ ہوتا کہ تمہیں صرف گولیاں چلنے کی آوازیں اور چیخیں ہوش میں لا سکتی ہیں تو میں ہوائی فائرنگ ہی کر دیتا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ صفدر اب اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا۔

"میں نے کئی بار کہا ہے کہ تم سب بھی ناخنوں میں بلیڈ فٹ کرا لو لیکن تم میں سے کوئی تیار ہی نہیں ہوتا۔ ورنہ کم از کم اس طرح منہ لٹکائے کھڑے رہنے سے تو بچ جاتے" ـــــ عمران نے اس کی کلائی پر بندھی ہوئی رسی کی گانٹھ کھولتے ہوئے کہا۔

"دو چار بار کوشش تو کی ہے۔ لیکن مسلسل اس قدر تکلیف ہوتی ہے کہ برداشت سے باہر ہو جاتی ہے۔ آپ نجانے کس مٹی کے بنے ہوئے ہیں۔ کہ آپ پر تو کسی تکلیف کا اثر ہی نہیں ہوتا مزے سے بلیڈ ناخنوں کے اندر گوشت میں لگائے نجانے کب سے پھر رہے ہیں" ـــــ صفدر نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"تم ایسا کرو۔ بلیڈوں کی بجائے فوم لگوا لو۔ پھر تکلیف نہیں ہو گی" ـــــ عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ اور صفدر پھیکی سی ہنسی ہنس کر رہ گیا۔

"اب لگوانے ہی پڑیں گے" ـــــ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے گانٹھ کھل گئی اور عمران پیچھے ہٹ گیا۔

"عقلمندوں کا قول ہے کہ جب موت آتی دیکھی تو بخار قبول لینا چاہیے۔ اور یہ تکلیف تو بہر حال اس وقت تک محسوس ہوتی ہے جب تک عادت نہ پڑ جائے۔ زیادہ سے زیادہ دو تین ماہ

SCANNED BY JAMSHED

کا مسئلہ ہے۔ اس کے بعد راوی چین ہی چین لکھ دے گا۔ اور نہ بھی لکھے گا تو زبردستی بھی تو لکھوایا جا سکتا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اچھا تم باقی ساتھیوں کو ہوش میں لے آؤ۔ میں ذرا ان سورماؤں کی مرہم پٹی کر لوں" ـــــ عمران نے کہا اور دروازے کے پاس زخمی اور بے ہوش پڑے ہوئے تکاشی اور دوسرے آدمی کی طرف بڑھ گیا۔ ان کے زخموں سے خون ابھی تک رس رہا تھا۔ اور ان دونوں کے چہرے ہلدی کی طرح زرد پڑے ہوئے تھے۔ عمران نے ان دونوں کی قمیضیں اتاریں۔ ان کو پھاڑ کر ان کی پٹیاں بنائیں اور پھر جہاں جہاں گولیوں کے زخم تھے وہاں اس نے پٹیاں باندھ دیں۔ اس طرح وقتی طور پر خون نکلنا بند ہو گیا۔ اس کے بعد اس نے دونوں کو گھسیٹ کر ایک ایک کرسی پر بٹھا دیا۔ جب کہ صفدر اس دوران اپنے دو ساتھیوں کو نہ صرف ہوش میں لا چکا تھا بلکہ اس نے ان کے ہاتھ بھی کھول دیئے تھے۔

"کیپٹن شکیل۔ تم مشین گن لے کر باہر جاؤ۔ تاکہ کوئی مداخلت نہ ہو" ـــــ عمران نے ہوش میں آجانے والے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا۔ اس نے ایک مشین گن اٹھائی اور دروازے سے باہر چلا گیا۔ عمران نے اب تکاشی کے چہرے پر تھپڑوں کی بارش شروع کر دی۔ اور تیسرے یا چوتھے تھپڑ پر تکاشی کے منہ سے کراہ نکلی اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔

"پپ — پپ — پانی" —— تکاشی نے ہوش میں آتے ہی کراہتے ہوئے کہا۔

"خاور۔ ذرا دیکھنا کہیں پانی وغیرہ ہو تو لے آؤ۔ ورنہ یہ بغیر کچھ بولے ہی ختم ہو جائیں گے" —— عمران نے خاور سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور خاور سر ہلاتا ہوا باہر کی طرف چل پڑا۔ عمران اب دوسرے آدمی کی طرف بڑھ گیا۔ اور پھر جب خاور ہاتھ میں پانی کا جگ اٹھائے اندر داخل ہوا۔ تو دوسرا آدمی بھی ہوش میں آچکا تھا۔ ادھر صفدر بھی سارے ساتھیوں کو ہوش میں لا کر آزاد کرا چکا تھا۔ دوسرے آدمی نے بھی ہوش میں آتے ہی پانی طلب کیا اور پھر عمران کے اشارے پر خاور نے ان دونوں کے حلق میں پانی انڈیلنا شروع کر دیا۔

"یہ وہ جگہ تو نہیں ہے عمران جہاں ہم بے ہوش ہوئے تھے" جولیا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"جگہ وہ نہیں ہے تو کیا ہوا۔ ہم تو وہی ہیں۔ اور بس اگر تم اسی طرح ہم کا لفظ استعمال کرتی رہیں تو ایک روز یہی ہم بے غم۔ اوہ سوری بیگم میں ہی تبدیل ہو جائے گا" —— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور جولیا نے تو مصنوعی غصے سے ہونٹ بھینچ لئے جب کہ باقی ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔ البتہ تنویر نے کھا جانے والی نظروں سے عمران کی طرف دیکھا ضرور لیکن زبان سے کوئی لفظ نہ نکالا۔ اور منہ دوسری طرف کر لیا۔

SCANNED BY JAMSHED

پانی —— تکاشی اور دوسرے آدمی کے لئے واقعی آب حیات ثابت ہوا تھا ان کے ہلدی سے بھی زیادہ زرد چہروں پر ہلکی سی سرخی دوڑ گئی تھی۔ اور آنکھوں میں بھی چمک ابھر آئی تھی۔ اب وہ پوری طرح ہوش میں آ گئے تھے۔

"تت — تت — تم تو بندھے ہوئے تھے اور وہ رابرٹ ......" —— تکاشی نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے انداز میں سامنے کھڑے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ایک ہی بندھن ایسا ہے جس سے چھٹکارا مشکل ہو جاتا ہے۔ باقی یہ رسیوں والے بندھن میرے لئے کوئی پرابلم نہیں ہوتے" عمران نے کن انکھیوں سے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

"کک — کک — کون سا بندھن۔ یہ تو بڑی مضبوط رسی تھی" —— تکاشی نے حیران ہو کر جواب دیا۔ وہ شاید عمران کی بات نہ سمجھ سکا تھا۔

"اس سے زیادہ مضبوط کچا دھاگہ ہوتا ہے۔ اور جب کچے دھاگے سے آدمی بندھ جاتے تو بس پھر دھاگہ گردن تو کاٹ دیتا ہے لیکن ٹوٹتا نہیں۔ کیوں جولیا" —— عمران نے کہا۔

"تم یہ کچے پکے دھاگے چھوڑو اور انہیں گولی مار کر یہاں سے نکلو۔ آخر تم کیا کرتے پھر رہے ہو۔ کبھی اس تکاشی کے پاس پہنچ جاتے ہو اور کبھی تکاشی کو یہاں لے آتے ہو" —— جولیا نے بری طرح جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس تکاشی کے آدمی رابرٹ نے فرناڈو بن کر کیپٹن ناصر علی

کو دھوکہ دیا۔ اور وہاں کوئی خوف ناک بم پہنچا کر اُسے فائر کر دیا۔ جس سے وہ آبدوز کیپٹن ناصر علی اور اس کے پورے عملے سمیت مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے" ـــــ عمران نے یک لخت سنجیدہ لہجے میں کہا۔ تو جولیا کے ساتھ ساتھ سارے ممبر یہ خوف ناک خبر سن کر بُری طرح چونک پڑے۔

"کیا تم درست کہہ رہے ہو" ـــــ جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اور اس کارنامے کے انعام میں فرناڈو کی تمام جائیداد اور کاروبار اس تکاشی نے رابرٹ کو بخش دیا ہے۔ اور یہ ہے ان کا چیف باس جو جاپان سے آیا ہے اور یہ اپنے سامنے مجھے اور تمہیں قتل کرانے آیا ہے" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر قدم بڑھاتا وہ تکاشی کی طرف بڑھ گیا۔

"فرناڈو کہاں ہے تکاشی" ـــــ عمران نے اس کے سامنے جا کر رکتے ہوئے پوچھا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ سرد مہری تھی۔

"مم ـــ مم ـــ مجھے نہیں معلوم" ـــــ تکاشی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تکاشی۔ اسے سب کچھ بتا دو۔ یہ عمران ہے۔ مجھے پہلے ہی خیال تھا کہ یہ آدمی تمہارے بس کا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے میں خود یہاں آیا تھا۔ اور وہی ہوا۔ تمہاری وجہ سے میں بھی پھنس گیا" ـــــ اچانک ساتھ بیٹھے ہوئے آدمی نے تیز لہجے میں تکاشی سے مخاطب ہو کر کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"سچ ـــ سچ ـــ چیف باس۔ آپ یہ کہہ رہے ہیں" ـــــ تکاشی کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"ہاں میں کہہ رہا ہوں۔ اگر گریٹ باس تمہیں کال کرنے سے پہلے مجھے کال کر لیتا تو میں اُسے کبھی یہ مشورہ نہ دیتا کہ وہ عمران کے مقابلے پر تمہیں لے آئے۔ میں خود اپنا گروپ لے آتا بہر حال اب تم اپنے آپ کو مزید ہلاکت میں نہ ڈالو۔ اور جو کچھ یہ پوچھتا ہے اسے بتا دو۔ اور مسٹر عمران میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ پہلے ہماری باقاعدہ مرہم پٹی کرا دیں تو آپ کی مہربانی ہو گی" ـــــ چیف باس نے تکاشی سے بات کرتے کرتے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ بھی ہو جائے گی۔ پہلے میرے سوال کا جواب دو تکاشی" عمران نے اُسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"فرناڈو اپنی ہی رہائش گاہ میں قید ہے۔ رابرٹ کے آدمی وہاں اس کی نگرانی کر رہے ہیں" ـــــ تکاشی نے جواب دیا۔

"صفدر۔ تم اپنے چند ساتھیوں کو لے کر وہاں جاؤ۔ ان کی کار لے جاؤ۔ اور فرناڈو کو رہا کرا کر لے آؤ" ـــــ عمران نے مڑ کر صفدر سے کہا۔ اور صفدر سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کیپٹن شکیل اور تنویر کو ساتھ آنے کا اشارہ کیا تھا۔

"خاور کو ساتھ لے جاؤ۔ تنویر کو یہیں چھوڑ دو" ـــــ عمران نے کہا اور تنویر رک گیا۔ جب کہ خاور صفدر کے پیچھے دروازے

کی طرف بڑھ گیا۔

"تم چیف باس۔ اب تم مجھے یہ بتا دو کہ گریٹ بال کے انچارج ڈوچے کو کال کرنے کے لئے ٹرانسمیٹر فریکونسی کیا ہے"۔۔۔ عمران نے چیف باس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے معلوم نہیں ہے۔ اور نہ ہی میرا اس سے کبھی واسطہ رہا ہے"۔۔۔ چیف باس نے جواب دیا۔

"اچھا۔ پھر گریٹ باس کی فریکونسی بتا دو"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"تم یقین کرو عمران۔ کہ گریٹ باس کو ہم کال نہیں کر سکتے وہ خود ہی ہمیں کال کرتا ہے"۔۔۔ چیف باس نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم مجھے اچھی طرح جاننے کے باوجود میرے سامنے جھوٹ بول رہے ہو"۔۔۔ عمران نے اُسے غور سے دیکھتے ہوئے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ تم یقین کرو۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"۔۔۔ اس چیف باس نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"تنویر، تم سچ اگلوانے کے ماہر ہو۔ اسے ذرا بتاؤ کہ سچ کیا ہوتا ہے"۔۔۔ عمران نے پیچھے ہٹتے ہوئے ایک سائیڈ پر کھڑے ہوئے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ابھی بتاتا ہوں"۔۔۔ تنویر نے دانت نکالتے ہوئے کہا اور تیزی سے اس چیف باس کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کی آنکھوں میں بے پناہ چمک ابھر آئی تھی۔

SCANNED BY JAMSHED

"رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ تم سے کچھ نہیں چھپایا جا سکتا"۔۔۔ چیف باس نے تنویر کے چہرے پر موجود تاثرات اور اس کی آنکھوں میں ابھرنے والی چمک سے ہی دہشت زدہ ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جلدی جلدی مخصوص فریکونسی بتانی شروع کر دی۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر تنویر کو روک دیا۔

"یہاں کوئی لانگ رینج ٹرانسمیٹر ہے"۔۔۔ عمران نے تکاشی سے پوچھا۔ اور اس نے سر ہلا دیا۔ پھر اس نے ایک کمرے کی نشاندہی کی جہاں یہ نصب تھا۔

"ان دونوں کا خیال رکھنا۔ میں ابھی کال کر کے چیک کر لیتا ہوں۔ کہ اس نے درست بتایا ہے یا نہیں"۔۔۔ عمران نے تنویر اور جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور پھر تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

پھر اس کی واپسی تقریباً دس منٹ بعد ہوئی۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ موجود تھی۔

"انہوں نے واقعی درست بتایا ہے۔ اس لئے انہیں مزید تکلیف سے بچا لینا چاہئے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور تنویر نے ہاتھ میں موجود مشین گن کا ٹریگر یک لخت دبا دیا۔ دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی مخصوص آوازوں کے ساتھ ہی وہ دونوں لاشوں میں تبدیل ہو گئے۔

"اوہ۔ یہ کیا کیا تم نے۔ زخمیوں کو اس طرح سرد مہری سے مارنا

کہاں کی انسانیت ہے"۔۔۔ جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ ان کے لئے ضروری تھا۔ ورنہ انہیں گولیاں لگے جتنی دیر ہو چکی ہے۔ اب ان کا علاج ناممکن ہو چکا ہے۔ تم نے ان کے چہروں پر آجانے والی نیلاہٹ نہیں دیکھی۔ ان کے خون میں بارود کا زہر پوری طرح شامل ہو چکا تھا۔ اب سوائے اس کے کہ یہ سسک سسک کر مرتے اور کوئی صورت نہ تھی۔ اس لئے میں نے انہیں تکلیف سے بچا لیا ہے"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اور جولیا ہونٹ بھینچے خاموش ہو گئی۔

اسی لمحے باہر سے ہارن کی آواز سنائی دی۔ اور عمران تیزی سے باہر کی طرف مڑ گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ صفدر ہارن بجا رہا ہو گا۔ کیونکہ جاتے وقت تو اس نے کوٹھڑی سے بٹن دبا کر گیٹ کھول لیا ہو گا۔ لیکن اب وہ باہر سے گیٹ نہ کھول سکتا تھا۔

عمران باہر آ کر کوٹھڑی میں گیا اور اس نے بٹن دبا دیا۔ گیٹ کھلتے ہی صفدر کار ڈرائیو کرتا ہوا اندر آ گیا۔ فرناڈو اس کی ساتھ والی سیٹ پر موجود تھا۔ عمران کے باقی ساتھی بھی باہر آ چکے تھے۔

"کوئی پرابلم تو پیش نہیں آیا"۔۔۔ عمران نے ان کے کار سے اترنے تک قریب پہنچتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ صرف دو افراد تھے۔ جلدی ہی ڈھیر ہو گئے"۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور عمران بھی مسکرا دیا۔

"مجھے تو ان لوگوں نے بے ہوشی کا انجکشن لگا کر لٹایا ہوا تھا۔ مجھے تو صفدر صاحب نے ساری صورت حال بتائی ہے۔ کاش مجھے پہلے

SCANNED BY JAMSHED

معلوم ہو جاتا کہ یہ رابرٹ غدار ہے"۔۔۔ فرناڈو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہی تو ان سے غلطی ہوئی ہے کہ انہوں نے بے ہوشی کی دوا انجکٹ کی ہے۔ انہیں تو کوئی زہر انجکٹ کرنا چاہیئے تھا"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور عمران کے ساتھی تو ہنس پڑے جب کہ فرناڈو کا چہرہ یک لخت زرد پڑ گیا۔

"اوہ۔ واقعی ان سے یہ بعید بھی نہ تھا۔ اور نجانے کیوں انہوں نے مجھے زندہ رکھا"۔۔۔ فرناڈو کو شاید عمران کی بات سن کر پہلی بار احساس ہوا تھا کہ واقعی ایسی صورت حال بھی پیش آ سکتی تھی۔ اس لئے وہ اپنا غصہ بھول کر خوف زدہ ہو گیا۔

"اس رابرٹ کو تکاشی نے تمہارا کاروبار اور جائیداد تو بخش دی تھی۔ لیکن سارے جزیرے میں پھیلی ہوئیں تمہاری گرل فرینڈز بخشنا بھول گیا تھا۔ اس لئے رابرٹ نے تمہیں زندہ رکھا ہو گا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور فرناڈو نے پھیکی سی ہنسی ہنستے ہوئے منہ دوسری طرف کر لیا۔

"اب وہیں کھڑے ہو کر گرل فرینڈز کی ہی باتیں کرتے رہو گے یا کوئی کام بھی کرنا ہے"۔۔۔ جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر شدید غصے کے آثار موجود تھے۔ شاید اس کے لئے یہ بھی ناقابل برداشت تھا کہ عمران کا دوست بھی گرل فرینڈز رکھے۔

"فرناڈو۔ یہاں جزیرے پر کوئی ایسی مشین کہیں موجود ہے۔ جو

سٹلائٹ ٹرانسمیٹر کالز کا محل وقوع چیک کر سکے"۔۔۔۔ عمران نے
یک لخت فرناڈو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مشین سٹلائٹ ٹرانسمیٹر کالز کا حدود اربعہ مجھے تو معلوم نہیں ہے
البتہ میرا ایک دوست ہے۔ اُسے ایسی ہی مشینوں پر ریسرچ کرنے کا
جنون ہے۔ ہم سب اُسے مذاق میں پروفیسر ٹرانسمیٹر کہتے ہیں۔ کہو تو
اس سے بات کر لیتے ہیں"۔۔۔۔ فرناڈو نے سوچتے ہوئے کہا۔

"واہ۔ نام تو خوب صورت ہے۔ ٹھیک ہے۔ اگر وہ بولنے والا
ٹرانسمیٹر ہے تو پھر بات کر لینے میں کیا ہرج ہے"۔۔۔۔ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا اور فرناڈو ہنس پڑا۔

"لیکن اس کے پاس جانا پڑے گا۔ وہ سخت تنہائی پسند آدمی
ہے۔ اس لئے اس نے اپنی رہائش گاہ کا فون تک کٹوایا ہوا ہے۔
اکیلا رہتا ہے۔ ویسے کافی صاحب جائیداد آدمی ہے۔ یورپ کی بے شمار
مشہور کمپنیوں میں اس کے حصص موجود ہیں"۔۔۔۔ فرناڈو نے جواب
دیا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر ایسا کرو۔ ساتھیوں کے لئے کوئی محفوظ پناہ گاہ
تلاش کرو۔ اور میں اس پروفیسر ٹرانسمیٹر سے بات کر لیتا ہوں۔ اگر
وہ کام دے گیا تو پھر گریٹ بال کے لئے بالکل ہی علیحدہ منصوبہ بندی
کرنی پڑے گی۔ کیونکہ اب تو آبدوز بھی ختم ہو چکی ہے"۔۔۔۔ عمران
نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہو جائے گا۔ یہاں فون تو ہو گا۔ میں فون کر کے
کاریں منگوا لیتا ہوں"۔۔۔۔ فرناڈو نے کہا اور عمران نے سر ہلا

SCANNED BY JAMSHED

دیا۔ پھر عمران اُسے ساتھ لئے اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جس میں
فون موجود تھا۔

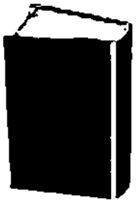

ٹرانسمیٹر کی مخصوص ٹوں ٹوں کی آواز سنتے ہی کرسی پر بیٹھے
ڈوچے نے چونک کر سامنے رکھی ہوئی فائل سے سر اٹھایا۔ اور پھر
ہاتھ بڑھا کر اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔۔۔ واٹر پاور ہیڈکوارٹر کالنگ اوور"۔۔۔۔ بٹن پریس
ہوتے ہی ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"یس۔۔۔ ڈوچے اٹنڈنگ فرام گریٹ بال اوور"۔۔۔۔
ڈوچے نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"چیف باس سے بات کرو اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے
کہا گیا۔

"یس۔۔۔ بات کراؤ اوور"۔۔۔۔ ڈوچے نے چونک کر جواب

SCANNED BY JAMSHED

دیا۔ چیف باس کی اس وقت اچانک کال نے اُسے واقعی چونکا دیا تھا۔

"ہیلو ___ چیف باس سپیکنگ اوور" ___ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد چیف باس کی آواز سنائی دی۔

"یس باس۔ ڈوچے بول رہا ہوں اوور" ___ ڈوچے نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ڈوچے۔ میں نے تمہیں ایک خوشخبری سنانے کے لئے کال کیا ہے۔ عمران اور اس کے سارے ساتھی ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔ اور ان کی آبدوز بھی تباہ ہو چکی ہے۔ واٹر پاور کے سر پر منڈلانے والا یہ بھیانک خطرہ اب ہمیشہ کے لئے دور ہو گیا ہے۔ اب تم کھل کر گریٹ بال کا مشن مکمل کر سکتے ہو اوور" ___ چیف باس کے لہجے میں بے پناہ مسرت تھی۔

"اوہ۔ تھینک گاڈ۔ اگر واقعی ایسا ہو گیا ہے تو واقعی بہت بڑا خطرہ دور ہو گیا ہے اوور" ___ ڈوچے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے جواب دیا۔ لیکن اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اُسے چیف باس کی اس اطلاع پر یقین نہیں آیا۔ اسی لئے شاید اس نے اگر واقعی کے الفاظ جواب میں استعمال کئے تھے

"تمہارے لہجے اور فقرے سے مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ تمہیں اس خبر پر یقین نہیں آیا اوور" ___ چیف باس کا لہجہ بے پناہ سخت تھا۔

"ایسی بات نہیں ہے باس۔ دراصل وہ عمران اس قدر خطرناک

آدمی ہے کہ اس کی موت جب تک آنکھوں سے نہ دیکھ لی جائے یقین نہیں آتا۔ کہ یہ بھوت واقعی مر چکا ہے اوور" ___ ڈوچے نے فوراً ہی معذرت بھرے انداز میں کہا۔

"تمہاری بات درست ہے اس لئے میں نے اس کی فوری موت ہنکاشی کے ہاتھوں روک دی تھی اور باچان کے چیف کو وہاں بھیجا تا کہ وہ اپنی آنکھوں کے سامنے انہیں ہلاک کر کے مجھے اطلاع دے اور ابھی میری اس سے بات ہوئی ہے اس نے خود اپنے ہاتھوں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو گولیاں ماری ہیں اوور" ___ چیف باس نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ پھر تو واقعی یہ خطرہ ختم ہو گیا۔ پھر گریٹ بال کو دوبارہ اگر جزیرے پر لے جایا جائے کیونکہ یہاں صاف پانی کی بے حد تنگی ہے۔ وافر مقدار میں صاف پانی میسر نہیں آ رہا جو فائرنگ سیکشن کے لئے بے حد ضروری ہے اوور" ___ ڈوچے نے کہا۔

"ہاں۔ بالکل اب کسی قسم کے خطرے کا کوئی امکان نہیں رہا۔ تم اسے اطمینان سے واپس لے جاؤ۔ اور کھل کر کام کرو۔ لیکن جس قدر جلد ہو سکے اسے مکمل کرو۔ کیونکہ ہو سکتا ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کوئی اور گروپ مقابلے پر آ جائے۔ اس لئے کام جلد از جلد اور انتہائی تیز رفتاری سے مکمل ہونا چاہئے اوور" ___ چیف باس نے کہا۔

"باس۔ اگر صاف پانی پوری مقدار میں میسر آ جائے تو دو ہفتوں میں ہم اپنا مشن مکمل کر سکتے ہیں اوور" ___ ڈوچے نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے اوور اینڈ آل" ___ چیف باس نے

SCANNED BY JAMSHED

کہا۔ او۔ اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر سے دوبارہ ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ ڈوچے نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کیا اور پھر میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے چند بٹن پریس کر دیئے۔

"یس ــــ کنگ سپیکنگ" ــــ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"کنگ۔ مین آپریشن روم میں آجاؤ۔ میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں" ــــ ڈوچے نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کی پیشانی پر سوچ کی گہری لکیریں ابھر آئی تھیں۔

تقریباً پانچ منٹ بعد دروازہ کھلا اور ایک سمارٹ جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔

"آؤ کنگ۔ بیٹھو" ــــ ڈوچے نے اسے دیکھتے ہی میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"باس کوئی خاص بات ہو گئی ہے" ــــ کنگ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ہاں ابھی چیف باس نے اطلاع دی ہے کہ جزیرہ آرشیا کے تکاشی نے باچان کے واٹر یادر چیف کے ساتھ مل کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایک خطرناک ترین گروپ جس کا لیڈر علی عمران ہے کا خاتمہ کر دیا ہے۔ لیکن مجھے اس اطلاع پر یقین نہیں آیا۔ مجھے معلوم ہے کہ تکاشی تمہارا گہرا دوست ہے۔ کیا تم جا کر اس کی تصدیق کر سکتے ہو" ــــ ڈوچے نے آگے کی طرف

جھکتے ہوئے کہا۔

"اگر تکاشی نے ایسا کہا ہے تو پھر یقیناً درست کہا ہو گا۔ وہ جھوٹ نہیں بولتا۔ ویسے میں وہاں جا کر اس کی آسانی سے تصدیق کر سکتا ہوں۔ کیونکہ مجھ سے تکاشی کا کوئی راز پوشیدہ نہیں ہے" ــــ کنگ نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ پھر میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گا۔ میں جب تک اس عمران کی لاش اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لوں۔ مجھے یقین نہیں آسکتا" ــــ ڈوچے نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"جیسے آپ کا حکم باس" ــــ کنگ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سپیشل آبدوز نکلواتا ہوں۔ تم اپنے سیکشن کو اپنی عدم موجودگی میں کام کرنے کی مکمل ہدایات دے آؤ۔ تاکہ تمہاری عدم موجودگی میں کام میں ہرج نہ ہو اور پھر سیدھے سپیشل آبدوز سیکشن میں پہنچ جانا میں وہاں تمہارا انتظار کروں گا" ــــ ڈوچے نے کہا اور کنگ سر ہلاتا ہوا اٹھا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد گریٹ ہال سے نکلنے والی سپیشل آبدوز انتہائی تیز رفتاری سے سفر کرتی ہوئی جزیرہ آرشیا کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈوچے اور کنگ دونوں ہی آبدوز کے ایک مخصوص حصے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان دونوں کے جسموں پر جدید فیشن کے اور قیمتی کپڑے کے سوٹ تھے۔ وہ ان سوٹوں کی وجہ سے اعلیٰ طبقے کے بزنس مین لگتے تھے۔

SCANNED BY JAMSHED

"تکاشی کو تم کہاں ڈھونڈھو گے"۔۔۔۔ ڈوپے نے پوچھا۔

"اُسے ڈھونڈھنے کی ضرورت نہیں ہے باس۔ کسی بھی کلب یا جوئے خانے پہنچ کر میں اُسے پیغام دوں گا اور میرا نام سنتے ہی وہ جہاں بھی ہوگا سر کے بل دوڑتا ہوا آجائے گا"۔۔۔ کنگ نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا اور ڈوپے نے مطمئن انداز میں سر ہلا دیا۔

اُسی لمحے آبدوز کے عملے کا ایک آدمی اندر داخل ہوا۔

"باس۔ ساحل آنے والا ہے۔ آپ آؤٹ روم میں آجائیں" آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ڈوپے اور کنگ دونوں ہی اٹھ کھڑے ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ غوطہ خوری کا لباس پہنے آبدوز سے نکل کر ساحل کی طرف تیرتے ہوئے جارہے تھے۔ ساحل پر پہنچ کر وہ دونوں پانی سے باہر آئے۔ آبدوز کے عملے کا ایک آدمی بھی ان کے ساتھ ہی تھا۔ ان دونوں نے ساحل پر پہنچ کر غوطہ خوری کا لباس اتار کر اس تیسرے آدمی کے حوالے کیا اور خود تیزی سے ساحل پر کچھ دور بنے ہوئے ایک ہوٹل کی طرف بڑھ گئے۔ جہاں سے انہیں آسانی سے ٹیکسی مل سکتی تھی۔ اور واقعی ہوٹل کے گیٹ کے پاس پہنچتے ہی انہیں ایک خالی ٹیکسی مل گئی۔

"چیئرز کلب لے چلو"۔۔۔ کنگ نے ٹیکسی میں بیٹھتے ہی ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے میٹر ڈاؤن کیا اور ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ چیئرز کلب کی شاندار عمارت

کے گیٹ پر پہنچ چکے تھے۔ کنگ نے ڈرائیور کو کرایہ دیا اور پھر وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے کلب کے ہال میں داخل ہوگئے۔ اعلیٰ سوسائٹی کے مرد اور عورتوں سے ہال بھرا ہوا تھا۔ اور مردوں کی سرگوشیوں اور عورتوں کے ہلکے ہلکے مترنم قہقہوں سے ہال کا ماحول بے حد رومانی سا ہو رہا تھا۔

ایک طرف بنے ہوئے طویل کاؤنٹر پر ایک نوجوان مرد اور دو خوب صورت لڑکیاں کام میں مصروف تھیں۔ نوجوان کاؤنٹر بوائے کنگ کو اپنی طرف آتے دیکھ کر چونک پڑا۔

"ہیلو جمی۔ تم یہاں ہو"۔۔۔ کنگ نے مسکراتے ہوئے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ۔ مسٹر کنگ۔ آپ بڑے عرصے بعد نظر آرہے ہیں۔ میں تو ایک سال سے یہاں ہوں"۔۔۔ جمی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا۔ ویری گڈ۔ تمہارا باس تکاشی کہاں ہے۔ میں نے اس سے فوری ملنا ہے"۔۔۔ کنگ نے کہا۔

"باس تکاشی۔ وہ تو زیرو ہاؤس گیا تھا۔ اس کے بعد تو اس کی خبر نہیں ہے۔ جاپان سے ان کا کوئی دوست آیا تھا۔ چارٹرڈ طیارے پر۔ اس کے ساتھ گئے ہیں"۔۔۔ جمی نے جواب دیا۔

"زیرو ہاؤس۔ وہ آرکس کالونی کی سرخ رنگ کی کوٹھی۔ وہی ہے نان زیرو ہاؤس"۔۔۔ کنگ نے کہا۔

"ہاں۔ وہی ہے۔ آپ شاید باس کے دوستوں میں واحد دوست

SCANNED BY JAMSHED

ہیں۔ جنہیں باس کے سارے اڈوں کا بخوبی علم ہے" ۔۔۔ جمی نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور کنگ بھی ہنس دیا۔

"وہاں فون تو ہو گا۔ فون پر بات کر لو" ۔۔۔ ڈوچے نے کنگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نے ابھی فون کیا ہے جناب۔ لیکن شاید باس نے فون کا ریسیور اٹھا کر رکھ دیا ہے۔ کیونکہ کال ڈیڈ ملتی ہے۔ باس جب کسی اہم کام میں مصروف ہو تو اکثر ایسا ہی کرتا ہے" ۔۔۔ جمی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم وہیں چلے چلتے ہیں۔ کوئی گاڑی کھڑی ہے۔ اب کہاں ٹیکسی لیتے پھریں گے" ۔۔۔ کنگ نے کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ آپ کے لئے گاڑیوں کی کیا کمی ہو سکتی ہے۔ یہ لیجئے چابی۔ نئی گاڑی ہے۔ گیراج نمبر ۲ میں کھڑی ہے" ۔۔۔ جمی نے کاؤنٹر کے اندرونی خانے سے ایک چابی نکال کر کنگ کو دیتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو جمی" ۔۔۔ کنگ نے مسکرا کر کہا۔ اور جمی کے ہاتھ سے چابی لے لی۔

"فرناڈو بھی تو آپ کا دوست تھا" ۔۔۔ جمی نے اچانک چونکتے ہوئے کہا۔

"تھا۔ کیا مطلب ہے۔ کیوں۔ کیا ہوا" ۔۔۔ کنگ نے چونک کر پوچھا۔

"اس نے باس ٹکاشی سے غداری کی۔ نتیجے میں" ختم ہو گیا۔ اس کا سارا بزنس باس ٹکاشی نے اس کے اسسٹنٹ رابرٹ کے حوالے کر دیا ہے۔ رابرٹ بھی زیرو ہاؤس میں ہے" ۔۔۔ جمی نے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ" ۔۔۔ کنگ نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔ اور واپس مڑ گیا۔

تھوڑی دیر بعد ڈوچے اور کنگ نیلے رنگ کی جدید ماڈل کی خوبصورت کار میں بیٹھے کلب کے مین گیٹ سے باہر نکل رہے تھے۔

"یہ فرناڈو کون ہے کنگ" ۔۔۔ ڈوچے نے پوچھا۔

"یہ ٹکاشی کے سچے موتیوں کا ٹھیکیدار ہے۔ ویسے پہلے یہ خود سچے موتیوں کے تمام کاروبار کا مالک تھا۔ اور باس ٹکاشی کے آرشیا میں وارد ہونے سے پہلے یہاں فرناڈو کا ہی سکہ چلتا تھا۔ تمام بڑے جرائم کے پیچھے اس کا نام ہوتا تھا۔ لیکن باس ٹکاشی نے یہاں آکر اسے بالکل کونے میں دھکیل دیا تھا۔ اب یہ صرف بزنس کرتا تھا۔ بس منہ کا ذائقہ بدلنے کے لئے کبھی کبھی جرم بھی کر لیتا تھا" ۔۔۔ کنگ نے پوری تفصیل سے فرناڈو کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ اور ڈوچے نے سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد کار ایک کالونی میں داخل ہوئی۔ اور پھر ایک کوٹھی کے سامنے جا کر رک گئی۔ کوٹھی کا پھاٹک بند تھا۔ کنگ نے پوری آواز سے ہارن بجانا شروع کر دیا۔ لیکن جب کئی بار ہارن دینے کے باوجود اندر سے کوئی ردعمل ظاہر نہ ہوا تو کنگ کار کا

دروازہ کھول کر نیچے اترا۔ اور پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اب اس نے ستون پر نصب کال بیل کے بٹن کو پریس کرنا شروع کر دیا۔ پھاٹک کے قریب ہی سے کال بیل بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی۔ لیکن کوئی ردعمل ظاہر نہ ہوا۔

"مجھے تو یوں لگتا ہے کہ جیسے کوٹھی خالی ہو"۔۔۔۔ ڈوچے نے کار کی کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ کوئی نہ کوئی ملازم تو ضرور ہونا چاہیئے"۔۔۔ کنگ نے کہا۔ اور پھر اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ لیکن سوائے کبھی کبھار سڑک پر سے گزرنے والی کار کے علاوہ وہاں کوئی آدمی نہ تھا۔ چنانچہ اس نے جھک کر پتلون کے پائنچے ذرا ذرا سے اوپر کو موڑے اور پھر وہ اس قدر تیزی سے پھاٹک کے اوپر چڑھ گیا کہ ڈوچے بھی اس کی تیزی اور پھرتی کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔ چند لمحوں میں ہی کنگ دوسری طرف کود چکا تھا۔ پھر تقریباً دو منٹ بعد ہی پھاٹک خود بخود کھلتا گیا۔ لیکن پھاٹک سے نمودار ہونے والے کنگ کا چہرہ دھواں دھواں ہو رہا تھا۔

"چوکیدار کی لاش پڑی ہوئی ہے کوٹھڑی میں۔ اس لئے وہ پھاٹک کھولنے کا سسٹم آن نہ کر رہا تھا"۔۔۔ کنگ نے تیز لہجے میں کہا۔ اور پھر تیزی سے سٹیرنگ پر بیٹھ کر اس نے کار کھلے پھاٹک سے اندر بڑھا دی۔

"چوکیدار کی لاش۔۔۔ کیا مطلب"۔۔۔ ڈوچے نے بری طرح چونک کر پوچھا۔ لیکن کنگ نے صرف اثبات میں سر

SCANNED BY JAMSHED

ہلانے پر ہی اکتفا کیا۔ منہ سے کوئی جواب نہ دیا۔ اس کے چہرے سے واقعی شدید ترین پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔ اس نے پورچ میں جا کر کار روک دی۔ اور اس بار کنگ کے ساتھ ساتھ ڈوچے بھی کار سے نیچے اتر آیا۔ سامنے برآمدے میں خون ہی خون پھیلا ہوا تھا۔ اور ایک دروازہ آدھا کھلا ہوا تھا۔ جس کے اندر بھی خون کی لکیر جا رہی تھی۔ کوٹھی خالی ہی لگتی تھی۔ کنگ اور ڈوچے دونوں ہی تیزی سے برآمدہ کراس کر کے اس دروازے کی طرف بڑھے اور پھر کنگ نے لات مار کر دروازہ کھولا اور اچھل کر اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ہی ڈوچے اندر داخل ہوا۔

"ارے اوہ"۔۔۔ کنگ کے حلق سے سہمی ہوئی آواز نکلی۔ اور ڈوچے کے ہونٹ بھنچ گئے۔ سامنے دو کرسیوں پر دو لاشیں موجود تھیں جن کے جسم گولیوں سے چھلنی تھے اور دروازے کے قریب ہی فرش پر ایک لاش پڑی تھی۔

"یہ کون ہیں"۔۔۔ ڈوچے نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"اوہ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ تو ٹکاشی کی لاش ہے"۔۔۔ کنگ نے سامنے کرسی پر موجود ایک لاش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے ٹکاشی کی موت پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"ٹکاشی کی لاش۔۔۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کوئی لمبی گڑبڑ ہو گئی ہے۔ باقی دو لاشیں کس کی ہیں"۔۔۔ ڈوچے نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"اس کو تو میں نہیں جانتا۔ ویسے چہرے مہرے سے تو یہ کوئی جاپانی لگ رہا ہے۔ اور یہ فرش پر پڑی ہوئی لاش رابرٹ کی ہے"۔ کنگ

SCANNED BY JAMSHED

نے جواب دیا۔ اب اس کے لہجے سے ظاہر ہونے والا خوف غائب ہو چکا تھا۔ وہ حیرت اور خوف کے پہلے جھٹکے کو برداشت کر گیا تھا۔

" اوہ باجانی۔ پھر یہ یقیناً واٹر پاور کا باجانی چیف ہوگا۔ اس کا مطلب ہے کہ چیف باس کو جو رپورٹ ملی ہے وہ بالکل غلط ہے۔ اوہ کہیں سے لانگ رینج ٹرانسمیٹر مل جائے گا" ۔۔۔ ڈوچے نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

" یہ تکاشی کا خاص اڈہ ہے۔ یہاں لازماً لانگ رینج ٹرانسمیٹر ہوگا۔ آیئے تلاش کرتے ہیں" ۔۔۔ کنگ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ واقعی ایک کمرے میں موجود جدید قسم کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

" ارے اس پر تو چیف باس کی مخصوص فریکونسی پہلے سے سیٹ ہے" ۔۔۔ ڈوچے نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔ ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آوازیں نکلنے لگیں۔

" ہیلو ہیلو ۔۔۔ ڈوچے کالنگ واٹر پاور ہیڈ کوارٹر اوور" ۔۔۔ ڈوچے نے ٹرانسمیٹر آن کرتے ہی بار بار یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

" یس ۔۔۔ ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ یو اوور" ۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی ٹرانسمیٹر سے ایک بھاری سی آواز برآمد ہوئی۔

" چیف باس سے بات کراؤ۔ اٹ از ایمرجنسی اوور" ۔۔۔ ڈوچے نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس ویٹ فار ون سیکنڈ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور چند لمحوں بعد ہی چیف باس کی آواز سنائی دی۔

" ہیلو ۔۔۔ چیف باس اٹنڈنگ اوور" ۔۔۔ چیف باس کے لہجے میں ہلکی سی حیرت موجود تھی۔

" چیف باس۔ میں ڈوچے بول رہا ہوں جزیرہ آرشیا سے۔ یہاں تکاشی، باجانی چیف اور تکاشی کے اسسٹنٹ رابرٹ کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں۔ اور باس میں جس ٹرانسمیٹر سے بات کر رہا ہوں یہ ٹرانسمیٹر تکاشی کے ایک مخصوص اڈے میں موجود ہے اور باس اس پر آپ کی مخصوص فریکونسی پہلے سے ایڈجسٹ تھی اوور" ۔۔۔ ڈوچے نے تیز تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا کہہ رہے ہو۔ تم جزیرہ آرشیا کیسے پہنچ گئے اوور" ۔۔۔ چیف باس کی آواز بتا رہی تھی کہ وہ حلق کے بل چیخ کر بول رہا ہے۔

" باس۔ گریٹ بال میں میرا اسسٹنٹ کنگ تکاشی کا بڑا گہرا دوست ہے۔ میں نے سوچا کہ گریٹ بال کو ڈاکر جزیرے واپس لے جانے سے پہلے اس تکاشی سے مل کر عمران اور اس کے ساتھیوں کے قتل کی پوری تفصیلات معلوم کر لوں۔ کیونکہ ظاہر ہے آپ نے بھی صرف ٹرانسمیٹر پر رپورٹ ہی سنی ہوگی۔ آپ کے پاس تصدیق کا کوئی ذریعہ موجود نہ تھا۔ چنانچہ میں کنگ کے ہمراہ سپیشل آبدوز میں جزیرہ آرشیا کے مغربی ساحل پر پہنچا۔ آبدوز ابھی تک وہیں موجود ہے۔ یہاں ہم نے تکاشی کا معلوم کیا تو پتہ چلا کہ وہ اپنے مخصوص اڈے زیر دہاؤس میں جو کہ آرکس کالونی میں ہے گیا ہوا ہے اور فون بھی اٹنڈ نہیں کر رہا۔ اس پر میں اور کنگ وہاں سے کار لے کر یہاں زیر دہاؤس پہنچے تو یہاں برآمدے کے سامنے بڑے ہال

یں لاشیں موجود ہیں۔ کنگ انہیں پہچانتا ہے۔ ان میں سے دو کو بخوبی پہچانتا ہے۔ ایک تکاشی کی لاش ہے اور دوسری ایک باجانی قومیت کے آدمی کی۔ تیسرا رابرٹ ہے تکاشی کا خاص اسسٹنٹ اوور"۔۔۔ ڈوپچے نے اپنی یہاں موجودگی کا جواز پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"جس باجانی چیف کی لاش کی تم بات کر رہے ہو۔ اس کا حلیہ اور قد و قامت بتاؤ اوور"۔۔۔ چیف باس نے پوچھا اور ڈوپچے نے تفصیل سے اس کا حلیہ اور قد و قامت بتا دیا۔

"اس کی لاش دیکھ کر تمہیں اندازہ تو ہو گیا ہو گا کہ اُسے مرے ہوئے کتنا عرصہ ہو گیا ہے اوور"۔۔۔ چیف باس نے پوچھا۔

"یس باس۔ میرے خیال میں کم از کم دو گھنٹے پہلے اس کی موت واقع ہوئی ہے اوور"۔۔۔ ڈوپچے نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ واقعی دھوکہ ہوا ہے۔ کیونکہ نصف گھنٹہ پہلے باجانی چیف نے مجھے کال کیا۔ وہ مجھ سے گریٹ بال اور تمہارے متعلق کچھ پوچھنا چاہتا تھا۔ لیکن چونکہ تمہارا اور اس کا کوئی تعلق نہ تھا۔ اس لئے میں نے اُسے ڈانٹ دیا۔ پھر مجھے خیال آیا کہ تم تو کبھی باجان نہیں گئے۔ اس لئے وہ تمہیں کیسے جانتا ہے۔ چنانچہ میں نے اس سے سوال کیا تو اس نے بتایا کہ تم اور وہ اکٹھے پڑھتے رہے ہو اوور"۔۔۔ چیف باس نے کہا۔ اب اس کے لہجے سے پریشانی نمایاں تھی۔

"اوہ باس۔ یہ سب غلط ہے۔ عمران مجھے جانتا ہے۔ اس باجانی

SCANNED BY JAMSHED

چیف کی تو شکل بھی میں نے پہلی بار دیکھی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ سب کیا دھرا عمران کا ہے۔ اس نے ان لوگوں سے آپ کی فریکونسی معلوم کی اور پھر انہیں مار کر وہ اس کے لہجے میں آپ سے باتیں کرتا رہا ہے یقیناً یہ وہی ہو گا اوور"۔۔۔ ڈوپچے نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اگر ایسا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ صورت حال بے حد خراب ہے۔ دراصل میں نے کبھی آپس میں بات کرتے ہوئے سپیشل کوڈ کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی۔ کیونکہ ہیڈ کوارٹر کی فریکونسی صرف چیفس کو یا انتہائی خاص آدمیوں کو معلوم ہے۔ لیکن اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ مجھے فرداً فرداً سب کا مخصوص کوڈ بنانا پڑے گا۔ ٹھیک ہے۔ پہلے تم اپنا مخصوص کوڈ سن لو۔ تمہارا کوڈ ڈائنٹ ایگل ہو گا۔ اور سنو۔ پہلے رپورٹ یہی ملی تھی کہ اس کی آبدوز تباہ کر دی گئی ہے۔ لیکن اب مجھے اس رپورٹ پر بھی یقین نہیں آ رہا۔ اس لئے تم فوراً اپنی سپیشل آبدوز میں واپس جاؤ اور پھر چیک کرو کہ کیا واقعی اس کی آبدوز تباہ ہو چکی ہے یا نہیں۔ اگر نہیں ہوئی تو پھر تمہارا سب سے پہلا کام اس آبدوز کو تباہ کرنا ہے۔ تاکہ گریٹ بال پر ہونے والے سائنسی حملے کو روکا جا سکے اوور"۔۔۔ چیف باس نے اُسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"اور اگر باس۔ اس کی آبدوز تباہ ہو چکی ہو تو پھر کیا کرنا ہے اوور" ڈوپچے نے پوچھا۔

"اگر ایسا ہے تو پھر تم گریٹ بال کو فوراً واپس ڈاکر جزیرے لے جاؤ۔ ڈاکر آرشیا سے طویل فاصلے پر ہے اور عمران کو اتنی جلدی

کوئی آبدوز میسر نہیں آسکتی جس سے وہ ڈاکر پہنچ کر گریٹ بال پر حملہ کرنے کے قابل ہو سکے اور وہ جب تک اس قابل ہوگا ہم اپنا مشن مکمل کر چکے ہوں گے۔ اس کے بعد مسلمانوں والا سارا بکھیڑا ہی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا اوور" ـــــ چیف باس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ ویسے اگر آپ کہیں تو میں کنگ کو یہاں آرشیا پر چھوڑ دوں۔ یہ تکاشی گروپ کو اپنی ماتحتی میں لے کر یہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کو اچھی طرح الجھا لے گا۔ اس طرح ہم اور زیادہ مطمئن ہو کر کام کر سکیں گے اوور" ـــــ ڈوچے نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اسے تکاشی کی جگہ اس کے گروپ کا انچارج بنا رہا ہوں۔ میں تکاشی کے ایکشن گروپ کے انچارج گورما کو اس کی اطلاع کر دیتا ہوں۔ تکاشی صرف چیف تھا۔ اصل کام گورما کا ہی ہے۔ کنگ اس گورما کی مدد سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرے گا۔ ویسے تم عمران کو جانتے ہو۔ اس لئے اس کا قدوقامت وغیرہ کنگ کو بتا دینا۔ یہ گورما سے جا کر مل لے گا۔ گورما کا ہیڈ کوارٹر بلسن روڈ پر واقع کوٹھی ڈاان ولا میں ہے۔ میں گورما کو مخصوص کوڈ بتا دوں گا۔ کنگ کو بتا دو کہ اس کا کوڈ 'ڈائٹ' وولف ہوگا۔ یہ وائٹ وولف گورما کو بتائے گا تو وہ سمجھ جائے گا کہ یہ کنگ ہے اوور" ـــــ چیف باس نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ میں آبدوز کو چیک کر کے آپ کو گریٹ بال سے کال کروں گا اوور" ـــــ ڈوچے نے کہا۔ اور پھر دوسری طرف سے

SCANNED BY JAMSHED

اوور اینڈ آل کے الفاظ سنتے ہی اس نے نہ صرف ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا بلکہ اس کی فریکوئنسی بھی زیرو کر دی۔

"مبارک ہو کنگ۔ اب تم تکاشی کی جگہ چیف بن گئے ہو" ـــــ ڈوچے نے مڑ کر پیچھے کھڑے کنگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تھینک یو باس۔ یہ آپ کی وجہ سے ہے۔ میں آپ کا ہمیشہ ممنون رہوں گا۔ اور باس آپ جب بھی چاہیں مجھے کال کر سکتے ہیں۔ میں آپ کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دوں گا اوور" ـــــ کنگ نے انتہائی ممنونانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تھینک یو کنگ ـــــ بہرحال اگر تم اس عمران کو ختم کرنے میں کامیاب ہو جاؤ۔ تو بس سمجھ لو کہ واٹر پاور کے اہم ترین آدمی بن سکتے ہو" ـــــ ڈوچے نے کہا۔ اور پھر اس نے اسے عمران کا قدوقامت وغیرہ بتا دیا۔

"حلیہ اس لئے نہیں بتا رہا کہ وہ میک اپ کا ماہر ہے۔ بس اس کی خاص نشانی یہ ہے کہ وہ بظاہر احمقوں اور مسخروں جیسی گفتگو کرتا رہتا ہے" ـــــ ڈوچے نے کہا۔ اور اس کمرے سے باہر آ گیا۔

"اگر وہ جزیرے پر موجود ہے تو پھر بے فکر رہیں۔ میں اس جزیرے کو اتنی اچھی طرح جانتا ہوں کہ جیسے یہ میرا اپنا وطن ہو۔ میں اسے چوہے کے بل سے بھی کھینچ نکالوں گا۔ اور ایک بار مجھے اس کا پتہ چل گیا تو پھر میں اس پر بھوکے بھیڑیئے کی طرح ٹوٹ پڑوں گا" ـــــ کنگ نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"تمہارا کوڈ بھی تو وائٹ وولف یعنی سفید بھیڑیا ہے۔ اب دیکھو سفید بھیڑیا کیسے اپنے شکار پر جھپٹتا ہے۔ اب تم ایسا کرو مجھے ساحل پر ڈراپ کر دو۔ اور خود اس گورما کے پاس چلے جاؤ۔ تاکہ جلد از جلد اپنا کام شروع کر سکو" ——— ڈوپے نے باہر برآمدے میں پہنچتے ہوئے کنگ سے کہا۔ اور کنگ سر ہلاتا ہوا کار کی طرف بڑھ گیا۔

"کچھ پتہ چلا پروفیسر" ——— عمران نے سامنے رکھے ہوئے بڑے سے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کرتے ہوئے کمرے کی دائیں دیوار میں نصب ایک بڑی سی مشین کے سامنے کھڑے دبلے پتلے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔ مشین کسی سپیشل سٹلائٹ کا پتہ دے رہی ہے لیکن اس سے آگے پتہ نہیں چلتا۔ میرا خیال ہے یہ فریکونسی کسی خاص سٹلائٹ کی ہے۔ جس کا علم دنیا میں کسی کو نہیں ہے۔ ورنہ دوسرے اس سٹلائٹ کی تفصیلات تو اس مشین میں موجود ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی سٹلائٹ ہوتا تو لازماً پتہ چل جاتا" ——— اس نوجوان نے واپس عمران کی طرف مڑتے ہوئے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔ نوجوان فرناڈو کا دوست پروفیسر تھا۔ جسے وہ پروفیسر ٹرانسمیٹر کہہ رہا تھا۔ عمران اور فرناڈو ایک گھنٹہ پہلے اس کے پاس پہنچے

SCANNED BY JAMSHED

تھے۔ اور عمران نے محسوس کیا تھا کہ ٹرانسمیٹر مشینری کے سلسلہ
واقعی اس نوجوان کا علم انتہائی ایڈوانس ہے۔ اس وقت وہ
کی مخصوص لیبارٹری میں موجود تھے۔ اور ان کے درمیان طویل گفتگو
کے بعد یہ طے ہوا تھا کہ عمران دوبارہ اس فریکونسی پر جس سے
نے پہلے واٹر پاور کے چیف باس سے بات کی تھی بات کرے
اس طرح چیف باس کے ریسیونگ ٹرانسمیٹر کا محل وقوع تلاش
کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ عمران نے اس فریکونسی پر باجانی چیف
کے لہجے میں بات کی۔ پہلے بھی زیرو ہاؤس میں اس نے اسی
لہجے میں بات کی تھی۔ اس وقت تو بہرحال اسے بتایا گیا تھا
چیف باس موجود نہیں ہیں۔ لیکن اب چیف باس سے براہ راست
بات ہوگئی تھی اور عمران نے اپنے طور پر کوشش کی تھی کہ گریٹ
بال اور اس کے اخراج ڈوپچے کے متعلق تفصیلات معلوم کرے
لیکن چیف باس زیادہ کایاں تھا وہ بات ٹال گیا تھا۔

"تمہارا آئیڈیا درست ہے پروفیسر۔ واقعی ان لوگوں نے مجھے
سٹلائٹ خلا میں بھیجا ہوگا۔ مجھے پہلے ہی ایسا اندازہ تھا"۔
عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"پہلے تمہیں کیسے اندازہ ہوگیا۔ مجھے ایسے لوگوں سے بڑی
ہے جو خواہ مخواہ اپنی برتری جتلانے کے لئے باتیں کرتے ہیں"
نوجوان نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی سنکی دماغ کا
مالک تھا۔

"چڑ کیا ہوتا ہے پروفیسر۔ چڑیا کہو یا چڑا۔ یہ ادھورا لفظ بو
تمہاری شان کے خلاف ہے"۔۔۔ عمران جو صرف اپنے خاص مقصد
کی وجہ سے اب تک اس سے انتہائی سنجیدہ گفتگو کر رہا تھا یکلخت
اپنے مخصوص موڈ میں آگیا۔

"یہ کیسی بکواس ہے"۔۔۔ پروفیسر نے اور زیادہ غصیلے لہجے
میں کہا۔

"واقعی خالی چڑ کہنا بکواس ہی ہے۔ اور جہاں تک تمہارے
اس سوال کا تعلق ہے کہ یہ کیسی بکواس ہے تو اس سے ظاہر ہوتا ہے
کہ تمہیں بکواس کی قسموں کا علم ہے۔ اسے گرامر کے لحاظ سے
پروفیسر بکواس کہتے ہیں۔ یعنی عالمانہ بکواس۔ واہ۔ کیا خوب صورت
نام ہے۔ بکواس بھی ہو اور ہو بھی عالمانہ۔ اس پر تو شاندار تحقیقی
مقالہ لکھا جاسکتا ہے۔ کیوں پروفیسر"۔۔۔ عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا تو نوجوان پروفیسر اچھل کر کھڑا ہوگیا۔ اس کا عام حالات
میں زرد چہرہ اس وقت غصے کی شدت سے قندھاری انار کی
طرح سرخ ہو رہا تھا۔

"تت۔۔۔ تت۔۔۔ تم میرا مذاق اڑا رہے ہو۔ فرناڈو۔ سنو
میں اپنی توہین برداشت نہیں کر سکتا۔ اگر یہ تمہارا دوست نہ
ہوتا تو میں اسے گولی مار دیتا"۔۔۔ پروفیسر اس بری طرح چیخا کہ
اس کی آواز سے کمرہ گونج اٹھا۔

"اور اگر دوست ہوتا تو پھر کیا کرتے۔ یہ بھی بتادو۔ ویسے پروفیسر
تمہارا زیرو فیکس ٹرانسمیٹر پراجیکٹ کم از کم تمہاری زندگی میں تو
کامیاب نہیں ہو سکتا۔ چاہے تم کتنی ہی طویل زندگی لے کر کیوں

نہ آئے ہو" ـــــ عمران نے مذاق کرتے کرتے بات کا رخ بدل
کیونکہ پروفیسر کی حالت واقعی غیر ہوتی جا رہی تھی۔ غصے کی شدت
سے اس کا پورا جسم کانپنے لگ گیا تھا۔ ہونٹوں کے کنارے جھاگ
آلود ہو گئے تھے۔ اور چہرے پر اس قدر خون جمع ہو گیا تھا کہ
ابھی اس کی کھال پھٹ جائے گی۔ اور خون اس میں سے فوارے
کی طرح باہر اچھلنے لگے گا۔ عمران نے اس کی یہ حالت دیکھ
اپنی بات کا رخ بدل دیا تھا۔ کیونکہ پروفیسر کی حالت بتا رہی
کہ وہ ہائی بلڈ پریشر کا مریض ہے۔ اور اگر اُسے اور غصہ دل
تو اس کے دماغ کی رگ لازماً پھٹ جائے گی اور عمران صرف
کے لئے ایک ذہین نوجوان کی جان ضائع نہ کرنا چاہتا تھا۔ اس نے
اس نے مذاق کرتے کرتے بات کا رخ اس طرح بدل دیا کہ فوری
پر پروفیسر کا ذہن بھی بدل گیا۔ اور ہائی بلڈ پریشر کے دورے کو
ریلیف دینے کا یہی ایک سادہ طریقہ ہوتا ہے۔ اس کا ذہن اس
پوائنٹ سے جس پر اُسے غصہ آیا ہو کسی دوسرے اس کی دلچسپی
کے پوائنٹ پر موڑ دیا جائے۔ اور یہی پروفیسر کے ساتھ ہوا۔
عمران کی بات سنتے ہی پروفیسر کا غصے سے تمتماتا ہوا چہرہ یکلخت
تبدیل ہونے لگ گیا۔

"کیا ـــ کیا ـــ کیسے تم کہہ سکتے ہو کہ زیرو فیکس ٹرانسمیٹر
پراجیکٹ کامیاب نہیں ہو گا۔ اور ہاں تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ
زیرو فیکس پراجیکٹ ہے" ـــ پروفیسر کے لہجے میں اب غصے
کی بجائے شدید حیرت نمایاں تھی۔

SCANNED BY JAMSHED

"اس کو چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ اگر جب تھری زیرو ایکس اینگل پر رکھ کر
تھرٹی سیون ایم۔ ایم پر فکس کر دی جائے تو سٹلائٹ زیرو زیرو ون
بی۔ ایکس کی کتنی لائنیں کنکٹ ہو جائیں گی" ـــ عمران کا لہجہ
یکلخت بے حد سنجیدہ ہو گیا تھا۔

"تھرٹی ہنڈرڈ لائنیں۔ یہ تو سیدھی سی بات ہے" ـــ پروفیسر
اب بالکل ہی نارمل ہو چکا تھا۔

"اور اگر اینگل زیرو زیرو الیون تھرٹی اپ کر دیا جائے تو" ـــ
عمران نے ایسے کہا جیسے وہ کسی نوکری کے امیدوار سے باقاعدہ
انٹرویو لے رہا ہو۔

"زیرو زیرو الیون تھرٹی اپ۔ اوہ۔ اوہ۔ بالکل۔ بالکل۔ مکمل زیرو
زیرو ون بی ایکس کور ہو جائے گا۔ اوہ ویری گڈ۔ تم کون ہو۔ اوہ تم
نے تو سارا مسئلہ ہی حل کر دیا۔ میں تو پچھلے دو سالوں سے اس پر سر
کھپا رہا تھا۔ کمال ہے۔ تم تو ٹرانسمیٹر لائن پر اتھارٹی ہو" ـــ پروفیسر
کی حالت واقعی قابل دید تھی۔ اس کی آنکھیں شدید حیرت کی وجہ سے
پھٹی پڑ رہی تھیں۔ اور وہ اس طرح عمران کو گھور رہا تھا جیسے اُسے
عمران کی بجائے کوئی بھوت نظر آ گیا ہو۔

"اب بتاؤ۔ اگر میں فرناڈو کا دوست نہ ہوتا تو تم مجھے گولی مار دیتے۔
اگر میں دوست ہوتا تو......" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

"تم ـــ تم ـــ میں شرمندہ ہوں۔ پلیز مجھے معاف کر دو۔
تم تو عظیم ترین ذہن کے مالک ہو۔ تمہارے ذہن کو میں سلام کرتا

SCANNED BY JAMSHED

ہوں۔ مجھے تو فخر ہو رہا ہے کہ میں دنیا کے عظیم ترین سائنسدان سے باتیں کر رہا ہوں۔ پلیز مجھے معاف کر دو"۔۔۔۔ پروفیسر کے چہرے پر شدید پچھتاوے کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

"ارے ارے۔ اب میں اس قدر بھی ذہین نہیں ہوں جتنا تم رہے ہو۔ میں نے تو بس ڈاکٹر لارگان کی دو تھیوریوں کو جوڑ دیا ہے اور تمہارا پراجیکٹ مکمل ہو گیا"۔۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر لارگان۔۔۔۔ دو تھیوریاں۔۔۔۔ کیا مطلب۔ ڈاکٹر لارگان تو میرے استاد رہے ہیں۔ اور میں نے ان کی ہر تھیوری کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ تم کن تھیوریوں کی بات کر رہے ہو"۔۔۔۔ پروفیسر اور زیادہ حیران ہو گیا۔

"تمہارا وہ استاد ہے۔ ویری گڈ۔ اس کا مطلب ہے تم میں احمق پن کے جراثیم وراثتی ہیں۔ ویسے ڈاکٹر لارگان میرا شاگرد رہا ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر لارگان تمہارا شاگرد ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ ڈاکٹر لارگان کی عمر تو اس وقت ستر اسی سال کے قریب ہے جب کہ تم ابھی جوان ہو"۔۔۔۔ حیرت کی شدت سے پروفیسر کے لب سیٹی بجانے کے سے انداز میں گول ہو گئے تھے۔

"اس نے مجھ سے خضاب بنانے کا نسخہ نہیں سیکھا"۔۔۔۔ عمران نے بڑے روکھے سے لہجے میں جواب دیا۔ اور اس بار پروفیسر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"تم بے حد دلچسپ آدمی ہو۔ فرناڈو میں تمہارا بے حد ممنون ہوں

کہ تم اس جیسے ذہین آدمی کو اپنے ساتھ لے آئے ہو۔ ویسے تم کن دو تھیوریوں کی بات کر رہے تھے"۔۔۔۔ پروفیسر نے ہنستے ہوئے کہا۔ وہ اب پوری طرح نارمل ہو چکا تھا۔

"تم نے ان کی ایکس۔بقری دن اور ایس۔ایس۔بی تھیوری پڑھی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں بالکل پڑھی ہیں"۔۔۔۔ پروفیسر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"بس دونوں تھیوریوں کے مرکزی نکتہ کو آپس میں جوڑ دو۔ اور صرف اینگل اپ کر دو تو وہی رزلٹ نکلے گا۔ جو میں نے تمہیں بتایا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

اور پروفیسر پہلے تو چند لمحے خاموش بیٹھا رہا۔ جیسے وہ اپنے ذہن میں دونوں تھیوریوں کے مرکزی نکتہ کو جوڑ رہا ہو۔ اور دوسرے لمحے وہ یکلخت کرسی سے اس طرح اچھل کر کھڑا ہو گیا جیسے کرسی کی سیٹ اچانک کسی طاقتور اسپرنگ میں تبدیل ہو گئی ہو۔

"اوہ اوہ واقعی تم درست کہہ رہے ہو۔ اوہ اس پہ تو میں نے کبھی سوچا بھی نہیں۔ اوہ واقعی ڈاکٹر لارگان جیسا عظیم سائنسدان تمہارا شاگرد ہو گا۔ اب مجھے یقین آ گیا ہے۔ ڈاکٹر لارگان کے ذہن میں بھی یہ نکتہ نہیں تھا۔ میں نے اسے اس بارے میں خط لکھا تھا۔ لیکن وہ بھی اس پراجیکٹ کا کوئی حل نہ بتا سکا تھا۔ لیکن تم نے بتا دیا۔ اوہ اوہ"۔۔۔۔ پروفیسر کی حالت دیکھنے والی تھی۔ یوں لگ رہا تھا کہ اگر پہلے شدید غصے کی وجہ سے اس کے دماغ

کی رگ پھٹنے سے بچ گئی تھی تو اب شدید حیرت کی بنا پر لازماً پھٹ جائے گی۔ لیکن اس سے پہلے کہ کوئی اور بات ہوتی اچانک دیوار میں نصب مشین سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں اور یہ آوازیں سنتے ہی عمران سمیت سب یک لخت چونک پڑے۔

"ہیلو ہیلو —— ڈوچے کالنگ ہیڈ کوارٹر اوور" —— ایک آواز اس مشین سے نکلی اور اس بار عمران بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا اس مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اب اس کے چہرے پر حیرت کے آثار موجود تھے۔ پروفیسر اور فرناڈو بھی اس کے قریب پہنچ گئے تھے۔ عمران نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر ان کو خاموش رہنے کی ہدایت کی۔

"یس —— ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ یو اوور" —— چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"چیف باس سے بات کراؤ۔ اٹ از ایمرجنسی اوور" —— ڈوچے کی آواز سنائی دی۔

"یس —— ویٹ فار دن سیکنڈ اوور" —— اسی بھاری آواز میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ چیف باس اٹنڈنگ اوور" —— چیف باس کی آواز سنائی دی اور عمران کے ہونٹ بھنچ گئے۔

"چیف باس۔ میں ڈوچے بول رہا ہوں جزیرہ آرشیل سے......" ڈوچے بات کر رہا تھا۔ اور عمران اس کی باتیں سن کر اور زیادہ چونک پڑا۔ اور پھر جیسے جیسے ڈوچے اور چیف باس کے درمیان گفتگو آگے بڑھتی رہی۔ عمران کی آنکھوں میں چمک تیز ہوتی گئی۔ جب گفتگو

SCANNED BY JAMSHED

ختم ہوئی اور مشین پہلے کی طرح خاموش ہوگئی تو عمران نے جلدی سے اس کا ایک بٹن دبا کر ایک ناب کو تیزی سے دائیں طرف گھمایا۔ اس کی نظریں اس ناب کے اوپر لگے ہوئے ایک ڈائل پر جمی ہوئی تھیں جس پر موجود مختلف رنگوں کی چار سوئیاں تیزی سے آگے پیچھے حرکت کر رہی تھیں۔ اور ایک لمحے بعد سوئیاں اپنی اپنی جگہ ساکت ہوگئیں۔ عمران غور سے ان ہندسوں کو دیکھتا رہا۔

"دنیا کا نقشہ تو دکھاؤ پروفیسر" —— عمران نے مڑ کر پاس کھڑے ہوئے پروفیسر سے کہا۔

"یہ فریکونسی کیسے فکس ہوگئی ہے۔ حالانکہ پہلے تو ہم نے بے پناہ کوشش کی تھی۔ فکس ہی نہ ہو رہی تھی" —— پروفیسر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ کال ان کے اپنے سپیشل ٹرانسمیٹر سے کی گئی ہے۔ چونکہ ہماری چیکنگ کے دوران فریکونسی تو سیٹ تھی اس لئے مشین نے کال کیچ کر لی۔ اور سپیشل ٹرانسمیٹر سے کال ہونے کی وجہ سے مشین نے فریکونسی چیک کر کے فکس کر دی" —— عمران نے جواب دیا۔ اور پروفیسر نے سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک الماری سے دنیا کا بڑا اور تفصیلی طور پر ایسا نقشہ اٹھا لایا جو خاص طور پر ٹرانسمیٹر فریکونسز ایڈجسٹ کرنے کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ عمران نے نقشہ اسی مشین کے نیچے موجود میز پر پھیلایا اور پھر سوئیوں اور ڈائل کے نمبروں کو احتیاط سے چیک کر کے اس کے مطابق نقشے پر جگہ جگہ نشانات لگانے شروع کر دیئے۔ جب چاروں سوئیوں کے نمبروں

پریشان لگ گئے تو عمران غور سے نقشے کو دیکھنے لگا۔ پروفیسر بھی نقشے پر جھکا ہوا تھا۔

"یہ تو گرین لینڈ کا علاقہ گوڈ تھاب بنتا ہے" ـــــ پروفیسر نے کہا۔

"نہیں۔ تم شمال مغرب کی طرف والے ہندسے کے آگے پوائنٹ تھری کو بھول رہے ہو۔ پوائنٹ تھری کو ساتھ شامل کر کے دیکھو" عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ یہ پوائنٹ تھری تو میری نظر پر ہی نہ چڑھا تھا۔ یہ تو گرد وٹ لینڈ بنتا ہے۔ بحر منجمد شمالی کی طرف زمین کا آخری حصہ۔ لیکن یہاں تو کسی انسان کا زندہ رہنا ہی ناممکن ہے۔ کجا کہ وہاں سے بیٹھ کر کوئی ٹرانسمیٹر پر اتنی دور بات کرے" ـــــ پروفیسر کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"تم اسے چھوڑو۔ انسان جب چاند اور مریخ پر پہنچ سکتا ہے تو گرد وٹ لینڈ میں بھی زندہ رہ سکتا ہے۔ یہ جدید دور ہے۔ یہاں ہر ناممکن ممکن بن سکتا ہے۔ بہرحال یہ ٹرانسمیٹر کال واقعی گرد وٹ لینڈ میں ریسیو کی گئی ہے۔ ریلیز میر جزائر کے بالکل اوپر اور کوکن ریلز تھیہ جزائر کے مشرق میں۔ بالکل ہی علاقہ ہے" ـــــ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور پھر نقشے کو تہہ کر دیا۔

"مجھے تو اب بھی یقین نہیں آ رہا کہ وہاں کوئی انسان زندہ رہ سکتا ہے۔ وہاں تو درجہ حرارت اس قدر نیچے رہتا ہے کہ وہاں انسان پلک جھپکنے میں آئس کریم بن جاتے گا" ـــــ پروفیسر نے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"درجہ حرارت کہہ کر تم بحر منجمد شمالی کی توہین کر رہے ہو پروفیسر۔ حرارت کا لفظ ہی وہاں کی لغت میں شامل نہیں ہے۔ درجہ یخ کہو۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ اب ہمیں اجازت۔ تمہارے تعاون کا بے حد شکریہ" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"نہیں۔ تم عظیم سائنسدان ہو۔ تم نے میرا اہم ترین پراجیکٹ مکمل کرنے کا فارمولا بتا دیا ہے۔ میں ساری عمر تمہارا ممنون رہوں گا۔ اگر ہو سکے تو مجھے اپنا پتہ اور فون نمبر دے دو۔ شاید مجھے تمہارے مشورے کی ضرورت پڑ جائے" ـــــ پروفیسر نے بڑے پرجوش انداز میں عمران سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"خانہ بدوش لوگوں کا پتہ اور فون نمبر نہیں ہوتا۔ مجھ سے تو تم البتہ اس خیمے کا نمبر اور سائز پوچھ سکتے ہو۔ جو میں ساتھ ساتھ لادے پھرتا رہتا ہوں۔ بہرحال تم کام جاری رکھو۔ کسی بھی وقت دوبارہ ملاقات ہو سکتی ہے۔ گڈ بائی۔ آؤ فرناڈو" ـــــ عمران نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف چل پڑا۔ فرناڈو جو اس سارے عرصے میں بالکل خاموش کرسی پر بیٹھا رہا تھا اٹھ کر پروفیسر کی طرف بڑھا۔

"شکریہ پروفیسر ٹرانسمیٹر۔ آج تم نے دوستی کا حق ادا کر دیا ہے۔ گڈ بائی" ـــــ فرناڈو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور عمران کے پیچھے چل پڑا۔

"اب کہاں جانا ہے" ـــــ فرناڈو نے پروفیسر کی رہائشگاہ کے پھاٹک سے باہر کار نکالتے ہوئے ساتھ بیٹھے عمران سے مخاطب

SCANNED BY JAMSHED

ہو کر پوچھا۔

"گورما اور کنگ کو جانتے ہو"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"کنگ تو فلپائنی ہے۔ کسی زمانے میں سچے موتیوں کی سمگلنگ میں خاصا بدنام تھا۔ اس زمانے سے میرے ساتھ اس کی دوستی ہے۔ اور پھر وہ تکاشی کا بھی دوست بن گیا۔ آرشیا کا مستقل رہائشی نہیں ہے۔ کبھی کبھار آجاتا ہے۔ اب تو کافی عرصے سے اُسے آرشیا میں نہیں دیکھا گیا۔ اور گورما البتہ تکاشی کا خاص آدمی ہے۔ اس کے پاس پورا گروپ ہے۔ جسے تکاشی ایکشن گروپ کہتا تھا۔ انتہائی ماہر لڑاکا۔ نشانہ باز اور حد سے زیادہ ظالم اور سفاک آدمی ہے۔ جسمانی لحاظ سے بھی انتہائی طاقتور ہے۔۔۔۔ یہاں جزیرہ آرشیا میں اُسے آئرن مین کہا جاتا ہے"۔۔۔۔ فرناڈو نے کار چلاتے چلاتے ان دونوں کے متعلق تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آج دیکھتے ہیں کہ آئرن مین کو زنگ تو نہیں لگ چکا۔ پہلے تو وہاں چلو جہاں میرے ساتھی موجود ہیں۔ اس کے بعد اس آئرن مین کو بھی چیک کر لیں گے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور فرناڈو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ڈوچے ایک جدید انداز میں سجے ہوئے لاؤنج میں بیٹھا شراب پینے میں مصروف تھا کہ لاؤنج کا دروازہ کھلا اور کنگ کے ساتھ ساتھ گورما اندر داخل ہوا۔ گورما کا جسم واقعی فولادی تھا۔ اس نے سرخ رنگ کی ہاف آستین کی بنیان پہنی ہوئی تھی۔ نیچے جینز تھی اور ماتھے پر اس نے سرخ رنگ کی پٹی باندھی ہوئی تھی۔ جس کے عین درمیان سنہرے رنگ سے موت کا مخصوص نشان ایک کھوپڑی اور اس کے دونوں اطراف میں ہڈیاں بنی ہوئی تھیں۔ اس کی آنکھیں بیضوی انداز کی تھیں جس سے اس کی ذہنی عیاری کا پتہ چلتا تھا۔

"باس۔ ہم نے پورا جزیرہ چھان مارا ہے۔ لیکن نہ ہی فرناڈو کا پتہ چلا ہے اور نہ ہی اس عمران کا"۔۔۔۔ کنگ نے سامنے رکھے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ گورما بھی اُسی صوفے پر بیٹھ گیا۔ لیکن وہ بولا نہیں۔

"فرناڈو کے تمام اڈے تم نے چیک کر لئے۔ کوئی ایسا اڈہ تو نہیں

SCANNED BY JAMSHED

جس کا علم تمہیں نہ ہو" ۔۔۔۔ ڈوچے نے گورما سے مخاطب ہو کر کہا۔

" نہیں باس ۔ اس کے سارے اڈے چیک کر لئے گئے ہیں۔ اور اس کے خاص آدمیوں کی ہم نے ہڈیاں توڑ ڈالی ہیں۔ لیکن واقعی کسی کو بھی فرناڈو کے بارے میں علم نہیں ہے" ۔۔۔۔ گورما نے جواب دیا۔

" لیکن یہ بات تو طے ہے کہ عمران فرناڈو کے ساتھ ہے۔ کیونکہ تکاشی کے اڈے پر وہ ان کے ساتھ آیا تھا اور پھر ساتھ ہی وہ تکاشی سمیت واپس اپنی رہائش گاہ پر گیا تھا۔ اس کے بعد رابرٹ نے وہاں انہیں بے ہوش کیا اور پھر رابرٹ کے آدمیوں نے سوائے فرناڈو کے باقی سب افراد کو زیرو ہاؤس پہنچا دیا۔ فرناڈو کو وہیں اس کی رہائشگاہ پر قید کر لیا گیا۔ لیکن اب وہاں رابرٹ کے دو ساتھیوں کی لاشیں ہی ملی ہیں اور فرناڈو غائب ہے" ۔۔۔۔ ڈوچے نے اب تک کی انکوائری کو سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

" یس باس ۔ آپ کی بات درست ہے ۔ میں نے تو یہاں تک چیک کیا ہے کہ کہیں فرناڈو انہیں لے کر جزیرے سے نکل تو نہیں گیا۔ لیکن ایسا بھی نہیں ہوا" ۔۔۔۔ کنگ نے جواب دیا۔

" تو پھر میں واپس چلا جاؤں ۔ میں نے تو سوچا تھا کہ اپنے ہاتھوں اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو انجام تک پہنچا کر ہی واپس جاؤں۔ لیکن اب جب کہ ان کا پتہ ہی نہیں چل رہا تو پھر میرا یہاں رہنا بے کار ہے" ڈوچے نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا۔ میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی

بج اٹھی اور گورما نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

" یس" ۔۔۔۔ گورما نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

" باس ۔ میں پارکر بول رہا ہوں ۔ میں نے ابھی فرناڈو کو ایک کار میں جاتے ہوئے دیکھا ہے ۔ میں نے اس کا تعاقب کیا تو وہ گرینڈ روڈ کی ایک عمارت میں گیا ہے ۔ اور ابھی تک وہیں ہے" ۔۔۔۔ پارکر نے کہا۔

" اوہ ۔ کیا وہ اکیلا تھا یا اس کے ساتھ اور لوگ بھی تھے" ۔۔۔۔ گورما نے چونک کر پوچھا۔

" وہ اکیلا تھا باس" ۔۔۔۔ پارکر نے جواب دیا۔

" گرینڈ روڈ میں وہ جس عمارت میں گیا ہے ۔ وہ کون سی عمارت ہے" ۔۔۔۔ گورما نے پوچھا۔

" اس پر کوئی نمبر وغیرہ نہیں ہے ۔ سرخ پتھروں کی بنی ہوئی ہے"۔ پارکر نے جواب دیا۔

" ہوں ۔ ٹھیک ہے ۔ میں سمجھ گیا ۔ یہ اس کا خاص اڈہ ہے ۔ تم وہیں ٹھہرو میں گروپ کو بھیج رہا ہوں ۔ اس فرناڈو کو زندہ یہاں ہیڈ کوارٹر پہنچنا چاہیئے" ۔۔۔۔ گورما نے کہا ۔ اور ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر پیڈل دبایا ۔ اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

" یس ۔۔۔ جیکی اٹنڈنگ" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" جیکی ۔۔۔ پارکر نے ابھی اطلاع دی ہے کہ فرناڈو گرینڈ روڈ پر اپنے خاص اڈے میں موجود ہے ۔ سرخ پتھروں والی عمارت ۔ تم

SCANNED BY JAMSHED

گروپ کو ساتھ لے جاؤ۔ اور وہاں سے فرناڈو کو پکڑ کر یہاں لے آؤ خیال رکھنا کہ وہ صحیح سلامت اور زندہ یہاں تک پہنچے۔ اس سے ضروری معلومات حاصل کرنی ہیں"۔۔۔۔ گورما نے کہا۔

"یس باس۔ پہنچ جائے گا۔ اس اڈے کا کیا کرنا ہے"۔۔۔۔ جیکی نے پوچھا۔

"اڑا دو۔ اگر اڑتا ہے"۔۔۔۔ گورما نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ اچھا ہوا کہ فرناڈو کا پتہ چل گیا۔ اب اس سے ساری بات اگلوا لی جائے گی"۔۔۔۔ ڈوچے نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور کنگ نے بھی جواب میں سر ہلا دیا۔

"فرناڈو کو یہیں لے آنا ہے یا نیچے ٹارچنگ روم میں لے جایا جائے" گورما نے رکتے ہوئے پوچھا۔

"ٹارچنگ روم بھی بنایا ہوا ہے تم نے"۔۔۔۔ ڈوچے نے چونک کر پوچھا۔

"جدید ترین ٹارچنگ روم ہے باس۔ ایسا ٹارچنگ روم کہ پتھر بھی فرفر بولنا شروع کر دیتے ہیں"۔۔۔۔ گورما نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آج تجربہ ہو جائے گا۔ جب فرناڈو وہاں پہنچ جائے تو مجھے اطلاع کر دینا"۔۔۔۔ ڈوچے نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور گورما سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"باس۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے خاتمے کے بعد بھی میں یہاں کا انچارج رہوں گا یا آپ کے ساتھ واپس گریٹ بال میں جانا

ہوگا"۔۔۔۔ کنگ نے پوچھا۔

"تم کیا چاہتے ہو"۔۔۔۔ ڈوچے نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میں تو چاہتا ہوں کہ گریٹ بال کے عظیم مشن میں شامل رہوں کیونکہ یہ یہودی تاریخ کا سب سے بڑا کارنامہ ہوگا۔ جس کی وجہ سے دنیا سے مسلمانوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ کروڑوں۔ اربوں مسلمانوں اور مسلمانوں کے بڑے بڑے ملکوں کا مکمل خاتمہ یہودیوں کے لئے اتنا بڑا خواب ہے کہ جس کی تعبیر ان کا سر صدیوں کے لئے فخر سے بلند کر دے گی۔ اور میں اس سنہرے خواب کی تعبیر میں عملی طور پر شامل رہنا چاہتا ہوں"۔۔۔۔ کنگ نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

"ویری گڈ کنگ ویری گڈ۔۔۔۔ تم واقعی سچے یہودی ہو۔ مجھے تمہارے جذبات اور خیالات سن کر دلی مسرت ہوئی ہے۔ تم فکر نہ کرو۔ عمران کے خاتمے کے بعد میرے ساتھ واپس گریٹ بال چلنا۔ پھر مسلمانوں کے خاتمے کے بعد تمہیں واپس یہاں انچارج بنا کر بھجوا دوں گا یہ میرا وعدہ رہا"۔۔۔۔ ڈوچے نے مسرت بھرے لہجے میں کنگ کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔ اور کنگ کا چہرہ کھل اٹھا۔

تھوڑی دیر بعد گورما اندر داخل ہوا۔

"آیئے باس۔ فرناڈو ٹارچنگ روم میں پہنچ چکا ہے"۔۔۔۔ گورما نے کہا۔ اور ڈوچے اور کنگ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ گورما کے پیچھے چلتے ہوئے وہ دونوں ایک لفٹ کے ذریعے نیچے ایک بڑے

SCANNED BY JAMSHED

تہہ خانے میں پہنچ گئے۔ جو واقعی جدید ترین ٹارچنگ روم تھا وہاں
تشدد کرنے والی ایسی مشینیں موجود تھیں۔ جو انسان کی رگوں کے اندر
دوڑتے ہوئے خون کو اندر ہی اندر جلا سکتی تھیں۔ ناخن اکھاڑنے
سے لے کر انسانی جسم پر زخم پیدا کرنے اور ان زخموں پر تیزاب
ڈالنے تک ٹارچنگ کی تقریباً تمام مشینری نصب تھی۔ اس کے
علاوہ دیواروں کے ساتھ ساتھ تشدد کے قدیم آلات جس میں
خاردار گرز۔ خاردار کوڑے۔ کھال اتارنے والے مخصوص خنجر ہاتھ
اور پیروں میں ٹھونکنے والے مخصوص کیلوں کے ساتھ ساتھ قوت
سماعت کے تحت خوفناک تشدد کرنے والا لوہے کا وہ مخصوص
انسانی ماڈل بھی موجود تھا۔ جس میں آدمی کو بند کر کے جب اس لوہے
پر ہتھوڑے کی ضرب لگائی جاتی تو انسان آہستہ آہستہ پاگل ہو جاتا
اس بڑے سے تہہ خانے کے درمیان میں لوہے کے راڈز
سے بنی ہوئی کرسی پر ایک جوان آدمی بے ہوشی کے عالم میں ٹکا ہوا
لوہے کے راڈز کرسی کے ایک بازو سے نکل کر دوسرے بازو
میں غائب ہو رہے تھے۔ اس طرح اس کا جسم ان راڈز کے اندر
ہوا تھا۔ اس کی ٹانگیں بھی اسی طرح راڈز میں جکڑی ہوئی تھیں۔ کمرے
میں دو پہلوان نما آدمی موجود تھے۔ جو شکل و صورت سے ہی جلاد
رہے تھے۔

"اسے ہوش میں لاؤ پارکر" ___ گورما نے ایک جلاد نما آدمی
سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس" ___ اس آدمی نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور تیزی
سے آگے بڑھ کر اس نے کرسی پر بے ہوش پڑے آدمی کے چہرے
پر زوردار تھپڑوں کی بارش کر دی۔ چار پانچ تھپڑوں کے بعد ہی
وہ آدمی ہوش میں آ گیا۔ آنکھیں کھلتے ہی اس کے منہ سے کراہ
سی نکلی اور وہ حیرت سے سامنے کھڑے گورما۔ کنگ اور ڈوچے
کو دیکھنے لگا۔

"فرناڈو۔ مجھے جانتے ہو۔ میرا نام کنگ ہے۔ تم نے یہودیوں کے
دشمن کو پناہ دے کر اور ان کی مدد سے تکاشی کو قتل کر کے اتنا بڑا
جرم کیا ہے کہ تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ علیحدہ کیا جاسکتا ہے۔
لیکن پھر بھی دوستی کے ناطے میں تمہیں آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اگر تم
عمران اور اس کے ساتھیوں کے متعلق تمام تفصیلات بتا دو تو
تمہیں زندہ چھوڑ دیا جائے گا۔ ورنہ تم دیکھ رہے ہو یہ جدید ترین
ٹارچنگ روم ہے۔ یہاں آ کر پتھر بھی فرفر بولنا شروع کر دیتے ہیں"
کنگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھی تو واپس چلے گئے ہیں پاکیشیا" ___
فرناڈو نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ وہ یہیں ہیں۔ اور تمہیں بتانا پڑے گا کہ چھچھوندر کے بچے"
گورما نے آگے بڑھ کر اس کے بال مٹھی میں جکڑ کر زور سے اوپر کی
طرف کھینچتے ہوئے کہا۔ اور تکلیف کی شدت سے فرناڈو کا چہرہ
بگڑنے لگا۔

"بتاؤ" ___ گورما نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی
انتہائی قوت سے فرناڈو کے چہرے پر انتہائی زوردار تھپڑ مارا کہ اس

SCANNED BY JAMSHED

کے منہ سے دانت پھلجڑی کی طرح نکل کر نیچے گر گئے۔ اور منہ سے خون کی لکیریں بہہ اٹھیں۔ گال پہ جس جگہ تھپڑ لگا تھا گہرے سرخ نشانات پڑ گئے تھے۔

"بتاؤ" ۔۔۔ گورما نے انتہائی جارحانہ لہجے میں کہا۔

"میں نے جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے۔ آگے تمہاری مرضی" فرناڈو نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔ اور گورما اس کے بال چھوڑ کر تیزی سے پیچھے ہٹا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے تمتما رہا تھا۔

"تم ابھی بولو گے۔ ضرور بولو گے۔ مارکر۔ اس کے ہاتھوں پیروں کے تمام ناخن اکھاڑ ڈالو" ۔۔۔ گورما نے غراتے ہوئے کہا۔ اور مارکر اور اس کا دوسرا پہلوان نما ساتھی بجلی کی سی تیزی سے دیوار کے ساتھ نصب ایک مشین کی طرف بڑھے۔ انہوں نے اس کے ساتھ لٹکی ہوئی تاروں کا گچھا ہک سے نکالا ۔۔۔ اور فرناڈو کی کرسی کے پاس آ گئے۔ ہر تار کے سامنے ایک پائپ نما خول سا لگا ہوا تھا۔ ان دونوں نے انتہائی پھرتی سے یہ خول فرناڈو کے ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں پہ چڑھا دیئے۔ اور واپس مشین کی طرف بڑھ گئے۔

"ایک ایک کر کے ناخن اکھاڑنا" ۔۔۔ گورما نے تیز لہجے میں کہا۔ اور مارکر نے سر ہلاتے ہوئے مشین کا ایک بٹن دبا دیا۔ مشین میں زندگی کی لہریں سی دوڑ گئیں۔ اور اس کے بعد مارکر نے ایک ناب کو پکڑ کر آہستہ آہستہ دائیں طرف گھمانا شروع کر دیا۔ اور فرناڈو کے حلق سے اس قدر زوردار چیخیں نکلنے لگیں جیسے ناب کے ساتھ اس کے جسم سے روح بھی نکلتی جا رہی ہو۔ اس کی حالت تیزی سے بگڑنے لگی۔

"بتاؤ۔ ورنہ" ۔۔۔ گورما نے تیز لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

"بب ۔۔۔ بب ۔۔۔ بتاتا ہوں۔ پلیز روک دو۔ اس بھیانک تکلیف کو روک دو" ۔۔۔ فرناڈو نے بری طرح پھڑکتے اور چیختے ہوئے کہا۔ اس کا پورا جسم پسینے سے شرابور ہو گیا تھا۔ اور آنکھیں پھٹ گئی تھیں چہرہ بری طرح بگڑ گیا تھا۔ گورما نے ہاتھ اٹھا کر مارکر کو روکا اور اس نے ناب کو واپس دائیں طرف گھما دیا۔ فرناڈو کا چہرہ تیزی سے بحال ہونے لگا۔

"پپ ۔۔۔ پپ ۔۔۔ پانی پلا دو۔ میں مر جاؤں گا۔ پانی" ۔۔۔ فرناڈو نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اسے پانی دو۔ یہ تو بہت ہی بودا نکلا ہے۔ دو چار ناخن تو اکھڑوا لیتا" ۔۔۔ گورما نے بڑے طنزیہ لہجے میں مارکر کے ساتھی سے کہا۔ اور وہ ایک طرف موجود باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک جگ تھا۔ اس نے جگ سے فرناڈو کے کھلے منہ میں پانی دھار کی صورت میں انڈیلنا شروع کر دیا۔ اور فرناڈو لمبے لمبے گھونٹ لے کر پانی پینے لگا۔ آدھا جگ جب اس کے حلق کے اندر چلا گیا تو جگ ہٹا لیا گیا۔

"ہاں۔ اب بولنا شروع کر دو۔ اور یہ سن لو۔ اب اگر تم نے نہ بتایا تو پھر نہ مارکر کا ہاتھ رکے گا اور نہ پانی ملے گا" ۔۔۔ گورما نے کرخت لہجے میں کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھی پارک کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو تیرہ

SCANNED BY JAMSHED

میں موجود ہیں۔ وہ تمہارے اس ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں"۔۔۔ فرناڈو نے کہا۔

"یہاں ۔۔۔ وہ کیوں ۔۔۔ انہیں یہاں کا کیا علم"۔۔۔ گورما نے چونک کر کہا۔ اور فرناڈو کی بات سن کر کنگ اور ڈوچے بھی چونک پڑے۔

"عمران نے وہ ٹرانسمیٹر کال سن لی تھی۔ جو کسی ڈوچے نے اپنے چیف باس کو کی تھی۔ اس طرح اسے پتہ چل گیا کہ کنگ کو تلاشی کے بعد نیا انچارج بنایا گیا ہے۔ اور کنگ گورما کے ہیڈ کوارٹر میں ہے۔ انہوں نے مجھے اسلحہ کے لئے لسٹ دی تھی۔ میں وہ اسلحہ لینے کے لئے اپنے خاص اڈے پر گیا تھا۔ کہ مجھے بے ہوش کر دیا گیا اور پھر میری آنکھ یہاں کھلی"۔۔۔ فرناڈو واقعی سب کچھ تفصیل سے بتاتا جا رہا تھا۔

"وہ لسٹ کہاں ہے"۔۔۔ اس بار ڈوچے نے پوچھا۔

"میرے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہے۔ میں نے اسلحہ پہنچانے کے آرڈر دے دیئے تھے۔ اس کے بعد مجھے بے ہوش کیا گیا تھا"۔۔۔ فرناڈو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور ڈوچے خود تیزی سے آگے بڑھا۔ اور پھر چند لمحوں بعد اس نے فرناڈو کے کوٹ کی اندرونی جیب سے کاغذ کی ایک لمبی سی پٹی نکال لی۔ اور پھر پیچھے ہٹ کر وہ غور سے اس کاغذ کو پڑھنے لگا۔

"اوہ اوہ۔ یہ اسلحہ۔ یہ صرف یہاں کے لئے نہیں ہے۔ عمران گریٹ بال پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ یہ خوفناک اور جدید ترین اسلحہ یقیناً گریٹ بال کے لئے ہے"۔۔۔ ڈوچے نے اس بار قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔ کنگ کے چہرے پر بھی پریشانی کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

"یہ اسلحہ تمہارے پاس ہے یا یہاں آرشیا میں مل سکتا ہے"۔۔۔ ڈوچے نے ہونٹ چباتے ہوئے فرناڈو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ اس میں سے بیشتر تو میرے پاس ہے۔ جب کہ باقی انہوں نے گورما کے اسلحہ خانے سے لینا تھا۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ گورما کے اسلحہ خانہ میں یہ تمام آئٹمز موجود ہیں"۔۔۔ فرناڈو نے جواب دیا۔

"جو اسلحہ تمہارے پاس ہے وہ تم نے ان تک پہنچا دیا ہے یا ابھی پہنچانا ہے"۔۔۔ ڈوچے نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"یہ اسلحہ میرے مختلف خفیہ سٹوروں میں تھا۔ میں نے اس کے بھیجے جانے کے احکامات دے دیئے تھے۔ دو آئیٹم اس اڈے پر موجود تھے۔ جہاں سے مجھے اغوا کیا گیا ہے۔ وہ میں نے خود ساتھ لے جانے تھے"۔۔۔ فرناڈو نے جواب دیا۔

"گورما۔ اسے ختم کر دو۔ جلدی۔ یہ معاملہ بے حد سیریس ہو گیا ہے"۔۔۔ ڈوچے نے چیخ کر کہا۔ تو گورما نے پلک جھپکنے میں پتلون کی سائیڈ پر لٹکے ہوئے ہولسٹر سے ریوالور کھینچا اور دوسرے لمحے مسلسل تین دھماکوں کے ساتھ تین گولیاں فرناڈو کے سینے میں گھس گئیں۔ اور فرناڈو کا منہ چیخ مارنے کے لئے کھلا ضرور۔

SCANNED BY JAMSHED

لیکن اُسے چیخنے کی بھی مہلت نہ ملی تھی اور براہِ راست دل پر گولیاں لگنے سے وہ ختم ہو گیا۔

"آؤ میرے ساتھ ٹرانسمیٹر روم میں۔ جلدی کرو"۔۔۔ ڈوچے نے کہا۔ اور گورما سر ہلاتا ہوا انہیں ساتھ لے کر اس ٹارچنگ روم سے باہر نکلا۔ اور ایک راہداری کراس کر کے وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گئے۔ یہاں مختلف رینج کے ٹرانسمیٹر نصب تھے ڈوچے نے جلدی سے آگے بڑھ کر ایک ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر ایک بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ سپیشل سب میرین ڈوچے کالنگ یو اوور" ڈوچے نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ سپیشل سب میرین اٹنڈنگ یو اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک آواز ٹرانسمیٹر سے نکلی۔

"سنو سپیشل لانچ بھری۔ ساحل پر بھیج دو۔ میں اور گورما وہاں پہنچ رہے ہیں۔ فوراً۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ ڈوچے نے کہا۔ اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔

"گورما۔ کسی تیز رفتار کار پر ہمیں ساحل پر بھیج دو۔ مجھے یقین ہے کہ عمران نے اس فرناڈو سے غلط بیانی کی ہے۔ اس نے جو اسلحہ منگوایا ہے۔ وہ صرف گریٹ بال کے خلاف ہی استعمال ہو سکتا ہے۔ اس کے باوجود تم اس کوٹھی کو چیک کرو۔ اور اگر وہ لوگ وہاں موجود ہوں تو انہیں ختم کر دو۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنے ہیڈ کوارٹر کی بھی حفاظت کرو۔ لیکن مجھے فوراً گریٹ بال پہنچنا ہے"۔۔۔ ڈوچے

نے گورما سے کہا۔ اور گورما نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔ عمران نے جان بوجھ کر صرف ایک لفظ کہنے پر اکتفا کیا۔ کیونکہ وہ اور اس کے ساتھی اس وقت فرناڈو کے ایک خفیہ اڈے پر موجود تھے۔ اور فرناڈو عمران سے مطلوبہ اسلحے کی لسٹ لے کر اسلحے کی سپلائی کے لئے گیا ہوا تھا۔ عمران نے جو منصوبہ بندی کی تھی۔ اس کے مطابق عمران ایک گروپ کو لے کر گریٹ بال سے علیحدہ مگر قریبی ایک ویران جزیرے پر پہنچ جائے گا۔ جب کہ تنویر دوسرے گروپ کو لے کر گورما کے اڈے پر ریڈ کرے گا۔ اور وہاں سے مزید اسلحہ حاصل کر کے وہ بھی وہاں جزیرے پر آ جائے گا۔ کیونکہ فرناڈو نے اُسے بتایا تھا کہ گورما

SCANNED BY JAMSHED

کے پاس انتہائی جدید ترین اسلحہ کا کافی بڑا اسٹاک موجود ہے اس لئے عمران نے اسلحے کی دو لسٹیں تیار کی تھیں۔ ایک لسٹ میں ایسا اسلحہ تھا جو فرناڈو مہیا کر سکتا تھا۔ اور دوسری لسٹ میں وہ اسلحہ تھا جو بقول فرناڈو گورما کے اسلحہ خانے سے مل سکتا تھا۔ فرناڈو کا آدمی تھوڑا سا اسلحہ ابھی چند لمحے پہلے پہنچا گیا تھا۔ اور اب عمران کو دوسری کھیپ کی انتظار تھی۔ کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"آپ عمران صاحب ہیں" ـــــ دوسری طرف سے ایک ناآشنا سی آواز سنائی دی۔ لہجے میں بے پناہ کرب تھا۔ جیسے کوئی شدید زخمی رک رک کر بول رہا ہو۔

"آپ کون ہیں" ـــــ عمران نے ایک اجنبی کے منہ سے اپنا نام سن کر چونکتے ہوئے پوچھا۔

"میں فرناڈو کا آدمی ہوں۔ میرا نام آسکر ہے۔ میں اس وقت شدید زخمی حالت میں بول رہا ہوں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے باس فرناڈو نے مجھ سے سارا معاملہ ڈسکس کیا ہے۔ آپ کے متعلق بھی تفصیلات بتائیں۔ کیونکہ اسلحے کا تمام چارج میرے پاس ہے اور میں نے ہی اسے اکٹھا کر کے آپ تک پہنچانا تھا۔ ابھی میں نے باس کے کہنے پر ایک سٹور میں موجود اسلحہ آپ تک پہنچانے کا حکم دیا تھا۔ اور دوسرے سٹور سے رابطہ قائم کر رہا تھا کہ اڈے پر تکاشی گروپ کے آدمیوں نے حملہ کر دیا۔ اڈے کے سارے آدمی مار ڈالے گئے ہیں۔ پورا اڈہ تباہ کر دیا گیا ہے۔ اور باس فرناڈو کو وہ لوگ اغوا کر کے اپنے ہیڈ کوارٹر لے گئے ہیں۔ مجھے

بھی گولیاں لگی ہیں۔ اور میں ابھی ہوش میں آیا ہوں۔ ٹیلی فون کام کر رہا تھا۔ اس لئے میں آپ کو اطلاع دے رہا ہوں۔ آپ برائے مہربانی گورما کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر کے باس کو چھڑوائیں۔ میں زخمی نہ ہوتا تو یہ کام خود کر لیتا۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ موت تیزی سے میری طرف بڑھ رہی ہے۔ پلیز باس کو چھڑوائیں۔ یہ لوگ درندے ہیں۔ درندے۔ ہیڈ کوارٹر۔ گورما کے آدمی تھے ظالم لوگ ...." ـــــ رابرٹ کی آواز آہستہ ہوتے ہوتے ڈوبتی چلی گئی۔ اور پھر رسیور پر صرف چند ہلکی سی کراہیں سنائی دیں۔ اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ عمران نے جلدی سے رسیور کریڈل پر رکھا۔ اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"جلدی چلو۔ فرناڈو کو گرفتار کر کے گورما کے ہیڈ کوارٹر لے جایا گیا ہے۔ وہ اب فرناڈو سے میرے متعلق تفصیلات معلوم کریں گے۔ اور فرناڈو میں اتنی جان نہیں ہے کہ وہ زیادہ دیر تک تشدد برداشت کر سکے" ـــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور پھر دوڑتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ اس اڈے میں دو کاریں موجود تھیں۔ تھوڑی دیر بعد عمران اور اس کے ساتھی ان دو کاروں میں لدے ہوئے کوٹھی سے باہر نکلے۔ اور تیزی سے کالونی کے چوک کی طرف بڑھنے لگے۔ آگے والی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران خود تھا۔ اس کے ساتھ جولیا بیٹھی ہوئی تھی اور پچھلی سیٹ پر صدیقی، چوہان اور کیپٹن شکیل موجود تھے۔ جب کہ پچھلی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر تھا۔ اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر صفدر

SCANNED BY JAMSHED

اور پچھلی سیٹ پر خاور اور نعمانی بیٹھے ہوئے تھے۔ دونوں کاریں انتہائی تیز رفتاری سے آگے بڑھی جا رہی تھیں۔

"تمہیں اس گورما کے ہیڈ کوارٹر کا علم ہے"۔۔۔ جولیا نے پوچھا۔

"ہاں میں نے فرناڈو سے اس کی پوری تفصیل معلوم کر لی تھی"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور جولیا نے سر ہلا دیا۔

"کیا ہمیں براہِ راست ریڈ کرنا ہوگا"۔۔۔ پچھلی نشست پر بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"ہاں۔ براہِ راست اور زوردار حملہ۔ اگر انہیں ذرا بھی موقع مل گیا تو وہ نہ صرف فرناڈو کو مار ڈالیں گے بلکہ مقابلے پر بھی آ جائیں گے۔ اور پھر ظاہر ہے یہاں کی پولیس پہنچ جائے گی۔ اور پولیس کے آنے کا نقصان ہمیں ہوگا۔ کیونکہ ہم اجنبی ہیں"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔ اور سارے ساتھیوں نے تائید میں سر ہلا دیئے۔

مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد جیسے ہی عمران نے کار ایک چوک سے دائیں طرف موڑی ایک نیلے رنگ کی لمبی سی کار اس کی سائیڈ سے گزر کر مخالف سمت میں بڑھتی گئی۔ اور سٹیرنگ پر بیٹھا ہوا عمران اس کار کی عقبی نشست پر بیٹھے ہوئے ایک آدمی کو دیکھ کر بری طرح چونک پڑا۔ وہ ڈوپے تھا۔ اس کے ساتھ عقبی نشست پر ایک اور آدمی بھی موجود تھا۔ عمران نے کار کی رفتار آہستہ کر دی۔ اور پیچھے آنے والی تنویر کی کار کو رکنے کا اشارہ دے دیا۔ تنویر نے کار اس کی سائیڈ پر آکر روک دی۔

"تنویر۔ ابھی نیلے رنگ کی کار ہمارے پاس سے گزر کر گئی ہے۔ اس کی عقبی سیٹ پر گریٹ بال کا انچارج ڈوپے موجود ہے۔ میرے خیال میں یہ ساحل کی طرف جا رہے ہیں۔ تم ان کے پیچھے جاؤ اور ہر قیمت پر اس ڈوپے کو گھیر کر زندہ رکھو۔ جب تک میں ہیڈ کوارٹر سے واپس نہ آجاؤں۔ بی فائیو ٹرانسمیٹر پر رابطہ رکھنا"۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں تنویر اور اس کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔ اور پھر ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی۔ تنویر کی کار کچھ دور تک اس کے پیچھے آئی۔ اور پھر ایک ٹرن سے گھوم کر اس کی طرف کو بڑھ گئی۔ جدھر نیلے رنگ کی کار گئی تھی۔

عمران نے کار کی رفتار اور زیادہ تیز کر دی۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک ایسے علاقے میں پہنچ گیا۔ جہاں دور دور بڑی بڑی کوٹھیاں بنی ہوئی تھیں۔ اور علاقہ بجائے آباد لگنے کے ویران سا لگ رہا تھا۔ لیکن اس علاقے میں داخل ہوتے ہی عمران نے جیسے ہی کار ایک سائیڈ پر موڑی۔ چار سرخ رنگ کی کاریں بجلی کی سی تیز رفتاری سے اُسے کراس کرتی ہوئی نکل گئیں۔ اور عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔ کیونکہ چاروں کاروں میں چھ چھ افراد موجود تھے اور ان سب کے چہرے بتا رہے تھے۔ کہ ان کا تعلق زیر زمین دنیا سے ہے۔ سرخ کاریں سائیڈ روڈ سے مڑ کر مین روڈ پر پہنچیں اور پھر آگے بڑھ گئیں۔ عمران نے کچھ آگے لے جا کر کار ایک زیر تعمیر کوٹھی کی دیوار

کی سائیڈ میں روک دی۔

"یہ سامنے والی سرخ کوٹھی ہمارا ٹارگٹ ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ یہ چار سرخ کاریں اس اڈے سے نکل کر گئی ہیں"۔۔۔ عمران نے کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھی بھی کاروں سے نیچے اتر آئے۔ کوٹھی کا بڑا اس پھاٹک بند تھا۔

"اسلحہ لے لو۔ لیکن میرے اشارے کے بغیر کوئی فائر نہیں کرے گا"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھیوں نے کار میں موجود اسلحہ لے لیا۔ ایک مشین گن عمران کو بھی دے دی گئی۔ جسے اس نے دوسرے ساتھیوں کی طرح اپنی بغل میں کوٹ کے اندر اس طرح ایڈجسٹ کر لیا کہ بوقت ضرورت فوری نکل بھی سکے اور بظاہر نظر بھی نہ آئے۔ اس کے ساتھیوں نے مختلف ٹائپ کے بم بھی جیبوں میں ڈال لئے تھے۔ اور پھر وہ سب پھاٹک کی طرف بڑھ گئے۔

عمران نے آگے بڑھ کر کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ اس نے جولیا کو اپنے ساتھ آگے آنے کا اشارہ کیا۔ اور جولیا جو اس سے دو قدم پیچھے کھڑی تھی قدم بڑھاتی اس کے ساتھ آ کھڑی ہوئی۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک مسلح نوجوان جس کی لمبی لمبی مونچھیں تھیں باہر نکل آیا۔ اس نے ہاتھ میں جدید قسم کی مشین گن پکڑی ہوئی تھی۔

SCANNED BY JAMSHED

"باس گورما کو اطلاع دو کہ واٹر پاور کا سپیشل گروپ آیا ہے" عمران نے بڑے باوقار لہجے میں اس ملازم سے مخاطب ہو کر کہا۔ عمران نے چونکہ ریڈ کی پہلے سے تیاری کر رکھی تھی۔ اس لئے اس نے خود بھی اور اپنے سارے ساتھیوں کا خصوصی طور پر میک اپ کیا تھا۔ اور وہ سب ایکریمی میک اپ میں تھے۔ جولیا کا میک اپ بھی کر دیا گیا تھا تاکہ وہ سوئس کی بجائے ایکریمی لڑکی دکھائی دے۔ عمران نے ایکریمی میک اپ کا انتخاب اس لئے کیا تھا کہ جزیرہ آرشیا میں ایکریمی افراد کی کثرت تھی۔ اس لئے یہاں ایکریمیوں کو اجنبی نہ سمجھا جاتا تھا۔

"اوہ۔ اچھا جناب"۔۔۔ مسلح آدمی نے واٹر پاور اور سپیشل گروپ کے الفاظ سنتے ہی مرعوب ہوتے ہوئے کہا۔ اور تیزی سے واپس چلا گیا۔ جلد ہی وہ واپس آیا۔

"آیئے جناب۔ باس آپ کے منتظر ہیں"۔۔۔ دربان نے کہا۔ اور اس کے پیچھے عمران اور اس کے ساتھی پھاٹک کراس کرتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ عمارت خاصی بڑی تھی۔ سامنے برآمدے میں چار مسلح افراد کھڑے تھے۔ دربان انہیں ایک بڑے سے کمرے میں لے آیا۔ یہ کمرہ سٹنگ روم کے طور پر سجایا گیا تھا۔

ابھی عمران اور اس کے ساتھیوں کو وہاں پہنچے چند ہی منٹ گزرے ہوں گے کہ ایک فولادی جسم والا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے ماتھے پر سرخ ربن بندھا ہوا تھا۔ جس کے درمیان موت

SCANNED BY JAMSHED

کا نشان سنہرے رنگ سے بنا ہوا تھا۔ اس کے پیچھے وہی چار مسلح افراد تھے جو پہلے سے برآمدے میں کھڑے انہیں نظر آئے تھے۔ عمران چونکہ فرناڈو کے ذریعے گورما کے حلیے اور قدوقامت سے واقف ہو چکا تھا۔ اس لئے وہ اس سرخ ربن والے کو دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہی گورما ہے۔ اس اڈے کا انچارج اور ٹکاشی کے ایکشن گروپ کا انچارج۔

"ہیلو گورما ——— مجھے واکر کہتے ہیں اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ہم جنرل سروے کے لئے ہیڈ کوارٹر سے آئے ہیں۔ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ ڈوچے اور کنگ گریٹ بال کو چھوڑ کر یہاں موجود ہیں۔ حالانکہ چیف باس نے انہیں فوری طور پر گریٹ بال پہنچنے کا حکم دیا تھا" ——— عمران نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"وہ دونوں تھوڑی دیر پہلے چلے گئے ہیں۔ ویسے آپ کا کوڈ وغیرہ شناخت" ——— گورما نے غور سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں سپاٹ پن تھا۔

"کوڈ اور شناخت اور وہ بھی سپیشل گروپ کی۔ کیا تمہاری عقل گھاس چرنے چلی گئی ہے۔ فرناڈو نے تمہیں کیا بتایا ہے۔ اور اس عمران اور اس کے ساتھیوں کا کیا ہوا" ——— عمران نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"انہیں کور کرنے کے لئے میرے آدمی گئے ہوئے ہیں لیکن جب آپ ہیڈ کوارٹر سے آئے ہیں تو آپ کو فرناڈو کے بارے

میں کیسے معلوم ہوا ہے" ——— گورما نے حیرت اور شک بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے ہیڈ کوارٹر والوں کو احمقوں کا ٹولہ سمجھ رکھا ہے کہ انہیں کسی بات کا علم نہیں ہوتا۔ کہاں ہے فرناڈو۔ وہ ہیڈ کوارٹر کی نظروں میں اہم آدمی قرار دیا گیا ہے۔ اور ہماری یہاں آمد کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ اس سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں مزید معلومات حاصل کی جا سکیں۔ کیونکہ چیف باس کو اطلاع ملی ہے کہ فرناڈو کو ہیڈ کوارٹر کے بارے میں خاص اطلاعات حاصل ہیں" ——— عمران کا لہجہ اُسی طرح سخت اور تلخ تھا۔

"فرناڈو کو ہیڈ کوارٹر کے بارے میں اطلاعات۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ وہ تو انتہائی غیر اہم مقامی آدمی ہے۔ بہرحال اگر اُسے معلومات حاصل بھی تھیں تو اب وہ ان کا اظہار کسی سے نہ کر سکے گا۔ کیونکہ میں نے اُسے گولیوں سے چھلنی کر دیا ہے" ——— گورما نے تیز لہجے میں کہا۔ اور پھر اچانک اس نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے ریوالور نکال لیا۔

"اب تم پہلے اپنی شناخت کراؤ۔ مجھے شک پڑ رہا ہے کہ تم لوگ وہ نہیں ہو جو اپنے آپ کو پوز کر رہے ہو" ——— گورما نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔

"کیا واقعی تم نے فرناڈو کو ختم کر دیا ہے" ——— عمران نے اس کے ریوالور اور لہجے کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"ایک بار تو بتا دیا ہے۔ تم شناخت کراؤ۔ اگر میں تمہاری شناخت

سے مطمئن نہ ہوا تو تمہیں بھی اُسی ٹارچنگ روم میں لے جاؤں گا۔ جہاں فرناڈو کی بگڑی ہوئی لاش پڑی ہے"۔۔۔۔۔ گورما نے تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن موت صرف تمہارے ٹارچنگ روم تک ہی محدود نہیں ہے مسٹر گورما"۔۔۔۔۔ عمران نے تلخ لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی کوٹ کی جیب سے شعلہ سا نکلا اور گورما کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی۔ اور ریوالور اس کے ہاتھوں سے نکل کر دور جا گرا۔ ابھی گورما کی چیخ سے کمرہ گونج ہی رہا تھا کہ ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ اس کے چاروں مسلح افراد بھی چیختے ہوئے فرش پر گرے۔

"باہر دیکھو۔ جو نظر آئے اڑا دو"۔۔۔۔۔ عمران نے چیختے ہوئے کہا۔ اور اچھل کر اس نے گورما کے سینے پر زوردار فلائنگ کک جما دی۔ جواب لڑکھڑا کر سیدھا کھڑا ہو ہی رہا تھا۔ زوردار فلائنگ کک کھا کر گورما چیختا ہوا پشت کے بل ایک صوفے پر گرا۔ اور پھر وہ صوفے سمیت پیچھے کی طرف الٹ گیا۔ جب کہ عمران کے ساتھی بجلی کی سی تیزی سے اس کمرے سے باہر کی طرف نکل گئے۔ گورما اس انداز میں گرا تھا کہ اس کا سر نیچے اور دونوں ٹانگیں الٹے ہوئے صوفے کے اوپر سے اٹھی ہوئیں نظر آ رہی تھیں۔ عمران نے ہاتھ جیب سے نکال لیا تھا۔ لیکن وہ اپنی جگہ سے آگے نہ بڑھا تھا کیونکہ اُسے گورما کی طاقت اور پھرتی کا اندازہ اس کا جسم دیکھ کر ہی ہو گیا تھا۔ اور وہی ہوا۔ نیچے گرتے ہی گورما بجلی کی سی تیزی سے واپس اچھلا۔ اور اگر عمران ذرا بھی آگے بڑھ جاتا۔ تو لازماً وہ پوری قوت سے اس سے آ ٹکراتا۔ اور ظاہر ہے عمران کو خاصی ضرب لگ جاتی۔ لیکن اب جیسے

SCANNED BY JAMSHED

ہی گورما اچھل کر کھڑا ہوا۔ عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور گورما بھاری جسم رکھنے کے باوجود چیختا ہوا اس طرح اچھل کر سائیڈ دیوار سے جا ٹکرایا جیسے اس کا وزن ہی نہ ہو۔ دیوار سے ٹکرا کر گورما اُتنی ہی رفتار سے واپس آیا مگر عمران پہلے سے اس کے لئے تیار تھا۔ عمران نے لات گھمائی اور گورما چیختا ہوا لٹو کی طرح گھوما اور پشت کے بل نیچے جا گرا۔ عمران نے اچھل کر اس کی گردن کے مخصوص حصے پر اپنے بوٹ کی ٹھوکر ماری اور بُری طرح تڑپتا ہوا گورما یکلخت اس طرح ساکت ہو گیا جیسے اس کے جسم سے روح نکل گئی ہو۔

"باہر صرف ایک آدمی تھا۔ وہ ختم ہو گیا"۔۔۔۔۔ اُسی لمحے کیپٹن شکیل اور جولیا نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس کے آدمی ہماری طرف گئے ہیں۔ وہ لازماً واپس لوٹیں گے۔ اس لئے تم سب انتہائی محتاط رہو گے۔ میں اس دوران اس سے پوچھ گچھ مکمل کر لینا چاہتا ہوں"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور پھر اس نے جھک کر بے ہوش پڑے ہوئے گورما کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور سٹنگ روم سے باہر آ گیا۔ ابھی وہ برآمدے میں ہی تھا کہ اندر ایک کمرے سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ عمران تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ عمران نے گورما کو وہیں فرش پر پٹخا اور ساتھ آنے والی جولیا کو اشارہ کیا کہ وہ اس کا خیال رکھے اور خود اس نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔۔ عمران کے حلق سے گورما کی آواز نکلی۔

SCANNED BY JAMSHED

"باس میں جمی بول رہا ہوں ۔ کوٹھی خالی پڑی ہوئی ہے۔ وہاں کوئی آدمی بھی نہیں ہے ۔ اب کیا حکم ہے ۔ وہاں ان کا انتظار کیا جائے یا نہ" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"اوہ ۔ تم لوگ وہیں ٹھہرو ۔ وہ لازماً واپس آئیں گے ۔ ان کا خاتمہ ضروری ہے ۔ اور سنو ۔ تم نے وہیں رہنا ہے چاہے تمہیں ان کے انتظار میں دو گھنٹے کیوں نہ لگ جائیں" ۔۔۔۔ عمران نے گورما کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا ۔ اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"چلو ۔ یہ خطرہ تو دو گھنٹے تک ٹل گیا ۔ میں ذرا تنویر سے رپورٹ لے لوں" ۔۔۔۔ عمران نے رسیور رکھتے ہوئے کہا ۔ اور پھر اس نے جیب سے ڈبے کی شکل کا ٹرانسمیٹر نکالا ۔ یہ فکسڈ فریکوینسی ٹرانسمیٹر تھا۔ عمران نے اس کا بٹن دبا دیا ۔ ٹرانسمیٹر میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔۔ عمران کالنگ اوور" ۔۔۔۔ چند لمحوں بعد تنویر کی آواز ابھری۔

"کیا رپورٹ ہے تنویر اوور" ۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"وہ نیلی کار تو مغربی ساحل کے قریب ایک جنرل پارکنگ میں کھڑی مل گئی ہے ۔ لیکن وہ آدمی غائب ہیں ۔ ہم اس کار کی نگرانی کر رہے ہیں کہ شاید وہ واپس آئیں اوور" ۔۔۔۔ تنویر نے

جواب دیا۔

"اوکے ۔ خیال رکھنا ۔ ہم نے بھی یہاں گورما کے ہیڈکوارٹر پر قبضہ کر لیا ہے ۔ اور ہم بھی یہاں سے فارغ ہو کر سیدھے وہیں آئیں گے ۔ اوور اینڈ آل" ۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر بند کر کے اسے جیب میں ڈال لیا۔

"صدیقی کو کہو کہ کہیں سے رسی ڈھونڈھ لائے ۔ میں جلد از جلد اس جگہ سے واپس جانا چاہتا ہوں" ۔۔۔۔ عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر سخت لہجے میں کہا ۔ اور جولیا سر ہلاتی ہوئی باہر چلی گئی۔ عمران نے جھک کر گورما کے لباس کی تلاشی لینی شروع کر دی ۔ لیکن گورما کی جیبیں یکسر خالی تھیں۔

تھوڑی دیر بعد جولیا اور صدیقی دونوں اندر داخل ہوئے ۔ صدیقی کے ہاتھ میں نائلون کی رسی کا ایک گچھا موجود تھا۔

"اسے اچھی طرح باندھ دو صدیقی ۔ اور اس کے بعد میں تو اس سے پوچھ گچھ کرتا ہوں ۔ تم کیپٹن شکیل اور جولیا مل کر اس پورے اڈے کی تلاشی لو ۔ ہمارا ٹارگٹ اس کا اسلحہ خانہ ہے ۔ وہاں سے ضروری اسلحہ حاصل کرنا ہے" ۔۔۔۔ عمران نے کہا ۔ اور صدیقی نے سر ہلا دیا ۔ چند لمحوں بعد گورما کے ہاتھ پشت پر باندھ دیئے گئے اور اسی رسی سے اس کے پیر باندھ کر صدیقی نے اسے گھسیٹ کر ایک کرسی پر ڈال دیا ۔ اور پھر وہ جولیا سمیت کمرے سے باہر چلا گیا۔

عمران نے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتاری اور دوسرے لمحے اس کا بٹ پوری قوت سے گورما کے جبڑے پر مار دیا ۔ دو زوردار

SCANNED BY JAMSHED

ضربوں کے ساتھ ہی گورما ہوش میں آگیا۔ اس کے منہ سے کراہیں نکلنے لگیں۔ لیکن پوری طرح ہوش میں آتے ہی اس نے اپنے آپ کو جلد ہی کنٹرول کر لیا۔ اب اس کی آنکھوں میں سختی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اور وہ بندھا ہونے کے باوجود انتہائی سخت نظروں سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔ جو خاموش اور مطمئن کھڑا ہوا تھا۔

"ہاں تو گورما۔ تم نے فرناڈو پر تشدد کر کے اس سے ہمارے متعلق اگلوایا۔ اور پھر ہماری کوٹھی پر ریڈ کرنے کے لئے اپنے آدمی بھجوا دیئے۔ لیکن ایک بات بتاؤ کہ ڈوپے کیوں مغربی ساحل پر گیا ہے۔ حالانکہ وہ پہلے یہاں موجود تھا"۔۔۔ عمران نے ڈوپے کے متعلق اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔

"ڈوپے اور کنگ دونوں اپنے ہیڈ کوارٹر چلے گئے ہیں۔ ان کی وہاں ضرورت تھی"۔۔۔ گورما نے سخت اور مطمئن لہجے میں کہا۔

"ان کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ اور نہ انہوں نے مجھے بتایا ہے"۔۔۔ گورما نے جھٹکے دار لہجے میں کہا۔

اسی لمحے جولیا اور کیپٹن شکیل اندر داخل ہوئے۔

"ہمیں یہاں کوئی اسلحہ خانہ نہیں مل سکا"۔۔۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور کرسی پر بندھا بیٹھا گورما جولیا کی بات سن کر چونک پڑا۔

"ٹھیک ہے۔ اب گورما خود بتلائے گا کہ اس کا اسلحہ خانہ کہاں

ہے۔ میں تو سوچ رہا تھا کہ اگر ویسے ہی مل جاتا تو مجھے اس پر وقت ضائع نہ کرنا پڑتا"۔۔۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"یہاں کوئی اسلحہ خانہ نہیں ہے۔ تم بے شک سارے ہیڈ کوارٹر کی تلاشی لے لو۔ ویسے کیا تم واقعی وہی عمران ہو۔ جس کا ذکر باس ڈوپے نے کیا تھا"۔۔۔ گورما نے سخت لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں وہی عمران ہوں۔ تمہارے باس ڈوپے کا پرانا دوست اور یہ بھی بتا دوں کہ ڈوپے کو میں نے گریٹ بال پہنچنے سے پہلے ہی روک دیا ہے۔ وہ شاید اب پہلے سے کہیں زیادہ احمق ہو گیا ہے۔ کہ لانچ پر گریٹ بال تک جانا چاہتا تھا"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"باس ڈوپے اتنا احمق نہیں ہے جتنا تم اسے سمجھ رہے ہو۔ وہ سپیشل آبدوز پر آیا تھا اور اسی سے واپس جائے گا۔ اور تم لاکھ سر پٹک لو۔ اسے نہیں روک سکتے۔ کیونکہ تمہاری آبدوز تباہ ہو چکی ہے۔ اور گریٹ بال تک بغیر آبدوز کے کوئی نہیں پہنچ سکتا"۔۔۔ گورما نے تیز لہجے میں کہا۔ اور عمران مسکرا دیا۔ وہ یہی بات گورما کے منہ سے اگلوانا چاہتا تھا۔ کہ ڈوپے کس ذریعے سے واپس جائے گا۔ اور سپیشل آبدوز کے سامنے آ جانے سے وہ سمجھ گیا کہ اب وہ تنویر اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھ نہیں آسکتا۔

"سنو گورما۔ مجھے فرناڈو نے بتایا تھا کہ تمہارے اسلحہ خانہ میں انتہائی جدید اسلحہ موجود ہے۔ اور مجھے وہی اسلحہ چاہیئے۔ اگر تم نے نہ بتایا تو میں تمہیں یہیں بندھا چھوڑ جاؤں گا۔ اور وائرلیس

SCANNED BY JAMSHED

کنٹرول ڈائنامنٹ فٹ کر جاؤں گا۔ پھر تم جانتے ہو۔ کہ جب ڈائنامنٹ پھٹنے کے بعد تمہارا وہ جدید اسلحہ خانہ پھٹے گا تو تمہارا کیا حشر ہو گا "۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

" ہونہہ۔ اول تو یہاں کوئی اسلحہ خانہ ہے ہی نہیں۔ اور اگر ہوتا بھی تو کم از کم اتنی حماقت تو کوئی بھی نہ کر سکتا کہ اس قدر جدید اسلحہ خانہ کو اس انداز میں تیار کراتا کہ وہ ڈائنامنٹ کے پھٹنے سے تباہ ہو سکتا۔ ڈی اسٹان اسلحہ خانے ڈائنامنٹ تو کیا ایٹم بم سے بھی تباہ نہیں ہو سکتے "۔۔۔ گورما نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔ اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" بہت شکریہ گورما۔ تم نے اپنے اسلحہ خانے کی لوکیشن خود ہی بتا دی ہے۔ تمہارا انداز بتا رہا تھا کہ تم جسمانی طور پر بے پناہ طاقتور ہو۔ اس لئے تم پر تشدد بے کار ثابت ہوتا لیکن جس قدر تم جسمانی طور پر بے پناہ طاقتور ہو۔ اتنے ہی ذہنی طور پر پس ماندہ ہو۔ اس لئے میں نے چکر دے کر تم سے اگلوا لیا ہے۔ اور اب ڈی اسٹان طرز تعمیر کے سامنے آ جانے کے بعد تمہارا اسلحہ خانہ تلاش کرنا میرے لئے مشکل نہ ہو گا "۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور گورما کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

" تت ۔۔۔ تت ۔۔۔ تم ڈی اسٹان کو کیسے جان سکتے ہو "۔۔۔ گورما نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" تم ڈی اسٹان طرز تعمیر کی بات کر رہے ہو۔ یہ تو اسلحہ خانے کے لئے اب متروک ہو چکا ہے۔ اب تو خطرناک اسلحہ خانے کے لئے

ایکڑان طرز تعمیر استعمال ہو رہا ہے "۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ جولیا کی طرف مڑ گیا۔

" جولیا۔ تم اس کا خیال رکھنا۔ میں جا کر اس کا اسلحہ خانہ چیک کر لوں۔ اگر مطلوبہ اسلحہ مل جاتا ہے تو اچھا ہے۔ اس طرح ہمارا مزید وقت ضائع نہ ہو گا۔ اور ہم براہ راست یہیں سے گریٹ بال پر حملہ آور ہو جائیں گے "۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور پھر ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن جولیا کی طرف اچھالتے ہوئے وہ اس کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ ابھی وہ دروازے تک پہنچا بھی نہ تھا کہ کیپٹن شکیل اندر داخل ہوا۔

" عمران صاحب۔ یہاں ایک مکمل ٹرانسمیٹر روم موجود ہے۔ اور ٹرانسمیٹر پر کال آ رہی ہے "۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

" اوہ۔ اچھا۔ کہاں ہے۔ آؤ "۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور پھر وہ کیپٹن شکیل کے ساتھ تقریباً دوڑتا ہوا تھوڑی دیر بعد واقعی ایک چھوٹے کمرے میں پہنچ گیا۔ جس میں جدید ترین ساخت کے ٹرانسمیٹر نصب تھے۔ ایک ٹرانسمیٹر پر واقعی کال آ رہی تھی۔ عمران چند لمحے غور سے اس ٹرانسمیٹر کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کا ایک بٹن دبا دیا۔

" ہیلو ہیلو ۔۔۔ ڈوچے کالنگ فرام گریٹ بال اوور "۔۔۔ تیز آواز ٹرانسمیٹر سے بلند ہوئی۔

" یس باس ۔۔۔ گورما اٹنڈنگ یو اوور "۔۔۔ عمران نے گورما کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"گورما۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی کیا پوزیشن ہے اوور" ڈوچے نے اسی طرح تیز لہجے میں پوچھا۔

"ان کی کوٹھی خالی پڑی ہوئی ہے۔ لیکن میں نے اپنے آدمی اس کے گرد لگا دیئے ہیں۔ وہ جیسے ہی واپس آئے ہم انہیں کور کر لیں گے۔ اوور" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"تمہارے ہیڈکوارٹر پر تو انہوں نے حملہ نہیں کیا اوور" ـــــ ڈوچے نے کہا۔

"نہیں ـــــ میں یہاں بھی ان کا منتظر ہوں اوور" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ میرا اندازہ درست تھا۔ وہ گریٹ بال پر حملے کا پروگرام بنا رہے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ اب تم اس سے خود ہی نمٹتے رہو۔ میں فوری طور پر گریٹ بال کو ڈاکر جزیرے پر شفٹ کر رہا ہوں۔ تاکہ عمران کی پہنچ سے نکل جاؤں۔ بس صرف چند دن چاہئیں مجھے۔ اس کے بعد ہمارا مشن مکمل ہو جائے گا اور پھر نہ عمران رہے گا اور نہ مسلمان اور مسلم ممالک۔ سب کچھ ختم ہو جائے گا۔ بہر حال تم بے پناہ محتاط رہنا اوور" ـــــ ڈوچے نے کہا۔ اور عمران کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی۔

"باس۔ میں تو بہر حال ان کا خاتمہ کر دوں گا۔ لیکن آپ کو اطلاع کیسے دوں اوور" ـــــ عمران نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

"تم اب سپیشل فریکوئنسی نوٹ کر لو۔ اس پر تم مجھے کال کر سکتے ہو۔ اس عمران کی لاش کو مسخ نہ ہونے دینا۔ تمہاری اطلاع ملنے کے

SCANNED BY JAMSHED

بعد میں کنگ کو بھیجوں گا جو اس کی لاش یہاں گریٹ بال میں لے آئے گا۔ تاکہ میں خود اسے چیف باس کے پاس روانہ کر سکوں" ـــــ ڈوچے نے کہا اور ساتھ ہی اس نے ایک فریکوئنسی بتانی شروع کر دی۔

"یس باس ـــــ میں آپ کو فوراً اطلاع کر دوں گا اوور" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے۔ میں تمہاری کال کا منتظر رہوں گا اوور اینڈ آل" ڈوچے نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"چلو اب اسلحہ خانہ ڈھونڈنے کی بھی ضرورت نہیں رہی۔ کیونکہ ڈاکر جزیرہ یہاں سے بہت دور ہے۔ اور یہاں سے اس اسلحے کے ذریعے اس پر حملہ نہیں کیا جا سکتا۔ ورنہ پہلے میرا یہی پروگرام تھا کہ یہیں سے سپیشل راکٹ میزائل فائر کر کے گریٹ بال کو سطح سمندر پر آنے پر مجبور کر دوں گا۔ اس کے بعد اس کی تباہی آسان ہو جاتی۔ اب ہمیں براہ راست ڈاکر جزیرے پر جانا پڑے گا" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"تو پھر اب کیا کرنا ہوگا" ـــــ کیپٹن شکیل نے بھی اس کے ساتھ چلتے ہوئے پوچھا۔

"ڈوچے کی اس کال سے میرے ذہن میں ایک نیا منصوبہ ابھرا ہے۔ ڈاکر جزیرے تک گریٹ بال کو پہنچتے پہنچتے ایک دو روز تو لگ ہی جائیں گے۔ کیونکہ اس قدر وزنی اور بڑا پراجیکٹ

SCANNED BY JAMSHED

اتنی تیزی سے تو سمندر میں سفر نہیں کر سکتا۔ ہم یہاں سے کوئی ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر اغوا کر کے اس سے پہلے اگر ڈاکر جزیرے پر پہنچ جائیں تو پھر اس گریٹ بال کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور کیپٹن شکیل نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے اونچی نشست کی کرسی پر بیٹھے ہوئے آدمی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔۔۔ چیف باس اٹنڈنگ"۔۔۔ اس آدمی نے جو وائٹ پاور کا چیف باس تھا انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"باس۔۔۔ میں آرمیر بول رہا ہوں ٹرانسمیٹر سیکشن سے۔ آپ نے آرشیا سے کئی ٹرانسمیٹر کالیں رسیو کی ہیں آخری ٹرانسمیٹر کال، جو ڈوچے نے کی۔ اس کال کے دوران ہماری مشینری نے بتایا ہے کہ رسیونگ لوکیشن چیک کی گئی ہے"۔۔۔ آرمیر نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ ہماری کال چیک کی جا سکے"۔۔۔ چیف باس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں ۔بظاہر تو یہ ناممکن ہے ۔لیکن ایسا ہوا ہے ۔اس کا علم اس وقت ہوا جب ہم نے سٹلائٹ سے گراس کال کا ریکارڈ طلب کیا ۔اس پر ہم نے مزید چیکنگ کی تو پتہ چلا کہ یہ کال آرشیلے سے ہی چیک کی گئی ہے ۔اور چیک کرنے والی مشین ایل ۔آر ۔سی ہے" آرمیر نے جواب دیا ۔

" اوہ ۔ویری بیڈ ۔اس طرح تو ہیڈ کوارٹر لوکیشن سامنے آ گئی ہو گی" ۔۔۔ چیف باس نے دانت پیستے ہوئے کہا ۔

"نہیں باس ۔ہیڈ کوارٹر لوکیشن چونکہ پہلے سے ہی ڈاجنگ رکھی گئی تھی ۔اس لئے چیکنگ مشین نے اسے پلان کے مطابق گرووٹ لینڈ ہی بتایا ہو گا ۔انہیں کسی صورت بھی بلیک پاگوس کا علم نہ ہو سکا ہو گا" ۔۔۔ آرمیر نے جواب دیا ۔اور چیف باس کے حلق سے اطمینان بھرا طویل سانس نکل گیا ۔

" اوہ ۔شکر ہے ۔ورنہ میں تو بری طرح پریشان ہو گیا تھا ۔ٹھیک ہے ۔وہ گرووٹ لینڈ میں برف کی تہہ کھنگالتے رہیں گے" ۔۔۔ چیف باس نے مطمئن لہجے میں کہا ۔

"ٹھیک ہے باس ۔میں نے تو صرف یہ بات آپ کے نوٹس میں لائی تھی" ۔۔۔ آرمیر نے جواب دیا ۔

" آرمیر ۔آرشیا میں تکاشی گروپ کے علاوہ بھی ہمارے مخبر موجود ہیں ۔کیا تم ان سے رابطہ کر کے حالات معلوم کر سکتے ہو" ۔۔۔ چیف باس نے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا ۔

"یس باس ۔۔۔ زیرو زیرو دون وہاں موجود ہے ۔میں اس سے

SCANNED BY JAMSHED

بات کرتا ہوں"

" او ۔کے ۔اس سے آرشیا کی پوری تفصیل معلوم کرو" ۔۔۔ چیف باس نے کہا ۔اور رسیور رکھ دیا ۔اس کی پیشانی پر سوچ کی گہری لکیریں نمایاں ہو گئی تھیں ۔

" یہ عمران تو واقعی بھوت بن کر ہم سے چمٹ گیا ہے ۔اس سے تو پیچھا چھڑانا ہی مشکل ہو گیا ہے" ۔۔۔ چیف باس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔

تھوڑی دیر بعد ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی ۔

"یس ۔۔۔ چیف باس اٹنڈنگ" ۔۔۔ چیف باس نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا ۔

" آرمیر بول رہا ہوں باس ۔زیرو زیرو دون سے میں نے رپورٹ لے لی ہے ۔باس انتہائی تشویش ناک خبر ہے تکاشی کا ہیڈ کوارٹر جس میں خوفناک اسلحے کا سٹور تھا ۔ایک خوفناک دھماکے سے تباہ ہو چکا ہے ۔اور باس اس ہیڈ کوارٹر کے انچارج گورما کی لاش کے ٹکڑے بھی ملبے سے دستیاب ہوئے ہیں ۔ویسے اس گروپ کے آدمی بچ گئے ہیں ۔وہ دھماکے کے وقت ہیڈ کوارٹر میں نہیں تھے ۔اب زیرو زیرو دون ہی انہیں کنٹرول کر رہا ہے" ۔۔۔ آرمیر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" اوہ ۔ویری بیڈ ۔اس کا مطلب ہے کہ آرشیا میں عمران اور اس کے ساتھی سپر ہینڈ ہو چکے ہیں ۔اور گریٹ بال مشن سخت خطرے میں ہے ۔اب تو مجھے آرشیلے سے ملنے والی کسی رپورٹ

SCANNED BY JAMSHED

پر بھی اعتبار نہیں رہا۔ میرا خیال ہے۔ مجھے اب ہیڈ کوارٹر میں بیٹھے رہنے کی بجائے خود گریٹ بال کا چارج سنبھال لینا چاہیئے۔ آر میر، تم ایسا کرو کہ فوراً ڈوچے سے ٹرانسمیٹر پر میرا رابطہ کراؤ" ——— چیف باس نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

چیف باس نے رسیور رکھ دیا۔ لیکن اب اس کے چہرے پر شدید پریشانی اور الجھن کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ کچھ دیر بعد میز پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر سے کال آنی شروع ہو گئی۔ چیف باس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ——— ڈوچے کالنگ اٹنڈنگ فرام گریٹ بال اوور" ڈوچے کی آواز سنائی دی۔

"چیف باس سپیکنگ ڈوچے۔ گریٹ بال کس پوزیشن میں ہے اوور" ——— چیف باس نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہم ڈاکر جزیرے کی طرف واپس جا رہے ہیں چیف باس۔ میں نے محسوس کیا ہے۔ کہ عمران اور اس کے ساتھی تکاشی کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرنے کی بجائے گریٹ بال پر براہِ راست حملہ کرنا چاہتے ہیں، کیونکہ اس کے آدمی فرناڈو سے مجھے اس اسلحے کی لسٹ مل گئی تھی جو عمران نے اس فرناڈو کو مہیا کرنے کے لئے دی تھی۔ یہ اسلحہ ایسا ہے کہ اس کی مدد سے جزیرہ آرشیا سے گریٹ بال پر خوفناک حملہ کیا جا سکتا ہے۔ چونکہ عمران کی وہ مچھلی نما آبدوز

تباہ ہو چکی ہے۔ اس لئے لازماً عمران نے جزیرہ آرشیا سے ہی گریٹ بال پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ چنانچہ اس لسٹ کو دیکھتے ہی میرے دماغ میں خطرے کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور میں نے فوری طور پر گریٹ بال کو واپس ڈاکر جزیرے کی طرف لے جانے کا فیصلہ کر لیا۔ اس طرح فاصلہ بے حد بڑھ جانے کی وجہ سے جزیرہ آرشیا پر سے گریٹ بال پر حملہ نہ کیا جا سکے گا۔ ویسے گریٹ بال پر حملہ کرنے کے لئے آبدوز کی ضرورت لازمی ہے۔ آبدوز کے بغیر عمران کچھ نہیں کر سکتا۔ اور آبدوز اُسے کسی صورت میں بھی جزیرہ آرشیا سے نہیں مل سکتی۔ اور دوسری بات یہ کہ عمران یہی سمجھتا رہے گا۔ کہ گریٹ بال اُسی جگہ پر موجود ہے۔ جہاں وہ اُسے سمجھ کر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ اس طرح وہ حملہ کرے گا۔ تو اس کا اسلحہ مکمل طور پر ضائع ہو جائے گا۔ جب کہ عمران یہی سمجھے گا کہ اس نے گریٹ بال کو تباہ کر لیا ہے۔ پھر وہ اپنی کامیابی کے نتائج چیک کرنے کے چکر میں پھنس جائے گا۔ اور ہمیں بہرحال اتنا وقت آسانی سے مل جائے گا کہ ہم اس دوران اپنے مشن کو تکمیل دے سکیں اوور" ——— ڈوچے نے پوری تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔ اور چیف باس کے چہرے پر ڈوچے کی تفصیلی بات سن کر گہرے اطمینان کے آثار ابھر آئے۔

"اوہ ویری گڈ پلاننگ ڈوچے۔ تم نے واقعی عمران کو ڈاج دینے کے لئے بہترین اور فول پروف پلاننگ کی ہے۔ اب سنو ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ عمران نے تکاشی کے ہیڈ کوارٹر جس کا

SCANNED BY JAMSHED

انچارج گورما تھا۔ بم سے اڑا دیا ہے۔ اس کا اسلحے کا سٹور بھی مکمل طور پر تباہ ہو گیا ہے۔ اور گورما کی لاش کے بھی ٹکڑے وہاں سے ملے ہیں۔ جب کہ اس کے بیشتر آدمی بچ گئے ہیں۔ وہ شاید اس وقت ہیڈ کوارٹر میں نہ تھے۔ اس پر میں بے حد پریشان ہوا۔ اور میں نے تو فیصلہ کر لیا تھا۔ کہ اب میں ہیڈ کوارٹر کو چھوڑ کر خود گریٹ بال میں پہنچ کر اس مشن کو کنٹرول کروں۔ لیکن تمہاری پلاننگ سن کر مجھے اطمینان ہو گیا ہے۔ بہر حال یہ عمران ہمارے گریٹ بال مشن کے پیچھے بھوت بن کر چمٹ گیا ہے۔ تم جس قدر جلد ممکن ہو سکے کم سے کم وقت میں اس مشن کو مکمل کرنے کی کوشش کرو۔ اور ہاں۔ ڈاکر جزیرے پر موجود ایکشن گروپ تو واپس آ چکا ہے۔ کیا اُسے دوبارہ وہاں بھجوایا جائے"۔۔۔ چیف باس نے کہا۔

"نہیں باس۔ اب ان کی ضرورت نہیں رہی۔ ویسے بھی ڈاکر جزیرے پر پہنچنے کے بعد مجھے زیادہ دن نہ لگیں گے۔ اب مشن تقریباً مکمل ہونے کے قریب ہے۔ میں کام اور زیادہ تیز کر دوں گا۔ مجھے ابھی اڑتالیس گھنٹے لگیں گے۔ ڈاکر جزیرے تک پہنچنے میں اور وہاں پہنچنے کے بعد جزیرے پر پانی کے حصول کے لئے مشینری وغیرہ کی فٹنگ پر آٹھ دس گھنٹے لگ جائیں گے۔ اس کے بعد میں انتہائی تیز رفتاری سے کام شروع کر دوں گا۔ اور مجھے یقین ہے کہ زیادہ سے زیادہ تین روز کے اندر ہمارا مشن مکمل ہو جائے گا۔ اوور"۔۔۔ ڈوچے نے اُسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔۔۔ یہ یہودیوں کی تاریخ کا سب سے بڑا کارنامہ ہے"

گا۔ اپنی پوری صلاحیتیں اور توانائی اس کی تکمیل پر لگا دو۔ اور جب یہ مکمل ہو جائے تو مجھے کال کرنا۔ میں سپیشل جہاز پر خود وہاں آؤں گا۔ اور اس مشن کا فائنل بٹن خود اپنے ہاتھوں سے آن کروں گا جس کے اندر لاکھوں کروڑوں مسلمانوں کی موت چھپی ہوئی ہے اوور" چیف باس نے پر جوش لہجے میں کہا۔

"یس باس۔۔۔ آپ قطعی بے فکر رہیں اوور"۔۔۔ ڈوچے نے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوور اینڈ آل"۔۔۔ چیف باس نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"میں دیکھوں گا عمران کہ تم یہودیوں کا کب تک مقابلہ کر سکتے ہو۔ صرف چند روز رہ گئے ہیں۔ تمہاری اور تمہارے ساتھ کروڑوں مسلمانوں کی زندگی کے"۔۔۔ چیف باس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے اس کا ایک بٹن دبا دیا۔

"یس۔۔۔ موگی سپیکنگ"۔۔۔ ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"موگی۔۔۔ میرے سپیشل۔۔۔ طیارے کو ہر وقت اوکے رہنا چاہیئے۔ میں کسی بھی وقت اس پر طویل سفر کر سکتا ہوں"۔۔۔ چیف باس نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ میں آپ کے احکامات پہنچا دیتی ہوں۔ طیارہ اوکے رہے گا باس"۔۔۔ موگی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب

SCANNED BY JAMSHED

دیتے ہوئے کہا۔

"میں اس ہفتے میں کسی بھی وقت سفر کر سکتا ہوں۔ صرف پانچ منٹ کے نوٹس پر۔ سمجھ گئیں" ـــــ چیف باس نے کہا۔

"یس باس" ـــــ ہوگی نے جواب دیا۔ اور چیف باس نے او۔ کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اور پھر میز پر پڑی ہوئی کئی فائلوں میں سے ایک فائل اپنی طرف گھسیٹ لی۔ اور اس کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے ساتھ کامیابی کی چمک بھی نمایاں تھی۔ شاید ڈوپجے کی پلاننگ سن کر اسے گریٹ بال مشن کی کامیابی کا سو فیصد یقین ہو گیا تھا۔

سپیشل نیول طیارہ انتہائی بلندی پر سمندر کے اوپر پرواز کرتا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا۔ طیارے میں اس وقت عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ ان سب نے سیاہ رنگ کے ـــــ غوطہ خوری کے مخصوص لباس پہنے ہوئے تھے۔ ان کی بیلٹس کے ساتھ ایک ایک سیاہ رنگ کے واٹر پروف کینوس کا بنا ہوا ـــــ تھیلا بھی علیحدہ بندھا ہوا تھا۔ عمران نے گورما کے ہیڈ کوارٹر سے نکلنے سے پہلے اس کا اسلحہ خانہ چیک کر لیا تھا۔ اور پھر اس میں سے نہ صرف مخصوص قسم کا اسلحہ اس نے نکال لیا تھا۔ بلکہ اس کے اندر ایک انتہائی طاقت کا ٹائم بم بھی اس طرح نصب کر دیا تھا کہ جو ان کے گورما کے ہیڈ کوارٹر سے نکلنے کے دو گھنٹے بعد فائر ہونا تھا۔ دو گھنٹے کا وقت اس نے جان بوجھ کر رکھا تھا۔ کیونکہ اسلحہ خانہ اس قسم کا تھا کہ اس میں یقیناً گورما کے علاوہ اور کوئی آدمی داخل نہ ہو سکتا تھا۔ اور گورما

SCANNED BY JAMSHED

کو وہ پہلے ہی گولی مار چکا تھا۔ اس لئے ٹائم بم کی چیکنگ نہ ہو سکتی تھی۔ اور ان دو گھنٹوں کے دوران اس نے ڈاکر جزیرے تک پہنچنے کے فوری انتظامات کرنے تھے۔ اس کی پلاننگ یہی تھی کہ جب وہ جزیرہ آرشیا چھوڑیں تو اس کے دس پندرہ منٹ بعد ہی گورما کے ہیڈ کوارٹر میں تباہی آ جائے۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ گورما کے آدمی اس کوٹھی کی نگرانی کر رہے ہیں جس میں پہلے عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ اور عمران نے گورما کی آواز میں انہیں وہاں رکنے کا حکم دے رکھا تھا۔ اس لئے اسے معلوم تھا کہ ہیڈ کوارٹر کی تباہی کی خبر ملتے ہی وہ سب ان کی تلاش میں جزیرے کا ایک ایک چپہ چھان ماریں گے۔ اور چھوٹے سے جزیرے میں ان کا چھپنا محال ہو جائے گا۔ اور اگر وہ ان آدمیوں سے الجھ کر رہ گئے تو پھر کسی طرح بھی وہ گریٹ بال کے جزیرہ ڈاکر پہنچنے سے پہلے جزیرے تک نہ پہنچ سکیں گے اور عمران یہی چاہتا تھا کہ وہ ڈبے اور گریٹ بال کے ڈاکر جزیرے پر پہنچنے سے پہلے وہاں پہنچ جائے۔ اس نے اپنی ساری پلاننگ کا بنیادی پوائنٹ یہی بنایا تھا۔ اس لئے اس نے گورما کے ہیڈ کوارٹر سے نکلتے ہی سب سے پہلے فارن کال کے ذریعے باجان میں اپنے دوست ایڈمرل کو کال کیا۔ اور اس سے فوری طور پر سپیشل نیول طیارہ جزیرہ آرشیا کے شمالی ساحل پر پہنچانے کے لئے کہا۔ جس کے ذریعے وہ آسانی سے ڈاکر جزیرے پر اتر سکیں۔ اور ایک گھنٹے کے انتظار کے بعد سپیشل نیول طیارہ جزیرہ آرشیا پر پہنچ گیا۔ اور اس وقت وہ اسی طیارے میں سوار انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ ڈاکر جزیرے کی طرف پرواز کر رہے تھے۔ اس نے سپیشل نیول طیارہ اس لئے بھی منگوایا تھا تاکہ اگر سمندر کی تہہ میں حرکت کرتے ہوئے گریٹ بال میں سے فضائی نگرانی کی جا رہی ہو تو وہ اسے عام طیارہ سمجھیں۔ کیونکہ ایسے طیارے عام طور پر سمندر کے اوپر پرواز کرتے رہتے تھے۔

گو سپیشل نیول طیارہ چھوٹے سے چھوٹے جزیرے پر بھی اتر سکتا تھا۔ لیکن عمران نے جان بوجھ کر بغیر پیراشوٹوں کے جزیرے سے ہٹ کر سمندر میں اترنے کا پروگرام بنایا تھا۔ تاکہ اگر ڈاکر جزیرے پر کوئی مشین یا چیکنگ پارٹی موجود ہو تو وہ طیارے کے اترنے سے حرکت میں نہ آ جائے۔ اور پیراشوٹوں کی وجہ سے بھی وہ کسی جگہ سے چیک نہ ہو سکیں۔ کیونکہ بغیر پیراشوٹ کے تو انہوں نے کسی بھاری پتھر کی طرح نیچے گرنا تھا۔

"یہ گریٹ بال تو سمندر کی تہہ میں موجود ہو گا۔ اور ہم اس عام سے غوطہ خوری کے لباس کی مدد سے تو سمندر کی تہہ تک نہیں جا سکتے"۔ عمران کے قریب بیٹھے صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہو سکتا ہے سمندر کی تہہ ہی ہمارے استقبال کے لئے اوپر آ جائے"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور صفدر تو اس کا جواب سن کر جھینپ سا گیا۔ مگر سوائے تنویر کے باقی ساتھیوں کے حلق سے بے اختیار قہقہے نکل گئے۔

"صفدر درست کہہ رہا ہے۔ تم سب کو تو سوائے عمران کی باتوں پر ہنسنے کے اور کچھ آتا ہی نہیں"۔۔۔ تنویر، صدیقی اور چوہان پر الٹ پڑا۔ کیونکہ ان دونوں کے قہقہے ہی سب سے بلند تھے۔

"ہم عمران کی بات پر ہی نہیں تمہاری بات پر اس سے بھی زیادہ

SCANNED BY JAMSHED

زوردار قہقہہ لگا سکتے ہیں۔ لیکن ذرا صفدر سے پوچھو کہ جب یہ بات طے ہو گئی ہے کہ ہم نے ڈاکر جزیرے پر جانا ہے۔ تو کیا وہ گریٹ بال ڈاکر جزیرے کے اوپر پہنچے گا" ۔۔۔۔ چوہان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" لیکن ہمارا ٹارگٹ تو گریٹ بال ہے۔ ڈاکر جزیرہ تو نہیں ہے" صفدر نے کہا۔

" یار اس میں لڑنے والی کونسی بات ہے۔ ٹارگٹ کے اوپر کھڑے ہو کر تو تیر نہیں چلایا جا سکتا۔ کچھ تھوڑا بہت دور ہٹ کر ہی نشانہ باندھا جاتا ہے۔ جیسے جولیا مجھ سے ہٹ کر بیٹھی ہوئی ہے۔ اس لئے ظاہر ہے ٹارگٹ میں ہی ہوں گا" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں کیوں بنانے لگی تمہیں ٹارگٹ۔ شکل دیکھی ہے کبھی آئینے میں" ۔۔۔۔ جولیا نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

" تنویر آئینے کے سامنے سے ہٹے گا تو شکل بھی دیکھوں گا" ۔۔۔۔ عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم پھر بکواس پر اتر آئے۔ مجھے کیا ضرورت ہے آئینے کے سامنے کھڑے رہنے کی" تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" پھر کسی روز کھڑے ہو ہی جاؤ۔ تاکہ کم از کم جولیا پر تو تمہارا شک باقی نہ رہے گا" ۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور اس بار طیارہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔ اور تنویر عمران کے اس کاٹ دار جواب سے واقعی کھسیانا ہو کر رہ گیا۔

" بس تمہیں یہی کام آتا ہے۔ کہ اپنی بات دوسروں پر الٹ دو۔ تنویر تم سے کہیں زیادہ خوب صورت ہے" ۔۔۔۔ جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ لیکن صاف دکھائی دے رہا تھا کہ اس نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی پر کنٹرول کیا ہے۔ اور اب وہ جان بوجھ کر تنویر کو چھیڑ رہی ہے۔ وہ بھی شاید اپنے متعلق تنویر اور عمران کے درمیان ہونے والی نوک جھونک سے لطف لیتی تھی۔ اور یقیناً ایسا اس کی مخصوص نسوانی نفسیات کی وجہ سے تھا۔ جب کہ تنویر کی اپنی نفسیات تھی۔ جولیا کے اس فقرے سے اس کی آنکھوں میں چمک اور گالوں پر سرخی پھوٹ پڑی۔ اور اس کا پہلے سے پھیلا ہوا سینہ مزید دو تین انچ تک پھیل گیا۔ حالانکہ وہ بھی جانتا تھا کہ جولیا عمران کے مقابلے میں اُسے کبھی ترجیح نہیں دے سکتی۔ لیکن پھر بھی وہ اپنی نفسیات سے مجبور تھا۔

" ماشاء اللہ۔ ماشاء اللہ ۔۔۔ اس کے گورے چٹے گال پر سیاہ نشان لگا دو۔ خوب صورت بچوں کو نظر جلدی لگ جاتی ہے" ۔۔۔۔ عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔ اور طیارہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔ تنویر کا تو منہ بالکل اس طرح بگڑ گیا جیسے اس کے حلق میں یک لخت کسی نے کونین کی دو تین گولیاں نہیں بلکہ پورا پیکٹ ہی الٹ دیا ہو۔ جب کہ جولیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" جناب ڈاکر جزیرہ قریب آنے والا ہے۔ اب کیا حکم ہے" ۔۔۔ اُسی لمحے جاپانی پائلٹ کی آواز سنائی دی۔ اور وہ سب چونک پڑے۔

" جزیرے سے کم از کم پانچ سو میٹر دور مشرق میں ہم نے سمندر

میں اترنا ہے" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی باقی سب بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ ان سب کے چہروں پر یک لخت گہری سنجیدگی کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔ کیونکہ اتنا تو وہ بھی سمجھتے تھے کہ اس جہاز سے اترنے کے بعد ان کا اصل مشن شروع ہو جائے گا۔ اور یہ ایسا مشن تھا جس میں سب کچھ ممکن تھا۔ گریٹ بال بھی تباہ ہو سکتا تھا۔ یا وہ سب اپنی جانوں سے بھی ہاتھ دھو سکتے تھے۔ اور ان کی لاشیں سمندری مچھلیوں کی خوراک بن جاتیں۔

"سنو۔ نیچے کودنے کے بعد تم سب نے سمندر کے اندر رہنا ہے۔ صرف میں جزیرے پر جاؤں گا۔ اور پھر جیسی بھی صورت حال ہو گی۔ میں تمہیں ٹرانسمیٹر پر اطلاع دوں گا" ——— عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا۔ اور اس کے بعد وہ اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جس سے اس نے نیچے کودنا تھا۔ یہ بات وہ پہلے ہی طے کر چکا تھا۔ کہ پہلے وہ کودے گا۔ اور جب وہ سمندر میں اتر جائے گا تو پائلٹ باقی ساتھیوں کو کاشن دے گا اور پھر وہ سب نیچے کودیں گے۔ سپیشل نیول طیارہ اس وقت انتہائی بلندی پر پرواز کر رہا تھا۔ اس لئے انہیں طیارے سے کودنے کے بعد سمندر تک پہنچنے میں باوجود اس کے کہ ان کے جسموں پر پیراشوٹ موجود نہ تھے کچھ وقت لگ جانا تھا۔ عمران کی نظریں دروازے پر لگی ہوئی تھیں۔ کیونکہ اس کے کھلنے اور بند ہونے کا کنٹرول پائلٹ کے پاس تھا۔ اور پائلٹ نے ہدایات کے مطابق مخصوص جگہ طیارہ پہنچنے پر اس کے کودنے کے لئے

SCANNED BY JAMSHED

دروازہ کھولنا تھا۔

چند لمحوں بعد دروازے کے اوپر لگا ہوا سرخ بلب جل اٹھا۔ اور اس کے ساتھ ہی بغیر کسی آواز کے دروازہ کھسک کر سائیڈ میں غائب ہو گیا۔ اب باہر کی فضا صاف دکھائی دینے لگی تھی۔ بادل طیارے کے ارد گرد تیرتے پھر رہے تھے۔ عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور دوسرے لمحے وہ زوردار چھلانگ لگا کر دروازے سے باہر فضا میں آ گیا۔ وہ کسی بھاری پتھر کی طرح سر کے بل انتہائی تیز رفتاری سے اتنی بلندی سے نیچے سمندر کی طرف گرتا جا رہا تھا۔ گرنے کی رفتار لمحہ بہ لمحہ تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی تھی اور اگر عمران نے جان بوجھ کر آنکھیں بند نہ کی ہوتیں تو لازماً درمیان میں ہی وہ بے ہوش ہو جاتا۔ لیکن اب بھی بے پناہ رفتار سے نیچے گرنے کی وجہ سے اسے اپنے جسم پر ہوا کا دباؤ اس طرح محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی اس کے جسم میں موجود ہڈیوں کو دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل رہا ہو۔ اور پھر کچھ دیر بعد یک لخت اس کو ایک زوردار جھٹکا لگا۔ اور اس کے گرنے کی رفتار میں خاصی کمی آ گئی۔ اسی لمحے عمران نے آنکھیں کھول دیں۔ غوطہ خوری کا جدید انداز کا بنا ہوا کنٹوپ اس کے سر اور چہرے پر چڑھا ہوا تھا۔ اور وہ آسانی سے اس کنٹوپ میں لگے ہوئے مخصوص شیشے میں جس پر پانی نہ ٹھہرتا تھا اپنے آپ کو تیزی سے سمندر کی تہہ تک جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ لیکن اسے نمایاں طور پر محسوس ہو رہا تھا۔ کہ اس کے گرنے کی رفتار پانی کے دباؤ کی وجہ سے لمحہ بہ لمحہ کم ہوتی جا رہی ہے۔ تھوڑی دیر بعد

اس کے جسم کو جھٹکا سا لگا ۔ اور اس کے ساتھ ہی پانی نے اُسے اوپر کی طرف اچھال دیا ۔ اب عمران کا جسم تیزی سے اوپر کی طرف جا رہا تھا ۔ لیکن تھوڑا سا اوپر جانے کے بعد عمران نے اپنے آپ کو سنبھالا ۔ اور پھر اس نے تیزی سے اندازے کے مطابق مغرب کی طرف تیرنا شروع کر دیا ۔ غوطہ خوری کا لباس جسم پر ہونے کی وجہ سے وہ اطمینان سے تیرتا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا ۔ جس جگہ وہ تیر رہا تھا وہاں پانی میں ہلکی سی ہلچل موجود تھی ۔ اور اس ہلکی سی ہلچل کو دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ سمندر کی سطح پر خاصی زوردار طوفانی کیفیت موجود ہو گی ۔ تھوڑی دیر بعد اُسے سمندر کے اندر جزیرے کا سایہ نظر آنے لگا ۔ اور اس نے اپنی رفتار تیز کر دی ۔ جزیرے کے قریب جا کر اس نے پہلے تو جزیرے کے گرد چکر لگایا وہ کسی ایسی مشینری کی تلاش میں تھا جسے سمندر کے اندر چیکنگ کے لئے لگایا گیا ہو ۔ لیکن وہاں اُسے کوئی ایسی مشینری نظر نہ آئی تو وہ سطح کی طرف بلند ہونے لگا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ جزیرے کے ساحل پر پہنچ گیا ۔ وہاں واقعی خاصی طوفانی کیفیت موجود تھی ۔ لیکن اتنی بھی نہ تھی کہ اُسے کوئی نقصان پہنچ سکتا ۔ عمران چند لمحے تو ساحلی چٹانوں پر چڑھ کر ادھر ادھر کا محتاط انداز میں جائزہ لیتا رہا ۔ پھر اس نے اپنا غوطہ خوری والا لباس اتارا اور اُسے ایک چٹان کے پیچھے چھپا کر وہ آہستہ آہستہ اوپر چڑھتا گیا ۔ جزیرے پر خاصا گھنا جنگل موجود تھا ۔ لیکن جزیرے پر کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا ۔ عمران درختوں کی آڑ لیتا ہوا آگے بڑھتا گیا ۔ لیکن تھوڑی دیر بعد ہی اُسے احساس ہو گیا کہ جزیرہ واقعی خالی پڑا ہوا ہے ۔

SCANNED BY JAMSHED

تو اب اس نے زیادہ آزادی سے جزیرے کا جائزہ لینا شروع کر دیا ۔ پورے جزیرے کا چکر لگانے کے بعد جب اُسے مکمل یقین ہو گیا کہ جزیرہ واقعی خالی ہے ۔ تو اس نے واچ ٹرانسمیٹر کا ونڈ بٹن کھینچ کر سوئیوں کو مخصوص ہندسوں پر ایڈجسٹ کر کے اُسے دوبارہ بند کیا تو ڈائل پر موجود چھ کا ہندسہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا ۔

" ہیلو ہیلو ـــــ عمران کالنگ اوور " ـــــ عمران نے واچ ٹرانسمیٹر منہ کے قریب لاتے ہوئے تیز لہجے میں کہا ۔

" یس ـــــ جولیا اٹنڈنگ اوور " ـــــ چند لمحوں بعد واچ ٹرانسمیٹر سے جولیا کی مدھم سی آواز سنائی دی ۔

" آپ لوگوں کی کیا پوزیشن ہے ۔ کوئی پرابلم تو نہیں ہے اوور " عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا ۔

" نہیں ۔ ہم بخیریت اتر آئے ہیں ۔ اور اس وقت سمندر کے اندر اکٹھے موجود ہیں اوور " ـــــ جولیا نے جواب دیا ۔

" اوکے ۔ تم سب جزیرے پر آ جاؤ ۔ جزیرہ فی الحال خالی پڑا ہوا ہے اوور اینڈ آل " ـــــ عمران نے کہا ۔ اور ونڈ بٹن کو دوبارہ باہر کی طرف کھینچ کر اس نے رابطہ ختم کر دیا ۔ سوئیاں واپس وقت والے ہندسوں پر خود بخود پہنچ گئیں ۔

کال کرنے کے بعد عمران اب جزیرے کے درمیانی حصے کا بغور جائزہ لینے کے لئے اس طرف کو جانے لگا ۔ کیونکہ اُسے درختوں کے درمیان کسی لکڑی کے کیبن کی موجودگی کا احساس ہوا تھا ۔ اور پھر اس نے دیکھا کہ واقعی جزیرے کے عین درمیان میں گھنے

SCANNED BY JAMSHED

جنگل کے اندر لکڑی کا ایک بڑا سا کیبن موجود تھا جس پر سبز رنگ کیا گیا تھا۔ کیبن کے سامنے ایک قدرتی چشمہ تھا۔ جس کا پانی چھوٹی سی ندی کی صورت میں مغرب کی طرف جا رہا تھا۔ لیکن جس چیز کو دیکھ کر عمران ٹھٹھکا تھا وہ اس چشمے کے ساتھ دو بڑے بڑے پتھروں پر ایسے نشانات تھے جیسے ان پتھروں پر کوئی مشینری نصب کی گئی تھی۔ کیونکہ ان پر اس مشینری کے بیس کی فٹنگ اب بھی موجود تھی۔ عمران نے قریب جا کر انہیں دیکھا اور دوسرے لمحے اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیر گئی۔ کیونکہ بیس فٹنگ سے ہی اس نے اندازہ لگا لیا تھا کہ ان پتھروں پر پانی کھینچنے کیلئے بڑا سا پمپ فٹ کیا گیا تھا۔ موٹی سی نال کے بھی زمین پر موجودگی کے نشانات اس نے ٹریس کر لئے تھے۔ وہ سمجھ گیا کہ یہ انتظام ڈاکر جزیرے کے قریب گریٹ بال کے اندر تازہ اور پینے کے پانی کی سپلائی کے لئے کیا گیا ہو گا۔ اس سے یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ گریٹ بال واقعی پہلے اس جزیرے کے ساتھ موجود تھا۔ جسے بعد میں یہاں سے حرکت دے کر دوسرے جزیرے تک پہنچا یا گیا تھا۔ اور اب واپس یہاں لایا جا رہا تھا۔ اس کی آنکھیں یہ انتظام دیکھ کر چمک اٹھیں۔ اور گریٹ بال کے اندر داخل ہونے کا راستہ اس کی سمجھ میں آ گیا تھا۔ کیونکہ اس کے لئے سب سے بڑا مسئلہ اس گریٹ بال کے اندر داخل ہونے کا تھا۔

تھوڑی دیر بعد اس کے ساتھی بھی وہاں پہنچ گئے۔ انہوں نے غوطہ خوری کے لباس اتار دیئے تھے۔

"اپنے لباس ایسی جگہوں پر چھپا دو کہ جہاں سے آسانی سے ٹریس نہ کیا جا سکے۔" عمران نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہم نے پہلے ہی ایسا کر دیا ہے" —— جولیا نے جواب دیا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"ان پتھروں پر کوئی مشینری نصب کی گئی تھی" —— صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ یہاں پانی کھینچنے والا پمپ نصب تھا۔ اور اس نے ہمارا ایک بہت بڑا مسئلہ حل کر دیا ہے۔ جب گریٹ بال یہاں پہنچے گا۔ تو لازماً اس میں پینے کے پانی کی سپلائی کے لئے کچھ لوگ یہاں پمپ دوبارہ نصب کرنے آئیں گے۔ ہم نے یہاں چھپا رہنا ہے۔ جیسے ہی وہ پمپ نصب کریں ہم نے ان پر قابو پا لینا ہے اور پھر ان کے میک اپ میں گریٹ بال میں داخل ہو جانا ہے"۔ عمران نے کہا۔ اور اس کی بات سن کر سب کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

"عمران۔ اس چشمے میں زہر نہ ملا دیا جائے۔ اس طرح گریٹ بال کے اندر موجود سب لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔ اور ہم اطمینان سے گریٹ بال کو تباہ کر سکیں گے" —— تنویر نے کہا۔

"نہیں تنویر۔ یہ غیر انسانی حرکت ہے۔ ایسا نہیں ہو سکتا"۔ عمران نے تلخ لہجے میں جواب دیا اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اُسے تنویر کی یہ تجویز قطعی پسند نہیں آئی۔

"انہیں قتل کرنا انسانی حرکت ہے" —— تنویر نے بگڑے

SCANNED BY JAMSHED

ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ بات نہیں تنویر۔ اخلاقیات بہرحال ہمیں ملحوظ رکھنی چاہئیں"۔ صفدر نے تنویر کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"البتہ تنویر کی تجویز پر ایک اور پہلو سے عمل ہو سکتا تھا۔ کہ اگر ہمارے پاس بے ہوشی کی دوا موجود ہوتی۔ تو ہم اس چشمے میں ڈال دیتے۔ لیکن اب نہ بے ہوشی کی دوا ہے اور نہ ہمارے پاس زہر، اس لئے اس آئیڈیے کو ذہن سے نکال دو"۔۔۔۔ عمران نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

"اوہ ہاں۔ یہ اچھی تجویز تھی"۔۔۔۔ جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اس کیبن میں چھپا جائے یا درختوں پر"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے موضوع بدلنے کی غرض سے کہا۔

"پانی کے موٹے پائپ کے جانے کے نشانات مغرب کی طرف ہیں۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ گریٹ بال جزیرے کے جنوبی حصے کی طرف ہی سمندر کی تہہ میں موجود ہوگا۔ اور شاید یہ سائیڈ انہوں نے اس لئے منتخب کی ہے۔ کہ اس طرف کا ساحل کٹا پھٹا نہیں ہے۔ اس طرح پائپ گھسنے سے بچ جاتا ہے۔ یہ لوگ یقیناً آبدوز کے ذریعے اس بھاری پمپ کو اوپر ساحل پر پہنچائیں گے۔ اور گریٹ بال چونکہ سمندر کی انتہائی گہرائی میں ہوگا۔ اس لئے پمپ نصب کرنے والوں کو لازماً اس آبدوز کے ذریعے ہی واپس جانا ہوگا۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم اس آبدوز پر بھی قبضہ کریں اور

ساحل پر موجود افراد کا بھی خاتمہ کر دیں۔ تاکہ یہ اوپر سے ہم پر فائر نہ کھول سکیں۔ چنانچہ صفدر اور کیپٹن شکیل اوپر چھپ کر رہیں گے۔ اور مجھ سمیت باقی افراد غوطہ خوری کے لباس پہن کر جزیرے کی چٹانوں کے پیچھے چھپ جائیں گے۔ پھر موقع ملتے ہی ہم آگے بڑھیں گے۔ اور اس آبدوز پر قبضہ کر لیں گے۔ پھر ہمارے کاشن دینے پر صفدر اور کیپٹن شکیل اوپر موجود افراد کا خاتمہ کر کے ہمارے ساتھ آ ملیں گے۔ اور اس کے بعد ہم سب اس آبدوز کے ذریعے اس گریٹ بال کے اندر پہنچ جائیں گے۔ اور اندر جانے کے بعد کیا ہوگا یہ بعد میں دیکھا جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے باقاعدہ پلاننگ بتاتے ہوئے کہا۔ اور ان سب نے اس پلاننگ پر تائیدی انداز میں سر ہلا دیئے۔ اس کے بعد اس پلاننگ پر مکمل عمل درآمد کے لئے ان کے درمیان تفصیلی بات چیت ہونے لگی۔ ان کے اندازے کے مطابق گریٹ بال کو یہاں تک پہنچنے میں ابھی کافی دیر تھی۔ اور جب تک گریٹ بال میں سے آدمی اوپر جزیرے تک نہ آ جائیں انہیں گریٹ بال کے پہنچ جانے کا علم بھی نہ ہو سکتا تھا۔ اس لئے وہ سب فی الحال تو وہیں گھاس پر بیٹھ کر بات چیت میں مصروف ہو گئے۔

SCANNED BY JAMSHED

ڈوچے اپنے خاص کمرے میں آرام کرسی پر بیٹھا ایک رسالہ پڑھنے میں مصروف تھا کہ یک لخت میز پر رکھے ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی وہ چونک پڑا۔ گریٹ بال کو ڈاکر جزیرے کے ساتھ اپنی مخصوص جگہ پر پہنچے دو گھنٹے گزر چکے تھے۔ اور ڈوچے تازہ پانی کا پمپ اوپر جزیرے پر فٹ کرنے کے احکامات دے کر اپنے خاص کمرے میں ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی پہنچا تھا۔ چونکہ اس نے گریٹ بال کے ہر سیکشن کو پانی کی سپلائی مکمل ہوتے ہی پوری صلاحیتوں سے اور انتہائی برق رفتاری سے کام کرنے کے احکامات دے دیئے تھے۔ اس لئے اب وہ اطمینان سے بیٹھا رسالہ پڑھنے میں مصروف تھا۔ ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے پر وہ اس وجہ سے چونکا تھا کہ ابھی تو وہ تفصیلی ہدایات دے چکا ہے۔ پھر اتنی جلدی مزید ہدایات لینے کی کیا ضرورت پڑ گئی ہے۔ اس

نے برا سا منہ بناتے ہوئے رسیور اٹھا لیا۔

"یس ——— ڈوچے اٹنڈنگ" ——— ڈوچے کے لہجے میں ہلکی سی تلخی تھی۔

"باس۔ میں وائنڈ چیکنگ سیکشن سے آسکر بول رہا ہوں۔ جزیرے پر کچھ افراد موجود ہیں۔ یہ سب افراد ایشیائی لگتے ہیں۔ ان میں ایک عورت بھی ہے۔ جو یورپی ہے" ——— دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔ اور ڈوچے کو ایسے محسوس ہوا جیسے اس کے کانوں میں کسی نے پگھلا ہوا سیسہ انڈیل دیا ہو۔

"کک ——— کک ——— کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم نشے میں ہو۔ ایشیائی آدمی اور یورپی عورت۔ یہ کیسے ممکن ہے" ——— ڈوچے حیرت کی شدت سے ایک لمحے تک تو پتھر کے مجسمے کی طرح ساکت بیٹھا رہا۔ دوسرے لمحے وہ اتنے زور سے چیخا کہ یقیناً دوسری طرف آسکر کے کان کا پردہ پھٹ نہیں تو تڑخ ضرور گیا ہوگا۔

"مم ——— مم ——— درست کہہ رہا ہوں باس" ——— آسکر نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔ شاید اسے ڈوچے کی طرف سے اس قدر شدید ردعمل کی توقع ہی نہ تھی۔

"اوہ اوہ ——— ویری بیڈ۔ وہ سپیشل آبدوز کہیں پمپ لے کر ساحل کی طرف روانہ تو نہیں ہوگئی" ——— ڈوچے نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نو باس۔ ویسے وہ جانے ہی والے ہوں گے لیکن ابھی آبدوز سے نکلی نہیں ہے" ——— آسکر نے جواب دیا۔

"میں ابھی آتا ہوں۔ تم انہیں چیک کیے رکھو"۔۔۔۔ ڈو
نے تیز لہجے میں کہا۔ اور پھر ہاتھ مار کر اس نے کریڈل دبایا ا
دوسرے لمحے بجلی کی سی تیزی سے اس نے دو تین نمبر پر
کر دیئے۔

"یس ۔۔۔ سپیشل سیکشن"۔۔۔۔ فوراً ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"سپیشل آبدوز کیمپ لے کر روانہ تو نہیں ہو گئی"۔۔۔ ڈو
نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"بس جناب روانہ ہونے ہی والی ہے۔ کیوں باس"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اُسے روک دو۔ جب تک میں مزید احکامات نہ دوں فوراً روک دو"۔۔۔۔ ڈوپے نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

اور ڈوپے نے ریسیور کریڈل پر پٹخا اور مڑ کر اس طرح
کے بیرونی دروازے کی طرف دوڑا جیسے موت اس کے تع
میں ہو۔ وہ راہداریوں میں دوڑتا ہوا آنڈ چیکنگ سیکشن ک
طرف بڑھا جا رہا تھا۔ اور راہداریوں میں سے گزرنے وال
اس کے ساتھی حیرت سے اسے اس طرح دوڑتے ہوئے دی
رہے تھے۔ لیکن ڈوپے کو کسی کی پرواہ نہ تھی۔ اس کے ذہن
تو آندھیاں سی چل رہی تھیں۔ اسے یقین ہی نہ آ رہا تھا کہ عم
اور اس کے ساتھی اس سے پہلے ڈاکر جزیرے پر پہنچ گئے۔

SCANNED BY JAMSHED

حالانکہ انہیں تو معلوم ہی نہ ہو سکتا تھا۔ کہ گریٹ بال ڈاکر جزیرے پر جائے گا۔ لیکن جو کچھ آسکر نے بتایا تھا اس لحاظ سے تو یہ لوگ عمران اور اس کے ساتھی ہی ہو سکتے تھے۔ بہرحال تھوڑی دیر بعد وہ آنڈ چیکنگ سیکشن میں داخل ہو گیا۔ اس ہال نما کمرے میں ہر طرف بڑی بڑی مشینیں نصب تھیں۔ جن کے سامنے آپریٹر کام کر رہے تھے۔ ایک طرف اندھے شیشے کا بنا ہوا ایک کیبن تھا۔ جس میں آسکر کا دفتر تھا۔ اس سیکشن میں اس قدر جدید ترین اور طاقتور ترین مشینیں نصب تھیں کہ پوری دنیا کے شہروں کو خلا میں موجود سٹلائیٹس سے لنک کر کے اس طرح چیک کیا جا سکتا تھا کہ سڑک پر پڑا ہوا تنکا تک واضح طور پر نظر آ سکتا تھا۔ یہ سیکشن خاص طور پر اس لئے بنایا گیا تھا تاکہ مشن کی تکمیل کے وقت ان مسلم ممالک کو صحیح طور پر رینج میں لایا جا سکے۔ جنہیں سمندری پانی کے مکمل طور پر تباہ کرنا تھا۔ کوئی ملک رہ نہ جائے اندھے شیشے سے بنے ہوئے کیبن کی سامنے والی دیوار پر ایک جہازی سائز کی سکرین نصب تھی۔ اور سامنے ایک میز پر مستطیل شکل کی مشین موجود تھی۔ جس پر بلا مبالغہ ہزاروں نہیں تو لازماً سینکڑوں چھوٹے چھوٹے رنگ برنگے بلب موجود تھے۔ لیکن اس وقت ایک طرف موجود دس بارہ بلب باری باری جل بجھ رہے تھے باقی بجھے ہوئے تھے۔ اسی طرح مشین پر موجود بہت سے ڈائلوں میں سے ایک ڈائل پر سوئیاں مختلف ہندسوں پر تھرک رہی تھیں۔ سکرین صاف تھی۔

SCANNED BY JAMSHED

"آیئے باس" ___ مشین کے سامنے کرسی پر بیٹھے ہوئے ایک لمبے تڑنگے نوجوان نے ڈوچے کے اندر داخل ہوتے ہی اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"بیٹھو بیٹھو ___ کہاں ہیں وہ لوگ جن کا تم کہہ رہے ہو۔ جلدی انہیں سکرین پر لاؤ" ___ ڈوچے نے ساتھ پڑی خالی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ___ آسکر نے بھی واپس اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر اس ڈائل کے نیچے موجود سرخ رنگ کے ایک بڑے سے بٹن کو پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی سکرین پر جھماکے سے ہونے لگے۔ پھر اس پر آڑھی ترچھی لکیریں سی دوڑتی نظر آنے لگیں۔ اس کے بعد جھماکے سے اس پر ایک جنگل کا منظر ابھر آیا۔ جس کے درمیان ایک بڑا سا کیبن موجود تھا۔ کیبن پر گہرا سبز رنگ کیا گیا تھا۔ کیبن کے ایک طرف بڑا سا چشمہ تھا۔ لیکن کیبن اور اس کے سامنے اور ارد گرد کا سارا علاقہ جو سکرین پر نظر آ رہا تھا۔ اس میں کوئی آدمی بھی موجود نہ تھا۔

"کہاں گئے وہ آدمی۔ یہاں تو کوئی بھی نہیں ہے" ___ ڈوچے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ابھی چیک کر لیتا ہوں باس۔ میں نے مسلسل اس لئے چیکنگ قائم نہیں رکھی کہ اس طرح وہاں فضا میں چمک بڑھ جاتی اور وہ لوگ ہوشیار بھی ہو سکتے تھے۔ کیونکہ جزیرہ بالکل قریب ہے" ___ آسکر نے ایک ناب کو گھماتے ہوئے کہا۔

"میں جانتا ہوں۔ تم وہ آدمی پیدا کرو" ___ ڈوچے نے غرا کر کہا اور آسکر نے سر ہلا دیا۔ ناب گھمانے سے سکرین پر منظر بدلتا جا رہا تھا۔ اور پھر ایک منظر ابھرتے ہی ڈوچے یک لخت چونک پڑا۔ اور آسکر نے بھی ناب سے ہاتھ اٹھا لیا۔ سکرین پر اس وقت جزیرے کے جنوبی ساحل کے آخری حصے کا منظر نمایاں تھا۔ جس کے بعد دور تک سمندر نظر آ رہا تھا۔ ساحل سے ذرا پیچھے ہٹ کر ایک یورپی عورت اور چھ مرد کھڑے تھے۔ جب کہ دو آدمی اوپر درختوں پر چڑھے ہوئے تھے۔ سکرین پر ان کی پشت نظر آ رہی تھی۔ اس لئے ڈوچے ان کی شکلیں نہ دیکھ سکتا تھا۔

"ان کی شکلیں سامنے لاؤ احمق" ___ ڈوچے نے غراتے ہوئے آسکر سے کہا تو آسکر نے جلدی سے مختلف بٹن دبائے۔ سکرین پر جھماکے سے ہوئے۔ لیکن پھر سکرین پر دوبارہ منظر ابھر آیا۔ لیکن اس بار منظر کا رخ پلٹ گیا تھا۔ اب سامنے دور تک گھنا جنگل نظر آ رہا تھا۔ اور ساحل پر کچھ پیچھے ہٹ کر جو آدمی کھڑے نظر آ رہے تھے اب وہ سامنے کے رخ سے نظر آ رہے تھے۔

"اوہ اوہ ___ یہ اس عورت کے ساتھ کھڑا ہوا عمران ہے۔ بالکل عمران ہے۔ اوہ۔ یہ شیطان یہاں کیسے پہنچ گیا" ___ ڈوچے نے منظر سامنے آتے ہی لاشعوری طور پر اس طرح چیختے ہوئے کہا۔ کہ آسکر حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

"عمران۔ باس وہ جس کی وجہ سے ہم واپس آئے ہیں" ___

آسکر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں۔ یہ وہی لوگ ہیں اور پھر جس انداز میں اور جس جگہ کھڑے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ انہیں گریٹ بال کے واپس آجانے کے بارے میں پورا علم ہے۔ اور یہ اب یقیناً سپیشل آبدوز کی انتظار میں کھڑے ہیں۔ اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اب میں سارا کھیل سمجھ گیا ہوں۔ انہوں نے گریٹ بال میں داخل ہونے کے لئے یہ سارا کھیل کھیلا ہے" ——— ڈوپے نے بے اختیار سامنے رکھی میز کے کنارے پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب باس۔ میں سمجھا نہیں۔ یہ گریٹ بال میں کیسے داخل ہو سکتے ہیں" ——— آسکر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے اُسے باس کی بات پر قطعاً یقین نہ آیا ہو۔

"میں سمجھ گیا ہوں۔ اگر ہم انہیں چیک نہ کر لیتے تو یقیناً ہم مار کھا جاتے۔ انہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہم نے پانی کی سپلائی کے لئے چشمے پر پمپ لگانا ہے۔ کیونکہ پتھروں پر پمپ کی بیس فٹنگ موجود ہے۔ اس سے اس شیطان عمران نے ساری بات سمجھ لی ہو گی۔ پمپ اور آدمی کو ساحل تک پہنچانے اور واپس لانے کے لئے ظاہر ہے ہم نے سپیشل آبدوز استعمال کرنی تھی۔ اور ان کا پلان یہ ہو گا کہ وہ خاموشی سے سپیشل آبدوز پر قبضہ کر کے اس کے ذریعے اطمینان سے گریٹ بال میں داخل ہو جائیں گے۔ بالکل یہی پلاننگ بنائی ہو گی عمران نے۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں۔

SCANNED BY JAMSHED

یہ شخص خوفناک ذہانت کا مالک ہے۔ بے شیطانی ذ ت کا ت ——— ڈوپے اس طرح بول رہا تھا جیسے ساری بات اپنے آپ کو ... رہا ہو۔

"پھر تو باس ان کا فوری خاتمہ ضروری ہے ——— آ سکر نے کہا۔

"ہاں بالکل۔ ورنہ ہم اپنے مشن میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ بغیر تازہ پانی کے ہماری مشینری کام نہیں کرے گی۔ اور جزیرے پر ان کا قبضہ ہے" ——— ڈوپے نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"باس۔ آپ جزیرے پر میزائل فائر کر دیں یہ لوگ جل کر راکھ ہو جائیں گے" ——— آسکر نے کہا۔

"احمق ہو تم۔ نانسنس۔ میزائلوں کے فائر سے یہ تو ہلاک ہو جائیں گے لیکن وہ چشمہ بھی تباہ ہو جائے گا۔ جس سے ہم نے پانی لینا ہے۔ اور پانی نہ ہو تو ہمارا سارا مشن مکمل طور پر بے کار ہو جائے گا۔ اور نزدیک اور ایسا کوئی جزیرہ نہیں ہے جس پر پانی کا چشمہ موجود ہو۔ نہیں۔ میزائلوں والا حربہ غلط ہو جائے گا۔ ان کا اس طرح خاتمہ کرنا پڑے گا کہ چشمے کو معمولی سا نقصان بھی نہ پہنچے۔ اوہ ٹھیک ہے۔ بالکل ٹھیک ہے یہی صورت ہو سکتی ہے" ——— ڈوپے نے کہا اور ساتھ ہی پڑے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اس نے جھپٹ کر اٹھایا۔ اور پھر تیزی سے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس ——— سیکشن تھرٹین۔ مارک بول رہا ہوں" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"مارک ——— میں ڈوپے بول رہا ہوں۔ عمران اور اس کے ساتھی

SCANNED BY JAMSHED

حیرت انگیز طور پر ہم سے پہلے جزیرہ ڈاکر پر پہنچ گئے ہیں اور اس وقت وہ جزیرے پر قابض ہیں۔ تم ایسا کرو کہ جزیرے کو ٹارگٹ میں لا کر اس پر سکس دن کفرنٹی کی پوری طاقت فائر کر دو۔ اس طرح یہ لوگ بھی ختم ہو جائیں گے اور جزیرے یا اس پر موجود چشمے کو بھی نقصان نہ پہنچے گا۔ اس کے بعد ہم اطمینان سے ان کا خاتمہ کر سکیں گے"۔۔۔ ڈوپچے نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"لیکن باس۔ سکس دن کفرنٹی ریز کے صرف دو کیپسول گرینڈ بال پر باقی رہ گئے ہیں۔ باقی تو فائنل مشن میں کام آ گئے ہیں۔ اور یہ دو کیپسول بھی کام آئیں گے۔ ورنہ ورکنگ مشینری عین آخری لمحات میں کام چھوڑ بھی سکتی ہے"۔۔۔ مارک نے جواب دیا۔

"اوہ اوہ۔ مجھے اس کا خیال ہی نہ رہا تھا۔ ٹھیک ہے۔ مت کرو اسے فائر۔ ورنہ ہمارے اصل مشن میں رکاوٹ پڑ سکتی ہے" ڈوپچے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس۔ اگر آپ کہیں تو ان پر جی۔ زیرو ریز فائر کر دوں۔ اس کی وافر مقدار ہمارے پاس موجود ہے۔ کام تو بہرحال ہو جائے گا اس سے بھی"۔۔۔ مارک نے کہا۔

"جی۔ زیرو ریز۔ لیکن اس سے تو صرف ان کے جسم مفلوج ہو جائیں گے۔ اور وہ بھی صرف تھوڑے وقت کے لئے"۔۔۔ ڈوپچے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"باس۔۔۔ فل پاور فائر کر دیتا ہوں۔ اس سے ایک گھنٹے تک یہ مفلوج رہیں گے اور ان کے خاتمے کے لئے ایک گھنٹہ کافی ہے"۔۔۔ مارک نے کہا۔

"ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ تم فل پاور فائر کر دو۔ میں خود وہاں جا کر ان کا خاتمہ کر دوں گا"۔۔۔ ڈوپچے نے کہا۔ اور رسیور رکھ دیا۔

"اب میں دیکھوں گا کہ یہ کس طرح بچ کر جاتا ہے"۔۔۔ ڈوپچے نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ اب وہ سارے لوگ واپس کیبن کی طرف جا رہے تھے۔ جب کہ درختوں پر چڑھے ہوئے دونوں آدمی ویسے ہی اوپر رہ گئے تھے۔

ابھی عمران اور اس کے ساتھی کیبن کے قریب پہنچے ہی تھے کہ یک لخت سکرین دھندلا سی گئی۔ یوں لگتا تھا جیسے تیز بارش ہونے لگ گئی ہو۔ دھند گہری ہوتی گئی۔ لیکن پھر آہستہ آہستہ صاف ہو گئی۔ ڈوپچے کی آنکھیں اس طرح سکرین سے چپکی ہوئی تھیں جیسے لوہا مقناطیس سے چمٹ جاتا ہے۔ کیونکہ سکرین کے دھندلانے سے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ جزیرے پر جی۔ زیرو ریز فائر ہو چکی ہے۔ اور اب اس کا رزلٹ دیکھنا چاہتا تھا۔ چند لمحوں بعد جب سکرین صاف ہوئی تو ڈوپچے بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی مسرت کے آثار نمایاں تھے۔ کیونکہ سکرین پر عمران اور اس کے ساتھی زمین پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔ سکرین پر ساحل کے ساتھ والا منظر بھی نظر آ رہا تھا۔ جہاں زمین پر دو آدمی پڑے ہوئے تھے۔ یہ وہ لوگ تھے جو درختوں پر چڑھے ہوئے تھے۔ اور لازماً جی۔ زیرو ریز فائر ہوتے ہی مفلوج ہو کر درختوں

سے نیچے آگرے تھے۔

"ہا ۔۔۔ ہا ۔۔۔ ہا ۔۔۔ آخر کار یہ شیطان اور اس کے ساتھی قابو آہی گئے" ۔۔۔ ڈوچے نے بے اختیار قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے مڑا۔ اور دروازے سے باہر نکل گیا۔ مسرت کی شدت سے اس کے چہرے کے عضلات بری طرح پھڑک رہے تھے۔

SCANNED BY JAMSHED

"اب تک انہیں آجانا چاہیئے۔ لیکن یہ لوگ یہاں ساحل پر کیوں نہیں پہنچ رہے" ۔۔۔ ساحل کے قریب کھڑے عمران نے ساتھ موجود ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ لیکن انداز ایسا تھا جیسے خود کلامی کر رہا ہو۔

"ہو سکتا ہے انہیں پانی وغیرہ کی اب ضرورت نہ رہی ہو۔ اور ہم یہاں بیٹھے ان کا انتظار ہی کرتے رہیں" ۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"تو ہم اس قدر گہرائی میں جا نہیں سکتے۔ اور گہرائی میں گئے بغیر یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ گریٹ بال واقعی واپس آیا بھی ہے یا نہیں" عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ایسا بھی تو ہو سکتا ہے عمران صاحب کہ وہ لوگ اس جزیرے پر آنے کی بجائے کسی اور طرف نکل گئے ہوں" ۔۔۔ پاس کھڑے خاور نے کہا۔

"نہیں ـــــ کال میں انہوں نے ڈاکر جزیرے کا ہی نام لیا تھا۔ اور جہاں تک میری معلومات ہیں اس پورے علاقے میں اس ڈاکر جزیرے کے علاوہ وہ کوکوز جزیرہ ہی ایسا ہے جس میں پانی کے چشمے موجود ہیں۔ ورنہ باقی ویران جزیرے پینے کے پانی سے محروم ہیں۔ اس لئے اگر واقعی انہیں پانی کی ضرورت ہے تو پھر تو انہیں کوکوز سے یہیں ڈاکر پر ہی آنا چاہیئے" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"ہوسکتا ہے اس گریٹ بال کی رفتار ہمارے اندازے سے سست ہو" ـــــ صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آج رات تک اور انتظار کر لیتے ہیں۔ کل دن کو پھر کوئی پلان بنائیں گے" ـــــ عمران نے کہا۔ اور واپس کیبن کی طرف مڑ گیا۔ اس کے مڑتے ہی باقی ساتھی بھی مڑے اور وہ سب ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے کیبن کی طرف بڑھنے لگے۔ صدیقی اور چوہان درختوں پر چڑھے ہوئے تھے۔ ان کے ذمے سمندر کی نگرانی تھی۔ عمران نے ایسا سیٹ اپ کیا تھا کہ ہر دو گھنٹوں کے بعد باری باری وہ نگرانی کے لئے درختوں پر چڑھ جاتے تھے۔ تاکہ آبدوز سے آنے والے اچانک نہ ان کے سروں پر پہنچ جائیں اور اس وقت صدیقی اور چوہان نگرانی پر موجود تھے۔ عمران کی پیشانی پر موجود شکنیں بتا رہی تھیں کہ وہ اس وقت گہری سوچ میں غرق ہے۔

"اب تو طیارہ بھی واپس جا چکا ہے۔ ہم یہاں سے واپس کیسے جائیں گے" ـــــ چلتے چلتے تنویر نے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"کچھ لوگوں کو تو یہاں سے جانے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ ہنی مون منانے کے لئے یہ آئیڈیل جگہ ہے" ـــــ عمران نے یک لخت مسکرا کر کن انکھیوں سے تنویر اور جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جو اکٹھے ہی چل رہے تھے۔

"بکواس مت کرو اور سنجیدگی سے اس مسئلے پر سوچو۔ یہ ہماری موت اور زندگی کا مسئلہ ہے" ـــــ جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"بالکل بالکل۔ یہ رشتہ ہی ایسا ہے کہ جو شریفوں کے لئے موت تک قائم رہتا ہے" ـــــ عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔

"عمران صاحب۔ تنویر کی بات درست ہے۔ فرض کیا کہ گریٹ بال یہاں اس جزیرے پر آنے کی بجائے کسی اور طرف نکل جاتا ہے تو پھر ہم یہاں سے اس جزیرے تک کیسے پہنچیں گے۔ اس قدر طوفانی سمندر میں۔ نہ ہم زیادہ دور تک تیر سکتے ہیں اور نہ ہمارے پاس لانچ یا کشتی ہے" ـــــ صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"درخت تو موجود ہیں۔ انہیں کاٹ کر کشتی بنا لیں گے۔ ساتھ ساتھ فرض بھی کرتے رہیں گے اور سفر بھی ہوتا رہے گا" ـــــ عمران نے کہا، اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔ اسی طرح باتیں کرتے ہوئے وہ ابھی کیبن سے کچھ فاصلے پر پہنچے ہی تھے کہ آسمان پر یک لخت تڑاکا سا ہوا۔ اور اس کے ساتھ فضا اس طرح دھندلا گئی جیسے تیز بارش میں ماحول دھندلا جاتا ہے۔ اور ابھی وہ اس تبدیلی پر چونکے بھی نہ تھے۔ کہ

یک لخت خالی ہوتی ہوئی ریت کی بوری کی طرح زمین پر ڈھیر ہو گئے۔ انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ان کے جسموں سے کسی نے اچانک طاقت اور توانائی باہر کھینچ لی ہو۔ ان کے جسم مکمل طور پر مفلوج ہو چکے تھے۔ لیکن ذہن اُسی طرح بیدار تھا۔ مگر وہ نہ حرکت کر سکتے تھے اور نہ بول سکتے تھے۔

عمران پہلو کے بل زمین پر گرا۔ اور اُسی طرح پہلو کے بل ہی پڑا ہوا تھا۔ اُسے سامنے اپنے تین ساتھی۔ جولیا۔ تنویر اور صفدر بھی ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے نظر آ رہے تھے۔ جب کہ باقی ساتھی دوسری سمت میں تھے۔ اور وہ چونکہ اپنے سر کو گھما نہ سکتا تھا۔ اس لئے وہ ان کی حالت نہ دیکھ سکتا تھا۔ لیکن بہرحال یہ بات تو طے تھی کہ ان کا بھی یہی حال ہو گا جو عمران اور اس کے ساتھیوں کا ہوا ہے۔ عمران کا ذہن تیزی سے یہ سوچنے میں مصروف تھا کہ آخر ان کے ساتھ ایسا کیوں ہوا ہے۔ اور چند لمحوں بعد ہی وہ اس نتیجے پر پہنچ گیا کہ وہ تو گریٹ بال کو نہیں چیک کر سکے۔ لیکن گریٹ بال سے انہیں ضرور چیک کر لیا گیا ہے اور انہوں نے ہی کسی سائنسی حربے کی مدد سے انہیں اس طرح مفلوج کر دیا ہے۔ اور ظاہر ہے وہ ابھی موت کی باتیں کر رہے تھے۔ اور موت ہی نتیجے کے طور پر ان کے سامنے آ بھی گئی۔ عمران کو علم تھا کہ ڈوپے اُسے اچھی طرح پہچانتا اور جانتا ہے۔ اور وہ تھے بھی اصل شکلوں میں۔ اس لئے صورت حال زیادہ گھمبیر تھی۔ ڈوپے کسی طرح بھی اس موقعے کو ہاتھ سے نہ جانے دے گا۔ اور وہ جلد ہی عزرائیلی روپ میں ان کے سروں پر آ دھمکے گا۔ لیکن وہ

SCANNED BY JAMSHED

بے بس تھا۔ معمولی سی حرکت بھی اس کے بس میں نہ رہی تھی۔ اور یہ حربہ نجانے کس قدر طاقتور ہو۔ اس کا اثر نجانے کتنی دیر تک رہے۔ گو یہ اور بات تھی کہ اس نے اپنے جسمانی مدافعتی نظام کو اس طرح مخصوص ورزشوں کی مدد سے ڈیولپ کیا ہوا تھا۔ کہ وہ اپنے باقی ساتھیوں سے نسبتاً جلدی حرکت میں آ جاتا۔ لیکن پھر بھی مفلوج نظام کو حرکت میں آنے تک وقت تو لگنا ہی تھا۔ اس طرح پڑے پڑے نجانے کتنا وقت گزر گیا کہ عمران کے کانوں میں دوڑنے کی آوازیں سنائی دیں۔ یہ آوازیں عمران کی پشت کی طرف سے آ رہی تھیں۔ اور قدموں کی آوازیں بتا رہی تھیں کہ ان کی تعداد دس بارہ کے قریب ضرور ہوگی۔ اور چند لمحوں میں ہی وہ لوگ ان کے سروں پر پہنچ گئے۔ اس کے ساتھ ہی عمران کے جسم کو جھٹکا لگا عمران جو پہلو کے بل پڑا تھا اب پشت کے بل زمین پر گر گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اُسے اپنے سامنے کھڑا ڈوپے نظر آنے لگ گیا۔ ڈوپے کا چہرہ مسرت سے پھٹا پڑ رہا تھا۔ وہ بڑے فاتحانہ انداز میں عمران کو گھور رہا تھا۔ اس کے کاندھے سے جدید قسم کی مشین گن لٹکی ہوئی تھی۔

" مجھے پہچانتے ہو عمران۔ میرا نام ڈوپے ہے۔ تمہیں یاد ہے کہ تم نے ایک بار مجھے شکست دی تھی۔ میں اس دن سے تم سے انتقام لینے کے لئے تڑپ رہا تھا۔ اور آج وہ موقع آ ہی گیا ہے ۔۔۔ ڈوپے نے طنزیہ انداز میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے کاندھے سے لٹکی ہوئی جدید قسم کی مشین گن اتار لی اور

SCANNED BY JAMSHED

اس کا رخ عمران کی طرف کر دیا۔ اس کی آنکھوں میں مسرت اور فتح کے ساتھ ساتھ وحشیانہ سی چمک ابھر آئی تھی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کسی انسان کو مارنے کی بجائے کسی خوفناک درندے کو ہلاک کرنے کے درپے ہو۔ ظاہر ہے عمران بے بس پڑا ہوا تھا۔ اس کی زبان بھی حرکت نہ کر رہی تھی۔ ورنہ وہ لازماً ڈوچے کو چکر دینے کی کوشش کرتا۔

"باس۔ اب کیا حکم ہے" ۔۔۔ اسی لمحے ڈوچے کے دائیں طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"مارنا تو انہیں ہے ہی۔ لیکن یہ عمران اس قدر بے بس پڑا ہے کہ بول بھی نہیں سکتا۔ میں نے اسے گولی ماری ہے تو یہ چپ چاپ مر جائے گا۔ جب کہ میرا دل کہہ رہا ہے کہ یہ چیخیں مارے۔ میرے سامنے رحم کی بھیک مانگنے کے لئے گڑگڑائے۔ گولی کھا کر تڑپے" ڈوچے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو باس انہیں رسیوں سے باندھ لیتے ہیں۔ جب یہ حرکت میں آجائیں گے پھر انہیں قتل کر دیں گے۔ اس طرح آپ کی خواہش بھی پوری ہو جائے گی" ۔۔۔ اسی بھاری آواز نے جواب دیا۔

"ہاں۔ مگر یہ انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ حرکت میں آکر کوئی ایسی حرکت کر ڈالے جس سے الٹا ہم خطرے میں پڑ جائیں۔ اس کا اس طرح بے بسی سے مرنا ہی ٹھیک ہے جیگر" ۔۔۔ ڈوچے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی انگلی مشین گن کے ٹریگر پر جم سی گئی۔

"باس۔ ایک بندھا ہوا آدمی بھی اتنا ہی بے بس ہوتا ہے جتنا مفلوج۔ یہ اب کوئی جن بھوت تو نہیں ہیں۔ کہ رسیوں کی گرفت میں ہی غائب ہو جائیں گے۔ بہرحال انسان ہی ہیں۔ ویسے آپ کی مرضی۔ جیسے آپ حکم کریں" ۔۔۔ جیگر نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اس کی چپ چاپ موت سے مجھے واقعی تسکین نہ ہوگی۔ جاؤ۔ آبدوز سے نائلون کی رسی اٹھا لاؤ اور ان سب کو اچھی طرح باندھ دو۔ اس طرح کہ یہ زیادہ حرکت بھی نہ کر سکیں" ڈوچے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس۔ انہیں حرکت میں لانے کے لئے تو ہمیں طویل انتظار کرنا پڑے گا" ۔۔۔ ایک اور آواز سنائی دی۔

"اوہ ہاں۔ جی۔ زیرو ریز کی فل پاور فائر ہوئی ہے۔ چار گھنٹوں تک تو کسی طرح بھی یہ حرکت میں نہیں آسکتے" ۔۔۔ ڈوچے نے کہا۔

"باس۔ پھر ایسا کیوں نہ کریں کہ انہیں باندھ کر گریٹ ہال میں لے جائیں اور وہاں اطمینان سے ان کا شکار کھیلیں" ۔۔۔ جیگر نے کہا۔

"نہیں۔ میں انہیں زندہ یا مردہ کسی بھی حالت میں گریٹ ہال میں نہیں لے جا سکتا۔ اس بات کو ذہن سے ہی نکال دو۔ تم ایسا کرو۔ کہ ان سب کو باندھ کر کیبن میں ڈال دو۔ اور خود یہیں رہو۔ میں گریٹ ہال میں واپس جا کر وہاں سے پمپ اور پائپ بھجواتا ہوں۔ جب تک یہ حرکت میں آئیں تم یہاں پمپ وغیرہ فٹ کر لو۔ تاکہ پانی کی سپلائی

SCANNED BY JAMSHED

جاری ہو سکے۔ جب یہ حرکت میں آجائیں تو ٹرانسمیٹر پر مجھے اطلاع کرنا میں خود یہاں آکر اپنے ہاتھوں سے ان کا خاتمہ کر دوں گا"۔۔۔ ڈوچ نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔ اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہاں سے چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد عمران کے مفلوج جسم کو رسیوں سے باندھ کر کیبن کے اندر پہلو کے بل لٹا دیا گیا۔ اس کے ساتھی ۔۔۔ بھی اس کے ساتھ ہی بندھے ہوئے پڑے تھے۔ اور پھر وہ لوگ کیبن سے باہر نکل گئے۔ انہوں نے کیبن کا دروازہ بھی باہر سے بند کر لیا۔

عمران کیبن کے فرش پر پہلو کے بل پڑا ہوا تھا۔ کہ یک لخت اُسے احساس ہوا کہ کوئی کیڑا آہستہ آہستہ اس کے بازو پر رینگ رہا ہو۔ وہ یہ احساس ہوتے ہی ذہنی طور پر انتہائی حیران ہوا۔ کیونکہ مفلوج جسم پر تو ایسے کسی احساس کے پیدا ہونے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی اُسے ایک اور خیال آیا اور اس کے ذہن پر مزید حیرت کے تاثرات چھا گئے۔ اُسے اب احساس ہو رہا تھا۔ کہ جب اُسے باندھا گیا اور اٹھا کر یہاں کیبن میں لایا گیا تو باندھنے والے اور اٹھانے والے کے ہاتھ جہاں جہاں اس کے جسم سے لگے تھے۔ وہاں اُسے ایسا احساس ہوا تھا۔ کہ جیسے کسی نے اُسے چھوا یا پکڑا ہو۔ پہلے چونکہ وہ مستقبل کی سوچوں میں گم تھا اس لئے اُسے احساس نہ ہوا تھا۔ لیکن اب اس کیڑے کے رینگنے کے احساس نے اُسے سابقہ احساسات بھی یاد دلا دیئے تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ اس کا جسم ضرور مفلوج تھا لیکن اس کے اعصاب ابھی تک اثر پذیری

کی قوت بھی رکھتے تھے۔ یہ ایک خوش آئند بات تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ توقع سے کہیں پہلے صحیح ہو سکتا ہے۔ کیڑا آہستہ آہستہ اس کی کمر کے نیچے رینگتا جا رہا تھا۔ اور اب اُسے اس کیڑے کی موٹائی کا بھی احساس ہونے لگ گیا تھا۔ اس کے ذہن میں خیال آیا کہ کہیں یہ کوئی سانپ نہ ہو۔ کیونکہ اس کی موٹائی خاصی تھی۔ لیکن بہرحال وہ نہ ہی حرکت کر سکتا تھا۔ اور نہ اس سانپ یا کیڑا یا جو کچھ بھی تھا اُسے چیک کر سکتا تھا۔ اس لئے مجبوراً اُسی طرح پڑا رہا۔ لیکن چند لمحوں بعد اس کا ذہن بھک سے اڑ گیا۔ جب اس نے محسوس کیا کہ وہ سانپ یا کیڑا اس کی کلائیوں پر بندھی ہوئی رسیوں والی جگہ پر اس طرح رینگ رہا تھا جیسے اس کے بہت سے منہ ہوں اور ہر منہ اس کی کلائیوں کے گرد جگہ جگہ رینگ رہے ہوں۔ اُسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ آخر یہ کیا چیز ہے۔

"عمران صاحب۔ میں چوہان ہوں۔ میں نے آپ کے ہاتھوں کی رسیاں کھول دی ہیں"۔۔۔ اچانک عمران کو اپنے کان میں چوہان کی انتہائی مدھم سی آواز سنائی دی۔ آواز اتنی مدھم تھی جیسے چوہان کہیں دور سے بات کر رہا ہو۔ چوہان کی آواز اس کی پشت کی طرف سے آ رہی تھی۔ لیکن ظاہر ہے عمران کوئی جواب نہ دے سکتا تھا۔ لیکن وہ یہ سوچ کر حیران ہو رہا تھا کہ چوہان بول کیسے رہا ہے۔ اس پر ان ریز کا اثر کیوں نہیں ہوا۔ چونکہ وہ پہلو کے بل پڑا ہوا تھا۔ اس لئے وہ اپنی پشت پر نہ دیکھ سکتا تھا۔ چند لمحوں تک خاموشی رہی۔ اس کے بعد عمران کو کسی کے گھسٹنے کی آواز سنائی

SCANNED BY JAMSHED

دی۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران کا جسم ایک جھٹکے سے پشت کے بل زمین سے آلگا۔ جھٹکا لگنے کا انداز ایسا تھا۔ جیسے کسی نے اُسے زور سے پشت کی طرف سے کھینچا ہو۔ ابھی اُسے پشت کے بل لیٹے ایک لمحہ گزرا تھا کہ اس نے اپنے بالکل ساتھ موجود چوہان کے جسم کو آہستہ آہستہ اوپر اٹھتے دیکھا۔ چونکہ اب وہ چوہان کے بالائی جسم کو دیکھ سکتا تھا۔ اس لئے اس نے دیکھا کہ چوہان کی اس کی طرف پشت تھی۔ اور وہ اس حالت میں اس طرح اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ اس کا جسم ٹیڑھا سا ہو گیا تھا۔ اس کے دونوں بازو اس کی پشت پر مڑے ہوئے تھے۔ چوہان کا بالائی جسم سیدھا ہو گیا تھا۔ لیکن وہ ابھی فرش پر بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے اٹھنے کی کوشش شروع کر دی۔ لیکن شاید اس کے ساتھ اور ساتھی بندھے ہوئے تھے اس لئے وہ بجائے اٹھ کر کھڑا ہونے کے لڑکھڑا کر دوسری طرف اپنے کسی ساتھی کے جسم پر گر گیا۔ اس کا دوسری طرف گرا ہوا جسم آہستہ آہستہ اس طرح حرکت کر رہا تھا جیسے اُسے تیز حرکت کرنے سے تکلیف محسوس ہوتی ہو۔ کافی دیر تک چوہان کا جسم آہستہ آہستہ لرزتا اور حرکت کرتا رہا۔ پھر چوہان نے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی۔ پہلے اس کا بالائی جسم سیدھا ہوا اور پھر وہ اس طرح اٹھنے لگا جیسے کوئی بچہ پہلی بار اٹھنا سیکھ رہا ہو۔ اس کی ٹانگیں لڑکھڑا رہی تھیں۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ گر پڑے گا۔ لیکن پھر وہ حیرت انگیز طور پر سنبھل گیا۔ اور اس بار وہ اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا۔ عمران کی طرف ابھی تک اس کی پشت تھی۔ اور اس

کے دونوں بازو اُسی طرح پشت کی طرف مڑ کر بندھے ہوئے تھے۔ لیکن عمران نے دیکھا کہ اس کے بازوؤں کے ساتھ ڈھیلی سی رسی بھی لٹک رہی تھی۔ چوہان کے مڑے ہوئے بازو آہستہ آہستہ نیچے ہو رہے تھے۔ چوہان کا اوپر والا جسم آگے کی طرف جھکتا جا رہا تھا۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ آہستہ سے اچھلا اور اس کے دونوں بازو ٹانگوں کے نیچے سے نکل کر آگے کی طرف ہو گئے تھے۔ لیکن چوہان کا جسم عجیب انداز میں جھکا ہوا تھا۔ ابھی چوہان کو اس انداز میں جھکے ہوئے چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ عمران نے دیکھا کہ اس کے مڑے ہوئے بازو آہستہ آہستہ کھل کر سیدھے ہو گئے۔ اور پھر چوہان اُسی طرح آہستہ آہستہ عمران کی طرف مڑنے لگا۔ عمران نے محسوس کیا کہ وہ حرکت ضرور کر رہا تھا۔ لیکن اس کی حرکت بے حد آہستہ تھی۔ چوہان کا رخ جب عمران کی طرف ہوا تو عمران نے دیکھا کہ اس کی آنکھوں میں ہلکی سی چمک تھی۔ وہ آہستہ آہستہ گھٹنوں کے بل عمران کے سامنے بیٹھ گیا۔ پھر اس نے اُسی لمحے سلوموشن میں اپنا ہاتھ کوٹ کی جیب میں ڈالا۔ جب اس کا ہاتھ اُسی طرح سلوموشن میں باہر آیا تو عمران نے دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں دو لیموں نما پھل تھے چوہان نے ایک پھل کو منہ کے قریب لے جا کر اس پر اپنے دانت جما دیئے۔ پھر اس کا ہاتھ اُسی طرح سلوموشن میں واپس ہوا اور اس نے دوسرے ہاتھ سے عمران کا منہ پکڑ کر آہستہ سے اس کے دونوں جبڑے دبائے۔ عمران کا منہ تھوڑا سا کھلا تو چوہان نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے اس لیموں نما پھل کو دبایا تو اس پھل سے مٹیالے سے پانی کی دھار نکل کر

عمران کے حلق میں گرنے لگی۔

چند لمحوں بعد چوہان نے اُسے پھینک دیا اور پھر دوسرے پھل کو دانتوں سے کتر کر اس کا پانی بھی عمران کے حلق میں انڈیل دیا۔

"عمران صاحب۔ جس وقت میرا جسم مفلوج ہوا میں یہی پھل کھا رہا تھا۔ یہ قدرے ترش تو ضرور ہے لیکن اس کا پانی رس بھری کی طرح قوت بخش ہے۔ جس درخت پر میں بیٹھا تھا اس پر یہ تین پھل ہی میرے بازو کی رینج میں تھے۔ اور میں نے تینوں توڑ لئے۔ دو تو جیب میں ڈال لئے جب کہ تیسرا میں کھانے لگا کہ یک لخت میرا جسم مفلوج ہو کر نیچے آ گرا۔ اس وقت تو میرا سارا جسم مکمل طور پر مفلوج تھا۔ لیکن جب یہ لوگ دروازہ بند کر کے باہر گئے تو میرے جسم میں حرکت ہونے لگی۔ لیکن یہ حرکت بے حد سست تھی۔ میری پشت چونکہ آپ کی پشت سے بندھی ہوئی تھی۔ پھر رسی ایک ہی تھی اس لئے میں نے اپنے آپ کو چھڑانے کے لئے آپ کی کلائی پر موجود رسی کی آخری گانٹھ انگلیوں سے ٹٹول کر کھول دی۔ اس طرح میرا جسم آپ سے علیحدہ ہو گیا۔ لیکن دوسرے ساتھیوں کے ساتھ اُسی طرح بندھا ہوا تھا اور ہاتھ بھی پشت کی طرف بندھے ہوئے تھے۔ میرے ساتھ دوسری طرف صدیقی بندھا ہوا تھا۔ میں گھوم کر اس پر گرا۔ اور میں نے دانتوں سے آہستہ آہستہ وہ رسی کاٹ دی۔ جس سے میرا اور اس کا تعلق قائم تھا۔ پھر میں نے کھڑا ہو کر ہاتھ اپنی ٹانگوں کے نیچے سے گزار کر آگے کی طرف کئے۔ تو میں نے دیکھا کہ کلائیوں کے گرد بندھی ہوئی گانٹھ اتنی ٹائٹ نہ تھی۔ میں نے

SCANNED BY JAMSHED

ایک ہاتھ کو آگے اور دوسرے کو پیچھے کی طرف کھسکایا۔ اور پھر میرا ایک ہاتھ اس کی اس گرفت سے قدرے تنگی سے نکل گیا۔ اس طرح میرے ہاتھ بھی آزاد ہو گئے۔ اب دو صورتیں تھیں کہ یا تو میں ان پھلوں کا رس خود پی لیتا کہ شاید میری حرکات تیز ہو جاتیں۔ یا دوسری صورت یہ تھی کہ میں رس کا تجربہ آپ پر کرتا۔ کیونکہ اگر آپ اس کی وجہ سے حرکت میں آ گئے تو پھر میری نسبت آپ زیادہ اچھی طرح اس سچویشن کو کنٹرول کر سکتے ہیں"۔۔۔ چوہان نے رک رک کر اور انتہائی آہستگی سے ساری صورت حال بتائی۔

لیکن ان پھلوں کے رس کے باوجود عمران کے جسم میں کوئی حرکت پیدا نہ ہوئی تھی۔ اس لئے وہ اُسی طرح بے حس و حرکت پڑا رہا۔ چوہان چند لمحے غور سے عمران کی طرف دیکھتا رہا۔ پھر اس کے چہرے پر ہلکی سی مایوسی کے آثار نمایاں ہو گئے۔ اور وہ اٹھ کر کھڑا ہونے لگا۔

"شش۔۔۔ شش۔۔۔ شکریہ"۔۔۔ اچانک عمران کے لبوں سے ایسی آواز نکلنے لگی جیسے کوئی سیٹی بجا کر بات کر رہا ہو۔ اور اُسے محسوس ہوا کہ اس کی زبان کی نوک نے ذرا سی حرکت کی ہے۔ اور لاشعوری طور پر اس کے منہ سے یہ الفاظ نکلے ہیں چوہان یہ آواز سن کر چونک کر مڑا۔

"اوہ۔ آپ پر اثر ہو رہا ہے۔ ویری گڈ"۔۔۔ چوہان نے کہا۔

"ہاں ہاں۔ میرا جسم حرکت کرنے لگا ہے"۔۔۔ عمران کی زبان

SCANNED BY JAMSHED

واقعی آہستہ آہستہ حرکت میں آ رہی تھی۔ اور پھر اس نے کوشش کی تو اس کا ہاتھ بھی اس طرح حرکت کرنے لگا جیسے کوئی انتہائی سست رفتار کیڑا حرکت کر رہا ہو۔

کیبن سے باہر لوگوں کی باتیں کرنے کی آوازوں کے ساتھ ساتھ ایسی آوازیں بھی آ رہی تھیں جیسے کوئی بھاری مشینری کی فٹنگ کی جا رہی ہو۔

"تم ابھی اسی انداز میں لیٹ جاؤ چوہان۔ ہماری سست حرکت کافی دیر میں تیز ہوگی۔ اور ابھی اگر کوئی اندر آ گیا تو وہ ہمیں فوراً ہی گولی مار دے گا" ــــ عمران نے آہستہ آہستہ بولتے ہوئے کہا۔ اور چوہان بھی آہستہ سے سر ہلاتا ہوا مڑا اور پھر وہ عمران کے ساتھ چت لیٹ گیا۔

عمران کا جسم حرکت تو کرنے لگا تھا لیکن یہ حرکت اس قدر سست تھی کہ عمران کو محسوس ہو رہا تھا کہ اگر یہی حالت رہی تو مکمل طور پر صحت یاب ہونے میں اسے سال دو سال تو لگ ہی جائیں گے۔ لیکن ظاہر ہے عمران کے پاس اس صورت حال سے نکلنے کے لئے فوری طور پر کوئی چال بھی موجود نہ تھا۔ ابھی چوہان کو لیٹے ہوئے چند لمحے ہی گزرے تھے کہ کیبن کا دروازہ کھلا اور ایک آدمی نے سر اندر کر کے جھانکا۔ چند لمحے جھانکنے کے بعد اس کا سر واپس غائب ہو گیا اور دروازہ ایک بار پھر بند ہو گیا۔ عمران کا جسم اب قدرے زیادہ حرکت کرنے لگا تھا۔ چنانچہ اس نے اپنی قوت مدافعت کو مجتمع کرتے ہوئے اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کی۔ اور چونکہ اس نے شعوری طور پر کوشش شروع کر دی تھی۔ اس لئے چند لمحوں کی کوششوں کے بعد وہ واقعی اٹھ کر بیٹھنے میں کامیاب ہو گیا۔ گو اس کے جسم میں حرکت پہلے سے قدرے زیادہ تھی۔ لیکن ابھی تک بہرحال کسی حملے کے مقابل مدافعت کرنے کے قابل نہ ہوا تھا۔ بیٹھنے کے بعد اس نے اٹھ کر کھڑا ہونے کی کوشش شروع کر دی۔ اور کافی دیر تک مسلسل کوششوں کے بعد وہ کسی نہ کسی طرح کھڑا ہونے میں بھی کامیاب ہو گیا۔ جب اس کے لڑکھڑاتے ہوئے قدم قدرے زمین پر جم گئے۔ تو اس نے آہستہ سے قدم آگے بڑھایا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ ایک دھماکے سے فرش پر آ گرا۔ اس کی ٹانگوں نے چلنے سے یکسر انکار کر دیا تھا۔ نیچے گرنے کے بعد وہ کچھ دیر تک تو اسی طرح پڑا رہا۔ پھر اس نے اٹھ کر چلنے کی بجائے فرش پر گھسٹنا شروع کر دیا۔ وہ دروازے کی طرف ہی گھسٹ رہا تھا۔ دروازے کے قریب پہنچ کر وہ ایک لمحے کے لئے رکا ہی تھا کہ یک لخت دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک لمبا تڑنگا آدمی اچھل کر اندر آیا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ اور عمران کے ہونٹ بے اختیار بھنچ سے گئے۔ کیونکہ ظاہر ہے اب موت ایک یقینی انجام کی صورت میں سامنے آ گئی تھی۔

"ارے ــــ یہ کیا۔ یہ ٹھیک ہو گئے" ــــ اس آدمی نے بیک وقت ان کی طرف گھومتے ہوئے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی مشین گن بجلی کی سی تیزی سے عمران کی طرف اٹھی۔

SCANNED BY JAMSHED

لیکن دوسرے لمحے جس طرح کوئی تیز رفتار بادل اچانک افق کے کنارے سے نمودار ہوتا ہے۔ اس طرح اس آدمی کے پیچھے چیت پڑا ہوا چوہان اتنی تیزی سے گھوما کہ اس کی دونوں ٹانگیں اس آدمی کی پنڈلیوں سے زور سے ٹکرائیں اور وہ آدمی چیختا ہوا آگے کی طرف جھٹکا کھا کر عمران کے اوپر آ گرا۔ مشین گن اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر ایک طرف جا گری تھی۔ عمران نے اپنے اوپر گرنے والے آدمی کو جھٹکا دے کر ایک طرف کرنا چاہا۔ لیکن عمران کے جسم میں ابھی اس قدر قوت نہ آئی تھی۔ کہ وہ اُسے جھٹک سکتا۔ وہ آدمی نیچے گرتے ہی خود ہی تیزی سے کروٹ بدل کر عمران کے جسم سے ایک طرف ہوا اور پھر ایک جھٹکے سے اوپر کو اٹھا ہی تھا کہ ایک بار پھر چیختا ہوا منہ کے بل فرش پر آ گرا۔ چوہان نے واقعی کام دکھایا تھا۔ اس نے اس دوران مشین گن اٹھا کر اس کا دستہ اٹھتے ہوئے اس آدمی کی کھوپڑی پر جما دیا تھا۔ اس آدمی کے نیچے گرتے ہی عمران بھی کوشش کر کے گھوما اور اس نے اس آدمی کو جکڑنے کی کوشش کی۔ لیکن اُسی لمحے دروازے سے تین چار مسلح آدمی دھڑ دھڑاتے ہوئے اندر داخل ہوئے اور ان سب نے اپنی مشین گنیں چوہان اور عمران کے جسموں سے نہ صرف لگا دیں بلکہ ایک آدمی نے چوہان کے ہاتھ سے مشین گن بھی جھپٹ لی۔ نیچے گرا ہوا آدمی پاگلوں کے سے انداز میں اٹھا اور دوسرے لمحے اس نے جنونیوں کی طرح عمران اور چوہان کے جسموں کو اپنی زوردار ٹھوکروں پر رکھ لیا۔

"رک جاؤ احمق۔ اگر یہ مر گیا تو باس تمہیں کچا چبا جائیں گے" ——— ایک آدمی نے چیختے ہوئے کہا۔

"مم ——— مم ——— میں انہیں مار ڈالوں گا" ——— اس آدمی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ لیکن وہ ساتھ ہی پیچھے بھی ہٹ گیا تھا۔

"یہ حرکت میں بھی آ گئے ہیں اور انہوں نے اپنی رسیاں بھی کھول لی ہیں۔ یہ کیسے ہوا ہے" ——— ایک اور آدمی نے کہا۔

"باس ٹھیک کہہ رہا تھا۔ یہ شیطان ہیں۔ میرا خیال ہے مزید رسک لینے کی بجائے ان پر گولیوں کی بارش کر دینی چاہیئے" ——— اس آدمی نے جس نے عمران اور چوہان کو ٹھوکریں ماریں تھیں تیز لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ تم ان کا خیال رکھو۔ میں باس کو کال کر کے صورت حال بتاتا ہوں۔ پھر باس جیسے کہے گا ویسے ہی کر لیا جائے گا" ——— پہلے آدمی نے کہا اور وہ مڑ کر تیزی سے کیبن سے باہر نکل گیا۔

ڈوچے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بے بس دیکھ کر دل ہی دل میں بے حد خوش ہو رہا تھا۔ اُسے دراصل یقین نہ آ رہا تھا کہ عمران جیسا آدمی بھی اس طرح بے بس ہو سکتا ہے۔ اس نے پمپ اور پائپ نصب کرنے کے لئے احکامات دیئے۔ اور پھر وہ ٹرانسمیٹر روم میں پہنچ گیا تاکہ چیف باس کو یہ خوشخبری سنا سکے۔

"ہیڈ کوارٹر چیف باس سے بات کراؤ"۔۔۔ ڈوچے نے ٹرانسمیٹر روم کے انچارج سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور ایک کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔

"یس باس"۔۔۔ انچارج نے کہا۔ اور پھر اس نے تیزی سے ایک بڑے اور عجیب سی ساخت کے ٹرانسمیٹر کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔ گریٹ بال کالنگ اوور"۔۔۔ انچارج نے تیز

SCANNED BY JAMSHED

تیز لہجے میں کہا۔

"یس۔ ہیڈ کوارٹر اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک مشینی سی آواز سنائی دی۔ اور ڈوچے نے انچارج کے ہاتھ سے مائیک لے لیا۔

"ہیلو۔۔۔ میں ڈوچے بول رہا ہوں گریٹ بال سے۔ چیف باس سے بات کراؤ اوور"۔۔۔ ڈوچے نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"اوکے۔۔۔ ویٹ کریں اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ٹرانسمیٹر سے چیف باس کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔۔۔ چیف باس اٹنڈنگ اوور"۔۔۔ چیف باس کے لہجے میں تحکم تھا۔

"باس۔ میں ڈوچے بول رہا ہوں گریٹ بال سے اوور"۔۔۔ ڈوچے نے کہا۔

"یس ڈوچے۔۔۔ کیا پوزیشن ہے۔ تم ڈاکمر جزیرے پر پہنچ گئے ہو یا نہیں اوور"۔۔۔ چیف باس نے نرم لہجے میں پوچھا۔

"میں کافی دیر پہلے پہنچا ہوں۔ لیکن باس میں نے یہ کال ایک خوشخبری سنانے کے لئے کی ہے اوور"۔۔۔ ڈوچے نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"خوشخبری۔۔۔ ویری گڈ۔ تو کیا مشن مکمل ہونے والا ہے اوور" چیف باس کے لہجے میں یک لخت مسرت سی امڈ آئی۔

"مشن تو باس مکمل ہو ہی جائے گا۔ خوش خبری یہ ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت میرے ہاتھوں قتل ہو چکا ہے۔ اور ان کی لاشیں

اس وقت ڈاکر جزیرے پر بکھری پڑی ہیں اوور"۔۔۔۔ ڈوچے نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں اور ڈاکر جزیرے پر۔ کیا مطلب۔ تفصیل بتاؤ اوور"۔۔۔۔ چیف باس کا لہجہ چونکا ہوا تھا۔

"باس۔ جب گریٹ بال ڈاکر جزیرے کے قریب سمندر کی تہہ میں پہنچی تو معمول کے مطابق جزیرے اور ارد گرد کے سمندر کی چیکنگ کی گئی۔ اس چیکنگ کے دوران عمران اور اس کے ساتھی سامنے آ گئے۔ جو ہم سے بھی پہلے جزیرے پر پہنچ چکے تھے۔ چونکہ جزیرے سے ہم نے پانی حاصل کرنا تھا۔ اس لئے اگر میں میزائلوں سے جزیرہ تباہ کرتا تو پانی کا وہ چشمہ بند ہونے کا خطرہ تھا۔ اس طرح ہمارا اصل مشن بھی ناکام ہو سکتا تھا۔ اس لئے میں نے دوسری ترکیب استعمال کی۔ اور جزیرے پر جی۔ زیرو ریز فل پاور فائر کر دی۔ ان ریز کی وجہ سے عمران اور اس کے ساتھی مکمل طور پر مفلوج ہو گئے۔ اور پھر میں اپنے ساتھیوں سمیت سپیشل آبدوز کے ذریعے جزیرے پر پہنچا۔ اور میں نے اپنے ہاتھوں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسم گولیوں سے چھلنی کر دیئے اوور"۔۔۔۔ ڈوچے نے کہا۔ اس نے جان بوجھ کر اتنی غلط بیانی کی تھی کہ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو قتل کر دیا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے چیف باس کو یہ بتا دیا کہ اس نے ابھی تک انہیں قتل نہیں کیا تو چیف باس غصے سے پاگل ہو جائے گا۔ اس لئے اُسے مطمئن کرنے کے لئے اس نے یہ غلط بیانی کر دی تھی۔ کیونکہ اس بات کا تو اُسے یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی

SCANNED BY JAMSHED

اس حد تک بے بس ہو چکے ہیں کہ وہ جب چاہے انہیں لاشوں میں تبدیل کر سکتا ہے۔ ایسی صورت میں وہ کیوں خواہ مخواہ چیف باس کے غصے کا شکار ہوتا۔

"کیا واقعی تم درست کہہ رہے ہو۔ کیا تم نے اچھی طرح چیک کر لیا ہے کہ وہ واقعی عمران اور اس کے ساتھی تھے۔ ویسے آرشیا جزیرے سے جو مجھے جو رپورٹ ملی ہے۔ اس کے مطابق تو عمران اور اس کے ساتھی آرشیا سے اس طرح غائب ہو چکے ہیں جیسے کبھی آئے ہی نہ ہوں۔ حالانکہ وہاں ایک ایک فلیٹ کی تلاشی لی گئی اوور"۔۔۔۔ چیف باس نے کہا۔

"میں عمران کو اچھی طرح جانتا ہوں باس۔ اس لئے جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ سو فیصد درست ہے اوور"۔۔۔۔ ڈوچے نے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا۔

"ویری گڈ ڈوچے۔ تم نے واقعی ایک عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ یہ عمران پوری یہودی دنیا کے لئے ایک خوفناک عفریت کا روپ دھار چکا تھا۔ تم نے پوری دنیا کے یہودیوں پر احسان عظیم کیا ہے۔ اس کارنامے پر میں تمہیں دلی مبارکباد بھی دیتا ہوں۔ اور انعام کے طور پر یہ اعلان بھی کرتا ہوں کہ اب تم نہ صرف پوری دنیا کے یہودیوں کے ہیرو ہو بلکہ آج سے تم ڈاٹر پاور کے نمبر ٹو چیف باس ہو۔ مشن کی تکمیل کے بعد تم ہیڈ کوارٹر شفٹ ہو جاؤ گے اوور"۔ چیف باس نے مسرت کی شدت سے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بہت شکریہ جناب۔ میں بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے

اتنا بڑا اعزاز بخش دیا ہے۔ میں ہمیشہ مشکور رہوں گا اوور"۔۔۔۔ ڈوچے اتنا بڑا اعزاز ملنے پر اس قدر بوکھلا گیا کہ اسے شکریہ ادا کرنے کے لئے الفاظ ہی نہ مل رہے تھے۔ اس کی مسرت درست بھی تھی۔ واٹر پاور کا نمبر ٹو چیف باس بن جانا ایک لحاظ سے پوری دنیا کا حکمران بن جانے کے مترادف تھا۔

"نہیں۔ تم نے کارنامہ ہی ایسا انجام دیا ہے۔ اور پھر اس مشن کی کامیاب تکمیل کے بعد جب دنیا بھر کے اہم مسلم ممالک کروڑوں مسلمانوں سمیت تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ پوری دنیا کے یہودیوں کی نظروں میں تمہاری قدر و منزلت اور بھی بڑھ جائے گی۔ اور صحیح معنوں میں یہی تمہارا انعام ہے اوور"۔۔۔۔ چیف باس نے جواب دیا۔

"میں ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں باس۔ اور قسم کھاتا ہوں کہ میری زندگی کا ایک ایک لمحہ عظیم یہودی دنیا کی سربلندی کے لئے وقف رہے گا اوور"۔۔۔۔ ڈوچے نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

"او۔ کے۔ اب یہ عمران والا مسئلہ تو ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا۔ اب تم جلد از جلد گریٹ بال مشن مکمل کر دو پہلے بھی اس عمران کی وجہ سے اس میں کافی تاخیر ہو چکی ہے اوور"۔۔۔۔ چیف باس نے کہا۔

"جناب آپ قطعاً بے فکر رہیں۔ یہ مشن زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے میں مکمل ہو جائے گا۔ ایک ہفتے کے اندر اندر آپ تک یہ عظیم خوش خبری پہنچ جائے گی اوور"۔۔۔۔ ڈوچے نے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"او۔ کے۔ میں کیا پوری یہودی دنیا اس تاریخی لمحے کی شدت سے منتظر ہے۔ وش یو گڈ لک اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ چیف باس نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

ڈوچے نے مائیک پاس کھڑے انچارج کے ہاتھ میں دیا اور خود مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ مسرت کی شدت سے اس کے قدم زمین پر نہ پڑ رہے تھے۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ ہواؤں میں اڑتا پھر رہا ہو۔

واپس اپنے کمرے میں پہنچ کر وہ ابھی کرسی پر بیٹھا ہی تھا کہ سامنے میز پر رکھے ہوئے شارٹ رینج ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ یہ ٹرانسمیٹر ایمرجنسی کی صورت میں گریٹ بال اور اس کے گرد محدود سے علاقے کے لئے کام آتا تھا۔ ڈوچے نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔۔ جیگر کالنگ اوور"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی جیگر کی تیز آواز سنائی دی۔

"یس۔۔۔۔ ڈوچے اٹنڈنگ اوور"۔۔۔۔ ڈوچے نے جواب دیا۔

"باس۔ عمران اور اس کا ایک ساتھی قدرے ٹھیک ہو گیا ہے۔ انہوں نے بندھی ہوئی رسیاں بھی کھول دیں۔ لیکن ہم نے عین موقع پر جا کر ان پر دوبارہ قابو کر لیا ہے۔ اب ان کے متعلق کیا حکم ہے اوور"۔۔۔۔ جیگر نے کہا۔

"کیا۔۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔ اتنی جلدی وہ کیسے ٹھیک ہو سکتے ہیں۔ جی۔ زیرو ریز کی فل پاور کے اثرات تو تین چار گھنٹوں سے پہلے

کسی طرح بھی ختم نہیں ہو سکتے اوور"۔۔۔۔ ڈوچے نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"باس۔ اس لئے تو ہم مطمئن تھے۔ میں نے ایک بار داکر کو چیکنگ کے لئے بھی بھیجا تھا۔ اس نے بھی یہی رپورٹ دی تھی کہ وہ ابھی تک اُسی حالت میں ہیں۔ ہم مطمئن ہو کر ہیمپ کی تنصیب میں مصروف ہو گئے۔ لیکن پھر کیبن کے اندر سے ہمیں ایسا دھماکہ سا سنائی دیا جیسے کوئی وزنی چیز گری ہو۔ اس پر میں نے داکر کو دوبارہ اچھی طرح چیکنگ کے لئے بھیجا۔ اور داکر کے اندر جانے کے بعد ہمیں اس کی چیخ سنائی دی۔ تو ہم سب تیزی سے اندر گئے۔ تو ہم نے وہاں عجیب منظر دیکھا۔ عمران دروازے کے قریب فرش پر پڑا ہوا تھا۔ داکر اس کے ساتھ ہی زمین پر گرا پڑا تھا۔ جب کہ عمران کے ایک ساتھی کے ہاتھ میں داکر کی مشین گن تھی۔ ہم نے وہ مشین گن اس کے ہاتھ سے چھین لی اور ان دونوں کو قابو کر لیا۔ اس کے باقی ساتھی اُسی طرح بندھے ہوئے بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے اوور"۔۔۔۔ جیگر نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ ویری بیڈ۔ فوراً ان سب کو گولیوں سے چھلنی کر دو۔ ایک لمحہ ضائع کئے بغیر اوور"۔۔۔۔ ڈوچے نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ عمران کے ٹھیک ہونے اور رسیوں کی گرفت سے آزاد ہونے کی خبر سن کر اس کے واٹر پاور کے سیکنڈ چیف ہونے کا سارا خواب چکنا چور ہو گیا تھا۔

"لیکن باس۔ آپ کا وہ انتقام اوور"۔۔۔۔ جیگر نے حیرت بھرے

SCANNED BY JAMSHED

لہجے میں کہا۔

"لعنت بھیجو انتقام پر۔ ایک لمحہ ضائع کئے بغیر ان کا خاتمہ کر دو۔ مشین گنوں کے پورے برسٹ ان کے جسموں میں اتار دو۔ جب وہ ختم ہو جائیں تو پھر مجھے کال کر کے بتاؤ۔ میں خود آ کر ان کی لاشیں چیک کروں گا اوور"۔۔۔۔ ڈوچے نے تیز لہجے میں تقریباً چیختے ہوئے انداز میں کہا۔

"یس باس۔۔۔ جیسا آپ کا حکم اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے جیگر نے کہا۔

"جلدی دفع ہو جاؤ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ ڈوچے نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔ اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ آخر جی۔ زیرو ریز کی فل پاور فائرنگ کے باوجود اس قدر جلدی عمران اور اس کا ایک ساتھی کیسے ٹھیک ہو گئے۔ اچانک اُسے وائیڈ چیکنگ سیکشن کا خیال آ گیا۔ وہ کمرے کے دروازے سے نکلا۔ اور ایک بار پھر راہداریوں میں دوڑتا ہوا وائیڈ چیکنگ سیکشن کی طرف بڑھنے لگا۔ وہ ان لوگوں کی لاشیں جلد از جلد دیکھنا چاہتا تھا۔ اور اس کے لئے جیگر کی طرف سے کال ملنے کا وقفہ ناقابل برداشت تھا۔

چند لمحوں بعد ہی وہ وائیڈ چیکنگ سیکشن کے انچارج آسکر کے اندھے شیشے سے بنے ہوئے کیبن میں اس طرح داخل ہوا جیسے آندھی اور طوفان آتا ہے۔ کرسی پر بیٹھا ہوا آسکر بوکھلا کر

اٹھ کھڑا ہوا۔

"جلدی کرو۔ ڈاکر جزیرے پہ موجود کیبن کو سکرین پہ لاؤ۔ جلدی کرو۔ فوراً" ___ ڈوچے نے چیختے ہوئے کہا۔

اور آسکر بوکھلائے ہوئے انداز میں سامنے میز پہ رکھی ہوئی مستطیل شکل کی مشین پہ الٹے سیدھے ہاتھ مارنے لگ گیا۔

"احمق آدمی۔ جلدی کرو" ___ ڈوچے نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس ___ باس۔ کر رہا ہوں" ___ آسکر نے اور زیادہ بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔ اور پھر واقعی ایک بٹن کے دبتے ہی سکرین پہ پہلے تو آڑی ترچھی لکیریں سی دوڑنے لگیں۔ پھر اس پہ ڈاکر جزیرے کا منظر ابھر آیا۔ لیکن اس منظر میں کیبن نظر نہ آ رہا تھا۔

"کیبن ___ کیبن اور چشمہ لاؤ سامنے" ___ ڈوچے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور آسکر نے تیزی سے ناب گھمانی شروع کر دی۔ سکرین پہ منظر تیزی سے بدلنے لگے۔ اور چند لمحوں بعد کیبن کا منظر ابھر آیا۔ باہر چشمے پہ پمپ دو پتھروں پر نصب شدہ صاف نظر آ رہا تھا۔ کیبن کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ لیکن نہ ہی چشمے کے گرد اور نہ کیبن کے اندر کوئی آدمی نظر آ رہا تھا۔

"کیا مطلب ___ یہ جیگر اور اس کے ساتھی کہاں گئے۔ کیبن کے اندر چیک کرو" ___ ڈوچے کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔ اور آسکر نے جلدی سے مختلف بٹن دبائے اور ایک ڈائل کے

SCANNED BY JAMSHED

نیچے لگی ہوئی ناب کو گھمانا شروع کر دیا۔ سکرین پہ پھیلا ہوا منظر تیزی سے سمٹتا گیا۔ کیبن کا دروازہ کلوز اپ میں آ گیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ سکرین کی پوری چوڑائی میں پھیل گیا۔ اور اب کیبن کا اندرونی حصہ نظر آنے لگ گیا تھا۔ لیکن کیبن اندر سے خالی پڑا ہوا تھا۔

"اوہ اوہ۔ کیا ہوا۔ آخر ہوا کیا۔ یہ لوگ کہاں چلے گئے۔ کیوں چلے گئے" ___ ڈوچے بوکھلا کر اٹھا۔ اور بغیر آسکر سے کوئی بات کئے وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑا۔ اور ایک بار پھر تیزی سے بھاگتا ہوا واپس اپنے خاص کمرے کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کا چہرہ بوکھلاہٹ، خوف اور شدید حیرت کے ملے جلے تاثرات سے خاصا مسخ نظر آ رہا تھا۔ اس کے ذہن میں مسلسل دھماکے سے ہو رہے تھے۔

اپنے خاص کمرے میں پہنچتے ہی اس نے ٹرانسمیٹر کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی تیز آواز نکلنے لگی۔ اور ڈوچے نے چونک کر پہلے تو اس طرح ہاتھ پیچھے کھینچ لیا جیسے اس کا ہاتھ اچانک کسی سانپ سے ٹکرانے والا ہو۔ اس کی یہ حرکت اس کے ذہن میں موجود خوف اور خدشات کی آئینہ دار تھی۔ لیکن دوسرے لمحے اس نے سنبھل کر دوبارہ ہاتھ بڑھایا۔ اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ___ جیگر کالنگ اوور" ___ رابطہ قائم ہوتے ہی ٹرانسمیٹر سے جیگر کی آواز سنائی دی۔ لیکن اس کی آواز تھکی ہوئی سی تھی۔

SCANNED BY JAMSHED

"یس ـــ یس ـ ڈوپے اٹنڈنگ ـ تم کہاں مر گئے تھے ـ کہاں گئے تھے ـ کیا ہوا عمران اور اس کے ساتھیوں کا انہیں ختم کر دیا تم نے اوور" ـــ ڈوپے نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا ـ

"باس ـ عمران اور اس کے ساتھی جزیرے سے غائب ہو گئے ہیں اوور" ـــ دوسری طرف سے جیگر نے کہا ـ

"کیا ـــ کیا کہہ رہے ہو ـ کیا تم ہوش میں ہو اوور" ـــ ڈوپے کے حلق سے ایسی آواز نکلی جو شاید اس کے کانوں کے لئے بھی اجنبی تھی ـ

"میں درست کہہ رہا ہوں باس ـ جب میں آپ کو کال کر کے واپس کیبن میں گیا تو کیبن خالی پڑا ہوا تھا ـ نہ ہمارے آدمی تھے ـ اور نہ عمران اور اس کے ساتھی ـ میں بوکھلائے ہوئے انداز میں پورے جزیرے پہ دوڑ دوڑ کر انہیں ڈھونڈھتا رہا ـ لیکن ان سب کا کہیں کوئی پتہ نہیں چل سکا ـ میں نے تو چاروں طرف ساحل کی چٹانوں کو بھی دیکھ لیا ہے ـ لیکن یوں لگتا ہے جیسے وہ اور ہمارے ساتھی سب جن بھوت تھے ـ جو اچانک غائب ہو گئے ہوں یا پھر کسی جادوگر نے اپنی جادو کی چھڑی سے انہیں غائب کر دیا ہو ـ اب تھک ہار کر میں واپس آیا ہوں ـ اور آپ کو کال کر رہا ہوں اوور" ـــ جیگر نے جواب دیا ـ

"یہ سب کچھ کیسے ممکن ہے ـ وہ بھی غائب اور ہمارے آدمی بھی غائب ـ یہ کیسے ہو سکتا ہے ـ تم واقعی مجھے نشے میں لگتے ہو یا پھر تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے اوور" ـــ ڈوپے نے حلق کے

بل چیختے ہوئے کہا ـ وہ اس قدر زور سے چیخا تھا کہ اس کی آواز بھی پھٹ گئی تھی ـ

"آپ خود آ کر دیکھ لیں باس ـ اب میں کیا کہہ سکتا ہوں میں تو خود حیران پریشان ہوں اوور" ـــ جیگر نے جواب دیا ـ

"نانسنس ـ احمق ـ تم یقیناً پاگل ہو گئے ہو ـ ٹھیک ہے ـ میں خود آ رہا ہوں ـ میرا انتظار کرو ـ اوور اینڈ آل" ـــ ڈوپے نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا ـ اور ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا وہ چند لمحے وہیں کھڑا ہونٹ چباتا رہا ـ اس کا چہرہ تیزی سے رنگ بدل رہا تھا ـ جیگر کی کال اس کے حلق سے ہی نہ اتر رہی تھی ـ سب لوگ اچانک غائب ہو گئے ـ کیسے غائب ہو گئے ـ کہاں غائب ہو گئے ـ آخر یہ کیسے ممکن ہے" ـــ ڈوپے مسلسل یہی سوچے چلا جا رہا تھا ـ

"مجھے خود جانا چاہئے" ـــ آخر کار ڈوپے نے فیصلہ کن لہجے میں کہا ـ اور پھر تیزی سے وہ اپنے خاص کمرے سے نکل کر اس سیکشن کی طرف بڑھ گیا جہاں سے سپیشل آبدوز جاتی تھی ـ

اس آدمی کے جو باس سے پوچھنے گیا تھا کیبن سے باہر نکلنے کے چند لمحوں بعد اچانک پہلے والا آدمی جو اس دوران کھڑا ہونٹ چباتا رہا تھا یکدم بپھرے ہوئے انداز میں آگے بڑھا اور اس نے زور سے عمران کے پہلو میں لات مارنی چاہی۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بُری طرح چیختا ہوا اپنے پیچھے کھڑے ہوئے مشین گن بردادوں سے جا ٹکرایا۔ عمران نے انتہائی برق رفتاری سے لات مار کر اُسے پیچھے اچھال دیا تھا۔ اُسی لمحے چوہان بھی اپنی جگہ سے اچھلا اور اس نیچے گرتے ہوئے آدمی کے ہاتھ سے اس نے مشین گن چھینی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ لوگ سنبھل کر ان پر فائر کرتے مشین گن کی ریٹ ریٹ اور حملہ آوروں کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے کیبن گونج اٹھا۔ چوہان کی پھرتی واقعی قابل دید تھی۔ اس نے اس قدر تیزی سے گھومتے ہوئے فائر کھولا تھا کہ نیچے گر کر اٹھتے ہوئے اور مشین گنیں

SCANNED BY JAMSHED

سیدھی کرتے ہوئے حملہ آوروں کو ایک لمحے کی بھی مہلت نہ مل سکی۔ اور وہ ڈھیر ہو گئے۔ چوہان اگر ایک لمحے کی بھی دیر کر جاتا تو پھر عمران اور چوہان دونوں کی موت یقینی ہو چکی تھی۔

"باہر دیکھو" ——— عمران نے جلدی سے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

اور چوہان سر ہلاتا ہوا کیبن کے دروازے کی طرف جھپٹا اور باہر نکل گیا۔ عمران نے بھی ایک مشین گن اٹھائی اور باہر آ گیا۔ لیکن پھر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ باہر کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ چوہان بھی اب واپس آ رہا تھا۔

"وہ تو کہیں نظر نہیں آ رہا۔ نجانے کہاں چلا گیا ہے" ——— چوہان نے واپس آتے ہوئے کہا۔ وہ اب بالکل صحیح انداز میں چل پھر رہا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اس کا خیال رکھو میں واپس جا کر باقی ساتھیوں کو ٹھیک کرتا ہوں۔ اب مجھے سمجھ آ گئی ہے کہ جی۔ زیرو رینز کا اثر کیسے ختم کیا جا سکتا ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ اب خود اپنے ساتھیوں کو ٹھوکریں ماریں گے" ——— چوہان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ کیونکہ ان کے جسم میں حرکت اور تیزی اس آدمی کی بے تحاشا ٹھوکریں مارنے کے بعد ہی اچانک پیدا ہو گئی تھی۔

"نہیں۔ جی۔ زیرو رینز کے اثر کا مرکز ریڑھ کی ہڈی کا آٹھواں مہرہ ہے۔ پہلے جو اس نے ٹھوکریں ماریں ان کا کوئی اثر نہ ہوا۔

لیکن جیسے ہی اس کی ٹھوکر اس مہرے پر پڑی۔ میرے پورے جسم میں یک لخت اس طرح توانائی کی لہر دوڑ گئی۔ جیسے ہزاروں وولٹیج کا کرنٹ جسم میں دوڑ گیا ہو۔ ویسے بھی اس مہرے کا براہ راست کنٹرول ان اعصاب پر ہوتا ہے جو دماغ سے تحریک وصول کر کے اس پر عمل کرتے ہیں۔ ان ریز نے اس مہرے کی کارکردگی کو ساکت کر دیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اعصاب بیرونی احساسات تو وصول کر رہے تھے۔ لیکن دماغی تحریک کو وصول نہ کر رہے تھے۔ بہرحال تم خیال رکھو۔ میں انہیں ٹھیک کرتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر تیزی سے واپس کیبن میں چلا گیا۔ اندر داخل ہوتے ہی وہ سیدھا اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھا جو ابھی تک ایک دوسرے کے ساتھ بندھے ہوئے اسی طرح مفلوج حالت میں کیبن کی عقبی دیوار سے ذرا پہلے پڑے تھے۔ لیکن ان تک پہنچتے پہنچتے عمران کی نظریں عقبی دیوار کی جڑ میں ایک جگہ پر پڑی تو یک لخت ٹھٹھک گیا۔ وہاں ایک تختہ ایسے لگا ہوا تھا۔ جیسے وہ باقی تختوں سے ہر طرف سے جدا ہو۔ یہ واقعی عجیب بات تھی۔ کیونکہ جدا تختہ کسی صورت بھی درمیان میں اس طرح ایڈجسٹ نہیں ہو سکتا۔ وہ لازماً پیچھے یا آگے گر پڑتا۔ کیونکہ باقی تختوں اور اس تختے کے درمیان چاروں طرف خاصی بڑی جھری تھی اور جھری بھی تاریک تھی۔ اگر یہ جھری آرپار ہوتی تو دوسری طرف کی روشنی لازماً نظر آجاتی۔ وہ اپنے ساتھیوں کو چھوڑ کر اس تختے کی طرف بڑھا۔

SCANNED BY JAMSHED

اور اس نے ایک لمحے کے لئے تو اسے غور سے دیکھا۔ دوسرے لمحے اس نے تختے کو زور سے اندر کی طرف دبایا۔ تختے کے دبتے ہی ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی۔ جو اس کے عقب میں سنائی دی تھی۔ اور عمران یہ آواز سنتے ہی تیزی سے مڑا۔ اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ کیبن کے اندرونی دیواروں کے ساتھ ایک چوڑی سی پٹی چھوڑ کر کیبن کا پورا فرش درمیان سے کھل کر غائب ہو چکا تھا۔ اور اس کے ساتھی اور باقی لاشوں کے نیچے گرنے کے ہلکے سے دھماکے اسے سنائی دے رہے تھے۔ ابھی عمران یہ دیکھ ہی رہا تھا کہ تختہ ایک بار پھر ایک جھٹکے سے برابر ہو گیا۔ لیکن اب کیبن کا فرش خالی پڑا ہوا تھا۔ اسی لمحے چوہان دروازے پر نمودار ہوا۔

"یہ گڑگڑاہٹ کیسی تھی۔ عمران صاحب۔ ارے ہمارے ساتھی اور یہ لوگ"۔۔۔۔ چوہان بات کرتے کرتے یک لخت چیخ پڑا۔

"دروازے کے اندر کنارے پر کھڑے ہو جاؤ۔ یہ تختہ کھل جاتا ہے۔ اور نیچے ضرور کوئی تہہ خانہ ہے۔ جس میں ہمارے ساتھی جا گرے ہیں۔ میں یہ فرش دوبارہ کھولتا ہوں۔ فرش کھلتے ہی پیراٹروپنگ کے انداز میں نیچے چھلانگ لگا دینا"

عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے لات مار کر تختہ دوبارہ اندر کی طرف دبایا۔ تختہ دبتے ہی فرش ایک بار پھر سائیڈیں چھوڑ کر درمیان سے کھل کر نیچے گرا۔

"کود جاؤ"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس

نے چھلانگ لگا دی۔ لیکن نیچے موجود تہہ خانہ کچھ زیادہ گہرائی میں نہ تھا۔ اس لئے جلد ہی عمران کے قدم سخت زمین سے ٹکرائے۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران مخصوص انداز میں قلابازی کھا کر ایک بار پھر کھڑا ہو گیا۔ لیکن اب وہ اس طرح کھڑا تھا جیسے سیڑھیاں اتر کر نیچے آیا ہو۔ چوہان کے گرنے کا دھماکہ بھی اس نے سن لیا تھا۔ اوپر کا فرش اس دوران ایک بار پھر برابر ہو چکا تھا۔ نیچے چونکہ گھپ اندھیرا تھا۔ اس لئے عمران خاموش کھڑا رہا۔

"عمران صاحب" ---- چوہان کی آواز ذرا فاصلے سے سنائی دی۔

"ہاں۔ ذرا دیر رک جاؤ۔ آنکھیں اندھیرے کی عادی ہو جائیں گی" ---- عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور واقعی چند لمحوں بعد ہر طرف چھایا ہوا گھپ اندھیرا چھٹنے لگا۔ اور اب دھندلے دھندلے سے خاکے نظر آنے لگ گئے۔ چند لمحوں بعد ہی اسے سائے سے نظر آنے لگ گئے۔ چوہان بھی کچھ فاصلے پر کھڑا تھا۔ اس کا بھی سایہ عمران کو نظر آ رہا تھا۔ فرش پر ایک جگہ سایوں کا ڈھیر اور باقی ادھر ادھر بکھرے ہوئے سائے محسوس ہو رہے تھے۔ عمران ہاتھ آگے کر کے سایوں کے اس ڈھیر کی طرف بڑھنے لگا۔ لیکن ابھی وہ تھوڑا سا ہی آگے بڑھا تھا کہ یک لخت جیسے روشنی کا دھارا سا اس تہہ خانے میں نمودار ہو گیا۔ اور عمران بری طرح چونک پڑا۔

"عمران صاحب۔ یہاں ہاتھ ---- لگنے سے تختہ سا کھل گیا ہے"

SCANNED BY JAMSHED

چوہان نے کہا۔

اور عمران نے دیکھا کہ واقعی روشنی ایک کھلے ہوئے تختے سے آ رہی تھی۔ اور وہ اوپر سے گھومتی ہوئی نیچے آ رہی تھی۔ اور عمران سمجھ گیا کہ تہہ خانے میں تازہ ہوا اور روشنی کے لئے یہ خصوصی انتظام کیا گیا ہے۔ اب ہر چیز صاف نظر آ رہی تھی۔ یہ تہہ خانہ بھی لکڑی کا ہی بنا ہوا تھا۔ لیکن سوائے لاشوں اور ایک طرف پڑے ہوئے اس کے ساتھیوں کے ڈھیر کے باقی وہاں کچھ بھی نہ تھا۔

عمران تیزی سے اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھا۔ اس نے دیکھا کہ صدیقی۔ خاور اور جولیا تینوں کی آنکھیں اوپر کو چڑھی ہوئی تھیں۔ وہ شاید اچانک نیچے گرنے سے لگنے والی چوٹ سے بے ہوش ہو چکے تھے۔ لیکن مفلوج ہونے کی وجہ سے ان کی آنکھیں بند نہ ہو سکی تھیں۔ لیکن صفدر۔ کیپٹن شکیل۔ تنویر اور نعمانی ہوش میں تھے۔ وہ سب ٹیڑھے میڑھے انداز میں ایک دوسرے کے ساتھ بندھے ہوئے پڑے تھے۔ عمران نے صفدر کی پشت پر ہاتھ رکھا اور پھر اس کا ہاتھ صفدر کی ریڑھ کی ہڈی پر رینگنے لگا۔ چند لمحوں بعد اس نے آٹھواں مہرہ ٹریس کر لیا۔ اس نے پوری طرح اندازہ لگانے کے بعد اپنی ایک انگلی کو ہک کی طرح موڑا اور پھر خاصی قوت سے اس مہرے پر ضرب لگائی۔ دوسرے لمحے صفدر کے حلق سے کراہ نکلی اور اس کا جسم تیزی سے پھیلنے اور سکڑنے لگا۔ عمران کے لبوں پر مسکراہٹ سی دوڑ گئی۔ اس کا اندازہ درست ثابت ہوا تھا۔ عمران نے صفدر کی رسیاں

کھولنی شروع کر دیں۔

"عمران صاحب۔ اوہ۔ کس قدر ہولناک عذاب ہے یہ مفلوج پن بھی" ۔۔۔۔ صفدر کی آواز سنائی دی۔

"اس لئے تو لوگ دور دور سے مجسموں کو دیکھنے جاتے ہیں۔ کہ بے چارے مستقل عذاب برداشت کر رہے ہوتے ہیں" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور صفدر باوجود شدید تکلیف کے ہنس پڑا۔ رسیاں کھلتے ہی صفدر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا حال ہے صفدر صاحب" ۔۔۔۔ چوہان نے قریب آ کر کہا۔

"اچھا۔ اوپر سے نیچے بوریوں کی طرح گرا کر پوچھ رہے ہو کہ کیا حال ہے" ۔۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور چوہان ہنس پڑا۔ عمران اب جولیا کو رسیوں کی گرفت سے آزاد کرنے میں مصروف تھا۔ چوہان بھی آگے بڑھ کر اس کام میں شامل ہو گیا۔ اور تھوڑی ہی دیر بعد وہ سب رسیوں کی گرفت سے آزاد ہو گئے۔ اس کے بعد عمران نے باری باری وہ طریقہ سب پر آزمایا۔ اور نہ صرف وہ ٹھیک ہو گئے بلکہ جو بے ہوش تھے وہ بھی ہوش میں آ گئے۔ اور ایک بار تو باری باری ہر ایک کے حلق سے کراہیں نکلیں۔ لیکن جلد ہی وہ سنبھل گئے۔

"توبہ۔ کس قدر خوفناک سچوئیشن تھی" ۔۔۔۔ جولیا نے ایک لمبا سانس لیتے ہوئے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"واقعی اس قدر خوفناک اور بے بس کر دینے والی سچوئیشن سے پہلے کبھی واسطہ نہیں پڑا۔ یہ تو چوہان کی خوش خوراکی اور پھر اس کی ہمت اور حوصلہ کام آ گیا۔ ورنہ اس بار ہماری موت یقینی ہو گئی تھی" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خوش خوراکی ۔۔۔۔ کیا مطلب" ۔۔۔۔ سب نے چونک کر چوہان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جب وہ جی۔ زیڈ ویز فائر ہوئیں اس وقت چوہان صاحب درخت پر چڑھے جنگلی رس بھریاں کھانے میں مصروف تھے۔ اور رس بھری نے انہیں مکمل مفلوج ہونے سے بچا کر کیچوے جتنا چست تو بہرحال بنا ہی دیا" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تھینک یو چوہان" ۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ یہ تو بس اتفاق تھا۔ خالی تو بیٹھا تھا۔ مجھے وہ پھل نظر آیا تو میں نے سوچا کہ اس کا ذائقہ بھی چکھا جائے۔ ذرا سا دانت مارا تو اندر سے خاصا لذیذ سا رس برآمد ہوا۔ اور وہ میرے بازو کی رینج میں تھیں وہ میں نے توڑ کر جیب میں ڈال لیں اور وہ پہلے والی رس بھری کھا ہی رہا تھا کہ بس یک لخت جسم سے طاقت نکلی اور ایک دھماکے سے میں نیچے آ گرا" ۔۔۔۔ چوہان نے کہا۔ اور سب ہنس پڑے۔

"شش ۔۔۔۔ خاموش" ۔۔۔۔ اچانک روشندان والے حصے کی طرف کھڑے کیپٹن شکیل نے سرگوشی کے سے انداز

میں کہا۔ اور وہ سب یک لخت خاموش ہو گئے۔ عمران تیزی سے آگے بڑھ کر روشندان کے قریب جا کھڑا ہوا۔ اس نے محسوس کیا کہ دور سے کسی آدمی کے بات کرنے کی آواز آ رہی تھی۔ لیکن آواز اتنی مدھم تھی کہ الفاظ سنائی نہ دے رہے تھے۔ عمران نے ایڑیاں اٹھا کر اپنا ایک کان روشندان کے خلا کے ساتھ کر دیا۔ اور پھر اُسے کچھ کچھ الفاظ سنائی دینے لگے۔ اور جو الفاظ اس کی سمجھ میں آئے ان کی وجہ سے اس کی آنکھوں میں یک لخت تیز چمک ابھر آئی۔ ان الفاظ سے وہ اتنا تو سمجھ گیا تھا کہ کسی ٹرانسمیٹر پر بات کی جا رہی ہے۔ اور پُر اسرار طور پر افراد کے غائب ہو جانے کی اطلاع کسی کو دی جا رہی ہے۔ اور پھر آخر میں یہ الفاظ بھی اس کے کانوں میں پڑ گئے۔ "ٹھیک ہے۔ میں خود آ رہا ہوں۔ میرا انتظار کرو۔ اوور اینڈ آل" گو یہ الفاظ انتہائی مدھم تھے لیکن عمران چونکہ پوری طرح اس آواز کی طرف متوجہ تھا۔ اس لئے نہ صرف الفاظ بلکہ وہ ڈوچے کا لہجہ بھی پہچان گیا تھا۔ ظاہر ہے ڈوچے اگر بول رہا تھا تو وہ گریٹ بال سے ہی بول رہا تھا۔ اور وہیں سے آنے کی بات کر رہا تھا۔ اور ٹرانسمیٹر سے نکلنے والی آواز کا یہاں تک پہنچ جانا واقعی ایک عجیب سی بات تھی کیونکہ لامحالہ آواز مدھم ہو جاتی تھی۔ لیکن عمران نے سوچا کہ یقیناً اس کے اور اس کے ساتھیوں کے اچانک غائب ہو جانے کی اطلاع پا کر ڈوچے غصے سے پاگل ہو گیا ہو گا۔ اور اسی پاگل پن کی وجہ سے وہ اپنی پوری قوت سے چیخ کر بات کر رہا تھا اس لئے ٹرانسمیٹر سے نکلنے والی آواز عمران

SCANNED BY JAMSHED

کے کانوں تک بھی پہنچ گئی تھی۔

"قسمت نے شاید تمہیں آخری بار چانس دیا ہے" ——— عمران نے مڑ کر سرگوشی کرتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ ظاہر ہے آواز آہستہ تھی۔

"کیا مطلب ——— کیسا موقع" ——— کئی ساتھیوں نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"سب سے بڑا مسئلہ گریٹ بال میں داخلے کا ہے۔ گریٹ بال کو سائنسی طور پر اس قدر محفوظ بنایا گیا تھا کہ اس میں جبری طور پر داخل ہی نہیں ہوا جا سکتا تھا۔ اس داخلے کو ممکن بنانے کے لئے میں نے مچھلی والی آبدوز کے ساتھ وہ مخصوص میزائل لانچ تیار کرائی تھی۔ لیکن وہ تباہ ہو گئی۔ اس کے بعد میں نے پلاننگ کی اور گورما کے اسلحہ خانے سے جو اسلحہ بھی مل سکا وہ لے کر اس گریٹ بال کے آنے سے پہلے یہاں پہنچ گئے۔ تاکہ یہاں سے کسی طرح اسلحے کے زور پر یا کسی بھی طرح گریٹ بال میں داخل ہوا جا سکے۔ لیکن یہاں بھی صورت حال ہمارے خلاف ہو گئی۔ اور ہم بے بس اور مفلوج کر دیئے گئے۔ اور اگر اس ڈوچے کے دل میں انتقام لینے اور مجھے تڑپا تڑپا کر مارنے کی بات اللہ تعالیٰ نہ ڈال دیتا تو اب تک منکر نکیر اپنا حساب کتاب بھی مکمل کر چکے ہوتے۔ لیکن پھر جوہان کی وجہ سے ہم نہ صرف بچ نکلے بلکہ سوائے ایک آدمی کے باقی سب کا خاتمہ بھی کر دیا گیا۔ پھر یہ تہہ خانہ اچانک سامنے آ گیا۔ اس طرح وہ آدمی جو باہر رہ گیا تھا ہمیں اور اپنے ساتھیوں

SCANNED BY JAMSHED

کو غائب پا کر حیران رہ گیا۔ اور اس نے گریٹ بال میں ڈوچے کو کال کیا۔ ڈوچے نے یقیناً گریٹ بال سے کسی دیو مشین کے ذریعے ــــ جزیرے کو پہلے چیک کر لیا ہو گا۔ جیسا کہ ــ اس نے پہلے چیک کیا تھا اور ہمیں یہاں موجود پا کر اس نے ہم پر مفلوج کر دینے والی ریز فائر کر دی تھیں۔ جزیرہ اُسے خالی نظر آیا۔ تو اس نے یہاں آنے کی حامی بھر لی۔ اس لئے اب یہ آخری موقع ہے ہمارے پاس کہ اگر ہم کسی طرح ڈوچے کو قابو کر لیں تو پھر ہم ڈوچے کی مدد سے انتہائی آسانی سے اس گریٹ بال کا خاتمہ کر سکتے ہیں“ ــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوری تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ واقعی۔ یہ تو بہت اچھا موقع ہے“ ــ چوہان نے چونکتے ہوئے کہا۔

”کمال ہے۔ اس بار تو عمران صاحب نے بغیر کوئی ضد کئے اطمینان سے ساری تفصیلات بتا دی ہیں“ ــ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں نے یہ تفصیلات اس لئے بتائی ہیں کہ ہمارا یہ مشن میرے خیال کے مطابق ہماری زندگی کا اہم ترین مشن ہے۔ اور اس کی ناکامی کا نتیجہ صرف ہم چند افراد کی موت تک ہی محدود نہیں رہے گا۔ بلکہ کروڑوں بے گناہ مسلمان ہلاک اور عظیم اسلامی مملکتیں بھی ان یہودی بھیڑیوں کے ہاتھوں تباہ و برباد ہو جائیں گی۔ اور شاید اللہ تعالیٰ کو بھی ایسا ہونا منظور نہیں ہے۔ اس لئے وہ

باوجود اب تک مسلسل ناکام ہونے کے بار بار مواقع مہیا کرتا جا رہا ہے۔ لیکن اگر ہم اس بار ناکام رہے تو پھر اس کے بعد شاید کوئی چانس نہ ملے“ ــ عمران کے لہجے میں اس قدر سنجیدگی تھی کہ اس کے سارے ساتھیوں کے جسموں میں سردی کی لہریں سی دوڑ گئیں۔ گو انہیں پہلے بھی اس مشن کی اہمیت کا احساس تھا لیکن اب اس ماحول میں عمران کی بات اور پھر اس کے تاثر انگیز لہجے نے انہیں اس کا صحیح ادراک کرا دیا تھا۔

”ہم تمہارے احکامات کی بلا چوں چرا تعمیل کریں گے عمران۔ ہم اپنی جانیں تو دے سکتے ہیں لیکن یہ کبھی برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ ان یہودی بھیڑیوں کے ہاتھوں کروڑوں بے گناہ مسلمان ہلاک ہو جائیں“ ــ یک لخت تنویر کی آواز سنائی دی۔ اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”تنویر نے ہماری صحیح نمائندگی کی ہے۔ اب بتاؤ تم نے کیا سوچا ہے“ ــ جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”سب سے پہلے تو ہم نے اوپر جانے کا راستہ تلاش کرنا ہے“ ــ عمران نے کہا۔ اور پھر اس کی تیز نظریں تہہ خانے اور چھت کا جائزہ لینے میں مصروف ہو گئیں۔

”ادھر یہ پتھر باہر کو نکلا ہوا ہے“ ــ اچانک ایک کونے میں کھڑے صدیقی نے کہا۔ اور سب چونک کر اس طرف کو دیکھنے لگے۔ جدھر صدیقی اشارہ کر رہا تھا۔

”مشین گنیں اٹھا لو“ ــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور اس کے ساتھیوں نے بجلی کی سی تیزی سے فرش پر بکھری پڑیں مشین گنیں اٹھالیں۔ اور پھر وہ سب دیواروں کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو گئے۔ عمران نے پتھر پر پیر مارا تو چھت درمیان سے کسی تختے کی طرح کھل کر نیچے آئی اور ان کے سروں سے ذرا اوپر دیوار کے ساتھ جا کر لگ گئی۔

"میں پتھر کو دبائے رکھتا ہوں۔ تم لوگ ایک دوسرے کے کندھوں پر بیٹھ کر اوپر پہنچ جاؤ" ——— عمران نے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے پوری قوت سے دبے پتھر پر پیر رکھ کر اسے زور سے دبا دیا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ چند لمحوں بعد خود بخود یہ فرش دوبارہ برابر ہو جائے گا۔ کیپٹن شکیل نیچے بیٹھا اور اس نے سب سے پہلے جولیا کو کاندھے پر بٹھا کر اوپر اس جگہ پہنچا دیا جہاں دیواروں کے ساتھ ساتھ زمین کا حاشیہ سا موجود تھا۔ اس کے بعد باری باری ایک ایک کر کے وہ سب اوپر پہنچ کر دیواروں کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو گئے۔ جب سب اوپر پہنچ گئے تو عمران نے پتھر پر رکھا ہوا پیر ہٹایا۔ اور اس طرح پوری قوت سے اوپر کی طرف اچھلا جیسے ہائی جمپ لگانے والے ورلڈ ریکارڈ توڑنے کی خاطر اپنی پوری قوت لگا دیتے ہیں۔ پلک جھپکنے میں وہ ٹھیک صفدر کے قریب اس زمین والے حاشیے پر جا کھڑا ہوا۔ لیکن چونکہ کسی چیز کو پکڑ کر سنبھلنے کی کوئی گنجائش نہ تھی۔ اس لئے اس کا جسم قدرتی ردعمل کے طور پر واپس جھکولا کھانے ہی لگا تھا کہ صفدر نے اس کی پشت کے پیچھے ہاتھ دے کر اسے دیوار کے ساتھ لگا دیا۔

SCANNED BY JAMSHED

اور عمران واپس نیچے گرنے سے بچ گیا۔ اسی لمحے فرش ایک بار پھر برابر ہو گیا۔ اور ان سب نے اطمینان بھرے سانس لئے۔ اور عمران کے اشارے پر وہ احتیاط سے کیبن کے کھلے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

ڈوچ پہلے تو حیرت اور شدت سے بھاگتا ہوا سپیشل آبدوز والے سیکشن میں پہنچ گیا۔ تاکہ سپیشل آبدوز کے ذریعے وہ فوراً جزیرے پر پہنچ کر وہاں صورت حال کا جائزہ لے سکے کہ آخر عمران اور اس کے ساتھی اچانک جن بھوتوں کی طرح کہاں غائب ہو گئے ہیں۔ لیکن وہاں پہنچ کر اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس نے سوچا کہ ہو سکتا ہے کہ جیگرا اور اس کے ساتھیوں پر کسی طرح عمران نے یا اس کے ساتھیوں نے قبضہ کر لیا ہو۔ اور اس سے بات کرنے والا جیگر کی بجائے عمران ہی ہو۔

کیونکہ وہ عمران کی ایسی حیرت انگیز صلاحیتوں سے اچھی طرح واقف تھا۔ اور اگر واقعی ایسا ہے تو پھر تو وہ پکے ہوئے پھل کی طرح عمران کی جھولی میں جا گرے گا۔ چنانچہ اس خیال کے آتے ہی وہ نہ صرف ٹھٹھک کر رک گیا بلکہ اس نے فوراً فیصلہ کر لیا کہ پہلے وہ واٹڈ چیکنگ سیکشن کے ذریعے جزیرے کا ایک ایک درخت ایک ایک جھاڑی اور ایک ایک چٹان کا جائزہ لے گا پھر وہاں جائے گا۔ چنانچہ اس نے سپیشل آبدوز کی تیاری کا حکم دیا اور خود واپس مڑ کر اس سیکشن سے نکلا اور سیدھا واٹڈ چیکنگ سیکشن میں آ کر کے اس کیبن میں پہنچ گیا جو اندھے شیشے کا بنا ہوا تھا۔

"یس باس" ۔۔۔ آسکر ایک بار پھر ڈوچے کو اپنے سر پر سوار دیکھ کر بوکھلا گیا۔

"اطمینان سے بیٹھ کر مشین سے ڈاکر جزیرے کو چیک کرو۔ تمہیں ڈاکر جزیرے کا ایک پتھر۔ گھاس کی ایک پتی اور درخت کی ایک شاخ بھی ایسی نہیں چھوڑنی چاہئے جسے چیک نہ کر لیا جائے مجھے یقین ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی یقیناً کہیں چھپے ہوئے ہیں" ۔۔۔ ڈوچے نے کرسی گھسیٹ کر میز کے سامنے بیٹھتے ہوئے نرم لہجے میں کہا۔

"یس باس" ۔۔۔ آسکر نے کہا۔ اور اس کے سامنے میز پر موجود مستطیل شکل کی مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ سکرین پر آڑی ترچھی لکیریں نظر آنے لگیں۔ اور پھر جھماکے سے اس پر جزیرے کا منظر نظر آنے لگا۔ آسکر آہستہ آہستہ ناب گھمانے لگا اور منظر

SCANNED BY JAMSHED

بالکل اس طرح آہستہ آہستہ بدلنے لگا جیسے سلو موشن فلم چل رہی ہو۔ ڈوچے کی نظریں سکرین سے اس طرح چپکی ہوئی تھیں کہ وہ پلکیں جھپکانا بھی بھول گیا تھا کہ کہیں پلک جھپکنے کے دوران عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھنے سے نہ رہ جائے۔ پھر ایک منظر سامنے آتے ہی اس نے جیگر کو جزیرے کے کنارے پر ایک درخت کے تنے کے ساتھ پشت لگائے کھڑے دیکھا۔ اس کے کاندھے سے مشین گن لٹک رہی تھی اور نیچے زمین پر اس کے قدموں کے ساتھ ٹرانسمیٹر بھی پڑا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا۔

"اسے کلوز اپ میں لاؤ۔ اور ساتھ ہی آر۔ جی۔ سکس کمپیوٹر بھی منسلک کر کے آن کر دو" ۔۔۔ ڈوچے نے ہاتھ اٹھا کر آسکر کو اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"آر۔ جی۔ سکس تو میک اپ چیکنگ کمپیوٹر ہے جناب۔ اور اس میں تو صرف گریٹ بال کے آدمیوں کے کوائف فیڈ کئے گئے ہیں" آسکر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں اس جیگر کو چیک کرنا چاہتا ہوں کمپیوٹر کے ذریعے" ڈوچے نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

آسکر نے ایک بٹن دبا کر اس منظر کو ساکت کیا۔ اور پھر اس نے مشین کے بالکل دائیں ہاتھ پر موجود ایک اور پینل کے بٹنوں کو آن کرنا شروع کر دیا۔ پورے سیکشن میں موجود تمام مشینوں کو اس مستطیل شکل کی مشین سے کنٹرول کیا جانے کا نظام موجود تھا۔ اس لئے آسکر کو اٹھ کر کہیں جانا نہ پڑتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پینل

آن ہو گیا۔

"جیگر کا کوڈ نمبر ون زیرو زیرو ون ہے ناں باس "—— آسکر نے گردن موڑ کر کرسی پہ بیٹھے ڈوچے کی طرف دیکھتے ہوئے تصدیق کرانے والے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں، جلدی کرو"—— ڈوچے نے کہا۔ اور آسکر کے ہاتھ پہلے سے زیادہ تیزی سے کام کرنے لگے۔ چند لمحوں بعد کمپیوٹر چلنے کی آواز سنائی دی۔ اور پینل کے درمیان لگی ہوئی چھوٹی سکرین پہ کمپیوٹر نے اپنے مخصوص اشارات دینے شروع کر دیئے۔ سب سے پہلے جیگر کا کوڈ سکرین پہ ابھرا۔ پھر اس کا نام اس کے بعد چیکنگ فاصلہ۔ اور اس کے بعد سکرین چند لمحوں کے لئے صاف ہو گئی۔ چند لمحوں بعد اس پہ او۔کے کے الفاظ تیزی سے جلنے بجھنے لگے۔ اور ڈوچے کے حلق سے اطمینان کا ایک طویل سانس نکل گیا۔ اس کا مطلب تھا کہ اس کا خیال غلط ثابت ہوا تھا۔ جیگر اصلی تھا۔ آسکر نے کمپیوٹر آف کر دیا۔ اور ایک بار پھر ناب گھما کر اس نے جزیرے کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ کافی دیر بعد جب سکرین پہ وہی منظر دوبارہ ابھرا جو سب سے پہلے آیا تھا تو آسکر نے ہاتھ ہٹا کر ڈوچے کی طرف دیکھا۔

"ٹھیک ہے۔ بند کر دو۔ اب میری پوری طرح تسلی ہو گئی ہے" ڈوچے نے کہا اور اٹھ کر کیبن کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"لیکن یہ لوگ آخر گئے کہاں۔ عجیب چکر ہے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا"—— ڈوچے واپس چیکنگ سیکشن سے نکل کر دوبارہ سپیشل

آبدوز والے سیکشن کی طرف بڑھتے ہوئے سوچتا رہا۔ لیکن باوجود دماغ کو اچھی طرح قلابازیاں کھلانے کے کوئی وجہ اس کی سمجھ میں نہ آئی۔ اور وہ آبدوز والے سیکشن میں پہنچ گیا۔

"آبدوز تیار ہے"—— ڈوچے نے پوچھا۔

"یس باس"—— آبدوز کے کیپٹن ڈکسن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ وہ شاید اس کے انتظار میں وہاں کھڑا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ چلیں۔ ڈاکر جزیرے پہ جانا ہے"—— ڈوچے نے کہا اور آبدوز کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد آبدوز گریٹ بال سے نکل کر کھلے سمندر میں پہنچی اور پھر تیزی سے اوپر کو اٹھنے لگی۔ ڈوچے ڈکسن کے ساتھ بیٹھا ہوا آبدوز کو تیزی سے اوپر جاتا ہوا دیکھ رہا تھا۔ اب اس کے چہرے پر صرف حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ ورنہ وہ جزیرے کی طرف سے پوری طرح مطمئن تھا۔ اسے حیرت صرف عمران اور اس کے ساتھیوں کے غائب ہونے والے واقع پر تھی۔ اور یہ واقعی انتہائی حیرت انگیز بات تھی۔ جس کی کوئی وجہ تسمیہ سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔

تھوڑی دیر بعد آبدوز جزیرے سے کافی فاصلے پر سمندر کی سطح پہ ابھری اور پھر تیزی سے جزیرے کی طرف بڑھنے لگی۔ جزیرے سے کچھ دور پہنچ کر وہ رک گئی۔ اور ڈوچے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ لانچ میں بیٹھیں۔ میں اسے باہر نکالتا ہوں۔ اور کیا میں نے آپ کی واپسی کا انتظار کرنا ہے۔ یا گریٹ بال واپس چلے جانا ہے"۔ کیپٹن ڈکسن نے کہا۔

"نہیں۔ تم یہیں رکو گے۔ اور انتظار کرو گے" ۔۔۔ ڈوپے نے کہا۔ اور اٹھ کر آبدوز کے اس حصے کی طرف بڑھ گیا جدھر مخصوص لانچ موجود تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ لانچ پر سوار اُسے چلاتا ہوا تیزی سے ساحل کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ ساحل پر کھڑے جیگر نے بھی اُسے آتا دیکھ لیا تھا۔ اس لئے وہ اب بالکل کنارے کے قریب آ کھڑا ہوا تھا۔ ڈوپے نے لانچ ساحل کے ساتھ لگائی اور پھر چٹان پر اتر کر اُسے ہُک کیا اور چٹانیں پھلانگتا ہوا اوپر جیگر کے پاس پہنچ گیا۔

"کچھ پتہ چلا ان کا" ۔۔۔ ڈوپے نے اوپر پہنچتے ہی جیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں تو یہاں آپ کے انتظار میں کھڑا تھا۔ ویسے اس سے پہلے میں نے سارا جزیرہ چھان مارا ہے۔ نجانے ان کے ساتھ کیا ہوا ہے۔ مجھے تو یوں لگتا ہے جیسے یہ سب لوگ دھواں بن کر اُڑ گئے ہوں" ۔۔۔ جیگر نے کہا۔ اور ڈوپے نے ہونٹ چباتے ہوئے سر ہلا دیا۔ وہ اب جیگر کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا کیبن کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ لیکن اس کی تیز نظریں مسلسل ارد گرد کا جائزہ بھی لے رہی تھیں۔ لیکن جزیرہ اُسی طرح سنسان پڑا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کیبن کے ساتھ موجود چشمے پر پہنچ گئے۔ وہاں پمپ نصب تھا۔ اور پائپ بھی پڑا ہوا تھا۔ لیکن آدمی کوئی نہ تھا۔ سامنے موجود کیبن کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔

"میں تو سوچ سوچ کر پاگل ہو رہا ہوں۔ کہ آخر یہ ہوا کیسے۔ تم نے جب پہلی بار مجھے کال کیا تھا اس وقت ان لوگوں کو کہاں چھوڑا

SCANNED BY JAMSHED

تھا" ۔۔۔ ڈوپے نے جیگر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"اس کیبن میں جناب صرف عمران اور اس کا ایک ساتھی قدرے ٹھیک تھے۔ ان کے سروں پر میرے چار آدمی مشین گنیں لے کر کھڑے تھے۔ جب کہ اس کے باقی ساتھی اُسی طرح مفلوج حالت میں بندھے ہوئے پڑے تھے" ۔۔۔ جیگر نے جواب دیا۔

"تم نے کہاں سے کال کیا تھا۔ اس چشمے کے پاس سے کوئی فائرنگ کی آوازیں یا کوئی اور آواز" ۔۔۔ ڈوپے نے کیبن کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھا۔

"میں نے ساحل کے پاس جا کر کال کی تھی۔ کیونکہ یہاں اس وقت تیز ہوا چل رہی تھی اور درختوں کی شاخوں اور پتوں کے ملنے کی آوازیں اس قدر تھیں کہ کال سمجھ میں نہ آ سکتی تھی" ۔۔۔ جیگر نے جواب دیا اور ڈوپے نے سر ہلا دیا۔

وہ اب کیبن کے اندر پہنچ چکا تھا۔ وہ تیز نظروں سے کیبن کے فرش اور دیواروں کا جائزہ لے رہا تھا اور پھر ایک جگہ پر اس کی نظریں جم گئیں جہاں مٹیالے سے دھبے موجود تھے۔

"اوہ۔ یہاں خون کے دھبے ہیں" ۔۔۔ ڈوپے نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ یہ دھبے میں نے بھی دیکھے تھے۔ لیکن یہ تو خاصے پرانے ہیں" ۔۔۔ جیگر نے جواب دیا۔

"بظاہر پرانے ہی لگتے ہیں۔ لیکن نئے بھی ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ یہاں فرش پر گرد و غبار کافی ہے۔ اس لئے تازہ خون بھی جذب ہو

کر فوراً رنگ بدل سکتا ہے" ۔۔۔۔ ڈوچے نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" لیکن پھر وہ زخمی یا لاشیں کچھ تو ہوں" ۔۔۔۔ جیگر نے کہا۔ لیکن ڈوچے نے جواب نہ دیا۔ اس کی نظریں دیوار کے اس تختے پر جمی ہوئی تھیں جو باقی تختوں سے قدرے اندر تھا۔ یعنی ہر طرف سے ہلکی سی جھری اس تختے کے باہر موجود تھی۔

" اوہ۔ یہ تختہ ۔۔۔۔ یہ کیسے بنا ہوا ہے" ۔۔۔۔ ڈوچے نے کہا اور تیزی سے اس تختے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جھک کر اُسے غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔ پہلے اس نے اس پر ہاتھ پھیرا اور پھر اُسے آہستہ سے دبا دیا۔ لیکن تختہ اپنی جگہ موجود تھا۔ اس نے ایک لمحہ رک کر پوری قوت سے اس پر مکہ مارا۔ تو اُسے اپنے عقب میں جیگر کی چیخ نیچے جاتی سنائی دی۔ وہ تیزی سے مڑا۔ اور پھر وہ بھی لڑکھڑا کر نیچے گرتے ہوئے بال بال بچا۔ کیونکہ کیبن کا فرش درمیان سے کھل گیا تھا اور جیگر جو کافی آگے کھڑا تھا فرش کے اچانک گرنے سے نیچے جا گرا تھا۔ ڈوچے نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالا اور اس کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی۔ کیونکہ کھلے ہوئے فرش سے اس نے نیچے گہرائی میں پڑی ہوئی اپنے ساتھیوں کی لاشیں دیکھ لی تھیں۔ جیگر نیچے گر کر ابھی اٹھنے کی کوشش ہی کر رہا تھا کہ یک لخت فرش خود بخود برابر ہو گیا۔ اور جیگر نیچے ہی رہ گیا۔ ڈوچے تختے کو دوبارہ دبانے کے لئے مڑنے ہی لگا تھا کہ یک لخت ٹھٹھک کر کھڑا ہو گیا۔

SCANNED BY JAMSHED

اس کی آنکھیں حیرت سے اس قدر پھٹ گئیں کہ جیسے کانوں کو بھی ساتھ چیر جائیں گی۔ کیونکہ کیبن کے دروازے پر عمران بڑے مطمئن انداز میں کھڑا نظر آ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تھی۔

" ہیلو ڈوچے" ۔۔۔۔ عمران کی آواز سنائی دی اور ڈوچے کا شدید ترین حیرت سے مسخ ہوتا ہوا چہرہ یک لخت نارمل ہونے لگا۔ وہ حیرت کے خوفناک جھٹکے سے سنبھل گیا تھا۔ اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے اپنی جیب کی طرف بڑھا۔ اور اس نے واقعی حیرت انگیز پھرتی سے جیب سے خوفناک ریز پسٹل نکال لیا۔ جس سے نکلنے والی ریز انتہائی طاقتور ہوتی تھیں لیکن اُسی لمحے عمران پہلے سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے دروازے سے غائب ہو گیا۔ اور ڈوچے کی پلکیں ایک بار پھر اسی قدر تیزی سے جھپکنے لگیں۔ جیسے وہ اندھا ہو گیا ہو۔

" کک ۔۔۔ کک ۔۔۔ کیا میں پاگل ہو گیا ہوں" ۔۔۔۔ ڈوچے نے بے اختیار اس طرح بڑبڑاتے ہوئے کہا جیسے وہ خود اپنے آپ سے باتیں کر رہا ہو۔ اور پھر وہ ریز پسٹل ہاتھ میں پکڑے بڑے محتاط انداز میں کیبن کے دروازے پر پہنچا۔ چند لمحے وہیں رکا رہا وہ باہر سے آہٹ سنتا رہا۔ لیکن باہر سوائے درختوں سے گزرنے والی ہوا کی شائیں شائیں کے اور کوئی آواز نہ تھی۔ ڈوچے نے پسٹل کی نال دروازے سے باہر نکالی۔ لیکن جب کوئی ردعمل نہ ہوا تو وہ یک لخت اچھل کر باہر نکلا اور تیزی سے گھوم گیا۔ لیکن

دوسرے لمحے اُسے اپنے آپ کو سنبھالنا پڑا۔ کیونکہ ارد گرد کا سارا ماحول اُسی طرح موجود تھا۔ عمران یا اس کا کوئی ساتھی کیبن میں نظر نہ آ رہا تھا۔

"آخر یہ سب کچھ کیا ہو رہا ہے۔ کیا یہ جادو کا جزیرہ بن گیا ہے" ڈوچے نے بُری طرح ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ لیکن ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ یک لخت ایک سایہ اس پر کودا اور ڈوچے چیختا ہوا اچھل کر منہ کے بل سامنے زمین پر گرا۔ اور اس کے ہاتھ میں موجود ریز پسٹل اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا۔

"بس اب اسے عزت سے اٹھا کر کھڑا کر دو..... ریز پسٹل زیادہ خطرناک تھا" ——— اُسی لمحے عمران کی آواز سنائی دی۔ اور زمین پر گر کر اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا ڈوچے یک لخت ضرب کھا کر نیچے گرا۔ اور دوسرے لمحے اس کا جسم اس طرح فضا میں اٹھتا گیا جیسے گیس بھرا غبارہ دھاگہ ٹوٹنے سے تیزی سے اوپر کو اٹھتا ہے۔ وہ کسی کے بازوؤں میں جکڑا ہوا تھا۔ اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے اس آدمی کی پسلیوں میں کراٹے کا زوردار وار کرنا چاہا۔ جس نے اُسے اچھال کر اپنے بازوؤں میں جکڑا تھا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ فضا میں گھومتا ہوا بے اختیار پہلو کے بل نیچے گرنے ہی لگا تھا کہ اس کی کنپٹی پر ایک زوردار ضرب لگی۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھوں کے سامنے ایسی سیاہ چادر پھیلتی چلی گئی۔ جس میں روشنی کا ایک نقطہ تک موجود نہ تھا۔

SCANNED BY JAMSHED

"ویری گڈ تنویر۔ اچھی ضرب لگائی ہے تم نے۔ ورنہ یہ خاصا جاندار لڑاکا تھا" ——— عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور تنویر کے چہرے پر مسرت کی لکیریں نمودار ہو گئیں۔ کیونکہ اتنا تو وہ بھی بہرحال جانتا تھا کہ عمران جیسے شخص کے منہ سے نکلنے والا تعریفی کلمہ کسی تمغے سے کم نہیں ہو سکتا۔

"کیا ضرورت تھی اس قدر وقت ضائع کرنے کی" ——— اُسی لمحے ایک درخت کے تنے کے پیچھے سے جولیا نے برآمد ہوتے ہوئے کہا۔

"اگر یہ ریز پسٹل استعمال کر لیتا تو واقعی اس بار ہمیں ہمیشہ کے لئے غائب ہونا پڑتا۔ اس کا پسٹل دیکھتے ہی مجھے مجبوراً ہٹنا پڑا تھا" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ وہ زمین پر پڑا ہوا پسٹل اٹھا کر اُسے غور سے دیکھ رہا تھا۔

SCANNED BY JAMSHED

"اب اس کا کیا کرنا ہے جو نیچے تہہ خانے میں ہے۔ اس کے پاس تو مشین گن بھی ہے" ۔۔۔ جولیا نے کیبن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"صفدر وغیرہ آجائیں پھر اس کا بھی بندوبست کرتے ہیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے اسے باندھ نہ لیا جائے۔ کہیں یہ جلدی ہوش میں نہ آجائے" ۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"فی الحال اپنی بیلٹ سے اس کے ہاتھ باندھ دو۔ رسیاں تو نیچے تہہ خانے میں پڑی ہیں" ۔۔۔ عمران نے کہا اور تنویر نے سر ہلاتے ہوئے اپنی بیلٹ کھولنی شروع کر دی۔

"وہ صفدر وغیرہ بھی آرہے ہیں" ۔۔۔ اسی لمحے جولیا نے کہا، اور عمران نے چونک کر دیکھا تو صفدر، کیپٹن شکیل اور دوسرے ساتھی اکٹھے آرہے تھے۔ صفدر کے کاندھے پر ایک بے ہوش آدمی لدا ہوا تھا۔ ان سب کے ہاتھوں میں غوطہ خوری کے لباس پکڑے ہوئے تھے۔ صفدر کا لباس بھی البتہ کیپٹن شکیل نے اٹھایا ہوا تھا۔

"کیا ہوا" ۔۔۔ عمران نے تجسس آمیز لہجے میں پوچھا۔

"خواہ مخواہ اتنی دردسری کی۔ آبدوز میں بس ایک کیپٹن تھا" صفدر نے کندھے پر لدے ہوئے آدمی کو نیچے زمین پر لٹاتے ہوئے جواب دیا۔

"اب مجھے کیا معلوم تھا کہ ڈوچے حیرت کی وجہ سے اس قدر احمق بن جائے گا کہ اکیلا ہی دوڑا چلا آئے گا۔ میں تو یہی سمجھا تھا کہ وہ اپنے ساتھ کم از کم پانچ چھ آدمی تو لے ہی آئے گا۔ اس لئے میں نے تمہیں احتیاطاً یہ کہہ کر اکٹھے بھیجا تھا کہ تم غوطہ خوری کے لباس پہن کر آبدوز تک پہنچو اور پھر اندر داخل ہو کر ان پر قابو پالو" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کا دوسرا ساتھی کہاں ہے جو پہلے سے یہاں موجود تھا" کیپٹن شکیل نے پوچھا

"وہ تہہ خانے میں مشین گن سمیت آرام کر رہا ہے۔ اسے جا کر نکال لاؤ۔ اور ساتھ نیچے سے رسیاں بھی نکال لانا تاکہ ان سے اطمینان سے انٹرویو کیا جا سکے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور صفدر سر ہلاتا ہوا اپنے ساتھیوں کو کیبن کی طرف چلنے کا اشارہ کر کے آگے بڑھ گیا۔

"خیال رکھنا صفدر۔ اس کے پاس مشین گن ہے" ۔۔۔ جولیا نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور صفدر نے سر ہلا دیا۔

"تم نے اس سے پوچھنا کیا ہے۔ آبدوز پر تو قبضہ ہو چکا ہے ان کا یہیں خاتمہ کرو اور آبدوز لے کر گریٹ بال میں گھس جاتے ہیں" ۔۔۔ تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اور اندر جا کر راک اینڈ رول ڈانس کریں گے۔ اور پھر ٹھنڈے ٹھنڈے اپنے ملک کو سدھاریں گے۔ کیوں" ۔۔۔ عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ اور تنویر نے ہونٹ بھینچ لئے۔

صفدر اور دوسرے ساتھی کیبن سے باہر نکلے تو جبکہ ان

کے ساتھ ساتھ اس طرح چل رہا تھا جیسے بکری مذبح خانے کی طرف جاتے ہوئے چلتی ہے۔

"اس کی مشین گن تو اوپر ایک کونے میں پڑی تھی۔ اور یہ ٹرانسمیٹر بھی دوسرے کونے میں پڑا تھا" ---- صفدر نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ٹرانسمیٹر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یہ بے چارہ تو معمولی سا مہرہ ہے۔ اسے باندھ کر ایک طرف بٹھا دو" ---- عمران نے ٹرانسمیٹر لیتے ہوئے کہا۔

"گولی مار کر ختم نہ کر دیں" ---- تنویر نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے" ---- عمران نے سرد لہجے میں کہا تو تنویر نے اس طرح تیزی سے کندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتاری جیسے کسی شکاری کو کئی دنوں تک جنگل میں مارے مارے پھرنے کے بعد اچانک پسندیدہ شکار نظر آ گیا ہو۔

"مم ---- مم ---- مجھے مت مارو" ---- جیگر بری طرح چیخ پڑا۔

"ایک منٹ ٹھہرو تنویر" ---- عمران نے ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے تنویر سے کہا۔ اور تنویر کے ہونٹ بھنچ گئے۔

"سنو جیگر۔ تم ایک معمولی سے کارندے ہو۔ ہمارا اصل ٹارگٹ تو یہ ڈوپے ہے۔ اس لئے تمہیں مارنے یا زندہ رکھنے سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ اور میرا وعدہ کہ اگر تم میرے سوالات کا صحیح صحیح جواب دے دو تو میں تمہیں زندہ رکھوں گا" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"گگ ---- گگ ---- کیسے سوالات" ---- جیگر نے چونک کر پوچھا۔

"گریٹ بال ٹرانسمیٹر کال کے لئے کون سی فریکوئنسی استعمال کرتے ہو۔ اور ڈوپے کے بعد وہاں انچارج کون ہے" ---- عمران نے پوچھا۔

"وہاں پورا ٹرانسمیٹر سیکشن ہے۔ لیکن اس مخصوص ٹرانسمیٹر کا تعلق براہِ راست ڈوپے سے ہے۔ اس کا دوسرا سیٹ صرف باس ڈوپے کے خاص کمرے میں ہے" ---- جیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔

"جو میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دو۔ گریٹ بال کی مخصوص فریکوئنسی کیا ہے۔ اور انچارج کون ہے" ---- عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"مم ---- مم ---- مجھے نہیں معلوم۔ میرا تعلق تو مشین سیکشن سے ہے۔ میں وہاں فورمین ہوں" ---- جیگر نے جواب دیا۔

"او۔ کے ---- پھر واقعی تم چھٹی کرو" ---- عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ تنویر نے مشین گن کا ٹریگر دبا دیا۔ ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی جیگر کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ گولیوں کی بوچھاڑ میں کسی لٹو کی طرح چند لمحوں کے لئے گھوما اور پھر زمین پر جا گرا۔ تنویر نے مشین گن کا پورا برسٹ ہی اس کے جسم میں اتار دیا تھا۔ جبکہ باقی ساتھی ہونٹ بھینچے کھڑے تھے۔

"اس ڈوپجے کے ہاتھ پیچھے کر کے باندھ دو اور اُسے اٹھا کر کیبن کی دیوار سے لگا دو۔ اور سنو تنویر۔ یہ ڈوپجے انتہائی سخت جان آدمی ہے۔ اور تم نے اس سے گریٹ بال کے متعلق سب کچھ اگلوانا ہے۔ سمجھے"۔۔۔ عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس کے تو فرشتے بھی سب کچھ بتائیں گے"۔۔۔ تنویر نے کہا۔ اور تیزی سے زمین پر پڑے ڈوپجے کی طرف بڑھ گیا۔ کیپٹن شکیل رسی اٹھائے ہوئے تھا وہ بھی آگے بڑھا۔ اور پھر ان دونوں نے مل کر ڈوپجے کے ہاتھ اور پیر اچھی طرح باندھ دیئے۔

"اسے بھی باندھ دو۔ اسے بعد میں دیکھ لیں گے۔ ہو سکتا ہے کام آجائے"۔۔۔ عمران نے آبدوز کے کیپٹن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا کیپٹن کی طرف بڑھ گیا۔

تنویر نے جھک کر بندھے ہوئے بے ہوش ڈوپجے کو ایک جھٹکے سے اٹھا کر پاس ہی ایک درخت کے موٹے تنے کے ساتھ اس کی پشت لگا کر بٹھا دیا۔ چونکہ ڈوپجے بے ہوش تھا اس لئے وہ بیٹھنے کی بجائے ادھر ادھر لڑھک رہا تھا۔ تنویر نے جھک کر ایک ہاتھ سے اس کا جسم سنبھالا اور دوسرے ہاتھ سے اس نے پوری قوت سے ڈوپجے کے چہرے پر زوردار تھپڑ جڑ دیا۔ عمران سمیت باقی ساتھی اس سے پیچھے ایک طرح گھیرا سا ڈال کر خاموش کھڑے ہوئے تھے۔ دوسرے بھرپور تھپڑ کے

SCANNED BY JAMSHED

بعد ڈوپجے کراہتا ہوا ہوش میں آگیا اور تنویر ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔

"کیا پوچھنا ہے اس سے"۔۔۔ تنویر نے ایسے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا جیسے ڈوپجے انسان کی بجائے انسائیکلوپیڈیا ہو۔ جس کے صفحے کھولنے سے ہر قسم کی معلومات خود بخود سامنے آجائیں گی۔

"تم مجھ پر تو قابو پا سکتے ہو عمران۔ لیکن تم ہمارے مشن کو نہیں روک سکتے۔ ہمارا مشن ہر صورت میں کامیاب ہو گا۔ ہر صورت میں۔ اور تم مسلمان ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس دنیا سے نیست و نابود ہو جاؤ گے"۔۔۔ ڈوپجے نے یک لخت چیختے ہوئے کہا۔

تنویر نے غصے کی شدت سے اچھل کر اُسے لات مارنی چاہی۔ لیکن عمران نے بازو سے پکڑ کر اُسے زبردستی روک دیا۔

"ٹھہرو۔ مجھے بات کرنے دو"۔۔۔ عمران کا لہجہ بے حد سخت تھا۔

"یہ ۔۔۔ یہ ایسی بکواس کر رہا ہے جو میں برداشت نہیں کر سکتا"۔ تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔ غصے کی شدت سے اس کا چہرہ سیاہ پڑ گیا تھا۔

"صرف اکیلے تم ہی مسلمان نہیں ہو تنویر۔ ہم بھی مسلمان ہیں۔ یہ جان بوجھ کر ہمیں غصہ دلانے کی کوشش کر رہا ہے تاکہ ہم غصے میں آکر اس سے گریٹ بال کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی بجائے اسے ہلاک کر دیں۔ اور یہ یہودی کاز کے لئے اپنی جان

کی قربانی دے کر اپنے تئیں ایک مقدس کام کر گزرے "___ عمران نے تنویر کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ اس لئے یہ ایسی بکواس کر رہا ہے "___ تنویر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر خود ہی پیچھے ہٹ گیا۔

" تم مجھ سے کچھ حاصل نہ کر سکو گے عمران ۔ چاہے تم میری بوٹیاں کیوں نہ اڑا دو "___ ڈوچے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" مجھے معلوم ہے کہ تم ایک جاندار لڑاکے ہو۔ چلو مجھ سے معاہدہ کر لو۔ ہم میں سے کسی ایک کو منتخب کر لو۔ میں تمہارے ہاتھ پیر کھول دیتا ہوں ۔ اگر تم شکست کھا جاؤ تو سب کچھ بتا دینا اور اگر میں یا میرا آدمی شکست کھا جائے تو ہم واپس چلے جائیں گے "___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مجھے منظور ہے ۔ ایک بار تم میرے ہاتھ پیر آزاد کرا دو ۔ اور پھر ایک تو کیا تم سب مل کر مقابلے پر آجاؤ۔ ڈوچے تم سب کو زندہ زمین میں دفن کر دینے کی طاقت رکھتا ہے "___ ڈوچے نے تیز لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھوں میں یک لخت چمک سی ابھر آئی تھی۔

" ارے ارے ۔ اتنا بڑا دعویٰ۔ بہرحال دیکھ لیتے ہیں "___ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

" عمران صاحب ۔ کیا یہ وعدہ نبھائے گا "___ صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

" وعدہ تو اسے نبھانا ہی پڑے گا۔ ورنہ اس کی ہڈیاں چیخ چیخ

SCANNED BY JAMSHED

کر وعدہ نبھائیں گی "___ عمران نے سخت لہجے میں کہا ۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے کیپٹن شکیل کو اشارہ کیا کہ وہ ڈوچے کے ہاتھ پیر رسیوں سے آزاد کر دے۔

" مجھے اس سے لڑنے دو عمران ۔ میں اسے بتاتا ہوں کہ لڑنا کسے کہتے ہیں "___ تنویر نے جوشیلے لہجے میں کہا۔

" نہیں ___ ابھی میری آفر قائم ہے ۔ یہ خود اپنا مقابل منتخب کر سکتا ہے "___ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

کیپٹن شکیل اس دوران رسیاں کھول چکا تھا اور ڈوچے یک لخت اچھل کر کھڑا ہو گیا ۔ اس کے چہرے پر چمک سی نمودار ہو گئی تھی ۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ واقعی اپنے مقابل موجود عمران اور سیکرٹ سروس کے ارکان کو کوئی حیثیت ہی نہیں دے رہا ۔ وہ مسلسل اپنی کلائیوں کو مسل رہا تھا ۔ شاید رسیوں کی گرفت خاصی سخت رہی تھی ۔ پھر اس نے اپنے دونوں بازو جھٹکے اور دو قدم تیزی سے پیچھے ہٹ کر ایک درخت کے تنے کے ساتھ پشت لگا کر کھڑا ہو گیا۔

" کر لی تم نے ورزش یا ابھی کوئی کورس باقی ہے "___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" جب میں نے تمہیں پہلی بار یہاں اس جزیرے پر دیکھا تھا تو میرے ایک ساتھی آسکر نے مجھے مشورہ دیا تھا کہ پورے جزیرے کو میزائلوں سے اڑا دیا جائے ۔

۔۔۔۔۔۔ ۔لیکن میں نے اس چشمے کی وجہ سے اس کا مشورہ نظر انداز کر دیا تھا ۔لیکن اب مجھے خیال آ رہا ہے کہ یہ مشورہ درست تھا ۔ پانی تو ہم کسی اور جزیرے سے بھی حاصل کر لیتے ۔ لیکن تم جیسے شیطانوں سے تو ہمیشہ کے لئے جان چھوٹ جاتی ۔ اب بھی مجھے یقین ہے کہ تم لوگ گریٹ بال کو تباہ کرنے کے لئے ہر صورت میں مجھ سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرو گے ۔ اور اگر میں بتانے پر مجبور ہو گیا تو تم گریٹ بال کو تباہ کر کے یہودیوں کے عظیم ترین مشن کو ختم کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے ۔ ایسے مشن کو جس پر پوری دنیا کے یہودیوں نے اپنی بے پناہ دولت خرچ کی ہے لیکن دولت سے زیادہ اہم مشن ہے ۔ اسے ہر صورت میں مکمل ہونا چاہئے تاکہ اس دنیا سے مسلمان ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نیست و نابود ہو جائیں ۔ اور پوری دنیا پر پھیلی ہوئی عظیم یہودی سلطنت قائم ہو سکے" ۔۔۔۔ ڈوچے نے بڑے جذباتی انداز میں چیخ چیخ کر پوری تقریر کر ڈالی ۔

" تو پھر تم نے کیا فیصلہ کیا ہے " ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا ۔

" میرا فیصلہ اٹل ہے ۔ میں یہودی کاز کے لئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنا بہت بڑی سعادت سمجھتا ہوں ۔ لیکن تمہیں اس جزیرے سمیت تباہ ہونا پڑے گا ۔ تاکہ گریٹ بال محفوظ ہو سکے ۔ اور یہودیوں کا یہ عظیم ترین مشن کامیاب ہو سکے ۔ میرا نائب رونالڈ میرے بعد اس مشن کو آسانی سے مکمل کر لے گا ۔ اب یہاں میزائل فائر ہوں گے ۔ اور تم اس جزیرے سمیت ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاؤ

SCANNED BY JAMSHED

گے ۔ فائر کرو رونالڈ فائر کرو" ۔۔۔۔ بات کرتے کرتے یک لخت ڈوچے اتنے زور سے چیخا کہ اس کی آواز پھٹ گئی ۔ اسی لمحے عمران کا ہاتھ اس کی جیب سے باہر آیا ۔ اس کے ہاتھ میں ریز پسٹل تھا ۔ دوسرے لمحے ریز پسٹل سے سرخ رنگ کی شعاع نکلی اور ڈوچے کے جسم کے اس طرح چیتھڑے اڑ گئے جیسے اس پر کوئی خوفناک بم آ گرا ہو ۔

" جلدی کرو ۔ بھاگو آبدوز میں پہنچو " ۔۔۔۔ عمران نے فائر کرتے ہی چیخ کر کہا ۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ بے تحاشا اس ساحل کی طرف بھاگ پڑا ۔ جدھر آبدوز موجود تھی ۔ اس کے سارے ساتھی بھی اس کے پیچھے بھاگنے لگے ۔ لیکن ابھی وہ ساحل سے کچھ دور تھے کہ یکلخت آسمان پر ایک خوفناک کڑاکا ہوا ۔ اور اس کے ساتھ ہی انہیں یوں محسوس ہوا جیسے جزیرے کے ہر پتھر اور ہر درخت کے ساتھ وہ بھی آسمان کی بلندیوں کی طرف پرواز کرنے لگے ہوں ۔ یہ احساس بھی صرف ایک لمحے کے لئے ہوا ۔ دوسرے لمحے ان کے ذہن موت کی تاریک دلدل میں ڈوبتے چلے گئے ۔

ڈوچے کا نائب رونالڈ مین سیکشن میں بنے ہوئے کنٹرول روم میں اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا مشینری کو ورک کرتے چیک کر رہا تھا کہ یک لخت اس کے سامنے رکھی ہوئی مشین کے ایک کونے سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دی۔ رونالڈ نے چونک کر مشین کے اس حصے کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر مشین کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو سیکنڈ باس ـــ میں وائٹ چیکنگ سیکشن سے آسکر بول رہا ہوں" ـــ بٹن دبتے ہی آسکر کی آواز سنائی دی۔

"یس ـــ کیا بات ہے" ـــ رونالڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ کیونکہ تمام انتظامی معاملات اور مختلف سیکشنز کے درمیان رابطے کا سارا کام ڈوچے نے سنبھالا ہوا تھا جبکہ

SCANNED BY JAMSHED

رونالڈ صرف مین سیکشن تک محدود تھا۔ اس کا کام مشینری کو مسلسل ورک آرڈر میں رکھنا تھا کیونکہ گریٹ بال کے اصل مشن کی تیاری مکمل کرنی تھی۔ اس لئے وہ اپنے کام میں مگن رہتا تھا۔ لیکن وقتاً فوقتاً ڈوچے اس سے تبادلہ خیال کر لیتا تھا۔ کیونکہ رونالڈ بہرحال اس کا نائب تھا۔ اور رونالڈ بھی ڈوچے کی طرح واٹر پاور کا خاص آدمی تھا۔ اس لئے ضروری اقدامات کے بارے میں رونالڈ کو سب کچھ معلوم ہوتا تھا۔ لیکن اس کی فطرت ایسی تھی کہ وہ سن تو لیتا تھا۔ مشورہ بھی دے دیتا تھا۔ لیکن ڈوچے کے کام میں مداخلت نہ کرتا تھا۔

ویسے یہاں ڈاکر جزیرے پر پہنچنے کے بعد اسے ڈوچے نے اتنا تو بتا دیا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان ان سے پہلے یہاں پہنچ گئے ہیں۔ جنہیں مفلوج کر دینے والی ریز سے بے بس کر دیا گیا ہے۔ لیکن اس کے بعد کیا ہوا اس کا علم رونالڈ کو نہ تھا اس لئے وائٹ چیکنگ سیکشن کے انچارج آسکر نے جب اس سے براہ راست رابطہ کیا تو اسے حقیقتاً بے حد حیرت ہوئی۔

"چیف باس ڈوچے سپیشل آبدوز میں ڈاکر جزیرے پر گئے ہیں اس سے قبل انہوں نے میرے پاس بیٹھ کر پورے ڈاکر جزیرے کو چیک کرایا اور وہاں موجود جگہ کو کمپیوٹر سے چیک کرایا کہ کہیں کوئی نقلی آدمی نہ ہو۔ صورت حال یہ تھی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان اچانک جزیرے سے غائب ہو گئے تھے۔ اس لئے چیف باس شدید پریشان ہو گئے تھے۔ بہرحال چیکنگ کے بعد وہ چلے گئے۔ ابھی چند لمحے پہلے ان کی طرف سے ریڈ کاشن ملنے لگا

SCANNED BY JAMSHED

ہے۔ جو ابھی تک مسلسل مل رہا ہے۔ آپ چونکہ ان کے نائب ہیں اس لئے ریڈ کاشن وصول کریں۔ اور پھر جیسے آپ چاہیں اسے ڈیل کریں" ——— آسکر نے تیز تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ جلدی کرو۔ ریڈ کاشن تو انتہائی ایمرجنسی میں دیا جاتا ہے" ——— رونالڈ نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ اور پھر دوسرے لمحے سامنے موجود مشین کے ایک کونے پر موجود سرخ رنگ کا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ اس کے ساتھ ہی اس بلب کے اوپر موجود جالی میں سے ڈوچے کی آواز نکلنے لگی۔

"جب میں نے تمہیں پہلی بار یہاں جزیرے پر دیکھا تھا تو میرے ایک ساتھی آسکر نے مجھے مشورہ دیا تھا کہ پورے جزیرے کو میزائلوں سے اڑا دیا جائے۔ اس وقت میں نے اس چشمے کی وجہ سے......"

"سیکنڈ باس۔ چیف باس میزائلوں کے حملے کا ریڈ کاشن دے رہے ہیں۔ آپ فوراً مارک کو الرٹ کر دیں" ——— اسی لمحے مشین کے دوسرے حصے سے آسکر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ میں مارک کو الرٹ کر دیتا ہوں" ——— رونالڈ نے تیز لہجے میں کہا۔ اور اس نے جھپٹ کر میز پر موجود ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور انتہائی برق رفتاری سے اس کے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

"سیکشن تھرٹین۔ مارک بول رہا ہوں" ——— رابطہ قائم ہوتے

ہی دوسری طرف سے مارک کی آواز ابھری۔

"مارک۔ میں رونالڈ بول رہا ہوں۔ ریڈ الرٹ از ایمرجنسی۔ فوراً ڈاکم جزیرے کو میزائل ٹارگٹ میں لے لو۔ میں جیسے ہی ریڈ کاشن دوں فوراً میزائل فائر کر دینا" ——— رونالڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اور پھر دوسری طرف سے کوئی بات سنے بغیر اس نے رسیور رکھ دیا۔

اسی لمحے مشین پر جلنے بجھنے والے سرخ بلب کے ساتھ ہی ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی۔

"باس۔ میں نے ڈاکم جزیرے کو فوکس کر دیا ہے" ——— آسکر کی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر ایک منظر ابھر آیا۔ اور اس منظر کو دیکھتے ہی رونالڈ کے ہونٹ بھنچ گئے کیونکہ منظر میں ڈوچے ایک درخت کے تنے کے ساتھ کھڑا بول رہا تھا۔ جب کہ اس کے سامنے تھوڑے فاصلے پر ایک یورپی عورت اور آٹھ ایشیائی مرد قوس کی صورت میں کھڑے تھے۔ ان میں سے بیشتر کے پاس مشین گنیں تھیں۔

"پھر تم نے کیا فیصلہ کیا ہے" ——— ایک ایشیائی نوجوان نے جو ان سب سے قدرے آگے کھڑا تھا مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا فیصلہ اٹل ہے۔ میں یہودی کاز کے لئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنا بہت بڑی سعادت سمجھتا ہوں......" ——— ڈوچے نے چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا۔ اور اس کے حلق سے اس فقرے کے نکلتے ہی رونالڈ سمجھ گیا کہ ڈوچے کیا چاہتا ہے۔ وہ اب اپنی قربانی دے کر ان لوگوں کا خاتمہ کرنا چاہتا ہے۔ اس نے تیزی

SCANNED BY JAMSHED

سے مارک کو کاشن دینے والے پینل کے بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ جیسے ہی ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا رونالڈ نے اس پینل کے نیچے موجود ایک ناب کو ایک جھٹکے سے باہر کھینچ کر چھوڑ دیا۔ اور ناب جو کھینچنے کی وجہ سے ذرا سی باہر کو نکلی تھی۔ کھٹاک سے دوبارہ اپنی جگہ چلی گئی۔ ڈوچے اس دوران چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا فائر کر دو فائر کر دو۔

اسی لمحے اس ایشیائی نوجوان کے ہاتھ میں ریڈ پسٹل نظر آیا۔ اور دوسرے لمحے رونالڈ کے ہونٹ بے اختیار بھینچ گئے۔ کیونکہ اس نے نوجوان کے چہرے پر چھا جانے والی سفاکی دیکھ لی تھی۔ اور وہی ہوا۔ سرخ رنگ کی شعاع پسٹل سے نکل کر سامنے درخت کے ساتھ کھڑے ڈوچے سے ٹکرائی اور ڈوچے کے جسم کے چیتھڑے اڑ گئے۔ اس کے ساتھ ہی اس فائر کرنے والے نوجوان نے سب کو آبدوز کی طرف بھاگنے کا حکم دیا اور وہ سب ایک دوسرے کے پیچھے بے تحاشا ساحل کی طرف بھاگنے لگے۔

"اوہ اوہ۔۔۔ مارک کیا کر رہا ہے۔ میزائل ابھی تک فائر نہیں ہوا"۔۔۔ رونالڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اور اس کا ہاتھ تیزی سے ٹیلی فون رسیور کی طرف بڑھا ہی تھا کہ یک لخت اس جالی سے جس سے ڈاکر جزیرے پر پیدا ہونے والی آوازیں نکل رہی تھیں۔ ایک زوردار کڑاکے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ سکرین پر نظر آنے والے جزیرے کا منظر گرد و غبار اور گہرے دھوئیں میں چھپ سا گیا۔ ایک لمحے بعد پہلے کی طرح

دوسرا کڑاکا ہوا۔ اور سکرین گرد و غبار اور دھوئیں کی زیادتی کی وجہ سے مکمل طور پر گہرے اندھیرے میں چھپ گئی۔ ساتھ ہی ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ رونالڈ نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"مارک بول رہا ہوں۔ میں نے دو تھرٹی ڈن رینج میزائل فائر کئے ہیں۔ آدھے سے زیادہ جزیرہ تباہ ہو گیا ہو گا۔ مزید میزائل فائر کر دوں"۔۔۔ رونالڈ کے رسیور اٹھاتے ہی مارک کی تیز آواز سنائی دی۔

"نہیں۔ یہی دو کافی ہیں"۔۔۔ رونالڈ نے تیز لہجے میں کہا۔ اور ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔ سکرین ابھی تک اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی۔ چونکہ ڈوچے رونالڈ کی نظروں کے سامنے ختم ہو گیا تھا۔ اس لئے اب رونالڈ گریٹ بال کا مکمل چیف بن گیا تھا۔ وہ ٹیلی فون رسیور رکھ کر اٹھا۔ اور تیزی سے کمرے کے عقب میں موجود ایک الماری کی طرف بڑھا۔ اس نے الماری کھول کر اس کے ایک خانے میں موجود ایک بڑے سے باکس کو اٹھا کر اپنے سامنے میز پر رکھا اور پھر اس کے مختلف بٹن پریس کر دیئے۔ باکس پر لگے ہوئے چھوٹے چھوٹے بلب تیزی سے جلنے لگے۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔ جنرل کال فرام رونالڈ فار آل سیکشنز۔ نوٹ کرو۔ باس ڈوچے نے یہودی کاز کے لئے اپنی جان کی قربانی دے کر گریٹ بال پر منڈلانے والے مہیب خطرے کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اور اب ڈوچے کے بعد میں رونالڈ گریٹ بال کا مکمل چیف ہوں۔ تمام سیکشنز اب براہ راست میرے کنٹرول میں ہوں

گے اور اینڈ آل" ___ رونالڈ نے چیخ کر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوبارہ بٹن پریس کر دیئے۔ جلتے ہوئے بلب بجھ گئے۔ تو رونالڈ نے باکس اٹھا کر دوبارہ الماری میں رکھا اور ایک بار پھر واپس اپنی کرسی پر بیٹھ کر غور سے سکرین کو دیکھنے لگا۔ سکرین پہ چھایا ہوا گھپ اندھیرا اب آہستہ آہستہ صاف ہوتا جا رہا تھا۔

"باس۔ میں آسکر بول رہا ہوں۔ میزائل فائرنگ کے بعد جزیرے کے قریب موجود آبدوز ایک جھٹکے سے دور ہٹ رہی ہے۔ لیکن وہ جس طرح ہٹ رہی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُسے کوئی چلا نہیں رہا بلکہ پانی میں پیدا ہونے والی طوفانی موجوں کی وجہ سے ایسا ہو رہا ہے" ___ آسکر کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ آبدوز خالی ہے۔ ٹھیک ہے میں معلوم کرتا ہوں" ___ رونالڈ نے پریشان سے لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے جلدی سے ٹیلی فون کا رسیور اٹھا کر اس کے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ___ سپیشل آبدوز سیکشن" ___ رابطہ قائم ہوتے ہی آواز سنائی دی۔

"چیف باس رونالڈ بول رہا ہوں۔ سپیشل آبدوز پہ باس ڈوچے کے ساتھ کتنے آدمی گئے تھے" ___ رونالڈ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"صرف کیپٹن ڈکسن گئے تھے۔ انہوں نے چونکہ باس ڈوچے کو صرف ڈاکر جزیرے تک پہنچا کر واپس آجانا تھا۔ اس لئے

SCANNED BY JAMSHED

کریو کو ساتھ نہ بھیجا گیا تھا" ___ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ میرا اندازہ درست تھا۔ آبدوز اس وقت خالی ہے۔ اور سمندر کی سطح پہ ہے۔ جب کہ جزیرے کو میزائلوں سے تباہ کر دیا گیا ہے۔ اس طرح تو آبدوز بھی اس جزیرے کی اڑتی ہوئی چٹانوں سے تباہ ہو سکتی تھی۔ سنو۔ فوراً آر۔ ایس۔ تھری کو دڈ لانچ پر کریو بھیجو اور آبدوز کو ٹو کر کے اُسے فوراً واپس گریٹ بال لے آؤ۔ اور جب آبدوز گریٹ بال میں پہنچ جائے تو تاحکم ثانی گریٹ بال کو مکمل طور پہ سیل کر دو" ___ رونالڈ نے انتہائی سخت لہجے میں حکم دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ___ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور رونالڈ نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

سکرین اب خاصی واضح ہو گئی تھی۔ اور اب جزیرے کی اوپر والی سطح مدھم مدھم سی نظر آ رہی تھی۔ منظر جس حد تک نظر آ رہا تھا۔ وہاں ہر طرف درختوں کے ٹکڑے پڑے تھے۔ جزیرے کی زمین پر کئی جگہوں پہ گہرے گڑھے بھی نظر آ رہے تھے۔ سکرین پہ دور سے نظر آنے والا کیبن بھی غائب ہو چکا تھا۔ رونالڈ کی نظریں سکرین پہ ایسی جگہ جمی ہوئی تھیں جہاں پہلے کڑاکے کے وقت اس نے ان ایشیائیوں کو بھاگتے ہوئے دیکھا تھا۔ وہ دراصل ان لاشوں کے ٹکڑے دیکھنا چاہتا تھا۔ لیکن ہر طرف درختوں کے ٹکڑوں کے ڈھیر ہی نظر آ رہے تھے۔ چونکہ ابھی سکرین پہ منظر پوری طرح صاف نہ تھا۔ اس لئے وہ خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

البتہ منظر اب تیزی سے صاف ہوتا جا رہا تھا۔

"باس۔ آپ جزیرے کی حالت دیکھ رہے ہیں"۔۔۔ اُسی لمحے آسکر کی آواز مشین کے دوسرے حصے سے سنائی دی۔

"ہاں۔ لیکن مجھے ان ایشیائیوں کے جسموں کے ٹکڑے نظر نہیں آرہے۔ میں انہیں تلاش کر رہا ہوں"۔۔۔ رونالڈ نے کہا۔

"ان کے ٹکڑے باس کیسے نظر آسکتے ہیں۔ اس قدر خوفناک تباہی میں جہاں بڑے بڑے درخت چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ انسانوں کے جسم تو ذروں میں تبدیل ہو گئے ہوں گے"۔۔۔ آسکر نے جواب دیا۔

"اوہ ہاں، واقعی۔ لیکن کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ بچ گئے ہوں"۔۔۔ رونالڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اگر بچ بھی گئے ہوں گے تو لازماً شدید زخمی ہوں گے۔ جزیرے کے چاروں طرف سمندر ہے۔ اس لئے وہ زخمی حالت میں کہیں جا بھی نہیں سکتے۔ وہیں تڑپ تڑپ کر مر جائیں گے۔ اس لئے باس اب ان کی فکر کرنے کی بجائے ایک اور مشکل پر ہمیں غور کرنا چاہیئے۔ میں نے کلوز اپ میں لے کر اس چشمے کو چیک کیا ہے۔ ایک میزائل اس کیبن اور چشمے کے درمیان گرا ہے۔ اس لئے وہ چشمہ مکمل طور پر تباہ ہو کر بند ہو چکا ہے۔ اب تازہ پانی کی سپلائی کیسے ہو گی"۔۔۔ آسکر نے جواب دیا۔

"اس بارے میں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے دو ہفتوں کے لئے پانی کا سٹاک پہلے ہی رکھا ہوا ہے اور ہمارے

SCANNED BY JAMSHED

مشن کی تکمیل میں اب زیادہ سے زیادہ تین روز کا کام رہ گیا ہے۔ اس لئے اگر فوری طور پر پانی دستیاب نہ بھی ہو سکے تو تب بھی ہمیں کوئی فکر نہیں"۔۔۔ رونالڈ نے جواب دیا۔

"اوہ۔ لیکن باس ڈوپچے تو تازہ پانی کی وجہ سے ہی سخت پریشان تھے۔ اس لئے تو جب میں نے انہیں پہلے بھی جزیرے پر میزائل فائر کرانے کا مشورہ دیا تھا۔ تو انہوں نے انکار کر دیا تھا۔ کہ اس طرح چشمہ تباہ ہو جائے گا۔ اور مشن نامکمل رہ جائے گا۔ کیونکہ یہاں قریب کوئی ایسا جزیرہ نہیں ہے جہاں اتنی مقدار میں تازہ پانی دستیاب ہو سکے"۔۔۔ آسکر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مین سیکشن میرے تحت تھا۔ اور مین سیکشن کی تکمیل بھی ہیڈ کوارٹر نے میرے ذمے لگائی تھی۔ ڈوپچے کا کام صرف انتظامی معاملات سنبھالنا تھا۔ اس لئے یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ اتنا بڑا مشن سامنے ہو اور صرف اس لئے مشن کا خاتمہ ہو جائے کہ پانی دستیاب نہیں ہو رہا۔ ایمرجنسی کے لئے اس کے انتظامات تو شروع سے ہی کر لئے گئے تھے۔ لیکن ظاہر ہے جب تک تازہ پانی ملتا رہا سٹاک شدہ پانی کو استعمال میں لانے کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن اب سٹاک شدہ پانی کام آئے گا۔ ڈوپچے کو شاید اس کا خیال نہ رہا تھا۔ ویسے اس نے کبھی اس معاملے میں میرے ساتھ بات ہی نہ کی تھی"۔۔۔ رونالڈ نے جواب دیا۔

"پھر تو باس سارا مسئلہ ہی حل ہو گیا۔ اب تو صرف مشن کی تکمیل ہی باقی رہ گئی۔ چیکنگ مشین آف کر دوں باس"۔۔۔ آسکر نے

مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں آف کر دو۔ اب وہاں وہ بھی کیا گیا ہے چیکنگ کے لئے" رونالڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور اس نے خود ہی ہاتھ بڑھا کر مشین کے بٹن آف کرنے شروع کر دیئے۔ اب اُسے آبدوز سیکشن کی طرف سے ملنے والی اطلاع کا انتظار تھا۔ اس کے بعد وہ ہیڈ کوارٹر کال کر کے ساری صورت حال سے انہیں آگاہ کر دے گا، تاکہ ہیڈ کوارٹر کو مکمل رپورٹ دی جا سکے۔

SCANNED BY JAMSHED

درد کی شدید لہر نے عمران کی سوئی ہوئی حسیات کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا، اور اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے احساسات پوری طرح جاگ اٹھے۔ گرد و غبار کے باوجود اُسے کچھ کچھ نظر آ رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک گہرے گڑھے کے اندر منہ کے بل پڑا ہوا ہے۔ اور اس کے جسم کے اوپر نجانے کس قدر وزن موجود تھا کہ اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا جسم کسی پہاڑ کے نیچے آ کر کچلا جا رہا ہو۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی اس کا جسم ذرا سا کھسکا ضرور لیکن وہ اٹھ نہ سکا۔ کیونکہ اوپر دباؤ موجود تھا۔ اس نے گردن موڑ کر اوپر موجود درختوں کے بھاری تنوں کو دیکھا۔ جو آڑے ترچھے گڑھے کے اوپر پڑے ہوئے تھے۔ اس نے اپنے آپ کو سنبھال کر آہستہ آہستہ پہلو کے بل اٹھنا شروع کیا۔ اور چند لمحوں بعد وہ منہ کے بل پڑے ہونے کی بجائے پشت کے بل پڑا ہوا تھا۔ اس حالت

SCANNED BY JAMSHED

میں آنے کے بعد اس نے اوپر درختوں کے موٹے موٹے تنوں کو غور سے دیکھا۔ جو چوڑے گڑھے کے اوپر والے حصوں پر رکے ہوئے تھے۔ البتہ ایک تنے کی نیچے کی طرف نکلی ہوئی موٹی شاخ تھوڑی سی اونچی تھی اور شاید گرتے ہوئے اس شاخ نے جھکولا کھا کر اس کی کمر پر زوردار ضرب لگائی تھی جس کی وجہ سے درد کی تیز لہر اس کے جسم میں پیدا ہوئی اور اس درد کی تیز لہر نے اس کے اعصاب کو اس قدر جھنجھوڑا کہ وہ ہوش میں آگیا۔ اُسے سب سے پہلے تو اس بات پر مسرت سی محسوس ہوئی کہ وہ اس قدر خوف ناک تباہی میں نہ صرف زندہ رہا ہے بلکہ اس کا جسم بھی شدید ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے سے بچ گیا ہے۔ گو پورا جسم پکے ہوئے پھوڑے کی طرح جگہ جگہ سے دکھ رہا تھا۔ لیکن بہرحال ہڈیاں ٹوٹنے کی نسبت یہ تکلیف قابل برداشت تھی۔ لیکن اُسی لمحے اُسے اپنے سارے ساتھیوں کا خیال آگیا تو وہ بُری طرح چونک پڑا۔ وہ جزیرے پر اکیلا تو نہ تھا بلکہ ایک لحاظ سے پوری سیکرٹ سروس اس کے ساتھ تھی۔ اس خیال کے آتے ہی اس کے ہونٹ خود بخود بھنچ گئے۔ کیونکہ اس قدر خوف ناک تباہی میں سے سب کا صحیح سلامت بچ نکلنا ایک لحاظ سے ناممکن ہی تھا۔ عمران نے فوراً اس جگہ سے نکلنے کی کوششیں شروع کر دیں۔ گڑھے کے اوپر گرد و غبار کی تہہ فضا میں موجود تھی۔ لیکن نجانے کتنا وقت گذر چکا تھا کہ اب یہ تہہ خاصی ہلکی ہو چکی تھی اور مدھم مدھم سا آسمان نظر آنے لگ گیا تھا۔ ویسے ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ جیسے یہ

جزیرہ مُردوں کی بستی ہو۔ عمران نے اپنے آپ کو سنبھالا اور پھر ان درختوں کے تنوں کے درمیان خالی حصوں سے سکڑ سکڑا کر اس نے اپنے جسم کو اوپر اٹھانا شروع کر دیا۔ گو اس طرح تکلیف زیادہ ہو رہی تھی۔ لیکن بہرحال اُسے یہ تکلیف برداشت کرنی تھی۔ تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ کھڑا ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ اب اس کا سر گڑھے سے باہر آگیا تھا اور وہ ارد گرد کے ماحول کو دیکھ سکتا تھا۔ ہر طرف درختوں کے تنے اور بھاری پتھر بکھرے پڑے تھے۔ کافی وسیع جگہ سے وہ گھنا جنگل صاف ہو چکا تھا۔ عمران نے گردن موڑی تو وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ یہ گڑھا جس میں وہ کھڑا تھا جزیرے کے بالکل کنارے پر واقع تھا۔ اُسے یہاں سے سمندر میں تیرتے ہوئے درختوں کے تنے اور دور سمندر میں ہلکورے لیتی ہوئی آبدوز بھی نظر آ رہی تھی۔ اس نے تیزی سے تنوں کا سہارا لے کر گڑھے سے باہر نکلنے کی کوشش شروع کر دی۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ گڑھے سے باہر آگیا۔ اُسی لمحے اُسے اپنے عقب میں کسی کے کراہنے کی آواز سنائی دی تو وہ تیزی سے مڑا۔ آواز عقب سے ذرا ہٹ کر دائیں طرف سے آ رہی تھی عمران تیزی سے اس طرف بڑھا تو اس نے دیکھا کہ وہاں جزیرے کی سطح میں ایک چوڑی سی دراڑ کیبن والی طرف سے لے کر ساحل تک چلی گئی تھی۔ اور کراہنے کی آواز اسی دراڑ میں سے کافی گہرائی سے آ رہی تھی۔ نیچے خاصا اندھیرا سا تھا۔ عمران تیزی سے اس دراڑ میں اترا اور نیچے اتر کر اس کی آنکھیں یک لخت چمک سی اٹھیں۔ کیونکہ دراڑ کے درمیان نیچے

SCANNED BY JAMSHED

———— ایسی جگہ تھی جیسے وہاں نیچے کوئی تہہ خانہ سا ہو۔ اور اس کے ساتھی الٹے سیدھے ہوئے اس تہہ خانے کے فرش پر پڑے ہوئے تھے۔ دراڑ اس جگہ سے اس تہہ خانے کی وجہ سے دونوں طرف سے ڈھلوان سی ہوگئی تھی۔ عمران تیزی سے نیچے اترتا گیا۔ صفدر کا جسم البتہ اس ڈھلوان پر اس طرح پڑا ہوا تھا جیسے وہ نیچے کھسکتے کھسکتے رک گیا ہو۔ عمران نے اُسے تیزی سے پلٹا اور پھر اس کے سینے پر ہاتھ رکھ دیا۔ صفدر زندہ تھا۔ وہ اچھل کر اس تہہ خانے کے فرش پر اتر گیا۔ باقی ساتھی وہاں ادھر ادھر بکھرے پڑے تھے۔ البتہ صدیقی کے اوپر چوہان پڑا ہوا تھا۔ عمران نے جلدی سے چوہان کو صدیقی کے جسم سے ہٹایا۔ اور پھر اس نے اس قدر تیزی سے اپنے ہر ساتھی کو چیک کرنا شروع کر دیا کہ شاید اس قدر تیزی کا تصور بھی نہ کیا جا سکتا تھا۔ آخر میں جب اس نے جولیا کی نبض چیک کی تو بے اختیار وہ وہیں تہہ خانے میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے شکرانے میں سجدے میں گر گیا۔ کیونکہ اس کے سارے ساتھی زندہ تھے۔ اور بظاہر ان کے جسموں پر ایسی بھی کوئی چوٹ نظر نہ آ رہی تھی جس سے ان کی زندگی کو فوری خطرہ ہو۔ یہ خاص رحمت کی ہی بات تھی۔ ورنہ اس قدر خوفناک تباہی میں سب کا اس طرح بچ نکلنا بظاہر تو ناممکن تھا۔ لیکن ظاہر ہے مارنے والے سے بچانے والا زیادہ طاقتور ہے۔ اور اس قول کا مظاہرہ حقیقی معنوں میں اس نے آج دیکھا تھا۔ سجدے سے سر اٹھا کر اس نے اپنے ساتھیوں کو ہوش میں لانے کی کوشش شروع کر دیں۔ کراہیں تنویر کے حلق سے نکل رہی تھیں۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ تقریباً نیم بے ہوشی کی کیفیت میں ہے۔ چنانچہ عمران نے تنویر سے ہی اپنے کام کا آغاز کیا۔ اور تھوڑی دیر کی کوششوں کے بعد وہ سب کو ہوش میں لانے میں کامیاب ہو گیا۔ البتہ یہ ضرور ہوا کہ اب وہ تہہ خانہ کراہوں سے گونج اٹھا تھا۔

"واہ۔ اسے کہتے ہیں خوش قسمتی۔ ورنہ تو باجماعت حساب کتاب ہو رہا ہوتا" ———— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"واقعی عمران صاحب۔ یہ انتہائی خوش قسمتی ہے کہ ہم سب اس دراڑ میں گر جانے کی وجہ سے پتھروں اور درختوں کے تنوں کے ٹکراؤ سے بچ گئے ہیں۔ ورنہ تو شاید ہمارے جسم کا ایک ذرہ بھی نہ ملتا" ———— صفدر نے اپنی کراہوں کو کنٹرول میں کرتے ہوئے کہا۔ وہ سب اب اٹھ کر بیٹھ چکے تھے۔

"یہ خوش قسمتی بدقسمتی میں بھی تبدیل ہو سکتی ہے اگر ہم نے فوری طور پر آبدوز پر قبضہ نہ کیا۔ اگر وہ لوگ آبدوز لے گئے تو پھر یہ جزیرہ ہی ہمارا اجتماعی قبرستان بنے گا۔ اس لئے اپنے آپ کو جس طرح بھی ہو سکے جلد سے جلد ہی سنبھال لو" ———— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ویسے ہو تو کمال گیا ہے۔ کون یقین کر سکتا ہے کہ ہم سب اس طرح بچ جائیں گے" ———— کیپٹن شکیل نے کہا۔

"جب اللہ تعالیٰ بچانے پر آتا ہے تو ایسے ہی ہوتا ہے۔ اصل میں اس جزیرے پر تہہ خانوں کا جال سا بچھا ہوا ہے۔

SCANNED BY JAMSHED

میں نے اس دراڑ کو دیکھا ہے۔ یہ کیبن والی طرف سے ساحل تک چلی گئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ کیبن کے نیچے جو تہہ خانہ ہے اس میں کوئی خفیہ سرنگ بھی تھی جو اس تہہ خانے سے سیدھی ساحل تک جاتی تھی۔ اور راستے میں بھی تہہ خانے بنائے گئے تھے۔ اس سرنگ کی وجہ سے یہ دراڑ پیدا ہوئی ہے۔ میں چونکہ آپ لوگوں سے ذرا ہٹ کر اور آگے دوڑ رہا تھا۔ اس لئے میں گڑھے میں جا گرا جبکہ آپ اس دراڑ میں گر جانے کی وجہ سے اوپر آتے ہوئے پتھروں اور درختوں کے تنوں سے محفوظ رہے" ——— عمران نے کہا اور سب نے سر ہلا دیا۔ اب وہ سب کھڑے ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ گو تکلیف کی وجہ سے ان سب کے چہرے بگڑے ہوئے تھے۔ لیکن بہرحال یہ غنیمت تھا کہ وہ نہ صرف زندہ تھے بلکہ بڑی ٹوٹ پھوٹ سے بھی بچے ہوئے تھے۔ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے آہستہ آہستہ وہ سب ایک ایک کر کے اس دراڑ سے باہر جزیرے کی سطح پر نکل آنے میں کامیاب ہو ہی گئے۔ عمران ان سے پہلے ہی باہر آ گیا تھا۔ اُسے دراصل اپنے ساتھیوں کی طرف سے تسلی ہونے کے بعد آبدوز کی فکر پڑ گئی تھی۔ کیونکہ اگر آبدوز ہاتھ نہ آتی تو پھر اب تک کا نہ صرف کیا کرایا بیکار ہو جاتا تھا بلکہ وہ واقعی اس جزیرے پر بھوک کے پیٹ سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جاتے۔

عمران جیسے ہی ساحل پر پہنچا وہ یہ دیکھ کر بُری طرح چونک پڑا کہ آبدوز سے کچھ دور ایک اور چھوٹی سی میزائل نما لانچ سطح پر تیزی سے ابھر رہی تھی۔ اس کی ساخت دیکھتے ہی عمران سمجھ گیا کہ یہ جدید ترین کورڈ لانچ ہے۔ جسے چھوٹی آبدوز بھی کہا جا سکتا تھا۔ لیکن یہ زیادہ طویل فاصلہ طے نہ کر سکتی تھی۔ البتہ سطح سمندر پر آ جانے کے بعد اس کا اوپر کا حصہ کھل جاتا تھا۔ اور پھر یہ لانچ کی صورت میں آگے بڑھ سکتی تھی۔ اس کورڈ لانچ کو دیکھتے ہی عمران ساری صورتحال سمجھ گیا کہ گریٹ بال سے یہ کورڈ لانچ بھیجی گئی ہے تاکہ اس میں موجود آدمی آبدوز کو کنٹرول کر کے نیچے لے جا سکیں۔ گریٹ بال چونکہ سمندر کی انتہائی گہرائی میں موجود تھا اس لئے وہاں لازماً پانی کا اس قدر دباؤ ہو گا کہ عام غوطہ خوری کا لباس کام نہ دے سکتا تھا۔ عمران یہ خیال آتے ہی تیزی سے ساحلی چٹانیں پھلانگتا ہوا نیچے اترا کیونکہ ان کورڈ لانچ والوں کو روکنا بے حد ضروری ہو گیا تھا۔ اور اس کے پاس اتنا وقت نہ تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں کو ساری بات سمجھا کر ساتھ لیتا ویسے بھی اس کے ساتھیوں کی حالت اس قدر اچھی بھی نہ تھی کہ وہ اتنی جلدی حرکت میں آ سکتے۔ اس لئے عمران نے اکیلے ہی کوشش کا آغاز کر دیا۔ کورڈ لانچ اب سطح سمندر پر پوری طرح ابھر کر ساکت ہو گئی تھی۔ اور جب عمران پانی میں اترا تو اس کا اوپر کا حصہ کھل رہا تھا۔ عمران نے پانی میں غوطہ لگایا اور پھر انتہائی تیز رفتاری سے تیرتا ہوا آبدوز کی طرف بڑھنے لگا۔ کافی دور تک تیرنے کے بعد جب اس کا سانس رکنے لگا۔ تو وہ تیزی سے سطح کی طرف ابھرا۔ اور پھر جیسے ہی اس نے سر باہر نکالا۔ دوسرے لمحے اُسے ایک بار پھر غوطہ لگانا پڑا۔ کیونکہ اس سے کچھ فاصلے پر وہ کورڈ لانچ جواب کھل چکی تھی۔ انتہائی تیز رفتاری سے جزیرے

SCANNED BY JAMSHED

کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ جب لانچ گزر گئی تو عمران نے دوبارہ سر باہر نکالا۔ تو اس نے دیکھا کہ لانچ جس پر چھ مسلح افراد تھے انتہائی تیزی سے جزیرے کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ شاید ان لوگوں نے ساحل پر عمران کے ساتھیوں کو دیکھ لیا ہو گا۔ اس نے گردن موڑ کر آبدوز کی طرف دیکھا تو وہ چونک پڑا۔ کیونکہ آبدوز کے اوپر ایک آدمی موجود تھا۔ عمران نے ایک بار پھر غوطہ لگایا اور پہلے سے زیادہ تیز رفتاری سے وہ آبدوز کی طرف بڑھنے لگا۔ اُسے لانچ سے زیادہ آبدوز کی فکر تھی۔ اب اُسے خیال آیا تھا کہ شاید گریٹ بال سے اس لانچ کو یہ حکم دے کر ہی بھیجا گیا ہو کہ وہ آبدوز پر قبضہ کرنے کے ساتھ ساتھ جزیرے کو بھی چیک کر لیں۔ بہرحال جزیرے کی طرف سے اُسے اتنی فکر نہ تھی۔ کیونکہ جزیرہ خاصا بڑا تھا اور اس کے ساتھی آسانی سے کہیں چھپ کر انہیں گھیر سکتے تھے۔

دوسری بار جب سانس لینے کے لئے اس نے سر باہر نکالا تو اس کی آنکھوں میں مسرت کی چمک ابھر آئی۔ کیونکہ اب وہ آبدوز کے خاصے قریب پہنچ چکا تھا۔ آبدوز کا اوپر والا ڈھکن کھلا ہوا تھا۔ البتہ وہ آدمی موجود نہ تھا۔ عمران نے سر گھما کر جزیرے کی طرف دیکھا۔ تو اس نے ان افراد کو چٹانیں پھلانگتے ہوئے جزیرے کے اوپر جاتے دیکھا۔ اب غوطہ لگانے کی بجائے وہ اوپر تیرتا ہوا آبدوز کی طرف بڑھتا گیا۔ اور پھر قریب پہنچ کر اس نے دونوں ہاتھ اوپر اٹھا کر آبدوز کے ایک کنارے کو پکڑا۔ دوسرے لمحے وہ آبدوز پر چڑھنے میں کامیاب ہو گیا۔ کھلے ہوئے ڈھکن سے اس نے جھانک کر نیچے دیکھا۔ نیچے چھوٹا سا کمرہ تھا۔ جو خالی تھا۔ عمران اوپر چڑھا اور پھر آہستہ سے نیچے جاتی ہوئی لوہے کی سیڑھی سے اتر کر فرش پر جا کھڑا ہوا۔ لیکن ابھی وہ کھڑا ہی ہوا تھا کہ یک لخت ایک طرف کا دروازہ کھلا اور دوسرے لمحے ایک آدمی تیزی سے اندر داخل ہوا۔ عمران کے لئے چھپنے کی کوئی جگہ نہ تھی۔

"کون ہو تم" ـــــ آنے والے نے اچانک اپنے سامنے عمران کو کھڑے دیکھ کر بوکھلائے ہوئے انداز میں پوچھا۔ اس کے کاندھے سے مشین گن لٹک رہی تھی۔ وہ شاید اندر کا جائزہ لے کر واپس آبدوز سے باہر نکلنے کے لئے آ رہا تھا۔ بات کرنے کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن بھی اتارنی چاہی۔ لیکن اسی لمحے عمران نے یک لخت لات گھمائی۔ اور وہ آدمی بری طرح چیختا ہوا اچھل کر دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرا۔ مشین گن اس کے کاندھے سے اتر کر ایک جھٹکے سے فرش پر دور جا گری تھی۔ نیچے گر کر ابھی وہ اٹھنے ہی لگا تھا کہ عمران نے قدم بڑھا کر اس کی گردن پر پیر رکھ کر اُسے مروڑ دیا۔ اس آدمی کا جسم بری طرح پھڑکنے لگا۔ اور اس کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگیں۔

"کتنے آدمی اور ہیں آبدوز میں" ـــــ عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"مم ـــ مم ـــ میں اکیلا ہوں" ـــ اس آدمی نے پھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور عمران نے سر ہلا دیا۔ اندازہ تو اُسے پہلے

تھا۔ لیکن وہ تصدیق کرنا چاہتا تھا۔
"تم یہاں کیا کر رہے ہو" ـــــ عمران نے دوسرا سوال کیا۔
"مم ـــ مم ـــ میں مین سیکشن کو کال کر کے بتایا ہے کہ آبدوز خالی ہے اور اس پر قبضہ کر لیا گیا ہے"۔ ـــ اس آدمی نے رک رک کر جواب دیا۔
عمران نے اس کی شہ رگ پر اس طرح دباؤ ڈال رکھا تھا کہ اس آدمی کی حالت خراب ہوتی جا رہی تھی۔ چہرہ بری طرح مسخ ہو گیا تھا۔
"تمہارے باقی ساتھی جزیرے پر کیوں گئے ہیں"۔ ـــ عمران نے دباؤ کم کرتے ہوئے کہا۔
"انہیں شک پڑا تھا کہ جزیرے پر آدمی موجود ہیں"۔ ـــ اس آدمی نے لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا۔
"تم انچارج ہو" ـــــ عمران نے غراتے ہوئے پوچھا۔
"ہاں۔ مم ـــ مم ـــ میں انچارج ہوں۔ وہ میرے ماتحت ہیں"۔ اس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے پیر ہٹایا۔ اور پھر جھک کر اسے گردن سے پکڑ کر کھڑا کیا۔ اور پھر اسے پیچھے ہٹا کر دیوار کے ساتھ دبا دیا۔
"سنو۔ میں تمہیں مارنا نہیں چاہتا ورنہ ذرا سا پیر موڑ دیتا تو تم ختم ہو چکے ہوتے۔ اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم میرے سوالوں کے صحیح صحیح جواب دے دو" ـــ عمران نے

SCANNED BY JAMSHED

اسی طرح ایک ہاتھ سے اس کی گردن پکڑے اسے دیوار سے دبائے ہوئے کہا۔
"مم ـــ مم ـــ مجھے کچھ نہ کہو" ـــ اس آدمی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ اپنی جسامت اور انداز سے کوئی ٹیکنیشن ٹائپ آدمی لگ رہا تھا۔ لڑنے بھڑنے والا نہ دکھائی دیتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ باوجود کھڑا ہو جانے کے اس نے کوئی ایسی حرکت نہ کی تھی جس سے عمران کو کوئی مسئلہ درپیش آتا۔
"تمہارا نام" ـــ عمران نے پوچھا۔
"میرا نام رچرڈ ہے۔ میں سپیشل آبدوز سیکشن میں کام کرتا ہوں"۔ رچرڈ نے ہکلاتے ہوئے جواب دیا۔
اور پھر تھوڑی سی دیر میں عمران نے اس سے اپنے مطلب کی تمام ضروری تفصیلات معلوم کر لیں۔ اس کے بعد اس نے یک لخت اپنے بازو کو حرکت دی اور رچرڈ بری طرح چیختا ہوا دیوار سے ٹکرایا اور پھر ریت کی خالی ہوتی ہوئی بوری کی طرح نیچے فرش پر جا گرا۔ ایک لمحے تک تڑپنے کے بعد وہ ساکت ہو گیا تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر اسے چیک کیا تو وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ اور اس کی نبض بتا رہی تھی کہ اس کی بے ہوشی خاصی طویل ہے۔ عمران کو چونکہ تصدیق ہو گئی تھی کہ آبدوز میں اور کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔ اس لئے وہ بجائے آبدوز کے اندرونی حصوں کی طرف جانے کے لوہے کی سیڑھیاں چڑھتا ہوا واپس اوپر کھلی جگہ پہنچ گیا۔ اب وہ اپنے ساتھیوں کی صورت حال دیکھنا چاہتا تھا۔ لیکن باہر جاتے ہی

وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ اس کے ساتھی اس لانچ میں بیٹھے آبدوز کی طرف بڑھے چلے آرہے تھے۔ انہوں نے یقیناً ان افراد کا خاتمہ کر دیا تھا۔ عمران کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ لانچ آبدوز کے قریب پہنچ گئی۔ اور اس کے ساتھی لانچ سے اتر کر آبدوز پر پہنچ گئے۔

"بڑی مشکل پیش آئی ہے۔ ان مسلح افراد کے خاتمے میں۔ ہمارے پاس تو کوئی اسلحہ بھی نہ تھا" ۔۔۔ جولیا نے آبدوز پر چڑھتے ہی کہا۔

"ارے کمال ہے۔ تمہارے پاس اسلحے کی کمی ہے۔ نینوں کے تیر، چڑھی کمانیں۔ حسن کا بم......" ۔۔۔ عمران کی زبان چل پڑی۔

"شٹ اپ۔ میں اس وقت کوئی بکواس سننے کے موڈ میں نہیں ہوں" ۔۔۔ جولیا نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ یہ بکواس ہے۔ محترمہ یہ ہمارا اعلیٰ ادب ہے۔ جسے آپ بکواس فرما رہی ہیں" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آبدوز خالی ہے" ۔۔۔ صفدر نے شاید موضوع بدلنے کے لئے کہا۔

"پہلے خالی تھی۔ لیکن اب تو مکمل اسلحہ خانہ بن گئی ہے" ۔۔۔ عمران نے کن انکھیوں سے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"تم بکواس کئے جاؤ گے۔ کبھی تو سنجیدہ ہو جایا کرو۔ ہماری حالت خراب ہے اور تمہیں مذاق سوجھ رہا ہے" ۔۔۔ اس بار تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ مرض ہی ایسا ہے تنویر کہ اس میں مستقل حالت خراب ہی رہتی

SCANNED BY JAMSHED

ہے۔ بہر حال آؤ" ۔۔۔ عمران نے مسکرا کر کہا۔ اور ڈھکن کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے سارے ساتھیوں کے حلق سے ہلکے سے قہقہے نکل گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ آبدوز کے اندر پہنچ گئے تھے۔

"یہ یہاں موجود تھا کیا مر گیا ہے" ۔۔۔ صفدر نے ایک کونے میں بے ہوش پڑے رچرڈ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ مرا تو نہیں ہے ذرا ریسٹ کر رہا ہے۔ میں نے اسے اس لئے زندہ رکھا ہے کہ شاید یہ کام آجائے" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تو یہ یہیں پڑا رہے گا" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"نہیں۔ اسے اٹھا کر مشین روم میں لے آؤ" ۔۔۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور پھر اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جدھر سے وہ رچرڈ آیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ مشین روم میں پہنچ گئے۔ رچرڈ کو بھی وہیں لایا گیا تھا۔ عمران نے ان سب کو مشین روم کے قریب بڑے کمرے میں چھوڑا۔ اور پھر آبدوز کے مکمل معائنے کے لئے اس کے مختلف حصوں میں گھومتا پھرتا رہا۔ ساری آبدوز دیکھنے کے بعد اس کے چہرے پر انتہائی مسرت کے آثار ابھر آئے تھے۔ یہ واقعی سپیشل آبدوز تھی۔ اور عمران کے لئے سب سے امید افزا بات یہ تھی کہ اس کے ایک حصے میں پانچ ڈی۔ ون میزائل بھی نصب تھے۔ میزائل فائر لانچر بھی موجود تھا۔ اور ان میزائلوں کو اس طرح ایڈجسٹ کیا گیا تھا کہ یکے بعد دیگرے پانچوں میزائلوں کو اس فائر لانچر کی

SCANNED BY JAMSHED

مدد سے فائر کیا جا سکتا تھا۔ عمران ڈی۔ون میزائل کی طاقت سے اچھی طرح واقف تھا۔ گو یہ میزائل طاقت کے لحاظ سے ریڈ میزائلوں کے ہم پلہ تو نہ تھے لیکن بہرحال ان میں اتنی طاقت ضرور موجود تھی کہ اگر وہ پانچوں فائر کر دیئے جاتے تو گریٹ بال کو مکمل طور پر تباہ نہ کر سکیں تو اُسے اس حد تک ناکارہ ضرور کر سکتے تھے۔ کہ فوری طور پر اُسے کارآمد نہ بنایا جا سکتا تھا۔

عمران واپس آ کر مشین روم میں پہنچا اور اس نے آبدوز کا کنٹرول پینل چیک کرنا شروع کر دیا۔ اور یہ دیکھ کر اُسے بے حد حیرت ہوئی کہ پوری آبدوز کا کنٹرول اس پینل میں مرتکز کیا گیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ عمران یہیں بیٹھے بیٹھے نہ صرف آبدوز کو چلا سکتا تھا بلکہ اسلحہ بھی ٹارگٹ پر فائر کر سکتا تھا۔ اس نے بٹن دبا کر آبدوز کا اوپر والا ڈھکن بند کیا اور پھر آبدوز کا انجن چلا کر اس نے اُسے آبارنا شروع کر دیا۔ کیپٹن شکیل سب کیپٹن والی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔

"عمران صاحب ـــــ اب پروگرام کیا ہے" ـــــ کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"پروگرام تو گریٹ بال کی تباہی ہے اور کیا ہونا ہے" ـــــ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا مقصد اور تھا عمران صاحب۔ اگر ہم نے گریٹ بال کے اندر جا کر اُسے تباہ کیا تو پھر سمندر کی تہہ میں موجود ہونے کی وجہ سے ہم کبھی باہر نہ آ سکیں گے۔ اور گریٹ بال کے ساتھ ہی ختم ہو جائیں گے۔ اس آبدوز کے ہاتھ آ جانے کے بعد ہمارے لئے بچ

نکلنے کا ایک چانس موجود ہے۔ اگر ہم باہر سے اس گریٹ بال کا خاتمہ کر سکیں" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔ اور عمران کے چہرے پر تحسین کے آثار نمودار ہو گئے۔ واقعی اب تک اس نے اس پہلو پر غور ہی نہ کیا تھا اب تک اس کے ذہن پر تو صرف یہی جنون سوار تھا۔ کہ کسی طرح گریٹ بال کا خاتمہ کر دیا جائے تاکہ یہودیوں کے اس خوفناک مشن کا خاتمہ ہو سکے۔

"اوہ واقعی تم نے اچھا کیا کہ یہ پہلو بھی سامنے لے آئے۔ واقعی گریٹ بال کو اس طرح تباہ ہونا چاہیئے۔ کہ ہم محفوظ رہ سکیں" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ لانچ اب آہستہ آہستہ سمندر کے اندر گہرائی میں اترتی جا رہی تھی۔ اُسی لمحے سامنے پینل کے ساتھ موجود ٹرانسمیٹر جاگ پڑا اور اس میں سے مخصوص ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ـــــ نیشنل سب میرین اوور" ـــــ بٹن دبتے ہی ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"یس ـــــ رچرڈ اٹنڈنگ اوور" ـــــ عمران نے جواب دیا۔ کیپٹن شکیل چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ اُسے چونکہ معلوم نہ تھا۔ کہ عمران پہلے ہی اس بے ہوش آدمی سے ساری معلومات حاصل کر چکا ہے۔ اور اب وہ اس آدمی کے نام اور لہجے کو استعمال کر رہا ہے۔ اس لئے اس کی حیرت بجا تھی۔

"رچرڈ۔ میں نارمن بول رہا ہوں۔ تم لوگوں نے واپسی میں اتنی دیر کیوں لگا دی ہے اوور" ـــــ دوسری طرف سے بولنے والے

SCANNED BY JAMSHED

کا لہجہ خاصا کرخت تھا۔

"ہم جزیرہ چیک کرنے میں مصروف تھے اوور" ـــــ ع
نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو تم جزیرے پر چلے گئے تھے۔ گو تمہیں اس کی ہ
تو نہ کی گئی تھی لیکن وہاں کی کیا رپورٹ ہے اوور" ـــــ نارمن
اس بار نرم لہجے میں پوچھا۔

"وہاں تباہی اور کئی انسانوں کی کٹی پھٹی لاشوں کے سوا اور
نہیں ہے اوور" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"او کے۔ اب تم فوراً واپس آؤ۔ باس رونالڈ بے چینی
تمہاری واپسی کا انتظار کر رہا ہے۔ اس کا فون ابھی آیا ہے"
نارمن نے تیز لہجے میں کہا۔

"کیوں اوور" ـــــ عمران نے جان بوجھ کر حیرت کا اظ
کرتے ہوئے پوچھا۔

"کیونکہ تمہاری واپسی کے بعد اس نے گریٹ بال کو مک
تکمیل تک مکمل سیل کرنے کا حکم دے دیا ہے اوور"
نارمن نے جواب دیا۔

"او کے ـــــ ہم آ رہے ہیں اوور" ـــــ عمران نے
ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوور اینڈ آل" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور ا
ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر
کر دیا۔

"آبدوز میں پانچ ڈی۔ون میزائل موجود ہیں۔ جنہیں اگر گریٹ بال پر فائر کر دیا جائے تو گریٹ بال کسی حد تک تباہ ہو سکتا ہے۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ گریٹ بال کو اس قدر جدید سائنسی آلات سے تیار کیا گیا ہے کہ ہو سکتا ہے اس کے حفاظتی نظام پر ڈی۔ون میزائل اثر انداز نہ ہو سکیں۔ ایسی صورت میں وہ لوگ اندر سے اس آبدوز کو بھی تباہ کر سکتے ہیں" ـــــ عمران نے آبدوز کو اندازے سے اس طرف کو بڑھاتے ہوئے کہا جدھر اس کے خیال کے مطابق گریٹ بال سمندر کی تہہ میں موجود تھا۔

"اوہ واقعی ایسی صورت میں تو ہم ختم ہو جائیں گے" ـــــ کیپٹن شکیل نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔

"تم اسے سنبھالو۔ میں اس رچرڈ سے مزید پوچھ گچھ کرتا ہوں۔ شاید کوئی اچھی صورت نکل آئے" ـــــ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور کیپٹن شکیل نے سر ہلا دیا۔

عمران مشین روم سے نکل کر بڑے کمرے میں پہنچا تو اس کے ساتھی جو وہاں بیٹھے باتوں میں مصروف تھے چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

"تنویر۔ اس آدمی کو ہوش میں لے آؤ۔ مجھے اس سے مزید معلومات کی ضرورت پڑ گئی ہے" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور تنویر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور اس نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے رچرڈ کا جھک کر دونوں ہاتھوں سے ناک اور منہ بیک وقت بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد رچرڈ کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی تو تنویر پیچھے ہٹ گیا۔ رچرڈ نے ہوش میں آتے

SCANNED BY JAMSHED

ہی پہلے تو کراہتے ہوئے ادھر ادھر دیکھا اور پھر ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کی آنکھوں میں شدید ترین حیرت کے آثار نمایاں تھے۔

"خنجر تیار رکھو تنویر۔ اگر یہ میرے سوالوں کا غلط جواب دینے لگے تو میں تمہیں اشارہ کروں گا۔ خنجر اس کے سینے میں مار دینا ورنہ میں نے اس سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ اسے زندہ رکھا جائے گا"۔ عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔ اس کی نظریں رچرڈ کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔

"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ مجھے مت مارو۔ مت مارو" ۔۔۔ رچرڈ نے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے قدرے دہشت زدہ لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھوں میں شدید خوف و ہراس اُمڈ آیا تھا۔ وہ واقعی ایک کمزور دل عام سا آدمی تھا۔

"سنو رچرڈ۔ اگر تم مجھے بتا دو کہ گریٹ بال کے اندر موجود افراد کو کس طرح بے ہوش کیا جا سکتا ہے تو میرا وعدہ کہ تمہیں نہ صرف زندہ رکھوں گا بلکہ تمہیں کسی آباد علاقے تک بھی پہنچا دوں گا" ۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"بب ۔۔۔ بب ۔۔۔ بے ہوش۔ زیرو۔ ون تھرٹی ریز سے۔ آبدوز میں بھی فائرنگ سسٹم موجود ہے" ۔۔۔ رچرڈ نے اس طرح بولتے ہوئے کہا جیسے وہ خود کلامی کے سے انداز میں بول رہا ہو۔ اور عمران جیسا شخص بھی رچرڈ کی یہ بات سن کر حیرت سے اچھل پڑا۔

"کیا ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا اس آبدوز میں یہ ریز موجود ہیں" ۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"ہاں۔ یہ سپیشل آبدوز ہے۔ اس میں ہر چیز موجود ہے۔ لیکن گریٹ بال کا حفاظتی سسٹم آن ہو گیا تو پھر اس پر یہ ریز تو کیا ایٹم بم بھی اثر نہیں کر سکے گا" ۔۔۔ رچرڈ نے جواب دیا۔

"اور یہ حفاظتی سسٹم اس وقت آن ہو گا جب یہ آبدوز اس کے اندر پہنچ جائے گی" ۔۔۔ عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"ظاہر ہے۔ ورنہ تو یہ آبدوز بھی اندر نہیں جا سکتی" ۔۔۔ رچرڈ نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ ان ریز کا فائرنگ پینل کہاں ہے" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"کنٹرولنگ پینل کے دائیں طرف آخر میں" ۔۔۔ رچرڈ نے جواب دیا۔

"او کے۔ تم نے واقعی اپنی زندگی بچا لی ہے رچرڈ" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور پھر اپنے ساتھیوں کو اس کا خیال رکھنے کا کہہ کر وہ تیزی سے مڑا اور مشین روم کی طرف بڑھ گیا۔ اب اس کی آنکھوں میں فاتحانہ چمک ابھر آئی تھی۔

رونالڈ بڑی بے چینی سے سپیشل آبدوز کی واپسی کا انتظار کر رہا تھا۔ وہ دراصل جلد از جلد مین مشن کا کام دوبارہ شروع کرانا چاہتا تھا۔ کیونکہ یہ کام اس کی نگرانی کے سوا نہیں ہو سکتا تھا۔ اور جب سے آسکر نے اسے کال کیا تھا اس وقت سے کام بند تھا۔ اس نے سپیشل آبدوز شعبے کے انچارج نارمن کو بھی تاکید کی تھی کہ وہ جلد از جلد سپیشل آبدوز کی واپسی کی اسے رپورٹ دے۔ اس نے جوابی کال میں بتایا تھا کہ اس کی انچارج رچرڈ سے بات ہوئی ہے۔ رچرڈ نے اسے بتایا ہے کہ دیر اس لئے ہوئی تھی کہ وہ لوگ جزیرے کی رپورٹ حاصل کرنے چلے گئے تھے۔ اور اب وہ واپس آ رہے ہیں۔ لیکن ابھی تک پھر نارمن کی کال نہ آئی تھی۔ آخر رونالڈ سے نہ رہا گیا وہ اٹھا اور مین سیکشن سے نکل کر سپیشل آبدوز والے شعبے کی طرف چل پڑا۔ وہ اب خود جا کر اس

SCANNED BY JAMSHED

آبدوز کی واپسی دیکھنا چاہتا تھا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے ذہن میں یہ بھی خیال تھا کہ وہ ذاتی طور پر اس رچرڈ سے مل کر جزیرے سے متعلق تفصیلی رپورٹ بھی حاصل کرے گا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جب ہیڈ کوارٹر میں چیف باس کو وہ رپورٹ دے گا تو چیف باس نے لازماً پوری تفصیلات طلب کرنی ہیں۔ اس لئے وہ کال کرنے سے قبل مکمل تفصیلات حاصل کر لینا چاہتا تھا۔

"آبدوز آ رہی ہے واپس" ——— سیکشن میں داخل ہوتے ہی رونالڈ نے انچارج نارمن کے خاص دفتر میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ——— نارمن نے اٹھ کر رونالڈ کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔ اور رونالڈ نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔ اور نارمن کو کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کر کے وہ اس کے ساتھ موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ سامنے موجود بڑی سی سکرین پر سمندر کی گہرائی کا منظر نظر آ رہا تھا۔ جس میں سپیشل آبدوز حرکت کر رہی تھی۔

"یہ کتنی دیر میں پہنچ جائے گی اندر" ——— رونالڈ نے کہا۔

"زیادہ سے زیادہ دس منٹ میں باس" ——— نارمن نے جواب دیا۔ اور پھر وہی ہوا۔ دس منٹ سے بھی پہلے آبدوز حرکت کرتی ہوئی گریٹ بال میں اپنے مخصوص پوائنٹ پر پہنچی تو نارمن نے ایک مشین کو آپریٹ کر کے اس کا راستہ کھولا اور آبدوز گریٹ بال کے اندر داخل ہو کر سکرین سے غائب ہو گئی۔ نارمن نے جلدی سے ایک اور مشین کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ یکلخت

SCANNED BY JAMSHED

دائیں طرف موجود خاموش کھڑی ایک مشین سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دی۔ اور نارمن اس آواز کو سنتے ہی اس بُری طرح اچھلا کہ اس کے اس طرح اچھلنے سے کرسی الٹ کر پیچھے جا گری۔ اور نارمن لڑکھڑا کر سامنے والی مشین سے ٹکرایا اور نیچے جا گرا۔

"کیا ہوا۔ کیا ہوا" ـــــ رونالڈ نے بھی بُری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے جلدی سے نارمن کو پکڑ کر کھڑا کر دیا۔

"زیرو۔ ون تھرٹی ریز کا حملہ کیا گیا ہے آبدوز سے۔ مگر مشین نے اسے سیل کر دیا ہے" ـــــ نارمن نے بُری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ آبدوز سے حملہ۔ میں سمجھا نہیں" رونالڈ کی آنکھیں بھی نارمن کی بات سن کر حیرت سے پھیلنے لگیں۔

نارمن کوئی جواب دینے کی بجائے انتہائی تیزی سے اس مشین کی طرف بڑھا جس میں سے ابھی تک سیٹی کی تیز آواز نکل رہی تھی۔ ابھی وہ مشین کے قریب پہنچا ہی تھا کہ یک لخت اس سے ذرا دور ہٹ کر دیوار میں نصب ایک اور مشین سے تیز سائرن بجنے کی آواز سنائی دی۔ اور اس سائرن کو سننے کے بعد نارمن کی بالکل وہی حالت ہوئی۔ جو اس سے پہلے والی مشین کی سیٹی کی آواز سن کر ہوئی تھی۔ وہ پاگلوں کے سے انداز میں دوڑتا ہوا دوسری مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے اس کے مختلف بٹن دبانے اور پھر ـــــ مشین کے سب سے نچلے حصے میں موجود سرخ رنگ کے ایک بڑے سے ہینڈل کو اس نے زور سے کھینچ کر نیچے کر دیا۔ اس ہینڈل کے نیچے ہوتے ہی سائرن بجنے کی آواز بند ہو گئی۔ لیکن پہلے والی مشین سے سیٹی بجنے کی آواز ابھی تک سنائی دے رہی تھی۔ وہ واپس اس مشین کی طرف بھاگا۔ اور وہاں بھی اس نے یہی کارروائی کی۔ سیٹی کی آواز بند ہوتے ہی وہ اس طرح مڑا جیسے اس نے کوئی بہت بڑا کارنامہ سرانجام دے دیا ہو۔ اس کے ساتھ ہی وہ پیشانی پر فوارے کی طرح بہنے والا پسینہ بھی صاف کر رہا تھا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے" ـــــ رونالڈ جو اب تک خاموش کھڑا نارمن کو یہ بھاگ دوڑ کرتا دیکھ رہا تھا غصے سے چیخا۔

"باس۔ ہم بال بال بچے ہیں ورنہ گریٹ بال تباہ ہو چکا ہوتا" نارمن نے واپس آ کر اپنی کرسی پر ڈھیر ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو" ـــــ اس بار رونالڈ کی وہی حالت ہوئی جو پہلے نارمن کی ہوئی تھی۔

"باس۔ آبدوز یقیناً دشمنوں کے قبضے میں ہے اور دشمن بھی ایسے جنہیں سپیشل آبدوز میں موجود انتہائی خوفناک حربوں کا علم ہے۔ انہوں نے گریٹ بال میں داخل ہوتے ہی زیرو۔ ون تھرٹی ریز کا فائر کر کے گریٹ بال میں موجود ہر فرد کو بے ہوش کرنے کی کوشش کی۔ لیکن انہیں شاید یہ معلوم نہ تھا کہ گریٹ بال کے اندرونی حفاظتی سسٹم میں اس بات کا پہلے سے ہی خاص

SCANNED BY JAMSHED

خیال رکھا گیا ہے۔ چنانچہ چیکنگ مشین نے اسے نہ صرف چیک کیا بلکہ ان ریز کو وقتی طور پر ناکارہ بھی کر دیا۔ میں اسے طویل عرصے کے لئے روکنے کے لئے اس کی طرف بھاگا۔ تو اس دوران آبدوز والوں نے ڈی۔ دن میزائل فائر کرنے والا سسٹم آن کر دیا۔ لیکن اس کو روکنے کی بھی مشین موجود تھی۔ چونکہ یہ زیادہ خطرناک تھا اس لئے میں نے پہلے اس سسٹم کو روکا پھر جا کر بے ہوش کرنے والی ریز روکیں۔ اور اب آبدوز کے یہ دونوں سسٹم سیلڈ ہو چکے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی آبدوز بھی سیلڈ ہو گئی ہے۔ اب نہ ہم اس آبدوز کے اندر جا سکتے ہیں اور نہ آبدوز والے باہر آ سکتے ہیں"۔۔۔ نارمن نے تیز تیز لہجے میں ساری بات بتاتے ہوئے کہا۔ اور رونالڈ کا چہرہ اس کی بات سن کر زرد پڑ گیا۔

"اوہ اوہ۔ مگر یہ دشمن کون ہیں۔ تمہارے آدمی کہاں ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔۔۔ رونالڈ نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"آبدوز کی طرف سے فکر نہیں رہی۔ اس لئے اب اسے چیک کرتا ہوں"۔۔۔ نارمن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بعد میں چیک کرتے پھرنا۔ آبدوز میں اگر دشمن ہیں تو آبدوز کو کسی صورت بھی گریٹ بال کے اندر نہیں رہنا چاہیئے۔ میں یہ رسک کسی صورت بھی نہیں لے سکتا۔ پہلے اس آبدوز کو گریٹ بال سے باہر دھکیلو اور پھر اسے تباہ کر دو یا چیک کرو جو مرضی آئے کرو۔ لیکن اسے پہلے باہر نکالو"۔۔۔ رونالڈ پر ابھی تک شدید گھبراہٹ طاری تھی۔

"باس۔ آبدوز سیلڈ ہے۔ اب وہ لوگ لاکھ سر پٹکیں باہر نہیں آ سکتے۔ لیکن اسے سیلڈ کرنے والا نظام صرف گریٹ بال کے اندر کام کرتا ہے۔ جیسے ہی آبدوز کو ہم نے باہر دھکیلا اس کی بندش ختم ہو جائے گی۔ اور ڈی۔ دن میزائل بھی چل پڑیں گے اور وہ بے ہوش کرنے والی ریز بھی کام شروع کر دیں گی۔ اس طرح گریٹ بال اگر مکمل طور پر نہ سہی تو طویل عرصے کے لئے ناکارہ ہو کر رہ جائے گا۔ یہ تو اچھا ہوا کہ دشمنوں سے حماقت ہوئی۔ کہ انہوں نے آبدوز کے گریٹ بال کے اندر پہنچنے کے بعد دونوں سسٹم آن کئے ہیں اگر وہ باہر سے ایسا کر دیتے تو صورت حال اور ہوتی۔ ہمارے پاس ان دونوں سسٹم کے خلاف بیرونی حفاظتی نظام موجود نہیں ہے۔ کیونکہ کوئی سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ اس قدر جدید ترین نظام کسی اور کے پاس بھی ہو سکتا ہے۔ یہ دونوں مشینیں بھی صرف اس احتیاط کے طور پر یہاں نصب کی گئی تھیں کہ کسی غلطی کی بنا پر اگر یہ دونوں نظام آن ہو جاتے تو انہیں کنٹرول کیا جا سکے۔ اس لئے اب اس آبدوز کو باہر تو بھیجا نہیں جا سکتا۔ البتہ یہ یہاں جب تک رہے گی ہم اس سے محفوظ رہیں گے"۔۔۔ نارمن نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ لیکن یہ ہیں کون۔ فوراً بات کراؤ ان سے۔ کہیں یہ وہ عمران اور اس کی پارٹی تو نہیں ہے۔ لیکن وہ تو جزیرے کے ساتھ

SCANNED BY JAMSHED

ہی ختم ہو گئے تھے۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے "۔۔۔۔ رونالڈ نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

" ابھی معلوم ہو جاتا ہے میں ساتھ والی چیکنگ کمپیوٹر آن کر دیتا ہوں تاکہ جو بھی بات کرے اس کی چیکنگ بھی ساتھ ہی ہو سکے"۔ نارمن نے کہا اور اس نے جلدی سے اپنے سامنے موجود مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے اور نابیں گھما کر ایڈجسٹ کرنا شروع کر دیں۔

" اس آبدوز کے اندرونی حصوں کو سکرین پر لایا جا سکتا ہے"۔ رونالڈ نے پوچھا۔

" اب تو آبدوز سیلڈ ہو چکی ہے۔ اب تو ایسا ممکن نہیں ہے۔ اب تو صرف ٹرانسمیٹر سے رابطہ ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ نارمن نے جواب دیا۔ وہ اب کافی حد تک سنبھل چکا تھا۔

" ہیلو ہیلو ۔۔۔ نارمن کالنگ۔ سپیشل سب میرین ہیلو اوور" ایک بٹن دبا کر نارمن نے مائیک اٹھا کر تیز تیز لہجے میں بولنا شروع کر دیا۔

" یس رچرڈ اٹنڈنگ۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ آبدوز کا اوپننگ نظام کیوں کام نہیں کر رہا اوور"۔۔۔۔ ٹرانسمیٹر سے آواز سنائی دی۔

اور نارمن کی نظریں اوپر موجود ایک چوکور شیشے پر جم گئیں جس پر سرخ رنگ کی روشنی جل بجھ رہی تھی اور نارمن کے ہونٹ بھنچ گئے۔

" کون ہو تم۔ رچرڈ کہاں ہے اوور"۔۔۔۔ نارمن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" میں رچرڈ بول رہا ہوں اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

" بکواس مت کرو۔ کمپیوٹر نے ہمیں بتا دیا ہے کہ تم رچرڈ نہیں بول رہے ہو۔ اور رچرڈ کو کیا ضرورت تھی کہ وہ ڈی۔ ون میزائل اور زیرو۔ ون تھرٹی رینز سسٹم چلا کر گریٹ بال کو تباہ کرنے کی کوشش کرتا۔ اور وہ یہاں کے پورے سسٹم کو بھی جانتا ہے اسے معلوم ہے کہ ان دونوں سسٹم کو سیلڈ کرنے کا نظام گریٹ بال کے اندر موجود ہے۔ اگر وہ ایسا کرتا بھی تو گریٹ بال کے باہر سے کرتا جس کا بیرونی حفاظتی نظام موجود نہ تھا اوور"۔۔۔۔ نارمن نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

" تم خواہ مخواہ کس چکر میں پھنس گئے ہو نارمن۔ میں رچرڈ ہی بول رہا ہوں اور میں نے تو ان سسٹمز کو چھیڑا تک نہیں اور نہ ہی مجھے انہیں چھیڑنے کی ضرورت تھی اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" تم جو کوئی بھی ہو۔ اب اس آبدوز کے اندر ہی تڑپ تڑپ کر مر جاؤ گے۔ آبدوز سے تم باہر کسی صورت بھی نکل نہیں سکتے۔ اور آبدوز کو ہم نے اس طرح سیلڈ کر دیا ہے کہ اب ہوا اندر نہیں جا سکتی۔ اور آبدوز کے اندر ہوا کا زیادہ سٹاک نہیں ہے۔ ہاں اگر تم اپنے متعلق سب کچھ تفصیل سے بتا دو۔ تو ہو سکتا ہے ہم تمہیں

SCANNED BY JAMSHED

ہوا کی سپلائی شروع کر دیں" ۔۔۔۔ نارمن نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں کہہ تو رہا ہوں کہ میں رچرڈ ہوں اور کیسے کہوں۔ آخر تمہیں یقین کیوں نہیں آ رہا اوور" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

اور اس بار پاس بیٹھے ہوئے رونالڈ نے مائیک نارمن کے ہاتھ سے چھین لیا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے آگ کی طرح تپا ہوا تھا۔

"میں رونالڈ بول رہا ہوں چیف آف گریٹ بال۔ یقیناً تم عمران ہو۔ لیکن تم جزیرے کی تباہی کے باوجود کیسے بچ گئے۔ اور سنو، مجھ سے یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ تم رچرڈ ہو۔ میں یہاں سکرین پر تمہاری تصویر دیکھ رہا ہوں اوور" ۔۔۔۔ رونالڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"اگر تم واقعی دیکھ رہے ہو تو پھر یہ بات بھی خود معلوم کر لو کہ جزیرے کی تباہی کے باوجود ہم کیسے بچ گئے۔ بہرحال یہ بات اپنے ذہن میں بٹھا لو کہ تم اور تمہارا گریٹ بال دونوں کسی بھی لمحے تباہ ہو سکتے ہیں اوور اینڈ آل" ۔۔۔۔ اس بار دوسری طرف سے بدلے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"ہونہہ۔ تو اس کا مطلب ہے یہ واقعی عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ ویری بیڈ۔ یہ لوگ تو واقعی انسان نہیں ہیں۔ اب جب ہیڈکوارٹر میں چیف باس کو یہ صورت حال معلوم ہو گی تو اس نے ہم سب کے خاتمے کا حکم دے دینا ہے" ۔۔۔۔ رونالڈ نے مائیک کو ہاتھ سے پھینکتے ہوئے انتہائی اعصابی کھچاؤ سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"باس۔ آپ ان لوگوں کو مجھ پر چھوڑ دیں۔ یہ اب آبدوز سے کسی صورت بھی باہر نہیں آ سکتے۔ ویسے میں نے تو صرف انہیں ڈرانے کے لئے کہا تھا کہ ہوا ختم ہو جائے گی۔ ورنہ ہوا اور خوراک سپیشل آبدوز میں اس قدر سٹاک ہے کہ یہ ایک ماہ تک ختم نہیں ہو سکتی۔ آپ خاموشی سے مین مشن مکمل کریں۔ جب ہمارا مین مشن مکمل ہو جائے گا تو پھر ہم گریٹ بال کو ہیڈکوارٹر لے جائیں گے۔ اس کے بعد وہاں موجود سائنسدان خود ہی اس کا کوئی نہ کوئی حل بھی نکال لیں گے اور چیف باس بھی مین مشن کی تکمیل کی خوشی میں ہمیں ہرجانہ دیں گے" ۔۔۔۔ نارمن نے کہا۔

"اوہ۔ لیکن مین مشن کی تکمیل میں تو ابھی بارہ گھنٹے چاہئیں۔ بارہ گھنٹوں کے درمیان یہ شیطان کسی طرح باہر نہ آ جائیں" ۔۔۔۔ رونالڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"نہیں باس۔ میری طرف سے یہ گارنٹی سمجھیں۔ یہ نہ تو آبدوز سے باہر آ سکیں گے اور نہ ہی کوئی نقصان پہنچا سکیں گے۔ ہاں البتہ نہ ہی اس پوزیشن میں اس آبدوز کو تباہ کیا جا سکتا ہے نہ باہر دھکیلا جا سکتا ہے" ۔۔۔۔ نارمن نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ اب اس کے سوا اور کوئی صورت بھی نہیں۔ ٹھیک ہے۔ میں ہنگامی بنیادوں پر یہ کام شروع کرتا ہوں۔ میں کوشش

کردوں گا کہ بارہ گھنٹوں کا کام جس قدر کم مدت میں ممکن ہو سکے کر لیا جائے۔ تم بہرحال ان کا خیال رکھنا" ـــــ رونالڈ نے کہا، اور مڑ کر تیزی سے واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ بے فکر رہیں باس" ـــــ نارمن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اب مشن کی تکمیل تک میں ہیڈ کوارٹر کال نہ کروں گا۔ اگر ہیڈ کوارٹر سے کوئی کال آئے تو تم اُسے صرف مجھے ریفر کر دینا میں خود ہی سنبھال لوں گا" ـــــ دروازے کے قریب رک کر رونالڈ نے مڑتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ـــــ نارمن نے کہا اور رونالڈ باہر نکل گیا۔

"باس کے حواس غائب ہو گئے ہیں۔ ہیڈ کوارٹر سے کال آئی بھی تو ٹرانسمیٹر روم میں آئے گی" ـــــ نارمن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اٹھ کر ایک مشین کی طرف بڑھ گیا۔

SCANNED BY JAMSHED

آبدوز کے بڑے کمرے میں عمران سمیت سارے ممبرز موجود تھے۔ ان سب کے چہرے بری طرح لٹکے ہوئے تھے۔ سامنے رچرڈ دیوار کے ساتھ لگا کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر البتہ بڑی طنزیہ مسکراہٹ موجود تھی۔

"تو تم نے جان بوجھ کر ہمیں گریٹ ہال کے اندر پہنچ کر دونوں سسٹم چلانے پر اکسایا۔ تمہیں معلوم تھا کہ وہاں یہ سیلڈ ہو جائیں گے" ـــــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں اور کر بھی کیا سکتا تھا۔ میں تم لوگوں سے لڑ تو نہ سکتا تھا لیکن مجھے معلوم ہے کہ تم ہم یہودیوں کے انتہائی مقدس مشن کو تباہ کرنے کے در پے ہو۔ اس لئے میرے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ کار بھی نہ تھا۔ مجھے خوشی ہے کہ میں اپنے مقصد میں کامیاب رہا ہوں۔ اب بے شک تم مجھے مار ڈالو۔ میری بوٹیاں اڑا دو۔ لیکن مرتے وقت

SCANNED BY JAMSHED

میرے لئے یہ اطمینان کافی ہے کہ میں نے یہودی کاز کے لئے کام کیا۔ میں نے یہودیوں کے مقدس ترین مشن کو ناکام ہونے سے بچا لیا ہے۔ اب تم نہ ہی آبدوز سے باہر جا سکتے ہو اور نہ مشن کو تکمیل ہونے سے بچا سکتے ہو" ——— رچرڈ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میں تمہارا خون پی جاؤں گا۔ یہودی کتے" ——— تنویر نے یک لخت غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اور اٹھ کر پوری قوت سے وہ رچرڈ پر جھپٹ پڑا۔ رچرڈ کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ تنویر واقعی پاگلوں کے سے انداز میں اس کے جسم پر مکے برسا رہا تھا۔ عمران ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا جب کہ جولیا اور باقی ساتھی عمران کو دیکھ رہے تھے۔ چند لمحوں بعد رچرڈ بے ہوش ہو کر نیچے گر گیا۔

"اسے ختم کر دو۔ اس نے ہمیں بہت بڑا دھوکہ دیا ہے" عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ اور تنویر نے رچرڈ کے بے ہوش جسم پر پوری قوت سے ٹھوکریں مارنی شروع کر دیں۔ چند بھرپور ٹھوکروں کے بعد ہی رچرڈ کے ہاتھ پیر سیدھے ہو گئے۔ اس کی ناک اور منہ سے خون فوارے کی طرح ابلنے لگا۔ تنویر ہانپتا ہوا واپس آ کر اپنی کرسی پر ڈھیر ہو گیا۔ اس کا چہرہ ابھی تک غصے کی شدت سے سیاہ پڑا ہوا تھا۔ کمرے میں گمبھیر خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

"کیا واقعی اب ہم یہاں بے بسی کی حالت میں قید پڑے رہیں گے اور یہ یہودی اپنا خوفناک مشن مکمل کر لیں گے" ——— چند لمحوں بعد جولیا نے اس سنگین خاموشی کو توڑتے ہوئے کہا۔

"فی الحال تو ایسا ہی نظر آ رہا ہے۔ آبدوز سیلڈ کر دی گئی ہے۔ میں نے اور کیپٹن شکیل دونوں نے ہر ممکن کوشش کر لی ہے۔ لیکن راستہ نہیں کھل سکا" ——— عمران نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس وقت اس کے چہرے پر اس قدر سنجیدگی تھی کہ اس کا چہرہ کسی پہاڑی چٹان سے تراشا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

"عمران صاحب۔ آخر آبدوز میں کوئی نہ کوئی اسلحہ تو موجود ہو گا۔ ہم اس اسلحہ کی مدد سے آبدوز کی دیوار توڑ کر باہر نکل سکتے ہیں" ——— صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ نکل سکتے تھے اب نہیں۔ ویسے تو یہاں ڈی۔ ون میزائل موجود ہے۔ جس کا ایک فائر آدھی آبدوز اڑا سکتا ہے۔ لیکن اب اس کا کیا کیا جائے کہ انہوں نے آبدوز میں موجود ہر قسم کے اسلحے کو مخصوص ریز کی وجہ سے ناکارہ کر دیا ہے۔ اس لئے تو میں نے تنویر سے یہ نہیں کہا تھا کہ رچرڈ کو گولی مار دو۔ مشین گن بھی نہیں چل سکتی۔ یقین نہ آئے تو تجربہ کر کے دیکھ لو" ——— عمران نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے" ——— صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور اپنے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتار کر اس نے اس کا رخ ایک کونے کی طرف کیا۔ اور ٹریگر دبا دیا۔ لیکن بار بار ٹرچ ٹرچ کی آواز نکلنے کے کوئی فائر نہ ہوا۔ اور صفدر کے ساتھ ساتھ باقی ساتھیوں کے چہرے بھی لٹک گئے۔

"ویری بیڈ ——— اس کا مطلب ہے ہمیں ہر لحاظ سے بے بس

SCANNED BY JAMSHED

کر دیا گیا ہے" ـــــ صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"عمران کی موجودگی میں ہم کیسے بے بس ہو سکتے ہیں صفدر۔ کم از کم عمران کی موجودگی میں ایسے الفاظ مت بولا کرو" ـــــ جولیا نے تیز لہجے میں صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور عمران کے پتھریلے چہرے پر یکلخت اس طرح مسکراہٹ رینگنے لگی جیسے پہاڑی چٹان میں سے اچانک کوئی چشمہ ابل پڑتا ہے۔

"میری بجائے تم اپنی بات کرو جولیا۔ ریز لوہے والے اسلحے کو تو بیکار کر سکتی ہیں حسن کے اسلحے پر تو ان کا اثر نہیں ہو سکتا۔ اور تم تو پورا اسلحہ خانہ ہو۔ یقین نہ آئے تو تنویر سے پوچھ لو" ـــــ عمران نے خوشگوار سے انداز میں کہا۔ اس کے چہرے کے تاثرات یکلخت بدل سے گئے۔ اب اس کا چہرہ تیزی سے اپنے مخصوص موڈ کا اظہار کرنے لگ گیا تھا۔

"عمران صاحب۔ میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے" ـــــ اچانک عمران کے ساتھ بیٹھا ہوا صدیقی بول پڑا۔

"اچھا تو تمہارے ذہن میں بھی تجویزیں آتی ہیں۔ واہ اس کا مطلب ہے تم نے اپنی بلاک سرحدیں کھول دی ہیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جب آپ کی سرحدیں بلاک ہو جائیں تو پھر مجبوراً ہمیں ہی سرحدیں کھولنی پڑتی ہیں" ـــــ صدیقی نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور اس کے اس خوب صورت جواب پر باقی ساتھی تو ایک طرف اور عمران بھی ہنس پڑا۔

"ویری گڈ ـــــ واقعی سرحدیں کھل گئی ہیں۔ اچھا بتاؤ تجویز" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے آبدوز میں ایمرجنسی ویلڈنگ پلانٹ دیکھا ہے۔ اور بہا جدید ترین پلانٹ ہے۔ ہم اس کی مدد سے آبدوز کا کوئی حصہ یا کم از کم اس کا ڈھکن تو کاٹ سکتے ہیں" ـــــ صدیقی نے کہا اور عمران نہ صرف اچھل کر کھڑا ہو گیا بلکہ اس نے بے اختیار جھک کر صدیقی کو بازوؤں میں جکڑا اور اسے لے کر ناچنے لگا۔

"واہ واہ ـــــ اسے کہتے ہیں سرحدیں کھلنا۔ ویری گڈ" ـــــ عمران نے بے اختیار ہو کر کہا۔ وہ مسلسل صدیقی کی پیشانی اس طرح چوم رہا تھا جیسے کسی کا بچہ یونیورسٹی میں اول آجائے تو باپ بے اختیار اسے گلے سے لگا کر اس کی پیشانی چومنا شروع کر دیتا ہے۔

"ارے ارے۔ میری پسلیاں" ـــــ صدیقی نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہا اور عمران نے قہقہہ لگاتے ہوئے اسے چھوڑ دیا۔

"یار اتنی ذہانت اگر درآمد کر لی ہے تو پسلیاں بھی سٹین لیس سٹیل کی منگوا لینی تھیں۔ کمال ہے۔ بالکل سیدھی سی بات تھی جو میری عقل میں آئی ہی نہیں" ـــــ عمران کے چہرے پر اس قدر مسرت تھی کہ جیسے اس نے کوئی معرکہ مار لیا ہو۔

باقی ساتھی بھی بڑے مسرت بھرے انداز میں صدیقی کو دیکھ رہے تھے اور صدیقی کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے وہ اپنی

SCANNED BY JAMSHED

ذہانت پر خود ہی شرمندہ ہو رہا ہے۔ شاید اُسے خود اپنے آپ پر یقین نہ آ رہا تھا کہ اس نے یہ تجویز بتائی ہے۔

"کمال ہے یار صدیقی۔ یہ تو واقعی سامنے کی بات تھی" ——— صفدر نے بھی تحسین بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ انجمن خاموشاں کے ممبر واقعی بے حد گہرے ہیں۔ سچ کہتے ہیں خاموش رہنے والا جب بات کرتا ہے تو موتی پروتا ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے مسلسل بکواس کرنے کی وجہ سے تمہاری کھوپڑی اب خالی ہو چکی ہے" ——— جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کھوپڑی خالی کرنی ہی پڑتی ہے۔ ورنہ عقلمندوں کو کون گھاس ڈالتا ہے۔ اب دیکھو صدیقی کس قدر وجیہہ اور خوب صورت جوان ہے۔ خاندانی بھی ہے۔ مگر...... پوچھ لو اس سے کوئی نظر اٹھا کر بھی دیکھتا ہے" ——— عمران نے کہا اور صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ عمران کا مطلب سمجھ گیا تھا۔

"تم اب مزید بکواس بند کرو اور یہاں سے نکلنے کی سبیل پیدا کرو" ——— جولیا نے منہ دوسری طرف کرتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات ابھر آئے تھے۔ ظاہر ہے وہ بھی عمران کا اشارہ سمجھ گئی تھی۔

"میرا تو خیال ہے اس کی زبان کو بھی ویلڈنگ پلانٹ سے پہلے کاٹنا پڑے گا" ——— تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ نجانے اب تک کیسے برداشت کئے خاموش کھڑا تھا۔

"عمران صاحب۔ ویلڈنگ پلانٹ سے کاٹنے میں ظاہر ہے زیادہ وقت لگے گا۔ اور باہر موجود افراد کو بھی یقیناً اس کا علم ہو جائے گا۔ ایسی صورت میں ہو سکتا ہے وہ جوابی اقدام کریں" ——— کیپٹن شکیل نے عمران کے جواب دینے سے پہلے بات کر دی۔ اور عمران نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی قدرے پریشانی کے آثار ابھر آئے تھے۔ صدیقی جواب تک اپنی تجویز پر بے حد خوش نظر آ رہا تھا۔ اس کا چہرہ بھی یک لخت لٹک گیا۔ کیونکہ کیپٹن شکیل کی بات بھی سو فیصد درست تھی۔

"تم تو خاموش رہتے ہو کیپٹن پھر تمہاری کھوپڑی کیسے خالی ہو گئی۔ کہیں لیکج تو نہیں شروع ہو گئی۔ تو تم سمجھ رہے ہو کہ میں واقعی ویلڈنگ پلانٹ سے آبدوز کی دیوار کاٹنے میں لگ جاؤں گا۔ تاکہ وہ اندر ایک چھوٹا سا بم پھینک دیں اور ہم سب کی اجتماعی قبر مٹی کی بجائے لوہے کی بن جائے" ——— عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"مم ——— مم ——— مگر ابھی تو تم اس تجویز پر اس قدر خوش ہو رہے تھے کہ صدیقی کو لے کر ناچنے لگ گئے تھے۔ پھر اب کیا ہوا" ——— جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ تو میں اس لئے خوش ہو رہا تھا کہ چلو صدیقی نے اپنے ذہن کی سرحدیں کھول تو دیں آج یہ تجویز آئی ہے کل کوئی کام کی بھی آ سکتی ہے۔ پرسوں کوئی کام کرنے والی بھی آ سکتی ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور صدیقی نے اس طرح ہونٹ

SCANNED BY JAMSHED

بھینچ لئے۔ جیسے اُسے زمین جگہ نہ دے رہی ہو۔ ورنہ وہ لازماً زمین میں دفن ہو جاتا۔

"عمران صاحب۔ آپ کی وجہ سے خواہ مخواہ صدیقی شرمندہ ہو رہا ہے۔ ویسے اس کی تجویز اتنی بُری بھی نہیں۔ ہم اس میں ترمیم و اضافہ کر کے اس سے کام لے سکتے ہیں"۔۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ترمیم اور اضافے کا کام تو تنویر نے سنبھال رکھا ہے۔ اب دیکھو اس نے کس قدر مہارت سے ریچرڈ کی زندگی میں ترمیم اور اس کی موت میں اضافہ کر دیا ہے"۔۔۔۔ عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔

"میرا خیال ہے صدیقی کی تجویز اچھی ہے۔ لیکن تم حسد کے مارے اس پر عمل کرنے سے کترا رہے ہو۔ تم اپنے آپ کو ہی عقل کل سمجھتے ہو"۔۔۔۔ تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ صدیقی کی تجویز اچھی نہیں ہے۔ اور اس پر عمل نہیں ہو سکتا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور اس کی بات سن کر ایک بار پھر سب ساتھی چونک پڑے۔

"کیا بکواس ہے۔ کبھی تم کچھ کہنا شروع کر دیتے ہو کبھی کچھ۔ ساری سیکرٹ سروس اس وقت موت کے دھانے میں پھنسی ہوئی ہے اور تمہیں مذاق سوجھ رہا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے دانت کٹکٹاتے ہوئے کہا۔

"تو آخر میں کر بھی کیا سکتا ہوں۔ تم میں سے کسی نے سوچا بھی ہے کہ ویلڈنگ پلانٹ الیکٹرک سے چلتا ہے اور الیکٹرک کا آبدوز سیلڈ ہونے کے ساتھ ہی فیوز اڑ چکا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ایک بار پھر سب اچھل پڑے۔

"اوہ واقعی اس کا تو ہمیں بھی خیال نہیں آیا۔ واقعی پلانٹ تو بیکار ہو چکا ہے"۔۔۔۔ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آئی۔ ایم۔ سوری۔ مجھے بھی اس کا خیال نہ آیا تھا"۔۔۔۔ صدیقی نے انتہائی شرمندہ سے لہجے میں کہا اور کرسی پر اس طرح ڈھیر ہو گیا جیسے غبارہ ہوا نکل جانے کے بعد پچک جاتا ہے۔ اور سارے ساتھیوں کے چہرے ایک بار پھر بُری طرح لٹک گئے۔

"ارے ارے۔ اتنی بھی مایوسی اچھی نہیں ہوتی۔ مایوسی گناہ ہوتی ہے۔ صدیقی نے واقعی نادر ترکیب بتائی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ صدیقی نے اس سے دیوار اور ڈھکن توڑنے کی بات کی ہے۔ جب کہ میں اس سے آبدوز کی وہ سیل توڑنا چاہتا ہوں جس کی وجہ سے ہم سب اس طرح بے بسی کے عالم میں مقید ہوئے بیٹھے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور وہ سب چونک کر عمران کی طرف اس طرح دیکھنے لگے۔ جیسے انہیں عمران کی بات کا یقین نہ آ رہا ہو۔

"کیسے توڑو گے وہ سیل۔ جب پلانٹ کام ہی نہ کرے گا"۔ جولیا نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پلانٹ کی ضرورت ہی کیا ہے۔ ویلڈنگ راڈ ہی اس کام کے لئے

SCANNED BY JAMSHED

کافی ہے۔ ویلڈنگ راڈ میں یہ خاصیت ہوتی ہے کہ وہ ہر قسم کی ریز کے لئے غیر موصل ثابت ہوتا ہے۔ یعنی اس پر پڑنے والی کوئی بھی شعاع اُسے کراس نہیں کر سکتی۔ جیسے لکڑی یا ربڑ بجلی کے لئے غیر موصل ہوتا ہے۔ بجلی اس سے کراس نہیں کر سکتی۔ اس طرح یہ راڈ ریز کے لئے غیر موصل ہوتا ہے۔ یہ آبدوز انتہائی طاقتور ایلیٹان ریز سے ہی سیلڈ ہو سکتی ہے۔ اور ایلیٹان ریز قدرتی طور پر اپنا ایک مرکز بناتی ہے۔ اور پھر اس مرکز سے وہ ہر طرف پھیلتی ہیں۔ اگر اس مرکز کو تلاش کر کے مرکز پر یہ راڈ لگا دیا جائے تو ایلیٹان ریز کا آپس کا تعلق ختم ہو جائے گا ۔۔۔۔ اور ان کا سرکٹ ٹوٹ جائے گا۔ سرکٹ ٹوٹتے ہی سیل ختم ہو جائے گی۔ اور ہم آسانی سے آبدوز سے باہر نکل سکیں گے "۔۔۔۔ عمران نے اس طرح انہیں سمجھاتے ہوئے کہا جیسے کوئی سائنس کا استاد بچوں کو سائنس کی مبادیات پر لیکچر دے رہا ہو۔

" لیکن وہ مرکز کیسے تلاش کیا جائے گا اور پھر مرکز باہر ہو گا۔ اندر تو نہ ہو گا "۔۔۔۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ ریز آسانی سے لوہے سے گزر جاتی ہیں اس لئے ان کا مرکز اندر ہی ہو گا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو آبدوز کا اندرونی نظام کیوں بیکار ہو جاتا۔ اور جہاں تک اس مرکز کو تلاش کرنے کی بات ہے تو یہ بہت آسان سی بات ہے۔ ایلیٹان ریز آگ کے شعلے میں نظر آتی ہیں۔ ان کا رنگ نارنجی ہو جاتا ہے۔

" چوہان۔ آبدوز کے الیکٹرانک کچن میں ایک بیٹری لائٹر موجود

ہے۔ وہ اٹھا لاؤ۔ ابھی پتہ لگ جاتا ہے "۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور چوہان سر ہلاتا ہوا کچن کی طرف بڑھ گیا۔

" کیا جب یہ سیل ختم ہو گی تو وہ بے ہوش کر دینے والی گیس اور وہ ڈی۔ ون میزائل فائر ہو جائیں گے "۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

" نہیں۔ ایسی چیزیں ایلیٹان ریز سے سیلڈ نہیں ہوتیں۔ ان کے لئے کچھ اور کیا گیا ہے۔ ایلیٹان ریز لوہے کی بنی ہوئی چیزوں کی مکمل سیلنگ کے لئے استعمال ہوتی ہیں "۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" پھر یہ مشین گن کیوں فائر نہیں ہوئی "۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

" اگر یہ فائر ہو جاتی تو پھر ڈی۔ ون میزائل کو فائر ہونے سے کون روک سکتا تھا "۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور صفدر نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے اب بات اس کی سمجھ میں آگئی ہو۔

چوہان جب واپس آیا تو نہ صرف اس کے ہاتھ میں لائیٹر تھا بلکہ وہ ایک پیکٹ ویلڈنگ راڈ کا بھی اٹھا لایا تھا۔ عمران نے لائیٹر اس کے ہاتھ سے لیا اور پھر اُسے جلایا تو اس میں سے خاصا بڑا شعلہ بلند ہوا۔ عمران شعلے کو اوپر اٹھا کر آنکھ کے سامنے لایا تو پورے کمرے میں نارنجی رنگ کی لہریں سی پھیلی ہوئی نظر آنے لگیں۔ ایسے جیسے نارنجی رنگ کی لہروں کے جال کے اندر وہ کھڑے ہوں۔ لہروں میں معمولی سی حرکت بھی تھی۔ عمران نے یہ نارنجی رنگ کی لہریں باری باری سب کو دکھائیں تو ان سب کے

چہرے حیرت سے بگڑنے لگے۔ وہ اندازہ بھی نہ کر سکتے تھے کہ ایسی لہریں ہر طرف پھیلی ہوئی نظر آئیں گی۔ عمران لائیٹر لئے بڑے کمرے سے نکل کر دوسرے کمرے میں آیا اور پھر وہ ایلیٹان ریز کے مرکز کو تلاش کرتا ہوا جگہ جگہ گھومتا رہا۔ پھر جیسے ہی وہ کچن میں داخل ہوئے عمران چونک پڑا۔ کیونکہ کچن کی ایک دیوار کے قریب واقعی نارنجی رنگ کا بڑا سا شعلہ نظر آ رہا تھا۔ جس میں سے لہریں نکل کر ہر طرف پھیلی ہوئی تھیں۔

"یہ ہے مرکز"۔۔۔ عمران نے فاتحانہ انداز میں کہا اور پھر باری باری سب نے اس مرکز کو دیکھا۔

"کمال ہے۔ آدمی سوچ ہی نہیں سکتا"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"اس لئے تو میں کھوپڑی خالی رکھتا ہوں۔ تاکہ کم از کم سوچ کو تو جگہ مل سکے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ویلڈنگ راڈز کا پیکٹ کھولا اور اس میں سے ایک راڈ نکال کر اس نے ایک ہاتھ میں پکڑا اور دوسرے ہاتھ میں پکڑے ہوئے الیکٹرانک لائیٹر کے شعلے کو آنکھ کے سامنے رکھ کر وہ آگے بڑھا اور پھر اس کا وہ ہاتھ آہستہ آہستہ اس مرکز کی طرف بڑھنے لگا۔ جس میں ویلڈنگ راڈ موجود تھا۔ سب ساتھی دم سادھے اس طرح خاموش کھڑے تھے جیسے کسی بہت بڑے شعبدے باز کا شعبدہ دیکھ رہے ہوں۔ عمران نے راڈ آگے بڑھایا اور پھر جیسے ہی راڈ اس مرکز کے قریب گیا عمران کے ہاتھ کو ہلکا سا جھٹکا لگا۔ دوسرے لمحے عمران نے پوری قوت سے راڈ اس مرکز کے

SCANNED BY JAMSHED

ڈال دیا۔ شعلے میں سے دیکھتے ہوئے عمران کو جھماکا سا محسوس ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی شعلے میں سے نظر آنے والا نارنجی رنگ غائب ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا۔ نہ صرف وہ مرکز غائب ہو چکا تھا بلکہ پوری آبدوز میں پھیلی ہوئیں نارنجی رنگ کی لہریں بھی غائب ہو چکی تھیں۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے لائیٹر بند کر دیا۔

"ویل ڈن صدیقی۔ اگر تم اس ویلڈنگ پلانٹ کا ذکر نہ کر دیتے تو میرے ذہن میں یہ بات آتی ہی ناں۔ اب ہم کم از کم اس قید سے تو آزاد ہو گئے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تو آپ کا کارنامہ ہے عمران صاحب۔ آپ جیسا ذہن تو شاید صدیوں میں بھی پیدا نہ ہو سکے"۔۔۔ صدیقی نے بڑے تحسین بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ تم ذہن کی بات کر رہے ہو بھائی میری تو کھوپڑی ہی خالی ہے۔ کیوں جولیا"۔۔۔ عمران نے کہا اور جولیا ہنس پڑی۔

"تم انسانی نہیں شیطانی ذہن رکھتے ہو۔ لیکن یہ تو بتاؤ تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہو گیا کہ ایلیٹان ریز سے آبدوز سیل کی گئی ہے"۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جب نارمن نے سیل کا لفظ استعمال کیا تو میں سمجھ گیا کہ اس نے کیا کیا ہے۔ کیونکہ موجودہ دور میں ایلیٹان ریز بھی باقاعدہ آبدوزوں کے خلاف ہتھیار کے طور پر استعمال کی جاتی ہیں۔ دشمن کی آبدوزوں

کو اگر سیل کر دیا جائے تو پھر آسانی سے انہیں کور کیا جا سکتا ہے"
عمران نے جواب دیا۔ آبدوز کا الیکٹرک نظام اب باقاعدہ کام کرنے لگا تھا۔

"میرا خیال ہے اب باہر چلنا چاہیے۔ مشین گنیں ساتھ لے لو کیونکہ آبدوز سے باہر نکلتے ہی یہ کام کرنا شروع کر دیں گی" — عمران نے کہا اور وہ سب بڑے کمرے کی طرف لپک گئے جہاں مشین گنیں موجود تھیں ان سب کے چہرے مسرت اور کامیابی سے چمک رہے تھے۔

SCANNED BY JAMSHED

گریٹ ہال کے مین روم میں اس وقت خاصا رش تھا۔ گریٹ ہال میں موجود ہر آدمی اپنے اپنے سیکشنز چھوڑ کر وہاں اکٹھا ہو گیا تھا۔ اس ہال نما کمرے کی سامنے والی اور سائیڈ کی دو دیواروں کے ساتھ قوی ہیکل مشینیں نصب تھیں۔ درمیان میں سرخ رنگ کی کسی عجیب سی دھات کی ایک دیو ہیکل مشین نصب تھی۔ جس پر بے شمار ڈائل اور اس قدر رنگ برنگے بلب لگے ہوئے تھے جیسے کسی عمارت کو سجانے کے لئے اس پر چھوٹے چھوٹے رنگ برنگے بلبوں کی بے شمار لڑیاں لٹکائی جاتی ہیں۔ سارے بلب مسلسل جل بجھ رہے تھے اور ان بلبوں کے جلنے کی وجہ سے عجیب سا نظارہ اس ہال کمرے میں پیدا ہو گیا تھا۔ مشین کے سامنے رونالڈ چمکدار چہرہ لئے کھڑا تھا۔

"ٹارگٹس چیک کر لئے گئے ہیں" — رونالڈ نے ہاتھ میں

بندھی ہوئی گھڑی دیکھتے ہوئے اونچی آواز میں کہا۔

"باس۔ فائنل چیکنگ کر رہا ہوں" ـــ ایک آدمی نے جو ایک اور مشین پر جھکا ہوا تھا سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"ہا ـــ ہا ـــ ہا ـــ دیکھو۔ تم سب دیکھو۔ اس مشین کے اندر ہم نے کروڑوں اربوں مسلمانوں کی موت بند کر دی ہے۔ اس کا ایک بٹن دیتے ہی دس بڑی اسلامی مملکتوں پر اس قدر خوف ناک تباہی نازل ہوگی کہ جس کی مثال شاید پہلے کبھی اس کرہ ارض پر نہ دیکھی جا سکی ہو۔ بڑی بڑی مملکتیں اپنے تمام شہروں اپنی بلند و بالا عمارتوں۔ سڑکوں۔ اسلحے کے ذخیروں۔ پہاڑوں۔ میدانوں۔ کھیتوں سمیت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سمندر میں غرق ہو جائیں گی۔ اور کل جو سورج طلوع ہو گا وہ یہودی عظمت کے گن گاتے ہوئے نکلے گا۔ ہا ـــ ہا ـــ ہا ـــ یہودیوں کی عظیم ترین فتح اب بالکل قریب آ گئی ہے۔ ہا۔۔۔ ہا۔۔۔ ہا" ـــ رونالڈ نے زور سے قہقہے لگاتے ہوئے کہا اور ہال کمرے میں موجود تمام افراد کے چہرے مسرت کی شدت سے اس طرح روشن ہو گئے جیسے ان کے جسموں میں سینکڑوں ٹیوب لائٹس جل اٹھی ہوں۔ وہ سب تصور میں ہی اسلامی مملکتوں کی تباہی اور کروڑوں مسلمانوں کی ہلاکت کا منظر دیکھ رہے تھے۔

"باس۔ دنیا بھر کے مسلمانوں کو اس لمحے احساس تک نہ ہو گا کہ بھیانک موت ان کے سروں پر ناچ رہی ہے" ـــ آسکر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"ہاں وہ سب اپنے اپنے کاموں میں مگن ہوں گے۔ انہیں کیا معلوم کہ یہودی موت کا پنجہ ان کی شہ رگوں کی طرف تیزی سے بڑھ رہا ہے" ـــ رونالڈ نے کہا۔

"باس۔ اس تباہی کو مکمل ہونے میں کتنا وقت لگے گا" ـــ مارک نے پوچھا۔

"صرف دو گھنٹوں میں یہ تباہی مکمل ہو جائے گی۔ بٹن دبتے ہی ہمارے ٹارگٹس کے اوپر ہوا کا دباؤ یک لخت غائب ہو جائے گا اور چاروں طرف سے سمندر کا پانی پوری قوت سے آسمان کی طرف بڑھے گا۔ پانی کے پہاڑ ہر طرف سے ان مملکتوں کو گھیر لیں گے۔ اور یہ دباؤ صرف پانچ منٹ کے لئے ہٹے گا۔ پانچ منٹ بعد دباؤ دوبارہ قائم ہو جائے گا اور اس کے ساتھ ہی بادلوں جتنی بلندی تک پہنچے ہوئے پانی کے پہاڑ واپس سمندر کی طرف پلٹیں گے اور وہ اپنے ساتھ سب کچھ بہا کر لے جائیں گے۔ کروڑوں مسلمانوں کو ان کے ملکوں سمیت اور ان کی تباہی کے ساتھ ہی دنیا پر مسلمانوں کی عظمت کا چراغ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے گل ہو جائے گا" ـــ رونالڈ نے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"باس۔ مشن تکمیل کے لئے پوری طرح تیار ہے۔ میں نے ٹارگٹس کو بالکل درست طور پر ایڈجسٹ کر دیا ہے" ـــ ایک مشین پر جھکے ہوئے شخص نے سر اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ نیوز۔ ہیڈ کوارٹر چیف باس سے کال ملاؤ" ـــ رونالڈ نے قریب کھڑے آسکر سے کہا۔

"یس باس"۔ آسکر نے کہا اور اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ایک باکس کا بٹن دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی باکس میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"ہیلو ہیلو۔ گریٹ بال کالنگ چیف باس اوور"۔ رونالڈ نے باکس کی طرف رخ کرتے ہوئے اونچی آواز میں کہا۔

"یس۔ ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ اوور"۔ چند لمحوں بعد ایک مشینی آواز سنائی دی۔

"گریٹ وکٹری۔ گریٹ بال فائنل کال۔ چیف باس سے بات کراؤ اوور"۔ رونالڈ نے اونچی آواز میں کہا۔

"فائنل کال۔ اوہ۔ ویٹ کریں اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ چیف باس اٹنڈنگ اوور"۔ چند لمحوں بعد چیف باس کی آواز سنائی دی۔

"باس۔ میں گریٹ بال سے رونالڈ بول رہا ہوں۔ میں فائنل کال دے رہا ہوں۔ مشن گریٹ بال۔ تکمیل کے لئے تیار ہے۔ گریٹ وکٹری کے لئے فائنل کال اوور"۔ رونالڈ نے کہا۔

"گریٹ وکٹری۔ اوہ۔ اچھا نام ہے۔ لیکن ڈوچے کہاں ہے۔ اس نے کال کیوں نہیں کیا اوور"۔ چیف باس کی آواز سنائی دی۔

"ڈوچے یہودی کاز پر اپنی جان قربان کر چکا ہے باس اوور" رونالڈ نے کہا۔

"کک ۔۔۔ کک ۔۔۔ کیا مطلب۔ کس طرح۔ تفصیل بتاؤ اوور" چیف باس کے لہجے میں تیزی تھی۔ اور جواب میں رونالڈ نے ڈوچے کے جزیرے پر جانے سے لے کر اب تک کے تمام حالات تفصیل سے بتا دیئے۔

"اوہ۔ تو تمہارا مطلب ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی گریٹ بال میں موجود ہیں اوور"۔ چیف باس کے لہجے میں اضطراب کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"یس باس۔ لیکن آبدوز مکمل طور پر سیلڈ ہے۔ وہ کسی صورت بھی باہر نہیں نکل سکتے۔ اور باس انہیں بند ہوئے چار گھنٹے گزر چکے ہیں۔ اور ہمارا مشن تکمیل تک پہنچ گیا ہے۔ میں نے سوچا کہ سب سے زیادہ اہمیت مشن کی ہے۔ اس لئے وقت ضائع کئے بغیر مشن کو مکمل کیا جائے۔ اور باس۔ ویسے تو بارہ گھنٹے کا کام تھا۔ لیکن خدا بھی یقیناً یہودیوں کے ساتھ ہے۔ اور مسلمانوں کا خاتمہ چاہتا ہے۔ اس لئے وہ مشن جس پر سب سے زیادہ وقت لگتا تھا۔ حیرت انگیز طور پر صرف دو گھنٹوں میں مکمل ہو گیا۔ اس طرح سارا کام چار گھنٹوں میں مکمل ہو گیا۔ اب مسلمانوں کی اس عظیم تباہی اور یہودیوں کی اس گریٹ وکٹری کے درمیان صرف ایک بٹن پریس کرنے کی دیر ہے۔ آپ کی اجازت کی ضرورت ہے اوور" رونالڈ نے کہا۔

"اوہ۔ اگر ایسا ہے تو پھر تم نے واقعی عظیم ترین کارنامہ سرانجام

SCANNED BY JAMSHED

دے دیا ہے۔ اس وقت تمہاری گھڑیوں میں کیا وقت ہوا ہے اوور" چیف باس کے لہجے میں بے پناہ مسرت نمایاں تھی۔

"شام کے چھ بجنے میں تین منٹ رہتے ہیں" ـــــ رونالڈ نے گھڑی دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ یہ بھی اچھا شگون ہے۔ چھ کا ہندسہ ہم یہودیوں کا مقدس ہندسہ ہے۔ ٹھیک ہے۔ تین منٹ بعد عین چھ بجے بٹن دبا دینا۔ اور اس کے ساتھ ہی گریٹ وکٹری تاریخ کے صفحات پر ثبت ہو جائے گی اوور" ـــــ چیف باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس اوور" ـــــ رونالڈ نے مسرت بھرے انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"او۔کے۔ میں اس دوران اس گریٹ وکٹری کی مکمل تفصیلات حاصل کرنے کے انتظامات کر لوں گا۔ گریٹ وکٹری فار جیوش اوور اینڈ آل" ـــــ چیف باس نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ رونالڈ آگے بڑھا اور اس سرخ رنگ کی عجیب سی دھات والی مشین کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے وہ کلائی اونچی کر لی جس پر گھڑی بندھی ہوئی تھی اور گھڑی کی سوئی تیزی سے اپنی گردشیں پوری کرنے میں مصروف تھی۔ اور کروڑوں اربوں بے گناہ مسلمانوں کی زندگیاں سوئی کی حرکت کے ساتھ ہی موت کے بھیانک دلدل میں ڈوبنے کے لئے بڑھ رہی تھیں۔ بھیانک اور خوفناک موت سوئی کی ہر گردش کے ساتھ ہی اپنے پر مسلمانوں پر پھیلاتی جا رہی تھی۔ مین روم میں موجود ہر شخص سانس روکے یہودیوں

SCANNED BY JAMSHED

کی اس گریٹ وکٹری کے انتظار میں کھڑا تھا۔ رونالڈ کی نظریں گھڑی پر جیسے چپک سی گئی تھیں۔ اس کے ذہن میں دھماکے سے ہو رہے تھے۔ کیونکہ اس وقت اس کے ہاتھ میں کروڑوں اربوں مسلمانوں کی زندگیاں بند تھیں۔ وہ اپنے آپ کو ہواؤں میں اڑتا ہوا محسوس کر رہا تھا وہ تصور میں پوری دنیا کے یہودیوں کے مسرت بھرے چہرے دیکھ رہا تھا جو سب اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ وہ اس وقت اپنے آپ کو پوری دنیا کے یہودیوں کا لافانی ہیرو سمجھ رہا تھا۔ اور بات بھی درست تھی اُسے مسرت اس بات پر تھی کہ قدرت نے اس عظیم اور مقدس مشن کی تکمیل کے لئے اس کا انتخاب کیا تھا ورنہ اس وقت اس کی جگہ ڈیجے ہیرو بنا کھڑا ہوتا۔ سیکنڈ کی سوئی اپنی رفتار سے چل رہی تھی۔ لیکن رونالڈ کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے سوئی اپنی جگہ پر ٹھہر سی گئی ہو۔ سیکنڈ کی سوئی آخری چکر لگانے کے لئے جیسے ہی بارہ کے ہندسے سے آگے بڑھی رونالڈ نے اپنا ہاتھ بٹن کی طرف بڑھا دیا۔ اس بٹن کی طرف جو کروڑوں مسلمانوں اور بڑی بڑی اسلامی مملکتوں کے لئے بھیانک اور عبرت ناک موت کا نمائندہ بنا ہوا تھا۔ سوئی نے جب چھ کا ہندسہ کراس کیا تو اس نے ہاتھ بٹن پر رکھ دیا۔ اس نے سانس روک لیا تھا۔ اس کے پورے جسم میں سردی کی تیز لہریں سی دوڑنے لگی تھیں۔ ذہن میں دھماکے سے ہونے لگ گئے تھے۔ سوئی اب گیارہ کے ہندسے پر پہنچ چکی تھی اور رونالڈ کے ہاتھ میں خود بخود ہلکی سی کپکپاہٹ پیدا ہو گئی۔ پھر چار سیکنڈ باقی رہ گئے۔ اور رونالڈ کا جسم جیسے پتھر کا بن گیا۔ تین سیکنڈ۔ دو سیکنڈ اور پھر

صرف ایک سیکنڈ۔ اور پھر زندگی کا آخری سیکنڈ بھی گزر گیا اور رونالڈ نے ایک جھٹکے سے بٹن پریس کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے گریٹ وکٹری کے الفاظ ایک چیخ کی صورت میں خود بخود نکلے اور کمرے میں گونجنے لگے۔

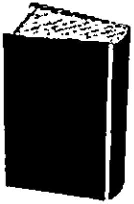

لوہے کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے وہ آبدوز کے ڈھکن کے قریب پہنچے اور عمران نے ڈھکن کھولنے والے آلے کو حرکت دی۔ اس سے پہلے تو یہ آلہ حرکت میں ہی نہ آتا تھا۔ لیکن اب وہ اس طرح کام کرنے لگ گیا تھا جیسے عام حالات میں کرتا تھا۔ اور پھر چند لمحوں بعد ڈھکن کھل کر ایک طرف کو کھسک گیا اور عمران نے سر باہر نکال کر دیکھا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ ایک بڑے ہال نما کمرے میں موجود ہے۔ جس جگہ آبدوز موجود تھی وہ جگہ خاص انداز میں بنائی گئی تھی اور آبدوز آدھے سے زیادہ پانی میں ڈوبی ہوئی

SCANNED BY JAMSHED

تھی۔ کمرہ خالی پڑا تھا۔ وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ عمران نے نیچے آبدوز کے اندر موجود اپنے ساتھیوں کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔ اور پھر وہ خود اچھل کر آبدوز سے نکلا اور ساتھ ہی موجود اونچے پلیٹ فارم پر پہنچ گیا۔ ایک ایک کر کے اس کے ساتھی بھی باہر آ گئے۔

"بہت جدید نظام ہے یہاں کا"۔۔۔ سب نے ہی بیک زبان ہو کر کہا۔ کیونکہ پورے کمرے میں اس قدر جدید اور پیچیدہ مشینری نصب تھی جیسے یہ کمرہ کسی جدید ترین سائنسی پراجیکٹ کا حصہ ہو۔

عمران جو غور سے ایک ایک مشین کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات تھے۔ شاید اس کے تصور میں بھی اس قدر جدید سائنسی مشینری کی موجودگی نہ تھی۔

"یہاں کوئی آدمی بھی موجود نہیں ہے۔ لیکن مشینیں چل رہی ہیں۔ کیا یہ سارا نظام آٹومیٹک ہے"۔۔۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لگتا تو ایسے ہی ہے"۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر وہ اس کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جو کھلا ہوا نظر آ رہا تھا۔ عمران کمرے سے باہر نکل کر راہداری میں چلنے لگا۔ راہداری میں اور بھی بہت سے کمروں کے دروازے تھے۔ سب دروازے کھلے ہوئے تھے اور ہر کمرے میں اسی طرح کی جدید ترین مشینری نصب تھی۔ لیکن آدمی کسی بھی کمرے میں نظر نہ آ رہا تھا۔ ایک کمرے کے دروازے کے سامنے سے گزرتے ہوئے عمران یک لخت ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس کے پیچھے آنے والے ساتھی بھی اس کے

ساتھ ہی رک گئے۔ عمران ایک لمحہ تک غور سے کمرے کے اندر موجود مشینری کو دیکھتا رہا۔ پھر تیزی سے اندر کی طرف بڑھ گیا۔ یہ کمرہ دوسروں کی نسبت قدرے چھوٹا تھا۔ لیکن اس کے اندر فرش سے لے کر چھت تک سرخ اور براؤن ملے جلے رنگ کے بڑے بڑے باکسز ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ رکھے ہوئے تھے۔ اور تمام باکس انتہائی موٹی موٹی عجیب سی دھاتوں کی نلکیوں کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ منسلک تھے۔ درمیان والے بڑے باکس میں سے اسی نلکیوں والی مٹیالی رنگ کی دھات کی ایک قیف سی نکل کر اوپر چھت میں غائب ہو رہی تھی۔ پھر باکس کے ساتھ ایک بڑا سا پینل نصب تھا۔ جس پر ایک بڑا سا ڈائل اور ساتھ ہی دیوار میں چھت سے لے کر فرش تک ایک بڑا سا پینل بورڈ موجود تھا۔ جس پر بے شمار ڈائل بٹن اور بلب موجود تھے۔ سب سے نیچے ایک سرخ رنگ کا بٹن تھا جو دبا ہوا تھا۔ عمران چند لمحوں تک غور سے اس پینل کو دیکھتا رہا۔ اس کے چہرے پر آہستہ آہستہ وحشت کے تاثرات سے ابھرنے لگے اور چہرہ بگڑنے لگا۔

"یہ کیسے باکسز ہیں اور تمہیں کیا ہو رہا ہے"۔۔۔ جولیا نے عمران کی تیزی سے بگڑتی ہوئی شکل دیکھ کر چونک کر پوچھا۔

عمران اسے کوئی جواب دینے کی بجائے اکڑوں بیٹھ گیا۔ اور غور سے اس بڑے سے سرخ بٹن کو دیکھنے لگا۔ بٹن کے نیچے لکھے ہوئے الفاظ دیکھ کر اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھری۔ اور اس نے بٹن پر انگلی رکھ کر اسے زور سے دبایا۔ دوسرے لمحے کھٹاک

SCANNED BY JAMSHED

کی آواز کے ساتھ ہی اندر کو دبا ہوا بٹن باہر آ گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی پینل پر موجود ڈائلوں کی سوئیاں تیزی سے حرکت کرتی ہوئیں واپس اپنے پہلے ہندسوں پر پہنچ گئیں۔ اور بے شمار جلتے بجھتے بلب یکلخت بجھ گئے۔ عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور پھر اس نے پینل کے درمیان لگے ہوئے ایک فیوز نما گرپ پر ہاتھ رکھا اور ایک جھٹکے سے اسے کھینچ کر باہر نکالا اور اپنی جیب میں رکھ لیا۔

"ارے یہ باکسز کے ساتھ لگے ہوئے بلب بھی بجھ گئے ہیں آخر یہ چکر کیا ہے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"یہ موت کا چکر ہے صفدر"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور پھر تیزی سے دروازے سے نکل کر باہر راہداری میں آ گیا۔ راہداری کے اختتام پر سیڑھیاں اوپر کو جا رہی تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر پہنچے۔ تو وہاں بھی ایسی ہی طویل راہداری تھی۔ لیکن وہاں پہنچتے ہی وہ ٹھٹھک کر رک گئے۔ کیونکہ راہداری کے درمیان میں موجود ایک کھلے دروازے میں سے باتوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ عمران دیوار کے ساتھ لگ کر آگے بڑھنے لگا۔ اس کے ساتھی بھی اس کی پیروی کرنے لگے۔ دروازے کے قریب عمران رک گیا۔ اب اندر ہونے والی باتیں صاف سنائی دے رہی تھیں۔

"باس۔ دنیا بھر کے مسلمانوں کو اس لمحے احساس تک نہ ہو گا۔ کہ بھیانک موت ان کے سروں پر ناچ رہی ہے"۔۔۔ ایک مسرت بھری آواز سنائی دی۔

SCANNED BY JAMSHED

"ہاں وہ سب اپنے اپنے کاموں میں مگن ہوں گے۔ انہیں کیا معلوم کہ یہودی موت کا پنجہ ان کی شہ رگوں کی طرف تیزی سے بڑھ رہا ہے" ـــــ ایک اور آواز سنائی دی۔ اور یہ آواز سنتے ہی عمران پہچان گیا کہ یہ رونالڈ کی آواز ہے۔ جو شاید ڈوپے کے بعد گریٹ بال کا انچارج بنا تھا۔ عمران نے سر آگے بڑھا کر دروازے کے اندر جھانکا تو اس نے دیکھا کہ وہاں بڑی بڑی مشینیں نصب تھیں۔ جن کے آگے سرخ رنگ کی کسی عجیب سی دھات کی ایک دیوہیکل مشین نصب تھی جس پہ بے شمار ڈائل اور لاتعداد رنگ برنگے بلب لگے ہوئے تھے۔ اس کے سامنے ایک درمیانے قد لیکن بھاری جسم اور گنجے سر والا آدمی کھڑا تھا۔ اس کے پیچھے پچاس کے قریب لوہے کی بغیر بازوؤں والی کرسیاں تین قطاروں میں رکھی ہوئی تھیں۔ سب پہ آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ البتہ دو تین آدمی مشین کے اردگرد کھڑے تھے۔ لیکن بیٹھے ہوئے اور کھڑے ہوئے سب افراد کی اس دروازے کی طرف پشت تھی۔

"ویری گڈ نیوز ـــــ ہیڈ کوارٹر چیف باس سے کال ملاؤ" مشین کے سامنے کھڑے ہوئے گنجے سر والے نے ساتھ کھڑے ایک آدمی سے کہا۔ اور عمران سمجھ گیا کہ یہ گنجے سر والا رونالڈ ہے۔ پھر ٹرانسمیٹر پہ رونالڈ اور وائٹ پاور کے چیف باس کے درمیان گفتگو شروع ہو گئی۔ اور جیسے جیسے یہ گفتگو آگے بڑھ رہی تھی۔ عمران کے ساتھیوں کے جسموں میں خوف اور سردی کی تیز لہریں سی دوڑنے لگی تھیں۔ لیکن عمران اسی طرح مطمئن دیوار سے پشت

لگائے کھڑا تھا۔ جیسے وہ بہرہ ہو۔ اور اسے کوئی آواز سنائی نہ دے رہی ہو۔ البتہ اس نے صدیقی کے ہاتھ سے مشین گن لے لی تھی۔ بات چیت ختم ہو گئی تھی۔ اور چیف باس نے رونالڈ کو تین منٹ بعد ٹھیک چھ بجے بٹن دبانے کی اجازت دے دی تھی۔ اور اس گفتگو سے یہ بات واضح ہو گئی تھی۔ کہ گریٹ بال کا مشن تکمیل کے قریب ہے۔ اور عمران اور اس کے ساتھی عین اس لمحے پہنچے ہیں جب یہ مشن جس کا تعلق کروڑوں مسلمانوں کی زندگیوں اور بڑی بڑی اسلامی مملکتوں کی تباہی سے تھا مکمل ہونے میں صرف تین منٹ باقی رہ گئے ہیں۔

عمران کے ساتھیوں کے چہرے غیظ و غضب کی شدت سے تیزی سے بگڑتے جا رہے تھے۔ تین منٹ کا وقفہ کافی تھا اور ان تین منٹوں میں وہ ان سب کا آسانی سے خاتمہ کر سکتے تھے۔ لیکن عمران بڑے اطمینان سے دیوار سے پشت لگائے اس طرح کھڑا تھا جیسے وہ خود بھی مسلمانوں کے خلاف اس قدر خوفناک اور بھیانک مشن میں یہودیوں کی سازش میں شریک ہو۔

تنویر اور جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے آگے بڑھنا چاہا لیکن عمران نے یک لخت ہاتھ اٹھا کر انہیں روک دیا۔ اس کی آنکھوں میں یک لخت سفاکی بھری تنبیہہ ابھر آئی۔ اور وہ دونوں بے اختیار پیچھے ہٹ کر دیوار کے ساتھ دوبارہ لگ کر کھڑے ہو گئے۔ عمران نے آئی کوڈ میں ان سب کو کسی قسم کی حرکت کرنے سے روک دیا۔ اور ساتھ ہی آئی کوڈ میں یہ بھی کہہ دیا کہ ان میں سے کسی کی معمولی سی

SCANNED BY JAMSHED

غلطی سے یہودیوں کا مشن مکمل ہو سکتا ہے۔ اس لئے وہ سب ہونٹ بھینچے خاموش کھڑے رہے۔ عمران کے چہرے پہ چٹانوں جیسی سنجیدگی ابھر آئی تھی۔ ایسے جیسے وہ انسان نہ ہو بلکہ پتھر کا بنا ہوا کوئی مجسمہ ہو۔

وقت تیزی سے گزرتا جا رہا تھا۔ اب تو عمران کے ذہن میں بھی دھماکے سے ہونے لگے تھے۔ لیکن وہ اسی طرح ساکت و صامت کھڑا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے عین اس لمحے اس کا ذہن بیکار ہو گیا ہو۔ اور اس کے اعصاب حرکت کرنے سے معذور ہو گئے ہوں۔ اور پھر کمرے میں یک لخت چیختی ہوئی آوازیں گریٹ وکٹری کے الفاظ گونجے۔ یہ چیخ بھری مسرت سے پُر آواز رونالڈ کی تھی اور اس کے ساتھ ہی کمرے میں موجود ہر شخص انتہائی مسرت بھرے انداز میں گریٹ وکٹری کے نعرے لگانے لگا۔

"ہا ۔۔۔ ہا ۔۔۔ ہا ۔۔۔ کروڑوں مسلمان مر گئے۔ بڑی بڑی اسلامی مملکتیں تباہ ہو گئیں۔ گریٹ وکٹری مکمل ہو گئی۔ ایسی وکٹری جس کے بعد پوری دنیا پہ یہودیوں کی سلطنت قائم ہو گی اور مسلمان ہمیشہ کے لئے نیست و نابود ہو چکے ہوں گے۔ باقی مشینیں بند کر دو۔ آج ہم جشن منائیں گے۔ عظیم جشن"۔۔۔ رونالڈ کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور پھر کمرے میں گونجنے والی مشینوں کی آوازیں یک لخت ساکت ہو گئیں۔ عمران کے ساتھیوں کے چہرے بے اختیار لٹک گئے۔ البتہ اب ان کی آنکھوں میں عمران کے لئے انتہائی غیظ و غضب کے آثار ابھر آئے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے

وہ ایک لمحے میں عمران کے جسم کو اپنے دانتوں سے نوچ ڈالیں گے۔ جب کہ مشینوں کی مخصوص آوازیں بند ہوتے ہی عمران یکلخت مڑا اور پھر وہ مشین گن سنبھالے دروازے کے درمیان کھڑا ہو گیا۔

"گریٹ وکٹری فار مسلم کہو رونالڈ"۔۔۔ عمران نے چیختے ہوئے کہا۔ اور اس کی آواز بلند ہوتے ہی کمرے میں موجود چیختے ہوئے افراد یک لخت بتوں کی طرح ساکت ہو گئے۔ ان سب کے رخ دروازے کی طرف مڑ گئے تھے۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی کمرہ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ اور وہاں موجود افراد اس طرح نیچے گرنے لگے جیسے زہریلی دوا کے سپرے سے مکھیاں فرش پہ گرتی ہیں۔ اور عمران فائرنگ کرتا ہوا اچھل کر اندر جا پہنچا۔ اس کے ساتھی بھی اندر پہنچ گئے تھے۔ عمران کے ہاتھ مسلسل قوس کی صورت میں گھوم رہے تھے۔ اور زندہ بچ جانے والے افراد جو کرسیوں کی پناہ لے رہے تھے۔ مسلسل موت کا شکار ہو رہے تھے۔ اور چند ہی لمحوں میں کمرے میں صرف انسانی جسم ہی پھڑکتے ہوئے نظر آ رہے تھے۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ رونالڈ۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہیں کوئی گولی نہیں لگی اور میں نے جان بوجھ کر نہیں ماری۔ ورنہ گولی اس لاش سے بھی پار ہو کر تمہارے جسم میں گھس سکتی تھی۔ جس کی اوٹ لے کر تم پڑے ہو"۔۔۔ عمران نے چیخ کر کہا۔ اور دوسرے لمحے

گنجے سر والا رونالڈ ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا۔

"ہا۔۔۔ ہا۔۔۔ ہا۔۔۔ اب کوئی فائدہ نہیں ہے۔ گریٹ وکٹری یہودیوں کے نصیب میں لکھی جا چکی ہے۔ تم دیر سے آئے ہو۔ ہا۔۔۔ ہا۔۔۔ ہا۔۔۔ دنیا کی بڑی بڑی اسلامی مملکتیں اس وقت تباہ ہو رہی ہوں گی۔ سمندر کا پانی کروڑوں چیختے چلاتے مسلمانوں کو اپنے ساتھ لے کر موت کی وادیوں میں اتر رہا ہو گا۔ اس وقت پوری دنیا مسلمانوں کی چیخوں سے گونج رہی ہو گی۔ تم نے اگر چند یہودی مار دیئے تو کیا ہوا۔ تم مجھے بھی مار دو گے تو کیا ہو گا۔ ہا۔۔۔ ہا۔۔۔ یہودی عظیم ہیں اور ہمیشہ عظیم رہیں گے"۔۔۔۔ رونالڈ نے کھڑے ہو کر ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"میں دیر سے نہیں آیا رونالڈ۔ میں تو اس وقت سے تمہارے کمرے کے باہر کھڑا تھا۔ جب تم ٹرانسمیٹر پہ واٹر پاور کے چیف باس سے باتیں کر رہے تھے۔ تم نے میرے سامنے اس مشین کا بٹن دبایا ہے۔ میرے سامنے"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو تمہارا شکریہ ادا کرنا چاہیئے کہ تم نے ہم یہودیوں کو گریٹ وکٹری کے لئے باقاعدہ مہلت دی۔ تم مسلمان نہیں ہو سکتے۔ یقیناً تم بھی یہودی ہو"۔۔۔۔ رونالڈ کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"میں لعنت بھیجتا ہوں یہودیوں پر رونالڈ۔ الحمد للہ میں مسلمان ہوں اور مسلمان ہی رہوں گا۔ لیکن میں تمہاری طرح احمق نہیں ہوں۔

SCANNED BY JAMSHED

مجھے معلوم ہے کہ اس کمرے میں وہ سامنے دیوار کے ساتھ جو مشین نصب ہے اس سے زولم ریز نکل کر اس کمرے میں پھیلی ہوتی تھیں۔ اور زولم ریز کی یہ خاصیت ہے کہ ان کی موجودگی میں ہر قسم کا اسلحہ بیکار ہو جاتا ہے۔ مجھے اس مشین کے بند ہونے کا انتظار تھا۔ اگر مشین بند ہونے سے پہلے میں احمقوں کی طرح کمرے میں داخل ہو جاتا تو میری مشین گن سے کوئی گولی نہ نکلتی اور تم سب مل کر ایک لمحے میں ہم پر قابو پا لیتے"۔۔۔۔ عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔ اور عمران کی بات سن کر پہلی بار عمران کے ساتھیوں کے بگڑے ہوئے چہروں پہ ایسے تاثرات ابھرے جیسے انہیں اب احساس ہوا ہو کہ عمران اپنی مرضی سے نہیں بلکہ مجبوراً باہر رکا ہوا تھا۔

"ہاں۔ تم درست کہہ رہے ہو۔ ہم نے یہ مشین یہاں نصب اس وجہ سے کی تھی کہ عین آخری لمحات میں کوئی گڑبڑ نہ ہو سکے ہمیں تمہاری آمد کا تو تصور تک نہ تھا۔ ہمیں صرف یہی خطرہ تھا کہ کہیں ہمارے ساتھیوں میں سے کوئی غدار اور مسلمانوں کا جاسوس نہ ہو۔ بہر حال جو کچھ بھی تھا۔ بہر حال ہم یہودی اپنے مشن میں کامیاب ہو گئے۔ ہمارے لئے اس سے بڑی مسرت نہیں ہو سکتی۔ اب میں اطمینان سے مروں گا"۔۔۔۔ رونالڈ نے جواب دیا۔

"میں تمہاری یہ خوش فہمی بھی دور کر دوں رونالڈ۔ ورنہ تم تصور کر سکتے ہو کہ عمران کے سامنے کروڑوں اربوں مسلمانوں کی زندگیوں کو موت کے سمندر میں دھکیلا جا رہا ہو اور عمران بے بس کھڑا تماشہ دیکھتا رہے۔ نہیں۔ ایسا ناممکن ہے۔ یہ دیکھو۔ یہ گرپ

میں نے پہلے ہی تمہارے مشن کی اٹیمک بیٹریوں کو ناکارہ کر دیا تھا۔ تم نے اُسے آٹومیٹک چارجنگ پر ایڈجسٹ کر رکھا تھا کہ ادھر تم بٹن دباؤ گے ادھر اٹیمک بیٹریاں کام شروع کر دیں گی اور تمہارا مشن مکمل ہو جائے گا۔ میں نے بٹن دبا کر ان کا آٹومیٹک سسٹم ختم کر دیا۔ اور پھر یہ گرپ نکال لی۔ اس طرح تمام بیٹریاں مکمل طور پر بند ہو گئیں۔ مجھے معلوم ہے کہ جب تک یہ گرپ دوبارہ نہ لگائی جائے بیٹریاں کام نہیں کر سکیں گی۔ اس لئے میں مطمئن تھا۔ یہ دیکھو۔ یہ ہے تمہاری اس گریٹ وکٹری کا توڑ" ___ عمران نے جیب سے وہ مخصوص انداز کی گرپ نکال کر رونالڈ کی آنکھوں کے سامنے لہراتے ہوئے کہا۔

"گگ ___ گگ ___ کیا تو ہمارا مشن مکمل نہیں ہوا۔ اوہ اوہ" رونالڈ نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی گرپ دیکھتے ہوئے رک رک کر کہا۔ اور دوسرے لمحے وہ لہرا کر نیچے فرش پر جا گرا۔ وہ شدید ترین صدمے سے بے ہوش ہو چکا تھا۔

"کیا واقعی تم درست کہہ رہے ہو" ___ تنویر کے لہجے میں یقین نہ آنے والا عنصر غالب تھا۔

"رونالڈ کی بے ہوشی میری بات کی درستگی کا واضح ثبوت ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور تنویر بے اختیار دوڑ کر عمران سے اس طرح لپٹ گیا جیسے صدیوں سے بچھڑا ہوا مل رہا ہو۔

"تم عظیم ہو۔ تم گریٹ ہو۔ تم عظیم ہو۔ تم گریٹ ہو عمران" ___

SCANNED BY JAMSHED

یر کے حلق سے مسلسل یہ الفاظ کسی مشین کی طرح نکل رہے تھے۔

"ارے ارے۔ جولیا کے سامنے۔ ارے کچھ تو خیال کرو۔ کہیں لیا بھی ......" ___ عمران نے بوکھلائے ہوئے انداز میں ہا۔ اور جولیا نے تو مسکراتے ہوئے منہ دوسری طرف کر لیا جب باقی ساتھیوں کے حلق سے نکلنے والے قہقہوں سے کمرہ گونج ٹھا۔ اور تنویر بھی ہنستا ہوا علیحدہ ہو گیا۔

"واقعی عمران صاحب۔ جس وقت آپ خاموش کھڑے تھے ہمارا ل چاہ رہا تھا کہ آپ کے ٹکڑے اڑا دیں۔ نجانے ہم نے کس طرح نے آپ پر جبر کیا" ___ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کم از کم ہمیں بتا تو دیتے کہ آپ پہلے ہی اس سارے سسٹم ناکارہ بنا چکے ہیں۔ اس طرح ہمارا جو خون جلا ہے وہ تو بچ جاتا" فدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"دوسروں کو جلا کر خود خوش ہونا تو اس کی فطرت ہے" ___ لیا نے کن انکھیوں سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"میں تو کوشش کرتا رہتا ہوں کہ خود خوش ہونے کا سلسلہ ختم کے آئندہ ہمیشہ کے لئے تمہیں خوش ہونے کا موقع بخش دوں۔ ب کیا کروں عین موقع پر یا تو رقیب روسیاہ تنویر۔ اوہ سوری۔ ب روسفید کو دیڑتا ہے یا پھر مولوی اور گواہ ہی میسر نہیں ۔ اس لئے مجبوراً خود ہی خوش ہونے لگ جاتا ہوں" ___ ان نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ اور سب ساتھی بے اختیار ہنس ے۔

"میں تمہارا رقیب کیسے ہوگیا" ——— تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چلو میرے نہ بنو جولیا کے بن جاؤ۔ ایک ہی بات ہے" عمران نے جواب دیا اور کمرہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔ اسی لمحے فرش پر پڑے ہوئے ایک باکس سے تیز سیٹی کی آواز نکلی اور وہ سب چونک کر مڑے اور اس باکس کو دیکھنے لگے۔ عمران پلٹ کر تیزی سے اس باکس کی طرف بڑھا اور اس نے اس پر موجود بٹن دبا دیا۔ چونکہ وہ پہلے ہی کمرے سے باہر کھڑے اندر جھانکتے ہوئے دیکھ چکا تھا کہ اس باکس کے ذریعے رونالڈ نے واٹر یادر کے چیف باس سے بات کی تھی اس لئے وہ سمجھ گیا کہ یہ کوئی لانگ رینج کا ٹرانسمیٹر ہے۔ بٹن دبتے ہی اس باکس سے واٹر یادر کے چیف باس کی تیز آواز سنائی دی۔

"ہیلو ہیلو ——— چیف باس کالنگ رونالڈ اوور"

چیف باس کے لہجے میں بے حد کرختگی اور تیزی تھی۔

"یس ——— رونالڈ بول رہا ہوں اوور" ——— عمران نے رونالڈ کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا ——— کیا۔ تم رونالڈ نہیں ہو۔ اوہ کون ہو تم۔ کون بول رہے ہو اوور" ——— چیف باس کے لہجے میں یک لخت شدید ترین حیرت سمٹ آئی تھی۔

"رونالڈ ہی بول رہا ہوں اوور" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"نہیں۔ چیکنگ کمپیوٹر بتا رہا ہے کہ تم رونالڈ نہیں بول رہے۔ کون ہو تم اوور" ——— چیف باس نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ پھر اپنے چیکنگ کمپیوٹر سے ہی پوچھ لو کہ میں کون بول رہا ہوں اوور" ——— اس بار عمران نے اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ تم عمران۔ ——— تم عمران ہو۔ میں تمہاری آواز پہچانتا ہوں۔ مم۔ مگر تم مین ٹرانسمیٹر پر۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ رونالڈ کہاں ہے اوور" ——— چیف باس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ حیرت کی شدت سے بے ہوش ہونے کے قریب ہے۔

"تم بتاؤ۔ تمہارے اس مشن گریٹ وکٹری کا کیا ہوا۔ تم نے تو کہا تھا کہ تم رپورٹیں منگوانے کا انتظام کر لو گے۔ بولو کیا کہتی ہیں تمہاری رپورٹیں۔ تم نے مسلمانوں کو بے یار و مددگار سمجھ رکھا تھا۔ تم نے سمجھ لیا تھا کہ تمہیں روکنے والا کوئی نہیں۔ اور تم کروڑوں مسلمانوں کا خاتمہ اپنی مرضی سے کر سکو گے اور اسلامی مملکتوں کو تباہ کر سکو گے۔ تم اپنے آپ کو خدا سے بھی زیادہ طاقتور سمجھنے لگ گئے تھے۔ اب بولو۔ کہاں گیا وہ تمہارا مشن گریٹ وکٹری اوور" ——— عمران کے لہجے میں شدید ترین طنز تھی۔

"تو تم نے مشن روک دیا۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ تم تو آئیرو زین سیلڈ ہو کر بے بس پڑے تھے۔ اور اگر تم کسی طرح وہاں سے

نکل بھی آئے تھے تو تم مین روم میں تو داخل ہی نہ ہو سکتے تھے وہاں تمہارا اسلحہ بھی کام نہ آسکتا تھا۔ پھر تم نے کیسے روک دیا۔ بولو۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ اوور"۔۔۔ چیف باس کے لہجے میں اب حیرت کے ساتھ ساتھ ناکامی کی کراہیں بھی شامل ہو گئی تھیں۔

"مارنے والے سے بچانے والا زیادہ طاقتور ہے۔ رونالڈ سمیت تمہارے گریٹ بال کا ہر آدمی اس وقت لاشوں میں تبدیل ہو چکا ہے۔ تمہارا وہ مشن جسے پورا کرنے کے لئے تم نے پوری دنیا کے یہودیوں سے رقم لی تھی۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ناکام ہو چکا ہے۔ دیکھ لو۔ تم نے ہمیں گریٹ بال تک پہنچنے سے روکنے کے لئے کتنی کوششیں کیں۔ لیکن تمہاری ہر کوشش کا کیا انجام ہوا۔ اور سنو۔ مسلمانوں کے خلاف اس قدر بھیانک سازش کرنے کے جرم میں تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ میں اپنے ہاتھوں سے علیحدہ کر دوں گا۔ گریٹ بال تو سمجھو کہ تباہ ہو گیا اب اپنے ہیڈ کوارٹر کی تباہی کا انتظار کرو۔ تم اور تمہارے ساتھی تو مسلمانوں کے لئے کیا موت کے فرشتے بنیں گے۔ میں اور میرے ساتھی موت کے فرشتے بن کر آرہے ہیں۔ اپنی عبرت ناک موت کے لئے تیار ہو جاؤ۔ تم دنیا کے کسی کونے میں چلے جاؤ۔ آسمان پہ چڑھ جاؤ یا پاتال میں گھس جاؤ۔ لیکن یقین رکھنا کہ تم میرے ہاتھوں سے نہ بچ سکو گے۔ یہ ایک مسلمان کا عزم ہے۔ اور یہ عزم ہر صورت میں کامیاب ہو گا۔ کیونکہ اس عزم میں خدا کی مدد ہمارے ساتھ ہے۔ اوور"۔ عمران نے اس قدر جذباتی اور پرجوش لہجے

SCANNED BY JAMSHED

میں کہا۔ کہ اس کے ساتھی حیرت سے اسے دیکھنے لگے۔ انہوں نے عمران کو پہلے اس قدر جذباتی کبھی نہ دیکھا تھا۔

"تت۔۔۔ تت۔۔۔ تم مجھ تک کبھی نہ پہنچ سکو گے۔ میں اب قہر بن کر تم پر ٹوٹوں گا۔ اب تمہاری موت میری زندگی کا سب سے بڑا مشن ہو گا۔ تمہاری عبرت ناک موت۔ اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تمہاری موت کے بغیر یہودیوں کی مسلمانوں کے خلاف کوئی کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی۔ کاش یہ فیصلہ میں پہلے کر لیتا۔ تو یہودیوں کو اس خوفناک ناکامی کا منہ نہ دیکھنا پڑتا۔۔۔۔۔۔"

چیف باس نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔ وہ ابھی بات کر ہی رہا تھا کہ عمران نے باکس کو زور سے پھینکا اور دوسرے لمحے اس پر مشین گن کی گولیوں کی بارش کر دی۔ باکس ایک دھماکے سے پرزے پرزے ہو کر بکھر گیا۔

"ہونہہ۔ یہ تو وقت بتائے گا کہ کون کس کی موت بنتا ہے"۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں اس قدر سفاکی تھی کہ اس کے ساتھیوں کے جسموں میں بے اختیار سردی کی لہریں سی دوڑنے لگ گئیں۔

"اب کیا کرنا ہے۔ کیا یہیں کھڑے رہ جائیں گے"۔۔۔ چند لمحوں بعد جولیا نے پوچھا۔

"نہیں۔ اس رونالڈ کو اٹھاؤ۔ یہ یقیناً ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کافی کچھ جانتا ہو گا۔ اور یہاں سے نکلو۔ اب ہم نے آبدوز کو گریٹ بال سے باہر نکالنا ہے اور پھر ڈی۔ ون میزائلوں سے

اس گریٹ بال کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سمندر کی تہہ میں دفن کر دینا ہے۔ تاکہ یہودیوں کا یہ خوف ناک منصوبہ اس کے ساتھ ہی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دفن ہو کر رہ جائے"۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اس کے چہرے پر ابھی تک بے پناہ سنجیدگی طاری تھی۔ اور اس کے ساتھی سمجھ گئے کہ عمران گریٹ بال کی تباہی کے بعد واپس پاکیشیا جانے کی بجائے یقیناً یہیں سے ہی واٹر پاور کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے لئے روانہ ہو جائے گا۔

"کیا یہیں سے ہی ہم واٹر پاور کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے لئے چل پڑیں گے"۔۔۔ جولیا سے نہ رہا گیا تو اس نے پوچھ لیا۔

"ہاں۔ اب میں ان یہودیوں کو ایک لمحے کی بھی مہلت دینے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ یہ پھر مسلمانوں کے خلاف کوئی اور منصوبہ تیار کر سکیں"۔۔۔ عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ اور پھر قدم بڑھاتا دروازہ کراس کر کے راہداری میں مڑ گیا۔

ختم شد

SCANNED BY JAMSHED

عمران سیریز میں واٹر پاور کے سلسلے کی آخری اور یادگار کہانی

بلیک پاگوس

مصنف: مظہر کلیم ایم اے

★ بلیک پاگوس ۔۔۔ ایک ایسا جزیرہ جہاں یہودیوں کی خوفناک تنظیم واٹر پاور کا ہیڈ کوارٹر تھا۔

★ بلیک پاگوس ۔۔۔ جہاں ہیڈ کوارٹر کی موجودگی کا دنیا بھر میں سوائے چند مخصوص افراد کے کسی شخص کو علم نہ تھا۔

★ عمران ۔۔۔ جس نے آخر کار واٹر پاور کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ چلا ہی لیا۔ ہیڈ کوارٹر، جہاں کسی بھی غیر متعلق آدمی کا داخلہ ناممکن بنا دیا گیا تھا۔

★ عمران اور اس کے ساتھی اس ہیڈ کوارٹر میں داخل ضرور ہوتے، لیکن لاشوں کی صورت میں ۔۔۔ اور ان کی موت کی تصدیق جدید ترین کمپیوٹر نے بھی کر دی۔

★ عمران اور اس کے ساتھیوں کی موت کا جشن واٹر پاور کے ڈائریکٹران نے بلیک پاگوس پہنچ کر منایا اور علی عمران لاش کی صورت میں ان کے سامنے بے بس اور لاچار پڑا ہوا تھا۔ ایک ایسی حقیقت جو آخر کار

وقوع پذیر ہوگئی۔

★ مادام جاشی ـــ ایک ایسا عجیب کردار، جس کی تعریف میں یہودی اور مسلمان دونوں شامل تھے۔ حیرت انگیز کردار۔

★ کیا عمران اور اس کے ساتھی واقعی موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے؟

★ کیا یہودیوں کی تنظیم واٹر پاور جس نے کروڑوں مسلمانوں کی ہلاکت کا منصوبہ بنایا تھا، مکمل تباہی سے صاف بچ نکلی؟

★ ایک ایسی کہانی ـــ جس کا انجام قارئین کو یقیناً چونکا کر رکھ دے گا۔

بے مثال انسانی جدوجہد — لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے واقعات

تیز رفتار ایکشن — مکڑی کے جالے کی طرح اعصاب پر چھا جانے والا سسپنس

انوکھے اور خلافِ توقع انجام پر مشتمل ایک ایسا ناول
جو یقیناً جاسوسی ادب میں ایک یادگار اضافہ ثابت ہوگا

آج ہی قریبی بک سٹال
سے طلب فرمائیں

یوسف برادرز، پاک گیٹ ملتان

SCANNED BY JAMSHED

دہشت۔ تحیر۔ ایکشن اور سسپنس کا حیرت انگیز سلسلہ

جیالے جاسوس

مصنف ـ مظہر کلیم ایم اے

دنیا کی خوفناک ترین تنظیم کے۔ جی۔ بی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا لرزا دینے والا ٹکراؤ ـــ ● جیالے جاسوس ـــ ایسے افراد جنہوں نے ہمیشہ موت کو ایک کھیل سے زیادہ حیثیت نہ دی ● روسیاہ ـــ دنیا کا طاقتور ترین ملک۔ جب پاکیشیا کے دس کروڑ عوام کی ہلاکت کا منصوبہ بناتا ہے تو عمران اور اس کے ساتھی دیوانہ وار موت کے اس بے رحم سمندر میں کود پڑتے ہیں ـــ ● کے۔ جی۔ بی کا چیف مارشل زاتورے ـــ اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے علی عمران کے درمیان اعصاب شکن اور ہولناک ٹکراؤ ـــ ● کے جی۔ بی کا خوفناک جیکور گروپ اور طاقتور ڈاگ سیکشن عمران اور اس کے ساتھیوں پر ہلہ بول دیتا ہے ـــ مگر انجام کیا ہوا ـــ؟ مشین گنوں کی بے تحاشا فائرنگ بموں کے خوفناک دھماکے اور خطرناک ترین سائنسی حربے ـــ کے۔جی۔بی کے مخصوص ہتھیار ـــ اور ان کے مقابلے میں عمران کی بے پناہ ذہانت اور سیکرٹ سروس کے ارکان کی جان توڑ بہادری ـــ ان سب نے مل کر اس ناول کو ناقابل فراموش بنا دیا ہے ● ایک ایسا ناول جو آپ کے ذہنوں پر انمٹ نقوش چھوڑ جائے گا۔ ایکشن ہی ایکشن ـــ سسپنس ہی سسپنس ـــ شائع ہوگیا ہے

یوسف برادرز پبلشرز، بکسیلرز پاک گیٹ ملتان

SCANNED BY JAMSHED

عمران سیریز

بلیک پاگوس

واٹر پاور سلسلے کا چوتھا اور آخری ناول

مظہر کلیم ایم اے

SCANNED BY JAMSHED

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

اس ناول کے تمام نام مقام، کردار، واقعات
پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں کسی قسم کی
یا کلی مطابقت اتفاقیہ ہوگی جس کے لئے
مصنف پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے

ناشران ـــــ اشرف قریشی

چند باتیں

محترم قارئین ـــ سلام مسنون:۔ واٹرپاور کے سلسلے کی آخری کہانی آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ واٹرپاور کا کیا انجام ہوا۔ یہ انجام پڑھ کر شاید آپ بھی چونک پڑیں۔ بہرحال مجھے یقین ہے کہ اس کا یہ چونکا دینے والا انجام آپ کو ضرور پسند آئے گا۔ لیکن یہ چونکا دینے والا انجام پڑھنے سے پہلے اپنے خطوط بھی پڑھ لیجئے کیونکہ آپ کے خطوط بھی کچھ کم چونکا دینے والے نہیں ہوتے۔

راولپنڈی سے عبدالوحید صاحب لکھتے ہیں "وڈکنگ بےحد پسند آیا ہے۔ وڈکنگ میں آپ نے وڈکنگ کے مخفف کو بار بار (V.K) لکھا ہے۔ حالانکہ وڈکنگ انگریزی لفظ ہے اور اس کا مخفف (W.K) بنتا ہے۔"

عبدالوحید صاحب۔ ناول کی پسندیدگی کے لئے مشکور ہوں۔ وڈکنگ صاحب ایکریمیا سے آئے تھے۔ اس لئے ظاہر ہے انہوں نے ایکریمین زبان ہی استعمال کرنی ہے۔ اور آپ کو تو معلوم ہی ہوگا کہ ایکریمین زبان گو انگریزی سے ملتی جلتی ضرور ہے مگر ہو بہو ایسے نہیں ہے۔ اور اسی فرق کی وجہ سے آپ کو الجھن پیدا ہوئی۔ مجھے یقین ہے کہ اب وضاحت ہو گئی ہوگی۔

فیصل آباد مقبول روڈ سے ایم۔ اے۔ خرم چوہدری لکھتے ہیں:۔

SCANNED BY JAMSHED

ناداشنگو ہمیں ڈڈکنگ سے بھی زیادہ پسند آیا ہے۔ حالانکہ ڈڈکنگ بھی ایک بے مثال ناول ہے۔ آپ کی تحریریں معیاری جاسوسی ادب میں ایک اعلیٰ مقام رکھتی ہیں۔ لیکن بڑھتی ہوئی مہنگائی کی وجہ سے اور کہانیوں کی ضخامت کی وجہ سے آپ کی کتابوں کی قیمتیں بڑھتی جا رہی ہیں۔ اس لئے ہم نے آپ کی کتابوں پر مشتمل ایک فری لائبریری قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ نوجوان آپ کی کتابیں پڑھ سکیں۔ لیکن اس لائبریری کا نام رکھنے پر ہم میں اختلاف رائے پیدا ہو گیا ہے۔ کہ لائبریری کا نام "مظہر کلیم فری لائبریری" رکھا جائے یا "علی عمران فری لائبریری" رکھا جائے۔ فیصلہ آپ پر چھوڑتے ہیں۔

ایم۔ اے۔ خرم چوہدری صاحب۔ کتابوں کی پسندیدگی کے لئے بے حد مشکور ہوں۔ فری لائبریری کے منصوبے کے پیچھے موجود آپ کا جذبہ بھی قابل قدر ہے۔ جہاں تک اس کے نام کا تعلق ہے۔ تو اگر آپ اس کا نام "جولیا فری لائبریری" رکھ دیں تو شاید عمران صاحب کو مجبوراً وہ قدم اٹھانا پڑ جائے جس سے وہ اب تک کنی کتراتے چلے آ رہے ہیں۔ اور یقیناً اس سے کتابیں پڑھنے والوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہو جائے گا۔ کیا خیال ہے۔

لاہور۔ کریم پارک سے شاہد رسول لکھتے ہیں۔" آپ کے ناول ہمارے لئے آب حیات کی سی تاثیر رکھتے ہیں۔ موجودہ ناول ڈڈکنگ اور ناداشنگو دونوں بے مثال ناول تھے۔ لیکن ہم آپ سے تنویر کے سلسلے میں ضرور انصاف مانگتے ہیں۔ جو سلوک تنویر جیسے عظیم کردار کے ساتھ ہو رہا ہے ویسا اس کے ساتھ ہونا نہیں چاہیئے۔

شاہد رسول صاحب۔ کتابوں کی پسندیدگی کے لئے مشکور ہوں۔ تنویر کی عظمت میں کسے شک ہو سکتا ہے۔ اس قدر "مستقل مزاج" آدمی واقعی عظیم ہوتا ہے۔ باقی رہی تنویر کے ساتھ سلوک کی بات۔ تو تنویر جس راہ کا سالک ہے یہ راہ ہی ایسی ہے جس میں سالک کو ایسے ہی سلوک سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اور ہو سکتا ہے تنویر کے نقطہ نظر سے یہی سلوک ہی اس کا سب سے بڑا سرمایہ ہو۔ امید ہے اب آپ سمجھ گئے ہوں گے۔ ویسے تجربہ شرط ہے۔

گوجرانوالہ سے عرفان خان لکھتے ہیں۔" ناداشنگو کا منفرد کردار ہمیں بے حد پسند آیا ہے۔ اس قدر دلچسپ اور خوب صورت یڈونچر لکھنے پر ہماری طرف سے مبارکباد قبول کریں۔ البتہ عمران سے ایک شکایت ہے کہ عمران اپنی ٹیم سے کوئی کام نہیں لیتا۔ سارا کام وہ اب خود اس قدر تیزی اور ذہانت سے کر لیتا ہے کہ ٹیم بیچاری بس منہ دیکھتی ہی رہ جاتی ہے۔ اگر یہی حال رہا تو مجھے یقین ہے کہ ایک روز ساری ٹیم سیکرٹ سروس سے نکل کر بے روزگاری کا شکار ہو جائے گی اور اکیلا عمران ہی سب کی تنخواہیں وصول کرنا شروع کر دے گا۔"

عرفان خان صاحب۔ ناول کی پسندیدگی کا بیحد شکریہ۔ عمران کو دراصل تیز سلیمان نے کر رکھا ہے۔ وہ اس کی جیبیں مسلسل خالی کرتا رہتا ہے۔ اس لئے عمران کو اس کی طلب پوری کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ بھاری چیک کے حصول کے لئے تیز دوڑنا پڑتا

SCANNED BY JAMSHED

ہے۔ اب رہا اس کا حل تو ایک ہی صورت میں ہے کہ ایکسٹو سلیمان کو عمران کی بجائے ٹیم کا باورچی بنا دے۔ پھر آپ دیکھیے گا کہ ٹیم دوڑنے میں عمران کو کیسے پیچھے نہیں چھوڑتی۔ پھر یقیناً عمران ٹیم کا منہ دیکھتا رہ جائے گا۔ اگر آپ کو یہ حل پسند ہو تو پھر ایکسٹو سے درخواست کی جا سکتی ہے۔

منڈی بہاؤالدین۔ سکول محلہ سے عبدالحمید رحمانی مہر لکھتے ہیں ”آپ عمران کا پتہ کنگ روڈ بتلاتے ہیں۔ یہاں منڈی بہاؤالدین میں کنگ روڈ تو موجود ہے لیکن میں نے کنگ روڈ پہ عمران کا فلیٹ بہت تلاش کیا مگر میں اس تک نہیں پہنچ سکا۔ اس کی وجہ“

عبدالحمید رحمانی مہر صاحب۔ عمران کے فلیٹ تک پہنچنے کے لئے سیڑھیاں چڑھنا پڑتی ہیں اور آپ نے جس قدر بھاری بھرکم نام رکھا ہوا ہے اس وزن کے ساتھ تو یقیناً سیڑھیاں چڑھنا بے حد مشکل کام ہے۔ اور بغیر سیڑھیاں چڑھے عمران کے فلیٹ تک پہنچنا ناممکن۔ اب فیصلہ آپ کر لیجیے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم۔ اے

بڑے ہال کمرے کے درمیان ایک طویل بیضوی میز کے گرد اس وقت چھ افراد کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان سب کے جسموں پر سیاہ رنگ کے چست لباس تھے۔ ان کے چہروں پر بھی سیاہ رنگ کے نقاب چڑھے ہوئے تھے۔ آنکھیں نقاب کی بجائے مرکری کلر کا گلز میں چھپی ہوئی تھیں۔ اس لئے ان میں سے کسی کی قومیت کے متعلق کوئی اندازہ نہ لگایا جا سکتا تھا۔ ان کے سینے پر سرخ رنگ سے نمبر لکھے ہوئے تھے۔ یہ نمبر دو سے سات تک تھے۔ اور میز کی دونوں طرف تین تین کرسیاں رکھی ہوئی تھیں جب کہ سامنے درمیان میں ایک اونچی نشست کی خالی کرسی موجود تھی۔ دائیں طرف نمبر دو سے نمبر چار تک اور بائیں طرف نمبر پانچ سے سات تک کے آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ مجسموں کی طرح خاموش اور ساکت و صامت بیٹھے ہوئے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے انسانوں کی بجائے کرسیوں پہ بے جان

مشینیں رکھی ہوئی ہوں۔ ہال کا ایک ہی دروازہ تھا جو بند تھا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے ڈارک بلیو کلر کا انتہائی قیمتی تراش کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ سر پر سلیٹی رنگ کا فلیٹ تھا۔ اور سینے پر دائیں طرف ایک بیج لگا ہوا تھا۔ جس میں اس سمندر کا منظر بنا ہوا تھا۔ جہاں خوفناک طوفان آیا ہوا ہو۔ اس آدمی کے اندر داخل ہوتے ہی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے چھ کے چھ افراد ایک جھٹکے سے کھڑے ہو گئے۔ ان کا انداز بالکل فوجی تھا۔ ڈارک بلیو کلر کے سوٹ والا تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھا۔ اور پھر خالی کرسی پر بیٹھ کر اس نے کھڑے افراد کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ سب ایک جھٹکے سے ایک بار پھر سیدھے اور ساکت وصامت ہو کر بیٹھ گئے۔ ان کی گردنیں بھی سیدھی تھیں۔ جیسے وہ سامنے والے کو گھور رہے ہوں۔

"آپ کو یہ اطلاع مل گئی ہو گی کہ واٹر پاور کے بورڈ آف ڈائریکٹران نے سابقہ چیف باس کو معزول کر کے موت کی سزا دی تھی اور اسے کل رات گولی مار دی گئی ہے۔ اور بورڈ نے اب مجھے یعنی کرنل کاٹرو کو واٹر پاور کا نیا چیف باس مقرر کیا ہے۔ اور ساتھ ہی مجھے اس قدر وسیع اختیارات بھی دیئے ہیں کہ میرے فیصلے حتمی تصور ہوں گے۔ اس سے پہلے واٹر پاور کے چیف کے فیصلے کو اگر بورڈ آف ڈائریکٹران میں چیلنج کیا جاتا تھا تو اکثریتی رائے سے اس کی حمایت یا مخالفت کا فیصلہ کیا جاتا تھا۔ اب یہ قانون بنایا گیا ہے کہ اگر میرے کسی فیصلے کو بورڈ میں چیلنج کیا جائے گا تو اس کو ختم یا اس میں ترمیم

SCANNED BY JAMSHED

صرف اس صورت میں کی جا سکتی ہے جب کہ بورڈ کے تمام ممبران متفقہ طور پر اس کی مخالفت کریں۔ اگر ایک بھی ووٹ میرے فیصلے کی حمایت میں آ گیا تو پھر چاہے باقی سارا بورڈ میرے فیصلے کے خلاف کیوں نہ ہو۔ میرا فیصلہ حتمی اور آخری سمجھا جائے گا۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ میں خود بھی بورڈ کا ووٹنگ ممبر ہوں۔ اس لئے اب یہ بات ہمیشہ کے لئے طے ہو گئی کہ میرا فیصلہ ہمیشہ حتمی اور قطعی سمجھا جائے گا۔ اور بورڈ کبھی بھی میرے کسی فیصلے کو مکمل طور پر منسوخ کرنے یا اس میں ترمیم کرنے کا مجاز نہ ہو گا۔ کیونکہ ظاہر ہے میرا ووٹ تو میرے حق میں جائے گا۔ یہ ساری باتیں تمہیں بتانے کا مقصد یہ ہے کہ سابقہ چیف باس کی نسبت میرے پاس لامحدود اختیارات ہیں۔ ایک لحاظ سے اب واٹر پاور کا میں مکمل اور خود مختارانہ طور پر چیف باس ہوں۔ میرے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ واٹر پاور اور اس سے متعلقہ تنظیموں کے لئے قطعی قانون کا درجہ رکھتے ہیں۔ ان سب باتوں کے بعد میں تم لوگوں کو یہ حکم دیتا ہوں کہ اپنے چہروں سے نقاب اور عینکیں ہٹا دو۔ اور اس طرح آرام سے بیٹھو جیسے انسان بیٹھتے ہیں۔ سابقہ چیف باس کی طرح مجھے مشینیں نہیں چاہئیں بلکہ انسان چاہئیں"۔۔۔۔ اس ڈارک بلیو سوٹ والے نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ اور کرسیوں پر بیٹھے ہوئے چھ کے چھ افراد نے جلدی سے اپنے چہروں پر چڑھے ہوئے نقاب اور عینکیں اتار کر سامنے میز پر رکھ دیں اور پھر ایک طویل سانس لیتے ہوئے وہ کرسیوں پر انسانوں کی طرح بیٹھ گئے۔ یہ چھ کے چھ افراد مختلف قومیتوں سے تعلق رکھتے تھے۔

SCANNED BY JAMSHED

"یہ لباس بھی غیر شریفانہ ہے جو تم لوگوں نے پہن رکھا ہے۔ واٹر پاور کوئی مجرم تنظیم نہیں ہے۔ کہ تم جو اس تنظیم کے ایریا چیفس ہو۔ اس قسم کے لباس پہنو۔ اس لئے تم سب ملحقہ ڈریسنگ روم میں جاؤ۔ وہاں تمہارے لئے لباس مہیا کر دیئے گئے ہیں۔ جا کر لباس بدلو اور پھر واپس آؤ" ____ چیف باس کرنل کاٹرد نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ بھی مسکراتے ہوئے اٹھے اور کمرے کے دائیں طرف دیوار میں بنے ہوئے ایک چھوٹے سے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ اب ہال میں صرف کرنل کاٹرد موجود تھا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ اس نے جیب سے چند کاغذات نکالے اور انہیں سامنے رکھ کر وہ ان کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد ڈریسنگ روم میں جانے والے افراد واپس آئے۔ تو ان کے جسموں پر مختلف رنگوں اور ڈیزائنوں کے تھری پیس سوٹ موجود تھے۔ وہ آ کر دوبارہ کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ جاتے وقت چونکہ وہ میز پر رکھے ہوئے اپنے نقاب اور عینکیں بھی ساتھ لے گئے تھے۔ اس لئے اب پہلے والے لباس کی کوئی باقیات ان کے پاس نظر نہ آ رہی تھیں۔ وہ مسکراتے ہوئے دوبارہ اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"گڈ ____ اب پتہ چلا کہ آپ لوگ واقعی دنیا کی عظیم ترین باقوت تنظیم واٹر پاور کے لوگ ہیں۔ اس تنظیم جس نے مستقبل میں پوری دنیا پر حکومت کرنی ہے" ____ کرنل کاٹرد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ کیا ہمیں سوال کرنے کی اجازت ہو گی" ____ ایک نوجوان نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

"ہاں۔ بالکل۔ میں نے کہا ہے کہ میں نے تنظیم کا سارا ڈھانچہ بدل دیا ہے۔ ہم سب انسانوں کی طرح ایک دوسرے سے ڈیلنگ کریں گے۔ لیکن یہ بات یاد رہے کہ میں نے حکم عدولی کی سزا بھی سخت کر دی ہے۔ کوتاہی اور حکم عدولی کی سزا فوری موت ہو گی۔ اس حکم کے خلاف کوئی اپیل نہ ہو گی۔ اور نہ ہی کسی قسم کی گنجائش۔ تم سب نے اپنے اپنے ایریاز میں اپنے ماتحتوں کے ساتھ بھی ایسی ہی میٹنگ کرنی ہے۔ اور یہ بات سن لو کہ اب آپ لوگ مجھے چیف باس جیسے فرسودہ القاب کی بجائے براہِ راست کرنل کاٹرد کہہ کر پکار سکتے ہو۔ اور میں بھی نمبروں کی بجائے تمہارے ناموں سے تمہیں پکاروں گا" ____ کرنل کاٹرد نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کرنل کاٹرد۔ کہ سابقہ چیف باس کو کس وجہ سے موت کی سزا دی گئی اور اس میٹنگ بلانے کا اصل مقصد کیا ہے" ____ نوجوان جس نے پہلے سوال پوچھنے کی اجازت طلب کی تھی بول پڑا۔

"تمہارا نام جیمز ہے اور تم اے ایریے کے انچارج ہو" ____ کرنل کاٹرد نے کہا۔

"یس کرنل" ____ نوجوان نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہارا سوال اچھا ہے۔ میں ابتدائی بات چیت کے بعد اس طرف آ رہا تھا۔ اب آپ سب سنجیدگی سے میری بات سنیں۔ واٹر پاور کے سابقہ چیف باس نے بورڈ آف ڈائریکٹران کے سامنے ایک بہت بڑا منصوبہ پیش کیا تھا۔ اس منصوبے کے مطابق اس نے سمندر کی تہہ

SCANNED BY JAMSHED

میں ایک ایسا سائنسی پراجیکٹ قائم کرنا تھا جس کا کوڈ نام گریٹ بال رکھا گیا تھا۔ گریٹ بال ایک مکمل سائنسی منصوبہ تھا۔ جسے داٹریا در کے چار عظیم سائنسدانوں نے مل کر تیار کیا تھا۔ یہ منصوبہ دراصل مستقبل کا منصوبہ تھا۔ لیکن سابقہ چیف باس نے اس منصوبے کو مسلمانوں کے خلاف استعمال کرنے کا پلان بنایا۔ اس گریٹ بال میں تیار کئے جانے والے سائنسی حربے سے بیک وقت دس یا دس سے بھی زائد بڑی بڑی اسلامی مملکتوں کی مکمل تباہی ہو جاتی تھی۔ پوری مملکتوں کی ان میں بسنے والے کروڑوں اربوں مسلمانوں سمیت اگر یہ منصوبہ مکمل ہو جاتا تو یقیناً پوری دنیا سے مسلمانوں کی بیشتر آبادی ختم ہو جاتی۔ جو مسلمان باقی دنیا میں بکھری ہوئی تعداد میں موجود ہوتے ان کا خاتمہ آسانی سے کیا جاسکتا تھا۔ اس طرح عظیم یہودی سلطنت کے قیام کی راہ توقع سے کہیں پہلے ہموار ہو سکتی تھی۔ اسی لئے بورڈ نے باوجود اس بات کے کہ اس پر بے پناہ سرمایہ خرچ آتا تھا اسے منظور کر لیا گیا (اس کے بعد پوری دنیا کے یہودیوں اور اسرائیلی حکومت سے اس منصوبے کے لئے عطیات طلب کئے گئے۔ چونکہ یہ منصوبہ یہودیوں کے لئے انتہائی دلکش تھا۔ کیونکہ مسلمانوں کے خلاف شروع سے ہی ہمارے جذبات انتہائی شدید رہے ہیں۔ اس لئے تمام دنیا کے یہودیوں اور اسرائیلی حکومت نے اس کے لئے سرمایہ اکٹھا کیا اور اس طرح اس منصوبے پر کام شروع ہو گیا۔ چونکہ یہ منصوبہ انتہائی خوفناک تھا اور اس سے تباہی بھی بے پناہ آنی تھی۔ اس لئے اسے بے حد خفیہ رکھا گیا۔ گریٹ بال کی تیاری داٹریا در کی ایک خفیہ لیبارٹری

میں شروع کی گئی۔ اس میں حتی الامکان حفاظتی آلات بھی نصب کئے گئے۔ پھر اس گریٹ بال کو سمندر کی تہہ میں اتارا گیا اور اصل مشن کے لئے سائنسی ایجاد کا کام گریٹ بال کے اندر کیا گیا۔ اس منصوبے کو اس قدر خفیہ رکھا گیا کہ سوائے چند افراد کے داٹریا در کے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے سیکشنز کو بھی اس سے لاعلم رکھا گیا۔ لیکن پھر ایک حماقت کی وجہ سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس منصوبے کی اطلاع مل گئی۔ اور وہ اس منصوبے کے خلاف کے لئے حرکت میں آ گئی۔ سابقہ چیف باس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور پاکیشیا کے سب سے خطرناک ایجنٹ علی عمران کو روکنے اور ختم کرنے کی حتی الامکان کوششیں کیں۔ لیکن وہ لوگ آخر کار گریٹ بال کے اندر پہنچ گئے۔ اور انہوں نے عین اس وقت منصوبہ ناکام بنا دیا جس وقت وہ فائنل ہو چکا تھا۔ اگر انہیں تھوڑی اور دیر ہو جاتی تو منصوبہ کامیاب ہو چکا ہوتا۔ بہرحال منصوبہ تو ناکام ہو ہی گیا گریٹ بال کو بھی تباہ کر دیا گیا۔ اور پاکیشیا سیکرٹ سروس گریٹ بال کی ایک سپیشل آبدوز کے ذریعے وہاں سے نکل گئے۔ یہ آبدوز بعد میں تباہ شدہ حالت میں بحیرہ روم میں اطالی کی بندرگاہ کارسیگا کے قریب پائی گئی۔ اور تحقیقات پر یہ معلوم ہوا کہ اس آبدوز کے اندر موجود ایٹمک بیٹریاں چونکہ بروقت چارج نہ ہوتی تھیں۔ اس لئے آبدوز رک گئی۔ اور وہ لوگ جب اسے نہ چلا سکے تو اسے تباہ کر کے نکل گئے۔ اس منصوبے کی ناکامی نے پوری یہودی دنیا کو ہلا کر رکھ دیا اور اسرائیل اور پوری دنیا کے یہودیوں کے گھروں میں صف ماتم بچھ گئی

SCANNED BY JAMSHED

کیونکہ حقیقت یہی ہے کہ اس منصوبے پر اس قدر کثیر سرمایہ خرچ ہو
تھا کہ جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ویسے اندازے کے لئے یہ
سمجھ لیجئے کہ پورے براعظم ایکریمیا میں موجود دولت کو اگر اکٹھا کر لیا
جائے تو وہ رقم اس منصوبے پر خرچ ہونے والی رقم کا عشر عشیر
بھی نہیں بنتی۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ منصوبے کی ناکا
سے یہودیوں کو کس قدر بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔ اس کے ساتھ س
گریٹ بال کے اندر کام کرنے والے یہودیوں کے بہترین سائن
بھی مارے گئے۔ اور آخری بات یہ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس او
اس علی عمران نے باقاعدہ دھمکی دی کہ گریٹ بال کے بعد وہ واٹر
پاور کے ہیڈ کوارٹر کو بھی تباہ کر دیں گے۔ چنانچہ ڈائریکٹران نے
ہنگامی میٹنگ طلب کی۔ سابقہ چیف باس کو اس منصوبے کی تبا
کا ذمہ دار گردانا گیا۔ کیونکہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور ا
عمران کا بروقت خاتمہ نہ کر سکا تھا۔ حالانکہ پوری دنیا میں واٹر پا
کے ایجنٹس پھیلے ہوئے تھے۔ اور وہ آسانی سے ان لوگوں کا خا
کر سکتے تھے۔ لیکن بجائے اس کے کہ وہ لوگ عمران اور اس کے
ساتھیوں کا خاتمہ کرتے۔ الٹا عمران اور اس کے ساتھیوں نے کئی
سیکشنز کو تباہ کر دیا۔ بہرحال گریٹ بال کی ناکامی کی تمام تم
ذمہ داری چیف باس پر ڈال دی گئی۔ اور بورڈ نے اس ناقابل
معافی جرم میں اُسے موت کی سزا دے دی۔ اور سابقہ چیف
باس کو بورڈ کی موجودگی میں گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا۔ اس کے ب
اس بات پر غور کیا گیا کہ اب واٹر پاور کا چیف باس کسے بنا

جائے۔ اور پھر طویل بحث و مباحثہ کے بعد اور پوری دنیا میں موجود
یہودی ایجنٹوں کے کوائف کی پڑتال کے بعد اس کام کے لئے مجھے
منتخب کیا گیا۔ میں اس وقت خلیج ہڈسن میں ایک بڑے سیکشن میں
کام کر رہا تھا۔ چنانچہ مجھے فوری طور پر طلب کیا گیا۔ میں نے اس
کے لئے چند شرائط پیش کیں جو منظور کر لی گئیں۔ وہ شرائط یہی کہ میں
اپنی مرضی سے خود مختارانہ کام کروں گا۔ بورڈ میرے کسی فیصلے میں
ترمیم یا تنسیخ کا مجاز نہ ہوگا۔ بہرحال مجھے متفقہ طور پر چیف باس منتخب
کر لیا گیا۔ اس کے بعد میں نے ایک ہفتے تک واٹر پاور کے
ہیڈ کوارٹر اور پوری دنیا میں پھیلے ہوئے اس کے سیکشنز کی
اچھی طرح چیکنگ کی۔ میں نے سارا ڈھانچہ نئے سرے سے ترتیب
دیا۔ اس کے بعد میں نے پوری دنیا میں موجود واٹر پاور کے ایجنٹس
کو عمران اور اس کے ساتھیوں کی تلاش کا حکم دے دیا۔ اور
آج مجھے اطلاع ملی ہے کہ ۔ ایکریمیا کی ایک ریاست سینٹ
لاس میں ایک ایسا آدمی دیکھا گیا ہے جس پر عمران کا شک ہو سکتا
ہے۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر آپ حضرات کی میٹنگ طلب کی۔
اور اس وقت آپ یہاں موجود ہیں"۔۔۔۔ کرنل کاٹر نے باقاعدہ
تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے کرنل۔ ہم ساری بات سمجھ گئے ہیں۔ لیکن آپ نے
یہ نہیں بتایا کہ اس میٹنگ کا مقصد کیا ہے"۔۔۔۔ ایک اور آدمی
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مقصد بھی بتاتا ہوں۔ میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران

کے فوری خاتمے کے لئے ایک پلان بنایا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کا مقصد واٹر پاور کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی ہے۔ صرف آپ حضرات کو علم ہے کہ واٹر پاور کا ہیڈ کوارٹر بلیک پاگوس میں ہے۔ لیکن شروع سے ہی ہیڈ کوارٹر کو دنیا کی نظروں سے خفیہ رکھنے کے لئے ایسے انتظامات کئے گئے ہیں کہ واٹر پاور کا ہیڈ کوارٹر بحر منجمد شمالی کے سب سے اوپر والا حصہ گرد وٹ لینڈ بنتا ہے۔ گرد وٹ لینڈ مکمل طور پر خالی علاقہ ہے۔ جہاں انسانی حیات کا زیادہ دیر قائم رہنا ناممکن ہے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہوا ہے ایک ٹرانسمیٹر کال کی چیکنگ کی بنا پر اس عمران اور اس کے ساتھیوں نے بھی دھوکہ کھایا ہے۔ اور وہ بھی اب تک یہی سمجھ رہے ہیں کہ ہیڈ کوارٹر گرد وٹ لینڈ میں ہے۔ لیکن وہاں جانے اور ہیڈ کوارٹر تلاش کرنے کے لئے انہیں خصوصی ساز و سامان چاہیئے۔ ہو سکتا ہے اس کے لئے وہ لوگ ایکریمیا پہنچے ہوں۔ ادھر جس ایجنٹ نے عمران سے ملتے جلتے آدمی کی وہاں موجودگی مارک کی ہے۔ اس نے ہی اطلاع دی ہے کہ اس آدمی نے سینٹ لاسس کی ایک فرم ڈبلر سے رابطہ قائم کیا ہے یہ ڈبلر نامی فرم انتہائی سرد ترین علاقے میں جانے والی سائنسی تحقیقاتی مشنز کے لئے مخصوص حفاظتی سامان تیار کرتی ہے۔ اس اطلاع سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اگر واقعی عمران ہے تو وہ گرد وٹ لینڈ جانا چاہتا ہے۔ بہرحال وہ گرد وٹ لینڈ جائے یا کہیں اور۔ اس نے یہودیوں کو تاریخ کا سب سے بڑا نقصان پہنچایا ہے۔ اس لئے اس کی موت اب واٹر پاور کا سب سے بڑا مشن ہے۔ میں

SCANNED BY JAMSHED

نے اس سلسلے میں ایک پلاننگ کی ہے۔ اس کی تفصیلات یہ ہیں۔ کہ آپ سب کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے متعلق کوائف مہیا کر دیئے جائیں گے۔ آپ سب نے اپنے اپنے علاقوں میں ایسی خصوصی ٹیمیں تیار رکھنی ہیں جو ایسے ایجنٹوں کے خاتمے جیسے کاموں میں انتہائی مہارت رکھتی ہوں۔ آپ سب کا آپس میں مسلسل رابطہ رہے گا۔ اور ہر ٹیم اپنے علاقے میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے خاتمے کے لئے ورک کرے گی۔ اگر وہ لوگ ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں جائیں گے تو پھر وہاں کی ٹیم حرکت میں آ جائے گی۔ اس طرح پوری دنیا میں انہیں گھیرا جائے گا۔ بہرحال وہ جس قدر بھی عیار اور خطرناک ہوں کہیں نہ کہیں مارے ہی جائیں گے۔ اس مشن کا نام مقدس مشن رکھا گیا ہے۔ اور پوری دنیا کے یہودی اس مشن کے لئے اپنا اپنا کام سرانجام دیں گے۔ اس کے علاوہ میں نے ایک تین رکنی ٹیم علیحدہ مقرر کی ہے۔ جو سپیشل ٹیم کہلائے گی۔ یہ ٹیم آپ سب سے علیحدہ رہ کر مسلسل عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کام کرے گی۔ اور بوقت ضرورت یہ ٹیم آپ میں سے کسی سے بھی تعاون طلب کر سکتی ہے۔ اور اس کے احکامات کی تعمیل آپ اور آپ کے ماتحتوں نے بالکل اسی طرح کرنی ہے جس طرح آپ ہیڈ کوارٹر کے احکامات کی تعمیل کرتے ہیں۔ یہ تین رکنی ٹیم دنیا کے مانے ہوئے سیکرٹ ایجنٹوں پر مشتمل ہے۔ انہیں مکمل اور تفصیلی ہدایات دے دی گئی ہیں۔ اس ٹیم کا انچارج ایکریمیا کا مایہ ناز

SCANNED BY JAMSHED

سیکرٹ ایجنٹ کرنل لارج ہے۔ باقی دو ممبرز میں سے ایک برازیل کی سپیشل ایجنٹ مس راکلی اور دوسرا رکن کناڈا کا جرمی ہے یہ تینوں دنیا کے مایہ ناز سیکرٹ سپیشل ایجنٹ ہیں۔ میں خود ہیڈ کوارٹر میں رہوں گا۔ اور آپ سب سے رابطہ رکھوں گا"۔۔۔۔ کرنل کاٹمرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ ہم سپیشل ٹیم کے ساتھ مکمل تعاون کریں گے"۔۔۔۔ سب نے بیک زبان ہو کر کہا۔

"سپیشل ٹیم کو سینٹ لاس پہنچنے کے احکامات دے دیئے گئے ہیں۔ وہ آج رات وہاں پہنچ کر یہ چیک کریں گے کہ کیا وہ مشکوک آدمی واقعی عمران ہے۔ اول تو مجھے قطعی یقین ہے کہ سپیشل ٹیم فوری طور پر ان سب کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔ لیکن آپ کو حفظ ماتقدم کے طور پر اس لئے اطلاع دی جا رہی ہے تاکہ آپ ہوشیار رہیں۔ تمام تفصیلات کی فائل آپ کو میٹنگ ہال سے باہر مل جائے گی۔ اس کے ساتھ ہی یہ ہنگامی میٹنگ برخواست کی جاتی ہے"۔۔۔۔ کرنل کاٹمرو نے کہا۔ اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا باقی لوگ بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور پھر سب کرنل کاٹمرو کے پیچھے چلتے ہوئے اس میٹنگ روم سے باہر نکل گئے۔

عمران ٹیکسی سے اترا۔ اور ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ دے کر وہ اطمینان بھرے انداز میں چلتا ہوا ہوٹل بلیو سٹار کے خوبصورت ہال میں داخل ہوا ہی تھا کہ ایک سپروائزر تیزی سے اس کے قریب آیا۔

"آپ مسٹر عدنان ہیں"۔۔۔۔ سپروائزر نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"آپ کو کوئی اعتراض ہو تو میں نام بدل بھی سکتا ہوں۔ دراصل کسی کی دل آزاری کرنا ہمارے مذہب میں بہت بڑا گناہ ہے۔ اس لئے حکم فرمائیے"۔۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"اوہ سر۔ مجھے بھلا کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ دراصل ایک محترمہ آپ سے ملنے تشریف لائی ہیں۔ وہ تو بضد تھیں کہ وہ آپ

SCANNED BY JAMSHED
You my heart you my soul.

کا انتظار آپ کے کمرے میں کریں گی۔ لیکن ہوٹل کے اصول کے مطابق ایسا ناممکن تھا۔ اس لئے انہیں وزیٹنگ گیلری میں نشست دے دی گئی ہے۔ اور میری یہ ڈیوٹی لگائی گئی تھی کہ میں آپ کی واپسی پر فوراً آپ کو اطلاع دوں"۔۔۔۔ سپروائزر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ محترمہ اکیلی ہیں یا ان کے پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں بھی ساتھ ہیں"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے پوچھا۔ اور سپروائزر نہ چاہتے کے باوجود بھی ہنس پڑا۔

"وہ اکیلی ہیں۔ اور جیسا آپ سوچ رہے ہیں ایسا نہیں ہے۔ وزیٹنگ گیلری کی نشست نمبر بارہ پر آپ ان سے مل سکتے ہیں"۔ سپروائزر نے کہا۔ اور پھر سلام کر کے تیزی سے ایک طرف کو بڑھ گیا۔

عمران نے اس کے جانے کے بعد کندھے اچکائے۔ اور وزیٹنگ گیلری کی طرف بڑھ گیا۔ اُسے اس بات پر حیرت تھی کہ کون محترمہ اس سے ملنے آ گئی ہے۔ حالانکہ یہاں وہ فرضی کاغذات اور فرضی نام سے رہائش پذیر تھا۔ گریٹ بال سے نکلنے کے بعد انہوں نے ڈی۔ ون میزائلوں سے پورا گریٹ بال اڑا دیا تھا۔ گریٹ بال کے اندر بھی چونکہ انتہائی طاقتور اسلحے کا ذخیرہ موجود تھا۔ اس لئے ڈی۔ ون میزائلوں کے فائر ہونے کے بعد گریٹ بال کے پرزے اڑ گئے۔ عمران سپیشل آبدوز کے ذریعے وہاں سے واپس پلٹا۔ راستے میں اس نے رونالڈ سے ہیڈ کوارٹر

کے متعلق پوچھ گچھ کرنا چاہی۔ لیکن رونالڈ شاید دل کا مریض تھا۔ وہ بغیر کچھ بتائے ہی مر گیا۔ گو عمران کو آرشیا جزیرے پر پروفیسر کی چیکنگ مشین سے تو یہ معلوم ہو گیا تھا کہ واٹر پاور کا ہیڈ کوارٹر بحر منجمد شمالی کے سب سے بالائی حصے گرڈٹ لینڈ میں ہے۔ وہ دراصل رونالڈ سے اس کا صحیح محل وقوع معلوم کرنا چاہتا تھا۔ کیونکہ جس علاقے کو گرڈٹ لینڈ کہا جاتا تھا وہ بے حد وسیع و عریض تھا۔ اور وہ ایسی جگہ تھی جہاں سوائے برف کے اور کچھ نہ تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ سردی بھی ظاہر ہے اپنے پورے جوبن پر ہوتی تھی۔ یہ ایسا علاقہ تھا جہاں اسکیمو بھی نہ رہتے تھے۔ کیونکہ وہاں نارمل حالات میں انسانی زندگی کی بقا ناممکن تھی صرف سائنسی تحقیقات کے لئے پراجیکٹ بنائے جاتے تھے۔ اور ان کے لئے بھی خصوصی انتظامات کئے جاتے تھے۔ گرڈٹ لینڈ میں ہیڈ کوارٹر کی موجودگی کا مطلب تھا کہ لازماً اسے زیر برف بنایا گیا ہوگا۔ اور باقی حفاظتی انتظامات تو ایک طرف وہاں کسی کا ویسے بھی پہنچنا ناممکن تھا۔ اس لئے یہ واقعی کسی بھی ایسی تنظیم کے لئے محفوظ ترین علاقہ تھا۔ یہ بات درست تھی کہ ایسی جگہوں پر ہیڈ کوارٹر بنانے کا مطلب دنیا کی آدھی دولت خرچ کرنا تھا۔ لیکن عمران جانتا تھا کہ یہودی کس قدر دولت مند قوم ہے۔ اور پھر یہودی سلطنت کے قیام کے لئے تو وہ اپنی آخری پائی تک دینے کے لئے تیار ہو سکتے تھے۔ اُسے اندازہ تھا کہ گریٹ بال کے منصوبے پر اس قدر دولت خرچ آئی ہو گی کہ شاید گرڈٹ لینڈ میں ہیڈ کوارٹر بنانے پر بھی اتنی رقم خرچ نہ آئی ہو گی۔ چنانچہ اس نے یہی فیصلہ کیا کہ وہ اس آبدوز کے ذریعے سفر

SCANNED BY JAMSHED

کرتا ہوا بحیرۂ عرب سے نہر سویز کو کراس کرتا ہوا بحیرہ روم پہنچے گا۔ اور پھر بحیرہ روم سے وہ گرونٹ لینڈ کے قریب سے نکلتا ہوا آئس لینڈ اور پھر اوپر بحر منجمد شمالی میں داخل ہو جائے گا۔ آبدوز واقعی اس انداز کی بنائی گئی تھی اور اس میں ایسے ایسے انتظامات تھے کہ عمران کو یقین ہو گیا تھا کہ گرونٹ لینڈ میں واقع وائٹ پاور کے ہیڈ کوارٹر سے مہذب دنیا کا رابطہ ایسی ہی آبدوزوں سے ممکن ہو سکتا ہے۔ اور پھر سب سے اچھی بات یہ تھی کہ یہ سپیشل آبدوز ایٹمی بیٹریوں سے چلتی تھی۔ اس لئے بغیر کہیں نمودار ہوتے وہ انتہائی تیز رفتاری سے گرونٹ لینڈ کی طرف سفر کر سکتے تھے۔ لیکن جب آبدوز بحیرہ روم میں پہنچی تو اچانک اس کی مشینری جام ہو گئی۔ عمران نے اُسے حرکت میں لانے کی بے حد کوشش کی لیکن اس نے نہ چلنا تھا نہ چلی۔ تب عمران نے شک پڑنے پر ایٹمی بیٹریوں کی چیکنگ کی تب اُسے معلوم ہوا کہ بیٹریاں مکمل طور پر ڈی چارج ہو چکی تھیں۔ ظاہر ہے اس کے بعد آبدوز کے حرکت میں آنے کا کوئی جواز ہی باقی نہ رہا تھا۔ چنانچہ عمران نے آبدوز میں موجود ڈائنا منٹ کو اس میں فٹ کیا اور پھر ٹائم بم میں وقت لگا کر وہ غوطہ خوری کے لباس پہنے سمندر کی سطح پر پہنچ گئے۔ وہ کھلے سمندر میں تھے اس لئے بُری طرح پھنس گئے تھے۔ کیونکہ خالی تیرتے ہوئے تو وہ سمندر میں طویل فاصلہ طے نہ کر سکتے تھے۔ لیکن پھر ان کی خوش قسمتی کہ ایک مچھلیاں پکڑنے والا ٹرالر انہیں نظر آ گیا۔ اور عمران نے جب انہیں بتایا کہ وہ بین الاقوامی ادارے کے آدمی ہیں۔ اور غوطہ خوری کے لباسوں میں اچانک خرابی پیدا ہو جانے کی وجہ سے انہیں وقت سے پہلے

سطح پر آنا پڑا ہے۔ جب کہ انہیں لینے کے لئے لانچ ابھی دیر سے آئے گی۔ تو ٹرالر والوں نے انہیں ساحل تک پہنچانے کی حامی بھر لی۔ اور تب عمران کو پتہ چلا کہ وہ اطالی کی بندرگاہ کارسیگا کے نزدیک موجود ہیں۔ ویسے عمران، ٹرالر والوں کی قومیت دیکھ کر ہی سمجھ گیا تھا کہ ان لوگوں کا تعلق اطالی سے ہے۔ اس لئے اس نے اپنے اور اپنے ساتھیوں کا تعلق بین الاقوامی ادارے سے بتایا تھا تاکہ انہیں شک نہ پڑ سکے کہ یہاں یہ ایشیائی مرد اور سوئس عورت کیوں موجود ہیں۔ ویسے جولیا کی موجودگی کا یہ فائدہ ہوا تھا کہ ٹرالر والوں کو ان کی اس بات پر یقین آ گیا تھا کہ ان کا تعلق بین الاقوامی ادارے سے ہے۔ ظاہر ہے بین الاقوامی ادارے میں مختلف قومیتوں کے لوگ اکٹھے کام کرتے ہیں۔ آبدوز کے تباہ ہونے کے بعد عمران کو لامحالہ اپنے منصوبے میں تبدیلی لانی پڑی۔ اور اب اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ تھا کہ وہ باقاعدہ حفاظتی انتظامات کے بعد گرونٹ لینڈ پہنچے۔ اس کے لئے ایکریمیا جانا بے حد ضروری تھا۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ وہاں ایک بین الاقوامی فرم جس کا نام ڈبلر تھا ایسا سامان تیار کرتی ہے جو گرونٹ لینڈ میں جانے اور وہاں کی سردی برداشت کرنے کے لئے ضروری ہے۔ اس نے اطالی میں ایک دوست کی مدد سے اپنے، کیپٹن شکیل، صفدر اور تنویر کے فرضی ناموں سے کاغذات تیار کرائے۔ اور پھر اس نے پاکیشیا میں بلیک زیرو کو فون کر کے ساری صورت حال بتائی اور اسے کہا کہ وہ جولیا صدیقی، خاور، نعمانی اور چوہان کو واپس بلا لے۔ کیونکہ گرونٹ لینڈ

SCANNED BY JAMSHED

میں زیادہ بھیڑ بھاڑ مسائل پیدا کر سکتی تھی۔ جولیا کو شاید وہ واپس نہ بھجواتا لیکن وہ جانتا تھا کہ گرڈٹ لینڈ میں انتہائی کٹھن حالات سے نبرد آزما ہونا پڑے گا۔ اور جولیا شاید اس قدر سخت موسم کو برداشت نہ کر سکے۔ کیونکہ بہرحال وہ صنف نازک تھی۔ اس لئے اس نے جولیا کو بھی واپس بلوانے کا کہہ دیا تھا۔ اور پھر ایکسٹو کی کال نے واقعی انہیں واپس جانے پر مجبور کر دیا۔ اس کے بعد وہ باقی ساتھیوں کے ہمراہ ایکریمیا پہنچا۔ اور چونکہ ڈیلر نامی فرم ایکریمیا کی ایک ریاست سینٹ لاس میں کاروبار کرتی تھی۔ اس لئے عمران سیدھا یہاں پہنچا تھا چونکہ یہاں ان کا کوئی کام نہ تھا اس لئے اس نے باقی ساتھیوں کو تو یورپین میک اپ میں علیحدہ ہوٹل میں ٹھہرا دیا اور خود اس نے ہوٹل بلیو سٹار میں کمرہ لے لیا۔۔۔ وہ خود ایشیائی میک اپ میں ہی رہا۔ ڈیلر کو اس نے ضروری سامان کا آرڈر دیا۔ اور انہیں بھی اس نے اقوام متحدہ کے ایک تحقیقاتی ادارے کے جعلی کاغذات دے کر اس بات پر رضامند کیا تھا کہ وہ خصوصی سامان اسے مہیا کریں۔ سامان کی تیاری کے لئے فرم نے ایک ہفتے کی مہلت لی تھی۔ اور اب یہ ایک ہفتہ اس کے پاس فارغ تھا۔ اور وہ اب فرم سے واپس اپنے ہوٹل آیا تھا۔ راستے میں وہ یہی پروگرام بناتا آیا تھا کہ اس ایک ہفتے میں وہ خوب دل بھر کر تفریح کرے گا۔ لیکن یہاں ہوٹل پہنچتے ہی اسے کسی محترمہ کی آمد کی اطلاع ملی تو وہ حیران رہ گیا۔ کیونکہ یہاں وہ کسی ایسی محترمہ سے واقف نہ تھا جو اس کے اس فرضی نام سے واقف ہو اس نے اپنے آپ کو ایشیائی سائنسدان ظاہر کیا تھا۔ جو گرڈٹ لینڈ میں

اقوام متحدہ کے ایک سائنسی پروجیکٹ کا انچارج تھا۔ جب کہ اس کے ساتھی بھی کاغذات کے لحاظ سے سائنسدان ہی تھے اور ان کا تعلق یورپ سے تھا۔ وزیٹنگ گیلری میں چھوٹے چھوٹے آرام دہ کیبن بنے ہوئے تھے۔ ہوٹل کے رہائشی اگر کسی سے اپنے کمرے میں ملاقات نہ کرنا چاہتے تو اس کے لئے انہیں وزیٹنگ گیلری میں سہولت مہیا کی جاتی تھی۔ ہر کیبن کے باہر نمبر لگے ہوئے تھے۔ عمران نمبر دیکھتا ہوا آگے بڑھتا گیا اور پھر بارہ نمبر کیبن کے سامنے وہ رک گیا۔ کیبن کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور اس پر انتہائی قیمتی پردہ لہرا رہا تھا۔

"کیا میں اندر آسکتا ہوں۔ مم۔۔۔ مم۔۔۔ میرا مطلب ہے کوئی پردہ دار تو نہیں ہے اندر۔۔۔" عمران نے بڑے جھجکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کم ان پلیز۔۔۔" اندر سے ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔ اور عمران کا ہاتھ بے اختیار سر پر پہنچ گیا۔ آواز کا لوچ اور ترنم بتا رہا تھا کہ جسے سپروائزر محترمہ جیسے بوڑھے لقب سے نواز رہا تھا وہ کسی کالج کی طالبہ ہے۔ عمران نے اس طرح پردہ ہٹایا جیسے کسی غیر کے گھر میں چوری چھپے داخل ہو رہا ہو۔ پردہ ہٹتے ہی جیسے ہی اس کی نظریں سامنے بیٹھی ہوئی لڑکی پر پڑیں اس نے واقعی گھبرا کر پردہ چھوڑ دیا اور اس طرح بدک کر دو قدم پیچھے ہٹ گیا جیسے اندر اسے کوئی زہریلا سانپ نظر آگیا ہو۔

"آپ باہر کیوں چلے گئے۔ تشریف لائیے۔ میں تو کافی دیر سے

آپ کا انتظار کر رہی ہوں" ـــــ اُسی لمحے پردہ ہٹا کر اندر موجود لڑکی نے باہر نکلتے ہوئے کہا۔ اور عمران کی آنکھیں بے اختیار جھک گئیں۔ اس کے چہرے پر اس طرح شرم کے آثار نمودار ہو گئے جیسے کسی کٹھیٹھ مشرقی لڑکی پر سر بازار آوازہ کس دیا گیا ہو۔

"مم ـــ مم ـــ لباس تو پہن لیجئے" ـــــ عمران نے اُسی طرح نظریں جھکائے ہوئے انتہائی شرمیلے لہجے میں کہا۔

"لباس ـــ کیا مطلب۔ میں نے لباس تو پہنا ہوا ہے۔ لیکن یہ آپ کو کیا ہو گیا ہے" ـــــ لڑکی کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"مم ـــ مم ـــ مجھے شرم آ رہی ہے" ـــ عمران نے گڑگڑاتے ہوئے لہجے میں کہا اور لڑکی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ اس نے عمران کا بازو پکڑا۔ اور پھر اُسے اس طرح گھسیٹتی ہوئی کیبن میں لے گئی۔ جیسے کسی نالائق بچے کو زبردستی سکول لے جایا جا رہا ہو۔

"ارے ارے۔ نامحرم کا بازو نہیں پکڑتے۔ بڑا گناہ ہوتا ہے" ـــ عمران کا چہرہ اور زیادہ سرخ پڑ گیا تھا۔

"آج تک میں نے مشرق میں شرم و حیا کے قصے تو ضرور سن رکھے تھے لیکن مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ وہاں کے مرد بھی اس قدر شرمیلے ہوتے ہیں" لڑکی نے بڑے مترنم انداز میں قہقہہ مارتے ہوئے کہا۔

"آپ پلیز یہ پردہ اتار کر لپیٹ لیجئے یا پھر اسے میری آنکھوں پر ڈال دیجئے" ـــ عمران نے نظریں جھکائے اُسی طرح انتہائی شرمیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ کیا بکواس ہے۔ سنو۔ میرا نام راکی ہے۔ اور میں تم سے ملنے آئی ہوں۔ میرا خیال ہے یہاں کی بجائے تمہارے کمرے میں نہ چلا جائے" ـــــ اس بار لڑکی نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کمرے میں اور اس حالت میں۔ لاحول ولا۔ آپ مجھے اماں جی سے جوتیاں لگوانا چاہتی ہیں۔ انہوں نے ابھی نئی جوتی لی ہے۔ انتہائی سخت چمڑے کی۔ شاید ہاتھی کا چمڑہ ہے۔ سوری مس راکی۔ آئی ایم ریئلی سوری" ـــــ عمران نے اُسی طرح نظریں جھکائے جواب دیا۔ تو مس راکی ہونٹ کاٹتی ہوئی اٹھی۔ اس نے ایک جھٹکے سے کیبن کے دروازے پر پڑا ہوا پردہ کھینچا اور پھر اُسے اپنے جسم کے گرد لپیٹ لیا۔

"لو اب میں نے پردہ لپیٹ لیا ہے" ـــــ مس راکی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے پہلے تو ذرا سی نظریں اٹھا کر اس کی طرح دیکھا جیسے کسی کو چوری چوری دیکھ رہا ہو۔ پھر ایک جھٹکے سے وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"شکریہ مس راکی۔ دراصل بغیر لباس کے کسی کو دیکھ کر مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے میں کسی چھپکلی کو دیکھ رہا ہوں۔ بڑی کراہت آتی ہے۔ آپ یقین کریں۔ ہمارے ہاں تو جس گھر میں جوان لڑکے ہوں۔ وہاں گائے بھینسوں کو بھی لباس پہنایا جاتا ہے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور مس راکی ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"واقعی مشرق عجیب ہے۔ یہاں تو اگر لڑکیاں کبھار ہی لباس پہن لیں تو ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی کوئی نہیں دیکھتا" ـــــ مس راکی نے ہنستے ہوئے کہا۔ اس نے دراصل کچھ ایسا لباس پہن رکھا تھا کہ وہ

SCANNED BY JAMSHED

SCANNED BY JAMSHED

تقریباً عریاں نظر آ رہی تھی۔ گو عام طور پر ایکریمیا میں ایسا لباس صرف ساحل پر سن باتھ کی غرض سے پہنا جاتا تھا۔ لیکن اگر کوئی شہروں میں بھی پہن لے تو کسی کو کوئی اعتراض نہ ہوتا تھا۔

"اسی لئے تو میری آنکھیں بھی نہ اٹھ رہی تھیں۔ کیونکہ آپ نے اپنے وزن سے ہلکا لباس پہنا ہوا ہے۔ اس لئے لباس کی بجائے میری آنکھوں پر آپ کا وزن پڑ گیا تھا۔ بہرحال فرمائیے۔ آپ کو اس بے لباسی کی حالت میں مجھ جیسے بے ضرر سے آدمی سے ملنے کا خیال کیسے آ گیا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے ڈیلر سے اطلاع ملی ہے کہ آپ کسی تحقیقاتی مشن پر گرووٹ لینڈ جا رہے ہیں"۔۔۔ راکلی نے یک لخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس تحقیق کا تعلق زمانہ ماقبل کی عورت سے نہیں ہے۔ وہ زمانہ جب ابھی لباس ایجاد نہ ہوا تھا۔ یہ سائنسی تحقیق ہے"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور راکلی بے اختیار ہنس پڑی۔

"مجھے تو معلوم ہوا ہے کہ آپ وہاں واٹر پاور کے ہیڈ کوارٹر کی تلاش میں جا رہے ہیں"۔۔۔ راکلی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن وہ اب غور سے عمران کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔

"آپ کو جزوی طور پر درست اطلاع ملی ہے"۔۔۔ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔ وہ نہ ہی واٹر پاور کے الفاظ پر چونکا تھا اور نہ ہی اس کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے۔

"جزوی طور پر درست ۔۔۔ کیا مطلب"۔۔۔ عمران کے جواب

سے راکلی خود چونک پڑی تھی۔

"دراصل ہمارا سائنسی پراجیکٹ وہاں ہیوی واٹر کے آئسوٹوپ کی تلاش میں جا رہا ہے۔ اس لئے واٹر کی حد تک تو آپ کی اطلاع درست ہے باقی غلط ہے"۔۔۔ عمران نے اُسی طرح سادہ سے لہجے میں جواب دیا۔

"کیا آپ مجھے اپنے ساتھ مشن پر لے جا سکیں گے۔ میں اس کے لئے آپ کو گراں معاوضہ بھی دوں گی۔ دراصل مجھے گرووٹ لینڈ دیکھنے کا بے حد شوق ہے۔ میں فطری طور پر سیاح ہوں اور پوری دنیا گھوم چکی ہوں۔ سوائے گرووٹ لینڈ کے۔ کوئی ایسا علاقہ نہیں رہا۔ جہاں میں نہ گئی ہوں۔ لیکن گرووٹ لینڈ میں اکیلی نہیں جا سکتی۔ اس لئے مجھے جیسے ہی معلوم ہوا کہ کوئی سائنسی ٹیم وہاں جا رہی ہے تو میں نے سوچا کہ چلو اس طرح میں بھی وہاں کی سیر کر آؤں گی۔ آپ بے فکر رہیئے وہاں مجھے مجبوراً ایسا لباس پہننا پڑے گا جس پر آپ کو کوئی اعتراض نہ ہو گا"۔۔۔ راکلی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ وہاں کیا دیکھنا چاہتی ہیں"۔۔۔ عمران نے بھی مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ظاہر ہے وہاں برف کے سوا اور کچھ نہیں ہو گا۔ لیکن پلیز آپ کوئی بدذوقی کی بات نہ کر دیجئے کہ برف تو آپ یہاں بھی دیکھ سکتی ہیں۔ سیاحت کے معاملے میں میں بہت پکی واقع ہوئی ہوں"۔۔۔ راکلی نے کہا۔

"ارے نہیں۔ ہمارے ہاں یہ پچ سسٹم کو بھی گناہ سمجھا جاتا ہے۔

اس لئے آپ بے فکر رہیں آپ کو چیک کوئی نہ کرے گا۔ لیکن میں البتہ یہ ضرور کہوں گا کہ آپ کے وہاں پہنچنے کے بعد برف تو وہاں موجود نہ رہے گی۔ پھر آپ کیا دیکھیں گی"۔۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیوں۔ وہاں برف کیوں نہ رہے گی وہ تو مکمل برفانی علاقہ ہے" راکلی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ تو آپ کے حسن کی گرمی سے پگھل جائے گی"۔۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا، تو راکلی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اوہ۔ اس تعریف کا شکریہ۔ لیکن آپ کے جذبات پر چھائی برف تو پگھلی نہیں۔ گرمونٹ لینڈ کی برف کیسے پگھلے گی"۔۔۔۔ راکلی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"فلڑ واٹر کی مسلسل بوچھاڑ برف کو مسلسل جمائے رکھتی ہے۔ اس لئے تو اس پر سورج کی گرمی اثر نہیں کرتی۔ آپ کے حسن کی تپش بھلا کیا کام کرے گی۔ بہرحال آپ واقعی گرمونٹ لینڈ جانا چاہتی ہیں۔ یہ دیکھئے کہ ہمارا کام تو خالصتاً سائنسی ہوگا۔ ہم سیاحت میں تو آپ کا ساتھ نہ دے سکیں گے اس لئے آپ بور تو نہ ہو جائیں گی"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ تو کیا آپ واقعی مجھے ساتھ لے جانے پر تیار ہیں"۔۔۔۔ راکلی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ بس دو شرطیں ہیں ایک تو یہ

SCANNED BY JAMSHED

وہاں کے لئے مخصوص لباس اور خوراک اور آنے جانے کا کرایہ آپ خود ادا کریں گی۔ چونکہ ہمارے گروپ میں کوئی عورت نہیں ہے۔ اس لئے آپ کو وہاں اپنا خیمہ الگ لگانا ہوگا۔ اور یہ خیمہ اور اس سے متعلقہ سامان تمام تر آپ خود خریدیں گی۔ مخصوص آٹومیٹک گاڑی جو برف پر چلتی ہے، اس کا انتظام بھی آپ کو خود کرنا ہوگا۔ یہ تو ہوئی پہلی بات۔ دوسری بات یہ کہ آپ اپنے کاغذات وغیرہ مجھے دیں۔ میں انہیں اپنے ادارے کے پاس بھیجوں گا۔ وہاں سے اجازت ملنے کے بعد ہی آپ ساتھ جاسکیں گی۔ ۔۔۔ اس بارے میں زیادہ تشویش کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ایک رسمی کارروائی ہوگی۔ ۔ میری تصدیق پر ہی انہوں نے اجازت دے دینی ہے۔ لیکن یہ ہے ضروری۔ کیونکہ بہرحال یہ ایک بین الاقوامی سائنسی پراجیکٹ ہے۔ اس لئے فائل میں آپ کے کاغذات موجود ہونے چاہئیں" عمران نے بڑی سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ میں پھر کل آؤں گی اور آپ کو کاغذات دے جاؤں گی۔ ابھی مجھے ڈیلر والوں سے مل کر یہ بھی معلوم کرنا ہے کہ میرے اس ٹور پر کتنے اخراجات آئیں گے۔ بہرحال آپ کا بے حد شکریہ۔ کہ آپ نے چڑچڑے پن کا مظاہرہ نہیں کیا"۔۔۔۔ راکلی نے کہا۔ اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"پپ۔۔۔۔ پپ۔۔۔۔ پلیز۔ مجھے نظریں جھکا لینے دیجئے۔ پھر یہ پردہ ہٹانا" عمران نے اس کے اٹھتے ہی بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے منہ دوسری طرف پھیر لیا۔ راکلی قہقہہ مار کر ہنس پڑی اور پھر پردہ وہیں پھینک کر وہ کیبن کا دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔

"یا اللہ تو غفور رحیم ہے۔ کوئی نادانستہ نظر پڑ گئی ہو تو معاف کر د
عمران نے اس کے باہر جاتے ہی دونوں ہاتھ اٹھا کر باقاعدہ کان پکڑ
ہوئے کہا۔ اور پھر مڑ کر اس نے کرسی پر پڑا ہوا پر وہ اٹھایا۔ اُسے در
پر دوبارہ ایڈجسٹ کیا۔ اور کیبن سے باہر آگیا۔ دز ٹینگ گیلری ی
نکل کر وہ اطمینان سے چلتا ہوا لفٹ کی طرف بڑھا۔ اور تھوڑی دیر بعد
ہوٹل کی چوتھی منزل پر موجود اپنے کمرے میں پہنچ چکا تھا۔ کمرے کا درو
بند کر کے وہ مڑا اور اس کی تیز نظریں کمرے کا جائزہ لینے لگیں۔ اس
کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ تیر رہی تھی۔ کیونکہ اس نے کمرے کی تلاش
کا ایک پوائنٹ چیک کر لیا تھا۔ گو کمرے کی تلاشی لینے کے بعد اُسے
واقعی دوبارہ اس طرح ایڈجسٹ کر دیا گیا تھا۔ کہ اگر عمران تیز نظروں سے
باقاعدہ جائزہ نہ لیتا تو اُسے کبھی محسوس نہ ہوتا کہ تلاشی لی گئی ہے۔ لیکن
بیڈ کے ساتھ موجود میز پر پڑے ہوئے ایش ٹرے کی موجودگی بتا ر
تھی کہ تلاشی لی گئی ہے۔ کیونکہ عمران کی عادت تھی کہ وہ میز پر ایش ٹر
برداشت نہ کرتا تھا۔ وہ ہمیشہ اُسے اٹھا کر میز کے نیچے رکھ دیا کرتا تھ
لیکن اب یہ میز کے اوپر پڑا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ جو کوئی بھی کمرے
میں آیا ہے تلاشی کے بعد اُسے شاید یہ خیال آیا ہو گا کہ ایش ٹرے تلاش
کے دوران نیچے گر گیا ہے۔ اس لئے اس نے اُسے اٹھا کر اوپر رکھ
دیا تھا۔ ورنہ اور کسی بھی لحاظ سے یہ محسوس نہ ہوتا تھا۔ کہ تلاشی لی گئی ہے
کمرے میں موجود ردی کی ٹوکری میں اس کاغذ کے پرزے موجود تھے
جو اس نے سائنسی سامان کی لسٹ بنانے کے سلسلے میں پہلے انداز
سے لکھے تھے۔ پھر انہیں باقاعدہ ترتیب دے کر دوسرے کاغذ پر لکھ

SCANNED BY JAMSHED

اور پھر یہ کاغذ پھاڑ کر ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا تھا۔ اگر ایش ٹرے صفائی کرنے والی عورت آکر اوپر رکھتی تو لازماً ردی کی ٹوکری خالی پڑی ہوتی۔ عمران کی پیشانی پر لکیریں نمودار ہو گئیں۔ کیونکہ تلاشی کا انداز بتا رہا تھا کہ تلاشی لینے والے انتہائی تربیت یافتہ لوگ ہیں۔ ورنہ عام مجرم چاہے جس قدر بھی احتیاط سے کام لے اس قدر ماہرانہ انداز میں سامان دوبارہ ایڈجسٹ نہ کر سکتا تھا۔ عمران قالین پر چلتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے اپنے کوٹ کی سامنے والی چھوٹی جیب سے ایک قلم نکالا اور اس کو اس طرح کھولنے لگا جیسے روشنائی بھرنے کے لئے اسے کھولا جاتا ہے۔ اور پھر اندر سے ایک چھوٹی سی پتی برآمد کر کے اس نے قلم کو تو میز پر رکھا اور پتی لے کر وہ اُسے کمرے میں دیواروں کے ساتھ ساتھ لگانے لگا۔ الماری کے قریب جیسے ہی پتی پہنچی اس میں ہلکی سی لرزش سی محسوس ہونے لگی۔ اور عمران مسکرا دیا اس نے پتی کو ادھر ادھر گھمایا اور پھر وہ جب اُسے الماری کے نیچے خلا میں لے گیا تو پتی کی لرزش تیز ہو گئی۔ عمران نے پتی ایک طرف رکھی اور قالین پر لیٹ کر اس نے الماری کے نچلے حصے میں جھانکا لیکن وہاں کوئی چیز موجود نہ تھی۔ عمران نے ہاتھ اندر کیا اور پھر اس کا ہاتھ الماری کی نچلی سطح پر ایک چھوٹے سے بٹن سے اٹک گیا۔ اس نے ایک جھٹکے سے وہ بٹن باہر نکال لیا۔ بٹن ایک ٹیپ کے ذریعے الماری کے نیچے اوپر کی طرف کر کے چپکایا گیا تھا۔ اس لئے اگر عمران اس پتی کی مدد سے اسے ٹریس نہ کر لیتا تو یقیناً اس کی تلاش ناممکن ہوتی۔ عمران ہونٹ بھینچے بٹن کو دیکھتا رہا۔ یہ انتہائی طاقتور رینج کا ڈکٹا فون تھا۔

SCANNED BY JAMSHED

عمران نے اُسے واپس پہلے والی جگہ پہ اُسی ٹیپ سے چپکا دیا اور پھر وہ اٹھا۔ اس نے پتی قالین سے اٹھا کر دوبارہ قلم کے اندر رکھی۔ اور قلم بند کر کے جیب میں ڈال لیا۔ اس کے بعد وہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے آہستہ سے باتھ روم کا دروازہ کھولا اور پھر اُسے دوبارہ اس طرح بند کر دیا جیسے عام طور پہ باتھ روم سے باہر نکلتے ہوئے اس کا دروازہ بند کیا جاتا ہے۔

"مس راکلی کے ساتھ جلنے سے کم از کم خشک سائنسی ماحول میں رنگ بھر جاتے گا"۔ — عمران نے اس طرح بڑبڑاتے ہوئے کہا کہ منہ سے الفاظ تو صحیح نکلیں لیکن محسوس ایسا ہو جیسے وہ خود کلامی کر رہا ہو وہ آ کر کرسی پہ دھم سے بیٹھ گیا۔ وہ جان بوجھ کر ایسی آوازیں نکال رہا تھا جس سے ڈکٹا فون کے رسیور پہ موجود آدمی کو اندازہ ہو سکے کہ وہ کیا کر رہا ہے۔

"ارے اوہ۔ ویری سوری۔ میں نے مس راکلی کو تو پینے کا پوچھا ہی نہیں۔ وہ بھی کیا سوچتی ہو گی کہ کیسے غیر مہذب آدمی سے واسطہ پڑ گیا ہے۔ اب میں کروں بھی کیا۔ وہ ہے تو دیکھنے کی چیز۔ لیکن دیکھنا گناہ ہے۔ اچھا چلو۔ میں اس سے معافی مانگ لوں گا" — عمران نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ کرسی سے اٹھا اور الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور پھر اُسے بند کر دیا۔

"یہاں بیکار بیٹھے رہنے کا کیا فائدہ۔ کسی ہوٹل میں چلا جائے کوئی اچھا سا فنکشن ہی دیکھ لیا جائے" — عمران نے کہا۔ اور پھر تیزی سے واپس مڑا۔ اور دروازہ کھول کر کمرے سے باہر آ گیا۔ کمرہ لاک کر کے وہ لفٹ کے ذریعے نیچے اترا۔ اور ہال میں سے ہوتا ہوا مین گیٹ سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک ٹیکسی میں بیٹھا ہوٹل ریکس کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ ہوٹل ریکس کے گیٹ پہ اس نے ٹیکسی چھوڑی۔ اور پھر لمبے لمبے قدم اٹھاتا وہ ہوٹل ریکس کی لابی میں داخل ہو کر بجائے اندر ہال میں جانے کے وہ سائیڈ میں موجود پبلک فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا اس نے بوتھ میں داخل ہو کر جیب سے سکے نکالے اور انہیں فون پیس میں ڈال کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ہوٹل الفانزو" — رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"کمرہ نمبر چودہ دوسری منزل کے مسٹر آسکر سے بات کرائیں میں عدنان بول رہا ہوں ان کا دوست" — عمران نے کہا۔

"یس سر — ہولڈ آن کیجئے" — دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور چند لمحوں بعد رسیور پہ صفدر کی آواز ابھری۔

"آسکر بول رہا ہوں" — صفدر نے کہا۔

"مسٹر آسکر۔ میں عدنان بول رہا ہوں۔ رابرٹ اور رافیل کو لے کر یہاں ہوٹل ریکس پہنچ جاؤ۔ کچھ اہم گفتگو کرنی ہے" — عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور بغیر دوسری طرف سے کوئی بات سنے اس نے رسیور رکھا اور بوتھ سے نکل کر ہوٹل ہال کی طرف بڑھ گیا۔

SCANNED BY JAMSHED

کمرے کے دروازے پر دستک کی آواز سنتے ہی کرسی
پر بیٹھا ہوا لمبا تڑنگا اور گٹھے ہوئے جسم کا ادھیڑ عمر آدمی اٹھ کھڑا ہوا۔
اس کے چہرے کی ساخت ایسی تھی کہ وہ انتہائی ظالم اور سفاک نظر
آتا تھا۔

"کون ہے" ۔۔۔ اس نے دروازے کے قریب جا کر قدرے
محتاط انداز میں پوچھا۔

"راکلی" ۔۔۔ دروازے کے باہر سے نسوانی آواز سنائی دی
اور ادھیڑ عمر آدمی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر
دروازے کی چٹخنی کھولی اور دروازہ کھول دیا۔ دروازے پر کھڑی راکلی
مسکراتی ہوئی اندر داخل ہوئی تو ادھیڑ عمر نے ایک بار پھر دروازہ بند
کیا اور چٹخنی لگا دی۔ راکلی اس دوران ایک کرسی پر بیٹھ چکی تھی۔

"کیا رپورٹ ہے راکلی" ۔۔۔ ادھیڑ عمر نے واپس پلٹ کر
سامنے والی کرسی کی طرف بڑھتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"میرا خیال ہے ہمیں غلط اطلاع ملی ہے کرنل لارج" ۔۔۔ راکلی نے
منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تفصیل بتاؤ۔ اپنا خیال بعد میں ظاہر کرنا" ۔۔۔ ادھیڑ عمر نے جسے
کرنل لارج کہہ کر پکارا گیا تھا۔ اسی طرح خشک لہجے میں کہا اور کرسی
پر بیٹھ گیا۔

"میں جب اس کے ہوٹل پہنچی تو معلوم ہوا کہ وہ کمرے میں موجود
نہیں ہے۔ میں نے ہوٹل والوں سے کہا بھی کہ میں اس کی مہمان ہوں،
اس کمرے میں رہ کر اس کا انتظار کر لوں گی۔ لیکن انہوں نے انکار کر
دیا اور مجھے ویٹنگ گیلری کے کیبن میں بٹھا دیا۔ بہرحال تھوڑی دیر
بعد وہ عدنان وہاں آ گیا" ۔۔۔ راکلی نے کہا۔ اور پھر اس نے عمران
کی تمام حرکات اور اس سے ہونے والی گفتگو پوری تفصیل سے بتا دی۔

"میں نے باہر نکل کر رک کر کان لگائے تاکہ ہو سکتا ہے میرے
باہر نکلتے ہی وہ کوئی تبصرہ کرے جس سے اس کی اصل حقیقت سامنے
آ جائے لیکن وہ تو خدا سے معافیاں مانگ رہا تھا۔ پھر میں چلی آئی" ۔۔۔
راکلی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تمہاری رپورٹ سے دو باتیں سامنے آتی ہیں۔ ایک تو یہ
کہ وہ واقعی عمران نہیں ہے۔ ورنہ وہ اتنی آسانی سے تمہیں اپنے
کمرے میں ساتھ لے جانے کے لئے تیار نہ ہوتا۔ لیکن اس نے تمہارے
لباس وغیرہ کے متعلق جو ردعمل ظاہر کیا ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا
ہے کہ وہ عمران ہی ہو گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ وہ ایسا ہی آدمی ہے۔

جب تم وزیٹنگ گیلری میں اس سے گفتگو میں مصروف تھیں تو میں
اس کے کمرے کی مکمل تلاشی لی۔ لیکن وہاں سے کوئی ایسا کلیو نہیں
جس سے ظاہر ہو کہ وہ واقعی عمران ہے۔ اس کے علاوہ وہاں کوئی
میک اپ باکس یا اسلحہ یا کسی قسم کا ٹرانسمیٹر کوئی مشکوک چیز
برآمد نہیں ہوئی۔ بہرحال میں ٹاپ تھرٹین ڈکٹا فون وہاں لگا آیا
جمی اُسے چیک کر رہا ہے۔ اب دیکھو اس کی رپورٹ کیا کہتی ہے
کرنل لارج نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اس کی رپورٹ ساری قلعی کھول دے گی۔ ویسے اگر وہ
عمران ہے تو پھر اس سے بڑا اداکار دنیا میں پیدا ہی نہیں ہو سکتا
نے گرڈٹ لینڈ اور واٹر یاور کا ذکر کیا تو نہ ہی اس کی آنکھوں میں کوئی
تاثرات ابھرے۔ نہ چہرے پر۔ اس نے بڑے سادہ سے لہجے میں
دیا کہ میری اطلاع جزوی طور پر درست ہے۔ پھر اس نے بتایا
ہیوی واٹر کے آئسوٹوپ کی تحقیق کے لئے ان کا مشن گرڈٹ لینڈ
رہا ہے۔ اس نے جس انداز میں یہ بات کی اور جس انداز میں جواب
اگر وہ غلط تھا تو پھر کم از کم مجھے اس کا شاگرد بننا پڑے گا"۔۔۔ را
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے اس کی فائل پڑھی ہے"۔۔۔ اس بار کرنل لارج نے
بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں پڑھی ہے۔ اور اس فائل کے پڑھنے اور اس عدنان سے
ملنے کے بعد کم از کم میں تو حتمی طور پر اس نتیجے پر پہنچی ہوں کہ یہ آدمی عمران
نہیں ہو سکتا۔ یہ معصوم سا شرمیلا سا آدمی اس قدر خوفناک اور

SCANNED BY JAMSHED

خطرناک ایجنٹ کیسے ہو سکتا ہے"۔۔۔ راکلی نے کہا اور کرنل لارج
ہنس پڑا۔

"یہی اس کی خصوصیت ہے راکلی۔ وہ کبوتر سے بھی زیادہ معصوم
اور کوبرا سانپ سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ اور یہ دونوں صفتیں وہ
بیک وقت استعمال کرتا ہے۔ بہرحال اب جمی کے آنے پر ہی
مزید کچھ اندازہ لگایا جا سکتا ہے"۔۔۔ کرنل لارج نے کہا۔ اور ابھی
اس کا فقرہ مکمل ہی ہوا تھا کہ دروازے پر ایک بار پھر مخصوص انداز
کی دستک سنائی دی۔ کرنل لارج ایک جھٹکے سے اٹھا اور دروازے
کی طرف بڑھ گیا۔

"کون ہے"۔۔۔ کرنل لارج نے پوچھا۔

"جمی۔ باس"۔۔۔ باہر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
اور کرنل لارج نے چٹخنی ہٹا کر دروازہ کھول دیا۔ دروازے پر ایک
درمیانے قد اور سمارٹ جسم کا نوجوان چھوٹے چیک کا سوٹ پہنے
کھڑا تھا۔ اس کے سر کے بال گہرے سرخ رنگ کے تھے آنکھوں
میں سانپ جیسی تیز چمک تھی۔ وہ سر ہلاتا ہوا اندر آیا تو کرنل لارج
نے دروازہ بند کر کے چٹخنی چڑھائی اور پھر آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ سرخ بالوں
والا نوجوان بڑے بے تکلفانہ انداز میں راکلی کے ساتھ والی کرسی پر
بیٹھ گیا۔

"ہاں۔ تم کیا رپورٹ لائے ہو جمی"۔۔۔ کرنل لارج نے کرسی
پر بیٹھتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

"وہ عمران نہیں ہے باس۔ میں کمرے میں اس کی گفتگو کا ریکارڈ

SCANNED BY JAMSHED

لے آیا ہوں۔ سن لیجئے "۔۔۔۔۔ جرمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نکال کر اس کی سائیڈ کا بٹن دبایا تو باکس کا ڈھکن کھل گیا اور اس کے اندر ایک مائیکرو کیسٹ موجود تھا۔ جرمی نے باکس کو میز پر رکھا اور اس کا ایک اور بٹن دبا دیا۔ چند لمحے تو باکس میں سے کوئی آواز نہ نکلی۔ پھر ایک دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز سنائی دی پھر طویل خاموشی کے بعد ایک بار پھر ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی دروازہ زور سے بند ہوا ہو۔ اس کے بعد بڑبڑاہٹ سی سنائی دی لیکن الفاظ واضح تھے۔

" راکلی کے ساتھ جانے سے کم از کم خشک سائنسی ماحول میں رنگ بھر جائے گا" پھر کسی کے کرسی پر بیٹھنے کی آواز سنائی دی۔ اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر اونچی بڑبڑاہٹ سنائی دی " ارے اوہ ویری سوری۔ میں نے مس راکلی کو تو پینے کا پوچھا ہی نہیں وہ بھی کیا سوچتی ہو گی۔ کہ کیسے غیر مہذب آدمی سے واسطہ پڑ گیا ہے۔ اب میں کروں بھی کیا۔ وہ ہے تو دیکھنے کی چیز۔ لیکن دیکھنا گناہ ہے۔ اچھا چلو۔ میں اس سے معافی مانگ لوں گا" اس آواز کے بعد کسی کے کرسی سے اٹھنے اور پھر الماری کھلنے اور بند ہونے کی آواز سنائی دی۔ اس کے بعد ایک بار پھر خود کلامی ہوئی۔

"یہاں بیکار پڑے رہنے کا کیا فائدہ۔ کسی ہوٹل میں چلا جائے کوئی اچھا سا فنکشن ہی دیکھ لیا جائے" وہی آواز پھر سنائی دی اور پھر اس کے بعد دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز کے ساتھ ہی خاموشی چھا گئی۔

جرمی نے ہاتھ بڑھا کر بٹن آف کر دیا۔ اور باکس بند کر کے اسے اٹھایا اور دوبارہ جیب میں ڈال لیا۔

" میرے خیال میں اب تو کسی قسم کا بھی شک باقی نہیں رہا۔ یہ آدمی عمران نہیں ہو سکتا "۔۔۔۔ راکلی نے جو اب تک خاموش بیٹھی ہوئی تھی، فیصلہ کن انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" جرمی کی رپورٹ سننے کے بعد مجھے یقین ہو گیا ہے کہ یہ واقعی عمران ہے "۔۔۔۔ کرنل لارج نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا تو راکلی اور جرمی دونوں بری طرح چونک پڑے۔

" کیا ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ "۔۔۔۔ ان دونوں نے بیک آواز ہو کر کہا۔

" دراصل ہم عمران کو عام سا ایجنٹ سمجھ رہے ہیں۔ حالانکہ ہمیں واٹر پاور کے ہیڈ کوارٹر سے واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ عمران دنیا کا سب سے ذہین اور خطرناک ترین ایجنٹ ہے۔ اب میں بتاتا ہوں کہ میں اس نتیجے تک کیسے پہنچا کہ یہ شخص واقعی عمران ہے۔ تم نے محسوس کیا ہے کہ پہلے دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز سنائی دی۔ اس سے یہی سمجھا گیا کہ یہ دروازہ شاید باتھ روم کا تھا۔ اور یہ شخص کمرے میں داخل ہوتے ہی باتھ روم میں چلا گیا۔ پھر باہر آ کر اس نے خود کلامی کی۔ حالانکہ یہ بات اس لئے ممکن نہیں کہ باتھ روم کا دروازہ کھلنے کی ہلکی سی آواز اس کے بند ہونے کی آواز سے ایک سیکنڈ پہلے سنائی دی تھی جو بند ہونے کی زوردار آواز میں چھپ گئی۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ شخص کمرے میں داخل ہو کر باتھ روم میں نہیں

SCANNED BY JAMSHED

گیا ورنہ فوراً ہی باتھ روم کا دروازہ کھلنے اور پھر بند ہونے کی آواز سنائی دیتی۔ اس کے بعد دروازہ دوبارہ کھلتا اور بند ہوتا۔ جب کہ ایسا نہیں ہوا۔ اس کا مطلب ہے کہ اس آدمی نے اندر داخل ہو کر کے بعد باقاعدہ چیکنگ کی اور اسے ڈکٹا فون کا علم ہو گیا تو اس نے باقاعدہ ڈرامہ کیا۔ اور ایک عام سائنسدان جس کا تعلق جرا سے نہ ہو کبھی بھی ایسا نہیں سوچ سکتا۔ اور جس جگہ میں نے ڈکٹا نصب کیا تھا وہاں اس کی موجودگی کسی مخصوص آلے کے بغیر چیک نہ کی جا سکتی"۔۔۔ کرنل لارج نے کہا۔ اور راکلی اور جرمی دونوں کے چہروں پر شدید حیرت کے آثار ابھر آئے۔ وہ بڑی تحسین آمیز نظروں سے کرنل لارج کو دیکھ رہے تھے۔

" کمال ہے کرنل لارج۔ آپ کی ذہانت کے ہم نے قصے تو بہت سنے تھے۔ لیکن آج ہمیں خود تجربہ ہو گیا ہے کہ واقعی آپ بے مثل ذہانت کے مالک ہیں۔ واقعی آپ کا تجزیہ درست ہے۔ واقعی ہمارے ساتھ باقاعدہ ڈرامہ ہوا ہے"۔۔۔ جرمی نے کہا۔ اور راکلی نے بھی سر ہلا دیا۔

" میرا خیال ہے۔ اب ہمیں مزید چکر میں پڑنے کی بجائے ڈائریکٹ ایکشن کرنا چاہئے۔ اور اسے اغوا کر کے اس سے زبردستی سب کچھ اگلوایا جائے"۔۔۔ کرنل لارج نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا ضرورت ہے معلومات کے لئے اتنی دردسری کرنے کی اسے گولی کیوں نہ مار دی جائے۔ اگر عمران ہو گا تب بھی ٹھیک ہو گا تب بھی۔ ہمارا کیا بگاڑ لے گا"۔۔۔ جرمی نے منہ بناتے

ہوئے کہا۔

" نہیں۔ پہلے یہ بات حتمی طور پر معلوم ہو جانی چاہئے۔ کہ کیا واقعی یہ عمران ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم کسی دوسرے آدمی کو مار کر مطمئن ہو جائیں اور اصل عمران اپنا کام مکمل کر لے۔ اور پھر اس کے دوسرے ساتھی بھی ہیں۔ ان کا پتہ کرنا بھی ضروری ہے"۔۔۔ کرنل لارج نے کہا۔

" کرنل۔ پھر ایسا ہو سکتا ہے کہ میں واقعی ان کے ساتھ چل پڑوں۔ آپ دونوں میری نگرانی کریں۔ اور پھر جب یقین ہو جائے کہ یہ واقعی عمران ہے۔ تو کسی بھی وقت اسے گولی ماری جا سکتی ہے۔ کیونکہ ایسے مکار۔ عیار اور خطرناک ایجنٹ سے تشدد کے ذریعے معلومات حاصل کرنا میرے خیال میں ناممکن ہے"۔۔۔ راکلی نے کہا۔

" اور اگر یہ اصل نہ ہوا اور ہم اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے گرونٹ لینڈ پہنچ گئے تو اصل عمران کو پھر کہاں سے ڈھونڈھیں گے"۔۔۔ جرمی نے کہا۔

" لمبی بات مجھے پسند نہیں ہے۔ آخر یہ انسان ہے۔ میں تو پتھروں سے بھی راز اگلوا لیتا ہوں۔ تم اپنا کام کرو اس کے اغوا کی منصوبہ بندی کرو۔ اس کے بعد میں جانوں اور یہ"۔۔۔ کرنل لارج نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اسے اغوا کر کے کہاں پہنچانا ہے"۔۔۔ جرمی نے پوچھا۔

" یہیں لے آؤ۔ یہ ہر لحاظ سے محفوظ جگہ ہے۔ لیکن ایک بات کا خیال رکھنا۔ اگر یہ واقعی عمران ہے اور میرا تجزیہ درست ہے۔

تو پھر لازماً یہ ہمیں شکار بنانے کی منصوبہ بندی کر رہا ہوگا۔ ایسا نہ ہو کہ ہم اُسے پھنساتے پھنساتے خود اس کے جال میں پھنس جائیں" ۔۔۔ کرنل لارج نے کہا۔

"میرا تو خیال ہے باس۔ بجائے اُسے اغوا کرنے کے ہم خود اس کے کمرے میں پہنچ جائیں۔ میں آپ دونوں کو اپنا دوست اور ساتھی ظاہر کر دوں گی۔ وہاں باتوں باتوں میں اس سے کوئی ایسا اشارہ اگلوایا جائے جس سے ثابت ہو جائے کہ واقعی یہ عمران ہے۔ ایسا اشارہ ملتے ہی ہم تینوں حرکت میں آجائیں اور اسے وہیں گولیوں سے چھلنی کر دیں" راکلی نے کہا۔

"مس راکلی کی تجویز درست ہے۔ لیکن میرا خیال ہے ہم تینوں کو اکٹھا سامنے نہیں آنا چاہیئے۔ اب تک راکلی سامنے آئی ہے۔ اور اس کے پاس ملنے کا معقول بہانہ بھی ہے۔ اس لئے مس راکلی ہی سامنے آئے۔ اور اس سے تصدیق کے لئے ایسا کوئی اشارہ اگلوائے۔ اس کے بعد ہم بھی سامنے آسکتے ہیں" ۔۔۔ جرمی نے کہا۔

"اوکے۔ یہ ٹھیک رہے گا۔ راکلی رات کو اس کے پاس باقاعدہ کاغذات لے کر جائے۔ اس طرح کم از کم اگر اسے راکلی پر کوئی شک ہوگا تو وہ دور ہو جائے گا۔ اور پھر اس سے راکلی ایسی گفتگو کرے گی جس سے کوئی اشارہ مل سکے۔ ضروری تو نہیں کہ وہ یہی سمجھے کہ راکلی نے ہی اس کے کمرے میں ڈکٹا فون لگایا ہوگا" ۔۔۔ کرنل لارج نے کہا۔ راکلی اور جرمی دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"ٹھیک ہے باس۔ راکلی جب اس کے پاس جائے تو اس کی

SCANNED BY JAMSHED

فائل کے مطابق ایسی گفتگو کرے جس سے اشارہ مل جائے۔ آپ باس، اور میں ہم علیحدہ علیحدہ رہ کر نگرانی کریں گے اور ضرورت کے وقت فوراً حرکت میں آجائیں گے" ۔۔۔ جرمی نے کہا۔

"ٹھیک ہے جرمی۔ تم ہوٹل پہنچ جانا۔ میں اس دوران تمہارے اور اپنے لئے باقاعدہ انتظامات کر لوں گا" ۔۔۔ کرنل لارج نے کہا اور راکلی اور جرمی دونوں اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ چٹخنی ہٹا کر اور دروازہ کھول کر جب وہ باہر چلے گئے تو کرنل لارج اٹھا اور اس نے دروازہ بند کر کے چٹخنی چڑھائی اور واپس آکر اس نے میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور ہوٹل بلیو سٹار کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے وہ وہاں عمران کے کمرے کے قریب ایسے کمرے بک کرانا چاہتا تھا جہاں سے جرمی اور وہ علیحدہ علیحدہ رہ کر اچھی طرح نگرانی کر سکیں۔

SCANNED BY JAMSHED

عمران نے ہوٹل ریکس کا انتخاب اس لئے کیا تھا کہ یہ ہوٹل کاروباری افراد کا گڑھ سمجھا جاتا تھا۔ اس کا ہال بے حد وسیع تھا۔ اس لئے میزیں ایک دوسرے سے کافی فاصلے پر رکھی گئی تھیں۔ اور اگر ایک میز پر آہستہ بات کی جائے تو دوسری میز تک آواز پہنچنے کا کوئی امکان نہ ہوتا تھا۔ پھر یہاں کا ماحول ایسا تھا کہ یہاں لوگ عام طور پر سرگوشیوں میں ہی بات کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ کاروباری افراد اس ہوٹل کو بزنس ٹاک کے لئے زیادہ استعمال کرتے تھے۔ عمران ایک کونے میں موجود میز پر جا کر بیٹھ گیا۔ اس نے ویٹر کو کافی لانے کے لئے کہا۔ اور پھر میز پر رکھا ہوا شام کا بزنس ریکارڈر اخبار اٹھا کر پڑھنے لگا۔ یہ اخبار ہوٹل کی طرف سے ہر میز پر رکھا جاتا تھا۔ تاکہ کاروباری افراد اس سے استفادہ کر سکیں۔ تھوڑی دیر بعد کافی سرو کر دی گئی۔ اور عمران اخبار پڑھنے کے ساتھ ساتھ کافی سپ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ اخبار کاروباری خبروں سے بھرا ہوا تھا۔ اور یہ خبریں صرف ایکریمیا تک ہی محدود نہ تھیں بلکہ ان کا دائرہ تقریباً تمام دنیا تک پھیلا ہوا تھا۔ عمران صرف وقت گزارنے کے لئے اسے دیکھ رہا تھا۔ کہ درمیانی صفحہ کھولتے ہی اس کی نظریں ایک خبر پر رک گئیں۔ عمران دلچسپی سے اس خبر کو پڑھنے لگا۔ کیونکہ یہ خبر ڈبلر فرم کے متعلق تھی۔ وہی فرم جسے عمران نے گرڈ ٹ لینڈ کے لئے مخصوص لباسوں اور سامان کی تیاری کا آرڈر دیا تھا۔ عمران دلچسپی سے یہ خبر پڑھنے لگا۔ اس خبر میں بتایا گیا تھا کہ ڈبلر کو ایک تنظیم کی طرف سے ایسے خصوصی ٹرانسمیٹر بنانے کا آرڈر دیا گیا ہے جسے فضا میں کسی بھی سٹلائٹ سے فکس کر کے استعمال کیا جا سکتا ہو۔ لیکن اس ٹرانسمیٹر میں ایسی خصوصیت ہو کہ اس کی کال کو چیک نہ کیا جا سکے۔" اور ڈبلر نے یہ آرڈر قبول کر لیا ہے۔ کیونکہ وہ ایسے ٹرانسمیٹر تیار کرنے میں پوری دنیا میں شہرت رکھتی ہے۔"

عمران نے خبر پڑھنے کے بعد اخبار میز پر رکھ دیا اور کافی سپ کرنے لگا۔ اس کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں ابھر آئیں۔ کیونکہ اس قسم کے ٹرانسمیٹر تو فوج کے استعمال میں آتے تھے یا پھر مجرم تنظیموں کے۔ لیکن خبر میں لفظ تنظیم درج تھا۔ اس لئے عمران اس نتیجے پر پہنچا کہ یہ آرڈر یقیناً کسی مجرم تنظیم کی طرف سے ہی ہو سکتا ہے۔ اور عمران کے ذہن میں تجسس سا ابھرا کہ ایسی کون سی تنظیم ہو سکتی ہے۔ لیکن پھر اس نے یہ خیال جھٹک دیا۔ کیونکہ ایکریمیا تو ایسی تنظیموں کا ایک جنگل تھا۔

اسی لمحے اس کی نظریں صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر پر پڑیں جو

SCANNED BY JAMSHED

دروازے پر کھڑے ہال کا جائزہ لے رہے تھے۔ عمران نے ہاتھ اوپر اٹھا تو وہ تینوں تیز تیز قدم اٹھاتے اس کی طرف بڑھ آئے۔

"شکر ہے تم نے ہمیں کال تو کیا۔ ہم تو یہی سمجھے تھے کہ شاید تم جولیا اور دوسرے ساتھیوں کی طرح ہمیں بھی واپس بھجوانے کی منصوبہ بندی کر رہے ہو"۔۔۔۔۔ تنویر نے میز پر بیٹھتے ہی منہ بناتے ہوئے

"یار۔ میں نے سوچا کہ مشن پر جانے سے پہلے تم لوگ کچھ آرام کر لو۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ جس جگہ ہم جا رہے ہیں وہاں سے شاید ہماری لاش بھی واپس نہ آسکے"۔۔۔۔۔ عمران نے خلاف توقع انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور عمران کی اس سنجیدگی نے تنویر کو بھی چونکا دیا۔

"اوہ۔ تمہاری سنجیدگی بتا رہی ہے کہ گرووٹ لینڈ واقعی خطرناک ترین علاقہ ہے۔ حالانکہ میرا خیال ہے کہ جب ہمارے پاس مخصوص سازوسامان ہو گا تو پھر ہمیں اتنی مشکل پیش نہ آئے گی"۔۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"عمران صاحب۔ ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ آپ نے صرف ایک ٹرانسمیٹر کال کی بنا پر یہ حتمی فیصلہ کیوں کر لیا ہے۔ کہ واقعی داٹر پاور کا ہیڈ کوارٹر گرووٹ لینڈ میں ہے۔ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ کسی جدید ترین مشینری کی بنا پر ایسا ڈاج دینے کے لئے پہلے سے ہی سسٹم سیٹ کر لیا گیا ہو"۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں نے بھی اس پوائنٹ پر غور کیا ہے۔ لیکن ایک بات تو یہ ہے کہ جس مشین سے ہم نے کال چیک کی تھی وہ خاصی جدید مشین تھی۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ اس کے علاوہ ہمارے پاس تصدیق کا اور

کوئی ذریعہ بھی نہیں ہے۔ البتہ اب تمہارے بات کرنے سے ایک پوائنٹ میرے ذہن میں آیا ہے دیکھو یہ کاروباری خبروں پر مشتمل اخبار ہے۔ اس میں تمہارے آنے سے پہلے میں ایک خبر پڑھ رہا تھا۔ کہ یہاں وہ فرم جس کو ہم نے سامان دینے کا آرڈر دیا ہے اس قسم کے ٹرانسمیٹر بنانے میں بے پناہ شہرت رکھتی ہے۔ یقیناً یہاں ایسی مشینیں بھی ہوں گی جن کی مدد سے مزید چیکنگ کی جا سکتی ہے۔ میرے ذہن میں وہ فریکوئنسی محفوظ ہے۔ میں اسے ضرور چیک کروں گا"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور باقی ساتھیوں نے بھی سر ہلا دیئے۔

عمران نے ویٹر کو بلا کر اپنے لئے دوبارہ اور باقی ساتھیوں کے لئے کافی کا آرڈر دیا۔ اور ویٹر کے جانے کے بعد عمران نے بڑے پراسرار انداز میں بات شروع کی۔

"میں نے تمہیں یہاں اس لئے بلایا ہے۔ کہ میں نے تنویر کے لئے ایک رشتہ منتخب کیا ہے۔ آخر تنویر ہمارا ساتھی ہے۔ اگر ہم اس کا خیال نہ رکھیں گے تو اور کون رکھے گا"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تمہیں پھر کوئی شرارت سوجھ رہی ہے۔ تم پہلے اپنے لئے تو رشتہ تلاش کرو"۔۔۔۔۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔ جب کہ صفدر اور کیپٹن شکیل مسکرا دیئے۔

"ارے ارے۔ اس میں اتنے غصے کی کیا بات ہے۔ تم اُسے دیکھ تو لو۔ مجھے یقین ہے کہ ایک بار دیکھ کر بار بار دیکھنے کی خواہش ضرور تمہارے دل میں پیدا ہو گی"۔۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے بڑے پُرخلوص لہجے میں کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"صفدر اور کیپٹن شکیل بھی غیر شادی شدہ ہیں۔ بلکہ ساری سیکرٹ سروس ہی غیر شادی شدہ ہے۔ آخر ان سب میں تمہیں میں ہی نظر آیا ہوں اس رشتے کے لئے"۔۔۔۔ تنویر نے زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"یار وہ کیا محاورہ ہے ایک پنتھ دو کاج۔ تمہارا بھی کام ہو جائے گا اور میرا بھی بھلا ہو جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل اور صفدر دونوں اس بار بے اختیار ہنس پڑے۔ جب کہ تنویر کے چہرے پر غصے کے شدید آثار نمودار ہونے لگے۔ اس نے جواب میں کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ ویٹر نے کافی سرو کرنی شروع کر دی اور تنویر کو مجبوراً اپنا منہ بند کرنا پڑا۔

"عمران صاحب۔ آپ کہنا کیا چاہتے ہیں۔ کھل کر بات کریں"۔ کیپٹن شکیل نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آج ایک مس راکلی صاحبہ میرے پاس تشریف لائی تھیں بے پناہ حسین۔ خوب صورت اور دلکش۔ وہ آ کر کہنے لگیں کہ وہ ہمارے ساتھ گروٹ لینڈ جانا چاہتی ہے۔ میں نے وجہ پوچھی تو کہنے لگی کہ وہ اس لئے گروٹ لینڈ جانا چاہتی ہے کیونکہ وہاں برف لاش سڑتی نہیں ہے۔ اس لئے اس کا خوب صورت جسم وہاں صدیوں تک محفوظ پڑا رہے گا۔ میں نے جب اُسے کہا کہ اس مرنے کے دن تو نہیں ہیں تو وہ رو پڑی۔ کہنے لگی کہ اُسے کوئی رشتہ نہیں ملتا۔ اس پر میں نے تنویر کا نام پیش کر دیا اور جب ا کی مردانہ وجاہت اس کی صلاحیتیں اور خصوصیات گنوائیں۔ یقین کرو۔ وہ اتنی خوش ہوئی کہ اُسے موت بھول گئی۔ اور میری منت

نے لگی کہ میں تنویر کو اس کے ساتھ شادی پر رضامند کر لوں۔ چنانچہ نے اس سے وعدہ کر لیا"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"راکلی۔۔۔ اوہ کہیں وہ برازیلی قومیت کی لڑکی تو نہ تھی"۔۔۔۔ قدر نے چونک کر پوچھا۔

"برازیلی۔۔۔ ہاں۔ یقیناً وہ برازیلی ہی تھی کیوں"۔۔۔۔ عمران صفدر بات سن کر واقعی حیران ہو گیا تھا۔

"اس کا حلیہ کیا تھا"۔۔۔۔ صفدر کے لہجے میں بے حد سنجیدگی

"ارے، کہیں تم نے پہلے سے تو ہاتھ نہیں مار رکھا"۔۔۔۔ عمران نے بلاخت مسکراتے ہوئے کہا۔ کیپٹن شکیل اور تنویر بھی حیرت بھری روں سے صفدر کو دیکھ رہے تھے۔

"یہ بات نہیں عمران صاحب۔ برازیلی سیکرٹ سروس میں ایک ایجنٹ مس راکلی نام کی تھی۔ وہ لڑکی یہودی تھی۔ وہ خاصی تیز طرار لڑکی تھی۔ اس نے ایک بار ڈبل کراس کرنے کی کوشش کی تو اُسے کے ہاتھوں پکڑ لیا گیا۔ اور ڈبل ایجنٹ ہونے کی بنا پر یقیناً اُسے موت کی سزا دے دی جاتی۔ لیکن برازیل حکومت کے بڑے عہدیدار نے اُسے بچا لیا۔ اور اُسے صرف اتنی سزا ملی کہ اُسے سیکرٹ سروس سے نکال دیا گیا۔ راکلی ایسا نام ہے کہ جو مجھے یاد رہا تھا اور آپ کے ات کرنے پر مجھے یاد آ گیا تھا"۔۔۔۔ صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن تمہیں کیسے اس کے متعلق اس قدر تفصیلی ملاقات

SCANNED BY JAMSHED

متعلق معلوم نہیں" ——— عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کافی عرصہ پہلے ایک ہوائی سفر کے دوران ایک برازیلی میرا
فیلو تھا اور پھر ہم ایک رات کے لئے ایک ہوٹل میں اکٹھے ٹھہ
وہاں وہ کھل گیا۔ اور اس نے بتایا کہ اس کا تعلق برازیل سیکر
سروس سے ہے۔ راکلی کا قصہ چونکہ تازہ تھا اس لئے باتوں باتو
اس کا ذکر بھی آگیا۔ اُسی نے یہ ساری تفصیل بتائی۔ اس کے پا
راکلی کا فوٹو بھی تھا جو اس نے مجھے دکھایا تھا۔ ویسے اس کے بات
کے انداز میں جو دل گرفتگی سی تھی۔ اس پہ میں نے جب اُسے چھ
تب اس نے بتایا کہ وہ راکلی میں بے حد دلچسپی لیتا تھا۔ اور راکل
اُسے بھرپور لفٹ دیتی تھی۔ اس لئے راکلی کے اس طرح ڈبل ایجنٹ
ہونے پہ اُسے بے حد دکھ ہوا ہے۔ دوسرے روز ہم نے علیحدہ عل
پروازوں پہ جانا تھا اس لئے بات ختم ہو گئی۔ لیکن منفرد نام ہونے کی
سے راکلی کا نام میرے ذہن میں موجود رہا" ——— صفدر نے پوری
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

صفدر کی بات سن کر عمران کے چہرے پہ چٹانوں جیسی سنجیدگی
آئی۔ اس نے راکلی کا حلیہ بیان کیا تو صفدر نے تصدیق کر دی کہ
وہی لڑکی ہے۔

"اس کا مطلب ہے کہ راکلی کسی خاص مقصد سے آپ سے آ کر
ٹکرائی ہے" ——— کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے شک تو پہلے تھا لیکن بہرحال اب یقین ہو گیا ہے اور
جیسا کہ تم نے بتایا ہے کہ راکلی یہودن ہے تو پھر یہ بات واضح ہو

تی ہے کہ یہ لوگ واٹر پاور کے لئے کام کر رہے ہیں" ——— عمران
نے کہا۔

"لوگ سے آپ کا کیا مطلب ——— کیا راکلی کے اور ساتھی بھی
منے آئے ہیں" ——— صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"میرے خیال میں وہ اکیلی نہیں ہے۔ کیونکہ راکلی سے ملنے کے
جب میں اپنے کمرے میں گیا تو وہاں کی بڑی ماہرانہ انداز میں
تی لی گئی تھی۔ اور وہاں الماری کے نیچے ایک انتہائی طاقتور رینج
ڈکٹا فون بھی نصب تھا۔ یقیناً یہ سب اس وقت کیا گیا ہو گا جب
لی اور میں ڈزئینگ گیلری میں موجود تھے" ——— عمران نے سر
تے ہوئے کہا۔

"راکلی آپ سے کیا مقصد لے کر ملی تھی" ——— صفدر نے پوچھا۔

"وہ ہمارے ساتھ گروٹ لینڈ جانا چاہتی ہے" ——— عمران
بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ تو عجیب الجھی ہوئی صورت حال پیدا ہو گئی ہے اگر راکلی
پاور کی ایجنٹ ہے تو پھر اُسے کیا ضرورت ہے کہ وہ آپ کے
تھ گروٹ لینڈ جائے۔ وہ آپ کو پہچان لینے کے بعد کہیں بھی
پ کے خلاف کارروائی کر سکتے ہیں" ——— صفدر نے بڑبڑانے
سے انداز میں کہا۔

"میرا خیال ہے انہیں ابھی تک یہ یقین نہیں ہے کہ ہم واقعی وہی
ہیں جن کی انہیں تلاش ہے۔ یا یہ ہو سکتا ہے کہ وہ مجھے پہچان
ہوں لیکن وہ اس وقت تک انتظار کرنا چاہتے ہوں جب تک ہم

SCANNED BY JAMSHED

سب اکٹھے نہ ہو جائیں "۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

" تو اسیلئے ہے کہ ہم اسی راکلی کو تلاش کر کے خود ہی کیوں نہ ا
ساری بات اگلوالیں۔ یہاں عقلی گھوڑے دوڑانے کا کیا فائدہ "۔
تنویر نے جواب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا بول پڑا۔

" بھائی۔ میں بھی تو کافی دیر سے یہی بات کہہ رہا ہوں کہ تم دوگا
سمیت اس سے ملو۔ کوئی نہ کوئی نکاح پڑھانے والا تو مل ہی جائے گا
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم سیدھی طرح بات کر ہی نہیں سکتے تمہاری فطرت ہی اللہ تعالیٰ
نے الٹی بنائی ہے "۔۔۔۔ تنویر نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا
اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" آؤ صفدر اور شکیل۔ اس راکلی شاکلی کو تلاش کریں پھر میں دیکھ
ہوں کہ یہ کیسے نہیں بولتی "۔۔۔۔ تنویر نے تیز لہجے میں کہا۔

" بالکل بولے گی۔ پھر تو وہی بولتی رہے گی۔ تمہیں بولنے کا موقع
نکاح سے پہلے ہی مل سکتا ہے "۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے

" تو آپ نے ہمیں یہاں اس لئے بلایا تھا کہ آپ ہمیں راکلی کی
تلاش میں بھیجنا چاہتے تھے "۔۔۔۔ صفدر نے مسکرا اٹھتے ہو
کہا۔

" یار اگر تنویر کا گھر آباد ہو جائے اور پھر اس گھر میں سے روز بر
ٹوٹنے کی آوازوں کے ساتھ ساتھ جوتم پیزار کی آوازیں بھی شامل
جائیں تو نیکی کا کام ہوا ناں "۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا
لیکن تنویر چونکہ اس دوران بیرونی دروازے کی طرف بڑھ چکا تھا

س لئے شاید وہ عمران کی سرگوشی نہ سن سکا تھا۔ ورنہ جواب ضرور دیتا۔
صفدر اور کیپٹن شکیل ہنستے ہوئے تنویر کے پیچھے چل پڑے۔
عمران نے مسکراتے ہوئے دوبارہ میز پر رکھا ہوا اخبار اٹھا لیا اور
بلر والی خبر کو دوبارہ پڑھنے لگا۔ پھر اس نے اخبار رکھا اور ویٹر کو
قریب آنے کا اشارہ کیا۔

" یس سر "۔۔۔۔ ویٹر نے قریب آ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
" مجھے ایک فون کرنا ہے۔ کیا یہاں فون آ سکتا ہے "۔۔۔۔ عمران
نے پوچھا۔

" سر۔ فون کے لئے علیحدہ کمرہ بنا ہوا ہے۔ کاؤنٹر سے دائیں
ہاتھ پر آپ وہاں تشریف لے جائیں یہاں فون لانے سے ڈسٹربنس
ہوتی ہے "۔۔۔۔ ویٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور عمران سر ہلاتا
ہوا اٹھا اور کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ کاؤنٹر کے دائیں ہاتھ پر واقعی
ایک کمرہ بنا ہوا تھا۔ جس پر فون روم کی تختی بھی موجود تھی اور عمران اس
کے دروازے کی ساخت دیکھ کر ہی سمجھ گیا کہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے
عمران سمجھ گیا کہ کاروباری فون کالوں کی راز داری کی وجہ سے ایسا
انتظام کیا گیا ہے۔ دروازے پر ایک پلیٹ موجود تھی جس پر " مصروف
ہے " کے الفاظ درج تھے۔ لیکن یہ پلیٹ روشن نہ تھی۔ اس کا مطلب
تھا کہ کمرہ خالی ہے۔ ورنہ اگر اندر کوئی کال کر رہا ہوتا تو پھر یہ پلیٹ روشن
ہوتی۔ عمران نے دروازے کو دھکیلا اور اندر داخل ہو گیا۔ اس نے
دروازہ بند کیا۔ اور پھر جیسے ہی اسے لاک کیا۔ دروازے کے اوپر اندر
لگی ہوئی پلیٹ روشن ہو گئی۔ جس پر لکھا ہوا تھا۔ کال مختصر کریں "۔۔۔۔ عمران

SCANNED BY JAMSHED

مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا کہ باہر "مصروف ہے" کی پلیٹ بھی روشن ہو گئی گی۔ عمران نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھایا اور پھر دیوار پر موجود ضرور فون نمبرز کے لگے ہوئے چارٹ کو غور سے دیکھنے لگا۔ اس چارٹ میں انکوائری کے نمبر بھی درج تھے۔ عمران نے وہی نمبر پریس کر د

"یس۔۔۔ انکوائری" ۔۔۔ فوراً ہی دوسری طرف سے ایک مترنم سی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ اب انکوائری بھی نام ہونے لگ گئے ہیں۔ واہ خوب صو نام ہے" ۔۔۔ عمران نے بے اختیار کہا تو دوسری طرف سے ہنسے کی آواز سنائی دی۔

"جی۔ میرا نام انکوائری نہیں ہے۔ مارگریٹ ہے۔ البتہ میں انکو سیکشن سے بول رہی ہوں" ۔۔۔ لڑکی نے بے تکلفانہ لہجے میں ک

"مس مارگریٹ۔ آپ کی آواز تو بہت سویٹ ہے کیا آپ بھی اتنی ہی سویٹ ہیں" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سویٹ کو خود تو اپنے ذائقے کا پتہ نہیں چلتا۔ یہ تو چکھنے والا ہی بتا سکتا ہے کہ سویٹ ہے یا نہیں۔ لیکن یہ سوچ لیجئے یہاں ایکریمیا میں سویٹ مہنگی بہت ہے" ۔۔۔ مارگریٹ نے اس قدر بے باکی سے جواب دیا کہ عمران کا ہاتھ بے اختیار سر تک پہنچ گیا۔ واقعی ای کا معاشرہ اخلاق باختگی کی تمام حدود کراس کر چکا تھا۔ یہاں سرمایہ ہی سب کچھ تھا۔ عزت۔ غیرت نام کی کوئی چیز یہاں باقی نہ جاتی تھی

"اوہ۔ پھر تو ویری سوری۔ میرے پاس تو چکھنے والی حس ہی نہیں ہے" ۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سونگھنے والی حس تو ہو گی۔ ویسے گھبرائیں نہیں۔ صرف ایک ڈنر ہی کافی ہے" ۔۔۔ مارگریٹ تو زبردستی گلے پڑ رہی تھی۔

"ایک شرط ہے کہ ڈنر کا بل آپ دیں گی" ۔۔۔ عمران نے جان چھڑانے والے لہجے میں کہا۔ وہ تو اب خود پچھتا رہا تھا کہ خواہ مخواہ مذاق کر کے عذاب میں پھنس گیا۔

"واقعی ہوٹل ریکس کاروباری افراد کا گڑھ ہے۔ بہرحال آپ نے کیسے فون کیا ہے" ۔۔۔ مارگریٹ کا لہجہ یک لخت بدل گیا تھا۔ اس کے لہجے سے تمام مٹھاس یک لخت ختم ہو گئی تھی۔ کیونکہ عمران کے اس فقرے کا مطلب وہ اچھی طرح سمجھ گئی تھی کہ عمران کوئی رقم خرچ کرنے پر آمادہ نہیں ہے۔

"ڈبلر میں میرا ایک دوست ہے جو وہاں ٹرانسمیٹر سیکشن کا انچارج ہے۔ مجھے اس کے گھر کا فون نمبر بھول گیا ہے۔ میں نے اس سے کچھ رقم لینی تھی۔ شاید وہ آج دینے پر آمادہ ہو جائے تب تو ڈنر کھایا بھی جا سکتا ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹرانسمیٹر سیکشن کا انچارج بوڑھا جیرم۔ وہ آپ کو رقم دے گا وہ کسی کو اپنا بخار تک تو دیتا نہیں۔ اصلی یہودی ہے۔ بہرحال اس کی رہائش گاہ کا نمبر بتا دیتی ہوں۔ اگر رقم دے دے تو مجھے ضرور بتانا۔ میری آٹھ بجے ڈیوٹی ختم ہو گی" ۔۔۔ مارگریٹ نے کہا اور ساتھ ہی اس نے نمبر بھی بتا دیا۔ اور عمران نے بغیر کوئی بات کئے کریڈل دبا دیا۔ وہ اب مارگریٹ کی ان باتوں سے سخت بور ہو گیا تھا۔ وہ واقعی زبردستی گلے پڑ جانے والی عورتوں میں سے تھی۔ اور عمران ذہنی طور پر

ایسی عورتوں سے انتہائی الرجک تھا۔ اس نے کریڈل دبا کر مارگریٹ کے بتلائے ہوئے نمبر گھما دیئے۔

"یس"۔ ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک بھرائی ہوئی سی بلغم زدہ آواز سنائی دی۔

"مسٹر جیرم بول رہے ہیں" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں جیرم بول رہا ہوں۔ آپ کون صاحب ہیں" ـــــ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مسٹر جیرم۔ میں نے آپ سے ایک خصوصی ٹرانسمیٹر کے سلسلے میں ماہرانہ مشورہ طلب کرنا ہے۔ آپ کے وقت کی پوری پوری قیمت ادا کی جائے گی" ـــــ عمران نے کہا۔ چونکہ وہ مارگریٹ سے پہلے ہی سن چکا تھا کہ بوڑھا جیرم یہودی ہے۔ اس لئے اس نے جان بوجھ کر یہ فقرہ کہا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ کہاں دینا ہے مشورہ" ـــــ جیرم کے لہجے میں مسرت کی کپکپاہٹ موجود تھی۔

"آپ اپنا پتہ بتا دیں میں وہیں آجاتا ہوں۔ مسئلہ رازداری کا ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ آپ سکس ون کنگ لائن آجائیں۔ آپ کا نام" جیرم نے کہا۔

"میرا نام عدنان ہے اور میں ایشیائی ہوں" ـــــ عمران نے کہا۔

"اوکے۔ آجائیے" ـــــ جیرم نے کہا۔ اور عمران نے شکریہ کہہ کر رسیور رکھا اور پھر اٹھ کر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کاؤنٹر

SCANNED BY JAMSHED

پر آکر اس نے اپنا بل ادا کیا اور ہوٹل سے باہر نکل آیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ٹیکسی میں بیٹھا سکس ون کنگ لائن کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔

"آپ شاید جیرم سے ملنے جا رہے ہیں۔ کیونکہ یہ نمبر اس کی رہائش گاہ کا ہے" ـــــ اچانک ٹیکسی ڈرائیور نے مسکراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ یہاں نئے ہیں۔ اس لئے میں نے پوچھ لیا ہے۔ جیرم سے ہوشیار رہیئے۔ وہ ہر صورت میں آپ کی جیب خالی کرانے کی کوشش کرے گا۔ وہ اس معاملے میں یہاں بہت بدنام ہے" ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

"اوہ۔ اچھا ہوا تم نے بتا دیا۔ ویسے میں تو اس سے ایک مشینری کے سلسلے میں مشورہ لینے جا رہا ہوں۔ میں نے سنا ہے کہ وہ مشینری کے سلسلے میں بے حد ماہر آدمی ہے" ـــــ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"اس کی مہارت کی مثال تو شاید پورے ایکریمیا میں نہ ملے۔ ڈبلر والوں نے اُسے بہت بھاری معاوضے پہ رکھا ہوا ہے۔ اور سب کو یقین ہے کہ ڈبلر کی مشینری کے سلسلے میں جتنی بھی شہرت ہے اس کی وجہ جیرم ہے۔ لیکن وہ انتہائی لالچی۔ عیار اور مکار آدمی ہے۔ وہ ہر شخص کی جیب کاٹنے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے" ـــــ ٹیکسی ڈرائیور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم فکر نہ کرو۔ تمہارے کرایے کے علاوہ میرے پاس اور رقم ہی

SCANNED BY JAMSHED

نہیں ہے۔ واپسی کا کرایہ میں نے جیرم سے ہی وصول کرنا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور ٹیکسی ڈرائیور ہلکا سا قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

" پھر تو آپ کو پیدل ہی جانا پڑے گا۔ اسے طے سمجھئے"۔۔۔۔ ٹیکسی ڈرائیور نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک تنگ سی گلی میں کار موڑ دی۔ تھوڑا سا آگے جانے کے بعد سرخ اینٹوں کے بنے ہوئے ایک خستہ سے مکان کے سامنے اس نے ٹیکسی روک دی۔ اس پر سکس ون نمبر کی پلیٹ موجود تھی۔

" یہ اگر کنگ لائن ہے۔ تو پھر ایکریمیا کے کنگ بے چارے دنیا کے سب سے مفلس کنگ کہلائے جا سکتے ہیں"۔۔۔ عمران نے میٹر دیکھ کر کرایہ جیب سے نکالتے ہوئے کہا۔ اور ٹیکسی ڈرائیور ہنس پڑا۔

" واقعی آپ کی بات درست ہے"۔۔۔ ٹیکسی ڈرائیور نے کرایہ لیتے ہوئے کہا۔ اور عمران مسکراتا ہوا دروازہ کھول کر نیچے اتر گیا۔ ٹیکسی ڈرائیور کار آگے بڑھا کر لے گیا۔ عمران نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر سرخ اینٹوں سے بنے ہوئے مکان کے گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کال بیل کا بٹن دبایا ہی تھا کہ گیٹ کی چھوٹی کھڑکی فوراً ہی کھل گئی اور ایک بوڑھا سا آدمی باہر آ گیا۔ اس کے سر پر موجود سفید بال کھچڑی سے ہو رہے تھے۔ شیو بڑھا ہوا تھا۔ آنکھوں پر انتہائی موٹے شیشوں کی عینک لگی ہوئی تھی۔ ویسے اس کی کشادہ ہر باہر کو ابھری ہوئی پیشانی بتا رہی تھی کہ وہ انتہائی ذہین آدمی ہے۔ لیکن جس طرح کال بیل کا بٹن دبتے ہی وہ باہر آیا تھا اس سے ظاہر

ہوتا تھا کہ وہ پہلے سے کھڑکی کے ساتھ لگا کھڑا تھا۔

" عدنان میرا نام ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ تم۔ آؤ۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا"۔۔۔ بوڑھے جیرم نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ کھڑکی میں سے اندر چلا گیا۔ عمران بھی اس کے پیچھے ہی اندر داخل ہوا۔ یہ ایک چھوٹا سا مکان تھا۔ اور شاید جیرم یہاں اکیلا رہتا تھا۔ ایک کمرے کو ڈرائنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا لیکن فرنیچر بے حد خستہ اور ویران سا تھا۔

" بیٹھو۔ کس قسم کا مشورہ لینا چاہتے ہو تم"۔۔۔ جیرم نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" بتایا تو ہے خصوصی ٹرانسمیٹر کے سلسلے میں مشورہ لینا ہے" عمران نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ لیکن کیا خصوصی ٹرانسمیٹر۔ اور سنو۔ میں بہت مصروف آدمی ہوں۔ میرا وقت بے حد قیمتی ہے"۔۔۔ جیرم نے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔

" قیمت کی فکر نہ کرو۔ اگر مشورہ تسلی بخش ہوا تو معاوضہ تمہاری توقع سے بھی زیادہ ہو گا"۔۔۔ عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے بڑے نوٹوں کی ایک موٹی سی گڈی نکال کر اُسے دوبارہ جیب میں ڈال دیا۔ جیرم کی بڑھاپے کی وجہ سے دھندلائی ہوئی آنکھوں میں نوٹوں کی گڈی دیکھ کر تیز چمک پیدا ہوئی۔

" اوہ اوہ۔۔۔ ضرور پوچھو"۔۔۔ جیرم نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"میرا تعلق ایک بین الاقوامی تنظیم سے ہے۔ ہم ایسا ٹرانسمیٹر بنوانا چاہتے ہیں۔ جو چیکنگ کرنے والوں کو ڈاج دے سکے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ڈاج دے سکے۔۔۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ پوری وضاحت کرو"۔۔۔۔ جیرم نے چونک کر پوچھا۔

"مثال سے سمجھاتا ہوں۔ فرض کیا۔ دنیا میں کہیں سے کوئی آدمی اس ٹرانسمیٹر پر مخصوص کال کرتا ہے۔ کال کا ریسیونگ سنٹر سمجھ لیں یہاں سینٹ لاس میں ہے۔ لیکن اگر اس کال کے ریسیونگ سنٹر کا جدید ترین مشینری سے محل وقوع چیک کیا جائے تو مثال کے طور پر یہ معلوم ہو کہ کال کا ریسیونگ سنٹر سینٹ لاس کی بجائے بحر منجمد جنوبی میں ہے۔ کیا ایسا ٹرانسمیٹر سسٹم تیار ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیوں نہیں ہو سکتا۔ تم صحیح آدمی کے پاس آئے ہو۔ میں پہلے ہی ایسا سسٹم بنا چکا ہوں۔ لیکن یہاں نہیں۔ یہاں تو اس کی مشینری بھی نہیں ہے۔ میں نے وہ سسٹم ایک انتہائی جدید لیبارٹری میں تیار کیا تھا۔ دو سال لگے تھے مجھے اُسے تیار کرنے میں۔ لیکن ایسا سسٹم تو بے حد مہنگا ہوتا ہے۔ تمہاری تنظیم یہ خرچہ ادا کر سکے تو میں یہاں سے چھٹی لے سکتا ہوں اور ناراک میں ایک لیبارٹری ایسی ہے جو ایسے خفیہ ٹرانسمیٹر تیار کرتی ہے بھاری معاوضے پر وہاں البتہ ایسی مشینری ہے کہ یہ انتہائی پیچیدہ سسٹم تیار ہو سکے"۔۔۔۔ جیرم نے جلدی سے کہا۔

"کتنا خرچہ آئے گا اور تمہارا معاوضہ کتنا ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"پہلے تم مجھے مشورہ کی فیس دو۔ ایسا نہ ہو کہ تم اخراجات سن کر چلے جاؤ اور میرا وقت خواہ مخواہ ضائع ہو"۔۔۔۔ جیرم نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"مسٹر جیرم۔ ہم لوگ معاہدے کے پکے ہیں۔ ہم سسٹم بنوائیں یا نہیں۔ تمہیں منہ مانگا معاوضہ ضرور ملے گا۔ لیکن پہلے میری تسلی ہونی چاہیئے۔ چلو ایک بات بتا دو۔ ایسا ایک سسٹم اس وقت دنیا میں کام کر رہا ہے۔ اس کا ڈاجنگ ریسیونگ سسٹم بحر منجمد شمالی میں ظاہر کیا گیا ہے۔ تم بتا سکتے ہو کہ یہ سسٹم کس فرم نے تیار کیا ہے"۔ عمران نے جان بوجھ کر اشارہ دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اُسی کی تو میں بات کر رہا ہوں۔ وہ میں نے تیار کیا ہے چھ سال پہلے"۔۔۔۔ جیرم نے چونک کر کہا۔

"تم نے تیار کیا تھا۔ خواہ مخواہ چکر مت دو مجھے۔ وہ تو بہت بڑا سسٹم ہے۔ جدید سے جدید چیکنگ مشین بھی اُسے چیک نہیں کر سکتی"۔۔۔۔ عمران نے اُسے غصہ دلانے کے لئے کہا۔ دراصل وہ پوری طرح چیک کرنا چاہتا تھا کہ کہیں جیرم صرف رقم حاصل کرنے کے لئے اُسے اُلو تو نہیں بنا رہا۔ کیونکہ ٹیکسی ڈرائیور اُسے پہلے ہی بتا چکا تھا کہ جیرم اس قماش کا آدمی ہے۔

"تم جیرم کو کیا سمجھتے ہو۔ اس وقت ٹرانسمیٹر لائن میں مجھ سے بڑا ماہر موجود ہی نہیں ہے۔ اگر میں پڑھا لکھا ہوتا تو اس وقت میں ٹرانسمیٹر پر اتھارٹی ہوتا۔ بہر حال تمہاری تسلی کے لئے بتا دیتا ہوں کہ یہ سسٹم میری اپنی ایجاد ہے۔ اور میں نے اسے یہودیوں کی سب سے بڑی تنظیم واٹر یارڈ کے ہاتھوں نہ صرف فروخت کیا بلکہ انہیں

SCANNED BY JAMSHED

نصب کر کے بھی دیا" ___ جیرم نے واقعی غصے میں آتے ہوئے کہا اور
عمران اس حسین اتفاق پر حیران رہ گیا۔
"ہونہہ۔ تم شاید مجھے احمق سمجھتے ہو جیرم۔ داٹر یا ورکا تو ہیڈ کوارٹر ہی بحر منجمد شمالی کے ایک علاقے گرووٹ لینڈ میں ہے۔ انہیں کیسے ضرورت ہے ایسا سسٹم بنوانے کی" ___ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"تم واقعی اس لائن کے احمق ترین انسان ہو۔ گرووٹ لینڈ میں تو درجہ حرارت منفی ایک ہزار سنٹی گریڈ رہتا ہے۔ وہاں تو ریڈیو ایکٹو لہریں کام ہی نہیں کر سکتیں۔ وہاں کے لئے تو الیں۔ ڈی ووا پر مشتمل خصوصی ٹرانسمیٹر بنائے جاتے ہیں۔ جو زیادہ دیر تک کام نہیں کر سکتے۔ صرف مخصوص وقت کے لئے ہی کام کرتے ہیں۔ مستقل کام تو وہاں کام ہی نہیں کر سکتا" ___ جیرم نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران جو ہر مضمون میں اپنے آپ کو اتھارٹی سمجھتا تھا اور اپنی اتھارٹی منواتا بھی رہتا تھا۔ پہلی بار اپنے آپ کو جیرم کے سامنے احمق سمجھنے لگا۔ اس نے آج تک اس پہلو پر تو سوچا ہی نہ تھا۔ اور اب اُسے خیال آرہا تھا کہ واقعی جیرم درست کہہ رہا ہے۔
"تو پھر انہوں نے کیسے بنوا لیا یہ سسٹم گرووٹ لینڈ کے لئے" عمران نے بحث کرتے ہوئے کہا۔
"یہی تو اس سسٹم کی خوبی ہے کہ دنیا کی جدید سے جدید چیکنگ مشین بھی یہی بتائے گی کہ ریسیونگ سسٹم گرووٹ لینڈ میں ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے" ___ جیرم نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"گرووٹ لینڈ میں نہ ہوگا اس کے آس پاس ہوگا۔ اب اتنا ڈاج تو دیا نہیں جا سکتا کہ ویز کا ٹارگٹ یک لخت موڑ دیا جائے اور چیکنگ مشین اُسے ٹریس ہی نہ کر سکے۔ تھوڑے بہت فاصلے کے لئے تو ڈاج دیا جا سکتا ہے" ___ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"کیوں نہیں ہو سکتا۔ یہی تو جیرم کا کمال ہے۔ ورنہ تو چھوٹے موٹے ڈاجنگ سسٹم تو اس لائن میں عام تیار کئے جاتے ہیں لیکن جیرم وہ کچھ کر سکتا ہے جو دوسروں کے لئے ناممکن ہوتا ہے۔ صرف معاوضے کی بات ہے" ___ جیرم نے جواب دیا۔
"دیکھو۔ مجھے چکر دے کر رقم وصول کرنے کا سوچنا بھی نہ۔ میں اگر معاوضہ دینے میں سخی ہوں تو جان لیتے وقت اتنا ہی ظالم بھی بن جاتا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ ریڈیو ایکٹو ویز جب اپنا رخ موڑتی ہیں تو پھر انہیں آسانی سے چیک کر لیا جاتا ہے۔ اس لئے ایسا ہونا ناممکن ہے۔ کہ ویز اپنا رخ موڑ جائیں اور انہیں چیک نہ کیا جا سکے" ___ عمران کا لہجہ یک لخت سخت ہو گیا۔
"مختلف پاور کی ویز کو اگر متوازی چلایا جائے تو ہائی پاور ویز کم پاور ویز کو اپنے ساتھ چلاتی رہتی ہیں۔ اور پھر کمال یہ ہوتا ہے کہ کال کم پاور ویز پر چلتی ہے۔ لیکن ظاہر وہ ہائی پاور ویز پر ہوتی ہے۔ کم پاور ویز رخ موڑ جاتی ہے۔ لیکن چیکنگ مشین ہائی پاور ویز کے پیچھے بھاگتی ہوئی ڈاجنگ ٹارگٹ شو کرنے لگ جاتی ہے۔ اب آئی بات سمجھ میں" ___ جیرم نے کہا۔ اور عمران اس مخصوص لائن میں جیرم کی ذہانت پر دل ہی دل میں عش عش کر اٹھا۔ واقعی جیرم کی حیثیت گودڑی میں لعل

جیسی تھی۔ وہ سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ اس خستہ اور پرانے مکان میں رہنے والا جیرم اس قدر ذہین اور باکمال بھی ہو سکتا ہے۔

" بالکل سمجھ گیا ہوں جیرم۔ تم تو ٹرانسمیٹر لائن میں جینئس ہو۔ اس لئے تم واقعی اس لئے بھی بھاری معاوضے کے حقدار ہو۔ کہ میری تم جیسے جینئس سے ملاقات ہو گئی ہے " ——— عمران نے واقعی بڑے پُرخلوص لہجے میں کہا اور جیب سے نوٹوں کی بھاری گڈی نکال کر اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں جیرم کی طرف بڑھا دی۔

" یہ میری طرف سے ایک تحفہ سمجھ لو۔ معاوضہ علیحدہ دوں گا "

عمران نے کہا اور جیرم کی آنکھیں ایک لمحے کے لئے تو تیزی سے پھیلیں۔ شاید اُسے اپنی آنکھوں اور کانوں پر یقین نہ آ رہا تھا کہ اس سرمایہ پرستی کے دور میں کوئی شخص اس قدر بھاری رقم بھی تحفے میں دے سکتا ہے۔ لیکن دوسرے لمحے وہ گڈی پر اس طرح جھپٹا جیسے چیل گوشت پر جھپٹتی ہے۔

" شش ——— شکریہ۔ تم قدر شناس ہو۔ ورنہ لوگ تو جیرم کا مذاق اڑاتے ہیں " ——— جیرم نے جلدی سے گڈی لے کر اپنی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

" ارے اس جیسی دس گڈیاں اور دے سکتا ہوں۔ دولت کی مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ ہماری تنظیم کے پاس اس قدر دولت ہے کہ تمہارے اس مکان کو خالص سونے کی اینٹوں سے بھر دیں لیکن پوری تسلی کرنا چاہتے ہیں " ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے کوٹ کی سائیڈ جیب سے پہلے سے بھی بھاری

SCANNED BY JAMSHED

مالیت کے نوٹوں کی گڈی باہر نکالی اور دوسری جیب میں رکھ لی۔

" آج مجھے یقین آگیا ہے کہ ایشیائی انتہائی دولت مند بھی ہوتے ہیں اور دل کے سخی بھی۔ میں تمہاری پوری تسلی کرا سکتا ہوں۔ تم بات کرو " ——— جیرم نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہارا اب بھی واٹر پاور سے تعلق ہے " ——— عمران نے پوچھا۔

" ہاں بالکل وہ یہودیوں کی تنظیم ہے اور میں بھی یہودی ہوں " ——— جیرم نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" میرے خیال میں ان کے سسٹم میں اگر کوئی خرابی ہو تو وہ تمہیں ہی بلاتے ہوں گے " ——— عمران نے کہا۔

" ایک بات بتاؤں۔ کسی کو بتانا نہیں۔ جب میں نے سسٹم تیار کر کے چیک کیا تو واٹر پاور کے ایک ڈائریکٹر نے کہا کہ مجھے ہلاک کر دیا جائے کہ میں کہیں ان کے ہیڈ کوارٹر کی نشاندہی نہ کر دوں۔ لیکن چیف باس نے کہا کہ اگر کل اس سسٹم میں کوئی خرابی ہو گئی تو پھر اسے کون ٹھیک کرے گا۔ اس لئے انہوں نے مقدس الفاظ کی قسم مجھے دلوائی اور مقدس عہد کرایا کہ میں مر جاؤں۔ لیکن ہیڈ کوارٹر کی نشاندہی اپنے علاوہ کسی سے نہ کروں گا۔ میں نے مقدس عہد کیا۔ لیکن دیکھو آج تک سسٹم خراب نہیں ہوا اس لئے تو انہیں میری ضرورت ہی نہیں پڑی۔ انہیں تو اتنا بھی معلوم نہیں کہ میں تین سال سے ڈیلر کے ساتھ اٹیچ ہو گیا ہوں " ——— جیرم نے کہا۔

" انہوں نے تو خواہ مخواہ تم سے عہد وغیرہ لینے کا تکلف کیا۔

تم بوڑھے آدمی ہو۔ تمہیں تو یاد بھی نہ رہا ہو گا کہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے" عمران نے جان بوجھ کر منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ یہودیوں کی فطرت کو اچھی طرح جانتا تھا کہ ان کی جان چلی جائے لیکن یہ مقدس عہد سے روگردانی نہیں کرتے۔

"میں بوڑھا ضرور ہوں لیکن میرا ذہن بوڑھا نہیں ہوا۔ گو انہوں نے اپنے طور پر پہلے ہی کوشش کی تھی کہ مجھے پتہ نہ لگے لیکن انہیں شاید معلوم نہ تھا کہ میری ابتدائی زندگی بحری جہازوں کی ملازمت میں گزری ہے۔ میں نے اپنی ملازمت کا آغاز بحری جہازوں میں اس وقت کیا تھا جب شروع شروع میں ان میں ٹرانسمیٹر سسٹم فٹ ہوا تھا۔ میں تو موجوں کی آواز سے پہچان لیتا ہوں کہ یہ کون سا علاقہ ہے" ——— جیرم نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔ اور عمران کی آنکھوں میں چمک پیدا ہو گئی۔ کم از کم ایک پوائنٹ تو اُسے مل ہی گیا تھا کہ واٹر پاور کا ہیڈ کوارٹر بحر منجمد شمالی کی بجائے سمندر میں کسی جگہ ہے۔ اور تنظیم کے نام سے ہونا بھی یہی چاہیئے تھا۔

"اچھا۔ واقعی پھر تو تمہیں ویسے ہی معلوم ہو گیا ہو گا کہ وہ جزیرہ بحر ہند میں واقع ہے" ——— عمران نے کہا۔

"بحر ہند میں جزیرہ ——— کون سا جزیرہ" ——— جیرم نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"جزیرہ ڈاکر۔ آرشیا۔ کوکوشس۔ بہت سے جزیرے ہیں بحر ہند میں۔ ان کے لئے تم سے عہد لینے کی کیا ضرورت تھی" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ دراصل جیرم کو ذہنی طور پر الجھانا چاہتا تھا۔ وہ چاہتا تو اس بوڑھے آدمی پر تشدد کر کے بھی اس سے اصل ہیڈ کوارٹر پوچھ سکتا تھا۔ لیکن جب سے اس نے سنا تھا کہ جیرم نے مقدس عہد کیا ہوا ہے۔ اس نے تشدد کا ذہن سے خیال ہی نکال دیا تھا۔ کیونکہ اب جیرم کے ہاتھ پر پوری دنیا کی دولت رکھ دی جائے یا اس کے جسم کا ایک ایک ریشہ علیحدہ کر دیا جائے وہ اپنا مقدس عہد کبھی نہیں توڑے گا۔ اب تو یہی ایک صورت رہ گئی تھی کہ اُسے ذہنی طور پر الجھا کر اور چکر دے کر ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کوئی ایسا اشارہ مل جائے جس سے ہیڈ کوارٹر کا پتہ چلایا جا سکے۔

"ہونہہ۔ تم شاید میرے منہ سے اس جزیرے کا نام نکلوانا چاہتے ہو۔ جس پر ہیڈ کوارٹر ہے تو سن لو۔ میں نے مقدس عہد کیا ہے۔ اس لئے اب چاہے تم کچھ بھی کر لو۔ میں ہیڈ کوارٹر کے متعلق کچھ نہیں بتا سکتا۔ تم بس میرے ساتھ بات کرو کہ تمہیں کس قسم کا سسٹم بنوانا ہے۔ کتنی پاور کا۔ اور کس قسم کی ڈاجنگ کا" جیرم واقعی بے حد ذہین تھا۔ وہ عمران کا اصل مقصد تاڑ گیا تھا۔

"ارے مجھے کیا ضرورت ہے واٹر پاور کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں پوچھنے کی۔ ہمارا ان سے کیا تعلق ہے۔ ہمارا تو دھندہ ہی علیحدہ ہے۔ میں تو صرف یہ سوچ رہا تھا کہ اگر اس سسٹم کی تفصیلات معلوم ہو جائیں تو میں اپنی تنظیم کے بڑوں کی تسلی کرا سکتا ہوں کہ واقعی جیرم طویل فاصلے کی ڈاجنگ دینے والا سسٹم تیار کرا سکتا ہے" ——— عمران نے اب ایک نئے پہلو سے بات کرتے

SCANNED BY JAMSHED

SCANNED BY JAMSHED

ہوئے کہا۔

"تمہیں کتنے فاصلے کا ڈاجنگ سسٹم چاہیئے"۔۔۔ جیرم نے کہا۔

"تم جتنے زیادہ سے زیادہ فاصلے کا بنا سکتے ہو"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔ جیرم کسی طرح بھی قابو میں نہ آ رہا تھا۔

"میرا کیا ہے۔ میں تو دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک کا سسٹم بنا سکتا ہوں۔ صرف ویز کی پاور ہی بڑھانی ہے"۔ جیرم نے کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔ پھر میں فاصلے کا حتمی طور پر معلوم کر لوں۔ پھر تم سے بات ہوگی۔ ویسے تم نے اخراجات اور اپنا معاوضہ نہیں بتایا۔ وہ تو بتا دو۔ تاکہ ہمیں معلوم تو ہو کہ تم کتنے اخراجات کرانے کے موڈ میں ہو"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"دیکھو مسٹر۔ میں تمہیں ایک فارمولا بتا دوں۔ اس سسٹم میں ایک سو میل پر پچاس لاکھ ڈالرز خرچ آئے گا۔ اور میرا معاوضہ فی سو میل پانچ لاکھ ڈالر ہوگا۔ اب تم جتنے فاصلے کا کہو میں تیار کرا دیتا ہوں۔ لیکن میرا معاوضہ پیشگی ہوگا"۔۔۔ جیرم نے دوٹوک انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"پیشگی۔۔۔ یہ تو ناممکن ہے۔ آدھا پیشگی آدھا بعد میں۔ ساری دنیا کا یہی اصول ہے"۔۔۔ عمران نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہوگا دنیا کا اصول۔ مگر جیرم کا یہ اصول ہے کہ وہ معاوضہ پیشگی لیتا ہے۔ میں نے واٹر پاور سے، پورا معاوضہ پیشگی لے لیا تھا حالانکہ وہ ہماری مقدس تنظیم ہے"۔۔۔ جیرم نے سخت لہجے میں کہا۔

"ارے وہ کیا معاوضہ ہوگا زیادہ سے زیادہ انہوں نے ایک ڈیڑھ سو میل کا سسٹم بنوایا ہوگا بس"۔۔۔ عمران نے بڑے حقارت آمیز لہجے میں کہا۔

"ہونہہ ایک ڈیڑھ سو میل۔ جنوبی بحر الکاہل سے بحر منجمد شمالی تک دو چار سو میل بنتے ہیں۔ دنیا کے دو مختلف کونے ہیں ایک لحاظ سے"۔۔۔ جیرم نے کہا۔ اور عمران کی آنکھوں میں ایک بار پھر چمک لہرائی۔ کم از کم ایک اور پوائنٹ اسے مل گیا تھا کہ واٹر پاور کا ہیڈ کوارٹر جنوبی بحر الکاہل میں ہے۔

"ہونہہ۔ خواہ مخواہ کونے بنتے ہیں۔ جنوبی بحر الکاہل تو میرے خیال میں میکسیکو تک چلا آتا ہے۔ اس کے بعد شمالی بحر الکاہل اور پھر اوپر بحر منجمد شمالی کا علاقہ شروع ہو جاتا ہے۔ ہیڈ کوارٹر اگر میکسیکو میں ہو تو تم خود کہو کتنا فاصلہ بنتا ہے"۔۔۔ عمران نے ایک بار پھر تحقیر آمیز لہجہ استعمال کرتے ہوئے کہا۔

"خواہ مخواہ میکسیکو کا نام لے رہے ہو۔ تم خود سوچو۔ خط استوا سے گرین لینڈ کا کتنا فاصلہ بنتا ہے۔ اربوں ڈالر معاوضہ بنا تھا میرا"۔۔۔ جیرم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اور بعد میں انہوں نے یہ اربوں ڈالر چھین بھی لئے ہوں گے تم سے۔ ورنہ تم اس خستہ مکان میں اور اس خستہ حالت میں یہاں نہ بیٹھے ہوتے اور ملازمت کرنے پر مجبور ہوتے مجھے احمق بنانے

SCANNED BY JAMSHED

کی کوشش نہ کرو جیرم۔ میں اس معاملے میں بڑا سخت آدمی ہوں"
عمران نے کہا۔ لیکن اب اس کے ذہن میں صورت حال زیادہ واضح
ہو گئی تھی۔

"میں دولت خرچ کرنے سے اربوں دولت کمانے کا قائل ہوں
مسٹر عدنان۔ ورنہ میری دولت سے تو کئی بینک چل رہے ہیں۔
بہرحال میں نے تمہیں معاوضہ بتا دیا ہے۔ اگر تمہاری تنظیم رضامند
ہو جائے تو مجھ سے بات کر لینا۔ ورنہ نہیں۔ اور یہ بھی سن لو کہ اس
معاوضے میں ایک ڈالر بھی کم نہیں ہو سکتا۔ میں اس معاملے میں
انتہائی سخت ہوں۔ اور تم اب مجھے اس سارے مشورے اور
وقت کا معاوضہ بھی دے دو"۔۔۔ جیرم نے اکھڑے ہوئے
لہجے میں کہا۔

"پہلے مجھے بلیک پاگوس کال کر کے چیف باس سے پوچھنے
دو کہ تمہیں معاوضہ دیا جائے یا نہیں یا گولی مار کر ختم کر دیا جائے"۔
عمران کا لہجہ یک لخت بدل گیا۔

"کیا۔۔۔ کیا مطلب۔ بلیک پاگوس کا کیا مطلب"۔۔۔
جیرم بُری طرح بوکھلا گیا تھا۔

"سنو جیرم۔ ہمیں اطلاع ملی تھی کہ کچھ لوگ تم سے ہیڈ کوارٹر
کا پتہ پوچھنا چاہتے ہیں۔ تم چونکہ دولت کے پجاری ہو۔ اس لئے
ہیڈ کوارٹر کا خیال تھا کہ ہو سکتا ہے تم دولت دیکھ کر اپنا مقدس
عہد توڑ دو۔ چنانچہ انہوں نے مجھے فرضی گاہک بنا کر بھیجا۔ تاکہ
میں تمہیں ٹٹولوں۔ اور اگر میں یہ سمجھوں کہ تم مقدس عہد توڑ دو
گے تو پھر تمہارے سینے میں اکٹھی چار چھ گولیاں اتار دوں اور اب تک میں
نے تمہارے ساتھ جو باتیں کیں ان کا مقصد صرف تمہیں ٹٹولنا۔ اور تم
نے اپنی موت کو خود آواز دے دی ہے۔ کیونکہ تم نے ایک اجنبی کو
بتا دیا ہے کہ واشٹیا ور کا ہیڈ کوارٹر بلیک پاگوس میں ہے"۔۔۔ عمران
نے انتہائی سفاک لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب
سے ایک سائیلنسر لگا ریوالور بھی باہر نکال لیا۔

"مم۔۔۔ مم۔۔۔ مگر میں نے تو نہیں بتایا۔ میں نے نام لیا ہے
بلیک پاگوس کا۔ میں بھلا کیسے مقدس عہد توڑ سکتا ہوں"۔۔۔ جیرم
نے بُری طرح بدحواس ہوتے ہوئے کہا۔

"نام ہی تو نہیں لیا۔ باقی سارے اشارے تو تم نے دے دیئے۔
سمندر۔ جنوبی بحر الکاہل۔ خط استوا۔ اس کے بعد احمق سے احمق
آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ تم نے بلیک پاگوس کا نام لے لیا ہے۔
کیونکہ جنوبی بحر الکاہل میں عین خط استوا پر صرف ایک ہی جزیرہ
ہے۔ اور اس کا نام ہے بلیک پاگوس۔ اب بولو"۔۔۔ عمران کا
لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا۔

"نہیں نہیں۔ یہ غلط ہے۔ کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ بھلا ان باتوں سے
کون سمجھ سکتا ہے۔ تمہیں چونکہ خود پتہ تھا کہ ہیڈ کوارٹر بلیک پاگوس
میں ہے۔ اس لئے تم سمجھ گئے۔ عام آدمی نہیں سمجھ سکتا۔ پھر تم نے
باتیں ہی ایسی کیں کہ روانی میں یہ اشارے بھی میرے منہ سے نکل
گئے۔ تم بالکل بے فکر رہو۔ میں کبھی اپنا عہد نہ توڑوں گا"۔۔۔
جیرم نے سر ہلاتے ہوئے قدرے خوف زدہ لہجے میں کہا۔ اور

SCANNED BY JAMSHED

اور عمران کے لبوں پر فاتحانہ مسکراہٹ ابھر آئی - کیونکہ آخر کار وہ اس بوڑھے یہودی کو چکر دے کر ہیڈ کوارٹر معلوم کرنے میں کامیاب ہو ہی گیا تھا۔

"ہاں - تمہاری بات کچھ درست لگتی ہے - کیونکہ میرے ذہن میں پہلے سے یہ بات موجود تھی اس لئے میں سمجھ گیا - لیکن تم نے اشارہ تو بہرحال دیئے ہیں - اس لئے چلو چھ گولیاں نہ سہی تین سہی - تین رعایت کر دیتا ہوں" ——— عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"نن ——— نہیں نہیں - مجھے معاف کر دو - اپنی رقم واپس لے لو میں سب کچھ بھول جاؤں گا - اور آئندہ میں مقدس عہد کرتا ہوں کہ کسی کو اشارہ بھی نہ کروں گا" ——— جیرم کے بوڑھے اعصاب اب جواب دے گئے تھے۔

"نہیں - اب ایک صورت ہے کہ مجھ سے سودا کر لو - مجھ سے پہلے غلطی ہو گئی کہ میں نے اکٹھی تین گولیاں مفت چھوڑ دیں - اب تین گولیاں بہرحال رہتی ہیں - اور میں ان تین گولیوں کو چلانے میں حق بجانب بھی ہوں - کیونکہ تم نے تین اشارے دیئے تھے ایک لاکھ ڈالر فی گولی - بولو - تین گولیاں" ——— عمران نے کہا۔

"مم ——— مم ——— میرے پاس تو ایک ڈالر بھی نہیں ہے - تم اپنی رقم لے لو - اور مجھ بوڑھے آدمی کو معاف کر دو - میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں" ——— جیرم اب منتوں پر اتر آیا تھا۔

"ٹھیک ہے - مت دو رقم - تم شاید سمجھ رہے ہو - کہ یہ ریوالور فائر نہیں کرتا - یہ دیکھو" ——— عمران نے کہا - اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا - کھٹ کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی جیرم کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی اور وہ کرسی سمیت نیچے گر کر تڑپنے لگا۔

"ارے ارے - اتنا شور ابھی تو میں نے صرف ریہرسل کی ہے - اور گولی تمہارے کان کی لو کو چھوتی ہوئی گزر گئی ہے - جب گولی تمہارے سینے میں گھسے گی اس وقت کیا کرو گے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لے لو - ساری رقم لے لو - میری جان بخش دو" ——— جیرم نے ایک لخت اٹھ کر ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا - اس کا چہرہ پسینے سے تر ہو چکا تھا۔

"نکالو - میری رقم کے ساتھ ہی فی گولی ایک لاکھ ڈالر - جلدی کرو - پہلے میرا بہت وقت ضائع ہو گیا ہے" ——— عمران نے کہا - تو جیرم نے جلدی سے کوٹ کی جیب سے عمران کی دی ہوئی موٹی گڈی نکالی اور عمران کو پکڑا دی۔

"مم ——— مم ——— میرے خیال میں یہی کافی ہے - مجھ پر رحم کرو - میں بہت غریب آدمی ہوں" ——— جیرم کی فطرت نے ایک بار پھر کنجوسی کا مظاہرہ کرنے کی کوشش شروع کر دی۔

"تو پھر تین گولیاں کھا لو - کچھ مجھ سے ہی وصول کر لو" ——— عمران نے کہا اور اس نے ٹریگر پر انگلی کو ذرا سی حرکت دی۔

"ارے ارے - رک جاؤ - لے جاؤ - مجھے اندرونی کمرے سے لانی ہو گی رقم" ——— جیرم نے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"لے آؤ" —— عمران نے بڑے فیاضانہ انداز میں کہا اور ا
رقم جیب میں رکھ لی۔ جیرم تیزی سے دوڑتا ہوا دوسرے کمر
میں گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے یک لخت دروازہ ایک
دھماکے سے بند کر دیا۔

"مجھ پر رحم کریں غریب آدمی ہوں۔ ملازم ہوں میرے پا
رقم نہیں ہے" —— دروازہ بند کر کے جیرم نے اندر سے
منت بھرے انداز میں چیخنا شروع کر دیا اور عمران مسکرا دیا۔

"اچھا۔ چلو ادھار رہی رقم۔ لیکن یہ بات سن لو۔ اگر تم نے کس
کو میرے آنے یا ہمارے درمیان ہونے والی بات چیت کا
اشارہ بھی کیا تو پھر گولیوں کی تعداد بڑھ جائے گی" —— عمران نے
اونچی آواز میں کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے نکلا اور دوڑتا
ہوا پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ وہ صرف اپنی رقم واپس لینے کے
ساتھ ساتھ جیرم کو اس وقت تک خوفزدہ کر کے خاموش رکھنا
چاہتا تھا۔ جب تک وہ اپنے ساتھیوں سمیت یہاں سے نکل نہ
جائے۔ کیونکہ اب اصل ہیڈ کوارٹر کا پتہ لگ جانے کے بعد
اب اس کا یہاں ٹھہرنا بیکار تھا۔ اب اُسے کسی سائنسی سامان کی
ضرورت نہ تھی۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ ہوٹل پہنچتے ہی وہ میک
اپ بدل کر ہوٹل چھوڑ دے گا۔ اور پھر ساتھیوں کو لے کر یہاں
سے چل دے گا۔ کنگ لائن سے نکلتے ہی اُسے خالی ٹیکسی مل گئی
اور اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو ہوٹل بلیو سٹار چلنے کا کہہ کر سیٹ
سنبھال لی۔

کیپٹن شکیل، صفدر اور تنویر تینوں نے عمران سے علیحدہ
ہوتے ہی سب سے پہلے تو بڑے بڑے ہوٹلوں کو چیک کیا۔ اس
کے بعد انہوں نے ایسی باریں چیک کرنی شروع کر دیں جہاں راکلی
جیسی عورت کی موجودگی کا خیال کیا جا سکتا تھا لیکن مسلسل دو گھنٹے کی
چیکنگ کے باوجود جب انہیں کوئی ایسی عورت نظر نہ آئی جو راکلی ہوتی
یا کم از کم اس پر راکلی ہونے کا شک کیا جا سکتا تو انہوں نے یہ
تلاش دوسرے روز پر ملتوی کر کے واپس اپنے ہوٹل جانے کا
فیصلہ کیا۔ چونکہ ان کے پاس اپنی کار نہ تھی۔ اس لئے وہ یہاں
مسلسل ٹیکسیوں کو استعمال کر رہے تھے۔ ویسے انہوں نے
یورپین میک اپ کیا ہوا تھا۔ اس لئے وہ ایکریمیا میں اجنبی ہی
لگتے تھے۔ اس لحاظ سے ٹیکسیوں کا استعمال درست بھی تھا۔
کیونکہ یہاں تو تقریباً ہر ایکریمی کے پاس اپنی کار تھی اور صرف اجنبی

افراد ہی ٹیکسیاں استعمال کرتے تھے۔ یہ فیصلہ کر کے وہ تینوں
سے باہر نکلے اور ٹیکسی کے لئے ادھر ادھر دیکھنے لگے۔ تھوڑی
ایک نائٹ کلب کے سامنے ایک خالی ٹیکسی انہیں کھڑی نظر
آ گئی۔ وہ تینوں اس کی طرف چل پڑے۔

"ٹیکسی خالی ہے" ــــ تنویر نے اندر بیٹھے ڈرائیور سے مخ
ہو کر کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ ٹیکسی ریزرو کرائی گئی ہے۔ اور میں سوار
کے باہر آنے کے انتظار میں کھڑا ہوں" ــــ ڈرائیور نے
جواب دیا۔

"جب تک تمہاری سواری باہر آئے تم ہمیں ہوٹل الفانز
سکتے ہو۔ یہاں اس وقت اور کوئی خالی ٹیکسی نہیں مل سکے گی"
صفدر نے کہا۔

"ویری سوری۔ ہو سکتا ہے مادام پہلے باہر آجائیں" ــــ ڈرا
نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام ــــ کون مادام" ــــ تنویر مادام کے نام سے فطر
طور پر چونک پڑا۔

"کوئی مادام راکلی ہیں جناب۔ انہوں نے اسٹینڈ سے ٹیکسی بلا
ہے۔ میں تو یہاں آدھے گھنٹے سے موجود ہوں۔ کاؤنٹر پر معلوم
تو معلوم ہوا کہ مادام راکلی اپنے کسی ساتھی کے ساتھ اسپیشل رو
میں ہیں۔ وہاں سے فارغ ہونے کے بعد ہی آئیں گی۔ اس لئے مجھ
میں ویٹ کر رہا ہوں۔ آپ یہ سامنے والی گلی سے مڑ کر دوسری

SCANNED BY JAMSHED

پر چلے جائیں۔ وہاں سے آپ کو ضرور کوئی خالی ٹیکسی مل جائے گی"
ڈرائیور نے ہمدردانہ طور پر باقاعدہ مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

"آؤ یار۔ ہم بھی اندر سے فون کر کے ٹیکسی منگوا لیتے ہیں" ــــ
صفدر نے مڑ کر اپنے ساتھ کھڑے ہوئے تنویر اور کیپٹن شکیل
کو آنکھ مارتے ہوئے کہا۔ اور ان دونوں نے بھی سر ہلا دیئے۔
مادام راکلی کا نام سن کر ان کے بھی کان کھڑے ہو چکے تھے۔ چنانچہ
وہ دونوں ہی کندھے اچکاتے صفدر کے پیچھے نائٹ کلب میں داخل
ہو گئے۔ ہال میں اس وقت سٹیج پر ایک عورت بیلے ڈانس کرنے
میں مصروف تھی۔ جب کہ ہال میں موجود افراد اور عورتیں اس بیلے
ڈانسر کی طرف کم اور ایک دوسرے کی طرف زیادہ متوجہ تھے۔ شاید
انہیں اپنی ساتھی عورتیں اس بیلے ڈانسر سے کہیں زیادہ حسین لگ
رہی تھیں۔ وہ تینوں جیسے ہی اندر داخل ہوئے ایک ویٹر تیزی سے
ان کی طرف بڑھا۔

"ریزرویشن کارڈ دیکھئے پلیز" ــــ ویٹر نے ان کے قریب آتے
ہوئے کہا۔

"کیسی ریزرویشن۔ ہم تو ریزرویشن کرانے آئے ہیں" ــــ صفدر
نے کہا۔

"سوری۔ ہال کی تمام سیٹیں ریزرو ہو چکی ہیں" ــــ ویٹر نے
جواب دیا۔

"ہمیں ہال کی نہیں سپیشل رومز کی بکنگ کرانی ہے" ــــ اس
بار تنویر نے سخت لہجے میں کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

" اوہ۔ پھر آپ دائیں طرف والی راہداری میں چلے جائیں۔ اس کے اختتام پر سپیشل رومز کا بکنگ کلرک موجود ہے" ـــــ ویٹر نے ان انہیں اجنبی سمجھتے ہوئے ان کی رہنمائی بھی کر دی اور وہ تینوں اس راہداری کی طرف چل پڑے۔

راہداری ہال کی ایک سائیڈ پر بنی ہوئی تھی۔ اور اس کا اختتا ایک درمیانے سائز کے کمرے میں ہوتا تھا جس میں ایک طرف باقاعدہ کاؤنٹر بنا ہوا تھا۔ جس کے پیچھے ایک نوجوان کھڑا تھا۔ جب کہ باقی جگہ پر صوفے رکھے ہوئے تھے۔ لیکن کمرے میں اس نوجوا کے علاوہ اور کوئی آدمی نہ تھا۔

" جی فرمایئے" ـــــ نوجوان نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں ان تینوں اکیلے مردوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" تین سپیشل رومز چاہئیں" ـــــ تنویر نے کہا۔

" مل جائیں گے۔ لیکن ایک گھنٹے بعد خالی ہوں گے۔ فی الحال سب بک ہیں۔ لیکن آپ کے پارٹنرز" ـــــ نوجوان نے پوچھا۔

" پارٹنرز بھی آجائیں گے۔ آپ کمرے تو دیں۔ ایک پارٹنر تو شا یہیں موجود ہو" ـــــ تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہیں۔ کیا ہمارے نائٹ کلب کی مخصوص پارٹنر ہے" ـــــ نوجوان نے چونک کر پوچھا۔

" اوہ نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ مادام راکلی نے مجھے ڈیٹ دے دی تھی۔ لیکن پھر فون کر کے بتایا تھا کہ وہ کسی وجہ سے پہلے کلب میں مصروف ہو گی۔ وہاں سے فارغ ہونے کے بعد ہی مجھ

مل سکے گی" ـــــ تنویر نے بڑے اوباشانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" مادام راکلی۔ اوہ ہاں۔ لیکن انہوں نے تو غیر معینہ وقت کے لئے بکنگ کرائی ہے۔ لیکن تھوڑی دیر پہلے انہوں نے ٹیکسی منگوانے کا بھی حکم دیا تھا۔ ٹیکسی تو آگئی ہے۔ لیکن وہ نہیں آئیں" ـــــ نوجوان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" اگر ٹیکسی منگوالی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ انہیں میری ڈیٹ یاد ہو گی۔ بہرحال ہم انتظار کر لیتے ہیں" ـــــ تنویر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" لیکن ایسا نہ ہو کہ تم یہاں انتظار کرتے رہو۔ اور وہ باہر سے ہی ٹیکسی میں بیٹھ کر چلی جائے" ـــــ صفدر نے تنویر سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" جی ہاں۔ جانے کا راستہ باہر سے ہے" ـــــ نوجوان نے جواب دیا۔

" آؤ پھر ایک گھنٹے بعد آجائیں گے۔ تب تک ہمارے پارٹنر بھی پہنچ جائیں گے۔ اب یہاں ایک گھنٹے تک بیٹھنا تو فضول ہی ہے" کیپٹن شکیل نے کہا۔ اور وہ تینوں سر ہلاتے ہوئے واپس آئے۔

" مادام کا روم نمبر کیا ہے۔ تاکہ میں خیال رکھوں" ـــــ تنویر نے اچانک مڑ کر پوچھا۔

" پچیس" ـــــ کاؤنٹر بوائے کے منہ سے جلدی سے نکل گیا۔ اور تنویر مسکراتا ہوا مڑا اور وہ تینوں ہال میں پہنچ گئے۔

"کیا ہوا سر۔ آپ نے بکنگ کرالی"۔۔۔۔ اُسی ویٹر نے جس نے ان کی رہنمائی کی تھی تجسس آمیز لہجے میں پوچھا۔

"وہاں کوئی کمرہ ہی خالی نہیں ہے"۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"اوہ سر۔ پھر آپ۔ ساتھ ہی ایک اور نائٹ کلب ہے۔ وہاں چلے جائیں۔ وہاں عموماً کمرے کم ہی لگتے ہیں"۔۔۔۔ ویٹر نے کہا۔

"یہ بتاؤ کہ ان سپیشل رومز کا بیرونی راستہ کدھر سے ہے میرا ایک دوست نے وہاں سے نکلنا ہے۔ میں اُسے کچھ کرنا چاہتا ہوں"۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"عقبی طرف ہے۔ آیئے۔ میں آپ کو لے چلتا ہوں۔ آپ اجنبی ہیں اس لئے پریشان ہوتے نہیں گے"۔۔۔۔ ویٹر نے کہا۔ اور پھر وہ ان تینوں کو لے کر ایک اور سائیڈ میں گیا وہاں سے ایک تنگ سی گلی میں سے گزر کر وہ ایک دروازے سے ہو کر ہوٹل کی عمارت کی عقبی گلی میں پہنچ گئے۔

"یہ دروازہ ہے جناب"۔۔۔۔ ویٹر نے کچھ فاصلے پر موجود ایک دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور ان تینوں نے نہ صرف اس کا باقاعدہ شکریہ ادا کیا بلکہ صفدر نے جیب سے ایک نوٹ نکال کر اس کے حوالے کر دیا۔

"شکریہ جناب۔ ویسے اگر آپ چاہیں تو میں آپ کے لئے یہاں سے بھی اچھا بندوبست کرا سکتا ہوں۔ پرائیویٹ رومز ہیں۔ کرایہ بھی مناسب ہے"۔۔۔۔ ویٹر نے اور زیادہ تعاون کی آفر کرتے ہوئے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"فی الحال نہیں۔ ہمارا دوست باہر آجائے اس کے بعد پروگرام بنائیں گے"۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔ اور ویٹر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ اُسی لمحے وہی دروازہ کھلا۔ اور ایک مرد اور ایک عورت ایک دوسرے کے بازوؤں میں ہاتھ ڈالے باہر نکلے۔ انہوں نے ایک اچٹتی ہوئی نظر ان تینوں پر ڈالی اور پھر مڑ کر سڑک کی طرف بڑھ گئے۔

"کیا خیال ہے۔ اس مادام راکلی کو باہر نہ نکال لیں۔ خواہ مخواہ یہاں احمقوں کی طرح کھڑے رہنے سے فائدہ"۔۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن دو باتیں سوچنے کی ہیں کہ ہم اُسے پوچھ گچھ کے لئے لے کہاں جائیں گے اور کیسے لے جائیں گے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"پھر پہلے کوئی کار حاصل کی جائے۔ اس کے بعد اُسے باہر نکالا جائے"۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"میرا خیال ہے۔ ہمیں اس ٹیکسی کے قریب رہ کر انتظار کرنا چاہیے۔ اگر اس نے ٹیکسی منگوائی ہے تو وہ لازماً جلد ہی یہاں سے جانا چاہتی ہوگی۔ اس طرح ہم اس کی رہائش گاہ چیک کر لیں گے۔ اور پھر وہاں آسانی سے اس سے پوچھ گچھ ہو سکتی ہے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہاں سے تو وہاں زیادہ بہتر ہے۔ لیکن پھر بھی ہمیں سواری کی تو بروقت ضرورت پڑے گی"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہاں کی پولیس بے حد فعال ہے۔ وہ فوراً حرکت میں آجائے گی، اور اس کے بعد ہمارے لئے بڑے مسائل بھی پیدا ہو سکتے ہیں" صفدر نے کہا۔

"تو پھر آخر کیا کیا جائے۔ کیا اب ہمیں ٹیکسی کے پیچھے دوڑنا پڑے گا" ——— تنویر نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم وہاں چلو تو سہی۔ ہو سکتا ہے کوئی ترکیب سمجھ میں آجائے" صفدر نے کہا۔ اور وہ تینوں سڑک کی طرف بڑھ گئے۔ سڑک پر پہنچ کر وہ جب گھومتے ہوئے واپس اس سڑک پر پہنچے جہاں نائٹ کلب کی فرنٹ سائیڈ تھی تو وہ تینوں ہی یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ وہاں وہ ٹیکسی موجود نہ تھی۔

"اوہ۔ کہیں وہ کسی اور دروازے سے نکل کر چلی تو نہیں گئی" صفدر نے تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن ویٹر نے تو نکلنے کا وہی راستہ بتایا تھا۔ وہاں سے تو ہم آرہے ہیں۔ ہو سکتا ہے ٹیکسی والا زیادہ دیر انتظار کرنے کی بجائے واپس چلا گیا ہو" ——— کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں جا کر اس کاؤنٹر والے سے پوچھ آتا ہوں" ——— تنویر نے کہا اور تیزی سے ہال گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"اگر یہ مادام راکلی سیکرٹ ایجنٹ ہے تو پھر لازماً یہ عام راستے کی بجائے کسی اور راستے سے نکلی ہو گی۔ ہم سیکرٹ ایجنٹوں کے ذہن ان معاملات میں خود بخود الٹے چلتے ہیں" ——— کیپٹن شکیل نے کہا اور صفدر بھی سر ہلاتے ہوئے ہنس پڑا۔

SCANNED BY JAMSHED

"بہرحال ٹیکسی کا نمبر میرے ذہن میں موجود ہے۔ اسے آسانی سے ٹریس کر کے پوچھا جا سکتا ہے کہ مادام راکلی کہاں گئی ہے" ——— صفدر نے کہا اور کیپٹن شکیل نے سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد تنویر واپس آیا تو اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات نمایاں تھے۔

"وہ واقعی چلی گئی ہے۔ عام راستے کی بجائے وہ کاؤنٹر والے کمرے سے نکل کر ادھر فرنٹ سے گئی ہے۔ کاؤنٹر بوائے بتا رہا تھا کہ اس کے ساتھ اس کا ساتھی بھی تھا۔ جس کے ساتھ وہ سپیشل روم میں گئی تھی۔ سرخ بالوں والا نوجوان تھا" ——— تنویر نے آکر بتایا۔

"اس کاؤنٹر بوائے نے تمہارا پیغام تو نہیں دے دیا اسے" کیپٹن شکیل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ میں نے پوچھا تھا۔ لیکن اس نے بتایا کہ وہ انتہائی تیزی میں تھے۔ اس لئے اسے بات کرنے کا موقع تک نہیں ملا" تنویر نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ کیونکہ وہ کیپٹن شکیل کے لفظ پیغام استعمال کرنے سے ساری بات سمجھ گیا تھا۔

"اب اس ٹیکسی کو تلاش کرنا ہو گا۔ میرا خیال ہے مین اسٹینڈ پر جانا ہو گا۔ وہیں سے معلومات حاصل ہو سکتی ہیں۔ آؤ کوئی اور ٹیکسی دیکھتے ہیں" ——— صفدر نے کہا۔ اور پھر وہ اس گلی کی طرف مڑ گئے جدھر سے دوسری سڑک کو راستہ نکلتا تھا اور جس کی بابت اسی ٹیکسی ڈرائیور نے انہیں بتایا تھا کہ وہاں سے ٹیکسی مل جائے گی۔ اور

واقعی وہاں پہنچ کر انہیں جلد ہی خالی ٹیکسی مل گئی۔

"ہم نے ایک ٹیکسی ڈرائیور سے ملنا ہے۔ جس کا ٹیکسی نمبر ہمیں معلوم ہے۔ کیسے ملاقات ہو سکتی ہے" ——— کیپٹن شکیل نے بیٹھنے سے پہلے ٹیکسی ڈرائیور سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"کیا نمبر ہے" ——— ٹیکسی ڈرائیور نے چونک کر پوچھا۔ اور کیپٹن شکیل نے نمبر بتا دیا۔

"اوہ۔ مرفی کی ٹیکسی کے بارے میں پوچھ رہے ہیں آپ۔ وہ تو ابھی الاسکا اسکوائر سے نکل رہی تھی۔ شاید وہاں کوئی پسنجر ڈراپ کر کے آیا تھا۔ لیکن وہ تو رات بارہ بجے آف ہو گا تب ہی مل سکے گا" ڈرائیور نے کہا

"اچھا۔ بارہ بجے کہاں مل سکے گا" ——— کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"وہ ٹھیک بارہ بجے مین اسٹینڈ پر ٹیکسی آف کرنے آئے گا۔ آپ مین اسٹینڈ کے انچارج کو پیغام نوٹ کرا دیں وہ مرفی کو آگاہ کر دے گا" ——— ٹیکسی ڈرائیور نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ تم ہمیں فی الحال الاسکا اسکوائر چھوڑ دو۔ وہاں بھی ہم نے ایک ملاقات کرنی ہے" ——— کیپٹن شکیل نے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چونکہ کیپٹن شکیل ٹیکسی ڈرائیور سے بات کر رہا تھا۔ اس لئے صفدر اور تنویر خاموش کھڑے تھے۔

"آؤ" ——— کیپٹن شکیل نے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھتے ہوئے ان دونوں سے مڑ کر کہا اور وہ دونوں عقبی سیٹ

SCANNED BY JAMSHED

بیٹھ گئے۔ اور پھر تقریباً دس منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد وہ ایک عظیم الشان رہائشی پلازہ کے سامنے پہنچ گئے۔ ٹیکسی ڈرائیور ٹیکسی اس کے کھلے گیٹ سے اندر لے گیا۔ کیونکہ اس کی پارکنگ خاصی وسیع تھی اور اصل عمارت کافی دور جا کر شروع ہوتی تھی۔ اس لئے ٹیکسی ڈرائیور وہاں بنے ہوئے پورچ تک ٹیکسی لے گیا۔ ٹیکسی رکتے ہی میٹر دیکھ کر کیپٹن شکیل نے کرایہ ادا کیا اور وہ تینوں ہی ٹیکسی سے باہر آ گئے۔ سامنے ہی استقبالیہ کمرہ تھا۔ وہ تینوں آگے پیچھے چلتے ہوئے اس کمرے میں داخل ہو گئے۔

"جی فرمائیے" ——— وہاں موجود ایک خوب صورت سی لڑکی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"مادام راکلی سے ملنا ہے ہمیں" ——— اس بار تنویر نے بات کرتے ہوئے کہا۔

"مادام راکلی ابھی تھوڑی دیر پہلے تشریف لائی ہیں۔ میں انہیں اطلاع کرتی ہوں۔ کیا نام بتاؤں آپ کا" ——— لڑکی نے سامنے رکھے ہوئے انٹرکام کے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے پوچھا۔

"انہیں کہیں کہ گریٹ لینڈ سے اس کے دوست آئے ہیں وہ سمجھ جائے گی" ——— تنویر نے کہا۔ اور لڑکی نے سر اٹھاتے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر دیئے۔

"یس" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی رسیور سے ایک مترنم سی آواز سنائی دی۔

"مادام۔ میں استقبالیہ سے بول رہی ہوں۔ گریٹ لینڈ سے آپ کے

SCANNED BY JAMSHED

تین دوست آئے ہیں۔ انہیں بھجوادوں آپ کے پاس" ــــ استقبالیہ لڑکی نے بڑے نرم لہجے میں پوچھا۔

"گریٹ لینڈ سے دوست اور یہاں۔ اچھا ٹھیک ہے بھجوادو" مادام راکلی نے حیرت ظاہر کرتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوگیا۔

"چوتھی منزل کے کونے والا کمرہ ہے۔ نمبر ایک سو پچیس" لڑکی نے ریسیور رکھ کر کہا۔

"مادام کب سے رہ رہی ہیں یہاں" ــــ صفدر نے پوچھا۔

"جی۔ زیادہ دن نہیں ہوئے۔ تین روز ہوئے ہوں گے" ــــ لڑکی نے جواب دیا۔ اور وہ تینوں مڑ کر استقبالیہ سے باہر آگئے۔ تھوڑی دیر بعد لفٹ کے ذریعے وہ چوتھی منزل پر پہنچ گئے۔ کمرہ نمبر ایک سو پچیس واقعی انتہائی کونے کا کمرہ تھا۔ وہ تینوں قدم بڑھاتے اس کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ صفدر نے آگے بڑھ کر دروازے پر دستک دی۔

"یس ــــ کم ان" ــــ اندر سے وہی مترنم آواز سنائی دی۔ اور صفدر نے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا گیا۔ اور وہ تینوں اندر داخل ہوگئے۔ کمرہ خاصا کشادہ اور بہترین انداز میں سجا ہوا تھا۔ سامنے ہی کرسی پر ایک انتہائی خوب صورت سی لڑکی شوخ رنگ کا لباس پہنے بیٹھی ہوئی تھی اس کے ہاتھ میں شراب کا جام تھا اس کی تیز نظریں ان تینوں پر جمی ہوئی تھیں۔

"آپ تو مادام ساکمی نہیں ہیں۔ سوری۔ ہم نے آپ کو ڈسٹرب کیا" ــــ صفدر نے اندر داخل ہوتے ہی چونک کر کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ پشیمانی سی امڈ آئی تھی۔

"ساکمی ــــ تو آپ ساکمی کو پوچھ رہے تھے" ــــ مادام راکلی کا ستا ہوا چہرہ صفدر کی بات سنتے ہی نارمل ہوگیا۔

"ہاں۔ وہ ہماری دوست ہیں۔ انہوں نے کہا تھا کہ وہ الاسکا اسکوائر میں رہتی ہیں۔ ہم نے نیچے کاؤنٹر گرل سے پوچھا تو اس نے شاید غلط سمجھا یا پھر آپ کا نام ہی ساکمی ہوگا۔ لیکن بہرحال آپ ہماری وہ دوست نہیں ہیں" ــــ صفدر نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا نام راکلی ہے۔ میں بھی کال سن کر حیران ہوتی تھی کہ گریٹ لینڈ سے میرے کون سے دوست آگئے ہیں۔ کیونکہ میں تو یہاں دو تین روز پہلے ہی آئی ہوں۔ لڑکی نے سمجھنے میں غلطی کی ہے۔ بہرحال اب آپ آگئے ہیں تو بیٹھیں۔ چلئے اسی بہانے تعارف ہی ہوجائے گا۔ بیٹھیں" ــــ راکلی نے اخلاق بھرے لہجے میں کہا۔

"شکریہ۔ آپ جیسی خوب صورت خاتون کے ساتھ چند لمحے گزارنا بھی ہمارے لئے باعث مسرت ہوگا۔ لیکن آپ بھی ایکریمین تو نہیں ہیں" ــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور راکلی کے چہرے پر اپنی تعریف سے ہلکی سی مسرت کی لہر دوڑ گئی۔

"ہاں۔ میرا وطن برازیل ہے۔ لیکن میں طویل عرصے سے ناراک میں ہوں۔ میں وہاں ایک بزنس فرم سے اٹیچ ہوں۔ اور اس بزنس کے سلسلے میں یہاں آئی ہوئی ہوں۔ مجھے دراصل ہوٹلوں میں رہنے

SCANNED BY JAMSHED

سے وحشت ہوتی ہے۔ اس لئے میں نے یہ اپارٹمنٹ بک کرالی
خاصا آرام دہ اور پُرسکون ہے" ـــــ راکلی نے مسکراتے ہو
جواب دیا۔

"میرا نام آسکر ہے۔ اور یہ میرے ساتھی ہیں رابرٹ اور راف
ہم بھی بزنس لائن سے متعلق ہیں۔ اور اسی سلسلہ میں یہاں ایک پا
سے بات کرنے کے لئے آتے ہوئے ہیں۔ ساکمی نیگرو ہے۔ لیک
وہ بہت اچھی لڑکی ہے۔ بہرحال آپ سے زیادہ اچھی تو نہیں ہو
صفدر نے کرسی پہ بیٹھتے ہوئے کہا۔

"شکریہ مسٹر آسکر۔ آپ لوگ کیا پینا پسند کریں گے" ـــــ
راکلی نے مسکرا کر کہا۔

"ارے نہیں۔ ہم ابھی بار سے نکل کر یہاں آئے ہیں۔ اس لئے
کسی تکلف کی ضرورت نہیں ہے" ـــــ صفدر نے کہا۔

"آسکر۔ میرے خیال میں چلا جائے۔ ساکمی مل جاتی تو اس ایشیائی عدنا
سے بات چیت آسان رہتی۔ لیکن اب وہ نہیں ملی تو ہمیں براہِ راست
بات کر لینی چاہیئے" ـــــ کیپٹن شکیل نے صفدر سے مخاطب ہو
کر کہا۔

"کیا ـــــ آپ نے کس کا نام لیا ہے" ـــــ راکلی نے بُری
طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"کوئی ایشیائی ہے عدنان۔ ہماری فرم کو اطلاع ملی ہے کہ اس
کی سربراہی میں اقوام متحدہ کی طرف سے کوئی سائنسی مشن گرد ٹ
لینڈ جانا چاہتا ہے اور انہیں وہاں کے مخصوص حالات کی بنا پر

ں سازو سامان چاہیئے۔ ان کے پاس بہت بڑا آرڈر ہے اور
س سلسلے میں یہاں کی ایک فرم ڈیلر سے بات چیت کر رہے
ہماری فرم چاہتی ہے کہ یہ آرڈر ہمیں مل جائے۔ ساکمی ڈیلر میں
م کرتی ہے۔ اور آپ سے کیا چھپانا۔ وہ یہاں ہماری فرم کے
معقول معاوضے پر کاروباری مخبری بھی کرتی ہے۔ اُسی کی اطلاع
یہاں آئے ہیں۔ اب ساکمی مل نہیں رہی۔ اس نے پتہ تو لا سکا
اتہ کا ہی دیا تھا" ـــــ صفدر نے جان بوجھ کر پوری تفصیلات
تے ہوئے کہا۔

تو آپ براہِ راست اس عدنان کا پتہ نہیں جانتے" ـــــ راکلی
کہا۔

اتنا تو معلوم ہے کہ وہ ہوٹل بلیو سٹار میں رہائش پذیر ہے۔
اگر ساکمی مل جاتی تو اس سے بات چیت میں آسانی رہتی۔
کہ ساکمی نے ہماری فرم کے کہنے پر ہمارے آنے سے پہلے
س سے ابتدائی بات چیت کر لی ہے" ـــــ صفدر نے
ب دیا۔

لیکن یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی کہ اقوام متحدہ والوں نے
پس ماندہ علاقے کے آدمی کو اس قدر اہم سائنسی تحقیقی پروجیکٹ
براہ کیوں بنایا ہے۔ کیا انہیں کسی ترقی یافتہ علاقے کا سائنسدان
ملتا تھا" ـــــ راکلی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

ب آپ کو کیا بتائیں مس راکلی۔ یہ دنیا ساری ہی فراڈ پر تلی ہوئی
ہماری فرم کے آدمی اقوام متحدہ کی سائنس کانگریس میں بھی

SCANNED BY JAMSHED

موجود ہے۔ ہماری فرم نے وہاں سے پتہ کرایا کہ آخر یہ آرڈر ہم براہِ راست کیوں نہیں دیا گیا۔ کیونکہ ہم ان آدمیوں کو اس کا معقول معاوضہ دیتے ہیں۔ لیکن وہاں سے پتہ چلا کہ ایسا کوئی بنایا ہی نہیں گیا"۔۔۔۔ صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ لیکن ابھی آپ خود کہہ رہے تھے کہ سائنسی مشن لینڈ جانا ہے"۔۔۔۔ راکلی صفدر کی بات سن کر نہ صرف بُری چونک پڑی بلکہ انتہائی اشتیاق کی وجہ سے وہ قدرے آگے بھی جھک آئی تھی۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک لہرانے لگی تھی۔

"ہمیں کیا ضرورت ہے ان چکروں میں پڑنے کی مادام۔ دلچسپی تو صرف بزنس سے ہے۔ ویسے اطلاع یہ ہے کہ یہ عدنان دراصل وہ نہیں ہے جو اپنے آپ کو پوز کرتا ہے۔ نے ہی بتایا ہے کہ اس نے اتفاق سے اس کی اپنے کسی سے گفتگو سن لی تھی اس کا وہ ساتھی اُسے عمران کے نام رہا تھا اور ان کا تعلق شاید کسی سیکرٹ سروس سے ہے۔ ہم نے تو آم کھانے ہیں پیڑ گننے سے ہمارا کیا تعلق"۔۔۔۔ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اگر واقعی اس کا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے وہ بے حد محتاط قسم کا آدمی ہوگا۔ ساکمی نے یہ گفتگو کیسے سن لی" مادام راکلی نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"دراصل یہ گفتگو ڈیلرز میں ہی ہوئی تھی اور ساکمی ایکس چینج کرتی ہے"۔۔۔۔ صفدر نے فوراً ہی بات بناتے ہوئے

ونکہ اُسے معلوم تھا کہ راکلی بھی خاصی تیز طرار عورت ہے۔ وہ ان طرف سے بھی مشکوک ہو سکتی تھی۔

"اوہ۔ آئی سی۔ پھر تو یہ اطلاع ٹھیک ہوگی"۔۔۔۔ راکلی نے ہلاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر خود بخود اطمینان کے آثار ابھر آئے تھے۔

"اچھا مادام راکلی۔ اب ہمیں اجازت دیجیئے۔ آپ سے مل کر حد مسرت ہوئی ہے۔ ہمیں شاید ابھی کچھ روز یہاں رہنا پڑے۔ آپ کمپنی کے لئے کوئی وقت ہمیں بھی دے سکیں تو یہ ہماری خوش قسمتی ہوگی۔ آج رات کسی اچھے سے ہوٹل میں ڈنر ہو جائے" صفدر نے کہا۔

"اوہ۔ دعوت کا شکریہ۔ آج رات تو میں مصروف ہوں۔ کل شاید ایسا ممکن ہو سکے۔ آپ کہاں ٹھہرے ہوئے ہیں"۔ میں آپ کو فون کر لوں گی"۔۔۔۔ راکلی نے کہا۔

"ہوٹل الفانزو میں"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"او۔کے۔ کل میں فون کر دوں گی۔ تھینک یو"۔۔۔۔ مادام راکلی نے کہا۔ اور پھر وہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔ صفدر نے اس سے باقاعدہ ہاتھ ملایا اور پھر دروازے کی طرف مڑ گیا۔ ظاہر ہے کیپٹن شکیل اور تنویر کو بھی اس سے ہاتھ ملانا پڑا اور وہ دروازے سے باہر نکل گئے۔

"کیا بات ہوئی۔ ذرا اس کی گردن ناپنی تھی"۔۔۔۔ تنویر نے لفٹ کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"اتنے جذباتی مت بنا کرو۔ اس کے ساتھیوں کو بھی تو تلاش ہے۔ وہ اکیلی تو نہ آئی ہو گی" ___ صفدر نے کہا۔ اور لف سوار ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ استقبالیہ کمرے میں ہو رہے تھے۔

"ہم نے آپ سے مادام ساکمی کے بارے میں پوچھا تھا نے ہمیں مادام راکلی کے پاس بھجوا دیا۔ وہ بیچاری خواہ مخواہ ہوئیں۔ مادام ساکمی سے ملوائیے" ___ صفدر نے اندر دا ہی مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری سوری۔ لیکن مادام ساکمی تو یہاں نہیں رہتیں" لڑکی نے قدرے پشیمان سے لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ بتایا تو شاید انہوں نے الاسکا اسکوائر ہی تھا۔ اس ملتا جلتا کوئی نام بھی ہے کسی رہائشی اسکوائر کا۔ ہو سکتا ہے طرح آپ کو سننے میں غلطی لگی ہے۔ اس طرح ہمیں بھی غلطی صفدر نے کہا۔

"ملتا جلتا ___ ارے ہاں۔ گلاسکا اسکوائر بھی ہے لٹن لڑکی نے ایک لمحے تک سوچنے کے بعد کہا۔

"پھر یہی ہو گا۔ اچھا۔ تھینک یو" ___ صفدر نے کہا۔ اور باہر کی طرف مڑ گیا۔ اسکوائر کی حدود سے باہر آنے کے بعد کے قدم تیز ہو گئے۔ اور وہ اسکوائر کی شمالی سمت کی طرف چل اس طرف ایک بائی روڈ تھی۔ جو گھوم کر اسکوائر کے عقب میں جاتی تھی۔ ابھی وہ اس گلی میں مڑے ہی تھے کہ یک لخت صفد

جیب سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز سنتے ہی وہ سب ونک پڑے۔ صفدر نے جلدی سے باکس کو جیب سے نکالا اور س پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ___ مادام راکلی بول رہی ہوں" ___ باکس میں سے مادام راکلی کی آواز سنائی دی۔

"یس میڈم" ___ ایک اور ہلکی سی آواز باکس سے برآمد ہوئی۔ اور آواز سنتے ہی وہ پہچان گئے کہ یہ آواز اس کاؤنٹر رل کی ہے۔

"جنہیں تم نے میرے پاس غلطی سے بھیجا تھا وہ واپس چلے گئے یں۔ تمہارے پاس آئے تھے دوبارہ" ___ مادام راکلی نے چھا۔ اور صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

"جی ہاں۔ ابھی گئے ہیں۔ آئی۔ ایم۔ سوری۔ مادام غلطی ہو گئی۔ تا جلتا سا نام تھا۔ انہوں نے واپس آکر مجھ سے بات کی۔ ر پھر یہ بات واضح ہوئی مادام کہ ان سے بھی غلطی ہوئی تھی۔ وہ کمی گلاسکا اسکوائر میں رہتی ہے" ___ کاؤنٹر گرل نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ لیکن آئندہ ذرا اچھی طرح پڑتال کر لیا رو" ___ مادام راکلی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی خاموشی ی چھا گئی۔ وہ تینوں اب گلی مڑ کر اسکوائر کی عقبی سمت میں آ ئے تھے۔

چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک بار پھر مادام راکلی کی آواز سنائی دی۔

SCANNED BY JAMSHED

"ہیلو ــــ راکلی بول رہی ہوں" ــــ راکلی کے لہجے میں
نمایاں تھا۔

"یس ــــ کرنل لارج۔ کیسے فون کیا" ــــ دوسری ط
سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"کرنل۔ میں نے معلوم کرلیا ہے۔ وہ عدنان دراصل علی ع
ہی ہے" ــــ راکلی کے لہجے میں جوش کچھ زیادہ ہی نمایاں
گیا تھا۔

"اچھا۔ کیسے پتہ کیا" ــــ کرنل لارج کے لہجے میں حیرت
اور جواب میں راکلی نے صفدر وغیرہ کے غلط فہمی سے آ
پھران کے ساتھ ہونے والی تمام بات چیت پوری تفصیل
سنادی۔

"تم نے اچھی طرح چیک کرلیا تھا۔ ایسا نہ ہو کہ ہمیں جان
کر غلط راستے پہ ڈالا جارہا ہو" ــــ کرنل لارج نے کہا۔

"ارے نہیں کرنل۔ میری آنکھیں دھوکہ نہیں کھا سکتیں
پھرانہیں ضرورت بھی کیا تھی ہمیں یہ بتانے کی کہ عدنان
ہے" ــــ راکلی نے کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے مخبر کی ا
درست ثابت ہوئی۔ اب اس کے ساتھیوں کو ٹریس کرنے والا
باقی رہ گیا" ــــ کرنل لارج نے کہا۔

"میرے خیال میں ہمیں وقت ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ اور ا
پکڑ کر اس پہ تشدد کر کے اس سے اس کے ساتھیوں کا پتہ ک

چاہیئے۔ ویسے بھی ہیڈ کوارٹر نے ہمارے ذمے کام لگاتے وقت
سب سے زیادہ زور اس علی عمران کے خاتمے پہ ہی دیا تھا" ــــ
راکلی نے کہا۔

"لیکن اس کے ساتھی بھی سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں۔ اس
لئے وہ بھی خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس لئے ان کا خاتمہ بھی اتنا
ہی ضروری ہے جتنا اس علی عمران کا۔ بہرحال تمہاری بات درست
ہے۔ جب یہ پتہ چل گیا کہ یہ عدنان نہیں ہمارا شکار عمران ہے۔
تو ہمیں وقت ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ اسے فوراً گولی سے اڑا دینا
چاہیئے" ــــ کرنل لارج نے کہا۔

"جرمی اور میں دونوں ہی یہاں الاسکا اسکوائر میں اکٹھے آئے
تھے۔ میں نے یہاں آ کر ہوٹل بلیو سٹار فون کیا تھا لیکن وہ
عمران غائب تھا۔ اس لئے ہم نے سوچا تھا کہ رات کو دس بجے
سے پہلے پھر فون کر کے پوچھ لوں گی۔ اب تو معاملہ بے حد آسان
ہے۔ میں اسے آسانی سے گولی مار سکتی ہوں" ــــ راکلی نے
کہا۔

"میں نے تو نگرانی کا بندوبست کرلیا تھا۔ اتفاق سے اس
عمران کی ایک سائیڈ اور ایک بالکل سامنے والا کمرہ خالی مل گیا
تھا۔ وہ میں نے بک کرا لئے ہیں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اسے
ہوٹل کے اندر گولی مارنے کی بجائے ہوٹل سے باہر اڑا دیا جائے۔
ہال سے ایسا آسانی سے بھی ہوسکتا ہے۔ اور پھر ہم وہاں اکٹھے
ہونے والے ہجوم میں شامل ہو کر اس بات کو بھی چیک کر سکتے

SCANNED BY JAMSHED

ہیں کہ اس کے ساتھی کون ہیں۔کیونکہ اس کی موت کا سن کر لازماً ا
لوگ یہاں آئیں گے۔ایسی خبریں تیزی سے پھیلتی ہیں"۔۔۔۔ کر
لارج نے کہا۔

"یہ بھی ٹھیک ہے کرنل۔اس صورت میں ہم آسانی سے کامیا
ہو سکتے ہیں۔اور اس کے ساتھیوں کے آس پاس ہونے کا خد
بھی ختم ہو جائے گا۔ہو سکتا ہے اس کے ساتھی اس کے ارد گ
موجود رہتے ہوں"۔۔۔۔ راکلی نے کہا۔

"اوکے۔پھر ہمیں اس کے آنے سے پہلے ہوٹل پہنچ جانا چا
تاکہ صحیح لوکیشن کا انتخاب کر سکیں"۔۔۔۔ کرنل لارج نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔لیکن چونکہ وہ مجھے جانتا ہے۔اس لئے میں
ہوٹل کے اندر بیٹھوں گی۔جرمی اور آپ دونوں باہر رہیں گے۔اگ
وہ آپ سے بچ کر اندر آگیا تو پھر میں اس کا شکار کھیلوں گی"۔۔۔۔ را
نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔جرمی کو بھی یہ ساری سچویشن بتا دو۔اور پھر آد
میں ایک گھنٹے بعد ہوٹل پہنچ جاؤں گا وہ مجھے باہر مل لے"۔۔۔۔
دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے"۔۔۔۔ راکلی نے کہا۔اور اس کے ساتھ ایک با
خاموشی چھا گئی۔

"زیرو دن خوب کام دے رہا ہے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے
مسکراتے ہوئے کہا۔چونکہ عقبی گلی میں کوئی آمد و رفت نہ تھی ا
لئے وہ اطمینان سے اسکوائر کی دیوار کے ساتھ پشت لگائے ک

تھے۔چند لمحوں بعد ایک ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"ہوٹل سیون سٹار۔پلیز"۔۔۔۔

"روم نمبر تھرٹین تھرڈ فلور مسٹر جرمی سے بات کرائیں۔میں
راکلی بول رہی ہوں"۔۔۔۔ راکلی کی آواز ابھری۔

"یس مادام۔۔۔ ہولڈ آن کریں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے
کہا گیا۔

"ہیلو راکلی۔کیا بات ہے۔اتنی جلدی پھر میری یاد آگئی۔ابھی
دو گھنٹے سے زیادہ تو مصروف رہے ہیں"۔۔۔۔ ایک نوجوان
کی ہنستی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ارے نہیں جرمی۔ایک اور اہم ترین بات سامنے آئی ہے"
راکلی نے بھی ہنستے ہوئے کہا۔اور پھر اس نے وہ ساری باتیں
دوہرا دیں جو اس نے کرنل لارج سے کی تھیں۔

"ویری گڈ راکلی۔اب کام کا تو مزہ آئے گا۔اس شک و شبہ
نے مجھے تو سخت بور کر دیا تھا۔ویسے کیا ضرورت ہے ایک آدمی
کے لئے اتنا لمبا چوڑا کھڑاگ پھیلانے کی۔ہم تینوں اس کے
کمرے میں داخل ہوں گے اور پھر سائیلنسر لگے ریوالور سے گولیاں
پلک جھپکنے میں اس کے جسم میں گھس جائیں گی۔اس سے پہلے
کہ وہ سنبھل سکے۔بعد میں اس کے ساتھیوں کو بھی تلاش کر لیا
جائے گا"۔۔۔۔ جرمی کی آواز سنائی دی۔

"وہ کرنل کچھ ضرورت سے زیادہ ہی اس سے خوفزدہ رہتا ہے۔
اور اسے ہیڈ بھی بنا دیا گیا ہے۔اس لئے مجبوری ہے"۔۔۔۔ راکلی

SCANNED BY JAMSHED

نے کہا۔

" ارے وہ اب بوڑھا ہو گیا ہے راکلی۔ اور بوڑھے اس طرح احتیاط پسند اور تذبذب کا شکار رہتے ہیں۔ تم ایسا کرو میرے پاس آجاؤ۔ میں کرنل کو بھی یہیں بلا لیتا ہوں۔ اس کے بعد یہاں سے فون کر کے معلوم کر لیں گے کہ عمران کس وقت اپنے کمرے میں پہنچا ہے پھر تینوں چلیں گے اور اس کا کانٹا نکال آئیں گے"۔۔۔ جرمی نے کہا۔ وہ واقعی جذباتی سا آدمی تھا۔

" وہ کرنل نہیں مانے گا"۔۔۔ راکلی نے کہا۔

" کیسے نہیں مانے گا۔ میں اُسے منوا لوں گا۔ تم آجاؤ۔ میں اُسے فون کرتا ہوں"۔۔۔ جرمی کی آواز سنائی دی۔

" اوکے۔ میں پہنچ رہی ہوں"۔۔۔ راکلی نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی خاموشی چھا گئی۔ صفدر نے باکس کا بٹن آف کیا اور اُسے واپس جیب میں ڈال لیا۔

" آؤ اب ہمیں ہوٹل سیون سٹار چلنا ہے۔ یہ تو بعد میں عمران کا شکار کھیلیں گے۔ ہم ان کا شکار پہلے کھیلنا چاہتے ہیں"۔۔۔ صفدر نے کہا۔ اور کیپٹن شکیل اور تنویر دونوں نے سر ہلا دیئے وہ واپس جانے کی بجائے آگے کی طرف بڑھتے گئے۔ کیونکہ گلی آگے جا کر پھر گھوم جاتی تھی۔ اس طرح وہ عقبی مین روڈ تک پہنچ سکتے تھے جہاں سے انہیں ٹیکسی آسانی سے مل سکتی تھی۔

عمران نے ٹیکسی ہوٹل بلیو سٹار سے کافی پہلے واقع ایک کمرشل پلازہ کے سامنے رکوائی اور پھر اتر کر اس نے کرایہ ادا کیا۔ اور تیزی سے پلازہ کی دس منزلہ عمارت میں داخل ہو گیا۔ گو اس نے جیرم کے گھر سے آنے کے بعد ٹیکسی میں بیٹھتے ہوئے ڈرائیور کو ہوٹل بلیو سٹار ہی کہا تھا۔ لیکن راستے میں اُسے ایک خیال آ گیا تھا۔ اور اسی خیال کے تحت اس نے ٹیکسی کو اس پلازہ کے سامنے رکوا کر فارغ کر دیا تھا۔

کمرشل پلازہ کے چوڑے برآمدے میں داخل ہو کر وہ بائیں طرف کو مڑ گیا۔ برآمدے کے تقریباً اختتام سے سیڑھیاں اوپر کو جا رہی تھیں۔ عمران بیک وقت دو دو سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اوپر بڑھنے لگا۔ اس پلازہ کی نچلی منزل میں دکانیں تھیں۔ دوسری اور تیسری منزل دفاتر کے لئے مخصوص تھی۔ لیکن اوپر کی تمام منزلیں

SCANNED BY JAMSHED

رہائشی اپارٹمنٹس پر مشتمل تھیں۔ عمران سیڑھیاں چڑھتا ہوا پانچویں منزل پر پہنچ کر رکا اور اندر گیلری کی طرف بڑھتا گیا۔ وہ اگر چاہتا تو پلازہ کے اندر موجود لفٹ سے بھی اوپر جا سکتا تھا۔ لیکن اُسے معلوم تھا کہ وہاں باقاعدہ رہائشی اپارٹمنٹس میں جانے کے لئے نہ صرف اجازت لینی پڑتی ہے بلکہ متعلقہ آدمی کو فون پر اطلاع دی جاتی ہے۔ لیکن یہ عقبی سیڑھیاں اس قسم کے تکلف سے پاک تھیں۔ اور ایسے لوگ جو کسی کی نظروں میں آئے بغیر اوپر جانا چاہتے تھے۔ وہ انہی سیڑھیوں کو ہی استعمال کرتے تھے۔ بہرحال یہ ایکریمیا تھا۔ یہاں دونوں طرح کے سسٹم بیک وقت چلتے تھے۔

عمران ایک دروازے کے سامنے جا کر رکا۔ اور اس نے ہاتھ اٹھا کر دروازے پر دستک دی۔

"کون ہے" ——— اندر سے بھاری مگر کرخت لہجے میں پوچھا گیا۔

"پرنس آف ڈھمپ فرام پاکیشیا" ——— عمران نے کہا۔ تو چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا اور دروازے پر ایک بڑی بڑی مونچھوں اور سخت چہرے والا آدمی کھڑا حیرت سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔

"کیا کہا تم نے" ——— اس آدمی نے عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے تمہاری یہ مونچھیں دیکھ کر ہمیشہ شاہی جلاد یاد آجاتے ہیں۔ اس لئے میں خوفزدہ ہو جاتا ہوں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— کیا تم واقعی پرنس ہو" ——— مونچھوں والے کے چہرے پر انتہائی حیرت کے آثار ابھر آئے تھے۔

"نہیں تمہاری مونچھوں کی قسم" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس بار مونچھوں والا بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"اوہ۔ آؤ۔ اندر آجاؤ۔ لیکن تم یہاں کیسے پہنچ گئے۔ تمہاری ہماری گزشتہ ملاقات تو رانگٹن میں ہوئی تھی" ——— مونچھوں والے نے طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"بس کل تم اچانک مجھے نظر آ گئے۔ میں نے حفظ ماتقدم کے طور پر تمہارا تعاقب کیا۔ اور مجھے پتہ چل گیا کہ تم نے یہاں ڈیرہ ڈال رکھا ہے" ——— عمران نے اندر داخل ہو کر ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہوں۔ لازماً تم سیڑھیوں کے راستے آئے ہو گے۔ ورنہ وہ استقبالیہ سے فون ضرور آتا۔ خیر کیا ہے۔ تم اس ریاست میں کیسے آنکلے" ——— مونچھوں والے نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا ساتھ ہی اس نے میز پر رکھی ہوئی وہسکی کی آدھی خالی بوتل بھی اٹھا لی۔

"پہلے تم بتاؤ کہ تمہاری یہاں آمد کی کوئی خاص وجہ ہے" ——— عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ کوئی خاص وجہ نہیں ہے۔ یہ شہر نسبتاً قدرے پرسکون ہے۔ اس لئے جب بھی میں اپنے کاروبار سے تھک جاتا ہوں تو چند دنوں کے لئے یہاں آجاتا ہوں۔ یہ اپارٹمنٹ میرا ذاتی

SCANNED BY JAMSHED

خرید کردہ ہے" ـــــ مونچھوں والے نے وہسکی کا بڑا سا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"یہ اچھا ہوا کہ مجھے تم کل نظر آئے۔ اور آج تمہارے لئے ایک کام بھی نکل آیا۔ ورنہ مجھے تمہارے پیچھے وہاں رانگٹن جانا پڑتا۔ اور تم ظاہر ہے وہاں نہ مل سکتے۔ اور مجھے موٹی سی رقم کسی اور کے حوالے کرنی پڑ جاتی" ـــــ عمران نے کہا۔

"موٹی سی رقم۔ اوہ کوئی لمبا چکر معلوم ہوتا ہے پرنس۔ ویسے اگر تم وہاں جاتے تو مجھے اطلاع مل جاتی وہ رانگو تمہارے اور میرے تعلقات سے اچھی طرح واقف ہے۔ بہرحال بتاؤ کیا چکر ہے" ـــــ مونچھوں والے نے اشتیاق آمیز نظروں سے پوچھا۔

"پہلے یہ بتاؤ جارج۔ کہ جنوبی بحر الکاہل میں جزیرہ بلیک پاگوس تم نے دیکھا ہوا ہے" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بلیک پاگوس ـــ ہاں دیکھا ہوا ہے۔ کیوں" ـــــ جارج نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"تم بلیک پاگوس کا نام سن کر چونکے کیوں ہو۔ کیا کوئی خاص بات ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"تم اپنی بات کرو پرنس۔ تم بلیک پاگوس سے کیا حاصل کرنا چاہتے ہو" ـــــ جارج کا لہجہ بھی بے حد سنجیدہ ہو گیا۔

"میں نے وہاں سے کچھ حاصل نہیں کرنا۔ صرف معلومات چاہئیں اور بس" ـــــ عمران نے کہا۔

"لیکن ابھی تو تم موٹی رقم کی بات کر رہے تھے" ـــــ جارج نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ جس قسم کی معلومات مجھے چاہئیں اگر تم نے مہیا کر دیں تو موٹی رقم بھی دی جا سکتی ہے" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"دیکھو پرنس۔ تمہارے اور میرے کاروباری تعلقات خاصے دیرینہ ہیں اور مجھے معلوم ہے کہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہو۔ اور ہاتھ کے بھی کھلے ہو۔ اس لئے میں نے کبھی تم سے سودا بازی نہیں کی۔ تم معلومات کے بارے میں بھی اشارہ کر دو۔ اور رقم بھی خود ہی بتا دو۔ اگر مجھے معلوم ہو گا تو میں تمہیں بتا دوں گا۔ اور رقم لے لوں گا۔ یہ تو تم بھی اچھی طرح جانتے ہو۔ کہ جارج چاہے دنیا بھر سے فراڈ کیوں نہ کرے کم از کم تمہارے ساتھ نہیں کر سکتا" جارج نے کہا۔ اور عمران مسکرا دیا۔

"اس لئے تو تمہاری میری دوستی قائم ہے۔ ورنہ ایک بار غلط بیانی کے بعد نہ تم رہتے اور نہ تمہارا گروہ" ـــــ عمران نے کہا۔ اور جارج ہنس پڑا۔

"مجھے معلوم ہے۔ بہرحال بتاؤ کیسی معلومات چاہئیں" ـــــ جارج نے ہنستے ہوئے کہا۔

"دیکھو جارج۔ مجھے معلوم ہے کہ تم یہودی نہیں ہو۔ اور یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ سمندروں کے ذریعے منشیات اور اسلحے کی سمگلنگ کے تم ایکریمیا کے کنگ کہلائے جا سکتے ہو۔ اور بلیک پاگوس بہرحال ایکریمیا اور جنوبی برازیل کے درمیان ہے۔ اس لئے لازماً تم نے بلیک پاگوس کی کوئی چیز چھپی ہوئی نہ ہوگی۔ یہ بھی مجھے معلوم ہے

SCANNED BY JAMSHED

کہ بلیک پاگوس خاصا بڑا جزیرہ بلکہ ایک لحاظ سے ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ لیکن جن کے بارے میں مجھے معلومات چاہئیں ان کا تعلق بھی سمندر سے ہے۔ اور وہ بھی سمندر کے کنگ کہلاتے ہیں۔ اس لئے اگر تم کسی مجبوری کی وجہ سے کچھ نہ بتا سکو تو مجھے کھل کر کہہ دینا میں واپس چلا جاؤں گا اور اس بات کو ہمیشہ کے لئے بھول جاؤں گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ میرا خیال ہے۔ میں تمہاری بات کسی حد تک سمجھ گیا ہوں سمندروں کے کنگ سے تمہاری مراد شاید یہودیوں کی تنظیم واٹر یاور سے ہے"۔۔۔۔ جارج نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری یہی ذہانت مجھے پسند ہے۔ تم عام مجرموں کی طرح صرف ناک کی سیدھ میں دیکھنے کے عادی نہیں ہو"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن بلیک پاگوس سے واٹر یاور کا کیا تعلق ہے۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ واٹر یاور براہِ راست ہمارے جیسے دھندوں میں ملوث نہیں ہے۔ ان کے مقاصد کچھ اور ہوں گے۔ البتہ وہ ضرورت پڑنے پر کسی بھی بڑے گروہ کو موٹی رقم دے کر ہائر کر لیتے ہیں اور کام ہو جانے کے بعد معاملہ ختم۔ البتہ ان کی دہشت سے سب واقف ہیں کیونکہ واقعی وہ بے حد با وسائل اور طاقتور تنظیم ہے"۔۔۔۔ جارج نے جواب دیا۔

"مجھے انتہائی مصدقہ اطلاع ملی ہے کہ واٹر یاور کا ہیڈ کوارٹر بلیک پاگوس میں ہے۔ میں اس ہیڈ کوارٹر کا اصل محل وقوع ٹریس کرنا

...ہتا ہوں۔ اگر تمہیں کوئی اشارہ معلوم ہو تو تم بتا دو۔ میں تمہیں پانچ ...ار ڈالر دے سکتا ہوں۔ میرے خیال میں یہ اشارے کے لئے ...سی موٹی رقم ہے۔ یا پھر دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ تم ...معاملے میں کوئی ٹپ دے دو"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یہ بات تو سن لو کہ مجھے قطعی یہ معلوم نہیں ہے کہ واٹر یاور کا ...ڈ کوارٹر بلیک پاگوس میں ہے۔ نہ ہی آج سے پہلے میں نے کسی سے ...ی بات سنی ہے۔ اس لئے مجھے تو سرے سے اس معاملے میں کچھ ...لوم نہیں۔ البتہ میں تمہیں ایک ٹپ دے سکتا ہوں۔ اگر اس سے ...لیے تمہارا کام ہو سکے۔ بلیک پاگوس میں ایک سنکی سا بوڑھا ڈاکٹر ...ن رہتا ہے۔ اس کا وطن تو جرمنی ہے۔ لیکن یہ انتہائی طویل عرصے ...ے پاگوس میں رہائش پذیر ہے۔ کسی زمانے میں یہ پیشہ ور ڈاکٹر ...لیکن اب کوئی کام نہیں کرتا۔ میں نے اس کے متعلق یہ ضرور ...ہوا ہے کہ اس کے تعلقات واٹر یاور کے اعلیٰ حکام سے ہیں۔ ...ن یہ بات بھی صرف سنی ہوئی ہے۔ میں کبھی اس سے ملا بھی نہیں ...ں۔ اس لئے حتمی طور پر کچھ نہیں بتا سکتا"۔۔۔۔ جارج واقعی انتہائی ...ف گو قسم کا آدمی تھا۔

"گڈ شو جارج۔ واقعی تم صاف گو آدمی ہو۔ بہرحال میں چیک کر ...ں گا۔ اب مجھے بتاؤ کہ بلیک پاگوس میں کوئی خاص اڈہ جو ہمارے ...تھ اس طرح تعاون کر سکے کہ واٹر یاور والوں کو اس کی خبر نہ ہو" ...ان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کہیں اور جانے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ وہاں میرے گینگ

SCANNED BY JAMSHED

کا ایک اڈہ موجود ہے۔ اس کی انچارج البتہ ایک ایسی لڑکی ہ
جسے دیکھ کر تم جیسے پارسا کا بھی ذہن بدل سکتا ہے" ــــ جار
ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہاری صرف ماتحت ہے یا...... " ــــ عمران نے م
ہوئے پوچھا۔

"ارے نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ میں کاروباری تعلق
میں ایسی حرکات کا قائل ہی نہیں ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ میرا گن
اس وقت اس سارے علاقے میں ٹاپ پر جا رہا ہے۔ بہر
وہ لڑکی انتہائی تیز طرار اور انتہائی ذہین ہے۔ اسے ماد
جاشی کہا جاتا ہے۔ وہ خوب صورت ضرور ہے لیکن سستی
ہے۔ ہو سکتا ہے اس کے کسی سے تعلقات وغیرہ ہوں د
وہ سارے علاقے میں بھوکی شیرنی کہلاتی ہے۔ معمولی معمو
کوتاہی پر اس قدر سفاکی سے سزا دیتی ہے کہ اچھے اچھے گینگ
کے آدمی اس کا نام سن کر لرزنے لگ جاتے ہیں۔ وہ تمہارے
خاصی کارآمد ہو سکتی ہے" ــــ جارج نے مسکراتے ہوئے کہ

"یہودی تو نہیں ہے" ــــ عمران نے پوچھا۔

"نہیں ــــ یہودی نہیں ہے۔ اس بات سے بے فکر رہو۔ اگر
تمہاری مدد پر آمادہ ہو گئی تو پھر سمجھ لو کہ وہ اپنی جان بھی دے دے گی۔
ایسی ہی لڑکی ہے" ــــ جارج نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب آمادہ ہونے کا ــــ کیا وہ تمہاری ٹپ
ٹال جائے گی" ــــ عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

یں نے بتایا تو ہے کہ صرف کاروباری لحاظ سے وہ میری ماتحت
ہے۔ ورنہ بلیک پاگوس میں اس کا اپنا خاصا بڑا گروہ ہے۔ اور وہ
ہر قسم کے جرائم سے متعلق رہتی ہے" ــــ جارج نے کہا۔

"مطلب ہوا کہ تمہارے ساتھ وہ کنٹریکٹ پر کام کرتی ہے" ــــ عمران
نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ صحیح لفظ ہے۔ بہرحال مجھے یقین ہے کہ وہ لحاظ کرے گی۔
میں تمہیں سپیشل کارڈ دے دیتا ہوں۔ تم بلیک پاگوس جا کر اس سے
مل لینا۔ جاشی بار اس کا خاص اڈہ ہے۔ کارڈ اسے دے کر اس سے
بات کر لینا۔ اس کے بعد اگر تم سمجھو کہ وہ تم سے تعاون پر آمادہ ہے
تو کھل کر بات کر لینا ورنہ جیسے تمہاری مرضی" ــــ جارج نے کہا اور
اٹھ کر وہ ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ الماری کھول کر اس نے اس
میں موجود ایک بریف کیس کھولا اور اس کے اندر سے ایک سفید رنگ
کا کارڈ نکالا۔ جس کے گرد سرخ رنگ کا باریک سا حاشیہ تھا۔ بریف
کیس اور الماری بند کر کے وہ مڑا۔ اور اس نے وہ کارڈ عمران کے ہاتھ
میں دے دیا۔ عمران نے الٹ پلٹ کر کارڈ کو دیکھا وہ بالکل صاف تھا
نہ اس پر کوئی تحریر تھی اور نہ اس پر کوئی تصویر وغیرہ بنی ہوئی تھی۔ عمران
نے اسے روشنی کی طرف کر کے دیکھنا شروع کر دیا۔ کہ شاید اس
کے اندر کوئی خصوصی واٹر مارک بنا ہوا ہو۔ لیکن ایسی بھی کوئی بات
نہیں تھی۔ جارج کرسی پر بیٹھا مسکرا رہا تھا۔

"یہ تو عقل سے بالکل ہی خالی لگتا ہے" ــــ عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"بس یہی اس کی خصوصیت ہے۔ یہ میرا خاص کارڈ ہے رابر
کارڈ اسے جا کر دے دینا وہ سمجھ جائے گی کہ میں نے تمہاری
سفارش کی ہے" ___ جارج نے کہا۔
"شکریہ۔ اب تم واقعی موٹی رقم کے حقدار بن گئے ہو" ___
نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور کارڈ کو کوٹ کی اندرونی جیب
کر اس نے جیب سے نوٹوں کی وہی گڈی نکالی جو اس نے پہلے
کو دی تھی اور اُسے جارج کی طرف اچھال دیا۔
"گڈ شو۔ ویسے اگر کوئی ایمرجنسی ضرورت پڑ جائے تو تم ایک
نمبر نوٹ کر لو۔ رانگٹن کا یہ نمبر ہے۔ تم نے صرف رائٹ کارڈ کا
دینا ہے۔ میں دنیا میں جہاں بھی ہوں گا میرا تم سے فوری رابطہ
جائے گا" ___ جارج نے نوٹوں کی گڈی جیب میں ڈالتے ہو
کہا۔ اور ساتھ ہی ایک نمبر بتا دیا۔
"ٹھیک ہے۔ مجھے یاد ہو گیا ہے۔ ارے ہاں اتنے نوٹوں کے
بدلے میں ایک فون کر سکتا ہوں" ___ عمران نے جھک کر اِد
اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔
"دوسرے کمرے میں ہے۔ میں لے آتا ہوں" ___ جارج نے
ہنستے ہوئے کہا۔ اور اٹھ کر ملحقہ کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں
وہ ٹیلی فون سیٹ اٹھائے واپس آیا۔ اور اُس نے اُسے عمران کے
سامنے رکھی ہوئی میز پر رکھ دیا اور خود واپس مڑ کر الماری سے
وہسکی کی سربند بوتل نکالنے لگا۔
"تم نے پینا تو نہیں شروع کر دیا۔ اگر ایسا ہے تو ایک بوتل دوں یہا

شراب کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے" ___ جارج نے عمران کو نمبر گھماتے
دیکھ کر کہا۔
"ابھی میں بالغ نہیں ہوا۔ اس لئے ابھی پینے کا لائسنس مجھے نہیں
مل سکتا" ___ عمران نے جواب دیا اور جارج کے حلق سے نکلنے
والے قہقہے سے کمرہ گونج اٹھا۔
"یس ___ ہوٹل الفانزو" ___ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری
طرف سے آواز سنائی دی۔
"مسٹر آسکر سے بات کراؤ۔ کمرہ نمبر چودہ دوسری منزل" ___
عمران نے کہا۔
"ہولڈ آن کریں" ___ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں
کی خاموشی کے بعد اس آپریٹر کی آواز دوبارہ سنائی دی۔
"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں" ___ آپریٹر نے کہا۔
"ہاں" ___ عمران نے جواب دیا۔
"سر۔ مسٹر آسکر دوپہر سے گئے ہوئے ہیں اور ابھی تک واپس
نہیں لوٹے۔ ان کا کمرہ بند ہے" ___ آپریٹر نے کہا۔
"اوکے۔ تھینک یو" ___ عمران نے کہا۔ اور ہاتھ بڑھا کر
ریسیور رکھ دیا۔
"اوکے جارج۔ اب مجھے اجازت دو۔ تم ابھی کتنے دن یہاں
رہو گے" ___ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔
"کچھ کہہ نہیں سکتا پرنس۔ بس موڈ کی بات ہے۔ جس لمحے بھی
بوریت ہوئی چل پڑوں گا" ___ جارج نے کہا اور عمران سر ہلاتا

SCANNED BY JAMSHED

ہوا دروازے سے باہر نکلا اور ایک بار پھر اس کا رخ اس طرف کو گیا۔ جدھر سے سیڑھیاں نیچے جاتی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ سیڑھیاں اتر کر سڑک پر پہنچ گیا۔ چونکہ وہاں سے ہوٹل بلیو سٹار نزدیک تھا اس لئے وہ پیدل ہی ہوٹل کی طرف چل پڑا۔ چلتے وقت وہ صفدر اور دوسرے ساتھیوں کے بارے میں سوچ رہا تھا جو یقیناً دو سے ابھی تک اس والی کو ڈھونڈتے پھر رہے ہوں گے۔ لیکن اب عمران کے نقطہ نظر سے تلاش کی ضرورت نہ رہی تھی۔ کیونکہ اب گرووٹ لینڈ تو جانا ہی نہ تھا۔ اس طرح چلتے چلتے وہ چونک پڑا، کیونکہ ہوٹل کے سامنے پولیس کی گاڑیاں ہی گاڑیاں نظر آ رہی تھیں ایک ایمبولینس کار بھی موجود تھی۔ اور وہاں لوگوں کا خاصا بڑا ہجوم ہو رہا تھا۔ عمران کے ہونٹ بھنچ گئے۔ لیکن اب وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ ہوٹل کے سامنے پہنچا تو اس نے دیکھا کہ ہجوم کے درمیان ہوٹل کے سامنے والے برآمدے میں ایک نوجوان اوندھے منہ مردہ پڑا ہوا تھا۔ اس کے پہلو میں گولیاں لگی ہوئی تھیں۔ اور پولیس کے فوٹو گرافر لاش کے مختلف زاویوں سے فوٹو بنانے میں مصروف تھے۔

"کیا ہوا" ——— عمران نے پاس کھڑے ایک آدمی سے کہا۔

"یہ شخص ایک ٹیکسی سے اترا ہی تھا کہ اچانک اس پر فائرنگ ہوئی اور پھر یہ یہیں گر کر مر گیا۔ گولیاں مارنے والوں کا کوئی پتہ نہیں چلا۔ بے چارہ ایشیائی نجانے کہاں سے آیا تھا" ——— اس آدمی نے بڑے ہمدردانہ لہجے میں کہا اور عمران ایشیائی کا لفظ سن کر بری

طرح چونک پڑا۔ اسی لمحے دو سپاہیوں نے مل کر اس نوجوان کو سیدھا کر دیا تاکہ سامنے سے اس کا فوٹو بنایا جا سکے اور عمران کے ذہن میں ایک دھماکا سا ہوا۔ نوجوان واقعی ایشیائی تھا اور عمران نے محسوس کیا تھا کہ اس کا چہرہ قدرے عمران سے ملتا جلتا سا تھا۔ گو غور سے دیکھنے پر خاصا فرق بھی نظر آتا تھا۔ لیکن پہلی نظر میں وہ اس سے مشابہہ ضرور تھا۔ پھر اس کا قد و قامت اور جسم بھی عمران جیسا تھا۔ عمران پیچھے ہٹا۔ اور پھر ہجوم میں سے گزر کر وہ ہوٹل کے اندرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ ہال اس وقت تقریباً خالی پڑا ہوا تھا۔ اور ابھی پولیس کی خاصی نفری موجود تھی جو کاؤنٹر کے قریب کھڑی مختلف لوگوں سے پوچھ گچھ میں مصروف تھی۔

"اوہ۔ آپ بھی ایشیائی ہیں جناب" ——— ایک پولیس انسپکٹر نے عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"اس میں میرا کیا قصور ہو سکتا ہے جناب انسپکٹر صاحب۔ اللہ تعالیٰ چاہتا تو آپ کو بھی ایشیا میں پیدا کر سکتا تھا" ——— عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ نوجوان کی اپنے ساتھ مشابہت کا خیال آنے کے بعد اس کا موڈ خاصا آف سا ہو گیا تھا۔

"میرا یہ مقصد نہ تھا جناب۔ دراصل مقتول بھی ایشیائی ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ شاید وہ آپ کا ساتھی ہو" ——— انسپکٹر نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میں یہاں اکیلا رہ رہا ہوں" ——— عمران نے جواب دیا اور اپنا کمرہ نمبر بتا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ جا سکتے ہیں۔ اگر ضرورت پڑی تو ہم آپ کو دوبارہ تکلیف دیں گے" ——— انسپکٹر نے جواب دیا۔ اور عمران بغیر کوئی جواب دیئے سر ہلاتا ہوا لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس کی ذہنی کیفیت کچھ اس قسم کی ہو گئی تھی کہ اس کا دل بھی بات کرنے کو نہ چاہ رہا تھا۔ کمرے میں پہنچ کر اس نے ابھی اپنا کوٹ اتارا ہی تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی اور عمران چونک پڑا۔

"کون ہے" ——— عمران نے دروازے کے قریب جا کر پوچھا۔

"آسکر" ——— دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔ عمران دروازہ کھولنے کی بجائے تیزی سے واپس مڑا اور اس نے الماری کے نیچے موجود ڈکٹ فون اتار کر اسے آف کیا اور پھر جا کر چٹخنی گرا دی۔

"آپ کے شبے میں وہ آدمی مارا گیا ہے" ——— آسکر کے میک اپ میں صفدر نے اندر داخل ہوتے ہی سنجیدہ لہجے میں کہا اور عمران چونک پڑا۔

"اوہ۔ کیا واقعی۔ مجھے بھی یہی خیال آیا تو تھا مگر میں تو اسے صرف خیال ہی سمجھ رہا تھا" ——— عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"صرف خیال نہیں بلکہ حقیقت بھی ہے" ——— صفدر نے جواب دیا۔ اور پھر اس نے راکلی کی تلاش سے لے کر اس کے اپارٹمنٹ میں جانے اور وہاں زیرو ون فکس کر کے اس کی جرمی اور کرنل لارج سے ہونے والی تمام گفتگو کی تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ کرنل لارج۔ وہ ایکریمین ایجنٹ۔ تو وہ ہے اس گروپ کی بیک پر۔ میں جانتا ہوں اسے۔ خاصا معروف ایجنٹ ہے"

SCANNED BY JAMSHED

عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"الاسکا اسکوائر سے ہم نے ٹیکسی لی اور سیدھے اس ہوٹل میں گئے جہاں وہ سرخ بالوں والے جرمی کا کمرہ ہے۔ لیکن وہاں جا کر معلوم ہوا کہ جرمی ہم سے کچھ دیر پہلے چلا گیا ہے۔ ہمارا خیال تو یہی تھا کہ وہ تینوں جرمی کے کمرے میں اکٹھے ہوں گے۔ اور ہم ان پر ہاتھ ڈال دیں گے۔ لیکن شاید جرمی نے جب اس کرنل لارج کو فون کیا ہو گا تو کرنل لارج نے اسے اپنے پاس بلا لیا ہو گا۔ ہم وہاں کافی دیر تک راکلی کا انتظار کرتے رہے۔ کیونکہ جرمی نے اسے اپنے پاس آنے کا کہا تھا۔ اور اب ہمارا خیال تھا کہ ہم راکلی کا تعاقب کرتے ہوئے ان دونوں تک پہنچ جائیں گے۔ لیکن جب کافی دیر گزر گئی اور راکلی نہ آئی تو میں نے کاؤنٹر سے الاسکا اسکوائر فون کر کے راکلی کا پتہ کیا۔ وہاں سے معلوم ہوا کہ راکلی تقریباً پون گھنٹے پہلے وہاں سے جا چکی ہے۔ اس کا یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ جرمی نے کرنل لارج سے بات کرنے کے بعد دوبارہ راکلی سے بات کی ہو گی۔ اور اسے بھی وہیں اسی کرنل لارج کے پاس جانے کا کہا ہو گا۔ اب ہمارے پاس ایک ہی صورت رہ گئی تھی کہ ہم یہاں آپ کے ہوٹل میں آ کر آپ کو چیک کریں۔ لیکن ابھی ہماری ٹیکسی ہوٹل سے کچھ دور ہی تھی کہ یہاں سے فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں۔ اور لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ اور شور و غل ہوا۔ ٹیکسی ڈرائیور نے ٹیکسی وہیں پیچھے ہی روک دی۔ اور ہم اس سے اتر کر پیدل چلتے ہوئے جب یہاں پہنچے تو یہاں یہ نوجوان ہلاک ہو چکا تھا۔ چونکہ یہ ایشیائی بھی تھا اور پہلی نظر میں اس کی

SCANNED BY JAMSHED

شکل قدرے آپ سے ملتی جلتی سی نظر آتی تھی۔ اس لئے ہم سمجھ گئے کہ اسے آپ کے شبہے میں جرمی اور کرنل لارج نے ہلاک کر دیا ہو گا۔ ہم نے وہاں داکلی یا کوئی سرخ بالوں والے نوجوان کی تلاش شروع کر دی۔ لیکن وہاں کوئی بھی نہ تھا۔ وہ شاید گولی مار کر فوراً وہاں سے چلے گئے تھے۔ آپ کا کمرہ بھی بند تھا۔ چنانچہ میں نے تنویر کو تو اس جرمی کو چیک کرنے اس کے ہوٹل بھیج دیا۔ اور کیپٹن شکیل کو الاسکا اسکوائر۔ تاکہ ان دونوں کے متعلق معلوم ہو سکے اور خود میں یہاں رہا تاکہ آپ کو ان سارے واقعات کی اطلاع دے سکوں"۔۔۔ صفدر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو اس کا مطلب ہے کہ واٹر یارڈ کو میری یہاں موجودگی کی اطلاع مل گئی۔ اور اس نے ایک بار پھر میرے خاتمے کے لئے مختلف ملکوں کے سیکرٹ ایجنٹوں پر مشتمل ٹیم بنا کر بھیجی ہے۔ جس کا ہیڈ اس کرنل لارج کو بنایا گیا ہے"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ کہاں چلے گئے تھے۔ کیا اسی ہوٹل میں بیٹھے رہے تھے"۔۔۔ صفدر نے پوچھا۔

"نہیں۔ اس اخبار کی خبر نے ہمیں دراصل ایک بہت بڑے المیے سے بچا لیا ہے۔ وہاں ہوٹل میں کیپٹن شکیل نے جب ڈاجنگ ٹرانسمیٹر کی بات کی تو میں نے بھی سوچا کہ واقعی اس بات کو کنفرم تو کر لیا جائے۔ چنانچہ میں نے سوچا کہ ڈیلر والے اگر ٹرانسمیٹر بزنس میں شہرت رکھتے ہیں تو ان کے پاس ضرور ایسی مشینری بھی ہو گی۔ اور ماہرین بھی۔ چنانچہ میں نے ایک ماہر کا پتہ چلایا۔ یہ ایک بوڑھا یہودی ہے۔ میں اس کے گھر گیا۔ تو وہاں یہ حیرت انگیز بات سامنے آئی کہ وہ بوڑھا یہودی جس کا نام جیرم ہے ٹرانسمیٹر لائن میں بے پناہ مہارت رکھتا ہے۔ اور اسی نے واٹر یارڈ کا ٹرانسمیٹر سسٹم سیٹ کیا۔ بوڑھے نے چونکہ مقدس عہد لیا ہوا تھا۔ اس لئے مجھے اس سے اشارے اگلوانے کے لئے لمبی چوڑی گفتگو کرنی پڑی۔ بہرحال میری محنت کا نتیجہ نکل آیا اور یہ معلوم ہو گیا کہ واقعی ہمیں ڈاج دیا گیا تھا۔ واٹر یارڈ کا اصل ہیڈ کوارٹر جنوبی بحر اوقیانوس کے ایک بڑے جزیرے بلیک یاگوس میں ہے۔ گرووٹ لینڈ میں نہیں ہے۔ اس کے بعد میں یہاں واپس آیا تو یہ واردات سامنے آئی"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اگر اس جیرم سے بات چیت نہ ہوتی تو ہم خواہ مخواہ گرووٹ لینڈ میں ذلیل و خوار ہوتے پھرتے"۔۔۔ صفدر نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"نہ صرف ذلیل و خوار ہوتے پھرتے بلکہ وہاں سے شاید ہی زندہ بچ کر آنا ہوتا۔ صفدر تم اندازہ نہیں کر سکتے کہ وہاں کس قدر سردی ہوتی ہے۔ یہ مخصوص ساز و سامان بھی بس وہاں کے نارمل موسم میں ہی کام دیتا ہے۔ ورنہ وہاں اکثر انتہائی خوفناک برفانی طوفان بھی آتے رہتے ہیں۔ اور یہ اس قدر شدید اور خوفناک ہوتے ہیں کہ اکثر یہ ساز و سامان بھی اس کے مقابلے میں بے کار ہو جاتے ہیں اور پھر سوائے موت کے اور کوئی چیز انسان کو اس

SCANNED BY JAMSHED

خوف ناک طوفان سے چھٹکارا نہیں دلا سکتی۔ اگر آدمی مرنے سے بچ جائے تو بہرحال ہمیشہ ہمیشہ کے لئے معذور ضرور ہو جاتا ہے اس لئے تو میں نے ایکسٹو کو کال کر کے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ وہ تم تینوں کے علاوہ باقی سب کو واپس بلا لے۔ کیونکہ اول تو وہاں اس قدر زیادہ افراد کی ضرورت بھی نہ تھی۔ اور اگر وہاں حالات خراب ہو جائیں تو کم از کم ساری پاکیشیا سیکرٹ سروس کا تو بیک وقت خاتمہ نہ ہو جائے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور صفدر نے سر ہلا دیا۔

"لیکن عمران صاحب ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔ جب واٹر پاور والوں کو معلوم ہے کہ ان کا ہیڈ کوارٹر گرڈ لینڈ میں نہیں ہے۔ اور ہم گرڈ لینڈ جا رہے ہیں تو پھر انہیں ہمارے خلاف کے لئے ٹیم بھیجنے کی کیا ضرورت تھی۔ وہ تو الٹا کوشش کرتے کہ ہم گرڈ لینڈ چلے جائیں۔ ظاہر ہے وہاں سے ہمیں اول تو بے نیل و مرام لوٹنا پڑتا۔ اور واپسی کا بھی صرف دس فیصد چانس ہوتا۔ اس طرح ان کا مقصد خود بخود حل ہو جاتا"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے۔ وہ اس بات کو بھی برداشت نہ کر رہے ہیں کہ گرڈ لینڈ جا کر یہ پتہ چلا لیں کہ وہاں واٹر پاور کا ہیڈ کوارٹر نہیں ہے۔ ظاہر ہے یہ ڈاجنگ سسٹم لگا کر انہوں نے پوری دنیا کی تنظیموں کو ڈاج دے رکھا ہوگا۔ اس طرح ان کا یہ ڈرامہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتا۔ اس کو بچانے کے لئے وہ ہمیں مارنے کے درپے ہو رہے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے توجیہہ پیش کرتے ہوئے کہا۔ اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کیونکہ عمران کی یہ توجیہہ کسی حد تک دل کو لگتی تھی۔

"تو اب کیا پروگرام ہے"۔۔۔۔ صفدر نے پوچھا۔

"ظاہر ہے اب ہم نے بلیک پاگوس جانا ہے۔ وہاں کے لئے ایک ٹپ حاصل کر لی ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر اس راکلی اور اس کے ساتھیوں کا کیا ہوگا"۔۔۔۔ صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"اپنی طرف سے تو وہ عمران کا خاتمہ کر چکے ہیں۔ لیکن یہ بات زیادہ دیر بھی نہیں رہے گی۔ کل صبح کے اخبارات میں اس مرنے والے کے اصل کوائف سامنے آ جائیں گے۔ تب انہیں پتہ چل جائے گا کہ انہوں نے غلط آدمی کو ختم کر دیا ہے اس کے بعد وہ پھر میرے پیچھے دوڑیں گے لیکن میں یہاں رک کر مزید وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ ہمارا مشن اس تنظیم کے ہیڈ کوارٹر کا خاتمہ ہے ان ایجنٹوں کے پیچھے کھل گئے سے سوائے وقت ضائع ہونے کے اور کچھ نہ ہوگا۔ اور اس لئے تم تنویر اور تشکیل دونوں کو واپس بلاؤ اور اپنے کمرے سے ضروری سامان اور کاغذات لے کر فوراً ایئرپورٹ پہنچ جاؤ میں یہیں سے سیدھا وہاں چلا جاتا ہوں یہاں جہاز آسانی سے چارٹرڈ کرائے جا سکتے ہیں اس لئے ہم چارٹرڈ جہاز کے ذریعے سیدھے ناراک جائیں گے اور پھر وہاں سے بلیک پاگوس کے لئے نئے سرے سے کاغذات تیار کر کے اور نئے میک اپ میں بلیک پاگوس پہنچیں گے۔ تاکہ جلد از جلد اس مشن کو شروع کیا جا سکے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے فیصلہ کن

لہجے میں کہا۔ اور صفدر بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ کیونکہ عمران کی بات درست تھی۔ یہاں رہ کر سوائے وقت کے ضیاع کے کچھ حاصل نہ ہونا تھا۔ وہ دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"یہ تو بڑا آسان شکار ثابت ہوا ہے۔ دو گولیوں میں ہی ڈھیر ہو گیا" —— کمرے میں بیٹھے ہوئے جرمی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ دنیا کا خطرناک ترین ایجنٹ ہے۔ جرمی۔ یا تو یہ اس لئے گیا ہے کہ اس پر بے خبری میں فائر ہوئے ہیں یا پھر یہ وہ نہیں ہو سکتا" —— سامنے بیٹھے ہوئے کرنل لارج نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس لئے تو میں کہہ رہی تھی کہ ہم تینوں چلتے ہیں تاکہ پوری طرح تسلی ہو جائے۔ لیکن جرمی نے ضد کی کہ وہ اکیلا جا کر اس کا خاتمہ

SCANNED BY JAMSHED

کرے گا" —— ایک طرف بیٹھی راکلی نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو راکلی۔ وہ اصل ہی تھا۔ جرمی کبھی غلط شکار پر ہاتھ نہیں ڈالا کرتا۔ اور یہ کم از کم میرے لئے توہین آمیز بات تھی کہ ایک آدمی کو بے خبری میں مارنے کے لئے تین آدمی جائیں۔ میں نے تو اکیلے گروہ کے گروہ شکار کئے ہیں" —— جرمی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں بھی جرمی کی ضد کے سامنے اس لئے خاموش ہو گیا تھا۔ کہ اس طرح ہم تینوں تو نظروں میں نہ آ سکتے تھے۔ اگر جرمی نے کوئی غلطی کی بھی ہے تو وہ جرمی کو ہی تلاش کرتے پھریں گے۔ ان کا خیال راکلی کی طرف بھی نہیں جا سکتا اور میں بھی سامنے نہ آیا ہوں۔ اس لئے جرمی کو ہم انڈر گراؤنڈ کر کے خود اس کے پیچھے لگ سکتے ہیں" —— کرنل لارج نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کو خواہ مخواہ وہم ہو گیا ہے باس۔ اس کا حلیہ وہی تھا جو مجھے بتایا گیا ہے۔ وہ ٹیکسی سے اترا تو میں نے اسے بخوبی پہچان لیا تھا" —— جرمی نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"او۔ کیوں نہ ہم چیک کر لیں۔ اس کے ہوٹل فون کر کے پوچھ لیتے ہیں۔ پتہ چل جائے گا" —— اچانک راکلی نے کہا اور کرنل لارج بھی چونک پڑا۔

"ارے ہاں۔ تمہیں تو اس کے کمرہ نمبر کا بھی علم ہے۔ ٹھیک ہے۔ فون کر لو۔ ابھی یہ بات طے ہو جائے گی" —— کرنل لارج نے کہا۔ اور جرمی نے اس طرح منہ بنا لیا جیسے اس کی بات پر ان لوگوں کو

SCANNED BY JAMSHED

یقین نہ آنے سے اس کی توہین ہو رہی ہو۔ راکلی نے سامنے موجود ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور پھر پہلے اس نے انکوائری سے ہوٹل بلیو سٹار کے نمبر پوچھے اور پھر وہ نمبر ڈائل کر دیئے۔

"یس ـــ ہوٹل بلیو سٹار" ـــ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"مسٹر عدنان سے بات کرائیں۔ وہ چوتھی منزل کے کمرہ نمبر ایک سو دس میں رہتے ہیں" ـــ راکلی نے کہا۔

"آپ کا نام" ـــ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"مادام راکلی" ـــ راکلی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔کے۔ ہولڈ آن کریں" ـــ دوسری طرف سے بولنے والے آپریٹر نے کہا۔ اور راکلی خاموش ہو گئی۔ کرنل لارج کے ہونٹ بھنچ گئے تھے۔ جب کہ جیری اب چونک کر سیدھا ہو گیا تھا اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ کیونکہ آپریٹر سے راکلی کی ہونے والی گفتگو سے تو یہی ظاہر ہوتا تھا کہ وہ عمران ہلاک نہیں ہوا۔ ورنہ تو آپریٹر لازماً یہی جواب دیتا کہ وہ تو قتل ہو چکے ہیں۔

"ہیلو" ـــ چند لمحوں بعد اسی آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس" ـــ راکلی نے چونک کر پوچھا۔

"مادام۔ آپ کے فون کرنے سے چند لمحے پہلے وہ ہوٹل چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ میں نے کمرے میں کال کی۔ لیکن جب وہاں سے کسی نے فون اٹینڈ نہیں کیا تو میں نے کاؤنٹر سے بات کی۔ وہاں

سے معلوم ہوا کہ وہ ابھی چند منٹ پہلے کمرہ چھوڑ کر چلے گئے ہیں" آپریٹر نے کہا۔

"اوہ۔ کاؤنٹر والوں سے میری بات کراؤ۔ ہو سکتا ہے انہیں ان کی آئندہ منزل کا کچھ پتہ ہو۔ مجھے اس سے انتہائی ضروری کام ہے" ـــ راکلی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام" ـــ آپریٹر نے کہا۔ اور چند لمحوں بعد رسیور پر ایک لڑکی کی آواز ابھری۔

"یس ریسپشنسٹ ڈیسک" ـــ بولنے والی کا لہجہ کاروباری تھا۔

"دیکھئے۔ میں مسٹر عدنان کی دوست بول رہی ہوں۔ مجھے ان سے انتہائی ضروری کام تھا۔ لیکن آپریٹر نے بتایا ہے کہ وہ میرے فون کرنے سے چند منٹ پہلے کمرہ چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ کیا آپ بتا سکتی ہیں کہ وہ کہاں گئے ہیں۔ پلیز۔ یہ بے حد ضروری ہے" ـــ راکلی نے کہا۔

"مس۔ وہ کچھ بتا کر تو نہیں گئے۔ البتہ انہوں نے ہوٹل کار ضرور انگیج کی ہے۔ آپ ایک لمحہ توقف کریں میں کار ہائرنگ سیکشن سے معلوم کر کے آپ کو بتاتی ہوں۔ وہاں انہوں نے لازماً اپنی آئندہ منزل بتائی ہو گی" ـــ کاؤنٹر گرل نے کہا۔

"تھینک یو" ـــ راکلی نے کہا۔ اور پھر چند لمحے مزید خاموشی میں گزرنے کے بعد ایک بار پھر کاؤنٹر گرل کی آواز رسیور پر سنائی دی۔

SCANNED BY JAMSHED

"ہیلو ـ ... کیا آپ لائن پر ہیں مس"۔ ـــ کاؤنٹر گرل نے کہا۔

"ہاں ـ کچھ پتہ چلا"۔ ... راکلی نے کہا۔

"اتنا معلوم ہوا ہے مس کہ انہوں نے ٹیکسی والوں سے پوچھا کہ یہاں چارٹرڈ جہازوں کے لئے علیحدہ ائیرپورٹ ہے یا جنرل ائیرپورٹ پر ہی وہ چلتے ہیں ـ اس پر انہیں بتایا گیا کہ یہاں دو کمپنیاں ہیں جو جہاز چارٹرڈ کرنے کا بزنس کرتی ہیں ـ اور ان کے علیحدہ علیحدہ ائیرپورٹ ہیں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ کسی بھی کمپنی کے ائیرپورٹ تک انہیں پہنچا دیا جائے ـ اور کار انہیں لے کر گئی ہوئی ہے اور ابھی تک واپس نہیں آئی اب بجلے ڈرائیور انہیں کس کمپنی کے ائیرپورٹ پر لے گیا ہے اس کی واپسی پر ہی پتہ چل سکتا ہے"۔ ـ کاؤنٹر گرل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ کو ان کمپنیوں کے نام اور فون نمبر معلوم ہیں"۔ ـ راکلی نے پوچھا۔

"جی ہاں ـ ایک کمپنی کا نام سینٹ لاس ائیر کمپنی ہے اور دوسری کا نام جیفر ائیر کمپنی ہے"۔ .. کاؤنٹر گرل نے دونوں کمپنیوں کے نام بتلائے اور ساتھ ہی ان دونوں کے فون نمبر بھی بتا دیئے۔

"بہت بہت شکریہ ـ ارے ہاں ـ ابھی ایک صاحب بتا رہے تھے کہ آپ کے ہوٹل کے سامنے کوئی قتل ہوا ہے ـ کیا واقعی"! راکلی نے اس طرح کہا کہ جیسے اچانک اُسے یہ بات یاد آ گئی ہو۔

"اطلاع درست ہے مس ـ ایک ایشیائی نوجوان قتل ہوا ہے۔ ابھی یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ کون تھا ـ لیکن پولیس ظاہر ہے معلوم کر لے گی"۔ ـــ کاؤنٹر گرل نے کہا۔

"او ـ کے ـ ایک بار پھر شکریہ"۔ ـــ راکلی نے کہا اور ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ جرمی کا چہرہ بُجھی طرح بجھ گیا تھا۔

"دیکھا تم نے جرمی ـ جسے تم مار کر آئے ہو ـ وہ کوئی اور ایشیائی تھا"۔ ـــ راکلی نے رسیور رکھ کر منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں ـ لیکن وہ تھا تو بالکل اس جیسا ـ بہرحال اچھا ہوا تصدیق ہو گئی ـ لیکن اس عمران کے اس طرح اچانک جانے کا تو یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ وہ اب یہاں سے فرار ہو رہا ہے"۔ ـــ جرمی نے دانتوں سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اسی بات پر میں حیران ہو رہا ہوں ـ اس نے تو گرد ٹ لینڈ جانا تھا ـ اور ابھی اس کا سامان تیار ہونے میں ایک ہفتہ باقی ہے ـ بہرحال اب ہمیں فوری حرکت میں آ جانا چاہیئے ـ اگر اس بار وہ نکل گیا تو پھر اس کا ہاتھ آنا مشکل ہے"۔ ـــ کرنل لارج نے تیز لہجے میں کہا ـ اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے ٹیلی فون اپنی طرف کھسکا کر اس کا رسیور اٹھا لیا۔

"کیا نمبر بتایا تھا اس کاؤنٹر گرل نے کمپنی کا"۔ ـــ کرنل لارج نے پوچھا ـ اور راکلی نے دونوں نمبر دوہرا دیئے۔ کرنل لارج نے ایک نمبر ڈائل کر دیا۔

"یس ـــ جیفر ائیر کمپنی"۔ ـــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"میرے ایک ایشیائی دوست کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ

SCANNED BY JAMSHED

ابھی ہوٹل بلیو سٹار سے آپ کی کمپنی میں آتے ہیں ۔ تاکہ جہاز چارٹرڈ کرائیں ۔ کیا وہ پہنچ گئے ہیں "—— کرنل لارج نے کہا ۔

" اوہ نہیں جناب ۔ یہاں تو گذشتہ دو گھنٹوں سے کوئی جہاز چارٹرڈ نہیں کرایا گیا ۔ اور نہ کوئی صاحب آئے ہیں "—— دوسری طرف سے جواب دیا گیا ۔ اور کرنل لارج نے کھٹاک سے رسیور رکھ دیا ۔

" اب یہ بات تو طے ہو گئی کہ عمران سینٹ لاسس ایئرکمپنی ہو گا ۔ اس لئے ہمیں یہاں سے سیدھے وہیں جانا چاہئے ۔ ایسا نہ ہو کہ ہم انکوائریاں کرتے رہیں اور وہ نکل جائے "—— کرنل لارج نے اٹھتے ہوئے کہا اور راکی اور جرمی بھی اٹھ کھڑے ہوئے ۔

" ہمیں میک اپ کر لینا چاہئے ۔ تاکہ پولیس اس کے قتل کے الزام میں ہمیں تلاش نہ کر سکے ۔ لیکن جلد از جلد "—— کرنل لارج نے کہا ۔ اور راکی اور جرمی نے سر ہلا دیئے ۔ راکی تیزی سے ملحقہ باتھ روم کے دروازے کی طرف بڑھ گئی ۔ جب کہ کرنل لارج نے ایک الماری سے بڑا سا میک اپ باکس نکالا اور پہلے اس نے جرمی کا میک اپ شروع کیا ۔ اس نے اس کے سرخ بالوں پر بھی مصنوعی رنگ چڑھا دیا ۔ اس طرح جرمی کا حلیہ بالکل ہی بدل گیا ۔ پھر اس کے ہاتھ تیزی سے اپنے چہرے پر چلنے لگے ۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ میک اپ مکمل کر کے باکس بند کر رہا تھا کہ راکی باتھ روم سے باہر آئی ۔ وہ اب مقامی لڑکی لگ رہی تھی ۔

" اوہ گڈ شو ۔ تم دونوں تو واقعی بالکل ہی بدل گئے ہو "—— راکی نے حیرت بھرے انداز میں انہیں دیکھتے ہوئے کہا ۔

" یہ وقت حیرت ظاہر کرنے کا نہیں ہے ۔ اسلحہ اٹھاؤ اور چل پڑو "—— کرنل لارج نے سخت لہجے میں کہا ۔ اور وہ دونوں تیزی سے حرکت میں آ گئے ۔ تھوڑی دیر بعد وہ تینوں کار میں بیٹھے اس عمارت سے نکل رہے تھے ۔ سٹیرنگ پر کرنل لارج خود تھا ۔ اس کے ساتھ والی سیٹ پر راکی موجود تھی جب کہ عقبی سیٹ پر جرمی بیٹھا ہوا تھا ۔ جرمی اس وقت سے مکمل طور پر خاموش تھا جب سے اسے پتہ چلا تھا کہ وہ غلط آدمی کو مار کر آ گیا ہے ۔ اگر راکی فون پر چیکنگ نہ کر لیتی تو یقیناً یہ اس کی بھیانک غلطی ثابت ہوتی ۔

کار انتہائی تیز رفتاری سے مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد جب ایک سڑک پر مڑی تو اچانک پولیس نے ہاتھ دے کر کار کو روکا ۔ وہاں ٹریفک چیکنگ ہو رہی تھی ۔ اور وہاں سے گزرنے والی ہر کار کو باقاعدہ روکا جا رہا تھا ۔

" اوہ ۔ یہ کیا گڑبڑ ہو گئی "—— کرنل لارج نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کار روک کر کاروں کی اس طویل قطار کے پیچھے کر دیا ۔ جو اس سے پہلے پڑتال کے لئے رکی ہوئی تھیں ۔

" کس بات کی چیکنگ ہو رہی ہے "—— راکی نے کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے ایک طرف کھڑے ٹریفک سارجنٹ سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" ہوٹل بلیو سٹار کے سامنے ایک ایشیائی کا قتل ہو گیا ہے ۔ اس قاتل کی تلاش کی جا رہی ہے "—— سارجنٹ نے جواب

SCANNED BY JAMSHED

دیا۔ اور دوسری کاروں کو روکنے کے لئے آگے بڑھ گیا۔

"یہ اُسے جانتے ہیں جو اس طرح کاریں روک کر چیکنگ کر رہے ہیں" ۔۔۔ پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے جرمی نے بڑبڑا کر کہا۔

"کوئی کلیو ملا ہی ہوگا۔ لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہم میک اپ میں ہیں اور ہمارے پاس اسلحہ بھی ہے۔ یہ تو مسئلہ بن جائے گا۔ ہم فرار بھی نہیں ہو سکتے۔ ورنہ پوری ریاست کی پولیس ہمارے پیچھے لگ جائے گی" ۔۔۔ کرنل لارج نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ ساتھ ہی وہ کار آگے بڑھاتا رہا۔ کیونکہ آگے موجود کاریں تیزی سے آگے کی طرف کھسکتی جا رہی تھیں۔

"یہ لائن جس قدر تیزی سے کھسک رہی ہے۔ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ زیادہ لمبی چوڑی چیکنگ نہیں کر رہے" ۔۔۔ راکلی نے کہا۔ اور کرنل لارج نے سر ہلا دیا۔ واقعی راکلی کی بات درست معلوم ہوتی تھی۔

تھوڑی دیر بعد ان کی کار چیکنگ پارٹی کے سامنے پہنچ گئی۔ یہ دو سارجنٹ تھے۔ انہوں نے سر کار کے اندر کر کے غور سے کرنل لارج اور عقبی نشست پر بیٹھے ہوئے جرمی کی طرف دیکھا۔

"کوئی سرخ بالوں والا نہیں ہے" ۔۔۔ ان میں سے ایک نے مڑ کر ایک طرف کھڑے ہوئے آفیسر سے کہا اور اس نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں جانے کی اجازت دے دی۔ سارجنٹ پیچھے ہٹ گئے اور کرنل لارج نے کار آگے بڑھا دی۔

"تو انہیں سرخ بالوں والے کی تلاش ہے۔ اس کا مطلب

ہے کہ کسی نے جرمی کو فائر کرتے ہوئے مارک کر لیا تھا۔

"اگر مارک کر لیا ہوگا تو لازماً جرمی کا حلیہ بھی کچھ نہ کچھ بتایا ہوگا۔ یہ تو اچھا ہوا کہ تم نے جرمی کے بال بھی رنگ دیئے تھے اور حلیہ بھی اس کا بدلا ہوا تھا۔ ورنہ تو ابھی دھر لئے جاتے" ۔۔۔ راکلی نے کہا اور کرنل لارج نے سر ہلا دیا۔

"میں حیران ہوں کہ اس فیلڈ میں میری ساری عمر گزر گئی ہے لیکن اس وقت تو ہر چیز میرے خلاف ہی جا رہی ہے۔ آدمی بھی غلط مارا گیا اور میرا حلیہ بھی پولیس کے پاس پہنچ گیا" ۔۔۔ جرمی نے پریشان سے لہجے میں کہا اور اس کی اس بات پر راکلی اور کرنل لارج دونوں ہنس پڑے۔

"ایسا اکثر ہو جاتا ہے جرمی۔ ضروری نہیں کہ ہر کام ہماری منشاء کے عین مطابق ہو" ۔۔۔ کرنل لارج نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور راکلی نے بھی سر ہلا دیا۔

"دراصل غلطی ہم سے ہو رہی ہے کرنل۔ ہمارا طریقہ کار اس مشن میں کچھ عجیب سا ہے۔ ہم کھل کر کام نہیں کر رہے" ۔۔۔ راکلی نے کہا۔

"ہاں۔ میں بھی یہی محسوس کر رہا ہوں۔ ہمارے انداز کو دیکھ کر کون کہہ سکتا ہے کہ ہم منجھے ہوئے اور تجربہ کار سیکرٹ ایجنٹ ہیں" کرنل لارج نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس میں ہمارا کیا قصور ہے۔ پہلے تو بات ہی طے نہ ہو پا رہی تھی کہ وہ عدنان ہی اصل عمران ہے۔ جب یہ بات حتمی طور پر معلوم ہوئی تو ہم نے اس پر وار کر دیا۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ آدمی

SCANNED BY JAMSHED

کو پہچاننے میں غلطی ہوئی۔ بہرحال ہم نے وقت ضائع نہیں کیا" جرمی نے کہا۔

"ایئرپورٹ آنے والا ہے۔ اب ہوشیار ہو جاؤ۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی وہاں ہوں تو ہم نے بغیر کسی جھجک کے فائر کھول دینا ہے۔ اب احتیاط وغیرہ کے چکر میں نہیں پڑیں گے ہم"۔۔۔ کرنل لارج نے کہا۔ اور راکلی اور جرمی دونوں سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ کار تھوڑی دیر بعد کمپنی کے گیٹ میں داخل ہو گئی۔ کرنل لارج نے پارکنگ کی طرف اسے موڑا۔ اور پھر پارکنگ میں اسے روک کر وہ تینوں باہر نکل آئے۔ سامنے ہی کمپنی کا دو منزلہ خوبصورت دفتر تھا۔ اس دفتر کے عقب میں ان کا مخصوص ایئرپورٹ تھا۔ وہاں کچھ لوگ موجود تو تھے لیکن ان میں سے بہرحال کوئی بھی ایسا نہ تھا جس پر عمران کا شک کیا جا سکتا ہو۔ کرنل لارج اپنے ساتھیوں سمیت تیزی سے بکنگ آفس کی طرف بڑھتا گیا۔

"یس سر۔ فرمایئے"۔۔۔ کاؤنٹر پر موجود ایک باوردی نوجوان نے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہوٹل بلیو سٹار سے ہمارے ایک دوست یہاں آئے ہیں جہاز چارٹرڈ کرانے۔ کیا وہ آ گئے ہیں یا ابھی تک نہیں پہنچے۔ ہم نے ان سے ضروری ملنا ہے"۔۔۔ کرنل لارج نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"ہوٹل بلیو سٹار سے۔ اوہ۔ وہ تو ابھی چند لمحے پہلے فلائی کر گئے ہیں۔ چار افراد تھے۔ تین یورپین تھے اور ایک ایشیائی۔ مجھے اس لئے معلوم ہے کہ ہوٹل بلیو سٹار کا جو ڈرائیور انہیں لے کر آیا تھا وہ میرا کزن ہے۔ وہ مجھ سے ہیلو ہیلو کرنے ان کے ساتھ آ گیا تھا۔ ابھی چند لمحے پہلے وہ بھی واپس چلا گیا ہے"۔۔۔ کاؤنٹر والے نے جواب دیا۔ اور ان تینوں کے چہروں پر ایک رنگ آ کر گزر گیا۔ اس کا مطلب تھا کہ اگر وہ پولیس چیکنگ کے چکر میں نہ پھنستے تو لازماً وہ انہیں پکڑ لیتے۔

"وہ کہاں گئے ہیں"۔۔۔ کرنل لارج نے ایک لمحہ خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"انہوں نے ناراک کے لئے جہاز چارٹرڈ کیا ہے۔ چار پانچ منٹ سے زیادہ نہیں ہوئے ہوں گے انہیں فلائی کئے ہوئے۔ تین گھنٹے بعد وہ ناراک پہنچ جائیں گے"۔۔۔ کاؤنٹر مین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ان سے فوری ملنا بے حد ضروری ہے۔ انتہائی ضروری۔ ورنہ ہمارے کروڑوں ڈالر کا نقصان ہو جائے گا۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ کے پاس کوئی ایسا تیز رفتار طیارہ ہو جو ان سے پہلے ناراک پہنچ جائے۔ کیونکہ اگر وہ ہم سے پہلے ناراک پہنچ گئے تو پھر ان کا تلاش کرنا مشکل ہو جائے گا اور ہمارا ایک ایک لمحہ قیمتی ہے"۔۔۔ کرنل لارج نے کہا۔

"جی ہاں۔ جیٹ جہاز اگر آپ چارٹرڈ کرا لیں تو وہ ان سے ایک گھنٹہ پہلے ناراک پہنچ جائے گا۔ البتہ اس کا کرایہ عام جہاز سے ڈبل ہوتا ہے"۔۔۔ کاؤنٹر والے نے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"اوہ۔ کرایہ کی بات چھوڑیں۔ میں نے بتایا تو ہے کہ دو کروڑ ڈالر نقصان کے مقابلے میں یہ کرایہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ آپ بکنگ کریں۔ اور پلیز۔ جلدی سے جلدی جہاز کو فلائی کرا دیں" ۔۔۔ کر لارج نے کہا۔ اور کاؤنٹر مین ۔۔۔ سر ہلاتے ہوئے سامنے رکھے ہوئے رجسٹر پر جھک گیا۔

جہاز سے اتر کر عمران اور اس کے ساتھی کسٹم کاؤنٹر سے چیکنگ کے بعد جیسے ہی پبلک گیلری میں داخل ہوئے اچانک فضا فائرنگ کے دھماکوں سے گونج اٹھی۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران کو اپنے سامنے اور پیچھے چیخیں سنائی دیں۔ عمران نے لاشعوری طور پر یک لخت غوطہ لگایا۔ اور ایک نزدیکی ستون کی آڑ میں ہو گیا۔ پوری گیلری میں یک لخت بھگدڑ سی مچ گئی اور چیخ و پکار شروع ہو گئی۔ عمران ایک لمحہ ستون کی آڑ میں رہا۔ دوسرے لمحے وہ دوڑتا ہوا ایک اور ستون کی اوٹ میں جانے ہی لگا تھا کہ ایک بار پھر دھماکے ہوئے اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر یک لخت اندھیرے کی چادر سی پھیلتی چلی گئی۔ پھر جب اس کی آنکھیں کھلیں تو اس نے اپنے آپ کو ہسپتال کے ایک بیڈ پر پڑے ہوئے پایا۔ ایک بازو میں گلوکوز کی ڈرپ لگی ہوئی تھی۔ عمران نے ادھر ادھر

SCANNED BY JAMSHED

دیکھا تو وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں تھا۔ جب کہ اس کمرے کا دروازہ بند تھا۔ ہوش میں آتے ہی عمران کو اپنے ساتھیوں کا خیال آیا تو اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی۔ کیونکہ پہلی بار فائرنگ ہوتے ہی اس نے اپنے عقب میں آنے والے ساتھیوں کی چیخیں سنی تھیں۔ اس کا مطلب یہی ہو سکتا تھا کہ وہ پہلی فائرنگ میں ہی ہلاک ہو گئے تھے۔ لیکن عمران نے اٹھنے کی کوشش کے دوران محسوس کیا کہ اس کے جسم کو بیڈ کے ساتھ باقاعدہ کلپ کر دیا گیا ہے۔ اس لئے وہ اٹھ کر بیٹھ بھی نہ سکتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نرس ہاتھ میں ایک ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوئی۔

"اوہ۔ آپ کو ہوش آگیا مسٹر۔ مبارک ہو۔ آپ بروقت ہسپتال پہنچ گئے اور آپریشن کر کے گولیاں نکال لی گئیں۔ ورنہ اگر دیر ہو جاتی تو شاید معاملہ سیریس ہو جاتا" ____ نرس نے بڑے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"سسٹر۔ وہاں اور کتنے افراد زخمی ہوئے ہیں" ____ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"دو آدمی ہلاک اور تم سمیت آٹھ زخمی ہوئے تھے۔ جن میں سے دو شدید زخمی تھے وہ ہسپتال پہنچنے سے پہلے ہی دم توڑ چکے ہیں۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے۔ انسپکٹر باہر تمہارا بیان لینے کا منتظر ہے۔ میں ابھی بھیجتی ہوں اسے" ____ نرس نے کہا۔ اور اس دوران وہ عمران کے بازو میں ایک انجکشن لگا چکی تھی۔ انجکشن لگا کر وہ مڑی اور ٹرے اٹھائے کمرے سے باہر چلی گئی۔

"چار ہلاک اور مجھ سمیت چھ زخمی۔ اوہ میرے ساتھی" ____ عمران نے بڑے افسردہ لہجے میں سوچا۔ اس کی نظروں کے سامنے صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کے چہرے گھوم گئے۔ نجانے ان میں سے کتنے زخمیوں میں شامل ہیں اور کتنے ہلاک ہونے والوں میں۔

اسی لمحے دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک پولیس انسپکٹر ہاتھ میں ایک ڈائری اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"آپ کو ہوش آگیا مسٹر۔ کیا آپ بیان دینے کے قابل ہیں" ____ انسپکٹر نے بڑے رسمی سے لہجے میں کہا۔

"انسپکٹر پہلے یہ بتاؤ۔ کہ تمہارے پاس زخمی اور ہلاک ہونے والوں کی لسٹ موجود ہے" ____ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیوں۔ کیا تمہارے اور بھی ساتھی تھے وہاں۔ ویسے تم لگتے ایشیائی تھے شاید۔ اوہ تم کہیں اس جہاز سے تو نہیں آئے جو سینٹ لاسس سے چارٹرڈ کرایا گیا تھا" ____ انسپکٹر نے ایک کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کیوں" ____ عمران نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو وہ تین یورپین تمہارے ساتھی تھے۔ جو زخمی ہوئے ہیں" انسپکٹر نے کاپی کھولتے ہوئے کہا۔ اور عمران کے حلق سے اطمینان کا طویل سانس نکل گیا۔ اسے یوں لگا جیسے انسپکٹر نے زخمی کا لفظ ادا کر کے اس کے سینے پر آجانے والا پہاڑ جیسا بوجھ ہٹا دیا ہو۔

"ہاں۔ ہم چار آدمیوں نے اکٹھا ہی جہاز چارٹرڈ کرایا تھا۔ وہ تینوں

SCANNED BY JAMSHED

شدید زخمی تو نہیں ہیں "۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

" نہیں۔ ان میں سے ایک البتہ زیادہ زخمی ہے۔ اس کے پہلو میں گولی لگی ہے۔ باقی دو کے بازوؤں میں گولیاں لگی ہیں۔ زیادہ زخمی بھی ہوش میں آ گیا ہے۔ اس کا نام رافیل ہے "۔۔۔ انسپکٹر نے کاپی کے کاغذ پر لکھتے ہوئے کہا۔ اور عمران سمجھ گیا کہ پہلو میں گولی کیپٹن شکیل کو لگی ہو گی۔ باقی صفدر اور تنویر کے بازوؤں پر گولیاں لگی تھیں۔

" انہوں نے کیا بیان دیا ہے "۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

" انہوں نے صرف اتنا بتایا ہے کہ وہ بزنس کے لئے سینٹ لاس گئے تھے۔ واپسی پر وہ جہاز چارٹرڈ کرا کر آئے تھے۔ اور ابھی وہ پبلک گیلری میں پہنچے ہی تھے کہ اچانک فائرنگ ہو گئی "۔۔۔ انسپکٹر نے ایسے جواب دیا جیسے وہ اس سارے معاملے سے بُری طرح اکتایا ہوا اور صرف ڈیوٹی پوری کرنے کے چکر میں بات کر رہا ہو۔

" میرا بھی یہی بیان لکھ لو۔ کیونکہ اس سے زیادہ مجھے بھی معلوم نہیں ہے "۔۔۔ عمران نے کہا اور انسپکٹر نے سر ہلاتے ہوئے کاپی کا ایک صفحہ کھولا اور جیب سے پنسل نکال لی۔

" تمہارا نام عدنان ہے۔ اور تم اقوام متحدہ کے ایک سائنسی ادارے سے متعلق ہو "۔۔۔ انسپکٹر نے کہا۔

" ہاں درست ہے "۔۔۔ عمران نے کہا۔ کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کے لباس سے ملنے والے کاغذات پولیس نے پہلے چیک کر کے رکھے ہوں گے۔

" فائرنگ کرنے والے کے متعلق تم کچھ بتا سکتے ہو "۔۔۔ انسپکٹر نے پوچھا۔

" میں کیسے بتا سکتا ہوں۔ میرا تو یہاں کوئی دشمن نہیں ہے۔ میں شاید کسی اور کے ٹارگٹ کے چکر میں پھنس گیا ہوں "۔۔۔ عمران نے کہا اور انسپکٹر نے سر ہلا دیا۔ اس کی پنسل کاپی پر تیزی سے چل رہی تھی۔

" ہسپتال سے فارغ ہونے کے بعد تم کہاں رہو گے "۔۔۔ انسپکٹر نے پوچھا۔

" ظاہر ہے کسی ہوٹل میں ہی رہوں گا "۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

" اوکے۔ بس اتنا کرنا کہ جس ہوٹل میں رہو پولیس ڈیپارٹمنٹ کو مطلع کر دینا۔ ہو سکتا ہے ہمیں پھر تمہاری ضرورت پڑے "۔۔۔ انسپکٹر نے کاپی بند کر کے اٹھتے ہوئے کہا۔

" ضرور کروں گا۔ لیکن انسپکٹر یہ حملہ آور تھے کون۔ اور ان کا مقصد کیا تھا "۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" صرف اتنا معلوم ہے کہ حملہ آوروں میں ایک عورت اور دو مرد تھے۔ اور ان کے جو حلیے معلوم ہوتے ہیں اس کی پڑتال کے بعد یہ بات بھی نوٹس میں آئی ہے کہ یہ تینوں بھی سینٹ لاس سے ایک جیٹ جہاز چارٹرڈ کرا کر یہاں آئے تھے۔ کیونکہ انہیں جیٹ جہاز سے اترتے دیکھا گیا تھا۔ بہرحال پولیس اب سینٹ لاس کی پولیس سے

SCANNED BY JAMSHED

انفارمیشن حاصل کر رہی ہے۔ جلد ہی مجرم پکڑے جائیں گے۔ تو ان کی اس فائرنگ کا مقصد بھی سامنے آجائے گا" ---- انسپکٹر نے کہا اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ہونہہ ---- ایک عورت دو مرد۔ اور سینٹ لاس سے جیرڈ جہاز چارٹرڈ کرا کر آئے تھے۔ یہ یقیناً وہ راکلی۔ جرمی اور کرنل لارڈ کا گروپ ہوگا" ---- عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور چونکہ وہ پکڑے نہیں گئے۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں اب تک معلوم ہو گیا ہوگا کہ ہم نہ صرف بچ گئے ہیں بلکہ ہسپتال میں موجود ہیں۔ وہ یہاں دوبارہ بھی حملہ کر سکتے ہیں" ---- عمران کا ذہن اس پہلو پر مسلسل غور کر رہا تھا۔ ابھی وہ اپنی اور اپنے ساتھیوں کی حفاظت کے بارے میں کوئی بات سوچ ہی رہا تھا کہ دروازہ کھلا اور ایک سینئر ڈاکٹر ایک نرس کے ساتھ اندر داخل ہوا۔

"ہیلو مسٹر۔ مبارک ہو۔ آپ کی جان بچ گئی ہے" ---- ڈاکٹر نے عمران کی نبض پر ہاتھ رکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"شکریہ۔ یہ بتائیں کہ ہمیں یہاں سے چھٹی کب ملے گی۔ اور یہ ہسپتال کون سا ہے" ---- عمران نے جواب دیا۔

"چھٹی کی ابھی بات مت کرو۔ تمہارے پہلو میں دو گولیاں لگی ہیں۔ اور زخم خاصے گہرے ہیں۔ اس لئے ابھی ایک ہفتہ تمہیں اسی طرح لیٹنا پڑے گا۔ اس کے بعد دیکھیں گے۔ ویسے یہ سنٹرل ہسپتال ہے" ---- ڈاکٹر نے کہا۔ اور پھر نرس کے ہاتھ سے کارڈ لے کر اس پر کچھ لکھنے میں مصروف ہو گیا۔

"کیا میں یہاں کسی کو ٹیلی فون کر سکتا ہوں۔ انتہائی ضروری کال کرنی ہے۔ ورنہ میرا بڑا نقصان ہو جائے گا" ---- عمران نے کہا۔

"ہاں ہاں۔ کیوں نہیں۔ نرس فون لا کر یہاں پوائنٹ سے اٹیچ کر دو" ---- ڈاکٹر نے نرس سے کہا اور پھر واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"ابھی لاتی ہوں" ---- نرس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ڈاکٹر کے پیچھے چلی گئی۔ عمران نے آنکھیں بند کر لیں۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور نرس واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ٹیلی فون سیٹ تھا۔ اس نے اس کی تار کو کمرے میں موجود پوائنٹ سے منسلک کیا۔

"ہاں۔ نمبر بتائیں۔ میں پریس کر دیتی ہوں" ---- نرس نے کہا۔

"آپ اسے یہاں میرے پاس رکھ دیں۔ میں خود کر لوں گا۔ بزنس ٹاک ہے" ---- عمران نے کہا۔

"جیسے آپ کی مرضی" ---- نرس نے کہا۔ اور سیٹ عمران کے اس بازو کے ساتھ پلنگ پر رکھ دیا۔ جس میں گلوکوز ڈرپ لگی ہوئی تھی۔ نرس کے جانے کے بعد عمران نے رسیور اٹھایا۔ اور اُسے اپنے کان اور کندھے کے درمیان ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے ذرا سا سر اٹھایا اور پھر اُسی ہاتھ سے اس نے سیٹ پر لگے ہوئے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ---- جیکل اینڈ جیکل انٹرپرائزز" ---- دوسری طرف سے فوراً ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

SCANNED BY JAMSHED

"مسٹر نارمن سے بات کرائیں۔ میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ایک منٹ"۔۔۔ دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ہیلو نارمن اٹنڈنگ پرنس۔ آپ کہاں سے بات کر رہے ہیں"۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجے میں بے پناہ اشتیاق تھا۔ کیونکہ نارمن یہاں ناراک میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹس میں سے ایک تھا۔ اس لئے وہ عمران سے اور اس کے اس کوڈ نام سے اچھی طرح واقف تھا۔

"سنو نارمن۔ میں ناراک کے سنٹرل ہسپتال سے بول رہا ہوں۔ میرے ساتھ تین اور ساتھی بھی ہیں۔ ایئرپورٹ پر ہم پر فائرنگ کی گئی ہے۔ بہرحال کاغذات میں میرا نام عدنان ہے۔ اور باقی ساتھیوں کے نام آسکر، رابرٹ اور رافیل ہیں۔ ہم چونکہ ہلاک ہونے سے بچ گئے ہیں۔ اس لئے لازماً وہ سنٹرل ہسپتال پر دوبارہ حملہ کریں گے۔ تم فوراً اپنے کچھ ساتھی لے کر یہاں پہنچو اور ایک تو فوری طور پر حفاظتی انتظامات کر لو اور دوسرا ہمیں یہاں سے کسی محفوظ جگہ پر شفٹ کرنے کا بھی بندوبست کرو۔ ایسی جگہ جس کا علم حملہ آوروں کو نہ ہو سکے۔ فوراً حرکت میں آجاؤ۔ ایک ایک لمحہ قیمتی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم بے بسی کی حالت میں شکار کر لئے جائیں"۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے پرنس۔ ویسے یہ حملہ آور کون ہیں۔ اگر ان کے متعلق

آئیڈیا مل جائے تو میں اسی لحاظ سے انتظامات کروں"۔۔۔ نارمن نے تیز لہجے میں کہا۔

"ایکریمین کی سپیشل ایجنسی میں کافی عرصہ پہلے ایک ایجنٹ کرنل لارج ہوتا تھا۔ بعد میں اسے نکال دیا گیا تھا۔ اور اس نے ایکریمیا میں اپنی پرائیویٹ ایجنسی کھول لی تھی۔ جانتے ہو اسے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں جانتا ہوں۔ اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ آج کل ایک گروپ چلا رہا تھا۔ جس کا نام لارج گروپ ہے۔ کوکین کی سمگلنگ میں اس گروپ نے خاصا نام پیدا کیا ہے۔ اس کا بڑا اڈہ جیکو بار ہے"۔ نارمن نے تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"ایک تو وہ ہے۔ دوسری ایک برازیلی لڑکی راکلی ہے۔ وہ بھی برازیل میں سیکرٹ ایجنٹ تھی۔ مگر ڈبل کراسنگ کی وجہ سے اسے نکال دیا گیا تھا۔ تیسرا کوئی سرخ بالوں والا نوجوان ہے۔ اس کا نام جرمی ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے پرنس۔ آپ بے فکر رہیں۔ زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے کے اندر آپ کو وہاں سے شفٹ کر لیا جائے گا۔ ویسے آپ کی حفاظت کے لئے آدمی دس منٹ کے اندر پہنچ جائیں گے"۔ نارمن نے کہا۔ اور عمران کے او۔ کے کہتے ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔

SCANNED BY JAMSHED

کرنل لارج کا چہرہ سیاہ پڑا ہوا تھا۔ وہ بڑی بے چینی کے عالم میں مسلسل ٹہل رہا تھا۔ اس کی مٹھیاں بھنچی ہوئی تھیں یوں لگتا تھا جیسے وہ کسی بھی لمحے اپنی کسی ہوئی مٹھیاں دیوار پر مارنا شروع کر دے گا۔

"یہ لوگ ہر بار بچ نکلتے ہیں۔ نجانے کس مٹی کے بنے ہوئے ہیں" ——— کرنل لارج نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی۔ اور ٹہلتا اور بڑبڑاتا ہوا کرنل لارج ٹھٹھک کر ایک لمحے کے لئے رک گیا۔

"یس ——— کم ان" ——— اس نے سخت لہجے میں کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور راکلی اور جرمی اندر داخل ہوئے۔ ان دونوں کے چہروں پر نیا میک اپ تھا۔

"کیا رپورٹ ہے" ——— کرنل لارج نے پوچھا۔

"ان کا کوئی پتہ نہیں چل سکا۔ بس اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ انہیں وزارت صحت کے کسی اعلیٰ افسر کے حکم پر سنٹرل ہسپتال سے شفٹ کر دیا گیا ہے۔ انہیں ایک ایسی ایمبولینس میں لے جایا گیا ہے جس پر ریڈ کراس سوسائٹی کا نشان موجود تھا۔ لیکن ریڈ کراس سوسائٹی کے دفتر سے معلوم ہوا ہے کہ ان کی کوئی ایمبولینس آج سنٹرل ہسپتال سے مریض نہیں لے آئی" ——— راکلی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"سارے مریض شفٹ ہوئے ہیں یا صرف یہی لوگ" ——— کرنل لارج نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ عمران اور اس کے تین ساتھی" ——— جرمی نے جواب دیا۔

"اصل میں ہم نے بغیر کسی پلاننگ کے ان پر فائر کھول دیا ہے۔ اس لئے وہ صرف زخمی ہوئے ہیں۔ پھر آپ کے آدمیوں نے انہیں ٹریس کرنے میں دیر لگا دی۔ ورنہ اگر ہسپتال کا فوری پتہ لگ جاتا تو انہیں آسانی سے وہیں ختم کیا جا سکتا تھا" ——— راکلی نے کہا۔

"ہونہہ" ——— کرنل لارج نے کہا اور مڑ کر اس نے ایک الماری کھولی اور اس کے اندر رکھا ہوا ایک بڑا سا جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر اسے میز پر رکھا اور پھر کرسی پر بیٹھ کر اس نے اس کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"کیا کرنل کاٹرو کو رپورٹ دے رہے ہیں آپ؟" ——— جرمی نے چونک

SCANNED BY JAMSHED

کر پوچھا۔

" ہاں اب یہ ضروری ہو گیا ہے۔ تاکہ ان سے مزید ہدایات لی جا سکیں"۔۔۔ کرنل لارج نے کہا۔ اور فریکوئنسی سیٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔ ٹرانسمیٹر کے فرنٹ پر لگے ہوئے کئی بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے اور اس میں سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔

" ہیلو ہیلو۔۔۔ کرنل لارج کالنگ اوور"۔۔۔ کرنل لارج نے ایک بٹن دبا کر بار بار یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

" یس۔۔۔ کرنل کاٹرد اٹنڈنگ اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک تیز آواز ٹرانسمیٹر سے ابھری۔

" کرنل۔ میں لارج بول رہا ہوں ناراک سے اوور"۔۔۔ کرنل لارج نے کہا۔

" ہاں۔ کیا رپورٹ ہے تمہارے مشن کی۔ کہاں تک کامیاب ہوئے ہو اوور"۔۔۔ کرنل کاٹرد نے چونک کر پوچھا۔ اور کرنل لارج نے راکلی کی عمران سے ملاقات کے بعد سے اب تک ہونے والے تمام واقعات کی پوری تفصیل من و عن سنا دی۔

" اس کا مطلب ہے کہ تم تینوں اس کے مقابلے میں بُری طرح ناکام رہے ہو۔ لیکن وہ لوگ تو گرورٹ لینڈ جانا چاہتے تھے پھر ناراک کیوں واپس آ گئے ہیں اوور"۔۔۔ کرنل کاٹرد نے کرخت لہجے میں کہا۔

" جرمی کے اس آدمی کو قتل کرنے کے بعد وہ فوری طور پر وہاں

سے فرار ہوئے ہیں۔ میرے خیال میں وہ لوگ ناراک میں چھپ کر وقت گزارنا چاہتے ہیں۔ تاکہ جب ان کا سامان تیار ہو جائے تو پھر سامان حاصل کرتے ہی گرورٹ لینڈ کی طرف بڑھ جائیں۔ میں نے ہلبر سے معلوم کیا تھا۔ سامان تیار ہونے میں ابھی کم از کم ایک ہفتہ باقی ہے اوور"۔۔۔ کرنل لارج نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو اس وقت تمہیں علم نہیں ہے کہ وہ لوگ ہسپتال سے کہاں غائب ہو گئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے ہم ایک بار پھر اندھیرے میں ہیں اوور"۔۔۔ کرنل کاٹرد نے کہا۔

" ہاں۔ اس وقت تو یہی پوزیشن ہے۔ میں نے آپ سے ایک خصوصی درخواست کے لئے یہ کال کی ہے۔ کہ آپ یہ کام صرف مجھے سونپ دیں۔ ہم تینوں میرا مطلب ہے۔ راکلی۔ جرمی اور میرے درمیان چونکہ ذہنی ہم آہنگی نہیں ہے۔ اس لئے ہم تینوں مشترکہ طور پر ایک ٹیم کی صورت میں کام نہیں کر سکتے اوور"۔۔۔ کرنل لارج نے کہا۔ اور راکلی اور جرمی دونوں نے ہونٹ بھینچ لئے۔

" میں نے تو یہ ٹیم اس لئے بنائی تھی کہ تم تینوں ہی بے حد منجھے ہوئے اور تربیت یافتہ ایجنٹ ہو۔ لیکن تمہاری بات درست ہے۔ تینوں کے کام کرنے کا انداز چونکہ ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ اس لئے تم تینوں اکٹھے نہیں چل سکتے۔ اس لئے اب یہی ہو سکتا ہے کہ تم تینوں کو علیحدہ کر دیا جائے۔ تاکہ تم تینوں اپنے طور پر آزادانہ کام کر سکو اوور"۔۔۔ کرنل کاٹرد نے کہا۔

" یہ درست رہے گا کرنل۔ اس طرح تینوں اپنے طور پر کام کریں

SCANNED BY JAMSHED

گے تو ان لوگوں کے بچ نکلنے کا کوئی امکان باقی نہ رہے گا۔ مقصد ان کا خاتمہ ہی ہے اوور"۔۔۔ کرنل لارج نے تائید کرتے ہوئے کہا۔

"راکلی اور جرمی تمہارے پاس موجود ہیں اوور"۔۔۔ کرنل کاٹرو نے کہا۔

"ہاں۔ موجود ہیں اوور"۔۔۔ کرنل لارج نے کہا۔

"راکلی سے بات کراؤ اوور"۔۔۔ کرنل کاٹرو نے کہا۔

"یس ۔۔۔ راکلی بول رہی ہوں اوور"۔۔۔ راکلی نے کرنل لارج کے ہاتھ سے مائیک لیتے ہوئے کہا۔

"راکلی۔ کیا تم علیحدہ مشن پر کام کرنے کے لئے تیار ہو اوور"۔۔۔ کرنل کاٹرو نے کہا۔

"بالکل تیار ہوں۔ اور مجھے یقین ہے کہ میں اس عمران کو جلد ہی ٹریس کر لوں گی اوور"۔۔۔ راکلی نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ پھر تم اکیلی کام کرو اور مجھے براہ راست رپورٹ دو۔ فریکونسی کرنل لارج سے معلوم کر لینا۔ اب جرمی سے بات کراؤ اوور"۔۔۔ کرنل کاٹرو نے کہا۔

"یس ۔۔۔ جرمی سپیکنگ اوور"۔۔۔ جرمی نے راکلی کے ہاتھ سے مائیک لیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے کیا ارادے ہیں جرمی اوور"۔۔۔ کرنل کاٹرو نے کہا۔

"آپ کو میرے بارے میں پوری طرح علم ہے۔ اگر مجھے آزادانہ طور پر کام کرنے کا موقع مل جائے تو مجھے یقین ہے کہ میں آپ کے اعتماد پر پورا اتروں گا اوور"۔۔۔ جرمی نے مضبوط لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم بھی آزادانہ کام کرو۔ اور مجھے اپنے طور پر رپورٹ دو گے۔ فریکونسی معلوم کر لینا۔ اور یہ بھی سن لو کہ جتنا معاوضہ تم تینوں کے ساتھ مشترکہ طور پر طے ہوا تھا۔ اتنا معاوضہ اب اکیلی پارٹی کو ملے گا۔ لیکن اس شرط کے ساتھ کہ معاوضہ صرف اس پارٹی کو دیا جائے گا جو کامیاب ہو گی دوسری کو نہیں۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ کرنل کاٹرو نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر سیٹی کی آواز بلند ہونے لگی۔ کرنل لارج نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"او کے کرنل لارج۔ اب اجازت"۔۔۔ راکلی اور جرمی دونوں نے کرسیوں سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور کرنل لارج نے سر ہلا دیا۔ پھر راکلی اور جرمی دونوں کرنل لارج سے مصافحہ کر کے کمرے سے باہر نکل گئے۔ ان کے باہر جاتے ہی کرنل نے تیزی سے میز پر رکھے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک بٹن دبا دیا۔

"یس باس"۔۔۔ ایک نوجوان کی آواز سنائی دی۔

"سنو مرفی۔ میرے دفتر سے ایک عورت اور ایک مرد نکل کر جا رہے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ سڑک پر انہیں اس طرح گولی مار دی جائے کہ کسی کو معلوم نہ ہو سکے کہ کس نے انہیں گولی ماری

SCANNED BY JAMSHED

ہے" ــــ کرنل لارج نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل نے رسیور رکھ دیا۔

"ہونہہ۔ مجھ سے پہلے کامیاب ہوں گے۔ کامیابی صرف کرنل لارج کے مقدر میں لکھ دی گئی ہے" ــــ کرنل لارج نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اٹھ کر اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر واپس الماری میں رکھا اور الماری بند کر کے دوبارہ کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ اب اُسے مرفی کی طرف سے کال کا انتظار تھا۔ تاکہ اس کے بعد وہ اطمینان سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر لے اور ان کے خلاف کی پلاننگ کر سکے۔ کرنل کاٹرو سے اس کے بہت دیرینہ تعلقات تھے۔ اور جب کرنل کاٹرو نے کال کر کے اُسے بتایا کہ وہ واٹر پاور جیسی تنظیم کا چیف بن گیا ہے تو کرنل لارج کو واقعی بے حد مسرت ہوئی تھی۔ کیونکہ اس طرح اس کا گروپ واٹر پاور کی سرپرستی میں اور زیادہ تیزی سے اپنے کاروبار کو بڑھا سکتا تھا۔ اس نے کرنل کاٹرو سے اس معاملے میں بات بھی کی۔ لیکن کرنل کاٹرو نے اُسے جواب دیا۔ کہ وہ اس کے گروپ کو ہر قسم کا تحفظ دینے کے لئے تیار ہے۔ بشرطیکہ وہ واٹر پاور کے دشمن گروپ کا فوری خاتمہ کر دے۔ اور پھر اُس نے بتایا کہ وہ یہ کام اپنے گروپ سے لینے کی بجائے اپنی ذاتی صلاحیتوں کو کام لے آتے۔ اس نے اس کی امداد کے لئے راکلی اور جرمی کو بھی ساتھ ہی شریک کر دیا تھا۔ لیکن اس سارے مشن کے دوران کرنل لارج کو مسلسل یہ احساس ہو رہا ہے کہ اب وہ اس طرح فیلڈ میں کام کرنے کے قابل نہیں رہا۔ جس طرح وہ کسی زمانے میں کرتا تھا۔ اب تو وہ پلاننگ کر سکتا ہے۔ اور اپنے گروپ کو احکامات دے کر کام کرا سکتا ہے۔ لیکن راکلی اور جرمی کی وجہ سے اُسے خود حرکت میں آنا پڑ گیا تھا۔ اور پھر سب سے خراب صورت حال یہ بن گئی تھی کہ راکلی اور جرمی دونوں سے اس کی ذہنی ہم آہنگی پیدا نہ ہوئی تھی اور چونکہ تینوں گروپ میں برابر کے شریک تھے۔ اس لئے کرنل لارج ان پر جبراً اپنا حکم بھی مسلط نہ کر سکتا تھا۔ ائیرپورٹ پر فائرنگ بھی راکلی اور جرمی کی ضد کی وجہ سے اُسے کرنی پڑی تھی حالانکہ اس کے نقطہ نظر سے اس قدر رش میں بعض اوقات مقصد بھی حل نہیں ہوتا۔ اور آدمی بھی نظروں میں آجاتا ہے۔ اور وہی ہوا بھی۔ وہ لوگ ہلاک ہونے کی بجائے صرف زخمی ہوئے۔ اور ان تینوں کو بھی بڑی مشکل سے وہاں سے فرار ہو کر اپنی جانیں بچانی پڑیں۔ اور پھر جب تک وہ تینوں مل کر کوئی فیصلہ کرتے عمران اور اس کے ساتھی ہسپتال سے ہی غائب ہو چکے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے کرنل کاٹرو سے بات کر کے آزادانہ کام کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ کرنل کاٹرو راکلی اور جرمی دونوں کو فارغ کر دے گا۔ اس طرح وہ اکیلا فیلڈ میں رہ جائے گا۔ لیکن کرنل کاٹرو نے باقاعدہ مقابلہ بازی کا چکر چلا دیا تھا۔ اور اس طرح اس نے کرنل لارج کی توہین کی تھی۔ اور کرنل لارج بھلا یہ بات کیسے برداشت کر سکتا تھا۔ وہ کرنل کاٹرو کو کچھ نہ کہہ سکتا تھا۔ اس لئے اس نے اس مقابلے بازی کو ختم کرنے کے لئے یہی سوچا تھا کہ ان دونوں کا کانٹا بھی درمیان سے نکال دیا جائے۔ کیونکہ اگر

SCANNED BY JAMSHED

کرنل لارج سے پہلے ان دونوں میں سے کوئی کامیاب ہوگیا تو پھر وہ ہمیشہ کے لئے کرنل کاٹھرو کی نظروں سے گرجائے گا۔ اس طرح اس کا مستقبل خراب ہو سکتا تھا۔

"ابھی وہ بیٹھا یہی باتیں سوچ رہا تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ کرنل لارج نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــــ کرنل لارج نے کہا۔

"مرفی بول رہا ہوں باس۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو چکی ہے" ـــــ مرفی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ کس طرح۔ پوری رپورٹ دو" ـــــ کرنل لارج نے چونکتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میں نے چار آدمی ان کے پیچھے بھیج دیئے تھے۔ اور انہیں کہا تھا کہ یہاں سے کافی دور انہیں نشانہ بنایا جائے۔ تاکہ ہم پر کوئی حرف نہ آسکے۔ وہ دونوں یہاں سے اکٹھے ہی کار میں نکلے اور آگے جا کر اس عورت نے اس مرد کو ایسٹرن اسکوائر کے سامنے اتار دیا۔ میرے آدمی تعاقب کر رہے تھے۔ ان میں سے دو وہیں رک گئے جب کہ دو اس عورت کے پیچھے چلے گئے۔ وہ مرد ایسٹرن اسکوائر کے ایک فلیٹ میں گیا تو میرے آدمیوں نے اچانک اس پر حملہ بول دیا۔ اور سائیلنسر لگے ریوالوروں سے اُسے چھلنی کر دیا ادھر وہ عورت وہاں سے زیڈ کالونی کی ایک کوٹھی میں گئی۔ میرے آدمیوں میں سے ایک عقبی طرف سے اندر کود گیا۔ وہاں دو مسلح افراد پہلے سے موجود تھے۔ وہ عورت اندر چلی گئی تھی۔ جب کہ وہ دونوں برآمدے میں کھڑے تھے۔ میرے آدمی نے سائیلنسر لگے ریوالور سے ان دونوں کا خاتمہ کر دیا۔ ان کے گرنے کے دھماکے سن کر وہ عورت جیسے ہی اندر سے باہر آئی۔ میرے آدمی نے اُسے بھی فائرنگ کر کے ڈھیر کر دیا۔ اس کے بعد اس نے باقاعدہ چیکنگ کی وہ عورت مر چکی تھی۔ تسلی کر لینے کے بعد وہ واپس آ گئے۔ اور اب میں آپ کو رپورٹ دے رہا ہوں" ـــــ مرفی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔ اچھا سنو۔ تم جیگر کو میرے پاس بھجوا دو" ـــــ کرنل لارج نے اطمینان بھرے انداز میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی۔

"یس۔ کم ان" ـــــ کرنل لارج نے کہا۔ اور دروازہ کھلنے پر ایک مقامی نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر چست لباس تھا۔

"آپ نے مجھے بلوایا ہے باس" ـــــ آنے والے نے کہا۔

"ہاں۔ آؤ بیٹھو جیگر۔ میں تمہارے ذمہ ایک اہم کام لگانا چاہتا ہوں" کرنل لارج نے کہا۔ اور جیگر سر ہلاتا ہوا میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"سنو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک آدمی ہے علی عمران۔ اس کے ساتھ اس وقت تین آدمی اور ہیں۔ انہیں ایئرپورٹ پر فائرنگ سے ہلاک کرنے کی کوشش کی گئی لیکن وہ زخمی ہو گئے۔ اس کے بعد معلوم ہوا کہ انہیں علاج کے لئے سنٹرل ہسپتال لے جایا گیا ہے لیکن وہاں سے پڑتال کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ وہاں سے انہیں کسی خفیہ جگہ پر شفٹ کر دیا گیا ہے۔ کسی ایسی ایمبولینس کے ذریعے جس پر

SCANNED BY JAMSHED

ریڈ کراس کا نشان لگا ہوا تھا۔ لیکن ریڈ کراس والے کہتے ہیں کہ وہ ان کی
ایمبولینس نہ تھی۔ اب ہم نے فوری طور پر انہیں ٹریس کرنا ہے۔ اور
ان کا خاتمہ کرنا ہے۔ میں ان معاملات میں تمہاری صلاحیتوں سے
واقف ہوں۔ کہ تم بل میں چھپے ہوئے چوہے کا بھی کھوج لگا لیتے ہو۔
اس لئے میں یہ اہم کام تمہارے ذمہ لگا رہا ہوں"۔۔۔ کرنل لارج
نے سرد لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس۔۔۔ ٹھیک ہے باس۔ میں تلاش کر لوں گا۔ میں ایک ایسے آدمی کو جانتا ہوں جو اس سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ اس سے آسانی سے معلوم ہو سکے گا۔ ایک منٹ۔ یہ ایمبولینس والا واقعہ کتنی دیر پہلے کا ہے"۔۔۔ جیگر نے بات کرتے کرتے چونک کر پوچھا۔

"میرے خیال میں زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ پہلے کا ہو گا۔ کیوں" کرنل لارج نے چونک کر پوچھا۔

"پھر لازماً نارمن نے یہ کام کیا ہے۔ اس نے ایک پرائیویٹ ہسپتال بھی کھولا ہوا ہے۔ اور میں نے اسے ایک گھنٹہ پہلے اپنے نجی کام کے لئے فون کیا تھا۔ تو مجھے اس کی سیکرٹری نے یہی بتایا تھا کہ اسے اچانک کسی اہم کام کے لئے جانا پڑ گیا ہے۔ اور یہ نارمن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ لازماً وہی انہیں وہاں سے لے گیا ہو گا"۔۔۔ جیگر نے کہا۔ تو کرنل لارج کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ واقعی تمہاری صلاحیتیں شاندار ہیں۔ کہاں ہے اس کا ذاتی ہسپتال۔ یہ لوگ لازماً وہیں ہوں گے"۔۔۔ کرنل لارج نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے اتنا تو معلوم ہے کہ اس نے باقاعدہ بزنس کے طور پر ہسپتال کھولا ہوا ہے۔ لیکن چونکہ یہ کام میری لائن کا نہیں ہے۔ اس لئے میں نے کبھی پوچھا نہیں۔ بہرحال اگر آپ ایک ٹیلی فون کال کی اجازت دیں تو ابھی معلوم ہو سکتا ہے"۔۔۔ جیگر نے کہا۔

"ہاں ہاں۔ کر لو۔ اگر ہسپتال کا معلوم ہو جاتا ہے تو میں ابھی پورا گروپ وہاں بھیج دوں گا"۔۔۔ کرنل لارج نے کہا۔

اور جیگر نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر ٹیلی فون اپنی طرف کھسکایا۔ اور پھر اس کا رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے لگا۔

"یس۔۔۔ جیکی اینڈ جیکی انٹرپرائزز"۔ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"نارمن سے بات کراؤ للی۔ میں جیگر بول رہا ہوں"۔۔۔ جیگر نے کہا۔

"اوہ باس تو ابھی تک واپس نہیں آئے۔ اور نہ ہی ان کی طرف سے کوئی کال آئی ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھا للی۔ یہ تو تم بتا سکتی ہو کہ نارمن کا ذاتی ہسپتال کون سا ہے اور کہاں واقع ہے۔ مجھے ایک ضروری کام آن پڑا ہے"۔۔۔ جیگر نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں بڑا مشہور ہسپتال ہے۔ ہیلتھ اینڈ کیئر ہاسپٹل۔ نارتھ تھری ایونیو ڈاؤن روڈ"۔۔۔ للی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"یہ ہسپتال صرف مشورے دینے کی حد تک ہے یا وہاں مریض داخل بھی کئے جاتے ہیں" ——— جیگر نے پوچھا۔

"ارے، تمہیں نہیں معلوم۔ اتنا مشہور ہسپتال ہے۔ اور یہاں تمہیں معلوم کیسے ہو سکتا ہے۔ تم تو گینڈے کی طرح پلے ہوئے ہو۔ کبھی بیمار ہو تو پتہ بھی چلے۔ بہرحال یہ بڑا اور باقاعدہ ہسپتال ہے۔ دو سو بستر کا" ——— للی نے کہا۔

"اچھا شکریہ" ——— جیگر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"لیجئے باس۔ ہسپتال کا تو پتہ چل گیا۔ اب اگر آپ کہیں تو میں خود وہاں جا کر یہ معلوم کر لوں کہ وہاں کوئی نئے یا سپیشل مریض داخل ہوئے ہیں یا نہیں" ——— جیگر نے کہا۔

"اگر یہ ہسپتال نارمن کا ذاتی ہے۔ اور اگر نارمن ہی ان ایجنٹوں کو سنٹرل ہسپتال سے لے آیا ہے تو پھر لازماً اس نے وہاں ان کی حفاظت کا بھی خاص انتظام کر رکھا ہو گا۔ اور ظاہر ہے انہیں خفیہ بھی رکھا ہو گا۔ اس لئے پہلے تم جا کر انہیں ٹریس کرو۔ اگر واقعی وہ لوگ وہاں ہیں تو پھر میں اس پورے ہسپتال کو ہی اڑا دوں گا" ——— کرنل لارج نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ مجھ سے وہ لوگ نہیں چھپ سکتے۔ چاہے نارمن انہیں پاتال میں کیوں نہ پہنچا دے" ——— نارمن نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"جلد سے جلد معلوم کرو۔ میں تمہاری کال کا منتظر رہوں گا" ——— کرنل لارج نے کہا اور جیگر سر ہلاتا ہوا مڑا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔

یہ ایک بڑا سا تہہ خانہ نما کمرہ تھا۔ جس کے اندر عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ کمرے کا اکلوتا دروازہ بند تھا۔ یہ دروازہ نہ صرف فولادی تھا بلکہ اس قسم کا تھا جیسے بینکوں کے لاکرز روم کے مخصوص دروازے ہوتے ہیں۔ کمرے کے اندر چار بیڈ تھے جن پر عمران اور اس کے ساتھی لیٹے ہوئے تھے۔ اور کیپٹن شکیل کے پہلوؤں اور صفدر اور تنویر کے بازو پٹیوں میں لپٹے ہوئے تھے۔ نارمن نے انہیں ایک گھنٹہ پہلے سنٹرل ہسپتال سے ایک ایمبولینس کے ذریعے یہاں منتقل کیا تھا۔ اور نارمن نے ہی بتایا تھا کہ یہ اس کا ذاتی ملکیتی ہسپتال ہے۔ اور یہ تہہ خانہ اس نے خاص طور پر ایسے مواقع کے لئے تعمیر کرایا تھا۔ یہ ہر لحاظ سے محفوظ ہے۔ یہاں ان کے پہنچتے ہی ڈاکٹروں کے ایک بورڈ نے ان کی دوبارہ مرہم پٹی کی۔ اور انہیں انجکشن لگانے کے بعد وہ انہیں آرام کرنے کی ہدایات دے کر چلے گئے۔ ویسے عمران

SCANNED BY JAMSHED

اور سارے ساتھی محسوس کر رہے تھے کہ سنٹرل ہسپتال کی نسبت یہاں ان کے زخموں میں ہونے والے درد اور پیدا ہونے والی ٹیس میں خاصی کمی آ گئی ہے۔ عمران نے نارمن کو کرنل لارج کا کھوج لگانے کا فریضہ سونپ دیا تھا تاکہ یہاں سے نکلنے کے بعد وہ سب سے کرنل لارج کا خاتمہ کر سکے۔ کیونکہ اب اس نے محسوس کر لیا تھا کرنل لارج اور اس کا گروپ آسانی سے ان کا پیچھا چھوڑنے والا نہ ہے۔ اور اگر یہ گروپ اسی طرح تعاقب کرتا ہوا بلیک پاگوس بھی گیا تو پھر وہاں ان کے لئے بے شمار خطرات پیدا ہو جائیں گے کیونکہ اس طرح واٹر پاور والوں کو ان کے بلیک پاگوس پہنچنے کی اطلاع مل جائے گی۔ اور وہ اپنے ہیڈ کوارٹر کو بچانے کے لئے ہر ممکن اقدام سے کبھی گریز نہ کریں گے۔ اس لئے اس نے کرنل لارج اور اس کے ساتھیوں کے خاتمے کا حتمی فیصلہ کر لیا تھا۔

"عمران صاحب۔ یہ بلیک پاگوس جزیرہ کس قسم کا جزیرہ ہے" صفدر نے پوچھا۔

"کافی بڑا جزیرہ ہے۔ تقریباً ہمارے ملک پاکیشیا سے آدھا لو۔ ویسے اس کے زیادہ تر حصے میں انتہائی گھنے جنگلات ہیں صرف تھوڑے سے حصے پر آبادی ہے۔ اور انہی گھنے جنگلات نے اس جزیرے کو سمگلروں اور جرائم پیشہ افراد کی جنت بنا دیا ہے۔ عین خط استوا پر ہونے کی وجہ سے یہ جنگلات اس قدر گھنے ہیں۔ اور یہاں اس قدر خوفناک دلدلوں اور حشرات الارض کی کثرت ہے کہ ان جنگلات میں ہر درخت کے پیچھے موت چھپی رہتی ہے۔ یقینا

جنگلات میں کہیں واٹر پاور والوں نے اپنا ہیڈ کوارٹر تعمیر کیا ہوا ہو گا"۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا تو مطلب ہوا کہ ان کے ہیڈ کوارٹر میں داخلہ تو ایک طرف اسے ٹریس کرنا بھی ایک مسئلہ ہو گا"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میرا خیال ہے اسے آسانی سے ٹریس کیا جا سکتا ہے"۔۔۔ اچانک تنویر بول پڑا اور وہ سب چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

"وہ کیسے"۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے انداز میں پوچھا۔

"واٹر پاور والوں نے لازماً ہیڈ کوارٹر میں آنے جانے کے لئے کوئی ایسا خفیہ راستہ ضرور بنایا ہو گا۔ جس کا دہانہ آبادی والے حصے میں ہو گا۔ آخر وہ ان کا ہیڈ کوارٹر ہے تو وہاں خوراک اور دیگر سپلائی کے لئے ٹرکوں پر مال آتا ہو گا۔ اور ٹرک جنگل میں تو نہیں گھس سکتے۔ اس لئے اگر ہم وہاں کے ٹرکوں کے اڈوں سے معلومات حاصل کر لیں تو یہ راستہ تلاش کیا جا سکتا ہے"۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"ہاں تنویر کی بات درست ہے۔ یقیناً ایسا ہی ہو گا۔ لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ انہوں نے سمندر میں سے کسی ویران ساحل پر یہ راستہ بنایا ہوا ہو۔ اور ساری سپلائی وغیرہ سمندر کے راستے براہ راست ہیڈ کوارٹر تک پہنچتی ہو"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔ اور اس بار تنویر نے بھی سر ہلا دیا۔ پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا عمران کے بیڈ کے اوپر ایک سائیڈ پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔ عمران نے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"میں نارمن بول رہا ہوں پرنس۔ آپ کے لئے ایک اہم اطلاع ہے وہ راکلی اور جرمی دونوں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے"۔۔۔ نارمن نے کہا۔ اور عمران یہ اطلاع سن کر چونک پڑا۔

"اچھا۔ تم تو ان دونوں کو جانتے نہ تھے۔ پھر کیسے پتہ چلا"۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے اپنے آدمی انہیں ٹریس کرنے پر لگا دیئے تھے۔ میرے آدمیوں نے انڈر گراؤنڈ ورلڈ سے رابطہ قائم کر کے ان کے متعلق تفصیلات حاصل کر لیں۔ لیکن جب ان تفصیلات کے مطابق وہ ان ٹھکانوں پر پہنچے تو پتہ چلا کہ دونوں کی لاشیں پولیس ہیڈ کوارٹر پہنچ چکی ہیں۔ دونوں اپنے اپنے ٹھکانوں پر مردہ پائے گئے۔ راکلی جس کوٹھی میں رہتی تھی وہاں دو اور آدمی بھی مردہ پڑے ہوئے تھے۔ بہرحال پولیس ہیڈ کوارٹر سے ہی ان کے متعلق معلومات حاصل کر لی گئی ہیں وہ وہی ہیں راکلی اور جرمی"۔۔۔ نارمن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"انہیں کس نے گولی ماری ہے"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ابھی حتمی طور پر تو کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ راکلی کی کوٹھی کے باہر ایک ایسے آدمی کو چیک کیا گیا ہے جس کا تعلق لارج گروپ سے ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ انہیں کرنل لارج نے گولی مروائی ہو"۔۔۔ نارمن نے جواب دیا۔

"لیکن وہ تو اس کے ساتھی تھے۔ بہرحال ہو گا کوئی چکر۔ تم کرنل لارج کے متعلق بتاؤ۔ اس کے متعلق کچھ پتہ چلا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ وہ مسلسل غائب ہے۔ اور اس کے متعلق یہی بتایا گیا ہے کہ وہ گزشتہ ایک ہفتے سے چیکو بار میں نہیں آیا۔ اس کے علاوہ بھی اس کے کئی خاص اڈے ہوں گے۔ ان کی پڑتال کی جا رہی ہے۔ بہرحال اس کے متعلق معلوم ہو جائے گا"۔۔۔ نارمن نے جواب دیا۔

"بلیک پاگوس کے لئے ان کاغذات کا کیا بنا"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"وہ تیار ہو رہے ہیں پرنس۔ دو تین روز میں مل جائیں گے۔ دیر اس لئے لگ رہی ہے کہ میں نے انہیں قانونی طور پر تیار کرایا ہے۔ تاکہ وہاں آپ کو کسی قسم کی پریشانی نہ ہو۔ کیونکہ بلیک پاگوس انتہائی بدنام جزیرہ ہے۔ اور وہاں کاغذات کی چیکنگ انتہائی باریک بینی اور سختی سے کی جاتی ہے"۔۔۔ نارمن نے جواب دیا۔

"او کے۔ دو تین روز میں ہم بھی فٹ ہو ہی جائیں گے۔ تم ان دو تین دنوں میں کرنل لارج کا ہی کھوج لگا لو۔ تاکہ اس کا کانٹا بھی دور ہو سکے"۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"راکلی اور جرمی دونوں کو میرے خیال میں اس کرنل لارج نے ہی ختم کرایا ہو گا۔ ہو سکتا ہے یہ دونوں ایئر پورٹ پر فائرنگ کی وجہ سے پولیس کی نظروں میں آ گئے ہوں"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"میرا تو خیال ہے کہ یہ جولیا کی شرارت ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جولیا کی شرارت کیا مطلب"۔۔۔ عمران کی بات سن کر سب چونک پڑے۔ ان کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ خاص طور پر تنویر کا چہرہ تو دیکھنے والا تھا۔

SCANNED BY JAMSHED

"یار۔ اگر مردوں کی طرف سے رقابت ہو سکتی ہے تو دوسری طرف سے کیوں نہیں ہو سکتی۔ راکلی خاصی خوب صورت لڑکی تھی، کیوں نہ" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور تنویر نے تو ہونٹ بھینچ لیے لیکن باقی ساتھی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"کاش۔ گولی تمہاری زبان پر لگتی تو میں دو نفل شکرانے کے ادا کرتا"۔ —— تنویر نے جھنجھلائے ہوئے انداز میں کہا۔ اور اس بار قہقہے پہلے سے کہیں بلند تھے۔ عمران کا قہقہہ بھی اس میں شامل تھا۔

لیکن ابھی قہقہوں کی گونج ختم نہ ہوئی تھی کہ کمرے کا فولادی دروازہ کھلنے لگا اور وہ سب خاموش ہو کر اس کی طرف دیکھنے لگے لیکن دوسرے لمحے ان کے حلق سے طویل سانس نکل گئے۔ کیونکہ چار ڈاکٹر یکے بعد دیگرے اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے تین نوجوان اور ایک ادھیڑ عمر تھا۔ ایک نے مڑ کر دروازہ بند کر دیا۔ لیکن عمران حیران تھا کہ یہ چاروں ہی نئے تھے۔ ان میں سے ایک بھی پہلے والے ڈاکٹروں میں سے نہ تھا۔

"ہیلو —— مزے ہو رہے ہیں" —— ان میں سے سب سے آگے آنے والے ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ ان سب سے سینئر لگ رہا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ سفید کوٹ کی جیبوں میں تھے۔ اس کی آواز سن کر عمران چونک پڑا۔ کیونکہ یہ آواز اس کے ذہن کے لئے مانوس سی تھی۔ لیکن فوری طور پر اُسے یاد نہ آیا کہ یہ آواز اس نے پہلے کہاں سنی تھی۔ لیکن اُسی لمحے صفدر چونکنا ہو کر سیدھا ہو گیا۔

"تم ہمارے ہاتھوں بچ کر نہ جا سکتے تھے عمران" —— اس سینئر ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس کا ایک ہاتھ کوٹ کی جیب سے باہر نکلا تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا لیکن جدید انداز کا ریز پسٹل موجود تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے دوسرے ہاتھ سے کنپٹی پر چٹکی بھری اور اس کے چہرے پر چڑھی ہوئی پتلی سی جھلی اتر گئی۔ اس کے تین ساتھیوں کے ہاتھوں میں بھی اب ریوالور چمک رہے تھے اور چہروں پر موجود نرمی اور مسکراہٹ سختی اور سفاکی میں بدل گئی تھی۔

"اوہ۔ تو یہ تم ہو کرنل لارج" —— عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور صفدر بھی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ کیونکہ وہ پہلے ہی یہ آواز پہچان گیا تھا۔

"ہاں۔ میں ہی کرنل لارج ہوں۔ میں نے تم سے بڑا پرانا حساب چکانا تھا۔ اس لئے میں نے راکلی اور جرمی دونوں سے پیچھا چھڑا لیا۔ کیونکہ ان دونوں کے ساتھ میری ذہنی ہم آہنگی نہ تھی۔ اور اس ذہنی عدم مطابقت کی وجہ سے تم سینٹ لاسس سے بھی بچ نکلے اور ایئرپورٹ پر بھی صرف زخمی ہوئے۔ لیکن دیکھو آخرکار ہم نے تمہیں یہاں بھی ٹریس کر لیا حالانکہ اس جگہ کو ٹریس کرنا بظاہر ناممکن تھا۔ لیکن یہ جیگر۔ یہ اس کا کمال ہے۔ یہ چوہے کو اس کے بل سے بھی نکال لیتا ہے" —— کرنل لارج کی زبان عمران سے بھی زیادہ تیز چل رہی تھی۔

"تو تم اب واٹر پاور کے ساتھ اٹیچ ہو گئے ہو۔ پہلے تو تم ملازمت کو پسند نہ کرتے تھے اور اُسے غلامی سے تشبیہہ دیتے تھے" —— عمران نے اُسی طرح مطمئن لہجے میں کہا۔ لیکن اس کا پھیلا ہوا ہاتھ پاس پڑے ٹیلی فون سیٹ پر مضبوطی سے جم گیا تھا۔

"میں اب بھی ملازمت پر لعنت بھیجتا ہوں۔ میرا اپنا گروپ ہے۔

SCANNED BY JAMSHED

واٹر پاور کا نیا چیف کرنل کاٹرڈ میرا پرانا دوست ہے۔ میں تو اس کی
رہا ہوں"۔۔۔ کرنل لارج نے کہا۔ اور عمران اس کی بات سن کر چونک
پڑا۔ یہ اس کے لئے واقعی نئی بات تھی۔
"نیا چیف کرنل کاٹرڈ۔۔۔ کیا مطلب۔ کیا واٹر پاور کے چیف کا
سال الیکشن ہوتا ہے"۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"باس۔ یہ شخص خواہ مخواہ وقت ضائع کر رہا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی
آجائے"۔۔۔ پاس کھڑے اس آدمی نے کہا جسے جیگر کہا گیا تھا۔
"ارے نہیں جیگر۔ اب یہ لوگ بچ کر نہیں جا سکتے۔ یہ مریض
ہیں ظاہر ہے ان کے پاس اسلحہ نہیں ہو گا۔ اور ویسے
میرے ہاتھ میں ریز پسٹل ہے۔ ایک لمحے میں یہ سب جل کر راکھ
جائیں گے۔ میں نے اس عمران سے پرانا ادھار چکانا ہے۔ اور بڑی
عرصے بعد یہ قابو آیا ہے۔ اس لئے دو چار منٹ اور زندہ رہ لے گا
تو میرا کیا بگڑ جائے گا۔ ہاں تو عمران۔ الیکشن والی کوئی بات نہیں صرف
مجھے اتنا معلوم ہے کہ واٹر پاور کا کوئی اہم مشن ناکام ہو گیا جس کی
پاداش میں اس سابقہ چیف کو موت کی سزا دے دی گئی۔ اور نیا
چیف کرنل کاٹرڈ کو بنایا گیا ہے۔ اور اسے انتہائی وسیع اختیارات
دیئے گئے ہیں"۔۔۔ کرنل لارج نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"یہ کرنل کاٹرڈ۔ کیا ایکریمیا کا کرنل ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔
"ارے نہیں۔ یہ کناڈا سیکرٹ سروس کا چیف تھا۔ لیکن پھر
وہاں اس کے مخالفوں کی حکومت آ گئی اور اسے وہاں سے فرار ہونا
پڑا۔ پھر یہ مختلف تنظیموں میں رہا۔ اور اب یہ واٹر پاور کے ساتھ ہے

بس میرے خیال میں اب کافی باتیں ہو گئی ہیں۔ اب تمہیں مستقل
آرام کرنے نہ بھیج دیا جائے"۔۔۔ کرنل لارج نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے ریز پسٹل کو عمران کی طرف سیدھا کر لیا۔
"مستقل آرام تو قبر میں ہی مل سکتا ہے کرنل لارج۔ اور ابھی تو لارج
تیار ہوئی ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور
فقرہ ختم ہونے سے پہلے ہی اس کا وہ ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت
میں آیا جو اس نے ٹیلی فون سیٹ پر رکھا ہوا تھا۔ ٹیلیفون کی تار کافی
لمبی تھی۔ اس لئے عمران کو یقین تھا کہ وہ سامنے کھڑے ہوئے کرنل
لارج تک سیٹ کو پہنچانے سے نہ روکے گی اور وہی ہوا۔ ٹیلی فون
سیٹ اچانک ایک دھماکے سے کرنل لارج کے اس ہاتھ پر پڑا۔
جس ہاتھ میں اس نے ریز پسٹل پکڑا ہوا تھا۔ اور کرنل لارج بے اختیار
چیخ مار کر پیچھے ہٹا ہی تھا کہ یک لخت صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر
تینوں ہی اچھل کر اس کے تین ساتھیوں پر جا پڑے۔ اور اس کے
ساتھ ہی کمرہ چیخوں سے گونج اٹھا۔ تنویر نے سب سے زیادہ پھرتی
دکھائی دی۔ اس نے اچھل کر ایک آدمی کے سینے پر ٹکر ماری اور
ساتھ ہی وہ قلابازی کھا کر گھوما اور اس نے کرنل لارج کے ہاتھ سے
اچھل کر بیڈ کے قریب گرنے والا ریز پسٹل اچک لیا تھا۔ ادھر کیپٹن
شکیل اور صفدر دونوں مسلسل اس جدوجہد میں تھے کہ اپنے
نیچے پڑے ہوئے آدمیوں کو اٹھنے نہ دیں۔ لیکن چونکہ وہ دونوں ہی
زخمی تھے۔ اس لئے وہ انہیں چند لمحوں سے زیادہ نہ روک سکے۔
اس دوران دونوں نے انہیں ایک طرف اچھالا۔ اور خود ایک جھٹکے

SCANNED BY JAMSHED

سے کھڑے ہو گئے۔ کرنل لارج نے دوڑ کر تنویر پر حملہ کرنا چاہا تھا تنویر بھلا اُسے اتنا موقع کہاں دینے والا تھا۔ اس نے ریز پسٹل کا ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے کمرہ کرنل لارج کے حلق سے نکلنے والی خوف ناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ تنویر کا ہاتھ تیزی سے گھوما اور پھر وہ آدمی جس نے ٹکر ماری تھی اور باقی دو آدمی جو اُسی لمحے شکیل اور صفدر کو اچھال کر اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ ایک دائرے کی صورت میں گھومتی ہوئی ریز کی زد میں یکے بعد دیگرے آ گئے اور ان کا حشر بھی کرنل لارج جیسا ہوا۔ وہ بھی بے اختیار خوف ناک انداز میں چیختے ہوئے نیچے گر گئے۔ ان کے پورے جسم میں آگ بھڑک اٹھی تھی اور وہ فرش پر اس بُری طرح لوٹ رہے تھے اور تڑپ رہے تھے جیسے مچھلی پانی سے باہر نکلنے پر تڑپتی ہے۔ لیکن یہ نجانے کیسی آگ تھی جو بجائے بجھنے کے لمحہ بہ لمحہ تیز ہوتی جا رہی تھی اور پھر ان کی چیخیں مدھم پڑتے پڑتے ختم ہو گئیں۔ اور اس کے ساتھ ہی ان کے جسم بھی بے حس و حرکت ہو گئے۔ آگ اب بھی ان کے جسموں سے بھڑک رہی تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کمرے میں چار شعلے بھڑک رہے ہوں۔ تنویر، کیپٹن شکیل اور صفدر ہونٹ بھینچے خاموش کھڑے تھے۔ وہ اُسی وقت اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے جب انہیں ایک طرف اچھالنے والے ریز پسٹل کا شکار ہو کر نیچے گرے تھے۔ جبکہ عمران اُسی طرح بیڈ پر لیٹا ہوا بڑے اطمینان بھرے انداز میں یہ سب دیکھ رہا تھا۔ یہاں بھی ڈاکٹروں نے اس کے جسم کو بیڈ کے ساتھ کس کر رکھا تھا اس لئے وہ نہ ہی اٹھ کر بیٹھ سکتا تھا اور نہ بیڈ سے نیچے اتر سکتا تھا۔ چند لمحوں بعد شعلے مدھم ہونے لگے اور پھر وہ بجھ گئے۔ اب فرش پر جلتے ہوئے کوئلے کی طرح کرنل لارج اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ اور ان کی لاشوں کے ارد گرد کے فرش کا رنگ بھی سیاہ ہو گیا تھا۔

"خاصا خطرناک پسٹل ہے یہ" ۔۔۔ تنویر نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے پسٹل کو الٹ پلٹ کر اس طرح دیکھتے ہوئے کہا جیسے وہ اس کی کارکردگی پر حیران ہو رہا ہو۔

"اسے سنبھال کر رکھ لینا۔ تمہاری شادی پر کم از کم آتش بازی کا خرچ تو بچ جائے گا" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر اور اس کے ساتھی جیسے ہوش میں آ گئے۔

"ارے شکیل، تمہاری پٹیوں سے خون رس رہا ہے۔ ادھر آؤ۔ لیٹ جاؤ۔ شاید ٹانکے کھل گئے ہیں" ۔۔۔ صفدر نے کیپٹن شکیل کا بازو پکڑتے ہوئے کہا۔

"تنویر اگر آج پھرتی نہ دکھاتا تو منکر نکیر کو لگانے پڑتے یہ ٹانکے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں۔ تم نے ٹیلی فون سیٹ پھینک کر اس خوف ناک پسٹل کو بیکار کیا تو ہمیں حرکت میں آنے کا موقع ملا" ۔۔۔ تنویر نے برا سا جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور عمران مسکرا دیا۔ وہ تنویر کی فطرت جانتا تھا کہ وہ ہر معاملے میں کھرا اور سیدھا آدمی تھا۔

"ارے میں نے تو اُسے ٹیلی فون دیا تھا کہ چلو مرنے سے پہلے فون پر کسی کو وصیت لکھوا دو" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور کمرے میں

ہلکے سے قہقہے گونج اٹھے۔

"آپ کے اس قبر والے اشارے نے تو ہمیں چوکنا کر دیا"
صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر کیپٹن شکیل کو بیڈ
وہ آگے بڑھا اور اس نے فرش پر گرے ہوئے فون کو اٹھا کر
بیڈ پر رکھا۔ لیکن ریسیور کا ایک حصہ ٹوٹ کر بیکار ہو چکا تھا۔

"یہ بے چارہ تو گیا کام سے۔ اب مجھے خود جا کر کسی کو بلانا پڑے گا
کیپٹن شکیل کے زخموں پر بینڈیج کی جا سکے"۔۔۔ صفدر نے
اور دروازے کی طرف مڑا۔

"ارے ایسی بھی کیا بات ہے۔ صرف کریڈل کو دو تین بار دباؤ۔ کوئی
آجائے گا۔ بات چیت ہی نہ ہو سکے گی۔ اشارہ تو مل جائے گا"۔۔۔
نے کہا۔ اور صفدر سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور پھر اس نے کریڈل
بار بار دبانا شروع کر دیا۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نرس اندر داخل ہوئی
لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختی ہوئی باہر کو دوڑ گئی۔
ظاہر ہے سامنے فرش پر پڑی ہوئی چار سیاہ لاشیں دیکھنے
بعد اس کا یہی ردعمل ہونا چاہیے تھا۔

"اب کال مکمل ہو گئی"۔۔۔ عمران نے نرس کو چیخ کر واپس جاتے
ہوئے دیکھ کر کہا۔ اور صفدر اور تنویر دونوں ہی ہنس پڑے۔
واقعی چند لمحوں بعد چھ سات ڈاکٹر اور چار پانچ نرسوں کے علاوہ
مسلح افراد دوڑتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ اور وہ بھی ٹھٹھک کر
ان لاشوں کے پاس رک گئے۔

"یہ کون ہیں۔ کیا ہوا انہیں"۔۔۔ ایک ڈاکٹر نے حیرت بھرے لہجے
لاشوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
"جہنم کے فرشتے تھے۔ اپنی ہی آگ میں جل مرے۔ میرے ساتھی
کے زخموں کے ٹانکے شاید ٹوٹ گئے ہیں۔ تم اس کی فکر کرو۔ اور ذرا
ن کو بھی بلوا دو"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک مسلح
ی تیزی سے باہر نکل گیا۔ جب کہ باقی ڈاکٹر کیپٹن شکیل کی طرف
پڑے۔

SCANNED BY JAMSHED

کرنل کاٹرد اپنے مخصوص دفتر میں بیٹھا ہوا ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے سرخ رنگ کے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ کرنل کاٹرد نے چونک کر پہلے ٹیلی فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "۔۔۔۔ کرنل کاٹرد نے کہا۔

" کرنل۔ ناراک سے ون زیرو کی کال ہے "۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" اوہ۔ یس۔ ملواؤ "۔۔۔۔ کرنل کاٹرد نے چونک کر کہا۔ کیونکہ ون زیرو ایکریمیا میں واٹر پاور کا مخبر ٹاپ ایجنٹ تھا۔ چونکہ کئی دنوں سے کرنل لارج۔ جرمی اور راکلی تینوں میں سے کسی کی کال نہ آئی تھی اور نہ ہی مخصوص فریکونسی پر کرنل لارج سے رابطہ ہو رہا تھا۔ اس لئے کرنل کاٹرد نے ون زیرو کو کال کر کے حکم دیا تھا کہ وہ ان تینوں کے بارے میں تفصیلات معلوم کر کے اسے رپورٹ کرے اور اب اس کی کال آئی تھی۔

" ہیلو ہیلو۔۔۔۔ ون زیرو سپیکنگ "۔۔۔۔ چند لمحوں بعد رسیور سے ایک مردانہ آواز ابھری۔

" یس ون زیرو۔ کرنل کاٹرد اٹنڈنگ۔ کیا رپورٹ ہے "۔۔۔۔ کرنل کاٹرد نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

" کرنل بڑی عجیب خبریں ہیں آپ کے لئے۔ کرنل لارج۔ راکلی اور جرمی تینوں ہلاک ہو چکے ہیں "۔۔۔۔ دوسری طرف سے ون زیرو نے کہا۔ تو کرنل کاٹرد تقریباً کرسی پر اچھل سا پڑا۔

" کیا کہہ رہے ہو ون زیرو۔ کیا تم نشے میں تو نہیں ہو "۔۔۔۔ کرنل کاٹرد نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" میں سچ کہہ رہا ہوں کرنل۔ آپ میری عادت جانتے ہیں۔ جب تک میں ہر بات کی تصدیق نہ کر لوں اور اس کی مکمل گہرائی تک نہ پہنچ جاؤں اس وقت تک رپورٹ نہیں کیا کرتا "۔۔۔۔ ون زیرو نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

" ہونہہ۔ تفصیل بتاؤ "۔۔۔۔ کرنل کاٹرد نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ون زیرو میں واقعی یہی خصوصیات ہیں۔

" باس۔ میں نے تین دن لگا کر یہ تفصیلات حاصل کی ہیں۔ ان تفصیلات کے مطابق کرنل لارج نے اپنے گروپ کی مدد سے راکلی اور جرمی دونوں کو ان کی رہائش گاہوں پر گولی مروا کر ہلاک کرا دیا۔ اس کے بعد اس نے ان پاکیشیائیوں کی تلاش شروع کر دی۔ اس کے لئے

اس نے اپنے ایک خاص آدمی جیگر کو استعمال کیا۔ جیگر نے ان پاکیشیائی کو ایک پرائیویٹ ہسپتال کے کسی تہہ خانہ نما مخصوص کمرے میں تلاش کر لیا۔ یہ ہسپتال ایک شخص نارمن کی ذاتی ملکیت ہے اور نارمن کے متعلق اطلاع یہ ہے کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے اکثر کام کرتا رہتا ہے۔ اس تہہ خانے تک رسائی تقریباً ناممکن تھی۔ مگر کرنل لارج نے اپنے گروپ کی مدد سے ہسپتال کے چار ڈاکٹروں کو اغوا کیا اور پھر خود ان کے میک اپ میں وہ اسلحہ لے کر وہاں پہنچ گیا۔ کرنل لارج نے جاتے وقت خصوصی طور پر اپنے گروپ کے اسلحہ خانہ سے ایون تھرٹی ریز پسٹل بھی منگوایا۔ پھر بعد میں ان کی کوئلہ بنی ہوئی لاشیں بھی سڑک پر پڑی دستیاب ہوئیں۔ اس کی حالت بتا رہی تھی کہ وہ لوگ اس ایون تھرٹی ریز پسٹل کا ہی شکار بنے ہیں۔ کرنل لارج کی موت کی اطلاع ملتے ہی اس کا پورا گروپ بکھر گیا اور جس جس کے ہتھے جو کچھ چڑھا وہ لے اڑا۔ کیونکہ کرنل لارج نے اپنے ماتحتوں میں کسی ایسے آدمی کو نہ رکھا تھا جو اس کے بعد اس کے گروپ کو کنٹرول میں رکھ سکتا۔ اس طرح کرنل لارج گروپ کے کسی آدمی نے کرنل لارج کے انتقام لینے کا سوچا تک نہیں۔ بہر حال یہ اطلاعات کنفرم ہوتے ہی میں نے سوچا کہ ان پاکیشیائیوں کے بارے میں معلومات حاصل کروں۔ کیونکہ آپ نے بتایا تھا کہ کرنل لارج۔ راکلی اور جرمی تینوں کے ذمہ ان پاکیشیائیوں کے خاتمے کا ہی مشن لگایا گیا تھا اور لازماً کرنل لارج اور اس کے ساتھیوں کو انہی پاکیشیائیوں نے ہی ہلاک کیا ہو گا۔ میری انکوائری کے نتیجے میں یہ معلوم ہوا کہ وہ پاکیشیائی

SCANNED BY JAMSHED

آج صبح ہی ہسپتال سے فارغ کر دیئے گئے تھے۔ کیونکہ ان کے زخم ٹھیک ہو گئے تھے۔ نارمن بھی غائب تھا۔ بہر حال میں نے نارمن کو تلاش کیا تو معلوم ہوا کہ وہ اپنے دوستوں کے ساتھ ایئر پورٹ گیا ہوا ہے۔ میں جب ایئر پورٹ گیا تو وہ وہاں موجود نہ تھا۔ ابھی ایک گھنٹہ قبل مسلسل بھاگ دوڑ کے بعد مجھے اطلاع ملی کہ نارمن کو ایک کلب میں دیکھا گیا ہے۔ میں وہاں گیا اور پھر وہاں نارمن کی موجودگی کنفرم ہو گئی۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کنٹیکٹ کیا اور اس نارمن کو اغوا کر کے ایک سنسان مقام پر لے گیا۔ وہاں بے پناہ تشدد کے بعد آخر کار نارمن نے زبان کھول دی۔ اس نے بتایا ہے کہ چار پاکیشیائیوں کا وہ گروپ جس کا سربراہ علی عمران نامی نوجوان ہے۔ بلیک پاگوس گئے ہیں۔ لیکن مزید تفصیلات بتانے سے پہلے وہ مر گیا۔ کیونکہ تشدد کی وجہ سے وہ شدید زخمی تھا۔ اور یہ باتیں بھی اس نے نیم بے ہوشی کی کیفیت میں بتائی تھیں۔ اس کے بعد میں نے ایئر پورٹ پر بلیک پاگوس جانے والی اس دن کی فلائٹ چیک کی۔ اس روز بلیک پاگوس ایک ہی فلائٹ ناراک سے گئی تھی۔ اس میں ایک سو بارہ افراد سوار تھے۔ جو سب کے سب ایکریمین تھے۔ جن میں چالیس عورتیں، اور باقی مرد ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ پاکیشیائی ایکریمین میک اپ اور کاغذات کے ساتھ وہاں گئے ہوں گے“ ——— ڈن زیرد نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کیا یہ بات یقینی ہے کہ وہ بلیک پاگوس گئے ہیں۔ انہوں نے تو گرونٹ لینڈ جانا تھا“ ——— کرنل کاٹرد نے ہونٹ چباتے ہوئے

[illegible]
کہا۔

"اس نارمن نے نیم بے ہوشی کے عالم میں یہی کچھ بتایا تھا"—— دن زیرو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ویسے تم وہیں ان کی تلاش جاری رکھو۔ اور سنو، سینٹ لاس میں ایک فرم ڈبلر سے بھی رابطہ رکھو۔ کیونکہ انہوں نے گرونٹ لینڈ جانے کے لئے مخصوص ساز و سامان کا آرڈر ڈبلر کو دیا ہوا ہے۔ ہو سکتا ہے یہ بلیک پاگوس والی خبر غلط ہو"—— کرنل کاٹرو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آج ہی اس پوائنٹ پر کام شروع کر دیتا ہوں" دن زیرو نے کہا۔ اور کرنل کاٹرو نے اوکے کہہ کر رسیور رکھا اور خاموش بیٹھا مسلسل ہونٹ کاٹتا رہا۔ دن زیرو کی اس اطلاع نے کہ عمران اور اس کے ساتھی بلیک پاگوس گئے ہیں اس کے بلڈ پریشر کو بڑھا دیا تھا۔ کیونکہ واقعی واٹر پاور کا ہیڈ کوارٹر بلیک پاگوس میں ہی تھا۔ اور اس وقت کرنل کاٹرو بلیک پاگوس میں واقع ہیڈ کوارٹر میں ہی بیٹھا ہوا تھا۔ لیکن بلیک پاگوس میں واٹر پاور کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں سوائے واٹر پاور کے ڈائریکٹران اور چیف کے علاوہ اور کسی کو علم نہ تھا۔ حتیٰ کہ اسرائیل کے صدر تک کو بھی اس بات کا علم نہ تھا کہ واٹر پاور کا ہیڈ کوارٹر بلیک پاگوس میں ہے۔ خود کرنل کاٹرو کو چیف بننے سے پہلے ہیڈ کوارٹر کے محل وقوع کا علم نہ تھا۔ وہ بھی تب تک یہی جانتا تھا کہ ہیڈ کوارٹر گرونٹ لینڈ میں برفانی سمندر کے اندر کہیں واقع ہے۔ ویسے یہاں آ کر اس نے یہی دیکھا تھا کہ یہاں

SCANNED BY JAMSHED

[illegible]
([illegible])

ٹرانسمیٹر کا ایسا ڈاجنگ سسٹم نصب ہے کہ اگر ٹرانسمیٹر کال کو کسی بھی مشین سے چیک کیا جائے تب بھی مشین نے یہی بتانا تھا کہ ٹرانسمیٹر کال کا ریسیونگ مرکز گرونٹ لینڈ میں ہے۔ اس طرح یہ ہیڈ کوارٹر پوری دنیا کی نظروں سے اوجھل تھا۔ ویسے بھی یہ ہیڈ کوارٹر بلیک پاگوس کے ان انتہائی دشوار گزار اور گھنے جنگلوں کے نیچے زیر زمین بنایا گیا تھا۔ جہاں کسی انسان کا گذر ممکن ہی نہ تھا۔ اور ہیڈ کوارٹر کو تیار کرنے والے سارے آدمیوں کو بعد میں ہلاک کر دیا گیا تھا۔ یہاں ہیڈ کوارٹر میں بھی سارا نظام آٹومیٹک مشینوں پر مشتمل تھا۔ صرف کچھ افراد مستقل طور پر ہیڈ کوارٹر میں رہتے تھے۔ انہیں بھی صرف ایک مہینے میں ایک بار ایک ایک کر کے آبادی تک جانے دیا جاتا تھا۔ ان میں سے ایک میاں بیوی کا جوڑا تھا جو دونوں مقامی تھے۔ باقی سب مرد تھے اور دور دراز کے علاقوں سے یہاں آئے تھے۔ ہیڈ کوارٹر میں ایسا نظام موجود تھا کہ اگر ان دس افراد میں سے کوئی باہر جاتا تو اس کی ایک ایک حرکت اور اس کی زبان سے نکلنے والا ایک ایک لفظ باقاعدہ چیک ہوتا تھا۔ اس طرح سے اس ہیڈ کوارٹر کو مکمل طور پر محفوظ کر دیا گیا تھا۔ لیکن اب یہ دن زیرو بتا رہا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی بلیک پاگوس آئے ہیں۔ اس کا تو یہی مطلب نکلتا تھا کہ انہیں لازماً کسی طرح سے یہ اطلاع مل گئی ہے کہ واٹر پاور کا ہیڈ کوارٹر گرونٹ لینڈ کی بجائے بلیک پاگوس میں ہے۔ اور اب وہ بیٹھا یہی سوچ رہا تھا کہ وہ کس طرح انہیں بلیک پاگوس

SCANNED BY JAMSHED

میں ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کرا سکے۔ واٹر پاور کا کوئی ایجنٹ یا نمائندہ یا کوئی ذیلی تنظیم بلیک پاگوس میں سرے سے موجود ہی نہ تھی۔ اور نہ ہی کبھی اس کی ضرورت پڑی تھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور پھر ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس" ۔۔۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"گڈمین۔ میرے دفتر میں آجاؤ" ۔۔۔ کرنل نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس کرنل" ۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور کرنل کاٹرڈ نے رسیور رکھ دیا۔ لیکن اس کی فراخ پیشانی پر شکنیں ویسے ہی موجود تھیں جو اس کے ذہنی الجھاؤ کا پتہ دیتی تھیں۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا یہ گڈمین تھا جو کہ سپلائی شعبے کا انچارج تھا اور یہاں آنے سے پہلے ایک معروف اور بدنام سمگلر تنظیم کا سرگرم کارکن بھی رہا تھا۔

"بیٹھو گڈمین" ۔۔۔ کرنل نے میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور گڈمین کرسی پر بیٹھ گیا۔

"گڈمین۔ ایک پرابلم یہاں بلیک پاگوس میں ہیڈکوارٹر کے لئے پیدا ہو گیا ہے۔ تم اس سلسلے میں کوئی مشورہ دو" ۔۔۔ کرنل نے کہا۔

"کیسی پرابلم باس۔ ہیڈکوارٹر تو ٹھیک ٹھاک ہے" ۔۔۔ گڈمین نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پرابلم ہیڈکوارٹر کے اندر نہیں ہے بلکہ باہر ہے" ۔۔۔ کرنل کاٹرڈ

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ کیسی پرابلم باس۔ آپ کچھ تفصیل بتائیں گے تو مجھے علم ہو گا" گڈمین کے لہجے میں اب بے چینی کے آثار تھے۔

"گڈمین۔ تمہیں معلوم ہے کہ ہمارا گریٹ بال والا مشن ناکام ہو گیا تھا۔ حالانکہ اس مشن پر واٹر پاور کا مکمل طور پر انحصار تھا" ۔۔۔ کرنل کاٹرڈ نے کہا۔

"یس باس۔ یہ واٹر پاور کی انتہائی خوفناک ناکامی تھی جس کا کوئی مداوا کبھی نہیں ہو سکتا۔ اور اس ناکامی کی وجہ سے سابقہ چیف باس کو بھی موت کی سزا دی گئی تھی" ۔۔۔ گڈمین نے جواب دیا۔

"جس پارٹی نے یہ مشن تباہ کیا تھا۔ اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ انتہائی خوفناک اور تیز طرار ایجنٹ ہیں۔ اور جن کا سربراہ ایک مسخرہ سا نوجوان ہے۔ جس کا نام علی عمران ہے۔ علی عمران بظاہر ایک مسخرہ اور احمق سا آدمی ہے۔ لیکن درحقیقت وہ دنیا بھر کے مجرموں کے لئے ایک دہشت بنا ہوا ہے۔ واٹر پاور کو جب اطلاع ملی کہ وہ گریٹ بال کے پیچھے لگ گیا ہے تو واٹر پاور کے ہیڈکوارٹر کی فائلیں بتاتی ہیں کہ سابقہ چیف نے اُسے مارنے کی ہر ممکن کوششیں کیں۔ بے شمار تنظیموں نے اس کا راستہ روکا۔ لیکن وہ سب کا خاتمہ کر کے آخر کار گریٹ بال کو تباہ کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ ویسے تو پاکیشیا سیکرٹ سروس ساری۔ لیکن خصوصاً یہ آدمی علی عمران پوری دنیا میں یہودیوں کا نمبر ایک دشمن خیال کیا جاتا ہے۔ اس نے اسرائیل میں بار بار حملہ کر کے اسرائیل کو ہمیشہ ناقابل تلافی

نقصان پہنچایا ہے ۔ اور اسرائیل کی تمام تنظیمیں ہمیشہ اس کے مقابلے میں ناکام رہی ہیں ۔ بہرحال گریٹ بال کی تباہی کے بعد علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے واٹر پاور کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی کا مشن سامنے رکھ لیا ۔ لیکن ہیڈ کوارٹر کے متعلق چونکہ کسی کو علم نہ تھا ۔ کہ وہ کہاں ہے سب یہی سمجھتے ہیں کہ یہ گرد ٹ لینڈ میں ہے ۔ اس لئے ہمیں ہیڈ کوارٹر کی تو پرواہ نہ تھی ۔ لیکن واٹر پاور کے ڈائریکٹران کا یہ متفقہ فیصلہ تھا ۔ کہ اس علی عمران کو ہر صورت میں ہلاک ہونا چاہیئے ۔ اس کی موت گریٹ بال کی ناکامی کی کسی حد تک تلافی کر سکتی ہے ۔ اور ساتھ ہی یہ بھی طے پایا کہ جب تک کم از کم علی عمران ہلاک نہیں ہو جاتا واٹر پاور کوئی بڑا مشن شروع نہ کرے گا ۔ چنانچہ یہ طے پایا کہ اب واٹر پاور کی تمام توانائیاں اس شخص کی ہلاکت پر صرف کی جائیں گی ۔ چنانچہ میں نے چارج سنبھالتے ہی پوری دنیا کے ایریا چیفس کی خصوصی میٹنگ ناراک میں کال کی ۔ اور ان سب کو عمران کی دستیاب فائلیں مہیا کر دی گئیں ۔ اور انہیں حکم دے دیا گیا کہ وہ اپنے اپنے ایریا میں خصوصی تنظیمیں تیار کر لیں ۔ لیکن یہ لوگ گریٹ بال کی تباہی کے بعد دستیاب نہ ہو رہے تھے ایک اطلاع ملی کہ عمران جیسے شخص کو سینٹ لاس میں دیکھا گیا ہے ۔ اس کا تعلق بظاہر اقوام متحدہ کے کسی سائنسی مشن سے تھا ۔ اور یہ مشن گرد ٹ لینڈ جا رہا تھا ۔ اس نے سینٹ لاس کی ایک فرم ڈبلر کو گرد ٹ لینڈ میں کام آنے والے مخصوص ساز و سامان کا بھی آرڈر دیا ۔ لیکن وہ وہاں اکیلا تھا ۔ اس کا کوئی ساتھی نظر نہ آیا ۔ اس پر میں نے تین معروف پرائیویٹ سیکرٹ ایجنٹوں کی ایک ٹیم بنائی ۔ جس کے ذمہ یہ ڈیوٹی لگائی گئی کہ

SCANNED BY JAMSHED

وہ جا کر سینٹ لاس میں اسے چیک کریں اور اگر یہ واقعی عمران ہے تو اسے ہلاک کرنے کی کارروائی کریں ۔ اور اگر یہ ہلاک نہ ہو تو پھر اس کی رپورٹ کریں تاکہ یہ جس بھی ایریا میں جائے وہاں اس کا مقابلہ کیا جا سکے اس ٹیم نے اطلاع دی کہ انہوں نے اس بات کی تو تصدیق کر لی ہے کہ یہ عمران ہے ۔ لیکن ان کے حملوں سے یہ بچ کر نکل گیا ۔ اور ناراک آ گیا ۔ یہ ٹیم اس سے پہلے ناراک پہنچ گئی ۔ اور اس نے ایئرپورٹ پر اس پر فائر کھول دیا ۔ اس عمران کے ساتھ تین اور ساتھی بھی تھے ۔ لیکن یہ ہلاک نہ ہوئے ۔ بلکہ صرف زخمی ہوئے ۔ اس کے بعد یہ ہسپتال سے بھی غائب ہو گئے ۔ وہ ایجنٹوں کی ٹیم انہیں ٹریس کر رہی تھی ۔ لیکن کئی دنوں سے ان کے ساتھ رابطہ نہ ہو رہا تھا ۔ اس پر میں نے ناراک میں واٹر پاور کے ایک مخبر دن زیرو کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ حالات کو چیک کر کے رپورٹ دے ۔ اور ابھی تھوڑی دیر پہلے اس کی رپورٹ آئی ہے کہ جن تین سیکرٹ ایجنٹوں کی ٹیم عمران کے خاتمے کے لئے کام کر رہی تھی وہ تینوں ہلاک کر دیئے گئے ہیں ۔ اس کے بعد اس دن زیرو نے جب مزید تحقیق کی تو عمران کا ایک ناراکی ساتھی اس کے ہتھے چڑھ گیا جس پر تشدد کیا گیا تو اس نے بتایا کہ عمران اور اس کے تین ساتھی ناراک سے ایک فلائٹ کے ذریعے بلیک پاگوس گئے ہیں ۔ اس سے زیادہ وہ آدمی نہ بتا سکا ۔ اور مر گیا ۔ یہ فلائٹ اب سے چار پانچ گھنٹے پہلے یہاں پہنچ چکی ہو گی ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس عمران کو کسی طرح یہ معلوم ہو گیا ہے کہ واٹر پاور کا ہیڈ کوارٹر گرد ٹ لینڈ میں نہیں بلکہ بلیک پاگوس میں ہے ۔ بہرحال وہ ایکریمی میک اپ

SCANNED BY JAMSHED

میں یہاں پہنچے ہیں۔ ویسے یہ لوگ میک اپ کے انتہائی ماہر بھی ہیں اس لئے ہو سکتا ہے انہوں نے یہاں آ کر میک اپ بدل لیا ہو۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ انہیں یہاں بلیک پاگوس میں ہلاک کیا جانا انتہائی ضروری ہے۔ ورنہ یہ شیطان صفت لوگ ہو سکتا ہے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کر کے یہاں پہنچ جائیں۔ لیکن میں نے دیکھا ہے کہ یہاں بلیک پاگوس میں داٹریاور کا نہ ہی کوئی ایجنٹ ہے اور نہ کوئی ذیلی تنظیم۔ ہم لوگ ہیڈ کوارٹر سے باہر جا نہیں سکتے۔ ورنہ میں خود باہر جا کر ان کا خاتمہ کر دیتا۔ اب تم بتاؤ کہ انہیں کس طرح ٹریس کیا جائے اور کس طرح ان کا خاتمہ کیا جائے۔ یہ ہے پرابلم جس کے لئے میں نے تمہیں بلایا ہے" ——— کرنل کاٹرد نے پوری تفصیل اور پس منظر گڈمین کے سامنے وضاحت سے بیان کرتے ہوئے کہا۔ تاکہ گڈمین کو پرابلم کی صحیح اہمیت کا پوری طرح احساس ہو سکے۔ کیونکہ اس کی نظر میں گڈمین ہی ایسا آدمی تھا جس کے وسیع تعلقات بلیک پاگوس کے آبادی والے حصے کے لوگوں سے تھے۔ کیونکہ بنیادی طور پر گڈمین بلیک پاگوس کا ہی رہنے والا تھا۔ اس کے آباؤ اجداد کسی زمانے میں سمگلنگ کے سلسلے میں یہاں آئے ہوں گے اور پھر وہ مستقل طور پر یہیں آباد ہو گئے تھے۔ اس کی بیوی بھی ہیڈ کوارٹر میں کام کرتی تھی۔

"اوہ۔ واقعی یہ تو انتہائی پرابلم ہے باس۔ لیکن اگر ہم خاموش رہیں تو یہاں شہر میں تو کسی کو معلوم نہیں ہے کہ داٹریاور کا ہیڈ کوارٹر یہاں ہے۔ اور اگر ہے تو کہاں ہے۔ اور ہیڈ کوارٹر کی ساخت ایسی ہے کہ یہاں غلط آدمی کسی طرح داخل ہی نہیں ہو سکتا۔ مزید احتیاط کے لئے اسے مکمل طور پر سیل بھی کیا جا سکتا ہے۔ ہمارے پاس چھ مہینے کی سپلائی موجود ہے۔ ظاہر ہے وہ لوگ یہاں ٹکریں مارنے کے بعد آخر کار بے نیل و مرام واپس چلے جائیں گے" ——— گڈمین نے کہا۔

"میں نے بھی پہلے یہی سوچا تھا۔ لیکن اس عمران کی فائل بتا رہی ہے کہ یہ شخص کبھی آگے بڑھنے کے بعد پیچھے نہیں ہٹا۔ اب تم خود دیکھو کہ دنیا بھر میں سوائے چند افراد کے کسی کو بھی معلوم نہیں کہ ہیڈ کوارٹر بلیک پاگوس میں ہے۔ لیکن اسے معلوم ہو گیا ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ ہم ہیڈ کوارٹر سیل کر کے مطمئن ہو کر بیٹھ جائیں اور یہ آدمی ناممکن کو ممکن بناتے ہوئے اچانک ہمارے سروں پر آن پہنچے" ——— کرنل کاٹرد نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ تو پھر باس کیوں نہ کسی بھی ایرے سے آدمی یہاں منگوا لئے جائیں جو انہیں ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کر دیں" ——— گڈمین نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح باہر کے لوگوں کو بھی یہ معلوم ہو جائے گا کہ داٹریاور کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ اور یہ بات ہیڈ کوارٹر کی سلامتی کے لئے انتہائی خطرناک بھی ثابت ہو سکتی ہے۔ داٹریاور نے ایک دن پوری دنیا پر حکومت کرنی ہے۔ اور تم جانتے ہو کہ اس مشن کے دوران پوری دنیا کی حکومتیں ہمارے خلاف بہرحال اٹھ کھڑی ہوں گی۔ اور اگر انہیں معلوم ہوا کہ ہیڈ کوارٹر یہاں ہے تو یہ سپر پاورز یہاں ہائیڈروجن بم گرانے سے بھی دریغ نہ کریں گے۔ اور

SCANNED BY JAMSHED

دوسری بات یہ کہ باہر سے آنے والے بہر حال یہاں اجنبی ہوں گے۔ اس لئے وہ آسانی سے مارک کر لئے جائیں گے۔ اور ہو سکتا ہے کہ یہ عمران کسی شک کی بنا پر یہاں آیا ہو۔ اور اس طرح وہ کنفرم ہو جائے گا۔ میں چاہتا ہوں کہ اُسے اصل بات کی ہوا بھی نہ لگے، اور اس کا خاتمہ بھی ہو جائے" ـــــ کرنل کاٹرود نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ آپ ایسا کریں کہ مجھے اور میری بیوی دونوں کو یہاں سے باہر بھجوا دیں۔ اور ہیڈ کوارٹر سیل کر دیں، شہر میں ایک گروپ ایسا ہے جس کا چیف کنگ ڈاگ میرا بہترین دوست ہے۔ یہ گروپ سمگلنگ کے ساتھ ساتھ غنڈہ گردی اور قتل و غارت میں پورے بلیک پاگوس میں سب سے آگے ہے۔ میں اس کے ذمے یہ مشن لگا دوں گا۔ اور اُسے بھاری رقم معاوضے کے طور پر دے دوں گا۔ مجھے یقین ہے کہ کنگ ڈاگ اُسے ایک دن میں ٹریس بھی کر لے گا اور ہلاک بھی کر دے گا۔ اس کا گروپ یہاں کے ایک ایک آدمی سے اچھی طرح واقف ہے" ـــــ گڈمین نے کہا۔

"نہیں۔ میں یہ رسک نہیں لے سکتا۔ ہو سکتا ہے جب یہ کنگ ڈاگ ان کے خلاف حرکت میں آئے تو وہ معلوم کر لیں کہ کنگ ڈاگ کو تم نے ہائر کیا ہے۔ اور اگر ان لوگوں نے تمہیں قابو کر لیا۔ تو پھر ہیڈ کوارٹر کے تمام راستے اور اندرونی نظام معلوم کر لیں گے۔ اس کی کمزوریاں بھی ان کے سامنے آجائیں گی۔ اس طرح ہیڈ کوارٹر مکمل خطرے میں ہوگا۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ تم یا تو یہاں سے اسی کنگ ڈاگ سے بات کر دیا پھر ایک روز کے لئے جاؤ اور اُسے ہائر کر کے اور عمران کے بارے میں تفصیلات اور ساتھ ہی رقم دے کر واپس آجاؤ۔ پھر اس سے دائرلیس فون کے ذریعے رابطہ رکھو" ـــــ کرنل کاٹرود واقعی ہیڈ کوارٹر کے بارے میں ضرورت سے زیادہ ہی محتاط تھا۔

"باس۔ آپ خواہ مخواہ وہم میں پڑ رہے ہیں۔ اول تو ایسا ہو نہیں سکتا۔ اور اگر بفرض محال ایسا ہو جائے تو شاید ابھی آپ کے علم میں یہ بات نہیں کہ ہیڈ کوارٹر کو محفوظ رکھنے کے لئے شروع سے ہی ایسا انتظام کیا گیا ہے کہ یہاں مستقل رہنے والوں کے جسموں میں آپریشن کے ذریعے ایک ایسا کمپیوٹر بم رکھا گیا ہے کہ جیسے ہی کوئی آدمی واٹر یاور کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کوئی بات منہ سے نکالنے لگے گا خیالات کی لہریں اس بم کو چارج کر دیں گی اور بم پھٹ جائے گا۔ اور ظاہر ہے اس آدمی کے جسم کے پرزے اڑ جائیں گے۔ سوائے چیف باس کے۔ باقی یہاں موجود ہر شخص مجھ اور میری بیوی سمیت سب کے جسموں میں شروع سے ہی بم فٹ ہے۔ اس لئے آپ اس طرف سے تو بے فکر رہیں کہ میں یا میری بیوی واٹر یاور کے بارے میں کسی کو کچھ بتا سکیں گے۔ میری بیوی پاڈلا کو تو سرے سے ہی کسی بات کا علم نہ ہو گا۔ میں تو اُسے یہی کہوں گا کہ میری طبیعت خراب ہے۔ اور میں نے آپ کی منت کر کے طویل رخصت لے لی ہے۔ وہ بھی چونکہ یہیں کی رہنے والی ہے اس لئے وہ تو اپنے رشتے داروں کو ملنے ملانے میں مصروف

SCANNED BY JAMSHED

رہے گی۔ لیکن اس طرح کنگ ڈاگ کی تمام کارروائی ہر وقت ہر
نظروں کے سامنے رہے گی۔ میں خود ہی ان لوگوں کو ٹریس کرتا رہوں
گا۔ لیکن خود سامنے آنے کی بجائے کارروائی کنگ ڈاگ کے ذریعے
ہی کراؤں گا۔ آپ مجھ پر اعتماد کریں۔ میں ان کی لاشیں ہر صورت میں
آپ کی خدمت میں پیش کر دوں گا "——— گڈمین نے کہا۔

"اوہ واقعی مجھے اس جسمانی سسٹم کے بارے میں کوئی علم نہیں
ہے۔ یہ کون سی فائل ہے پہلے میں اسے چیک کر لوں تاکہ میری
پوری طرح تسلی ہو جائے "——— کرنل کاٹرڈ نے کہا۔

"یہ اے۔ون فائل ہے جناب "——— گڈمین نے جواب دیا۔

"اچھا۔ اتنی پرانی فائل ہے ——— میری نظروں سے نہیں گزری"
کرنل کاٹرڈ نے کہا۔ اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا رسیور
اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس باس "——— ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"اے۔ ون فائل فوراً مجھے بھیجو "——— کرنل کاٹرڈ نے سخت لہجے
میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک
نوجوان لڑکی ایک فائل اٹھائے اندر داخل ہوئی۔ اس نے فائل
ادب سے کرنل کے سامنے رکھی اور پھر واپس چلی گئی۔ کرنل کاٹرڈ
نے فائل کھولی اور اس کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔ تھوڑی دیر
بعد اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کر دی۔

"ٹھیک ہے۔ اب میرا اطمینان ہو گیا ہے۔ میں تمہیں فی الحال
ایک مہینے کی رخصت دے رہا ہوں۔ لیکن تم نے وائرلیس فون پر
مجھ سے مسلسل رابطہ رکھنا ہے۔ اب بولو۔ کنگ ڈاگ کتنی رقم میں
پوری قوت سے حرکت میں آئے گا "——— کرنل کاٹرڈ نے کہا۔

"ویسے تو باس اس کام کے لئے دس ہزار ڈالر بھی بہت ہیں۔
لیکن میں اس کے ساتھ شرط رکھ دوں گا کہ اسے بیس ہزار ڈالر ملیں
گے۔ لیکن ایک شرط کے ساتھ کہ دس ہزار ڈالر پہلے اور دس
ہزار ڈالر اس وقت جب وہ اس علی عمران کی لاش پیش کرے
گا "——— گڈمین نے کہا۔

"گڈ ——— تم واقعی بزنس کے معاملے میں ہوشیار آدمی ہو۔
میں پچیس ہزار ڈالر تمہیں دے دیتا ہوں۔ بیس ہزار کنگ ڈاگ کے
لئے اور پانچ ہزار ڈالر تمہارا انعام۔ اور یہ بھی وعدہ کہ جب تم عمران
کی لاش لے کر آؤ گے تو تمہیں مزید پانچ ہزار ڈالر بھی ملیں گے اور
تم ہیڈ کوارٹر میں میرے نمبر ٹو بھی بن جاؤ گے "——— کرنل کاٹرڈ نے
کہا۔ اور گڈمین کا چہرہ بے پناہ مسرت سے گلاب کی طرح کھل اٹھا۔

"آپ فکر نہ کریں باس۔ اس کی لاش ہر صورت میں آپ کے
سامنے پہنچے گی "——— گڈمین نے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کے ساتھیوں کو بھی ہلاک ہونا چاہئے۔ لیکن ہمارا
اصل ٹارگٹ وہ علی عمران ہے۔ مجھے اس کی لاش چاہئے۔ اس
کے باقی ساتھیوں کی لاشیں بے شک سمندر میں بہا دینا "———
کرنل کاٹرڈ نے کہا۔ اور گڈمین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کرنل کاٹرڈ اٹھا اور پھر عقبی دیوار میں موجود ایک دروازہ کھول
کر دوسری طرف ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گیا۔ اس

SCANNED BY JAMSHED

کمرے کی عقبی دیوار کی جڑ میں اس نے پیر مارا تو دیوار درمیان سے دونوں اطراف میں کھسک گئی۔ اور اس کے اندر ایک بڑی سی الماری نمودار ہو گئی۔ الماری پہ نمبروں والا تالہ ایڈجسٹ تھا کرنل کاٹرو نے مخصوص نمبر ملائے تو الماری کے پٹ کھل گئے۔ الماری میں چار خانے تھے۔ جو چاروں کے چاروں غیر ملکی کرنسی سے بھرے ہوئے تھے۔ کرنل کاٹرو نے اس میں سے دو دس ہزار اور ایک پانچ ہزار والی گڈی اٹھائی اور پھر الماری بند کر دی۔ دیوار برابر کرنے کے بعد وہ واپس اپنے دفتر میں آ گیا۔ گڈمین اسی طرح بیٹھا ہوا تھا۔

"یہ لو۔ پچیس ہزار ڈالر۔ اور جانے کی تیاری کرو۔ میں تمہارے باہر جانے کے آرڈر دے دیتا ہوں" ۔۔۔ کرنل کاٹرو نے کہا۔

"یس باس" ۔۔۔ گڈمین نے نوٹوں کی تینوں گڈیاں سمیٹتے ہوئے کہا۔ اور پھر کرنل کاٹرو کو سلام کر کے دفتر سے باہر نکل گیا۔ کرنل کاٹرو نے اس کے جانے کے بعد انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس باس" ۔۔۔ ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جیگر ۔۔۔ گڈمین اور اس کی بیوی پاؤلا کی میں نے ایک ماہ کی رخصت منظور کر لی ہے۔ وہ جب جانا چاہیں تو انہیں بھجوا دینا" ۔۔۔ کرنل کاٹرو نے کہا۔

"ایک ماہ کی ۔۔۔ مگر باس" ۔۔۔ دوسری طرف سے جیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

نوکمنٹ ۔۔۔ اٹ از مائی آرڈر" ۔۔۔ کرنل کاٹرو نے انتہائی [سخ]ت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر [گہ]رے اطمینان کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔ اطمینان بھرا طویل سانس [لے]کر وہ اٹھا اور اپنے خصوصی ریٹائرنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

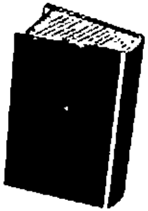

عمران کو بلیک پاگوس میں پہنچے ہوئے ایک گھنٹہ ہو گیا تھا۔ ایئرپورٹ سے فارغ ہونے کے بعد وہ یہاں کے سب سے اعلیٰ ہوٹل گرین لینڈ آ گئے تھے۔ اور انہوں نے وہاں کمرے بک کرا لئے تھے۔ کھانا وغیرہ کھانے کے بعد وہ اس وقت ایک کمرے میں اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے۔ چونکہ ان چاروں کے کاغذات پر بلیک پاگوس آنے کی [و]جہ یہاں کی جڑی بوٹیوں پر ریسرچ کرنی تھی۔ اس لئے عمران کا نام کاغذات میں ڈاکٹر اسکاٹ درج تھا۔ جب کہ باقی ساتھیوں کے نام بھی اس نے تبدیل کر دیئے تھے۔ کیپٹن شکیل کا نام فرنیک۔

صفدر کا نام سام اور تنویر کا نام جانسن تھا۔ وہ تینوں ڈاکٹر اسکاٹ کے اسسٹنٹ تھے اور ڈاکٹر اسکاٹ جڑی بوٹیوں کا ماہر تھا۔ اور اس موضوع پر اس کی کئی کتابیں چھپ چکی تھیں۔ وہ ایکریمین میک اپ میں تھے۔ اور وہ ناراک کے رہنے والے تھے۔ لیکن جڑی بوٹیوں کا مشہور ماہر ہونے کے باوجود عمران نے اپنے پر ایک نوجوان آدمی کا میک اپ ہی کیا تھا۔ تاکہ بلیک پاگوس میں وقت پڑنے پر پوری قوت سے کام کر سکے۔ چونکہ ناراک ایئر پورٹ اور پھر بلیک پاگوس میں بھی آنے والوں کی انتہائی سخت چیکنگ ہوتی تھی۔ اس لئے وہ اپنے ساتھ کسی قسم کا اسلحہ نہ لے کر آئے تھے۔ بلیک پاگوس برازیل حکومت کے ماتحت تھا۔ اور یہاں کے حکام برازیلی تھے۔ ویسے چونکہ یہ سمگلروں اور جرائم پیشہ افراد کی جنت تھا۔ اس لئے یہاں ہر نسل کے افراد آتے جاتے رہتے تھے۔ اور یہاں کسی خاص ملک یا نسل کے آدمی کی موجودگی پر کوئی حیرت ظاہر نہ کی جاتی تھی۔

"اب کیا پروگرام ہے عمران صاحب"۔۔۔۔ صفدر نے پوچھا۔

"پروگرام تو وہی ہے۔ سنا ہے کہ یہاں ہنی مون منانے کے لئے بہترین سپاٹ موجود ہیں۔ میں چاہتا ہوں کوئی ایسا اچھوتا سپاٹ منتخب کروں جو میری ہونے والی بیوی کو بھی پسند آ جائے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ منہ دھو رکھو۔ تمہاری قسمت میں بیوی نام کی کوئی چیز لکھی ہی نہیں گئی"۔۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چلو۔ میں اس کا نام بیوی کی بجائے والف رکھ دوں گا۔ پھر تو تمہیں کوئی اعتراض نہ ہو گا۔ ویسے تمہیں میری طرف سے کھلی اجازت ہے۔ کہ تم جو چاہے کہہ دینا۔ ویسے بھابھی کہنا تمہیں کیسا لگتا ہے"

عمران نے کہا اور صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں ہنس پڑے۔

"بھابھی تو تمہیں کہنا پڑے گا ایک دن میری بات یاد رکھنا"۔۔۔۔ تنویر بھی شاید موڈ میں تھا۔

"ظاہر ہے صفدر کی بیوی کو میں بھابھی ہی کہوں گا۔ تمہارے تو ہاتھ میں شادی کی لکیر ہی نہیں ہے۔ ویسے ایک کام کرو تنویر۔ بلیڈ سے لکیر بنا ہی ڈالو۔ شاید کسی نائن سے تمہاری شادی ہو ہی جائے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور تنویر بجائے غصے ہونے کے مسکرا دیا۔

"تمہیں تو شاید نائن بھی نہ ملے۔ تم اپنی بات کرو۔ میری فکر چھوڑ دو" تنویر نے کہا۔ اور اس بار عمران بھی ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ کیا ہم یہاں ہی رشتے تلاش کرنے آئے ہیں" صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اگر لگے ہاتھوں یہ کام بھی ہو جائے تو آخر ہرج ہی کیا ہے۔ تم تینوں کو مع بیگمات کے جب میں ایکسٹو کے سامنے پیش کروں گا تب اسے بھی شاید خیال آ جائے اور باقی ماندہ کو وہ اپنا رخ روشن دکھا ہی دے کہ کہیں باقی بھی ایسا نہ کر گزریں۔ اور وہ بس نقاب اوڑھے ہی رہ جائے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"اچھا سنو۔ تم سب نے یہاں کے ٹرکوں کے اڈوں کو چیک کرنا ہے کہ شاید تنویر کی بات درست ہو۔ کہ یہاں سے ٹرکوں میں لوڈ ہو کر سپلائی وغیرہ اس ہیڈ کوارٹر میں جاتی ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ

SCANNED BY JAMSHED

SCANNED BY JAMSHED

تم نے یہاں کی مختلف بار دں۔ اور کیفوں میں بھی گھومنا پھرنا ہے کہ شا[ید] کہیں واٹر پاور کے سلسلے میں کوئی بات تمہارے کانوں تک پہنچ ج[ائے] میرے پاس ایک ٹپ ہے۔ میں اُسے جا کر ٹٹولوں گا۔ لیکن یہ خیال [رکھنا] کہ خود اپنی زبان سے واٹر پاور کا لفظ نہ نکالنا۔ کیونکہ ہو سکتا ہے مارک ہو جاؤ۔ اگر آبادی سے کچھ پتہ نہ چل سکا تو پھر ہم باقاعدہ جڑی بوٹیوں کی تلاش کی مہم شروع کریں گے۔ اور عاشقوں کی طرح جنگلوں میں ڈیرہ لگائیں گے "۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور تینوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" اگر واقعی اتنی بڑی تنظیم کا ہیڈ کوارٹر اس جزیرے میں ہے تو لازماً اس کا کوئی نہ کوئی کلیو مل ہی جائے گا "۔۔۔ صفدر نے کہا۔ اور اٹھ کھڑا ہوا۔ تنویر اور کیپٹن شکیل بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور پھر وہ تینوں یکے بعد دیگرے کمرے سے باہر نکل گئے۔ ان کے جانے کے بعد عمران نے ٹیلی فون کے ساتھ رکھی ہوئی فون ڈائریکٹری اٹھائی اور اس میں سے اس سنکی بوڑھے ڈاکٹر کوف کا فون نمبر تلاش کرنے لگا۔ وہ اگر چاہتا تو انکوائری سے بھی اس کا نمبر معلوم کر سکتا تھا۔ لیکن عمران نمبر کے ساتھ ساتھ اس کا پتہ بھی معلوم کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے اس نے ڈائریکٹری میں سے نمبر دیکھنے کو ترجیح دی تھی۔ چند لمحوں بعد اس نے اس کا نمبر ٹریس کر لیا۔ ساتھ ہی اس کا پتہ لکھا ہوا تھا۔ عمران نے غور سے اس ایڈریس کو دیکھا۔ اور پھر ڈائریکٹری بند کر کے رکھ دی۔ گو جارج نے اُسے ڈاکٹر کوف کے ساتھ ساتھ اس مادام جاشی کی بھی ٹپ دی تھی۔ لیکن پہلے وہ اپنے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنا چاہتا تھا تاکہ وہ کسی اور الجھن میں پھنسے بغیر براہِ راست اس پر ریڈ کر سکے۔ عمران نے رسیور اٹھایا۔ اور پھر ڈائریکٹری میں موجود نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ یہاں اس ہوٹل میں فون کا ڈبل سسٹم مہیا کیا گیا تھا۔ ویسے فون براہِ راست تھا لیکن اس کے نیچے ایک بٹن بھی دیا گیا تھا۔ اس بٹن کو دبا کر ہوٹل کی ایکسچینج کے ذریعے بھی کال ملوائی جا سکتی تھی۔ لیکن براہِ راست سسٹم صرف جزیرے کی حد تک تھا۔ جزیرے کے باہر کال ہوٹل کی ایکسچینج کے ذریعے ہی ملوائی جا سکتی تھی۔

" ہیلو "۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔ لہجے سے اندازہ ہوتا تھا کہ کوئی ملازم بول رہا ہے۔

" ڈاکٹر کوف موجود ہیں "۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

" کون صاحب بات کر رہے ہیں "۔۔۔ دوسری طرف سے سوال کیا گیا۔

" میرا نام ڈاکٹر اسکاٹ ہے۔ اور میں یہاں اجنبی ہوں۔ ویسے میں ایک علمی مسئلے کے لئے ڈاکٹر صاحب سے ملنا چاہتا ہوں "۔۔۔ عمران نے کہا۔

" اچھا ہولڈ کریں "۔۔۔ ملازم نے کہا۔ اور چند لمحوں بعد ٹیلی فون پر ایک جھلائی ہوئی اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ ویسے لہجے سے بالکل محسوس نہ ہوتا تھا کہ کوئی بوڑھا آدمی بول رہا ہے۔

" کون مجھ سے بات کرنا چاہتا ہے "

" میں ڈاکٹر اسکاٹ ہوں۔ خاص طور پر آپ سے ملنے نارک سے آیا

SCANNED BY JAMSHED

ہوں ——— میں کینسر پر ریسرچ کر رہا ہوں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ بہت عظیم ڈاکٹر ہیں" ——— عمران نے بڑے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"ہو ہو۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ میں واقعی عظیم ڈاکٹر ہوں۔ رکھتا ہے تمہیں اجازت ہے بات کرنے کی۔ کہو۔ لیکن اپنی آئندہ آنے والی نسلوں کو ضرور یہ بتانا کہ تم نے ڈاکٹر کوف سے بات کی ہے اس طرح تمہارا خاندان پوری دنیا میں معزز و محترم ہو جائے گا" ——— ڈاکٹر کوف نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔ جارج کی بات واقعی درست تھی کہ یہ بوڑھا ڈاکٹر سنکی تھا۔

"میری آئندہ نسلیں اور بھی زیادہ معزز و محترم ہو سکتی ہیں اگر انہیں پتہ چلا کہ میں نے عظیم ڈاکٹر کوف سے بالمشافہ ملاقات بھی کی ہے" عمران نے کہا۔

"اچھا اچھا چلو۔ میرا کیا جاتا ہے۔ آجاؤ۔ اجازت ہے تمہیں مجھ سے ملنے کی" ——— ڈاکٹر کوف نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھا۔ اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

تھوڑی دیر بعد ایک ٹیکسی نے اُسے ڈاکٹر کوف کی آثار قدیمہ جیسی بڑی سی کوٹھی کے گیٹ پر پہنچا دیا۔ گیٹ پر ایک نیم پلیٹ لگی ہوئی تھی۔ لیکن اس پر لکھے ہوئے الفاظ شاید طویل عرصہ پہلے مٹ مٹا چکے تھے۔ عمران نے ٹیکسی فارغ کی اور پھر آگے بڑھ کر اس نے کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ چند لمحوں بعد ایک بوڑھا سا ملازم نما آدمی باہر آگیا۔

"مجھے ڈاکٹر کوف سے ملنا ہے۔ میرا نام ڈاکٹر اسکاٹ ہے" ——— عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں ڈاکٹر صاحب نے آپ کے ملنے کی اجازت دے دی ہے۔ ویسے آپ خوش قسمت آدمی ہیں ورنہ ڈاکٹر صاحب کسی سے نہیں ملتے" ——— ملازم نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور عمران مسکرا دیا۔ ظاہر ہے ڈاکٹر کوف جیسے سنکی آدمی سے ملاقات کی اجازت لینا ہر ایک کے بس کا روگ نہ تھا۔

عمران کو کوٹھی کے ایک بڑے سے کمرے میں لے جا کر بٹھا دیا گیا تھوڑی دیر بعد دروازے کا پردہ ہٹا اور ایک لمبا تڑنگا بوڑھا نائٹ گون پہنے اندر داخل ہوا۔ اس کی بھنوؤں کے بال تک برف کی طرح سفید ہو چکے تھے۔ لیکن نہ ہی اس کی آنکھوں پر عینک تھی اور نہ ہی اس کی کمر جھکی تھی۔ صحت بھی بالکل جوانوں جیسی تھی اور چہرہ بھی جوانوں کی طرح تر و تازہ تھا۔

"عظیم ڈاکٹر کوف کی خدمت میں حقیر ڈاکٹر اسکاٹ سلام عرض کرتا ہے" ——— عمران نے باقاعدہ سر جھکا کر ایسے لہجے میں کہا جیسے کوئی غلام بادشاہ کی خدمت میں سلام عرض کر رہا ہو۔

"ہو ہو ——— تم واقعی اچھے آدمی ہو۔ واقعی حقیر ہو۔ اور میں عظیم۔ مجھے تمہاری یہ صاف گوئی پسند آئی ہے۔ بیٹھو" ——— ڈاکٹر کوف نے خوشی سے چہکتے ہوئے کہا۔ اور عمران شکریہ ادا کر کے سامنے صوفے پر بیٹھ گیا۔ جب کہ ڈاکٹر کوف اس طرح بڑھ کر دوسرے صوفے پر بیٹھا جیسے وہ واقعی کسی ملک کا شہنشاہ ہو۔

SCANNED BY JAMSHED

"ہاں۔ اب عرض کرو" ـــــ ڈاکٹر کوف نے کہا۔

"عرض نہیں جناب ـــ عرض تو بڑے لوگ کرتے ہیں۔ حقیر لوگ طول کرتے ہیں" ـــــ عمران اب پوری طرح فارم میں آگیا تھا۔

"اچھا اچھا۔ تو تم طول کرو۔ ہم عرض کریں گے" ـــــ ڈاکٹر کوف سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن جناب۔ جب بڑے لوگ عرض کرتے ہیں تو ساتھ ہی اپ چہرے پر تھپیڑ بھی مارتے ہیں۔ تھپیڑ مارے بغیر عرض ہو ہی نہیں سک طول ہو جاتی ہے۔ اور طول تو حقیر لوگ کرتے ہیں" ـــــ عمران اب پوری طرح اُسے گھسنے پر اتر آیا تھا۔

"اوہ مگر..." ـــــ ڈاکٹر کوف نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کے ملاقاتی آپ کو حقیر سمجھنا شروع دیں۔ اس لئے پہلے آپ عرض کریں" ـــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں ہاں۔ میں بڑا آدمی ہوں ڈاکٹر کوف۔ میں عرض کرتا ہوں کہ طول کرو" ـــــ ڈاکٹر کوف کا سنکی ذہن عمران کی بچھائی ہوئی پٹڑی پر چڑھ گیا اور بات کرنے کے ساتھ ساتھ اس نے اپنے گال پر ہلکا تھپیڑ بھی مار دیا۔

"اوہ جناب۔ عرض تو پاور کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور پاور پاور ہ ہوتی ہے۔ چاہے فائر پاور ہو یا واٹر پاور۔ ویسے بڑے لوگوں کے تعلق ہمیشہ واٹر پاور کے ساتھ ہوتے ہیں۔ آپ کے بھی لازماً ہوں گے" عمران ساتھ ہی اپنے اصل مقصد پر آگیا۔

"اوہ ہاں۔ تھے۔ بالکل تھے۔ لیکن پھر واٹر ہی نہ رہا تو پاور کہاں رہ سکتی تھی۔ واٹر ہی مر گیا۔ اب میں خالی پاور کو لے کر کیا کرتا۔ اس لئے میں نے تعلقات ختم کر دیئے" ـــــ ڈاکٹر کوف نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"واٹر کیسے مر سکتا ہے جناب۔ آپ کیا عرض کر رہے ہیں" ـــــ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ٹھیک عرض کر رہا ہوں" ـــــ ڈاکٹر کوف نے ایک بار پھر گال پر تھپیڑ مارتے ہوئے کہا۔

"یہاں تو واٹر سے سمندر بھرے پڑے ہیں اور آپ عرض کر رہے ہیں کہ واٹر مر گیا" ـــــ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تم واقعی حقیر آدمی ہو۔ خواہ مخواہ طول کر رہے ہو۔ میں سمندر والے واٹر کی بات نہیں کر رہا۔ بلکہ اس آدمی کی بات کر رہا ہوں۔ جس کا نام واٹر مین تھا اور وہ واٹر پاور کا چیئرمین تھا" ـــــ ڈاکٹر کوف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ کیا ہوا تھا اُسے۔ آپ جیسے عظیم ڈاکٹر کا دوست ہونے کے باوجود مر گیا۔ یہ کیسے ممکن ہے" ـــــ عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اُسے یقین نہ آ رہا ہو۔

"کیا کرتے۔ ہمیں پتہ ہی اس وقت لگا جب اس کا آدھے سے زیادہ جسم درندے کھا چکے تھے۔ حالانکہ میں تو ہمیشہ اس سے عرض کرتا تھا کہ وہ اس خوف ناک جنگل میں نہ رہے۔ لیکن وہ مانتا ہی نہ تھا۔ بس ہفتے میں ایک بار جنگل سے آتا تھا۔ اور ہم سے ضرور

ملتا تھا" ۔۔۔ ڈاکٹر کوف نے کہا۔ اور عمران کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ داٹر مین لازماً جنگل میں ہیڈ کوارٹر کی تعمیر کے سلسلہ میں رہتا ہوگا۔

"کیا وہ یہودی تھا" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ پکا یہودی۔ اس نے کبھی ہمیں چائے کی دعوت نہ دی بلکہ ہم نے ہمیشہ اُسے چائے پلائی"۔ ۔۔۔ ڈاکٹر کوف نے جواب دیا۔

"یہاں تو بہت سے جنگل ہیں۔ وہ کس جنگل میں رہتا تھا" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"بڑے جنگل میں۔ جسے ڈارک ووڈ بھی لوگ کہتے ہیں" ۔۔۔ ڈاکٹر کوف نے جواب دیا۔

"آپ بھی کبھی گئے تھے اس کے پاس۔ اس کی رہائش گاہ کو عزت بخشنے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ہمیں کیا ضرورت تھی اس خطرناک اور درندوں سے پُر جنگل میں جانے کی۔ وہ کہتا تھا کہ اس کے پاس پاور ہے۔ اس لئے اُسے کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن پھر اس کی پاور ختم ہو گئی۔ اور درندے اُسے کھا گئے" ۔۔۔ ڈاکٹر کوف نے جواب دیا۔

"پھر نئے چیئرمین نے تو آپ کے حضور حاضری دی ہو گی" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ وہ یقیناً ڈر گئے تھے اس لئے بھاگ گئے۔ ایک بار میں نے ایک ہوٹل میں دو آدمیوں کی باتیں سنیں۔ وہ داٹر پاور کی باتیں اس طرح کر رہے تھے جیسے داٹر پاور کوئی دہشت ناک بلا ہو۔ میں نے نہیں بتایا کہ داٹر پاور سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ داٹر پاور کا چیئرمین میرے حضور حاضری دینے آیا کرتا تھا۔۔۔۔ حالانکہ ان احمقوں کو پتہ ہی نہ تھا کہ داٹر ہی مر گیا تو پاور کہاں رہ گئی جس سے وہ ڈر رہے تھے"۔ ۔۔۔ ڈاکٹر کوف نے کہا۔ اور عمران ساری بات سمجھ گیا کہ اس کی اس بات سے یہ افواہ پھیل گئی ہو گی کہ اس کے داٹر پاور کے اعلیٰ حکام سے تعلقات ہیں۔

"اچھا۔ اب یہ بھی عرض کر دیں کہ آپ کی جوانی کا کیا راز ہے" ۔۔۔ عمران نے اب موضوع بدل دیا۔ کیونکہ جو کچھ وہ معلوم کرنا چاہتا تھا وہ تو اس نے معلوم کر ہی لیا تھا۔

"جوانی ہماری ملازم ہے۔ ہم نے آبِ حیات بنا لیا تھا۔ وہی ہم پیتے رہتے ہیں۔ لیکن تم نے ذن پہ تو طول کیا تھا کہ تم کینسر کے بارے میں بات کرنے آئے ہو" ۔۔۔ ڈاکٹر کوف کو شاید اچانک بات یاد آ گئی تھی۔

"بات کیا کرنی۔ ہم نے کینسر کو طول کر دیا ہے" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ ہم سمجھے نہیں" ۔۔۔ ڈاکٹر کوف نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ واقعی اُسے عمران کی بات سمجھ نہ آئی تھی۔

"جناب۔ ہمارے اندر کینسر کے جراثیموں کا ایک کیپسول موجود تھا۔ وہ اس صورت میں ہمارا پیچھا چھوڑ سکتا تھا کہ اگر ہم طول کرتے۔ اور سامنے والا عرض کرتا۔ چنانچہ ہم نے طول کر دیا اور آپ نے

SCANNED BY JAMSHED

SCANNED BY JAMSHED

عرض۔ اس طرح وہ کیپسول ہمارے جسم سے نکل کر آپ کے جسم میں پہنچ گیا۔ چونکہ آپ نے عرض کیا تھا اور جو عرض کرے اس کے جسم میں کینسر انتہائی تیزی سے پھیلتا ہے۔ اور آپ نے چونکہ بار بار عرض کیا ہے اس لئے وہ اب آپ کے جسم میں تیزی سے پھیل رہے ہوں گے۔ زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے بعد آپ کا پورا جسم کینسر کی زد میں ہو گا" ۔۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور ڈاکٹر کوف کا چہرہ یک لخت ہلدی کی طرح زرد پڑ گیا۔

"اوہ اوہ۔ یہ تم نے کیا کیا۔ اوہ۔ ہم تو مر جائیں گے۔ ارے ہماری جوانی۔ ہماری صحت۔ ہمارا آبِ حیات" ۔۔۔۔ ڈاکٹر کوف نے بڑے خوفزدہ انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"ویسے تو اب بیکار ہے۔ لیکن آپ بڑے آدمی ہیں۔ اس لئے ایک راستہ ہے اس کینسر سے بچنے کا۔ کہ آپ اپنے ملازموں سے کہیں کہ وہ آپ کے سر پر گن گن کر اور مسلسل جوتے ماریں۔ اگر آپ نے ایک ہزار جوتے کھا لئے تو پھر کینسر ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔ ورنہ آپ اپنی قبر بنوا لیں" ۔۔۔۔ عمران نے پہلے سے زیادہ سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور ڈاکٹر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اور بھاگتا ہوا اس کمرے سے باہر نکل گیا۔ وہ کسی کے نام لے لے کر زور سے چیخ رہا تھا۔ عمران بھی مسکراتا ہوا اٹھا اور باہر آ گیا۔ اس کے چیخنے سے دو آدمی وہاں آ گئے جن میں سے ایک تو وہ بوڑھا تھا جس نے پھاٹک کھولا تھا اور دوسرا نوجوان ملازم تھا۔

"ارے میرے سر پر جوتے مارو گن گن کر پورے ایک ہزار۔ اگر ایک بھی کم ہوا تو میں تمہیں گولی مار دوں گا۔ اس حقیر آدمی نے کینسر کا کیپسول میرے جسم میں طول کر دیا ہے۔ چلو جلدی کرو۔ شروع ہو جاؤ" ۔۔۔۔ ڈاکٹر نے وہیں برآمدے کی سیڑھیوں پر بیٹھتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"جلدی کرو مارو جوتے۔ ایسا نہ ہو کہ کینسر پھیل جائے جلدی کرو" ڈاکٹر نے ملازموں کو ہچکچاتے ہوئے دیکھ کر غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں۔ شروع ہو جاؤ۔ عظیم لوگوں کا یہی انجام ہوتا ہے" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جلدی کرو الو کے پٹھے۔ ورنہ میں تمہیں گولی مار دوں گا" ۔۔۔۔ ڈاکٹر پہلے سے بھی زیادہ غصے سے چیخا تو دونوں ملازموں نے بوکھلا کر اپنے پیروں سے جوتے اتارے اور پھر ڈاکٹر کے سر پر تڑاتڑ جوتے پڑنے شروع ہو گئے۔ ڈاکٹر جوتے بھی کھاتا جا رہا تھا اور ان کی گنتی بھی خود کرتا جا رہا تھا۔ تاکہ ایک آدھ جوتا کم نہ ہو جائے۔ اور عمران اس عظیم ڈاکٹر کی اس گت بننے پر مسکراتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ واقعی ڈاکٹر کو عمران کے مقابلے میں عظیم بننا بے حد مہنگا پڑا تھا۔ البتہ عمران کو اتنا معلوم ہو گیا تھا کہ بلیک پاگوس کا ہیڈ کوارٹر یہاں کے کسی بڑے جنگل ڈارک وڈ میں ہے۔ اور اس کے نقطہ نظر سے ایک بہت اہم کامیابی تھی۔

SCANNED BY JAMSHED

گڈمین نے بار ہال کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا۔ اندر داخل ہوتے ہی اس کی ناک میں شراب اور منشیات کی تیز بو کا ایک بھبکا ٹکرایا۔ اور اس کے ہونٹ بھنچ گئے۔ پورے ہال میں نیلگوں رنگ کا دھواں سا بھرا ہوا تھا۔ یہ دھواں منشیات بھرے سگریٹوں کے استعمال کا تھا۔ اور جس بے تحاشا انداز میں یہاں منشیات سے بھرے ہوئے سگریٹ پیئے جا رہے تھے اس سے پورا ہال دھواں دھار ہو رہا تھا۔ یہ کنگ ڈاگ کا بار تھا۔ اس کے نیچے جوا خانہ تھا۔ چونکہ کنگ ڈاگ کی دہشت سے سب لرزتے تھے۔ اسی لئے پولیس یا سرکاری حکام تو ادھر کا رخ ہی نہ کرتے تھے۔ ورنہ انہیں معلوم تھا کہ دوسرے روز ان کی اپنے بیوی بچوں سمیت کٹی پھٹی لاشیں سڑک پر بے گور و کفن پڑی ہوئی ہوں گی۔ کنگ ڈاگ ایسا ہی ظالم اور بے رحم آدمی تھا۔

گڈمین چند لمحے تو دروازے کے قریب کھڑا اپنے آپ کو ماحول سے ایڈجسٹ کرتا رہا۔ کیونکہ باہر سے اندر آنے کے بعد اسے دھواں بھرے بار کو دیکھ کر یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ انسانوں کی بجائے سایوں کی دنیا میں آ گیا ہو۔ اسے ہر چیز دھوئیں میں لپٹی ہوئی اور مدھم سی نظر آ رہی تھی۔

"ارے تم اکیلے کھڑے ہو۔ آؤ میرے ساتھ۔ خوش کر دوں گی۔ معاوضہ جو چاہے دے دینا" ___ اچانک ایک بھاری جسم کی عورت نے اس کا بازو پکڑتے ہوئے کہا۔ لیکن گڈمین نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔

"میں ڈیوٹی پر ہوں" ___ گڈمین نے کرخت لہجے میں کہا۔ اور وہ عورت بطخ کی طرح ادھر پھدک پھدک کر چلتی ہوئی ہال کی طرف بڑھ گئی۔ یہاں ڈیوٹی پر ہونا بطور کوڈ استعمال کیا جاتا تھا۔ اور روایت ہی ایسی بن گئی تھی کہ جو یہ لفظ استعمال کرتے تو دوسرا اس پر کوئی کمنٹ نہ کرتا تھا۔ اس کا مطلب یہی ہوتا تھا کہ جو کچھ اسے کہا جا رہا ہے وہ ویسا کرنا نہیں چاہتا۔

اس عورت کے جانے کے بعد گڈمین کاؤنٹر کی طرف بڑھنے لگا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ابھی اس موٹی عورت کے بعد کوئی اور آ جائے گی۔ وہ کس کس کا ہاتھ جھٹکتا رہے گا۔ ویسے اب اسے ماحول قدرے صاف نظر آنے لگ گیا تھا۔

طویل و عریض کاؤنٹر کے پیچھے ایک گنجے سر اور پہلوان نما آدمی کھڑا تھا جس نے اپنی پیشانی پر سرخ رنگ کی پٹی باندھ رکھی تھی۔

SCANNED BY JAMSHED

اور گلے میں بھی سرخ رنگ کا رومال بندھا ہوا تھا۔ یہ ڈربی تھا۔ بلیک پاگوس کا ایک معروف لڑاکا۔

"ارے گڈمین۔ آج کیسے آ گئے اپنی نوکری چھوڑ کر۔ تم تو فرسٹ سنڈے کو نظر آتے تھے"۔۔۔ ڈربی نے گڈمین کو دیکھتے ہی ہنستے ہوئے کہا۔ گڈمین چونکہ یہیں کا رہائشی تھا۔ اور پھر وہ کنگ ڈاگ کا دوست بھی تھا۔ اس لئے یہاں کا ہر آدمی اُسے اچھی طرح پہچانتا تھا۔

"میری طبیعت خراب رہنے لگی تھی۔ اس لئے میں نے لمبی چھٹی لے لی ہے۔ کہاں ہے تمہارا باس کنگ۔ اس سے بھی دو باتیں ہو جائیں۔ وہ بھی ہر بار کہتا تھا کہ چھٹی لے لو۔ عیش کرا دوں گا"۔۔۔ گڈمین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوپر دفتر میں ہے اور خوش قسمتی تمہاری کہ اس وقت فارغ ہی ہے ورنہ تو تم جانتے ہو کوئی نہ کوئی لڑکی لازماً اس کی بغل میں رہتی ہے۔ اور جب ایسی بات ہو تو پھر وہ کسی کو پہچانتا تک نہیں" ڈربی نے ہنستے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے شراب کا ایک جام بنا کر گڈمین کے سامنے رکھ دیا۔

"یہ میری طرف سے چھٹی کا تحفہ۔ پاؤلا بھی ساتھ آئی ہے یا اُسے وہیں فیکٹری میں چھوڑ آئے ہو"۔۔۔ ڈربی نے دانت نکالتے ہوئے پوچھا۔

"وہ پیچھے رہنے والی تھی"۔۔۔ گڈمین نے جام اٹھاتے ہوئے کہا اور ڈربی قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

گڈمین نے دو دو تفے دے کر شراب حلق میں انڈیلی اور پھر لمبے لمبے قدم اٹھاتا سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں اوپر کنگ ڈاگ کا دفتر تھا۔ سیڑھیوں کے پاس ایک مسلح نوجوان کھڑا تھا جو گڈمین کو دیکھ کر مسکرا دیا۔ اور گڈمین بھی مسکراتا ہوا سیڑھیاں چڑھتا اوپر پہنچ گیا۔ دفتر کا دروازہ بند تھا۔ گڈمین نے دروازے پر دستک دی۔

"کون ہے"۔۔۔ اندر سے ایک چنگھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی۔ یہ کنگ ڈاگ کی آواز تھی۔

"گڈمین"۔۔۔ گڈمین نے اپنا نام بتاتے ہوئے کہا۔

"آ جاؤ"۔۔۔ اندر سے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا گیا۔ اور گڈمین دروازے کو دھکیلتے ہوئے اندر داخل ہو گیا۔ کنگ ڈاگ اپنے لحیم شحیم لیکن انتہائی ٹھوس جسم کے ساتھ ایک بڑے سے صوفے پر نیم دراز تھا۔ وہ نہ صرف جسمانی لحاظ سے بلکہ قد کے لحاظ سے بھی پورا دیو تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کا جسم اس قدر سخت تھا کہ اکثر وہ لوہے کے موٹے موٹے راڈ ہاتھوں سے مروڑ کر پھینک دیا کرتا تھا۔

"کیا بات ہے۔ آج نہ کوئی لونڈیا ہے تمہارے پاس۔ اور چہرہ بھی بجھا ہوا۔ کیا چکر ہے"۔۔۔ گڈمین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ لیکن تم آج کیسے ٹپک پڑے۔ آج سنڈے تو نہیں ہے"۔۔۔ کنگ ڈاگ نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"بس ایسے ہی لمبی چھٹی لے کر آ گیا ہوں۔ لیکن تم بتاؤ کیا ہو رہا ہے تمہارے ساتھ"۔۔۔ گڈمین نے ساتھ والے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کوئی خاص بات نہیں گڈمین۔ بس بعض اوقات بزنس میں اونچ نیچ ہو جاتی ہے۔ ایک مال سپلائی ہونا ہے۔ اور میری رقم ادھر ادھر پھنسی ہوئی ہے"۔۔۔ کنگ ڈاگ نے کہا۔

"ارے نہیں رقم کی کمی ہے۔ کنگ ڈاگ کسی کے سینے پر پستول رکھے اور رقم حاضر"۔۔۔ گڈمین نے کہا اور کنگ ڈاگ قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"تو تم مجھے عام سا لٹیرا سمجھتے ہو گڈمین۔ اگر تم میرے پرانے دوست نہ ہوتے تو یہ بات کرنے کے بعد دوسرا سانس نہ لے سکتے"۔۔۔ کنگ ڈاگ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے میرا مطلب تمہاری توہین کرنا نہیں تھا۔ میں تو بس ویسے ہی مذاق کر رہا تھا"۔۔۔ گڈمین نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"ہم بُرے ضرور ہیں گڈمین۔ لیکن ہمارے بھی اصول ہوتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ہماری ساکھ بھی ہوتی ہے۔ اگر میں اس طرح زبردستی کسی سے رقم لے لوں تو سارے بلیک پاگوس میں یہ ہوا اڑ جائے گی کہ کنگ ڈاگ غریب ہو گیا ہے۔ اب لوگوں کو لوٹنے پر اتر آیا ہے"۔۔۔ کنگ ڈاگ نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کتنی رقم چاہیئے تمہیں"۔۔۔ گڈمین نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

کیونکہ اس وقت کنگ ڈاگ کی پوزیشن اس کے نزدیک اس کے ... ہیں جاتی تھی۔ کیونکہ کنگ ڈاگ نے کبھی پہلے اس قسم کی بات نہ کی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ واقعی بُری طرح پھنسا ہوا ہے۔

"تمہارے تصور سے زیادہ ہے۔ بہرحال چھوڑو۔ یہ تو ہوتا رہتا ہے۔ تم بتاؤ کیوں چھٹی لی ہے۔ کوئی خاص کام"۔۔۔ کنگ ڈاگ نے کہا۔

"میرے تصور سے زیادہ سہی۔ کم از کم بتاؤ تو سہی"۔۔۔ گڈمین نے کہا۔

"کیا کرو گے سن کر۔ مجھے نقد پندرہ ہزار ڈالر چاہئیں۔ اور یہ بھی ... ہو کہ مجھے ادھار دینے کا سوچنا بھی نہ۔ میں نے پوری زندگی میں کبھی کسی سے ادھار نہیں لیا۔ یہ میری توہین ہے"۔۔۔ کنگ ڈاگ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ لو پندرہ ہزار ڈالر۔ اور یہ ادھار نہیں ہیں"۔۔۔ گڈمین نے کوٹ کی جیب سے ایک دس ہزار اور دوسری پانچ ہزار ڈالر کی گڈیاں نکال کر کنگ ڈاگ کے ساتھ موجود میز پر رکھ دیں۔ کنگ ڈاگ اچھل کر سیدھا بیٹھ گیا۔ وہ کبھی ان گڈیوں کو دیکھتا اور کبھی صوفے پر بیٹھے ہوئے گڈمین کو۔

"کیا مطلب۔ یہ کہاں سے آئی ہے رقم۔ تم تو ساری عمر اپنی تنخواہ اکٹھی کرو تو اتنی رقم نہیں ہو سکتی۔ کیا کوئی بنک لوٹ کر آئے ہو"۔۔۔ کنگ ڈاگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور گڈمین مسکرا دیا۔

SCANNED BY JAMSHED

"اگر کسی دوست کو کوئی پریشانی ہو۔ تو دوسرے دوست کو پہلے ہی پتہ چل جاتا ہے۔ یہ رقم تمہارے لئے ہے اور ادھار بھی نہیں ہے" ——— گڈمین نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اس کے تو اپنے دل میں مسرت سے لڈو پھوٹ رہے تھے۔ وہ کنگ ڈاگ سے بیس ہزار ڈالر لایا تھا۔ لیکن بات پندرہ میں ہی بن رہی۔ اس کا مطلب تھا کہ پانچ ہزار ڈالر اُسے ذاتی طور پر بچ رہے تھے۔ اور اس کے لئے واقعی خاصی بڑی رقم تھی۔

"کیا مطلب۔ کھل کر بات کرو"۔ ——— کنگ ڈاگ نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"میں نے تمہارے لئے ایک کام پکڑا ہے۔ کام بالکل معمولی سا ہے۔ اور معاوضہ میں نے تمہاری تعریفیں کر کر کے پندرہ ہزار ڈالر وصول کر لیا ہے اور وہ بھی ایڈوانس"۔ ——— گڈمین نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ کام کا معاوضہ ہے۔ ویری گڈ۔ تم تو واقعی گڈمین ہو۔ اور تم نے میرا بہت بڑا مسئلہ حل کر دیا ہے۔ بولو کیا کام ہے جلدی بتاؤ"۔ ——— کنگ ڈاگ کے لہجے میں بے پناہ مسرت تھی۔

"تم رقم اٹھاؤ۔ کام بھی بتا دوں گا"۔ ——— گڈمین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ پہلے کام بتاؤ"۔ ——— کنگ ڈاگ نے کہا۔ اور گڈمین نے جیب سے ایک تصویر نکالی اور اُسے کنگ ڈاگ کی طرف بڑھا دی۔

یہ عمران کی تصویر تھی۔ جس میں وہ ایک ہوٹل کے مین گیٹ میں داخل ہو رہا تھا۔ اس کے جسم پر اس کا مخصوص ٹیکنی کلر لباس تھا۔ اور چہرے پر حماقتوں کا پورے زور شور سے بہتا ہوا آبشار۔

"کون ہے یہ مسخرہ"۔ ——— کنگ ڈاگ نے غور سے تصویر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس کا نام علی عمران ہے۔ ایشیا کے ایک پس ماندہ ملک پاکیشیا کا رہنے والا ہے۔ وہاں کی سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ بظاہر انتہائی احمق اور مسخرہ سا آدمی ہے لیکن درحقیقت انتہائی خوفناک حد تک ذہین۔ تیز طرار اور عیار شخص ہے۔ لڑائی بھڑائی کے فن کا ماہر ہے۔ اور میک اپ کا بھی ماہر ہے۔ یہ اپنے ساتھیوں سمیت ایکریمین میک اپ میں ناراک سے یہاں پہنچا ہے۔ اب پتہ نہیں کس میک اپ میں ہو۔ یہ ایک تنظیم کا کھوج لگانے آیا ہے۔ بہرحال تم نے اس آدمی کو اس کے ساتھیوں سمیت یہاں ٹریس بھی کرنا ہے اور انہیں ہلاک بھی کرنا ہے۔ خاص طور پر اس آدمی کو"۔ ——— گڈمین نے کہا۔ اس نے جان بوجھ کر فائل میں لکھی ہوئیں عمران کے متعلق وہ تفصیلات نہ بتائی تھیں جن سے معلوم ہوتا تھا کہ عمران پوری دنیا کی مجرم تنظیموں کے لئے عزرائیل کا درجہ رکھتا ہے۔ اُسے خطرہ تھا کہ کہیں کنگ ڈاگ بدک نہ جائے۔

"اوہ۔ یہ تو واقعی بے حد معمولی کام ہے۔ کم از کم بلیک پاگوس میں رہتے ہوئے کوئی آدمی مجھ سے اور میرے گینگ سے نہیں چھپ سکتا۔ شکریہ گڈمین۔ تم نے آج واقعی دوستی نبھائی ہے۔ کس قدر آسان کام اور معاوضہ اس قدر معقول۔ ویری گڈ۔ سمجھو

SCANNED BY JAMSHED

تمہارا کام ہو گیا" ۔۔۔ کنگ ڈاگ نے کہا۔ اور صوفے سے اٹھ کر اس نے رقم اٹھائی اور اپنی جہازی سائز کی دفتری میز کی طرف بڑھ گیا۔ میز کی دراز کھول کر رقم اس نے اس میں ڈالی اور پھر دراز بند کر کے وہ پشت پر موجود ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھول کر اس میں سے وہسکی کی ایک بوتل نکالی اور اسے لا کر گڈمین کے سامنے رکھ دیا۔

"یہ لو۔ پیو۔ میری طرف سے تحفہ۔ مجھے یقین ہے کہ تم اس بوتل کو ابھی ختم نہ کر پاؤ گے کہ تمہارا کام ہو جائے گا" ۔۔۔ کنگ ڈاگ نے کہا اور واپس جا کر وہ میز کے پیچھے رکھی ہوئی بڑی سی کرسی پر بیٹھ گیا۔ مسرت سے اس کا چہرہ چمک رہا تھا۔ اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے ایک نمبر ڈائل کرنے شروع کر دئیے۔

"یس ۔۔۔ فرائیڈ بول رہا ہوں" ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک کرخت سی آواز ابھری۔

"کنگ ڈاگ" ۔۔۔ کنگ ڈاگ نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ یس باس۔ حکم باس" ۔۔۔ فرائیڈ کا لہجہ یک لخت بھیک مانگنے والوں جیسا ہو گیا۔

"فرائیڈ۔ فوراً ایئرپورٹ سے معلوم کرو کہ کل اور آج نارا کے آنے والی فلائٹوں میں سے کتنے افراد بلیک پاگوس کے لئے اجنبی ہیں۔ وہ اس وقت کہاں ہیں۔ پوری تفصیلات لے کر فوراً میرے دفتر میں آؤ" ۔۔۔ کنگ ڈاگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور کنگ ڈاگ نے رسیور رکھ دیا۔ اور پھر اٹھ کر اس نے بھی الماری میں سے اپنے لئے وہسکی کی ایک بوتل نکالی اور کرسی پر بیٹھ کر اس نے اس کا ڈھکن کھولا اور اسے اس طرح منہ سے لگا لیا جیسے وہ انتہائی تیز شراب کی بجائے عام پانی ہو۔ وہ مسلسل بڑے بڑے گھونٹ لئے چلا جا رہا تھا۔ اور پھر اس وقت اس نے بوتل کو منہ سے ہٹائی جب اس میں چند قطرے باقی رہ گئے تھے۔ اس کا چہرہ ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا تھا۔ بوتل اس نے ایک کونے میں پڑی ہوئی بڑی سی ٹوکری میں اچھال دی۔ اور بازو سے منہ پونچھ کر اس نے مسکراتے ہوئے گڈمین کی طرف دیکھا۔ جو جام بھر کر گھونٹ پینے میں مصروف تھا۔

"تم واقعی شراب کو پانی کی طرح پیتے ہو" ۔۔۔ گڈمین نے بڑے مرعوبانہ لہجے میں کہا اور کنگ ڈاگ قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

تھوڑی دیر بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور کنگ ڈاگ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ۔۔۔ کنگ ڈاگ نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں فرائیڈ بول رہا ہوں۔ آپ سے مزید ہدایات لینی ہیں۔ نارا سے آج صبح فلائٹ آئی ہے۔ کل کوئی فلائٹ نہیں آئی۔ اس میں اجنبی افراد کی تعداد بیس ہے۔ جس میں چھ عورتیں اور چودہ مرد ہیں۔ میں نے فوری طور پر اپنے آدمیوں کو چیکنگ پر لگا دیا ہے۔ آپ صرف ان کے ناموں کی لسٹ چاہتے ہیں یا

SCANNED BY JAMSHED

یہ آدمی بھی حاضر کئے جائیں" ۔۔۔ فرائیڈ نے پوچھا۔

" پہلے چیک کرو کہ یہ لوگ کہاں کہاں گئے ہیں۔ ان کا حدود اربعہ کیا ہے۔ پھر مجھے رپورٹ کرو۔ تب میں آئندہ حکم دوں گا" ۔ کنگ ڈاگ نے تیز لہجے میں کہا۔ اور دوسری طرف سے کوئی بات سنے بغیر ریسیور رکھ دیا۔

" تم بیٹھو گڈمین۔ میں ایک کام کر کے ابھی آدھے گھنٹے کے اندر واپس آتا ہوں" ۔۔۔ کنگ ڈاگ نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے دراز کھول کر اس میں سے نوٹوں کی گڈیاں نکالیں اور انہیں اپنی جیبوں میں ٹھونس کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

گڈمین خاموش بیٹھا شراب پینے میں مصروف رہا۔ ساتھ ہی اس نے میز پر رکھا ہوا ایک باتصویر رسالہ بھی اٹھا لیا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی چمک آگئی تھی۔ کنگ ڈاگ نے جس انداز میں کام شروع کیا تھا۔ اس سے اُسے یقین ہو گیا تھا کہ کام آج ہی ختم ہو جائے گا۔ بلیک پاگوس اتنا بڑا علاقہ نہ تھا۔ کہ جہاں اس طرح کے کاموں میں ہفتے لگ جاتے۔ اور مسئلہ صرف ایک بار ان لوگوں کے ٹریس ہونے کا تھا۔ اس کے بعد کنگ ڈاگ کے لئے کسی آدمی کو مارنا کوئی مسئلہ نہ تھا۔

کنگ ڈاگ تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد واپس آیا۔ اس وقت تک گڈمین آدھی بوتل پی چکا تھا۔ اور چونکہ وہ بہت زیادہ پینے کا عادی نہ تھا۔ اس لئے اس وقت واقعی اس کا ذہن آسمانوں پر اڑ رہا تھا۔

" ارے۔ ابھی تم نے آدھی بوتل ختم کی ہے" ۔۔۔ کنگ ڈاگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور آ کر اس نے سب سے پہلے الماری کھولی اور اس میں سے وہسکی کی ایک اور بوتل نکال لی۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ بوتل کھولتا۔ میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

کنگ ڈاگ نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

" یس" ۔۔۔ کنگ ڈاگ نے تیز لہجے میں کہا۔

" فرائیڈ بول رہا ہوں باس۔ میں نے تمام تحقیقات مکمل کر لی ہیں۔ چھ عورتوں اور چودہ مردوں میں سے صرف ایک عورت اور دو مرد ہوٹل سلور سٹار میں ٹھہرے ہیں۔ یہ تینوں سیاح ہیں۔ اور چار مرد ہوٹل گرین لینڈ میں ٹھہرے ہیں۔ یہ جڑی بوٹیوں کے ماہر ہیں۔ اور بلیک پاگوس کے جنگلوں میں جڑی بوٹیوں پر تحقیق کرنے کے لئے آئے ہیں۔ باقی سب عورتیں اور مرد یہاں کے مقامی افراد کے رشتہ دار اور دوست ہیں اور ان کے گھروں میں ٹھہرے ہوئے ہیں" ۔۔۔ فرائیڈ نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

" وہ چاروں مرد آئے ہیں۔ عورت ان کے ساتھ نہیں ہے۔ یہ یہی جڑی بوٹیوں والے ہی ہو سکتے ہیں" ۔۔۔ گڈمین نے کہا وہ بھی ریسیور سے نکلنے والی آواز بخوبی سن رہا تھا۔

" تم ایسا کرو کہ پہلے ان چاروں مردوں کو اغوا کر کے پوائنٹ تھری میں قید کر دو۔ اور ان سیاحوں کی کڑی نگرانی کرو۔ ان کے متعلق میں تمہیں بعد میں ہدایت دوں گا" ۔۔۔ کنگ ڈاگ نے سر

SCANNED BY JAMSHED

ہلاتے ہوئے کہا۔

"باس۔ ان چاروں میں سے ایک تو غائب ہے۔ اس کا پتہ نہیں چل رہا۔ جب کہ باقی تینوں کو مختلف باروں اور کیفوں میں اکٹھے بیٹھتے دیکھا گیا ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے انہیں کسی خاص آدمی کی تلاش ہو۔ اس وقت یہ تینوں ایشلے کی بار میں بیٹھے ہوتے ہیں"۔۔۔ فرائیڈ نے جواب دیا وہ واقعی پوری طرح کام کرنا جانتا تھا۔

"ایشلے بار سے ان تینوں کو اغوا کر کے پوائنٹ تھری پر پہنچا دو۔ اور چوتھے کو تلاش کرو۔ جہاں وہ ملے اُسے بھی بھجوا دینا۔ لیکن غلط آدمی مت پکڑ لینا"۔۔۔ کنگ ڈاگ نے کہا۔

"باس آپ جانتے ہیں کہ میں کس طرح کام کرتا ہوں۔ ہوٹل گرین لینڈ میں میرے آدمی موجود ہیں۔ ان سے ان کے تفصیلی حلیے معلوم کئے گئے اور پھر انہیں تلاش کیا گیا۔ جب یہ تینوں ایشلے بار میں نظر آ گئے تب میں نے آپ کو کال کیا ہے"۔۔۔ فرائیڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ جب یہ پوائنٹ تھری پر پہنچ جائیں تو پھر مجھے اطلاع کرنا۔ اور سنو۔ اگر یہ کوئی گڑبڑ کریں تو بے شک تینوں کو گولی سے اڑا دینا" کنگ ڈاگ نے تیز لہجے میں کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

"پہلے ان چاروں کو ٹٹول لیں۔ اس کے بعد ان سیاحوں کو بھی دیکھ لیں گے"۔۔۔ کنگ ڈاگ نے بوتل کا ڈھکن کھولتے ہوئے کہا۔ اور گڈمین نے سر ہلا دیا۔

عمران نے ڈاکٹر کوف کی کوٹھی سے نکل کر ٹیکسی پکڑی اور اسے ہاشی بار چلنے کا کہا۔ ٹیکسی ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے گاڑی آگے بڑھا دی۔ اور پھر مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد وہ ایک کمرشل ایریا آ گیا۔ جہاں کاروں، ٹیکسیوں اور لوگوں کا خاصا رش تھا۔ یہ علاقہ کا مین بازار تھا۔ ذرا سا آگے جا کر اس نے چار منزلہ جدید طرز کی عمارت کے سامنے جا کر ٹیکسی روک دی۔ عمارت کے اوپر ہاشی بار کا نیون سائن لگا ہوا تھا۔ جس کے ساتھ روشنیوں سے بنی ہوئی ایک تقریباً عریاں لڑکی باقاعدہ ڈانس کر رہی تھی۔ عمران ٹیکسی سے نیچے اترا اور اس نے ڈرائیور کو کرایہ دے کر فارغ کیا اور خود قدم بڑھاتا گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ بار ہال میں داخل ہوتے ہی وہ ایک لمحے کے لئے تو ٹھٹھک گیا۔ کیونکہ اندر کا ماحول انتہائی گھٹیا اور سستا سا تھا۔ غنڈے ٹائپ کے مردوں اور طوائف ٹائپ عورتوں سے ہال بھرا ہوا تھا۔ وہ قہقہے

SCANNED BY JAMSHED

لگا رہے تھے۔ شرابیں پی رہے تھے۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ
فحش حرکات کر رہے تھے۔ ایک طرف ایک سٹیج بنا ہوا تھا۔ جس پر
لڑکیاں بالکل مختصر سا لباس پہنے ناچ رہی تھیں اور لوگ ان پر
کس رہے تھے۔

عمران منہ بناتا ہوا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ کاؤنٹر کے پیچھے ایک
چھوٹے قد لیکن پھیلے ہوئے جسم کا نوجوان کھڑا تھا۔ جس کے چہرے
سے ہی خباثت ٹپک رہی تھی وہ ویٹرز کو شراب کی بوتلیں اٹھا اٹھا کر
دے رہا تھا۔

"کیا بات ہے۔ شراب پینی ہے تم نے" ۔۔۔ کاؤنٹر بوائے نے
عمران کو کاؤنٹر پر کھڑے دیکھ کر بڑے کرخت سے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں۔ پینی تو ہے۔ لیکن تمہارے گندے اور غلیظ ہاتھوں سے نہیں
بلکہ مادام جاشی کے خوب صورت اور نفیس ہاتھوں سے۔ بولو پلوا سکتے
عمران نے بڑے اوباشانہ لہجے میں کہا۔

"تم یقیناً یہاں اجنبی ہو۔ جاؤ۔ بھاگ جاؤ۔ اور جا کر شکر ادا کرو۔
تمہاری جان بچ گئی ہے" ۔۔۔ کاؤنٹر بوائے نے ایسے لہجے میں
جیسے اس نے یہ بات کہہ کر عمران کی سات نسلوں پر احسان کر دیا ہو۔

"اچھا۔ لیکن میرا شکر ادا کرنے کا طریقہ اور ہے" ۔۔۔ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کا
بوائے کو گلے سے پکڑا۔ اور دوسرے لمحے ایک زوردار جھٹکے سے
گینڈے نما آدمی کاؤنٹر کے اوپر سے گھسٹتا ہوا ایک زوردار دھما
سے فرش پر جا گرا۔ اس دھماکے اور اس آدمی کے حلق سے نکلنے

بے اختیار چیخ نے ایک لمحے کے لئے پورے ہال میں سکوت طاری کر
دوسرے لمحے وہ آدمی بری طرح چیختا ہوا اٹھا اور اس نے واقعی کسی
گینڈے کی طرح دوڑتے ہوئے عمران کے سینے پر خوف ناک انداز میں
مارنی چاہی۔ لیکن عمران یک لخت اچھل کر ایک طرف ہٹا اور اس کے
ہی اس کا بازو توس کی طرح گھوما اور وہ آدمی چھاتی پر زوردار
کھا کر چیختا ہوا دو تین فٹ ہوا میں اچھلا اور پھر زوردار دھماکے سے
پشت کے بل نیچے زمین پر جا گرا۔ اس کے حلق سے ایک زوردار چیخ
نکل گئی تھی۔ ہال میں موجود تمام عورتیں اور مرد یک لخت بوکھلائے ہوئے
انداز میں اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور ہال میں موجود کئی افراد ریوالور نکالے تیزی
سے ان کی طرف دوڑ پڑے۔

"رک جاؤ۔ اس نے بے خبری میں مجھ پر وار کیا ہے۔ میں ابھی
اسے بتاتا ہوں کہ ٹیری پر ہاتھ ڈالنے کا کیا نتیجہ نکلتا ہے" ۔۔۔ کاؤنٹر
بوائے نے جس کا نام ٹیری تھا اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے چیخ کر کہا۔
ریوالور بردار جس جگہ تھے وہیں رک گئے۔ ٹیری کا چہرہ غصے کی شدت
سے مسخ ہو چکا تھا۔ آنکھوں سے شعلے سے نکل رہے تھے۔

"واہ۔ بیری۔ اب بیری پھل دینے کی بجائے لڑنے بھی لگی ہے" ۔
عمران نے ٹیری کو بیری میں بدلتے ہوئے کہا۔ لیکن ظاہر ہے یہاں
بیری کے لفظ کے معنی سمجھنے والا کوئی نہ تھا۔

ٹیری نے اسی دوران جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکالا۔ اور
خنجر کو اس طرح تیزی سے مسلسل اپنے دونوں ہاتھوں میں بدلنے
لگا اس پر نظریں نہ ٹھہرتی تھیں۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ خنجر زنی

SCANNED BY JAMSHED

ہیں واقعی بے پناہ مہارت رکھتا ہے۔ عمران کی نگاہیں بھی ٹیری کے ہاتھوں پر جمی ہوئی تھیں۔ کیونکہ عمران جانتا تھا کہ اگر اس کی نگاہیں ذرا بھی چوک گئیں تو خنجر واقعی اس کے سینے میں ترازو ہو جائے گا۔

مشین کی طرح ہاتھوں میں خنجر الٹتے پلٹتے ٹیری نے اچانک وار کر دیا۔ اور خنجر روشنی کی تیز دھار کی طرح عمران کے جسم کی طرف لپکا۔ ہال میں موجود افراد نے بے اختیار آنکھیں بند کر لیں۔ کیونکہ اب عمران کی موت میں کوئی شک نہ رہا تھا۔ لیکن عمران کا ہاتھ اس سے بھی زیادہ تیزی سے ایک مخصوص انداز میں گھوما اور خنجر کا دستہ اس کے ہاتھ کی تھپکی کھا کر اوپر ہوا میں اٹھتا چلا گیا۔ اور پھر پلک جھپکنے میں خنجر واپس آیا اور اب وہ عمران کے ہاتھوں میں تھا۔

"اچھا۔ اصلی خنجر ہے واہ۔ دستے پر سونا بھی لگا ہوا ہے"۔۔۔ عمران نے خنجر کو اس طرح الٹ پلٹ کر دیکھتے ہوئے کہا۔ جیسے بچے کسی نئے کھلونے کو دیکھتے ہیں۔

ٹیری ایک طرف ہال میں موجود ہر فرد کی آنکھیں یہ حیرت انگیز تماشہ دیکھ کر پھٹنے کے قریب ہو گئی تھیں۔ وہ تصور بھی نہ کر سکتے تھے کہ اس طرح بجلی کی سی تیزی سے آتے ہوئے خنجر کو کوئی تھپکی دے کر فضا میں اڑا بھی سکتا ہے۔ اور پھر اسے پکڑ کر اس طرح اطمینان سے کھڑا بھی ہو سکتا ہے۔

"تت ۔۔۔ تت ۔۔۔ تم بھوت ہو۔ انسان نہیں ہو"۔۔۔ یکلخت ٹیری کے حلق سے خوفزدہ سے انداز میں نکلا۔ اور عمران مسکرا دیا۔

"اگر میں چاہتا ٹیری صاحب۔ تو یہ خنجر راستے میں ہی پلٹ کر تمہارے اس ڈھول نما سینے میں جا لگتا۔ لیکن مجھے دراصل ڈھول کی آواز سے الرجی سی ہے۔ بہرحال اب بولو کیا خیال ہے۔ مادام جاشی کے ہاتھ سے شراب پلوانی ہے یا اپنے ہاتھ سے"۔۔۔ عمران نے بڑے مطمئن سے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر واقعی بچوں کی سی معصومیت تھی۔

"تم نے مادام کا نام لیا ہے۔ کون ہو تم"۔۔۔ اچانک ایک طرف کھڑا لمبا تڑنگا آدمی بول پڑا۔ اس کے ہاتھ میں ریوالور موجود تھا۔

"فی الحال تو دوست ہی سمجھو۔ کیونکہ ایکریمیا کا جارج مجھے اپنا دوست کہنا فخر سمجھتا ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ابھی عمران کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ ہال میں ایک مترنم آواز گونجی۔

"راسکل۔ ٹیری کو گولی مار دو۔ اور اس اجنبی کو میرے دفتر بھیج دو"

بولنے والی کی آواز تو مترنم تھی۔ لیکن لہجہ بے حد کرخت تھا۔ اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ اسی لمبے تڑنگے آدمی کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور سے شعلہ چمکا اور دھماکے کے ساتھ ہی ٹیری کے حلق سے ایک خوفناک چیخ نکلی اور وہ فرش پر گر کر تڑپنے لگا۔ اس لمبے آدمی نے جس کا نام شاید راسکل تھا۔ دوسرا فائر کیا۔ اور ٹیری کا تڑپتا ہوا جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔

"اس کی لاش اٹھا کر گٹر میں ڈال دو۔ آؤ مسٹر میں تمہیں مادام کے دفتر چھوڑ آؤں"۔۔۔ راسکل نے اردگرد کھڑے لوگوں سے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

اور آخری الفاظ میں وہ عمران سے مخاطب ہوا تھا۔

"چلو" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور پھر اس راسکل کے پیچھے چلتا ہوا وہ کاؤنٹر کے قریب موجود راہداری میں سے گزرتا ہوا اس کے آخر میں بنے ہوئے ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گیا۔ راسکل نے دروازہ بند کیا۔ اور دروازے کے قریب لگے ہوئے پینل کا ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے کمرہ لفٹ کی طرح اوپر کو اٹھتا گیا۔ تھوڑی دیر بعد کمرہ رک گیا اور راسکل نے دروازہ کھولا اور باہر آ گیا۔ یہ ایک راہداری تھی جس میں مشین گنوں سے مسلح چار افراد ٹہل رہے تھے۔ آخر میں ایک دروازہ تھا جس کے اوپر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ راسکل عمران کو ساتھ لئے اس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے کے قریب دیوار پر لگے ہوئے ایک بٹن کو دبایا۔

"یس" ــــ بٹن سے نیچے موجود جالی میں سے وہی مترنم آواز نکلی لہجہ اسی طرح کرخت تھا۔

"میں اس آدمی کو لے آیا ہوں مادام۔ جس کے متعلق آپ نے حکم دیا تھا" ــــ راسکل نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے اسے اندر بھیج دو" ــــ مادام جاشی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دروازے پر لگا ہوا سرخ رنگ کا بلب بجھ گیا۔

"دروازہ کھول کر چلے جاؤ۔ اور سنو۔ مادام کے سامنے انتہائی مؤدب رہنا۔ ورنہ دوسرا سانس نہ لے سکو گے" ــــ راسکل نے کہا۔ اور واپس مڑ گیا۔

عمران نے مسکراتے ہوئے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا گیا۔

ران اندر داخل ہوا۔ یہ واقعی انتہائی خوب صورت انداز میں سجا ہوا بک دفتر نما کمرہ تھا۔ جس کے آخر میں ایک دفتری سی میز تھی۔ اور میز ے پیچھے ایک نوجوان لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ جس کے نقوش یونانی طرز کے قے۔ اس کے سنہرے گھنگھریالے بال شانوں تک لٹک رہے تھے۔ س نے گہرے سبز رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا۔ وہ واقعی خاصی وب صورت لڑکی تھی۔ لیکن اس کے چہرے پر سرد مہری اور سفاکی اس طرح چھائی ہوئی تھی۔ جیسے ہلاکو خان کی بیٹی ہو۔

"مادام جاشی کی خدمت میں ڈاکٹر اسکاٹ انتہائی مؤدبانہ انداز ہیں سلام پیش کرتا ہے۔ ویسے آپ کا نام جاشی بالکل صحیح ہے۔ یری بلی کا نام بھی جاشی ہے اور وہ بھی بڑی کھٹکنی بلی ہے۔ ہر وقت زاتی رہتی ہے" ــــ عمران نے آگے بڑھ کر مسکراتے ہوئے کہا دام جاشی کے چہرے پر یک لخت غصے کی بھڑک سی پیدا ہوئی۔ لیکن دوسرے لمحے وہ نارمل ہو گئی۔

"تم نے ہال میں جارج کا نام لیا تھا۔ کون ہو تم" ــــ مادام جاشی نے اسی طرح کرخت لہجے میں کہا۔

"تم تو ایسے بات کر رہی ہو۔ جیسے جارج تمہارا شوہر ہو اور اس نے تمہیں مار پیٹ کر گھر سے نکال دیا ہو" ــــ عمران نے بھی اسی غصیلے لہجے میں کہا۔ تو مادام جاشی اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"تم ــــ تمہاری یہ جرأت کہ میرے ساتھ اس لہجے میں بات کرو" مادام جاشی نے چیختے ہوئے کہا۔ وہ واقعی اس وقت بھوکی شیرنی نظر رہی تھی۔ اس کے ساتھ ہی وہ میز کی سائیڈ سے باہر آ گئی۔ دوسرے

SCANNED BY JAMSHED

لمحے جیسے بجلی چمکتی ہے۔ اس طرح مادام جاشی اپنی جگہ سے اچھلی اور اس نے واقعی انتہائی پھرتیلے انداز میں عمران کے سینے پر فلائنگ کک چاہی۔ اگر عمران کی جگہ کوئی اور ہوتا تو پھر لازماً وہ مار کھا جاتا۔ لیکن بے چاری مادام جاشی کو تو یہ معلوم نہ تھا کہ اس کے سامنے علی عمران کھڑا ہے۔ مادام جاشی کے اچھلتے ہی عمران یک لخت ایک قدم پیچھے ہٹا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے دونوں ہاتھ بیک وقت حرکت میں آئے اور مادام جاشی کا تیزی سے عمران کی طرف آتا ہوا جسم فضا میں کسی لٹو کی طرح گھومتا ہوا اُسی رفتار سے واپس گیا اور دوسرے لمحے مادام جاشی ایک دھماکے سے دوبارہ اُسی کرسی پر جا گری جہاں سے وہ اٹھی تھی۔

"سوری۔ میرے پاس کچھ زیادہ رقم نہیں ہے۔ ورنہ تمہاری اس سرکسی مہارت پر میں ضرور تمہیں بڑا سا انعام دیتا" ——— عمران نے بڑے مطمئن انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

مادام جاشی کرسی پر گر کر چند لمحے تو پھٹی پھٹی آنکھوں سے سامنے کھڑے عمران کو دیکھتی رہی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس کی سمجھ میں یہ بات نہ آ رہی ہو کہ آخر وہ کس طرح فضا میں گھومتی ہوئی واپس کرسی پر آ گری ہے۔

"تت ——— تت ——— تم جادوگر ہو۔ تم نے ٹیری کے خنجر کے ساتھ بھی ایسے ہی کیا تھا" ——— مادام جاشی کے حلق سے اٹکتے ہوئے الفاظ نکلے۔ شدید حیرت نے واقعی اُسے بوکھلا دیا تھا۔

"میرے مقدس ہاتھ لگنے کے بعد آدمی اس گناہ گار دنیا میں رہنے کی بجائے بالکل اسی طرح قبر میں پناہ لیتا ہے۔ جس طرح تم نے کرسی پر پناہ لی ہے۔ لیکن ایک تو تم خوب صورت ہو۔ دوسرا جارج نے کہا تھا کہ تم اچھی لڑکی ہو۔ اس لئے میں نے تمہیں قبر کی بجائے عزت دیتے ہوئے واپس کرسی پر بھیج دیا ہے۔ لیکن ایک بات یاد رکھو۔ میرے سامنے اب اگر تم نے غصہ دکھانے کی کوشش کی تو تمہارا یہ خوبصورت چہرہ چڑیل کے چہرے میں بھی بدل سکتا ہے" ——— عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ اور پھر بڑے اطمینان سے میز کے ساتھ پڑے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"تت ——— تت ——— تم واقعی کوئی جادوگر ہو۔ تم نے مجھے زندگی میں پہلی بار حیران کر دیا ہے۔ میں تم سے دوستی کرنا چاہتی ہوں" مادام جاشی کا چہرہ یک لخت بدل گیا۔ اب وہ ایک ایسی لڑکی نظر آ رہی تھی جو انتہائی معصوم ہو اور جسے دنیا کی ہوا ہی نہ لگی ہو۔

"گڈ۔ اب تم واقعی مجھے اپنے قبیلے کی لگنے لگی ہو۔ میرا مطلب ہے۔ بیڈوں کے قبیلے کی" ——— عمران نے اس کے چہرے پر چھائی ہوئی معصومیت دیکھ کر سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"مجھے معاف کر دو۔ مجھے کیا معلوم تھا کہ میں تم جیسے عظیم انسان سے مل رہی ہوں۔ مجھے معاف کر دو" ——— مادام جاشی نے کرسی سے اٹھ کر عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے وہ ابھی آ کر عمران کے گلے سے چمٹ جائے گی۔

"ارے ارے۔ معاف کر دیا۔ لیکن بیٹھو وہیں کرسی پر" ——— عمران نے اس طرح بوکھلائے ہوئے انداز میں پیچھے ہٹتے ہوئے کہا جیسے وہ

مادام جاشی جیسی خوب صورت لڑکی نہ ہو کسی خوف ناک بیماری کا جرثومہ ہو۔ اور مادام جاشی ٹھٹھک کر رک گئی۔ وہ اب اس طرح ہونٹ کاٹ رہی تھی جیسے دل میں امڈے ہوئے غصے پہ جبراً قابو پا رہی ہو۔ پھر وہ ہنس کر واپس مڑ گئی۔

"تم واقعی عجیب آدمی ہو ڈاکٹر اسکاٹ۔ بہرحال مجھے اپنا دوست سمجھو۔ اور بتاؤ کہ میں تمہارے لئے کیا کر سکتی ہوں"۔۔۔ مادام جاشی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن اب وہ کرسی پہ بیٹھ چکی تھی۔

"یہی بات پوچھنے کے لئے تو میں نے ناراک سے یہاں تک کا لمبا سفر کیا ہے۔ ویسے یہ کارڈ جارج نے دیا تھا۔ اسے بھی دیکھ لو" عمران نے کہا اور جیب سے وہی سفید کارڈ جس کے گرد سرخ حاشیہ لگا ہوا تھا نکال کر مادام جاشی کے سامنے میز پہ اچھال دیا۔

"ہونہہ۔ سپیشل کارڈ۔ ٹھیک ہے۔ اب میں پوری طرح مطمئن ہوں۔ پہلے یہ بتاؤ کہ تم کیا پینا پسند کرو گے"۔۔۔ مادام جاشی نے کارڈ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں تو جب سے اس کمرے میں داخل ہوا ہوں مسلسل پی رہا ہوں۔ اس سے فرصت ملے گی تو کچھ اور پیوں گا"۔۔۔ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"پی رہے ہو۔ کیا مطلب۔ میں نے تمہیں کچھ پیتے ہوئے نہیں دیکھا۔ کیا تم پہ پاگل پن کے دورے پڑتے ہیں"۔۔۔ مادام جاشی نے چونک کر کہا۔

"اگر اسی طرح پیتا رہا تو دورے بھی پڑ سکتے ہیں۔ لیکن فکر نہ کرو۔

SCANNED BY JAMSHED

میں اس معاملے میں بلانوش ہوں"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"تم آخر کیا کہنا چاہتے ہو۔ مجھے بھی تو پتہ چلے"۔۔۔ مادام جاشی نے بڑی طرح جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہمارے ہاں اسے شربت دیدار کہتے ہیں۔ یہاں بلیک پاگوس میں نجانے کیا کہتے ہوں گے۔ ہر علاقے کے عاشقوں کے اپنے اپنے کوڈ ورڈ ہوتے ہیں"۔۔۔ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"عاشق۔ اوہ تو تم مجھ پہ عاشق ہو گئے ہو۔ ٹھیک ہے۔ مجھے تمہارا عشق قبول ہے۔ تم واقعی ایسے مرد ہو جس سے عشق کیا جا سکتا ہے" مادام جاشی نے بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔ اور اس کی آنکھوں میں بات کرتے ہوئے ایسی چمک آ گئی تھی کہ عمران کا ہاتھ بے اختیار سر پر پہنچ گیا۔

"مگر اس طرح تو تم عاشق بن جاؤ گی اور گرامر کے لحاظ سے یہ غلط ہے۔ تم عاشقہ تو بن سکتی ہو عاشق نہیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تو مجھے عاشقہ ہی سمجھ لو"۔۔۔ مادام جاشی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"لیکن عاشقہ کو تو جنگلوں میں مارا مارا پھرنا پڑتا ہے۔ ایسے جنگلوں میں جہاں واٹر پاور کا ہیڈ کوارٹر ہوتا ہے۔۔۔ اور پاور تم جانتی ہی ہو بجلی کو کہتے ہیں۔ اور بجلی جلا کر راکھ بھی کر سکتی ہے اور روشنی بھی دے سکتی ہے۔ ویسے روشنی دیتے ہوئے وہ کرنٹ مار دے تب بھی آدمی مر جاتا ہے۔ لیکن شرط وہی کہ اس کے پیر پانی میں ہوں۔ جب تک اس کے پیر پانی میں نہ ہوں کرنٹ لگتا ہی نہیں"۔۔۔ عمران کی زبان

چل پڑی۔ اور اس بار مادام جاشی کے ہونٹ بھنچ گئے۔ اور آنکھیں اس طرح سکڑ گئیں جیسے وہ عمران کے چہرے کے پیچھے کوئی اور چہرہ دیکھ رہی ہو۔

"تو تمہارا تعلق واٹر پاور سے ہے۔ یہودی ہو تم"۔۔۔ مادام جاشی کے لہجے میں لاشعوری طور پر نفرت کا جذبہ ابھر آیا تھا۔

"میں یہودی نہیں ہوں۔ اور میں نے جارج سے پہلے یہی بات پوچھی تھی کہ کہیں تم یہودن تو نہیں ہو۔ لیکن اب یہودیوں کے ساتھ تمہاری نفرت دیکھ کر مجھے حیرت ہو رہی ہے کہ تم اس علاقے میں رہ رہی ہو جہاں یہودیوں کی سب سے بڑی تنظیم کا ہیڈ کوارٹر ہے" عمران نے اس بار کھل کر بات کر دی۔

"واٹر پاور کا ہیڈ کوارٹر۔ یہاں بلیک پاگوس میں۔ ارے نہیں۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ یہاں یہودیوں کی ایک کثیر تعداد رہتی ضرور ہے۔ لیکن اتنی بڑی تنظیم کا ہیڈ کوارٹر یہاں ہو۔ اور مجھے اس کا علم نہ ہو۔ میں مر کر بھی اس پر یقین نہیں کر سکتی"۔۔۔ مادام جاشی نے بڑے جوشیلے لہجے میں کہا۔

"اگر تمہیں مرنے سے پہلے کسی طرح یقین آ سکتا ہو تو زیادہ بہتر ہے۔ تم جیسی خوب صورت لڑکی کی موت واقعی المناک واقعہ ہو گی" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ میں تو محاورتاً کہہ رہی تھی۔ لیکن کیا تم واٹر پاور کے خلاف کام کرنے یہاں آئے ہو۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر تمہیں غلط اطلاع ملی ہے۔ یہاں اس کا ہیڈ کوارٹر نہیں ہے"۔۔۔ مادام جاشی نے

SCANNED BY JAMSHED

بڑے سختی سے لہجے میں کہا۔

"مادام جاشی۔ تم ایک الگ تھلگ سے جزیرے پر واقع ایک چھوٹی سی بار کے ایک چھوٹے سے دفتر نما کمرے میں بیٹھی رہتی ہو۔ اور یہاں بیٹھ کر تم سمجھتی ہو کہ تمہیں دنیا بھر کی خبر ہے۔ میں نے یہاں آ کر چند گھنٹوں میں اتنا معلوم کر لیا ہے کہ واٹر پاور کا ہیڈ کوارٹر یہاں کے ایک بڑے جنگل جسے ڈارک ووڈ کہا جاتا ہے میں واقع ہے اور تم شاید پیدا ابھی نہیں ہوئی ہو۔ اور اپنے آپ کو بلیک پاگوس کی ملکہ بھی سمجھتی ہو گی۔ پھر بھی تم یہ کہہ رہی ہو کہ یہاں ہیڈ کوارٹر نہیں ہے"۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ڈارک ووڈ میں۔ اوہ۔ لیکن وہ تو انتہائی دشوار گزار اور خطرناک جنگل ہے کہ وہاں تو کوئی آدمی نہیں جاتا۔ اگر وہاں اتنا بڑا ہیڈ کوارٹر بنتا تو کم از کم مجھے اس کی اطلاع ضرور ہوتی"۔۔۔ مادام جاشی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اُسے کسی صورت بھی عمران کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"اگر یقین نہ کرنے کی صورت میں تمہارے حسن میں مزید اضافہ ہو سکتا ہو تو مت کرو یقین۔ لیکن اگر تم مجھے اتنا بتا دو کہ اگر واقعی یہاں واٹر پاور کا ہیڈ کوارٹر ہو تو یہاں کون اس کا ایجنٹ ہو سکتا ہے"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرے خیال میں تو میں یہاں سب کو اچھی طرح جانتی ہوں۔ اگر تمہاری بات پر یقین کر کے سوچا جائے تو ایک ہی نام سامنے آتا ہے۔ اور وہ ہے کنگ ڈاگ۔ اس کا یہاں گروپ بھی خاصا مضبوط ہے اور وہ خود بھی پکا یہودی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میری

SCANNED BY JAMSHED

اس سے آج تک نہیں بنی۔ ویسے ہم دونوں کے درمیان ایک ز
معاہدہ موجود ہے۔ کہ وہ نہ میرے بزنس میں دخل دیتا ہے اور
میں اس کے بزنس میں"۔۔۔ مادام جاشی نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔
"ٹھیک ہے۔ میں اسے چیک کر لوں گا۔ اوکے۔ گڈ بائی"
عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔
"ارے ارے بیٹھو۔ اب میں اتنی بھی گئی گزری نہیں ہوں کہ
جیسے دوست کی کوئی مدد نہ کر سکوں۔ میں یہیں بیٹھے اس پوائنٹ
کو چیک کر سکتی ہوں۔ کنگ ڈاگ کا ایک خاص آدمی جسے اس
کے تمام رازوں کی خبر رہتی ہے۔ میرا خاص آدمی ہے۔ وہ مجھ سے
بڑے سے بڑا راز بھی نہیں چھپا سکتا۔ میں ابھی اس سے بات کرتی
ہوں"۔۔۔ مادام جاشی نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا بیٹھ گیا۔
مادام جاشی نے ہاتھ بڑھا کر میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور
اٹھایا اور پھر مختلف نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
"یس۔ ٹام"۔۔۔ ایک مردانہ آواز رسیور سے نکلی۔
"مادام جاشی سپیکنگ ٹام۔ کیا تم ایسی جگہ موجود ہو جہاں
کوئی اور فون کال نہ سن رہا ہو"۔۔۔ مادام جاشی نے تیز لہجے
میں کہا۔
"یس مادام۔ میں اپنے دفتر میں موجود ہوں۔ آپ کھل کر بات
کیجئے"۔۔۔ ٹام نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ٹام۔ تمہارا باس کنگ ڈاگ کا داٹرباور تنظیم سے کیا تعلق

ہے۔ دیکھو جو بات درست ہو وہی بتانا۔ اگر کل مجھے معلوم ہو گیا کہ
تم نے کوئی غلط بیانی کی ہے تو جانتے ہو کیا انجام ہو سکتا ہے"
مادام جاشی نے تلخ لہجے میں کہا۔
"مادام۔ آپ اچھی طرح جانتی ہیں کہ میں نے آپ سے کبھی کسی
معاملے میں کبھی غلط بیانی نہیں کی اور نہ کر سکتا ہوں"۔۔۔ ٹام نے
جواب دیا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ یہ بات اب پورے خلوص کے ساتھ کہہ
رہا ہے۔
"اوکے۔ اب میرے سوال کا جواب دو"۔۔۔ مادام جاشی
نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"مادام۔ کنگ ڈاگ کا اس مشہور تنظیم سے کوئی تعلق نہیں ہے اگر
اس کا ذرا برابر بھی تعلق ہوتا تو مجھ سے یہ بات چھپی نہ رہتی"۔۔۔ ٹام
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اچھا یہ بتاؤ کہ کیا یہاں بلیک یاگوس میں تمہاری نظروں میں
کوئی ایسا آدمی ہے جس کا تعلق داٹرباور سے ہو"۔۔۔ مادام جاشی
نے کہا۔ اور دوسری طرف سے چند لمحے تو خاموشی رہی پھر ٹام کی
آواز سنائی دی۔
"مادام۔ کیا آپ مجھے یہ بتائیں گی کہ آپ یہ بات کیوں پوچھنا چاہتی
ہیں"۔۔۔ ٹام نے کہا۔
"میں اس آدمی کے ذریعے داٹرباور سے تعلق پیدا کرنا چاہتی
ہوں"۔۔۔ مادام جاشی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا۔
"اوہ۔ مگر مادام۔ آپ تو یہودیوں سے بے پناہ نفرت کرتی ہیں۔

SCANNED BY JAMSHED

پھر ——— ٹام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"تم اسے چھوڑو۔ یہ نفرت سارے یہودیوں کے خلاف نہیں
یہ میرا ذاتی مسئلہ ہے۔ میں ذات کو بزنس سے علیحدہ رکھتی ہوں
تم میرے سوال کا جواب دو" ——— مادام جاشی نے کہا
"مادام۔ دراصل پورے بلیک پاگوس میں صرف مجھے ہی معلوم ہے
کہ یہاں کا رہنے والا ایک آدمی داٹرپادر کے ہیڈکوارٹر میں کام
کرتا ہے۔ اس کی بیوی جس کا نام پاڈلا ہے وہ بھی اس کے ساتھ ہی
کام کرتی ہے۔ وہ پاڈلا دراصل میرے پاس آتی جاتی رہتی ہے
جب بھی وہ چھٹی پر آتی ہے۔ میرے پاس ضرور آتی ہے۔ اس بار
بار مجھے یہ بات معلوم ہوئی تھی۔ لیکن چونکہ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں
ہے۔ اس لئے میں نے اس پر کوئی توجہ نہ دی تھی" ——— ٹام نے
جھجکتے ہوئے انداز میں کہا۔ اور عمران سمجھ گیا کہ وہ جھجک اس لئے
رہا ہے کہ جاشی کے سامنے وہ کسی اور عورت کے ساتھ اپنے
تعلقات ظاہر نہیں کرنا چاہتا۔ ہوسکتا ہے وہ خود مادام جاشی پر
فریفتہ ہو۔ اگر مادام جاشی کا لہجہ اس سے بات کرتے ہوئے سخت
نہ ہوتا تو پھر لازماً عمران یہی سمجھتا کہ ان دونوں کے آپس میں تعلقات
ہیں۔ لیکن اب یہ یک طرفہ ٹریفک دکھائی دے رہی تھی۔
"کون ہے وہ۔ کیا نام ہے اس کا" ——— مادام جاشی نے چونک
کر پوچھا اور عمران بھی ٹام کی بات سن کر سیدھا ہو گیا تھا۔ کیونکہ
اس کی توقع کے برخلاف بڑی آسانی سے ایک مفید کلیو سامنے
آرہا تھا۔

"اس کا نام گڈمین ہے مادام۔ وہ بھی یہودی ہے۔ اور مادام
وہ آج خلاف توقع یہاں کنگ ڈاگ سے ملنے آیا ہے۔ حالانکہ وہ
فرسٹ سنڈے کو ہی آتا تھا۔ بہرحال اس نے کنگ ڈاگ کو پندرہ ہزار
ڈالر دیئے اور کسی علی عمران نامی شخص کو جو ناراک سے یہاں آیا ہوا
ہے۔ اس کے ساتھ اس کے تین ساتھی بھی ہیں اور وہ کسی میک
اپ میں ہیں ٹریس کرنے اور قتل کرنے کا سودا کیا ہے۔ آپ کو تو
معلوم ہی ہے کہ کنگ ڈاگ نے ایسا سسٹم اپنے دفتر میں رکھا
ہوا ہے۔ کہ اس کے دفتر میں ہونے والی ساری بات چیت میرے
دفتر میں سنائی بھی دیتی ہے اور ٹیپ بھی ہوتی ہے تاکہ کسی بھی ایمرجنسی
کی صورت میں اس کی مدد کو پہنچ سکوں۔ چنانچہ کنگ ڈاگ اور گڈمین
کے درمیان ہونے والی ساری گفتگو میں نے خود اپنے کانوں سے
سنی ہے۔ کنگ ڈاگ کو بھی رقم کی ضرورت تھی۔ اور پھر اس معمولی
سے کام کے لئے اسے موٹی رقم مل رہی تھی۔ اس لئے اس نے
فوری طور پر کام پکڑ لیا۔ آپ اگر چاہیں تو اس گڈمین سے میں آپ کو
ملوا سکتا ہوں" ——— ٹام نے کہا۔
"کیا یہ گڈمین پہلے بھی کام دیتا رہتا ہے کنگ ڈاگ کو" ———
مادام جاشی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"نہیں مادام۔ ویسے وہ پرانے دوست ہیں لیکن کام اس نے
پہلی بار دیا ہے" ——— ٹام نے کہا۔
"اس سے پوچھو کہ گڈمین اس وقت کہاں مل سکتا ہے"
عمران نے اٹھ کر ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھتے ہوئے مادام سے کہا تاکہ

SCANNED BY JAMSHED

اس کی آواز ٹام کے کانوں تک نہ پہنچ سکے۔

"ٹام"۔۔۔ مادام جاشی نے عمران کے ماؤتھ پیس سے ہاتھ ہٹاتے ہی کہا۔

"یس مادام"۔۔۔ ٹام نے جواب دیا۔

"اس وقت گڈمین کہاں مل سکتا ہے"۔۔۔ مادام جاشی نے کہا۔

"مادام۔ اس وقت تو وہ کنگ ڈاگ کے ساتھ پوائنٹ تھری پر گیا ہوا ہے۔ کیونکہ کنگ ڈاگ کی عادت آپ جانتی ہی ہیں۔ وہ کوئی کام پکڑ لے تو پھر فوری حرکت میں آجاتا ہے۔ چنانچہ کنگ ڈاگ نے فوراً ہی پڑتال شروع کر دی۔ اس نے فرائیڈے کے ذمہ یہ کام لگا دیا۔ فرائیڈے اس معاملے میں بے حد ہوشیار اور تیز ہے۔ اس نے فوراً ہی پڑتال کرالی کہ آج ناراک سے آنے والی فلائٹ سے چھ عورتیں اور چودہ مرد ایسے آئے ہیں جو بلیک پاگوس کے لئے اجنبی ہیں۔ پھر مزید پڑتال کے بعد پتہ چلا کہ ان میں ایک عورت اور دو مرد تو ہوٹل سلور سٹار میں ٹھہرے ہیں وہ سیاح ہیں اور چار مرد جو جڑی بوٹیوں کے ماہر ہیں اور بلیک پاگوس میں جڑی بوٹیوں کی تلاش کے لئے آئے ہیں ہوٹل گرین لینڈ میں ٹھہرے ہیں۔ وہاں سے فرائیڈے نے ان کے حلیے معلوم کرا کر مزید چیکنگ کی تو ان میں سے ایک آدمی جس کا نام ڈاکٹر اسکاٹ ہے وہ تو کہیں غائب ہو گیا ہے جب کہ باقی تین آدمی شہر کی باروں اور کیفوں میں اس طرح گھومتے پھرتے ہیں جیسے انہیں کسی خاص آدمی کی تلاش ہو۔ اس پر کنگ ڈاگ نے ان تینوں کو پوائنٹ تھری پہنچانے کا حکم دیا۔ یہ اس وقت ایشلے بارز میں موجود تھے۔ وہاں سے فرائیڈے کے آدمیوں نے انہیں اسلحے کے زور پر اغوا کیا اور پوائنٹ تھری پر پہنچا دیا۔ ان کے وہاں پہنچنے کی اطلاع ملتے ہی کنگ ڈاگ گڈمین کو ساتھ لے کر وہاں پہنچ گیا ہے۔ اب ظاہر ہے گڈمین جب فارغ ہوگا تب ہی مل سکتا ہے۔ ویسے آپ بے فکر رہیں جیسے ہی وہ فارغ ہوا میں اُسے آپ کے پاس پہنچوا دوں گا۔ لیکن مادام میرا نام درمیان میں نہ آئے"۔۔۔ ٹام نے کہا۔

"پوائنٹ تھری پوچھو۔ جلدی"۔۔۔ عمران نے ایک بار پھر ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"یہ پوائنٹ تھری تم کسے کہتے ہو ٹام"۔۔۔ مادام جاشی نے کہا۔

"اوہ مادام۔ یہ کنگ ڈاگ کا ایک خفیہ اڈہ ہے۔ جانسن کمرشل پلازہ کے نیچے تہہ خانے ہیں۔ اُسے پوائنٹ تھری کہا جاتا ہے"۔۔۔ ٹام نے جواب دیا۔

"اس کا راستہ وغیرہ کیا پلازہ سے ہی جاتا ہے"۔۔۔ مادام جاشی نے اس بار خود ہی پوچھ لیا۔ کیونکہ اس نے عمران کے چہرے پر ابھرنے والے تاثرات دیکھ کر ہی سمجھ لیا تھا کہ پوائنٹ تھری پر لے جائے جانے والے اس کے ہی ساتھی ہیں اور پھر ٹام نے ڈاکٹر اسکاٹ کا نام بھی لیا تھا۔

"مادام۔ اب آپ سے کیا چھپانا۔ حالانکہ کنگ ڈاگ نے اسے بے حد خفیہ رکھا ہوا ہے۔ کمرشل پلازہ کی عقبی سڑک پر ایک چھوٹی

SCANNED BY JAMSHED

سی رہائشی کوٹھی ہے۔ اس سے راستہ نیچے جاتا ہے" ——— ٹام نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ جب گڈ مین فارغ ہو جائے تو مجھے پہلے اطلاع کر دینا۔ تھینک یو" ——— مادام جاشی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا یہ تمہارے ساتھی ہیں" ——— مادام نے رسیور رکھتے ہی کہا۔

"ہاں۔ تمہارے پاس کار ہو گی۔ مجھے اس پلازہ تک چھوڑ دو۔ جلدی کرو۔ ایسا نہ ہو کہ میرے ساتھی کنگ ڈاگ کے ساتھ اس گڈ مین کو بھی ہلاک کر دیں" ——— عمران نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ میں سمجھی کہ تمہیں اپنے ساتھیوں کی جان کی فکر ہے۔ ویسے کنگ ڈاگ بے حد سفاک اور خطرناک آدمی ہے۔ سنو۔ میں نے جب تمہیں دوست کہا ہے تو میں تمہارے ساتھ اس یہودی کے اڈے پر جاؤں گی۔ میں اسلحہ لے لوں" ——— مادام جاشی نے بڑے پرجوش لہجے میں کہا۔

"میک اپ باکس مل جائے گا یہاں" ——— عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اُسے واقعی یہی فکر تھی کہ کہیں وہ گڈ مین صفدر اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں نہ مارا جائے۔ اپنے ساتھیوں کی فکر اُسے نہ تھی۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ کنگ ڈاگ جیسے عام غنڈے ان کے سامنے نہیں ٹھہر سکتے۔

"ہاں ہے۔ لیکن اس میں تو خاصا وقت لگ جائے گا" ——— مادام جاشی نے کہا۔

"تم لے تو آؤ۔ جلدی کرو" ——— عمران نے کہا اور مادام جاشی سر ہلاتی ہوئی عقبی دیوار کے دائیں کونے میں موجود ایک دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو اس کے ہاتھوں میں ایک بڑا سا جدید قسم کا میک اپ باکس تھا۔

"بیٹھو یہاں۔ پہلے میں تمہارا میک اپ کر دوں۔ کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ تم دونوں گروپوں میں ہماری وجہ سے مستقل تنازعہ کھڑا ہو جائے" ——— عمران نے کہا اور مادام جاشی کو زبردستی کرسی پر بٹھا کر اس نے میک اپ باکس کھولا اور اس کے اندر موجود ٹیوبیں نکال کر میز پر رکھیں اور پھر اس کے ہاتھ انتہائی تیزی سے مادام جاشی کے چہرے پر میک اپ میں مصروف ہو گئے۔ زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ گزرے تھے کہ عمران نے اُسے اٹھنے کے لئے کہا۔ مادام جاشی اٹھ کر دوبارہ اُسی کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ جب کہ عمران نے اپنے پہلے سے میک اپ شدہ چہرے پر مزید ٹچ لگانے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد جب مادام جاشی باہر نکلی تو عمران کا چہرہ پہلے سے کافی حد تک بدل چکا تھا۔

"کمال ہے ——— تم واقعی جادوگر ہو۔ اس قدر مہارت سے اور اس قدر تیزی سے تم نے مجھے مکمل طور پر بدل دیا ہے۔ اور خود تم نے کیا کیا ہے۔ اتنی جلدی تمہاری شکل کیسے بدل سکتی ہے" ——— مادام جاشی کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"پہلے سے خوب صورت ہو گئی ہو ناں۔ بس اتنا کافی ہے۔ اسلحہ اٹھاؤ اور جلدی چلو یہاں سے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"آؤ میرے ساتھ ـــــ ادھر ایک علیحدہ راستہ موجود ہے۔ راستے
میں اسلحے کا سٹور بھی ہے۔ وہاں سے جو تمہارا جی چاہے لے لینا۔"
جاشی نے اسی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ لیکن اس
نے بات کرتے کرتے ٹیوبیں سمیٹ کر دوبارہ باکس میں ڈالیں
اور اسے بند کر کے ساتھ اٹھالیا تھا۔

کیپٹن شکیل، صفدر اور تنویر بڑے اطمینان بھرے انداز
میں بلیک ہاگوس کے مختلف کیفوں اور باروں میں گھومتے پھر رہے
تھے۔ چونکہ وہ تینوں ہی پہلی بار اس جزیرے میں آئے تھے۔ اس لئے وہ
بے حد دلچسپی بھی لے رہے تھے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے
اپنے کان واقعی کھول رکھے تھے۔ لیکن اب تک کہیں بھی انہوں نے
ڈاریادر کا نام سننا تو ایک طرف کوئی اشارہ بھی نہ سنا۔ اس وقت وہ
ایک بار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ بار نسبتاً دوسری باروں سے زیادہ
آباد تھی۔ لیکن یہاں زیر زمین دنیا کے افراد کی بھی کثرت تھی۔ ہال میں
کھلم کھلا ایسی فحش حرکات ہو رہی تھیں کہ یوں لگتا تھا جیسے اس جزیرے
اور خصوصاً اس بار ہال میں دنیا کا نہ کوئی قانون لاگو ہوتا ہے اور نہ
کوئی ضابطہ اخلاق۔ ویسے تو پورے بلیک ہاگوس کا یہی حال تھا۔ لیکن
یہاں تو کچھ زیادہ ہی فحاشی تھی۔ وہ تینوں ایک میز پر بیٹھے ہوئے تھے۔

SCANNED BY JAMSHED

انہوں نے باروں کا چکر لگانے سے پہلے ایک میڈیکل سٹور سے کا... تعداد میں وہ مخصوص گولیاں خرید لی تھیں جو الکحل کی خاصیت تبدیل کر... تھیں ۔ اس لئے وہ جہاں بھی جاتے جام میں خاموشی سے گولی ڈال... اور پھر اس کی چسکیاں اس طرح لینا شروع کر دیتے جیسے عادی شرابی ہوں ۔ ایسا کرنا ان کی مجبوری بھی تھی ۔ کیونکہ اس کے بغیر ظاہر ہے ۔ بار میں بیٹھنے کا کوئی جواز ہی نہ بنتا تھا ۔

"میرے خیال میں عمران نے ہمیں الو بنایا ہے ۔ وہ خود تو کسی خاص چکر میں گیا ہے اور ہمیں خواہ مخواہ کی آوارہ گردی پر مامور کر دیا ہے اب بھلا اس طرح بھی ایسی اہم باتوں کا پتہ لگ سکتا ہے " ۔۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

" تو کیا ہوا ۔ ہم کون سے یہاں ہل چلاتے پھر رہے ہیں ۔ سیر تو کر رہے ہیں " ۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا ۔

" میرا خیال ہے عمران کے پاس کوئی واضح لائن آف ایکشن نہیں ہے ۔ اس کی عادت ہے کہ جب تک وہ کوئی واضح کلیو حاصل نہ کر لے گا ۔ اس وقت تک وہ ہمیں لائن پر نہ ڈالے گا اکیلا ہی کام کرتا رہے گا " ۔۔۔۔ صفدر نے کہا اور کیپٹن شکیل نے سر ہلا دیا ۔

ابھی وہ اسی طرح کی باتوں میں ہی مصروف تھے کہ یک لخت بار ہال کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور چھ مشین گنوں سے مسلح آدمی اندر داخل ہوئے ۔

" خبردار ۔ اگر کسی نے حرکت کی " ۔۔۔۔ ان میں سے ایک نے چیخ کر کہا اور ہال میں موجود افراد یک لخت سہم کر خاموش ہو گئے ۔

"اوہ ۔ کنگ ڈاگ کے آدمی ہیں " ۔۔۔۔ تنویر کے کان میں ساتھ والی میز پر بیٹھے ہوئے ایک آدمی کے حلق سے نکلنے والی سرگوشی پڑی اور وہ چونک کر ان کو دیکھنے لگا ۔ ان میں سے چار افراد تیزی سے چلتے ہوئے ان کی میز کے قریب آئے ۔ وہ تینوں تو اس لئے اطمینان سے بیٹھے رہے تھے کہ وہ تو یہاں اجنبی تھے ۔ ان سے کسی نے کیا لینا تھا ۔

"کھڑے ہو جاؤ ۔ خبردار اگر تم میں سے کسی نے غلط حرکت کی ۔ کنگ ڈاگ نے تمہیں طلب کیا ہے ۔ زندہ یا مردہ ۔ اب یہ تمہاری مرضی ہے کہ تم زندہ اس کے سامنے جانا چاہتے ہو یا مردہ " ۔۔۔۔ ان میں سے ایک نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا اور تنویر کے چہرے پر یک لخت غصے کی بھڑک اٹھی ۔ لیکن صفدر نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر ہلکے سے دبا دیا ۔ اور تنویر ہونٹ بھینچ کر رہ گیا ۔ صفدر اور کیپٹن شکیل چونکہ اٹھ کر کھڑے ہو چکے تھے ۔ اس لئے تنویر بھی بادل نخواستہ اٹھ کھڑا ہوا تھا ۔

"ہم تو یہاں اجنبی ہیں ۔ ہمارا کسی سے کیا تعلق ہو سکتا ہے " ۔۔۔۔ صفدر نے نرم لہجے میں کہا ۔

"اسی لئے تو تمہیں طلب کیا گیا ہے ۔ خاموشی سے گیٹ کی طرف چل پڑو ۔ ہم بھی نہیں چاہتے کہ اجنبیوں کے خون سے ہاتھ رنگیں " ۔۔۔۔ اس آدمی نے کہا ۔

"ٹھیک ہے ۔ شاید تمہارے باس کو کوئی غلط فہمی ہو گئی ہے " صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور خاموشی سے گیٹ کی طرف چل پڑا ۔ ظاہر ہے تنویر اور کیپٹن شکیل نے اس کی پیروی ہی کرنی تھی ۔

SCANNED BY JAMSHED

کیونکہ صفدر ویسے بھی ان میں سینئر تھا۔ اور وہ سب ایکسٹو کے بالکل اسی طرح عزت کرتے تھے جیسے وہ ان کا باس ہو۔

ہوٹل سے باہر آ کر انہیں ایک ویگن میں سوار کیا گیا۔ وہ مسلح بھی ان کے ساتھ ہی بیٹھ گئے۔ دوسرے لمحے ویگن تیزی سے چلتی آگے بڑھنے لگی۔ صفدر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس لئے تنویر بھی خاموش تھا۔ لیکن اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ نجانے کتنی مشکل سے اپنے پر کنٹرول کئے ہوئے ہے۔

ویگن مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد ایک کمرشل پلازہ کے سامنے سے گزر کر سائیڈ روڈ پر سے ہوتی ہوئی اس کی عقبی سڑک پر پہنچی۔ اور پھر ایک چھوٹی سی رہائشی کوٹھی کے گیٹ پر رک گئی۔ مخصوص انداز میں ہارن دیا گیا تو گیٹ کھل گیا اور ویگن عمارت کے اندر پورچ میں رک گئی۔

"چلو نیچے اترو۔ ویسے تم سمجھدار آدمی ہو۔ ورنہ واقعی ہمیں باس نے یہی حکم دیا تھا کہ اگر تم ذرا بھی غلط حرکت کرو تو تمہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے"۔۔۔۔ اسی آدمی نے جو شاید اس گروپ کا انچارج تھا۔ صفدر اور اس کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ظاہر ہے تمہارے باس کو ہمارے متعلق کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ ورنہ ہمارا تو کسی چکر سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے"۔۔۔۔ صفدر نے ویگن سے نیچے اترتے ہوئے سپاٹ لہجے میں کہا۔ اور اس آدمی نے سر ہلا دیا۔ ویسے اب ان کے انداز میں بھی وہ پہلے جیسی سختی نہ رہی تھی۔ ویگن سے اتار کر انہیں ایک کمرے میں لایا گیا۔ جہاں

ایک کونے سے سرنگ نما راستہ نیچے جا رہا تھا۔ یہ سرنگ کافی طویل تک جا کر ختم ہوئی اور پھر انہیں ایک بڑے سے کمرے میں پہنچا دیا گیا۔ اس کمرے میں انہیں مشین گنوں کے زور پر کرسیوں پر بٹھا کر رسیوں سے باندھ دیا گیا۔ اس کے بعد وہ مسلح افراد ایک ایک کر کے وہاں سے چلے گئے اور کمرے کا اکلوتا دروازہ بھی باہر سے بند کر دیا گیا۔

"کیا ضرورت تھی یوں ان کے ساتھ آنے کی۔ وہیں ڈھیر کر دینا تھا"۔۔۔۔ دروازہ بند ہوتے ہی تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پھر کیا ہوتا۔ ہم یہاں اجنبی ہیں۔ ہمیں تو معلوم ہی نہیں کہ یہ کنگ ڈاگ کیا بلا ہے۔ اس طرح کم از کم کوئی بات تو سامنے آئے گی۔ کچھ پتہ تو چلے گا کہ اس کارروائی سے ان کا مقصد کیا ہے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔ اور کیپٹن شکیل نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور دو آدمی ایک ایک کرسی اٹھائے اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے ان کے سامنے کچھ فاصلے پر کرسیاں رکھیں اور ایک بار پھر باہر چلے گئے۔

"ان کرسیوں کا مطلب ہے کہ ہم سے ملاقات کے لئے دو آدمی آ رہے ہیں۔ ایک تو وہ کنگ ڈاگ ہو گا دوسرا نجانے کون ہو"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے عمران ہو۔ وہ ایسی حرکتیں کرتا ہی رہتا ہے"۔۔۔۔ تنویر نے جھلاتے ہوئے انداز میں کہا اور صفدر اور کیپٹن شکیل

SCANNED BY JAMSHED

دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران کو کیا ضرورت پڑی ہے اس خواہ مخواہ کے ڈرامے کی۔ اور پھر اُسے تو معلوم ہی نہ ہو گا کہ ہم کہاں بیٹھے ہوئے ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"تو پھر اس کنگ ڈاگ سے ہمارا کیا تعلق ہو سکتا ہے"۔ تنویر نے کہا۔

"میرا خیال ہے۔ لازماً کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ بہرحال معلوم ہو جائے گا"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"میرے ذہن میں ایک اور آئیڈیا ہے"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر اور تنویر دونوں چونک کر اُسے دیکھنے لگے۔

"ہو سکتا ہے ہم نے جو میک اپ کئے ہوئے ہیں۔ اُس کا کوئی چکر ہو"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا اور صفدر اور تنویر دونوں نے اس طرح اثبات میں سر ہلائے جیسے یہ آئیڈیا انہیں زیادہ قابل قبول لگا ہو۔

"تم نے بالکل درست سوچا ہے۔ میرے خیال میں ایسا ہی کوئی مسئلہ ہو گا"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو پھر ہمیں کم از کم اس وقت سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ ہمیں رسیاں کچھ ڈھیلی کر لینی چاہئیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم کسی خوش فہمی میں بیٹھے رہیں اور وہ ہمیں گولیوں سے اڑا دیں"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ۔ تم نے درست کہا ہے۔ بہرحال ضرورت سے زیادہ خوش فہ

ہی ٹھیک نہیں ہوتی"۔۔۔ اس بار تنویر نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا۔ ظاہر ہے کرسی بھی اس کے ساتھ ہی اوپر کو اٹھی۔ تنویر دوبارہ کرسی سمیت بیٹھ گیا۔ اس نے دو تین بار اسی طرح کیا تو اس کے جسم کے اوپر سے گزرنے والی رسیاں قدرے ڈھیلی پڑ گئیں۔ اس نے تیزی سے اپنے دونوں ہاتھ اوپر کی طرف کھسکانے شروع کر دیئے۔ ادھر صفدر اور کیپٹن شکیل بھی اپنی اپنی کوششوں میں مصروف تھے۔ چونکہ ان کے ہاتھ پشت پر کر کے باندھے گئے تھے۔ اس لئے تھوڑی سی جدوجہد کے بعد وہ اپنے اپنے ہاتھ رسیوں کی گرفت سے باہر نکالنے میں کامیاب ہو ہی گئے۔ رسیوں کی گانٹھ پشت پر باندھی گئی تھی۔ اس لئے ان تینوں نے ہاتھ آزاد ہوتے ہی پشت پر ہاتھ کر کے ان گانٹھوں کو کھولنا شروع کر دیا تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ اور قدرے ڈھیلی پڑی ہوئی رسیاں اور ڈھیلی پڑ گئیں۔

"انہیں اسی طرح کھینچ کر ڈھیلا کر لو۔ اور پھر دوبارہ اپنے جسم کے آگے چپٹا لو تاکہ بظاہر یہی نظر آئے کہ ہم رسیوں سے جکڑے ہوئے ہیں۔ لیکن زوردار جھٹکے سے یہ اتنی کھل جائیں کہ ہم آسانی سے حرکت میں آ سکیں"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

رسیاں بھی صرف ان کے درمیانے جسم کے سامنے بندھی ہوئی تھیں۔ ان کی ٹانگیں پہلے ہی ان رسیوں کی گرفت سے آزاد تھیں۔ اس لئے انہیں کچھ زیادہ مشکل پیش نہ آ رہی تھی۔

"کھول کر کیوں نہ پھینک دیں۔ اور اس بڑے کتے کے اندر آتے

SCANNED BY JAMSHED

ہی اس کا جبڑا توڑ ڈالیں" ——— تنویر نے اپنی فطرت کے عین مطابق جھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"نہیں۔ پہلے معلوم تو ہو کہ چکر کیا ہے۔ ہو سکتا ہے ہمارے ہی فائدے کا کوئی پوائنٹ مل جائے" ——— صفدر نے کہا۔ اور تنویر کو مجبوراً ویسا ہی کرنا پڑا جیسا صفدر نے کہا تھا۔

ابھی وہ رسیوں کو ایڈجسٹ کر کے فارغ ہی ہوئے تھے کہ دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور پھر تینوں نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ دروازے سے ایک دیو نما آدمی اندر داخل ہو رہا تھا نہ صرف اس کا قد کافی لمبا تھا بلکہ اس کا جسم بھی واقعی دیوؤں کی طرح پھیلا ہوا اور ٹھوس تھا۔ اس کے جسم پر چست لباس تھا اور چہرہ ویسے تو کافی چوڑا تھا۔ لیکن انتہائی پھیلے ہوئے جسم کی وجہ سے وہ عام چہرہ جیسا ہی لگ رہا تھا۔ لیکن چہرے پر خباثت اور شیطانیت پوری طرح ثبت نظر آتی تھی۔ چہرے پر ایک نظر ڈالتے ہی دیکھنے والے کو یہی احساس ہوتا تھا کہ وہ کسی شیطان صفت آدمی کو دیکھ رہا ہو۔ اس کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی تھا۔ جس کے جسم پر سوٹ تھا اور چہرے مہرے سے کسی فیکٹری کا فورمین لگ رہا تھا۔ وہ دونوں آکر ان کے سامنے رکھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ جب کہ ان کے پیچھے مشین گنوں سے مسلح دو افراد بڑے چوکنے انداز میں کھڑے ہو گئے تھے۔ کرسیوں پر بیٹھے ہوئے اس دیو اور ادھیڑ عمر آدمی کی نظریں صفدر اور اس کے ساتھیوں پر جمی ہوئی تھیں۔

"ہونہہ۔ تو تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے آدمی ہو۔ کیا پاکیشیا میں چوہے بستے ہیں جو انہوں نے تمہیں سیکرٹ سروس کا رکن بنا دیا ہے" ——— اس دیو نما آدمی نے بڑے تحقیرانہ انداز میں کہا۔ اس کی یہ بات اس قدر اچانک اور خلاف توقع تھی کہ باوجود کوشش کے وہ تینوں ہی چونک پڑے۔ لیکن ظاہر ہے وہ تینوں ہی منجھے ہوئے ایجنٹ تھے۔ اس لئے فوراً ہی انہوں نے اپنے آپ پر قابو پالیا۔ لیکن اس دیو نما آدمی کی بات سے ہی ان کے اعصاب تن گئے۔ کیونکہ اب تک وہ جسے غلط فہمی سمجھ رہے تھے۔ اب انہیں معلوم ہو گیا تھا کہ یہ غلط فہمی نہیں ہے بلکہ کوئی گہرا چکر ہے۔

"کیا تمہارا نام کنگ ڈاگ ہے" ——— صفدر نے بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"ہاں مجھے کہتے ہیں کنگ ڈاگ۔ بلیک پاگوس کا کنگ۔ وہ تمہارا چوتھا ساتھی کہاں ہے" ——— کنگ ڈاگ نے تیز اور کرخت لہجے میں کہا۔

"تو پھر یہ پاگوس کتوں کا ملک ہوا جس کے تم کنگ ہو" ——— تنویر سے نہ رہا گیا تو وہ بول پڑا۔ اس وقت سے جب سے کنگ ڈاگ نے چوہوں والا فقرہ کہا تھا تنویر کا دماغ زلزلے کی زد میں تھا۔

"گولی مار دو اسے" ——— کنگ ڈاگ نے یک لخت بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"رک جاؤ" ——— یک لخت ساتھ بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر نے ہاتھ اٹھا کر تیز لہجے میں کہا تو ان دونوں کے پیچھے کھڑے ہوئے

SCANNED BY JAMSHED

مشین گن بردار جو تیزی سے اپنی گنیں سیدھی کر رہے تھے چونک کر کنگ ڈاگ کی طرف دیکھنے لگے ۔

" کیا ۔۔۔ کیا مطلب ۔ تم میرے آدمیوں کو حکم دو گے اور وہ بھی میرے حکم کے خلاف گڈمین ۔ تمہاری یہ جرأت ۔ یہ ٹھیک ہے کہ تم میرے دوست ہو ۔ لیکن میں تمہیں اس کی اجازت نہیں دے سکتا " ۔۔۔ کنگ ڈاگ نے یک لخت اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے چیخ کر کہا ۔ اس کے گال غصے کی شدت سے تیزی سے پھول پچک رہے تھے ۔

" میرا ہرگز یہ مطلب نہ تھا کنگ ڈاگ ۔ دراصل میں چاہتا تھا کہ پہلے ان کا میک اپ صاف کیا جائے ۔ تاکہ اگر وہ علی عمران ان میں موجود ہے تو پھر ان کا خاتمہ کر دیا جائے اور اگر ان میں موجود نہیں ہے تو پھر ان سے پوچھو کہ وہ کہاں ہے ۔ کیونکہ ہمارا اصل ٹارگٹ وہی ہے ۔ اگر یہ مر گئے اور وہ نہ ملا تو پھر سارا مشن ہی ختم ہو جائے گا " ۔۔۔ گڈمین نے جلدی جلدی غصے سے بھرے ہوئے کنگ ڈاگ کو سمجھاتے ہوئے کہا ۔

" اوہ ہاں ٹھیک ہے ۔ سنو ۔ تم میں سے کوئی علی عمران ہے " کنگ ڈاگ نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا ۔

" علی عمران ۔۔۔ کون علی عمران ۔ ہم تو کسی علی عمران کو نہیں جانتے " صفدر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا ۔

" اوہ ۔ تمہاری یہ جرأت ۔ کہ تم کنگ ڈاگ کے سامنے جھوٹ

بولو " ۔۔۔ کنگ ڈاگ نے چیخ کر کہا ۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ نہ صرف اچھل کر کھڑا ہوا ۔ بلکہ اس نے بجلی کی سی تیزی سے عقبی طرف کھڑے آدمی سے مشین گن جھپٹ لی ۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ مشین گن سیدھی کرتا ایک لخت تنویر اچھل کر کھڑا ہو گیا ۔

" ارے تم تو بندھے ہوئے تھے " ۔۔۔ تنویر کے اس طرح اچانک کھڑے ہونے پر کنگ ڈاگ بھی حیران رہ گیا ۔ اور اس حیرت کے وقفے سے تنویر اور اس کے دوسرے ساتھیوں نے فائدہ اٹھایا ۔ صفدر اور کیپٹن شکیل بھی اچھل کر کھڑے ہو گئے تھے ظاہر ہے ۔ تنویر کے کھڑے ہو جانے کے بعد تو یہ بات طے ہو جاتی تھی کہ وہ رسیوں سے آزاد ہیں ۔ ایک جھٹکے سے کھڑے ہو جانے کی وجہ سے ڈھیلی رسیاں ان کے پیروں کے آگے گر پڑیں ۔ اور اسی لمحے تنویر نے یک لخت اس کنگ ڈاگ پر چھلانگ لگا دی ۔ جب کہ صفدر نے ایک اور کام کیا ۔ اس نے انتہائی تیزی سے مڑ کر کرسی اٹھائی اور پلک جھپکنے میں کرسی اڑتی ہوئی حیرت سے بت بنے کھڑے دوسرے مشین گن بردار سے ٹکرائی اور وہ چیختا ہوا فرش پر گرا ہی تھا ۔ کہ کیپٹن شکیل نے چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے وہ اس آدمی کے ہاتھ سے نکلنے والی مشین گن جھپٹ لینے میں کامیاب ہو گیا ۔

اور تنویر اس طرح کنگ ڈاگ سے جا ٹکرایا تھا جیسے بھوکا عقاب کسی چڑیا پر جھپٹتا ہے ۔ لیکن کنگ ڈاگ کا جسم واقعی انتہائی فولادی تھا ۔ تنویر جیسے آدمی کے پوری قوت سے ٹکرانے کے باوجود وہ ذرا سا لہرایا ضرور اور اس کے ہاتھ سے مشین گن البتہ

نکل گئی۔ لیکن وہ گرا نہیں۔ بلکہ تنویر اس سے ٹکرا کر ایک دھماکے سے واپس پشت کے بل فرش پر جا گرا۔

"تم ——— تمہاری یہ جرأت" ——— کنگ ڈاگ واقعی پاگل ہو گیا۔ اس نے یک لخت اچھل کر دونوں پیر پوری قوت سے فرش پر گرتے ہوئے تنویر کے پیٹ پر مارنے چاہے اور تنویر جس پوزیشن میں تھا۔ اُسے لازماً یہ خوف ناک ضرب برداشت کرنی پڑتی۔ لیکن اُسی لمحے کیپٹن شکیل نے لاٹھی کی طرح گھما کر مشین گن کا دستہ کنگ ڈاگ کے سر پر مارا۔ اور کنگ ڈاگ بجائے اچھل کر تنویر کے پیٹ پر ضرب لگانے کے منہ کے بل سیدھا تنویر کے اوپر آیا۔ لیکن تنویر کو مہلت مل گئی تھی۔ اس لئے وہ تیزی سے کروٹ بدل کر سائیڈ پر ہوا اور کنگ ڈاگ نے بے اختیار ہاتھ نیچے رکھ کر اپنے چہرے کو بھرتہ بننے سے محفوظ کیا۔ اُسی لمحے صفدر کی مشین گن تڑتڑا اٹھی۔ اور کمرہ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ صفدر کی فائرنگ کی زد میں وہ آدمی آ گئے تھے جن کے پاس مشین گنیں تھیں جب کہ گڈمین فرش پر پڑا بُری طرح کانپ رہا تھا۔

اُسی لمحے کنگ ڈاگ یک لخت اچھل کر کھڑا ہوا تو تنویر بھی کھڑا ہو چکا تھا۔

"ہاتھ اٹھا دو کنگ ڈاگ ورنہ" ——— کیپٹن شکیل نے ضرب لگانے کے بعد مشین گن کو ہوا میں اچھال کر دستے کی طرف سے پکڑ لیا تھا۔ اور اب اس کی مشین گن کا رخ کنگ ڈاگ کی طرف تھا۔

"اسے مت مارنا شکیل۔ یہ میرا شکار ہے" ——— تنویر نے

SCANNED BY JAMSHED

بھینچتے ہوئے کہا۔

"تم بھی اٹھ کر دیوار کے ساتھ لگ جاؤ گڈمین۔ تم سے تو ہم نے بہت کچھ پوچھنا ہے" ——— صفدر نے دروازے کے قریب کھڑے ہو کر فرش پر پڑے کانپتے ہوئے گڈمین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مم ——— مم ——— مجھے مت مارو" ——— گڈمین نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔ اور اٹھ کر دیوار سے لگ کر کھڑا ہو گیا۔

"تم ——— تم میرا مقابلہ کرو گے مچھر کی اولاد۔ میرا۔ کنگ ڈاگ کا" ——— کنگ ڈاگ واقعی ذہنی طور پر پاگل سا ہو رہا تھا۔ کہ وہ دو مشین گنوں کی پرواہ کئے بغیر تنویر سے اس طرح بات کر رہا تھا جیسے وہ دونوں کمرے میں اکیلے ہوں۔

"تم کتوں کے کنگ ہو۔ اور میں کتا مار مشہور ہوں" ——— تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ" ——— کنگ ڈاگ نے بپھرے ہوئے انداز میں ہنکارا بھرا۔ اور پھر یک لخت اس نے اچھل کر تنویر پر حملہ کر دیا۔ تنویر نے تیزی سے اپنی جگہ بدلی اور اس نے تیزی سے گھومتے ہوئے پوری قوت سے ہاتھ کنگ ڈاگ کے آگے بڑھتے ہوئے بھاری جسم پر ٹھیک گردن کی پشت پر مارا۔ لیکن کنگ ڈاگ یک لخت مڑا۔ اور دوسرے لمحے تنویر جیسے فضا میں اڑتا ہوا کافی دور دیوار سے ایک دھماکے سے جا ٹکرایا۔ کنگ ڈاگ واقعی بے پناہ طاقتور تھا۔ اس نے گھومتے ہوئے تنویر کے سینے پر بازو کی ضرب لگائی تھی اور تنویر کو یوں محسوس ہوا تھا جیسے کسی نے اس کے سینے پر کوئی بھاری گرز مار دیا ہو۔

SCANNED BY JAMSHED

"بس رک جاؤ۔ یہ وقت لڑائی کا نہیں ہے"۔۔۔ یک لخت صفدر نے چیختے ہوئے کہا۔ لیکن ظاہر ہے کنگ ڈاگ کی عقل تو اس وقت ماؤف ہو چکی تھی۔ وہ صفدر کی بات سنے بغیر تیزی سے فرش پر گرے ہوئے تنویر کی طرف بھاگ پڑا۔ ابھی کنگ ڈاگ آگے بڑھا ہی تھا۔ کہ یک لخت باہر سے تیز فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں۔ اور فائرنگ کی آوازیں سنتے ہی نہ صرف صفدر اور کیپٹن شکیل چونک پڑے۔ بلکہ کنگ ڈاگ بھی یک لخت ٹھٹھک کر رک گیا۔ دوسرے لمحے وہ تیزی سے مڑا اور دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ یک لخت فرش پر پڑا تنویر اچھل کر کھڑا ہوا۔ اس کا چہرہ غیض و غضب سے سیاہ پڑ چکا تھا۔

"اب سنبھلو"۔۔۔ تنویر نے چیخ کر کہا۔ اور پھر جیسے بجلی چمکتی ہے۔ اس طرح وہ یک لخت ہوا میں اچھلا اور پھر اس کا جسم فضا میں پھیل کر حیرت انگیز طور پر گھومتا ہوا پوری قوت سے کنگ ڈاگ سے ٹکرایا۔ یہ ضرب اس قدر زوردار تھی کہ کنگ ڈاگ چیختا ہوا نیچے گرا۔ اور تنویر پلٹ کر اس کے اوپر جا گرا۔ لیکن تنویر نے گرتے ہوئے اپنے دونوں گھٹنے سمیٹ لیے۔ اس طرح اس کے دونوں گھٹنوں کی ضرب پوری قوت سے نیچے گرے ہوئے کنگ ڈاگ کی ناف پر پڑی اور کنگ ڈاگ کے حلق سے چیخ سی نکلی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی کنگ ڈاگ کی دونوں ٹانگیں گھوم کر اوپر کی طرف آئیں اور تنویر جو کنگ ڈاگ کی ناف پر گر کر اوپر کو اچھل رہا تھا یک لخت اڑتا ہوا کنگ ڈاگ کے سر کے اوپر سے ہوتا ہوا دوسری طرف جا گرا۔ لیکن پھر نیچے گرتے ہی وہ انتہائی پھرتی سے قلابازی کھا کر اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔ ادھر کنگ ڈاگ نے بھی قلابازی کھائی اور اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں مشین گنیں لیے دروازے کی سائیڈوں میں کھڑے تھے۔ کیونکہ فائرنگ کی آوازیں پہلے پہل سنائی دی تھیں پھر بند ہو گئی تھیں۔

"کمال ہے۔ یہ تو باقاعدہ سرنگ بنائی ہوئی ہے"۔۔۔ اچانک ان دونوں کے کانوں سے عمران کی آواز ٹکرائی جو ڈاکٹر اسکاٹ والے لہجے میں بول رہا تھا۔ اور وہ دونوں ہی چونک پڑے۔

"ڈاکٹر اسکاٹ۔ ہم اندر ہیں"۔۔۔ صفدر نے زور سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کا مقصد تھا کہ کہیں عمران سائیڈ سے ہی فائرنگ نہ کر دے۔

کنگ ڈاگ اور تنویر دونوں ایک دوسرے کے سامنے کھڑے ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے گھور رہے تھے۔ کنگ ڈاگ کے چہرے پر اب فاخرانہ تاثرات کی بجائے حیرت کے تاثرات تھے۔ کیونکہ وہ شاید اب تک یہی سمجھتا رہا تھا کہ وہ ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر ہے۔ اور پہلے پہل وہ تنویر پر چھا بھی گیا تھا۔ لیکن تنویر نے جس مہارت اور پھرتی سے اسے زمین چاٹنے پر مجبور کر دیا تھا۔ اس سے اس کی عقل کچھ ٹھکانے آ گئی تھی۔

"آؤ دوستی کر لیں"۔۔۔ یک لخت تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ہاتھ اٹھائے کنگ ڈاگ کی طرف ایسے بڑھا جیسے واقعی اس سے دوستانہ انداز میں مصافحہ کرنا چاہتا ہو۔

"نہیں۔ میں۔۔۔"۔۔۔ کنگ ڈاگ نے غراتے ہوئے کہا۔ لیکن

SCANNED BY JAMSHED

اس کا فقرہ مکمل ہونے سے پہلے ہی اس کے حلق سے خوف ناک چیخ نکلی کیونکہ تنویر نے واقعی حیرت انگیز داؤ کھیلا تھا۔ اس نے یک لخت کی دائیں کلائی پر ہاتھ ڈالا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم ہوا میں کھاتا ہوا کنگ ڈاگ کے عقب میں زمین تک چلا گیا۔ اور کنگ ڈاگ بھاری جسم کے ہونے کی وجہ سے فوری طور پر چونکہ مڑ نہ سکا تھا۔ اس لئے کٹاک کی زوردار آواز سے اس کے ستون نما کاندھے کا جوڑ اکھڑ گیا اور تنویر نے ایک اور قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے وہ دروازے کی سائیڈ میں صفدر کے ساتھ جا کھڑا ہوا۔ جب کہ کنگ ڈاگ کا ٹوٹا ہوا بازو ہوا میں لہرا رہا تھا۔ اور کنگ ڈاگ دوسرے بازو سے اُسے پکڑے اس طرح چیختا ہوا کمرے میں دوڑ رہا تھا جیسے پاگل کتا دم کو منہ میں پکڑے چکراتا رہتا ہے۔

"یہ تو کنگ ڈاگ کی چیخیں ہیں" ۔۔۔ دروازے کے قریب ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ اور تنویر کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی چونک پڑے۔ اُسی لمحے دروازے پر ایک ایکریمی نوجوان ایک خوب صورت لڑکی کے ساتھ نمودار ہوا۔

"کیا ہو رہا ہے دوستو" ۔۔۔ اس ایکریمی نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ان سب نے طویل سانس لئے۔ کیونکہ وہ عمران تھا نئے میک اپ میں۔ لیکن بول وہ ڈاکٹر اسکاٹ والے لہجے میں ہی رہا تھا۔

"یہ جانسن کتا مار رہا تھا" ۔۔۔ صفدر نے ہنستے ہوئے تنویر کا نیا نام لیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کنگ ڈاگ کی یہ کیا حالت ہو رہی ہے" ۔۔۔ لڑکی اسی حیرت بھرے انداز میں کنگ ڈاگ کو دیکھ رہی تھی جیسے اُسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔ اس کے لہجے میں بھی حیرت تھی کنگ ڈاگ اب ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر اب دہشت سی نظر آ رہی تھی۔ اور وہ غور سے عمران اور اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔

"تو جانسن صاحب بادشاہ کتا مار رہے تھے۔ لیکن کتوں کے ساتھ کشتی نہیں لڑی جاتی۔ انہیں کچلا دیا جاتا ہے یا گولی مار دی جاتی ہے ۔۔۔ وہ نیک آدمی کہاں ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ادھر دیکھنے لگا جدھر وہ گڈمین دیوار سے لگا اب خاموش کھڑا تھا۔ اس کی آنکھیں شدید خوف کی وجہ سے پتھرائی ہوئی تھیں۔

"میں تم سب کو فنا کر دوں گا۔ مار ڈالوں گا۔ میں تمہاری ہڈیاں توڑ دوں گا" ۔۔۔ اچانک کنگ ڈاگ ہذیانی انداز میں چیختا ہوا ان کی طرف دوڑا۔ اس کا انداز ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ واقعی پاگل ہو گیا ہو۔ لیکن اُسی لمحے کیپٹن شکیل کی مشین گن تڑتڑائی اور ان کی طرف دوڑتا ہوا کنگ ڈاگ چیختا ہوا کسی لٹو کی طرح گھوما اور پھر ایک دھماکے سے فرش پر جا گرا۔ مشین گن کا پورا برسٹ اس کے جسم میں گھس چکا تھا۔ اس کے جسم سے جگہ جگہ خون کے فوارے چھوٹ رہے تھے۔ اور وہ مشین گن کا پورا برسٹ کھا لینے کے باوجود فرش پر پڑا اپنے ہی خون میں مسلسل لوٹ پوٹ ہو رہا تھا۔

"واہ ۔۔۔ واقعی پاگل کتے کا یہی انجام ہونا چاہئے" ۔۔۔ عمران

SCANNED BY JAMSHED

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر اسکاٹ۔ یہ کنگ ڈاگ تو اپنے آپ کو ناقابل تسخیر سمجھ
تھا اور آج تک واقعی اس کا بازو ناکارہ کرنا تو ایک طرف اس کے جر
کو بڑے سے بڑا لڑاکا چھو نہ سکا تھا۔ حیرت ہے۔ تمہارے یہ جاں
صاحب تو واقعی بہترین لڑاکا ہیں" ـــــ لڑکی نے بڑے تحسین آمیز
نظروں سے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ مادام جاسٹی ہیں۔ کہہ رہی تھیں کہ کہیں کنگ ڈاگ تمہار
ساتھیوں کا خاتمہ نہ کر دے۔ میں نے اُسے بہت کہا کہ میرے ساتھ
اور خصوصاً مسٹر جانسن عورتوں سے تو شکست کھا سکتے ہیں لیکن کتوں
سے نہیں" ـــــ عمران نے مسکرا کر اس لڑکی کا تعارف کراتے ہوئے
کہا۔ اور پھر خود گڈمین کی طرف بڑھ گیا۔ جو بالکل بت بنا کھڑا تھا شاید
خوف کی شدت نے اس کے اعصاب کو منجمد کر کے رکھ دیا تھا۔

"مسٹر جانسن۔ اگر میں اپنی آنکھوں سے اس کنگ ڈاگ کا ٹوٹا ہوا
بازو نہ دیکھ لیتی تو کبھی یقین نہ کرتی۔ آپ واقعی بہادر آدمی ہیں" ـــــ
جاسٹی نے آگے بڑھ کر نہ صرف تنویر کی تعریف کرتے ہوئے کہا تھا
بلکہ اس نے مصافحہ کے لئے بھی ہاتھ بڑھا دیا۔ چونکہ تنویر ایکریمی
میک اپ میں تھا۔ اس لئے اس نے بھی نہ صرف مصافحہ کیا بلکہ اس
کی آنکھوں میں مسرت کے سے چراغ جل اٹھے تھے۔

"شکریہ مادام" ـــــ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے
چہرے پر ایسے تاثرات تھے کہ صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں
بے اختیار مسکرا دیئے۔

تمہارا نام گڈمین ہے۔ اور تم اس کنگ ڈاگ کے لئے
کا کام لے کر آئے تھے" ـــــ عمران نے گڈمین کے سامنے
انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

تن ـــــ نہیں۔ میں تو اس کے ساتھ ویسے چلا آیا تھا۔
شریف آدمی ہوں" ـــــ گڈمین نے انتہائی بوکھلائے ہوئے
کہا۔

تمہارے ماں باپ نے تو اس امید پر تمہارا نام گڈمین یعنی
آدمی رکھا تھا کہ تم اچھے آدمی بنو گے۔ لیکن تمہیں اچھا آدمی
کے لئے مجھے مشین گن کا پورا برسٹ تمہارے بھی جسم میں
رے گا" ـــــ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد
ہو گیا تھا۔

م ـــــ مم ـــــ مجھے مت مارو۔ میں نے کچھ نہیں کیا" ـــــ گڈمین
ایک لخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ شاید وہ فیلڈ سے
رہ کر اب انتہائی بزدل ہو چکا تھا۔ اس کا چہرہ خوف سے
زرد رہا تھا۔ اور آنکھیں پھٹی ہوئی سی تھیں۔

زنیک۔ مشین گن لے آؤ ادھر۔ میں ان صاحب کو واقعی نیک
ـــــ عمران نے غراتے ہوئے کیپٹن شکیل سے مخاطب
کہا۔

لیکن دوسرے لمحے گڈمین یک لخت عمران کے پیروں میں گر
وہ بُری طرح کانپ رہا تھا اور چیخ رہا تھا۔
مجھے مت مارو۔ مجھے مت مارو" ـــــ گڈمین کی حالت ایسی

SCANNED BY JAMSHED

تھی کہ جیسے اگر اُسے فوراً دلاسہ نہ دیا گیا تو وہ خوف سے ہی مر جائے گا۔

"ٹھیک ہے ۔ ایک صورت میں تمہاری جان بخشی ہو سکتی ہے کہ تم مجھے تفصیل سے واٹر پاور کے ہیڈ کوارٹر کا محل وقوع اس کا بیرونی راستہ اور اندرونی نظام کے بارے میں سب کچھ تفصیل سے بتا دو"۔۔۔ عمران نے کہا ۔ اور دوسرے لمحے گڈمین یک لخت سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا ۔ اس کے چہرے سے یک لخت خوف اس طرح غائب ہو گیا تھا جیسے وہ کبھی خوف زدہ رہا ہی نہ ہو ۔

"تم علی عمران ہو ۔ وہی علی عمران جس نے پوری دنیا کے ایجنٹوں کا ناطقہ بند کر رکھا ہے "۔۔۔ گڈمین نے تیز لہجے میں کہا ۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی ۔

"تم سوال کرنے کی بجائے جواب دو صرف ۔ ورنہ "۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا ۔

"میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گا ۔ سب کچھ ۔ پورا نظام ۔ مجھ پر اعتماد کرو ۔ لیکن میری ایک بات سن لو "۔۔۔ گڈمین نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔ اور ایک قدم اٹھا کر عمران کی طرف بڑھا ۔ عمران حیرت سے اس کی بدلتی ہوئی کیفیات کو دیکھ رہا تھا ۔ وہ سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ اس قدر خوف زدہ نظر آنے والا آدمی اتنی جلدی اس قدر دلیر بھی بن سکتا ہے ۔

" واٹر پاور کا ہیڈ کوارٹر بڑے جنگل کے نیچے ۔۔۔"

گڈمین نے عمران کے قریب آتے ہی تیز تیز لہجے میں کہنا شروع کیا

لیکن ابھی اس کا فقرہ شروع ہی ہوا تھا کہ یک لخت اس کے جسم میں ایک خوف ناک دھماکہ ہوا ۔ اس کے ساتھ ہی عمران کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی اور وہ دھڑام سے نیچے فرش پر جا گرا ۔ مادام جاشی، صفدر اور باقی ساتھی عمران کو اس طرح چیخ کر نیچے گرتے دیکھ کر بوکھلائے ہوئے انداز میں اس کی طرف بڑھے ہی تھے کہ یک لخت عمران اچھل کر کھڑا ہو گیا ۔ اس کے جسم کا سامنے والا حصہ گڈمین کے خون ۔ گوشت کے لوتھڑوں اور ہڈیوں کے ٹکڑوں سے بھرا ہوا تھا ۔

"آپ ٹھیک ہیں ڈاکٹر اسکاٹ "۔۔۔ مادام جاشی نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا کہ تنویر کے چہرے پر بے اختیار ناگواری کے تاثرات ابھر آئے ۔

"ہاں ۔ فی الحال تو خیریت سے ہوں ۔ اور آپ کی خیریت نیک خواہشات کا سبب ہے ۔ میں تو اس لئے چیخ مار کر گرا تھا کہ اگر کوئی اس نظام کے پیچھے بیٹھا ہوا ہو تو وہ یہی سمجھے کہ میں ہٹ ہو گیا ہوں ۔ لیکن اصل میں گڈمین کے جسم میں صرف اتنی طاقت کا ہی بم تھا ۔ جس سے صرف اس کے اپنے پرخچے اڑ گئے ہیں "۔۔۔ عمران نے بازو سے اپنے چہرے پر لگا ہوا خون صاف کرتے ہوئے کہا ۔

"مگر یہ مر کیسے گیا ۔ کیا اس نے خود پر بم فائر کیا ہے "۔۔۔ مادام جاشی کی آنکھیں حیرت سے پھٹی ہوئی تھیں ۔

"ہاں ۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے ۔ ویسے اس کی آنکھوں میں ابھرنے والی چمک میں نے دیکھ لی تھی ۔ اور پھر جب اس کے اندر دھماکہ ہوا تو میں یہی سمجھا

SCANNED BY JAMSHED

کہ اسے پیچھے سے کسی نظام کے تحت کنٹرول کیا جا رہا ہے"۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر اسکاٹ۔ میرا خیال ہے اس کے اندر کا بم دانٹریا، ہیڈکوارٹر کی تفصیلات بتلانے کی وجہ سے پھٹا ہے۔ کیونکہ اس وقت تک بم نہ پھٹا جب تک اس نے دانٹریا در کی تفصیلات نہیں شروع کی تھیں"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں اس لئے تو میں حفظ ماتقدم کے طور پر چیخ مار کر گرا تھا۔ یہ تو ختم ہو گیا وہ بتا رہا تھا کہ اس کی بیوی بھی وہیں کام کرتی ہے۔ اس کا پتہ کرنا چاہیئے"۔۔۔۔ عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اور باقی بھی سر ہلاتے ہوئے اس کے پیچھے چل پڑے۔

دروازے پر دستک کی آواز سنتے ہی کرنل کاٹرد چونک کر سیدھا ہو گیا۔ کیونکہ اس طرح بغیر کسی اطلاع کے کسی کا اس کے دفتر میں آنا خلاف معمول سی بات تھی۔

"یس۔۔۔ کم ان"۔۔۔۔ کرنل کاٹرد نے چونک کر کہا۔ اور دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ لٹکا ہوا تھا۔

"کیا بات ہے مارک"۔۔۔۔ کرنل کاٹرد نے چونک کر پوچھا۔

"کرنل۔ گرڈین ہلاک ہو گیا ہے"۔۔۔۔ آنے والے نے افسردہ سے لہجے میں کہا۔

"کیا۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو"۔۔۔۔ کرنل کاٹرد بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں کرنل۔ ایکس مشین نے کاشن دے دیا

SCANNED BY JAMSHED

ہے۔ کہ گڈمین کے جسم کے اندر موجود بم پھٹ گیا ہے۔ اس کا شن پر میں بُری طرح چونک پڑا۔ کیونکہ یہ بم تو صرف اس صورت میں پھٹ سکتا تھا جب گڈمین کسی کو ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات بتلانے لگتا۔ اس کے علاوہ تو یہ پھٹ ہی نہ سکتا تھا۔ چنانچہ میں نے پہلے تو یہی سمجھا کہ ایکس مشین میں کوئی خرابی ہو گئی ہے۔ لیکن جب میں نے اُسے چیک کیا تو مشین درست تھی۔ اس پر میں نے اس کا وڈیو کیسٹ چیک کیا۔ کیونکہ اس مشین میں ایسا نظام موجود ہے کہ جب ہیڈ کوارٹر کا کوئی مستقل آدمی ہیڈ کوارٹر سے باہر جاتا ہے تو اس بم کے اندر لگا ہوا نظام آن ہو جاتا ہے۔ اس طرح وہ آدمی جو کچھ بولتا ہے جو کچھ کرتا ہے۔ سب کی باقاعدہ فلم اس مشین کے اندر بن جاتی ہے۔ تاکہ اگر کوئی ایمرجنسی ہو تو اس فلم کے تحت چیک کیا جا سکے کہ آخر یہ آدمی کیا کرتا رہا ہے۔ یہ نظام اس وقت بند ہو جاتا ہے۔ جب وہ آدمی واپس ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی بنی ہوئی فلم بھی خود بخود واش ہو جاتی ہے۔ لیکن چونکہ گڈمین ختم ہو گیا تھا۔ اس لئے اس کی فلم موجود ہے۔ اور اس میں انتہائی حیرت انگیز باتیں ہیں۔ اگر آپ مشین روم تک چلیں تو میں آپ کو یہ فلم دکھا سکتا ہوں"۔۔۔۔ مارک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ ٹھیک ہے چلو"۔۔۔۔ کرنل کاٹرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ اپنے دفتر سے نکل کر ایک بند راہداری میں سے گزرتا ہوا وہ ایک بڑے سے کمرے میں پہنچ گیا۔ جس میں دیواروں

چاروں طرف عجیب و غریب قسم کی بڑی بڑی مشینیں نصب تھیں۔ ایک سائیڈ پر شفاف شیشے کا ایک کیبن بنا ہوا تھا۔ جس کے اندر ایک میز پر بڑی سی مشین رکھی ہوئی تھی۔ جب کہ اس کے سامنے کرسیاں پڑی تھیں۔ یہ مشین روم تھا۔ ہیڈ کوارٹر میں نصب تمام مشینری یہیں فٹ تھی۔ اور یہیں سے ہی کنٹرول کی جاتی تھی۔ مارک مشین روم کا انچارج تھا۔ اس نے جا کر میز پر رکھی ہوئی مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ مشین کے ایک حصے پر رنگ برنگے بلب جلنے بجھنے لگے۔ اور پھر سامنے شفاف شیشے کی دیوار کا حصہ دھندلا ہونے لگ گیا۔ دھندلا ہوتے ہی اس پر تیز چمکدار آڑی ترچھی لکیریں سی نمودار ہونے لگیں۔ کرنل کاٹرو ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ جب کہ مارک اسی طرح مشین کو آپریٹ کرنے میں مصروف تھا۔ تھوڑی دیر بعد سکرین پر جھماکا سا ہوا اور گڈمین اور اس کی بیوی باڈلا ایک کٹے پھٹے ساحل پر پیدل چلتے ہوئے نظر آنے لگے۔ کافی دیر پیدل چلنے کے بعد وہ ایک آبادی سی جگہ پہنچ گئے۔ جہاں سے وہ ایک ٹیکسی میں بیٹھے اور ٹیکسی آگے بڑھ گئی۔

" اصل دیکھنے کی چیز کافی آگے ہے باس۔ اس لئے میں اسے ڈبل سپیڈ کر دیتا ہوں"۔۔۔۔ مارک نے ایک بٹن دباتے ہوئے کہا۔ اور کرنل کاٹرو نے سر ہلا دیا۔ سکرین پر اب تیزی سے مسلسل جھماکے سے ہونے لگے۔ مارک کی نظریں ایک ڈائل پر جمی ہوئی تھیں۔ جس پر نمبر تیزی سے بڑھ رہے تھے۔ کرنل کاٹرو

SCANNED BY JAMSHED

ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ پتھر کی طرح سخت ہو رہا تھا۔ اور آنکھیں سکرین سے چپکی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد مارک نے ایک بٹن کو پریس کیا تو سکرین پر ایک منظر ٹھہر گیا۔ اس میں ایک دیو ہیکل آدمی صوفے پر نیم دراز تھا۔ جب کہ گڈمین سامنے والے صوفے پر بیٹھا نظر آ رہا تھا۔ ان کے درمیان ہونے والی گفتگو بھی مشین سے نشر ہو رہی تھی۔ پھر وہ دیو ہیکل جسے کنگ ڈاگ کے نام سے پکارا جا رہا تھا اٹھ کر میز کی طرف گیا اس نے ٹیلی فون کر کے کسی فرائیڈ کو احکامات دینے شروع کر دیئے۔

"اور آگے کرو۔ اس طرح تو ہمیں گھنٹوں بیٹھنا پڑے گا"۔ کرنل کاٹرد نے کہا۔ اور مارک نے سر ہلاتے ہوئے ایک بار پھر ڈبل سپیڈ کا بٹن پریس کر دیا۔ سکرین پر تیزی سے جھماکے ہونے لگ گئے۔ چند لمحوں بعد جب اس نے دوسرا بٹن پریس کیا تو کرنل کاٹرد یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ یہ ایک بڑے سے کمرے کا منظر تھا جس پر کرسیوں پر تین آدمی رسیوں سے بندھے بیٹھے ہوئے تھے۔ اور سامنے رکھی دو کرسیوں میں سے ایک پر گڈمین اور دوسری پر کنگ ڈاگ بیٹھا تھا۔ جب کہ دو مسلح آدمی مشین گنیں پکڑے ان کے عقب میں کھڑے تھے۔ ان کے درمیان ہونے والی گفتگو نشر ہوتی رہی۔ پھر وہاں ہونے والی جنگ بھی انہوں نے دیکھی اور کرنل کاٹرد کی آنکھیں پھیل سی گئیں۔ اس کے بعد ایک مرد اور ایک عورت اندر داخل ہوئے۔ مرد کا نام ڈاکٹر اسکاٹ اور عورت کا نام مادام جاشی بتایا گیا تھا۔ اس کے بعد کنگ ڈاگ

مشین گن کا برسٹ مارے جانے سے لے کر گڈمین سے اس ڈاکٹر اسکاٹ کی باتیں اور پھر گڈمین کے جسم کے اندر بم پھٹنے تک ساری کارروائی کرنل کاٹرد نے دیکھی اور سنی۔ بم پھٹتے ہی سکرین صاف ہو گئی۔ اور مارک نے ہاتھ بڑھا کر مشین گن کے بٹن آف کرنے شروع کر دیئے۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہی ڈاکٹر اسکاٹ ہی علی عمران ہے۔ اور دوسرے لوگ اس کے ساتھی ہیں۔ گڈمین نے دراصل مقدس قربانی دی ہے۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ جب اس نے یہ دیکھ لیا کہ اسے نہ بتانے کی صورت میں زندہ نہ چھوڑیں گے تو وہ جان بوجھ کر اس ڈاکٹر اسکاٹ کی طرف بڑھا۔ اس کا شاید خیال تھا کہ بم اتنا طاقتور ضرور ہو گا کہ اس کے ساتھ ساتھ اس ڈاکٹر اسکاٹ کا بھی خاتمہ کر دے گا۔ لیکن بم اس قدر پاورفل نہ تھا۔ اس لئے گڈمین مر گیا مگر اس ڈاکٹر اسکاٹ کو کچھ نہ ہوا۔ ویسے یہ ڈاکٹر اسکاٹ ہی علی عمران ہے۔ یہ عورت مادام جاشی کون ہے جو اس علی عمران کے ساتھ وہاں آئی ہے"۔ کرنل کاٹرد نے کہا۔

"میں جانتا ہوں باس۔ مادام جاشی بھی کنگ ڈاگ کی طرح جرائم سے وابستہ ہے۔ لیکن اس کی شکل وصورت بدلی ہوئی ہے۔ شاید میک اپ میں ہو"۔ مارک نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ اب مجھے خود اس علی عمران کے خاتمے کے لئے جانا پڑے گا اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں ہے"۔ کرنل کاٹرد نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ خود۔ مگر...... " ___ مارک نے کچھ کہنا چاہا۔ لیکن پھر وہ کر
خیال کے تحت بات کرتے کرتے رک گیا۔

"ہاں اور کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جو اس کا خاتمہ کر سکے" ___ کرنل کاٹرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس۔ آپ کا ہیڈ کوارٹر چھوڑنا تنظیم کے اصولوں کے خلاف ہے۔ آپ ایسا کریں کہ کسی بھی دوسری جگہ سے فوری طور پر کوئی گروپ منگوالیں۔ اُسے مکمل طور پر بریف کر دیں وہ آسانی سے ان کا خا
کر دے گا" ___ مارک نے کہا تو کرنل کاٹرو کے چہرے پر تفکر کی لکیریں سی پھیل گئیں۔

"میرا خیال ہے کہ ہم انہیں شہر میں ختم کرنے کی بجائے یہاں جنگل میں لا کر کیوں نہ ماریں۔ اس طرح ان کا خاتمہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے" ___ کرنل کاٹرو نے کہا۔

"اوہ۔ یس باس۔ ہمارے پاس ہیڈ کوارٹر کے تحفظ کے لئے ہر قسم کی مشینری موجود ہے۔ ہم یہیں بیٹھ کر باہر بیس میل کے ایریے میں ہر چیز کو فنا کر سکتے ہیں" ___ مارک نے کہا تو کرنل کاٹرو نے سر ہلا دیا۔

"گڈ آئیڈیا۔ یہ ٹھیک رہے گا۔ ان لوگوں کو اگر کوئی ایسی ٹپ دے دی جائے۔ کہ وہ یہاں اوپر جنگل میں پہنچ جائیں تو پھر ان کا خاتمہ انتہائی آسانی سے ہو سکتا ہے" ___ کرنل کاٹرو نے کہا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ٹپ تو کیا انہیں تفصیل بھی بتائی جا سکتی ہے۔ میرا مطلب ہے

SCANNED BY JAMSHED

جسم میں موجود بم صرف اس
کی طرف والے بند راستے کی۔ چونکہ جسم میں موجود بم صرف اس
ت میں پھٹ سکتا ہے۔ جب کہ یہاں کا کوئی آدمی ہیڈ کوارٹر سے
جا کر تفصیلات اپنی زبان سے بتائے۔ اس لئے دو صورتیں ہو سکتی
یا تو یہاں بیٹھ کر فون پر انہیں بتلایا جائے یا پھر بس کاغذ پر لکھ
کر وہ کاغذ ان تک پہنچا دیا جائے" ___ مارک نے کہا۔

"دونوں ہی صورتوں میں عمران چونک پڑے گا۔ وہ بے حد
ناظر انسان ہے۔ ارے ہاں گڈمین کی بیوی پاڈلا بھی تو باہر موجود
ہے۔ اُسے اگر کسی طرح استعمال کیا جائے۔ اوہ ہاں۔ ایک طریقہ
ہے کہ اُسے کہا جائے کہ وہ فون پر جو کچھ اس سے کہا جائے۔
کاغذ پر لکھ لے اور کاغذ اپنے پاس رکھ لے۔ یہ عمران لازماً گڈمین
کے بعد اس کی بیوی کو ٹٹولنے کی کوشش کرے گا۔ اگر کاغذ پاڈلا
سے برآمد ہو جائے تو پھر اسے یہ خیال نہ آئے گا کہ اس کے ساتھ
کوئی گیم کھیلی گئی ہے۔ تم پہلے پاڈلا کی فلم چیک کرو۔ وہ کیا کر رہی
ہے" ___ کرنل کاٹرو نے ایسے انداز میں کہا جیسے وہ اپنے آپ
سے باتیں کر رہا ہو۔

"یس باس" ___ مارک نے کہا۔ اور ایک بار پھر مشین پر جھک
گیا۔ کافی دیر تک مختلف بٹن دباتا رہا۔ پھر اس نے جیسے ہی ایک
سرخ رنگ کا بٹن دبایا سکرین پر جھماکا سا ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی
ایک منظر ابھر آیا۔ لیکن یہ منظر دیکھتے ہی کرنل کاٹرو بے اختیار اٹھ کر
کھڑا ہو گیا۔

"اوہ اوہ۔ یہ کیا کر رہے ہیں پاڈلا کے ساتھ" ___ کرنل کاٹرو

SCANNED BY JAMSHED

نے بے اختیار چیختے ہوئے کہا۔

"یس ــــ باس۔ میرا خیال ہے یہ اس کے جسم میں فٹ شدہ کمپیوٹر بم آپریشن کر کے نکال رہے ہیں۔ کیونکہ یہ کمپیوٹر بم بالکل ریڑھ کی ہڈی کے اندر چھپایا گیا تھا" ــــ مارک نے کہا۔

"بالکل ایسا ہی ہے اور اس طرح تو یہ شاطر لوگ پاڈلا سے ساری تفصیل معلوم کر لیں گے۔ فوراً اس بم کو پھاڑ دو۔ فوراً۔ جلدی کرو" ــــ کرنل کاٹرڈ نے چیختے ہوئے کہا۔ سکرین پر ایک عورت بستر پر اوندھے منہ لیٹی ہوئی تھی اور وہ ڈاکٹر اسکاٹ اور وہ ماڈام جاشی دونوں اس پر جھکے ہوئے تھے۔ اس عورت کا چہرہ چونکہ سامنے پر تھا۔ اور سکرین پر صاف نظر آ رہا تھا اس لئے وہ اُسے آسانی سے پہچان سکتے تھے یہ گڈمین کی بیوی پاڈلا تھی۔ ڈاکٹر اسکاٹ نے ہاتھ میں باقاعدہ نشتر پکڑا ہوا تھا اور وہ کسی ماہر سرجن کی طرح پاڈلا کی پشت پر جھکا اس کے جسم کی چیر پھاڑ میں مصروف تھا۔

"مم ــــ مگر باس۔ یہ تو خود کار ہے۔ یہاں سے تو نہیں پھاڑا جا سکتا" ــــ مارک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور کرنل کاٹرڈ نے اس طرح ہونٹ بھینچ لئے۔ جیسے اُسے مارک کی بات سن کر شدید ذہنی دھچکا پہنچا ہو۔ اور اُسی لمحے یک لخت ایک جھماکہ سا ہوا اور سکرین صاف ہو گئی۔

"اوہ۔ یہ کیا ہوا۔ کیا بم پھٹ گیا ہے" ــــ کرنل کاٹرڈ نے چونک کر کہا۔

"نہیں باس۔ بلکہ کمپیوٹر بم کا پاڈلا کے اعصابی نظام سے رابطہ ختم ہو گیا ہے۔ اب یہ کام نہیں کرے گا۔ میرا خیال ہے انہوں نے یہ بم پاڈلا کے جسم سے علیحدہ کر لیا ہے" ــــ مارک نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ اوہ ــــ یہ بہت بُرا ہوا بہت ہی بُرا۔ اب یہ لوگ پاڈلا پر تشدد کر کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں اس سے پوری تفصیلات معلوم کر لیں گے" ــــ کرنل کاٹرڈ نے ایسے لہجے میں کہا۔ جیسے کوئی کھلاڑی میچ جیتتے جیتتے آخری پوائنٹ پر سارا میچ ہار جائے۔

"باس۔ اگر یہ لوگ پاڈلا سے معلوم بھی کر لیں تب بھی یہ ہیڈ کوارٹر میں تو داخل نہیں ہو سکتے۔ ہیڈ کوارٹر تو سیل کر دیا گیا ہے۔ اور باس جب یہ پاڈلا سے پوچھیں گے تو پھر لازماً یہ ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرنے آئیں گے۔ اس صورت میں ہم آسانی سے ان کا اندر بیٹھے خاتمہ کر سکتے ہیں" ــــ مارک نے کہا۔ اور کرنل کاٹرڈ کے لٹکے ہوئے چہرے پر ایک بار پھر امید کے آثار پیدا ہو گئے۔

"اوہ ہاں۔ ہم تو خود انہیں ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتانا چاہتے تھے تاکہ یہ یہاں آئیں۔ ٹھیک ہے۔ ویری گڈ۔ ایک بار یہ ہماری پہنچ میں آ جائیں پھر تو ان کی روحیں بھی سلامت نہ جا سکیں گی" ــــ کرنل کاٹرڈ نے چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"یس باس" ــــ مارک نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"سنو۔ اب سب سے زیادہ تمہیں چوکنا رہنا ہو گا۔ جیسے ہی یہ لوگ رینج پر نظر آئیں تم نے فوراً مجھے کال کرنا ہے۔ پھر ان کا خاتمہ میری نظروں کے سامنے ہونا چاہیئے"۔۔۔ کرنل کاٹروز سخت لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ میں الارم سسٹم ابھی آن کر دیتا ہوں۔ پھر جیسے ہی یہ لوگ رینج میں داخل ہوں گے پورے ہیڈ کوارٹر کو اس کی اطلاع ہو جائے گی"۔۔۔ مارک نے جواب دیا۔

"گڈ۔ ویسے تمام فائرنگ مشینری کو اچھی طرح چیک کر لینا تاکہ عین وقت پر کوئی دھوکہ نہ ہو جائے"۔۔۔ کرنل کاٹروز نے کہا۔ اور پھر کیبن سے نکل کر ہال کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار موجود تھے۔

بھرے بھرے جسم والی خوب صورت سی عورت کرسی پر بیٹھی بڑی حیرت بھری نظروں سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔ اس کا جسم رسیوں کے ساتھ کرسی سے اس مضبوطی کے ساتھ بندھا ہوا تھا کہ وہ سوائے سر اور گردن پھیرنے کے مزید معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکتی تھی۔ البتہ اس کی پشت پر ایسی ٹیسیں سی اٹھ رہی تھیں جیسے پکے ہوئے پھوڑے سے ٹیسیں اٹھتی ہیں۔ یہ پاڈلا تھی گڈمین کی بیوی۔

"یہ آخر میں کہاں آ گئی ہوں۔ یہ کون سی جگہ ہے"۔۔۔ پاڈلا نے حیرت بھرے انداز میں ہونٹ کاٹتے ہوئے ادھر ادھر دیکھا۔ لیکن سپاٹ دیواروں والے اس کمرے میں اس کے علاوہ نہ ہی کوئی اور آدمی موجود تھا اور نہ ہی اس کرسی کے علاوہ جس پر وہ بیٹھی ہوئی تھی اور کوئی فرنیچر وغیرہ موجود تھا۔

SCANNED BY JAMSHED

اُسی لمحے دروازہ کھلا اور پاڈلا چونک پڑی۔ دروازے سے ایک ایکرمین نوجوان اور اس کے ساتھ ایک انتہائی خوبصورت لڑکی داخل ہو رہی تھی۔ نوجوان کے چہرے پر کھلنڈری سی مسکراہٹ تھی۔ جب کہ وہ لڑکی خاصی سنجیدہ نظر آ رہی تھی۔

" تو مسز پاڈلا گڈمین۔ تمہیں ہوش آ گیا "۔۔۔۔ اس ایکرمین نوجوان نے پاڈلا کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" تم کون ہو اور میں یہاں کیسے آ گئی "۔۔۔۔ پاڈلا نے سخت لہجے میں کہا۔

" میرا نام ڈاکٹر اسکاٹ ہے۔ اور یہ ہیں مادام جاشی۔ تمہیں تعارف کرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ تمہارے بارے میں ہم پوری تفصیل جانتے ہیں "۔۔۔۔ ڈاکٹر اسکاٹ نے کہا۔

" میں تو تمہیں نہیں جانتی کون ہو تم۔ اور سنو۔ میں یہاں کیسے آ گئی۔ کون لایا ہے مجھے۔ اور میری پشت پر ٹیسیں سی کیوں اٹھ رہی ہیں "۔۔۔۔ پاڈلا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" دیکھو پاڈلا۔ میرے پاس لمبی چوڑی گفتگو کے لئے قطعی وقت نہیں ہے۔ اس لئے میں تمہیں مختصر سا پس منظر بتا دیتا ہوں تاکہ تمہاری حیرت دور ہو جائے۔ اس کے بعد تمہیں میرے سوالوں کے جواب دینے ہوں گے "۔۔۔۔ ڈاکٹر اسکاٹ نے کہا۔

" کیسا پس منظر۔ میری سمجھ میں تو تمہاری کوئی بات نہیں آ رہی "۔۔۔۔ پاڈلا نے تیز لہجے میں کہا۔

" سنو۔ تم گڈمین کی بیوی ہو۔ اور گڈمین کے ساتھ ہی داڑباد

کے ہیڈکوارٹر میں کام کرتی ہو۔ تم دونوں وہاں سے اس لئے آئے تھے تاکہ تم اس کنگ ڈاگ سے مل کر میرا اور میرے ساتھیوں کا خاتمہ کر سکو۔ لیکن دیکھو میں تمہارے سامنے زندہ کھڑا ہوں جب کہ تمہارا شوہر گڈمین اور وہ کنگ ڈاگ دونوں اپنے آٹھ ساتھیوں سمیت قبروں میں پہنچ چکے ہیں "۔۔۔۔ ڈاکٹر اسکاٹ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" کک ۔۔۔۔ کک ۔۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔ گڈمین میرا شوہر۔۔۔۔ "

پاڈلا کے ذہن میں جیسے بم سا پھٹا تھا۔

" ہاں۔ اب تم بیوہ ہو۔ گڈمین اپنی نیکیوں کا حساب دینے قبر میں پہنچ چکا ہے "۔۔۔۔ ڈاکٹر اسکاٹ نے بڑے بے رحم سے لہجے میں کہا۔

" مم ۔۔۔ مم ۔۔۔۔ مگر کیوں۔ ہم تو چھٹیاں منانے فیکٹری سے یہاں آئے تھے۔ ہمارا تم سے یا اس کنگ ڈاگ سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ اوہ۔ تم نے گڈمین کو مار ڈالا۔ اوہ "۔۔۔۔ پاڈلا نے بری طرح چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی۔

" مادام جاشی۔ ذرا ریوالور دینا۔ یہ بے چاری اپنے شوہر کے بغیر زندہ نہیں رہنا چاہتی۔ اس لئے کیوں نہ اسے بھی وہیں بھیج دیا جائے "۔۔۔۔ اس ڈاکٹر اسکاٹ نے انتہائی سفاک لہجے میں کہا۔

اور مادام جاشی نے ایک خوف ناک سا ریوالور اس ڈاکٹر اسکاٹ کے ہاتھ میں دے دیا۔

" نہیں نہیں ۔ مجھے مت مارو ۔ مت مارو مجھے ۔ تم ظالم آدمی ہو
میرے شوہر کو مار کر تمہارا سینہ ٹھنڈا نہیں ہوا ۔ آخر میں نے تمہارا
کیا بگاڑا ہے " ۔۔۔ پاڈلا نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں چیختے ہوئے
کہا ۔ اُسے اس ڈاکٹر اسکاٹ کی آنکھوں میں ایسی سفاکی نظر آئی تھی
کہ اس کے جسم کا رواں رواں بے اختیار کانپ اٹھا تھا ۔

" اگر تم زندہ رہنا چاہتی ہو تو پھر واٹر پاور کے ہیڈ کوارٹر کے
بارے میں ساری تفصیلات بتا دو " ۔۔۔ ڈاکٹر اسکاٹ نے غراتے
ہوئے کہا

" اوہ نہیں ۔ مجھے کچھ نہیں معلوم ۔ میں کچھ نہیں جانتی ۔ مجھے چھوڑ دو
مجھے مت مارو ۔ مجھے زندہ رہنے دو " ۔۔۔ پاڈلا نے بری طرح چیختے
ہوئے کہا ۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ اگر اس نے ہیڈ کوارٹر کے بارے
میں کچھ بتایا تو اس کے جسم میں موجود بم پھٹ پڑے گا اور وہ فوراً
ہلاک ہو جائے گی ۔

" یہ تمہاری پشت پر جو ٹیسیں اٹھ رہی ہیں یہ اس بات کا ثبوت ہیں
کہ تمہاری پشت میں موجود بم پہلے ہی نکال لیا گیا ہے ۔ اور اگر یقین
نہ آرہا ہو تو یہ دیکھو " ۔۔۔ ڈاکٹر اسکاٹ نے کہا اور پھر اس نے
جیب سے ایک چھوٹا سا ٹیڑھا میڑھا سا بٹن نکال کر اپنی ہتھیلی پر
رکھ کر اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیا ۔ پاڈلا ایک طویل سانس لے
کر رہ گئی ۔ کیونکہ وہ اس بٹن کو اچھی طرح پہچانتی تھی وہ ہیڈ کوارٹر
میں موجود اسلحہ خانے کی انچارج تھی اس لئے وہ ایسی چیزوں کو
بخوبی پہچانتی تھی ۔

SCANNED BY JAMSHED

" تمہارے چہرے کے تاثرات بتا رہے ہیں کہ تم اسے پہچانتی ہو
اس لئے اب اطمینان سے سب کچھ بتا دو ورنہ یہ بم تو بعد میں پھٹے
گا تمہارے جسم سے روح پہلے نکل جائے گی " ۔۔۔ ڈاکٹر اسکاٹ
نے کہا ۔

اور پاڈلا کے دل میں اس ڈاکٹر اسکاٹ کے لئے شدید نفرت
کی لہر سی اٹھی ۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ شخص جو اس کے شوہر کا قاتل بھی
ہے ۔ ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنا چاہتا ہے ۔ اس ہیڈ کوارٹر کو جو پوری دنیا
کے یہودیوں کے لئے فتح کا مرکز تھا ۔ جس کے ذریعے یہودیوں نے
پوری دنیا پر اپنی عظیم سلطنت قائم کرنی تھی ۔ اُسی لمحے اُسے خیال
آیا کہ یہ یقیناً وہی آدمی ہو گا جس نے یہودیوں کے سب سے بڑے
مشن گریٹ بال کو تباہ کیا ہو گا ۔ چونکہ وہ ہیڈ کوارٹر میں کام کرتی
تھی اس لئے اُسے سارے معاملے کی پوری خبر تھی ۔ اُسے معلوم
تھا کہ سابقہ چیف باس اسی وجہ سے ہلاک ہوا اور اُسے یہ بھی
معلوم تھا کہ گریٹ مشن کو تباہ کرنے والوں کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ
سروس سے ہے ۔ جس کا سرغنہ ایک علی عمران نامی شخص تھا ۔
لیکن یہ تو ڈاکٹر اسکاٹ تھا ۔ اور ایکریمین تھا ۔

" تم کیا سوچ رہی ہو ۔ میں نے پہلے کہا ہے کہ میرے پاس وقت
نہیں ہے " ۔۔۔ ڈاکٹر اسکاٹ کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی
اور پاڈلا چونک پڑی ۔

" تم ۔۔۔ تم علی عمران ہو ۔ پاکیشیا کے علی عمران " ۔۔۔ پاڈلا
کی زبان سے بے اختیار نکل گیا ۔

SCANNED BY JAMSHED

"تم اس بات کو چھوڑو کہ میں کون ہوں اور کون نہیں ہوں۔ ہمیں ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیل بتاؤ" ـــــ ڈاکٹر اسکاٹ نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"تم میری بوٹیاں اڑا دو۔ مجھے گولی مار دو۔ لیکن میں تمہیں کچھ نہیں بتا سکتی" ـــــ یک لخت پاڈلا نے انتہائی مضبوط لہجے میں کہا۔

"تمہاری یہ جرأت۔ کمینی عورت۔ کہ تم میرے سامنے انکار کرو" یک لخت خاموش کھڑی ہوئی مادام جاشی غصے سے بھری ہوئی چیختی ہوئی پاڈلا کی طرف آئی اور دوسرے لمحے پاڈلا کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ اس عورت نے پوری قوت سے اس کے چہرے پر تھپڑ مارا تھا۔ اور پھر تو جیسے اس عورت پر پاگل پن کا دورہ سا پڑ گیا وہ مسلسل پاڈلا کو تھپڑ مارے جا رہی تھی اور پاڈلا کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ہر تھپڑ کے ساتھ وہ جہنم کی آگ میں دھنستی جا رہی ہو۔ اس کے ذہن میں دھماکے سے ہو رہے تھے اور جسم میں درد کی تیز اور ناقابل برداشت لہریں سی دوڑنے لگی تھیں۔ لیکن اس کی زبان سے کسی مشین کی طرح مسلسل نہیں نہیں کے الفاظ ہی نکل رہے تھے۔

"میں تمہارا گلہ دبا دوں گی کمینی عورت" ـــــ آخرکار مادام جاشی نے بری طرح جھلاتے ہوئے اس کی گردن دونوں ہاتھوں سے پکڑ لی اور اسے دبانے لگی۔

"پیچھے ہٹ جاؤ جاشی۔ اس طرح یہ نہیں بتائے گی" ـــــ ڈاکٹر اسکاٹ نے آگے بڑھ کر جاشی کو زبردستی کھینچ کر پیچھے کرتے

ہوئے کہا۔

"میں اسے مار ڈالوں گی۔ میں اس کی ہڈیاں توڑ دوں گی" ـــــ مادام جاشی نے بری طرح پیر پٹختے ہوئے کہا۔

"تم عورت ضرور ہو۔ لیکن اپنی ہی نفسیات سے واقف نہیں ہو دیکھو یہ ابھی کس طرح طوطے کی طرح بولنے لگتی ہے" ـــــ اس ڈاکٹر اسکاٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے جیب سے ایک ڈبیا نکالی اور اسے لا کر اس نے اس کی آنکھوں کے سامنے کھول دیا۔ پاڈلا نے کراہتے ہوئے بڑی مشکل سے آنکھیں کھولیں تو دوسرے لمحے اس کے پورے جسم میں خوف کی لہریں سی دوڑنے لگیں۔ اس کے ذہن پر انتہائی کراہیت کے تاثرات نمودار ہوئے۔ کیونکہ ڈبیا میں ایک لمبا سا کیڑا موجود تھا۔ جس کی شاید ہزار سے زیادہ ٹانگیں تھیں۔ وہ انتہائی کریہہ نظر آ رہا تھا۔

"تم دیکھ رہی ہو یہ کیڑا۔ اسے ہزار پایہ کہتے ہیں۔ یہ ابھی تمہارے جسم پر چلے گا اور پھر تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ جب ہزار پایہ جسم پر چلتا ہے تو کیسے محسوس ہوتا ہے" ـــــ اس ڈاکٹر اسکاٹ نے کہا۔ اور اس نے ڈبیا کے ایک کونے میں چٹکی بھری اور اپنا ہاتھ اٹھایا تو اس نے سیاہ رنگ کا ایک دھاگہ پکڑا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ وہ انتہائی مکروہ کیڑا لٹک اور تڑپ رہا تھا۔

اس ڈاکٹر اسکاٹ نے جیسے ہی وہ کیڑا پاڈلا کی آنکھوں کے سامنے کیا پاڈلا کو یک لخت ابکائیاں سی آنے لگیں۔ اس کے سارے جسم میں پھریریاں اور ذہن میں دھماکے سے ہونے لگے۔

SCANNED BY JAMSHED

"ہٹاؤ ہٹاؤ اسے فار گاڈ سیک۔ ہٹاؤ اسے"۔۔۔۔ پاڈلا نے بے اختیار چیختے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم تھا کہ واٹر پاور کے ہیڈ کوارٹر میں کام کرنے والی اتنی آسانی سے کچھ نہ بتائے گی اس لئے میں یہ انتظام کر کے آیا تھا۔ آؤ۔ یہ کیڑا اس کے جسم پر ڈال دو"۔۔۔۔ ڈاکٹر اسکاٹ نے بات کرتے کرتے جاشی سے کہا جو خود منہ دوسری طرف کئے بیٹھی تھی۔

"تت ۔۔۔ تت ۔۔۔ تم خود یہ کام کرو میرے پاس مت ات"۔۔۔۔ جاشی نے منہ دوسری طرف کئے ہذیانی سے انداز میں کہا اور ڈاکٹر اسکاٹ بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"اب شروع ہو جاؤ پاڈلا۔ ورنہ"۔۔۔۔ ڈاکٹر اسکاٹ نے کہا اور اس مکروہ سے کیڑے کو اس کی گردن کے قریب لے آیا۔

"بتاتی ہوں بتاتی ہوں۔ ہٹاؤ اسے۔ اس غلیظ اور مکروہ چیز کو ہٹاؤ"۔۔۔۔ یک لخت پاڈلا نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔ اسے ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے ایک لمحے میں اس کا ذہن کراہت کی وجہ سے دھماکے سے پھٹ جائے گا۔

"بولنا شروع کر دو۔ جیسے ہی تم خاموش ہوئیں میں یہ کیڑا تمہاری گردن پر ڈال دوں گا۔ تم بندھی ہوئی ہو۔ یہ تمہارے جسم پر رینگنا شروع کر دے گا۔ اور تم اسے ہٹا بھی نہ سکو گی"۔۔۔۔ ڈاکٹر اسکاٹ نے سرد لہجے میں کہا اور کیڑے کو ذرا سا دور کر دیا۔ پاڈلا نے بے اختیار نظریں جھکا لیں اور دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے سب کچھ اس کے ذہن سے نکل کر خود بخود زبان پر آ کر پھسلتا جا رہا ہے۔ نجانے وہ کیا کیا کہتی رہی۔ اسے خود بھی واضح طور پر معلوم نہ تھا۔ اس کے ذہن پر تو وہ انتہائی مکروہ کیڑا چھایا ہوا تھا۔

"ویری گڈ پاڈلا۔ تم نے واقعی پوری تفصیل بتا دی ہے۔ یہ لو میں اس کیڑے کو تمہارے سامنے مار ڈالتا ہوں"۔۔۔۔ اس ڈاکٹر اسکاٹ نے مطمئن لہجے میں کہا۔ اور پیچھے ہٹ کر اس نے کیڑے کو فرش پر ڈال کر اسے بوٹ سے کچل دیا اور پاڈلا کے حلق سے اطمینان کا طویل سانس نکل گیا۔ اسی لمحے منہ دوسری طرف کئے بیٹھی مادام جاشی نے بھی منہ ادھر کر لیا۔

"اوہ۔ خدا کی پناہ۔ کس قدر مکروہ کیڑا تھا"۔۔۔۔ مادام جاشی نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"تم ۔۔۔ تم کبھی ہیڈ کوارٹر میں داخل نہیں ہو سکتے۔ وہ تمہیں ہر صورت میں مار ڈالیں گے ہر صورت میں"۔۔۔۔ پاڈلا نے یک لخت چیختے ہوئے کہا۔ وہ اب اپنے آپ پر لعن طعن کر رہی تھی۔ اس نے کیوں اس ڈاکٹر اسکاٹ کو یہودیوں کے اس مقدس اڈے کے متعلق بتا دیا۔

"تم فکر نہ کرو پاڈلا۔ میں تمہیں ساتھ لے جاؤں گا تاکہ تم اپنی آنکھوں سے دیکھ سکو کہ ہم کس طرح تمہارے اس ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوتے ہیں اور کس طرح اسے تباہ کرتے ہیں"۔۔۔۔ ڈاکٹر اسکاٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر مادام جاشی کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کر کے کمرے کے دروازے کی طرف مڑنے ہی لگا تھا کہ یک لخت اس کا گھومتا ہوا ہاتھ پاڈلا کے

SCANNED BY JAMSHED

چہرے سے ٹکرایا اور یا ڈلا کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن میں
یک لخت کوئی آتش فشاں پھٹ پڑا ہو۔ اور دوسرے لمحے وہ
تاریک دلدل میں دھنستی چلی گئی۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی آرام کرسی پر قدرے نیم دراز
کرنل کاٹرو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس کرنل اسٹینڈنگ یو" ___ کرنل کاٹرو نے تیز لہجے میں کہا

" مارک بول رہا ہوں جناب مشین روم سے۔ آپ یہاں آجائیں وہ گروپ ہماری رینج میں داخل ہونے والا ہے" ___ مارک کی آواز سنائی دی۔

" اوہ اچھا۔ میں آرہا ہوں" ___ کرنل کاٹرو نے یک لخت چونکتے ہوئے کہا۔ اور پھر رسیور کریڈل پر ڈال کر وہ کرسی سے اچھل کر کھڑا ہوا۔ اور پھر تقریباً دوڑتا ہوا وہ کمرے سے نکلا اور راہداری میں سے ہوتا ہوا چند ہی لمحوں میں وہ مشین روم میں پہنچ گیا۔ مارک اپنے اسی شیشے والے کمرے میں موجود تھا۔ کرنل کاٹرو اس کمرے میں داخل ہوا تو اس کی نظریں سامنے دیوار پر موجود سکرین پر پڑیں اور وہ چونک پڑا۔ سکرین پر سمندر کی موجیں اٹھکیلیاں کرتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ اور ان موجوں پر ایک بڑی سی لانچ میں غوطہ خوری کا لباس پہنے ہوئے چار مرد اور ایک عورت موجود تھی۔ لانچ تیزی سے چلتی ہوئی سکرین پر کرنل کاٹرو کو اپنی طرف آتی دکھائی دے رہی تھی۔

" باس۔ یہ ابھی ہماری رینج سے دور ہیں۔ لیکن یہ جس رفتار سے آرہے ہیں یہ زیادہ سے زیادہ پندرہ منٹ بعد رینج میں داخل ہو جائیں گے" ___ مارک نے کہا۔

" پھر تم نے انہیں ختم کرنے کے لئے کوئی حربہ تیار کر لیا ہے" کرنل کاٹرو نے دانت پیستے ہوئے پوچھا۔ وہ اب کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔

" باس۔ میں نے ٹی۔ الیون ریز بم کو ٹارگٹ پر ایڈجسٹ کر دیا ہے۔ جیسے ہی رینج میں داخل ہوں گے۔ یہ بم فائر ہو گا۔ اور ایک لمحے میں ان کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے گا" ___ مارک نے کہا۔ اور کرنل کاٹرو نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

لانچ اسی رفتار سے آگے بڑھی چلی آرہی تھی۔ اور کرنل کاٹرو کی نظریں اس لانچ پر جمی ہوئی تھیں۔

SCANNED BY JAMSHED

"اسے کلوز اپ میں لاؤ۔ میں ان کی شکلیں دیکھنا چاہتا ہوں"۔ کرنل کاٹرڈ نے کہا تو مارک نے سر ہلاتے ہوئے مشین پر لگی ہوئی ایک ناب کو دائیں طرف گھمانا شروع کیا۔ ناب گھومتے ہی سکرین پر نظر آنے والا منظر نزدیک ہونے لگا۔ اور پھر سکرین پر صرف لانچ ہی نظر آنے لگی۔ مارک ابھی ناب گھماتا جا رہا تھا۔ اور پھر جب اس نے ہاتھ ہٹایا تو سکرین پر لانچ کی بجائے وہ چار مرد اور ایک عورت کا چہرہ واضح طور پر نظر آ رہا تھا۔ یہ چاروں مرد ایشیائی تھے۔ جب کہ وہ عورت ایکریمین تھی۔

"یہی مادام جاشی ہے باس۔ اب یہ اصل شکل میں ہے۔ انتہائی ظالم اور سفاک عورت ہے"۔۔۔ مارک نے کہا۔

"ہونہہ۔ ان کے خاتمے کے بعد میں اس کے پورے گروپ کے ایک ایک آدمی کو چن چن کر ہلاک کرا دوں گا۔ اس عورت نے یہودیوں کے بدترین دشمنوں کا ساتھ دے کر اپنی اور اپنے پورے گروپ کی قسمت پر مہر لگا دی ہے"۔۔۔ کرنل کاٹرڈ نے بڑے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ عمران ہے جو دائیں طرف کونے میں بیٹھا ہوا ہے۔ وہ شیطان جس کا یہ سارا جال پھیلایا ہوا ہے۔ لیکن اس کی موت مقدر ہو چکی ہے"۔۔۔ کرنل کاٹرڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو یہ ہے وہ علی عمران۔ جس نے گریٹ بال کا خاتمہ کیا ہے"۔ مارک نے چونک کر دائیں ہاتھ پر بیٹھے ہوئے ایک خوب صورت اور وجیہہ ایشیائی نوجوان کی طرف دیکھا۔ جس کے چہرے پر بے پناہ معصومیت اس طرح پھیلی ہوئی تھی جیسے کوئی فرشتہ انسانی روپ میں زمین پر اتر آیا ہو۔

"ہاں یہی ہے۔ بہرحال اب میری تسلی ہو گئی ہے کہ یہ غلط لوگ نہیں ہیں۔ اب منظر واپس لے جاؤ"۔۔۔ کرنل کاٹرڈ نے کہا اور مارک نے ناب کو بائیں طرف تیزی سے گھمانا شروع کر دیا۔ منظر پیچھے ہٹتا گیا۔ جب وہ پہلی والی صورت میں آ گیا تو مارک نے ہاتھ اٹھا لیا۔ لانچ اب دوبارہ سمندر کی لہروں پر تیزی سے بھاگتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔

"اب کتنا فاصلہ رہ گیا ہے انہیں رینج میں آنے تک"۔۔۔ کرنل کاٹرڈ نے کہا۔

"جناب صرف پانچ منٹ رہ گئے ہیں۔ ارے یہ کیا۔ یہ لانچ تو رک گئی ہے"۔۔۔ مارک نے بات کرتے کرتے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ اور کرنل کاٹرڈ بھی چونک پڑا۔ یک دم لانچ واقعی آہستہ ہوتے ہوتے رک گئی تھی۔ اور وہ پانچوں افراد اب اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ پھر انہوں نے اپنے مخصوص ہیلمٹ سر اور چہروں پر ایڈجسٹ کئے۔ دوسرے لمحے وہ ایک ایک کر کے سمندر میں کود گئے اور خالی لانچ سمندر کی موجوں پر اوپر نیچے ہونے لگی۔

"ہونہہ۔ تو یہ تیر کر یہاں تک آنا چاہتے ہیں"۔۔۔ کرنل کاٹرڈ نے کہا۔

"یہ کسی طرح بھی آئیں باس۔ موت سے نہیں بچ سکتے"۔۔۔ مارک نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین پر موجود کئی اور

SCANNED BY JAMSHED

بٹن دبائے تو دیوار پر موجود سکرین پر جھماکے سے ہونے لگے۔ پھر اس سکرین پر سمندر کے نیچے کا منظر نظر آنے لگا۔ جس میں پانچ غوطہ خور تیزی سے سمندر کی گہرائی میں اترتے چلے جا رہے تھے۔ کافی گہرائی میں پہنچ کر وہ سیدھے ہوئے اور پھر تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔ اسی سمت جس طرف لانچ آ رہی تھی۔

"تیار ہو جاؤ مارک۔ ان میں سے کسی کو بچ کر نہ جانا چاہئے"۔۔۔۔ کرنل کاٹرو نے تیز لہجے میں کہا۔

"سوال ہی پیدا نہیں ہوتا باس۔ یہ تو کیا ان کی روحیں بھی بچ کر نہیں جا سکتیں"۔۔۔۔ مارک نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھیں ایک ڈائل پر جمی ہوئی تھیں۔

"کیا ڈی۔ الیون ریزیم ایڈجسٹ ہے"۔۔۔۔ کرنل کاٹرو نے بے چین لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ وہ کمپیوٹر کنٹرولڈ ہے جیسے ہی یہ لوگ رینج میں داخل ہوں گے۔ وہ خود بخود ان کی طرف فائر ہو جائے گا"۔۔۔۔ مارک نے کہا۔ وہ غوطہ خور تیزی سے سفر کرتے ہوئے بڑھتے چلے آ رہے تھے۔

"آ گئے۔ باس۔ صرف چند لمحے اور ان کی زندگی کے رہ گئے ہیں"۔۔۔۔ یک لخت مارک نے چیختے ہوئے کہا۔ اور کرنل کاٹرو بھی چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس کے ہونٹ بھینچ گئے تھے اور آنکھیں سکڑ گئی تھیں۔ کیونکہ یہ اس کے خیال کے مطابق اس کی زندگی کا سب سے پرتجسس لمحہ تھا۔ اگر وہ اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہٹ کرنے میں کامیاب ہو جاتا تو پھر قیامت تک یہودیوں کے عظیم ہیرو کا رتبہ حاصل کرے گا۔ اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ جس پر نظر آنے والے پانی کے اندر وہ پانچوں گروپ کی صورت میں تیزی سے تیرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے آ رہے تھے۔ چند لمحوں بعد یک لخت مشین پہ ایک سرخ رنگ کا بلب تیزی سے جلا اور پھر بجھ گیا۔

"فائر ہو گیا"۔۔۔۔ مارک کے حلق سے چیخ سی نکلی اور دوسرے لمحے کرنل کاٹرو نے پانی میں سیاہ رنگ کی ایک لکیر کو تیزی سے اس گروپ کی طرف بڑھتے دیکھا۔ وہ سانس روکے بیٹھا تھا۔ چند لمحوں بعد وہ سیاہ رنگ کی لکیر ان پانچوں کے جسموں سے ٹکرائی۔ اور وہ پانچوں سیاہ رنگ کے دھوئیں میں غائب ہو گئے۔ لیکن یہ دھواں صرف چند سیکنڈوں کے لئے نظر آیا۔ اس کے بعد پانی صاف ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی کرنل کاٹرو کے حلق سے مسرت بھری چیخ نکل گئی۔ وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا تھا۔ کیونکہ پانچوں غوطہ خوروں کے جسم تختوں کی طرح سیدھے ہوتے تیزی سے اوپر سطح کی طرف اٹھتے جا رہے تھے۔

"عظیم یہودی فتح مبارک ہو مارک۔ تم نے واقعی عظیم الشان کارنامہ سرانجام دیا ہے"۔۔۔۔ کرنل کاٹرو بے پناہ مسرت سے مغلوب ہو کر اپنے ہی ماتحت کے گلے سے یوں چمٹ گیا جیسے وہ واٹر پاور کا چیف نہ ہو بلکہ بچہ ہو جسے اچانک یہ خبر ملی ہو کہ وہ امتحان میں اول آیا ہے۔ اور وہ بے پناہ مسرت کی وجہ سے اپنے والد

کے گلے سے چمٹ جاتا ہے۔

"باس۔ یہ تو سب آپ کی سرپرستی میں ہوا ہے" — مارک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ان کی موت ہمارے ہی ہاتھوں سے لکھی ہوئی تھی۔ اب ان کی لاشیں ایسے ہی سمندر پر تیرتی ہوئی آخرکار پھٹ جائیں گی۔ اور انہیں سمندری جانور کھا جائیں گے" — کرنل کاٹرڈ نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں دوبارہ سکرین پر پڑیں تو واقعی ان پانچوں کی لاشیں اب سمندر کی سطح پر ادھر ادھر تیرتی پھر رہی تھیں۔ چونکہ وہ پانچوں ایک رسی سے ایک دوسرے کے ساتھ بندھے ہوئے تھے اس لئے ساری لاشیں تقریباً اکٹھی ہی تیر رہی تھیں۔

"باس۔ اگر آپ حکم دیں تو ہیڈکوارٹر کھول کر ان کی لاشیں اندر منگوا لیں" — مارک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسے ہاں۔ ضرور۔ مجھے تو اس کا خیال ہی نہ رہا تھا۔ اگر ان کی لاشیں ہم نے بطور ثبوت پیش نہ کیں تو ہمارے ڈائریکٹران یقین ہی نہ کریں گے کہ ہم نے واقعی انہیں ختم کر دیا ہے۔ لیکن پہلے ان کی موت کا مکمل یقین ہونا ضروری ہے" — کرنل کاٹرڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"باس۔ آپ ان کی حالت نہیں دیکھ رہے۔ زندہ آدمی تو نہ اس طرح گہرائی سے اوپر اٹھ سکتا ہے اور نہ اس طرح لاش کی صورت میں تیر سکتا ہے" — مارک نے کہا۔

"نہیں۔ اس کے باوجود ان کی موت کا یقینی ہونا ضروری ہے۔ تم ایسا کرو کہ ان کی لاشیں جال کے ذریعے کھینچوا کر پہلے بایک روم میں رکھو اور پھر وہاں اچھی طرح چیک کرو۔ کمپیوٹر کے ذریعے جب کمپیوٹر ان کی موت کی تصدیق کر دے اس کے بعد انہیں اوپر لایا جائے گا" کرنل کاٹرڈ اپنی آنکھوں سے ان کی لاشیں دیکھنے کے باوجود ایک نامعلوم سے خوف میں مبتلا تھا۔

"جو حکم باس" — مارک نے کہا۔ اور شیشے والے کمرے سے نکل کر ہال کی دائیں دیوار میں نصب ایک بڑی سی مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ہال مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ مشین کے آپریٹ ہوتے ہی شفاف شیشے کے کمرے میں میز پر موجود مشین کے دوسرے کونے پر رنگ برنگے چھوٹے چھوٹے بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے۔ اور اس کے ساتھ ہی اوپر دیوار پر موجود سکرین پر منظر ختم ہو کر آڑی ترچھی لکیریں سی ادھر ادھر دوڑتی ہوئی نظر آنے لگیں۔ کرنل کاٹرڈ خاموش بیٹھا رہا۔ چند لمحوں بعد مارک واپس اس شیشے والے کمرے میں آیا۔ اور اس نے مشین کے اس حصے کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا جس ہال والی مشین کے آپریٹ ہوتے ہی رنگ برنگے بلب جلنے بجھنے لگے تھے۔ اس کے ساتھ ہی سکرین پر ایک بار پھر سمندر کی سطح کا منظر ابھر آیا۔ سطح پر وہ پانچوں لاشیں ابھی تک تیر رہی تھیں۔ دوسرے لمحے ہال میں موجود مشین میں سے تیز سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔ اور اس کے ساتھ ہی سمندر کے اوپر ایک سیاہ رنگ کا ایک سا جال تیزی سے پھیلتا ہوا دکھائی دیا اور پھر اس جال نے ان پانچوں لاشوں کو اپنے اندر سمیٹا اور پھر تیزی سے سمٹتا ہوا

SCANNED BY JAMSHED

SCANNED BY JAMSHED

منظر سے غائب ہو گیا۔ چند لمحوں بعد سیٹی کی آواز نکلنی بند ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی مشین پر جلنے بجھنے والے بلب بھی آف ہو گئے۔

"لاشیں بلیک روم میں پہنچ گئی ہیں باس"۔۔۔ مارک نے مڑ کر کرنل کاٹرد سے کہا۔

"ٹھیک ہے کمپیوٹر سے چیک کرو"۔۔۔ کرنل کاٹرد نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر فتح و مسرت کی انوکھی سی جگمگاہٹ موجود تھی۔ مارک نے مشین کے ایک اور حصے کے بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ اس بار دیوار پر موجود سکرین آف ہو گئی اور اس کی بجائے مشین کے اندر ہی ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی۔ سکرین پر سبز رنگ کا نقطہ جل بجھ رہا تھا۔ مارک خاموش بیٹھا اس نقطے کو دیکھ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد ہی سکرین پر جلنے بجھنے والا سبز رنگ کا نقطہ ایک جھماکے سے سرخ رنگ کا ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی سکرین پر پانچ کا ہندسہ ابھرا اور اس کے آگے ڈی کا حرف تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"کمپیوٹر نے ان پانچوں کی موت کی تصدیق کر دی ہے باس۔ آپ خود چیک کر لیں"۔۔۔ مارک نے کہا۔ اور کرنل کاٹرد نے سر ملا دیا۔

"ٹھیک ہے اب میری تسلی ہو گئی ہے۔ اب یہ شیطان واقعی موت کے گھاٹ اتر گئے ہیں۔ ہرا۔ آخر کار یہودی جیت ہی گئے گڈ شو مارک۔ آج سے تم میرے نمبر ٹو ہو۔ تم ایسا کرو۔ ان کی لاشیں بلیک روم سے نکلوا کر فرسٹ ہال میں رکھوا دو۔ میں ان

کی لاشوں کو حنوط کر کے مسلمانوں کی عبرت کے لئے ہمیشہ ہمیشہ کے
ہنوط کر دوں گا"۔۔۔ کرنل کاٹرد نے مسرت بھرے لہجے میں کہا
ور اٹھ کر اس شیشے والے کمرے سے نکل کر ہال کے بیرونی دروازے
کی طرف بڑھ گیا۔ فتح و کامیابی کے نشے سے اس کے قدم اس طرح
لڑکھڑا رہے تھے جیسے اس نے اکٹھی سو بوتلیں شراب کی پی لی ہوں۔
وہ واقعی ہواؤں میں اڑ رہا تھا۔ اور اسے ہواؤں میں اڑنا بھی چاہئے
تھا۔ کیونکہ اس نے ایک ایسی کامیابی حاصل کر لی تھی۔ جس پر
یہودی دنیا ہمیشہ اس کی عظمت کے گیت گاتی رہے گی۔

SCANNED BY JAMSHED

"بہتر ہے کہ تم اب اپنی اصل شکل میں آجاؤ۔ اب چھپانے کا کیا فائدہ" ——— مادام جاشی نے سامنے بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ارے بڑی مشکل سے تو خوب صورت سا میک اپ کیا ہے، تم وہ بھی ختم کرانا چاہتی ہو" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور مادام جاشی ہنس پڑی۔

"تو کیا تم بدصورت ہو" ——— مادام جاشی نے پُرتجسس لہجے میں کہا۔

"خوب صورتی اور بدصورتی تو انسان کی اپنی آنکھ میں ہوتی ہے۔ اب دیکھو جانسن کا کہنا ہے کہ وہ مجھ سے زیادہ خوب صورت ہے" عمران نے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ مادام جاشی کوئی جواب دیتی کمرے کا دروازہ کھلا اور صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل اندر داخل

ہوئے۔ مادام جاشی انہیں دیکھ کر حیرت بھرے انداز میں اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"کون ہو تم اور یہاں کیسے آئے ہو" ——— مادام جاشی نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے ریوالور نکال لیا۔

"ارے ارے۔ یہ کیا کر رہی ہو۔ یہ میرے ساتھی ہیں۔ اپنی اصل شکلوں میں" ——— عمران نے کہا۔ اور مادام جاشی کا ریوالور والا ہاتھ نیچے ہو گیا۔

"اوہ۔ تو یہ ہیں تمہارے ساتھی۔ اس کا مطلب ہے کہ تم نے پہلے ہی میک اپ ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا" ——— مادام جاشی نے کہا۔ صفدر اور اس کے ساتھی بڑے اطمینان سے چلتے ہوئے خالی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"دراصل ان کا کہنا تھا کہ وہ اپنے میک اپ والے چہروں سے زیادہ خوب صورت ہیں۔ اس لئے اصل شکل میں سوئمبر جیت جائیں گے۔ میں نے کہا آزما کر دیکھ لو۔ لیکن اب تو واقعی جدید زمانہ آگیا ہے۔ پہلے گلے میں پھولوں کا ہار ڈال کر انتخاب کیا جاتا تھا۔ اب ریوالور کی گولی ماری جاتی ہے۔ لیکن میں تو باز آیا ایسے سوئمبر سے" عمران نے کہا۔ اور مادام جاشی بے اختیار ہنس پڑی۔ صفدر اور کیپٹن شکیل کے لبوں پر بھی مسکراہٹ تیرنے لگی۔

"سوئمبر تو تب ہی مکمل ہو گا۔ جب تم بھی اصل شکل میں آجاؤ" ——— مادام جاشی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"لیکن وہ ریوالور کی گولی ۔ میرا جسم واقعی انسانوں جیسا ہے" ۔۔۔ عمران نے خوف زدہ لہجے میں کہا ۔ اور مادام جاشی ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی ۔

"یہ تم کس چکر میں پڑ گئے ہو ۔ کیا ہم یہاں ان فضولیات کے لئے آئے ہیں" ۔۔۔ تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا ۔

"یار ۔ کیوں گھبراتے ہو ۔ سو نمبر تم ہی جیتو گے ۔ اب یہ تمہاری قسمت کہ پھولوں کا ہار پڑتا ہے یا ریوالور کی گولی دل میں سوراخ کرتی ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکرا کر اٹھتے ہوئے کہا ۔

"مادام جاشی ۔ تم معلوم کرو کہ وہ سامان کس وقت پہنچے گا" ۔۔۔ عمران نے مادام جاشی سے کہا ۔ اور مادام جاشی نے سر ہلاتے ہوئے ٹیلی فون کی طرف ہاتھ بڑھا دیا ۔ جب کہ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا اس کمرے سے ملحقہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا ۔ جاشی نے ٹیلی فون پر کسی آدمی سے بات کی اور پھر ریسیور رکھ دیا ۔

"کیا یہ سامان کہیں باہر سے آنا ہے مادام جاشی" ۔۔۔ صفدر نے مادام جاشی سے مخاطب ہو کر کہا ۔

"ہاں ۔ جو سامان ڈاکٹر اسکاٹ نے طلب کیا ہے ۔ وہ یہاں بلیک پاگوس میں تو مل ہی نہیں سکتا ۔ اور ملنا تو ایک طرف شاید ان کے نام بھی یہاں کسی نے نہ سنے ہوں ۔ مجھے خود پتہ نہ چل رہا تھا عجیب عجیب سے نام تھے ۔ پھر ڈاکٹر اسکاٹ نے ناراک میں کسی آدمی کو فون کر کے کہا ۔ کہ وہ کوڈ لسٹ ٹیلکس کے ذریعے بھجوا رہا ہے یہ سامان وہاں سے ہر صورت میں حاصل کر کے بھجوا دیا جائے ۔ چونکہ

یہ آلات قانونی طور پر تو یہاں نہ آ سکتے تھے ۔ اس لئے میں نے اپنے گروپ کے ایک آدمی کو خصوصی طور پر بھیجا ہے ۔ وہ وہاں سے سامان خصوصی ذرائع سے یہاں لے آئے گا" ۔۔۔ مادام جاشی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

اسی لمحے ڈریسنگ روم کا دروازہ کھلا اور عمران اپنی اصل شکل میں نمودار ہوا ۔ اس نے اپنے حقیقی بالوں جیسی وگ ، بھنویں اور پلکیں لگائی ہوئی تھیں ۔ مادام جاشی نے چونک کر اس کی طرف دیکھا ۔ اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر پسندیدگی کے آثار نمودار ہو گئے ۔ تنویر کے ہونٹ بے اختیار بھنچ سے گئے ۔ لیکن وہ کچھ بولا نہیں ۔

"اوہ ۔ تم خواہ مخواہ کہہ رہے تھے کہ تم اس ایکریمین میک اپ میں زیادہ خوب صورت ہو" ۔۔۔ مادام جاشی نے تحسین آمیز لہجے میں کہا ۔

"سن لیا تم نے تنویر ۔ اب کم از کم گواہی تو دے سکو گے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ۔ اور مادام جاشی چونک پڑی ۔

"تنویر ۔۔۔ اوہ ۔ تو یہ جانسن نام بھی فرضی تھا" ۔۔۔ مادام جاشی نے کہا ۔

"ہاں ۔ صرف نام ہی فرضی تھا ۔ میک اپ کی طرح ۔ ویسے یہ خود اصلی ہیں ۔ یقین نہ آئے تو چٹکی بھر کر دیکھ لو" ۔۔۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور مادام جاشی کھلکھلا کر ہنس پڑی ۔

"مجھے بغیر چٹکی بھرے ہی یقین ہے" ۔۔۔ مادام جاشی نے کہا ۔

SCANNED BY JAMSHED

"اب یہ تمہاری قسمت تنویر۔ میں مزید تمہاری کیا مدد کر سکتا ہوں"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم کوئی اور بات نہیں کر سکتے"۔۔۔ تنویر نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چلو تم مادام جاشی کے چٹکی بھر لو۔ اور بات تو یہی ہو سکتی ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور اس بار تنویر بھی بجائے کسی خیال کے تحت مسکرا دیا۔

"یہ صفدر ہیں اور یہ کیپٹن شکیل۔ لیکن ابھی صرف اعزازی کیپٹن ہیں۔ ان کی ٹیم ابھی پیدا ہی نہیں ہوئی۔ کیونکہ ابھی یہ کنوارے ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور مادام جاشی قدرے قہقہہ لگا کر ہنس پڑی۔

"تمہارا نام علی عمران ہے۔ یہی نام لے رہے تھے وہ"۔۔۔ مادام جاشی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اگر تمہیں پسند ہو تو تم رکھ لو۔ میں جاشی رکھ لوں گا"۔۔۔ عمران نے فوراً ہی آفر کرتے ہوئے کہا۔ اور مادام جاشی ایک بار پھر ہنس پڑی۔ اس کے خوب صورت چہرے پر انجانے سے جذبوں کی کہکشاں سی چمکتی نظر آ رہی تھی۔ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ مادام جاشی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔ مادام جاشی کا لہجہ یکلخت بدل گیا تھا۔

"مادام میں ٹام بول رہا ہوں۔ سامان پہنچ گیا ہے۔ اسے کہاں رکھنا ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اور مادام جاشی نے عمران کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"یہیں منگوا لو"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور جاشی نے ٹام کو ہدایات دے کر رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ اس پاڈلا نے جو تفصیلات بتائی ہیں اس کے مطابق تو اس ہیڈ کوارٹر میں لاشیں ہی داخل ہو سکتی ہیں۔ آپ نے کیا پلاننگ کی ہے"۔۔۔ صفدر نے بڑے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"لاشوں کا مطلب لاشیں ہی ہوتا ہے۔ البتہ زندہ لاش بھی ہوتی ہے جیسے تنویر کی اس وقت حالت ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"شٹ اپ۔ اب مزید بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے"۔۔۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے۔ تم ہر بات میں تنویر صاحب کو ٹارگٹ بنا لیتے ہو۔ حالانکہ تنویر صاحب نے تمہارے خلاف کوئی بات نہیں کی"۔۔۔ مادام جاشی نے کہا۔ اور تنویر کا چہرہ یکلخت چمک اٹھا۔

"اچھا۔ اب تنویر تمہارے لئے صاحب بن گیا۔ ٹھیک ہے۔ مادام اور صاحب کے درمیان مجھ جیسا غریب آدمی کیسے بول سکتا ہے"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور مادام جاشی یکلخت ہنس پڑی۔

"عمران صاحب۔ آپ لاشوں کے بارے میں بات کر رہے

SCANNED BY JAMSHED

تھے" ——— صفدر نے شاید موضوع بدلنے کے لئے کہا۔

"ہاں۔ میں سوچ رہا ہوں کہ اس مشن کے بعد استعفیٰ دے کر گورکن کا پیشہ اختیار کر لوں۔ گو اس کے لئے مجھے تنویر کی شاگردی اختیار کرنی پڑے گی۔ لیکن آج کل سب سے زیادہ اس پیشے میں کمائی ہے۔ مکان بنانے سے زیادہ قبر بنانے پر خرچ آتا ہے۔ اور پھر بعد میں کفن مفت میں" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ تمہارا آبائی پیشہ ہوگا۔ اس لئے تمہیں شاگردی کی کیا ضرورت ہے" ——— تنویر سے نہ رہا گیا تو وہ بول پڑا۔

لیکن اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔ دروازہ کھلا اور ایک آدمی کاندھے پر ایک بڑا سا گتے کا پیکٹ اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں پیکٹ مادام جاشی کے سامنے فرش پر رکھا اور پھر جیب سے ایک تہہ شدہ کاغذ نکال کر مادام جاشی کی طرف بڑھا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جا سکتے ہو" ——— مادام جاشی نے کاغذ لیتے ہوئے کہا۔ اور وہ آدمی سلام کر کے کمرے سے باہر چلا گیا۔

اس آدمی کے کمرے سے باہر جانے کے بعد مادام جاشی نے وہ تہہ شدہ کاغذ اسی طرح عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے کاغذ کھول کر پڑھا۔ اور اس کے چہرے پر مسرت کے آثار ابھر آئے۔

"ویری گڈ۔ واقعی راک فیلر نے کام دکھایا ہے۔ ورنہ مجھے تو

ہ کہ یہ سارا سامان اتنی جلدی وہ حاصل کر لے گا" ——— عمران مسکراتے ہوئے کاغذ کو تہہ کر کے جیب میں ڈالتے ہوئے ا۔ اس کی آنکھوں میں چمک لہرانے لگی تھی۔

"کچھ ہمیں بھی بتلائیے عمران صاحب۔ کہ آپ آخر کرنا کیا چاہتے ..." ——— صفدر نے کہا۔

"بس تم لاشوں میں تبدیل ہونے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ لیکن سمندر میں قبریں کہاں سے بنیں گی۔ چلو یہ خرچہ بھی بچا" ——— عمران نے کہا۔ اور اس پیکٹ کو کھولنے میں مصروف ہو گیا۔ مادام جاشی کے ساتھ ساتھ عمران کے ساتھیوں کے چہروں پر بھی الجھن اور حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ کیونکہ عمران کا بار بار لاشوں کا حوالہ دینا بتا رہا تھا کہ وہ کسی انوکھے پلان پر عمل کرنا چاہتا ہے۔

"کیسی لاشیں۔ یہ تم اچانک ایسی باتیں کیوں کرنا شروع کر دیتے ہو" ——— مادام جاشی نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں انہ لاشوں کو دفن نہیں کیا کرتا۔ بے حرمتی ہوتی ہے۔ یہ کام بتہ تنویر کر سکتا ہے۔ کیوں تنویر" ——— عمران نے پیکٹ میں سے نیلے رنگ کا ایک ڈبہ نکال کر اس پر لکھی ہوئی عبارت کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ آخر تم نے ان لاشوں کی رٹ کیوں لگا رکھی ہے" ——— تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

" ہاں عمران صاحب۔ آپ پلیز کھل کر بات کریں "۔۔۔۔ ا
تک خاموش بیٹھا ہوا کیپٹن شکیل بھی بول پڑا۔
" یعنی تم تو گونگے کا گڑ کھا کر بیٹھے رہو اور مجھے کھل کر بات کر
کا مشورہ دو۔ یہ اچھی زبردستی ہے "۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ ا
کیپٹن شکیل مسکرا دیا۔
" دراصل ہمارے بولنے یا نہ بولنے کا کوئی فائدہ تو ہے نہ
کام تو وہی ہونا ہے جو آپ نے سوچنا ہے "۔۔۔۔ کیپٹن شکیل
نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔
" اچھا سنو۔ تین درویشو یہ چوتھے درویش کا قصہ۔ مگر کان
بند کر کے سننا کہ قصہ بڑا ہولناک ہے۔ ایک ملک ہے بڑا
وسیع و عریض جس کا نام ہے زندگی۔ اور اس ملک سے دور
ایک جزیرہ ہے جسے موت کا جزیرہ کہا جاتا ہے۔ درمیان میں
ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے۔ اور ہم نے زندگی کی سرحدت
نکل کر موت کے جزیرے تک پہنچنا ہے۔ لیکن اب یہ چوتھا درو
کیا کر سکتا ہے کہ زندگی کی سرحد پار کرتے ہی اچھا بھلا آدمی
خود بخود لاش میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ یہ تو ہے اس قصے کا
پہلا باب۔ موت کے جزیرے میں جا کر یہ لاشیں کیا گل کھلاتی
ہیں۔ بلکہ گل کیا کھلاتے ہیں۔ کانٹے بچھانے کہو۔ یہ وہاں پہنچ کر
خود دیکھ "۔۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں واقعی کسی ماہر
قصہ گو کی طرح بات کرتے ہوئے کہا۔
" لیکن عمران صاحب وہ لاشیں زندہ کیسے ہوں گی کہ گل کھلا

"۔۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا
وہ کسی حد تک عمران کی بات سمجھ چکا تھا۔
بار میں نے پہلے ہی بتایا ہے کہ لاشوں کی ایک قسم ہوتی ہے۔
زندہ لاش کہا جاتا ہے "۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے
ب دیا۔
یہ تم آخر کیا باتیں کر رہے ہو۔ میرے تو کچھ پلے بھی نہیں پڑا۔ کیا
ئی خصوصی کوڈ ہے "۔۔۔۔ مادام جاشی نے حیرت بھرے لہجے
کہا۔
عمران صاحب کا مطلب میں بتاتا ہوں۔ انہوں نے واٹر یادر کے
ہیڈکوارٹر میں داخل ہونے کی پلاننگ کی ہے۔ اور ہم لوگ وہاں زندہ
وں کی صورت میں پہنچیں گے "۔۔۔۔ صفدر نے کہا اور عمران کے
رے پر تحسین کے آثار ابھر آئے۔ صفدر واقعی جینئس تھا کہ اس قدر
ی بات کو سمجھ گیا تھا۔
اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ سب بکواس ہے۔ زندہ لاشیں۔ میرے
ل میں عمران اب پاگل ہو گیا ہے "۔۔۔۔ تنویر نے انتہائی غصیلے
جے میں کہا۔
ٹھیک ہے تمہیں اجازت ہے کہ تم ہماری واپسی تک اور اگر
پس نہ آ سکے تو پھر اپنی مرضی تک مادام جاشی کے پاس رہ سکتے
ر اس کے بعد واپس چلے جانا "۔۔۔۔ عمران نے یک لخت انتہائی
نجیدہ لہجے میں کہا۔
کیا مطلب۔ میں یہاں کیوں رہوں گی۔ میں تمہارے ساتھ جاؤں گی

SCANNED BY JAMSHED

چاہیے مجھے واقعی لاش کی صورت میں کیوں نہ جانا پڑے“ —— مادام جاشی نے چونک کر کہا۔

”اوہ نہیں مادام جاشی۔ ہم کہیں پکنک منانے نہیں جا رہے۔ جس مشن پر ہم جا رہے ہیں۔ اس میں ننانوے فیصد موت اور صرف ایک فیصد زندگی کا چانس ہے۔ اور پھر تمہارا اس سارے مسئلے سے کوئی تعلق بھی نہیں ہے۔ تم نے یہی تعاون کم کیا ہے کہ تمہاری وجہ سے ہم اتنی جلدی یہاں پہنچ گئے ہیں“ —— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”عمران۔ چاہے تم بُرا مناؤ یا نہیں۔ یہ میرا فیصلہ ہے کہ میں تمہارے ساتھ جاؤں گی ہر صورت میں ہر قیمت پر۔ اور تم شاید نہیں جانتے میں اس معاملے میں کس قدر ضدی واقع ہوئی ہوں“ —— مادام جاشی نے انتہائی مضبوط لہجے میں کہا۔

”لیکن تمہارے ساتھ جانے کی وجہ۔ اگر ہمیں اپنے ساتھ کسی لڑکی کو لے جانے کی ضرورت ہوتی تو ہم اپنے ملک سے کسی کو نہ بلوا سکتے تھے“ —— عمران کا لہجہ پہلے سے بھی زیادہ سنجیدہ ہو گیا تھا۔

”اگر تم واضح طور پر سننا چاہتے ہو تو پھر سن لو کہ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں مستقل طور پر تمہارے ساتھ رہوں گی۔ یہاں بھی اور تمہارے ملک میں بھی۔ میں اپنی اس زندگی سے تنگ آ چکی ہوں۔ لیکن مجبوراً یہیں پھنسی ہوئی تھی۔ کیونکہ مجھے اور کوئی راستہ نہ مل رہا تھا لیکن اب تم لوگوں کے ساتھ کام کر کے اور تمہارے حوصلے، جرأت اور بہادری دیکھ کر میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میری آئندہ زندگی جرائم میں گزارنے کی بجائے جرائم کے خلاف جدوجہد کرتے ہوئے گزرے“ —— مادام جاشی نے بڑے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر کبھی چمک ابھر آئی تھی۔

”اچھا فیصلہ ہے۔ ہم واپسی میں تمہیں اپنے ساتھ لیتے جائیں گے“ —— عمران نے کہا۔

”نہیں۔ میں تمہارے ساتھ جاؤں گی یا پھر ابھی تمہارے سامنے خودکشی کر لوں گی“ —— مادام جاشی نے کہا۔ اور دوسرے لمحے اس نے ریوالور نکالا اور اسے اپنی کنپٹی سے لگا لیا۔

”سوری مادام جاشی۔ میں کسی غیر متعلق آدمی کو ساتھ نہیں لے جا سکتا۔ اس طرح ہمارا یہ مشن کسی بھی وقت خطرے میں پڑ سکتا ہے۔ اگر تم واقعی خودکشی کرنا چاہتی ہو تو یہ تمہاری اپنی مرضی ہے“ —— عمران کے لہجے میں انتہائی سرد مہری تھی۔

”تم —— تم اس قدر کٹھور اور سرد مہر بھی ہو سکتے ہو میں تصور بھی نہ کر سکتی تھی۔ ٹھیک ہے۔ میں اپنے فیصلے پر قائم ہوں۔ بولو ساتھ لے جاؤ گے یا نہیں“ —— مادام جاشی نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

”نہیں“ —— عمران نے اسی طرح سرد مہری سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اور مادام جاشی کی انگلی ٹریگر پر حرکت کرنے ہی لگی تھی کہ ساتھ بیٹھے ہوئے تنویر نے جھپٹ کر اس کا ہاتھ کھینچ لیا۔

”کیا احمق ہو گئی ہو۔ یہ تو اسی طرح کا آدمی ہے۔ بلکہ آدمی ہی نہیں پتھر ہے“ —— تنویر نے کہا۔

”اگر یہ سنگدل ہے تو میرا نام بھی مادام جاشی ہے۔ میں بھی اپنے

SCANNED BY JAMSHED

فیصلے پر قائم ہوں۔ تم میرا ہاتھ چھوڑ دو" ــــ مادام جاشی نے چیختے ہوئے کہا۔ اور تنویر کی گرفت میں موجود اپنا ہاتھ زبردستی چھڑانے لگی۔

"ہمارے ایشیا میں ہاتھ پکڑ کر چھڑانا بزدلی کہلاتا ہے۔ اور خاص طور پر کسی مرد کا کسی عورت کا ہاتھ پکڑنا اور پھر چھوڑ دینا وہاں تو زندگی بھر کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔ ہاتھ پکڑنے سے" ــــ عمران نے یکلخت مسکراتے ہوئے کہا۔ اور تنویر نے بے اختیار گھبراتے ہوئے مادام کا ہاتھ چھوڑ دیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے ریوالور مادام جاشی کے ہاتھ سے چھین کر اپنے قبضے میں کر لیا تھا۔

"عمران صاحب۔ مادام جاشی کو اگر ساتھ لے لیا جائے تو آخر ہرج ہی کیا ہے" ــــ صفدر نے کہا۔

"بالکل کیا ہرج ہے۔ تم خواہ مخواہ اسے موت کے گھاٹ اتارنا چاہتے ہو۔ آخر اس نے ہمارے ساتھ اتنا تعاون کیا ہے" ــــ تنویر نے فوراً ہی صفدر کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا۔

"اگر تنویر صاحب اپنی ذمہ داری نبھانے کا فیصلہ کر لیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے" ــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ذمہ داری ــــ کیسی ذمہ داری" ــــ تنویر نے چونک کر پوچھا۔

"یہی جو تم نے مادام کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سر لینے کی کوشش کی تھی" عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں کسی کا احسان نہیں لینا چاہتی۔ ویسے مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تم اوپر سے جتنے نرم نظر آتے ہو اندر سے اتنے ہی سخت کٹھور اور ظالم انسان ہو۔ تم سے اچھا تو تنویر ہے۔ جس نے مجھے ازراہِ ہمدردی

موت سے بچانے کی کوشش کی ہے۔ شکریہ تنویر۔ تم حقیقتاً ایک اچھے انسان ہو۔ میں ساری عمر تمہاری مشکور رہوں گی" ــــ مادام جاشی نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کا لہجہ ایسے جذبات سے پُر تھا کہ تنویر بے چارے کی نظریں خود بخود جھک گئیں۔ جب کہ عمران کے چہرے پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔

"گڈ ــــ اسے کہتے ہیں دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔ ویسے تنویر یہ ریوالور مادام کو دے دو۔ اس میں گولیاں ہی نہیں ہیں" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ــــ کیا کہہ رہے ہو تم" ــــ مادام جاشی نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ تنویر بھی یہ بات سن کر چونک پڑا تھا۔ اس نے جلدی سے ریوالور کا چیمبر کھولا اور پھر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ چیمبر واقعی خالی تھا۔

"کیا ــــ کیا یہ تو فل تھا۔ پھر خالی کیسے ہو گیا" ــــ مادام جاشی کے چہرے پر بے پناہ حیرت تھی۔

"جب کوئی عورت خودکشی کی دھمکی دے تو سمجھ لو کہ ریوالور خالی ہو گا۔ یہ سیانوں کا قول ہے۔ اور تم نے اس کا عملی مظاہرہ دیکھ لیا۔ ویسے تمہارا وہ بھرا ہوا ریوالور میز کی دائیں دراز میں موجود ہے۔ تمہیں شاید یاد نہیں رہا کہ تم نے اسے دائیں دراز میں رکھا تھا۔ یہ تو وہ ریوالور ہے۔ جس میں سے تم نے خود گولیاں نکال کر دوسرے ریوالور میں بھری تھیں۔ کیونکہ اس میں چار گولیاں کم تھیں اور اس کے چیمبر میں چار ہی گولیاں تھیں" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو تمہیں معلوم تھا کہ میں اس سے خودکشی نہیں کر سکتی اس لئے تم کٹھور بنے ہوئے تھے"۔۔۔ مادام جاشی نے ایک بار پھر میٹھی نظروں سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اور تنویر کے چہرے کے عضلات ایک بار پھر کھچ سے گئے۔

"میری طرف سے تمہیں اجازت ہے بے شک دراز سے بھرا ہوا ریوالور نکال کر خودکشی کر لو۔ اگر کر سکتی ہو۔ ظاہر ہے اب ایسا ناممکن ہے"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیوں ناممکن ہے۔ میں ایسی ہی لڑکی ہوں"۔۔۔ مادام جاشی نے تیز لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ اب ہاتھ پکڑنے والا موجود ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور اس بار صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"ہاں۔ واقعی یہ بات تو ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تنویر مجھے مرنے نہ دے گا۔ کیوں تنویر"۔۔۔ مادام جاشی نے اس بار تنویر سے مخاطب ہو کر بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔ اور تنویر کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگنے لگی۔

"یہ خواہ مخواہ بکواس کرتا رہتا ہے۔ میں نے تو انسانی ہمدردی کے تحت ایسا کیا ہے"۔۔۔ تنویر نے جھینپے ہوئے لہجے میں کہا

"انسانی نہیں نسوانی ہمدردی کہو۔ جس کا پورا سمندر تمہارے دل میں ہر وقت موجزن رہتا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا

SCANNED BY JAMSHED

"عمران صاحب۔ آپ وہ قصہ سنا رہے تھے"۔۔۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ پہلے یہ فیصلہ ہو گا کہ میں ساتھ جاؤں گی یا نہیں"۔۔۔ مادام جاشی نے ایک بار پھر سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تنویر سے پوچھ لو۔ اب یہ اختیار تنویر کو حاصل ہے کہ وہ تمہیں اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہے یا نہیں"۔۔۔ عمران نے بھی یک لخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آخر اس میں ہرج ہی کیا ہے۔ جاشی کوئی کمزور دل لڑکی تو نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے وہاں اس کی ضرورت پڑ جائے"۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے۔ جب وہ کیا کہتے ہیں وہ راضی اور قاضی والا محاورہ۔ ایک تو عین موقع پر یہ محاورے ذہن سے غائب ہو جاتے ہیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ تم حد سے بڑھ جاتے ہو"۔۔۔ تنویر نے بری طرح جھینپتے ہوئے کہا۔

"شکریہ تنویر۔ تمہارا یہ احسان میں زندگی بھر نہ بھولوں گی"۔۔۔ مادام جاشی نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے بڑے ممنونانہ لہجے میں کہا۔ اور تنویر مسکرا دیا۔ جب کہ صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں ہی اس دلچسپ صورت حال کا بڑے بھرپور طریقے سے لطف لے رہے تھے۔

"اچھا۔ اب تو بتائیں پروگرام"۔۔۔ صفدر نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

"ہاں اب جب کہ مادام جاشی نے ہمارے ساتھ جانا ہے تو اب اس کے سامنے کھل کر بات کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے" — عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

اور مادام جاشی کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے وہ اب سمجھی تھی کہ آخر عمران کھل کر بات کیوں نہیں کر رہا۔

"اچھا تو تم اس لئے کھل کر بات نہ کر رہے تھے" — مادام جاشی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پلیز مادام جاشی۔ آپ خاموش رہیں۔ یہ ہمارے لئے بے حد اہم مسئلہ ہے" — صفدر نے اس بار قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"ایک شرط پر خاموش ہو سکتی ہوں کہ آئندہ تم سب مجھے مادام جاشی کی بجائے صرف جاشی کہو گے۔ جب میں نے اس فیلڈ سے علیحدہ ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے تو پھر یہ مادام وغیرہ کا چکر کیوں رہنے دیا جائے" — جاشی نے کہا۔

"عمران صاحب۔ پلیز آپ بتا رہے تھے" — صفدر جاشی کو کوئی جواب دینے کی بجائے عمران سے دوبارہ مخاطب ہو گیا۔

"پاڈلا نے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جو تفصیلات بتائی ہیں۔ ان کے مطابق ہیڈ کوارٹر میں کسی طرح بھی داخلہ ممکن نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ پاڈلا کے جسم سے آپریشن کے ذریعے میں نے جو بم نکالا ہے۔ اس نے مجھے واقعی حیران کر دیا ہے۔

SCANNED BY JAMSHED

وہ صرف ایک بم ہی نہیں ہے بلکہ اس میں انتہائی لانگ رینج ٹیلی ویژن کا ایک ایسا مکمل سسٹم بھی موجود ہے کہ طویل فاصلے سے اس کے ذریعے پورے ماحول کی نہ صرف فلم بنائی جا سکتی ہے۔ بلکہ ریڈیو ایکٹو لہروں کے ذریعے آواز بھی کیچ کی جا سکتی ہے۔ یہ واقعی ایسا جدید ترین نظام ہے کہ اس سے پہلے میری نظروں سے کبھی نہیں گزرا اور میرے تصور میں بھی نہ تھا۔ بہرحال اس سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں کہ واٹر پاور کے ہیڈ کوارٹر میں انتہائی جدید ترین مشینری نصب کی گئی ہے۔ ایسی مشینری جو شاید ہمارے تصور میں بھی نہ ہو اور دوسری بات یہ کہ ایسا نظام کسی انسان کے جسم میں مستقل طور پر رکھنے والے اس کی چیکنگ بھی ساتھ ساتھ رکھتے ہوں گے۔ اس لئے یقیناً گرڈین کی موت اور پاڈلا کے جسم سے اس بم کی علیحدگی وغیرہ اور اس سے پہلے یا اس کے بعد کے واقعات کا علم انہیں ہو گیا ہو گا اور اب وہ ہمارے شکار کے لئے بے چینی سے منتظر ہوں گے۔

"یقیناً ایسا ہی ہو گا" — صفدر نے کہا۔

"پاڈلا نے یہ بھی بتایا ہے کہ فضا اور سمندر میں واٹر پاور کے ہیڈ کوارٹر کے چاروں طرف بیس میل کی رینج میں وہ لوگ ہیڈ کوارٹر کے اندر بیٹھ کر انتہائی مہلک میزائل اور ریز بم وغیرہ سے بڑی سے بڑی چیز کو تباہ کر سکتے ہیں۔ پاڈلا سے بعد میں جو میں نے تفصیلی انٹرویو لیا تھا اس سے مجھے ہیڈ کوارٹر کے اندر موجود اسلحے کی پوری تفصیل کا علم ہوا ہے۔ کیونکہ پاڈلا ہیڈ کوارٹر میں اسلحہ سٹور

کی ہی انچارج ہے ۔اس سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ ہیڈ کوارٹر میں اوپر زمین کی طرف تو میزائل فائر کئے جاتے ہیں جب کہ سمندر کی طرف انہوں نے ڈی ایلون ریز کا باقاعدہ گائیڈڈ سسٹم ایڈجسٹ کر رکھا ہے ۔ڈی ۔ایلون ریز انتہائی خطرناک شعاعیں گردانی جاتی ہیں ۔یہ صرف پانی کے اندر کام کرتی ہیں باہر نہیں ۔اور یہ انسانی جسم کی حرارت کو اپنا ٹارگٹ بناتی ہیں ۔اس طرح کوئی انسان کسی صورت بھی سمندر کے راستے سے ہیڈ کوارٹر کے اندر جبراً داخل نہیں ہو سکتا ۔جنگل کی طرف سے ایک راستہ ہیڈ کوارٹر میں جانے کا ہے ۔لیکن اس راستے سے جانا اپنے آپ کو صریحاً ہلاکت میں ڈالنا ہے ۔کیونکہ جنگل میں جھاڑیوں کے پھیلنے کی وجہ سے راستے کی تلاش ناممکن ہو جاتی ہے ۔پھر وہاں خوفناک درندے ہیں ۔ اور آخری بات یہ کہ وہ لوگ اندر سے میزائل مار کر وہ سارا حصہ ہی جلا کر راکھ کر سکتے ہیں ۔اس لئے میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ سمندر کے راستے سے ہی ہیڈ کوارٹر کے اندر جانا ہے ۔اب مسئلہ ہے ڈی ۔ایلون ریز کا ۔یہ ریز انسانی جسم پر اس طرح اثر کرتی ہیں کہ ان سے خون کا دوران فوراً رک جاتا ہے اور انسان مر جاتا ہے ۔لیکن بظاہر اس کے جسم پر ان ریز کا کوئی اثر نہیں ہوتا ۔ڈی ۔ایلون ریز کا صرف ایک ہی توڑ ہے ۔اور وہ ہے ۔جکس کھرڈی مادہ ۔یہ مادہ خون کو جمنے نہیں دیتا ۔لیکن یہ مادہ اس قدر نایاب اور قیمتی ہے کہ اس کا حصول بے حد مشکل تھا ۔لیکن مجھے معلوم تھا کہ ایکریمیا کی ایک لیبارٹری میں اس پر مزید تحقیقات ہو رہی ہیں ۔چنانچہ

SCANNED BY JAMSHED

میں نے اپنے آدمی کو اس کے حصول کے لئے کہا اور اس نیلے رنگ کے پیکٹ میں یہ مادہ موجود ہے ۔اس کے انجکشن کا اثر دو گھنٹے تک رہتا ہے ۔اگر ہم اسے اپنے جسم میں انجکٹ کر لیں تو ڈی ۔ایلون ریز کی ہلاکت خیزی سے بچ جائیں گے ۔لیکن ظاہر ہے ۔ہیڈ کوارٹر والے ڈی ۔ایلون ریز فائر کرنے کے بعد خاموش تو نہ ہو کر بیٹھ جائیں گے ۔وہ لازماً اس کا نتیجہ بھی چیک کریں گے ۔چنانچہ میں نے انہیں ڈاج دینے کا ایک ہی طریقہ سوچا ہے کہ جیسے ہی ریز ہمارے جسم سے ٹکرائیں ہمارے جسم اس طرح سیدھے ہو جائیں جیسے لاش کا جسم ہو جاتا ہے ۔یعنی ہم زندہ لاش بن جائیں ۔ظاہر ہے جب وہ ہمیں لاشوں کی صورت میں دیکھیں گے تو لازماً مطمئن ہو جائیں گے" ۔۔۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔اور سب دم بخود حالت میں بیٹھے یہ عجیب و غریب منصوبہ سن رہے تھے ۔

"مگر عمران صاحب ۔اس سے ہمیں فائدہ کیا ہو گا ۔ہم لاشوں کی صورت میں سمندر میں ہی پڑے رہیں گے ۔ہیڈ کوارٹر میں پھر بھی داخل نہ ہو سکیں گے" ۔۔۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"تمہارا یہ سوال فطری ہے ۔دراصل بھوکے پیٹ مسلسل بول بول کر میں تھک گیا ہوں ۔اس لئے مجبوراً خاموش ہو گیا" ۔۔۔ عمران نے کہا تو مادام جاشی یک لخت چونک پڑی ۔

"اوہ اوہ ۔ویری سوری ۔واقعی مجھے خیال نہ رہا تھا" ۔۔۔ مادام جاشی نے انتہائی شرمندہ سے لہجے میں کہا ۔اور پھر ٹیلی فون اٹھا

کر اس نے کھانا منگوانے کا آرڈر دے دیا۔

"چلو اب آرڈر سن کر مجھ میں اتنی قوت آگئی ہے کہ مزید بات کر سکوں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ ایک تو یہ بات ہے کہ آدمی کتنی دیر تک لاش کی صورت میں رہ کر اداکاری کر سکتا ہے۔ میرے خیال میں زیادہ سے زیادہ پانچ دس منٹ۔ اس سے زیادہ نہیں"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ واقعی اس قسم کی اداکاری زیادہ دیر تک نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ یہ غیر فطری سی بات ہو جاتی ہے۔ اس لئے میں نے اس کا باقاعدہ انتظام کیا ہے۔ میں نے لباس کے اندر لگائے جانے والا ایک ایسا آلہ منگوایا ہے جو پشت پر بندھا ہوا ہوگا۔ اور اس کا بٹن دبتے ہی اس میں سے ایسی ریز نکلتی ہیں جو انسان کے جسم کو کسی تختے کی طرح سیدھا کر دیتی ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ان ریز کا یہ اثر بھی ہوتا ہے کہ انسانی جسم اپنا وزن کھو دیتا ہے۔ اس لئے وہ جتنی گہرائی میں ہو۔ واقعی کسی لاش کی طرح اوپر سطح کی طرف اٹھتا چلا جاتا ہے۔ یہ آلہ خصوصی طور پر ایسے سمندری علاقوں میں غوطہ خوری کے لئے بنایا گیا ہے۔ جہاں شارک مچھلیوں کی موجودگی کا خطرہ ہو۔ کیونکہ شارک مچھلی کی جبلت ہے کہ وہ حرکت کرتی ہوئی چیز پر جھپٹتی ہے۔ اور شارک مچھلیوں کے درمیان اگر کوئی غوطہ خور پھنس جائے تو پھر اس کا زندہ بچ نکلنا محال ہو جاتا ہے۔ اس کی زندگی بچانے کے لئے یہ آلہ ایجاد کیا گیا ہے۔ اس آلے

SCANNED BY JAMSHED

کا نام ڈیتھ شو رکھا گیا ہے۔ یہ انسان کی حالت اس طرح بنا دیتا ہے کہ جیسے وہ واقعی لاش ہو۔ اس طرح شارک مچھلیاں اس پر حملہ بھی نہیں کرتیں۔ اور وزن ختم ہو جانے کی وجہ سے اس کا جسم بھی تیزی سے خود بخود سطح کی طرف اٹھنے لگ جاتا ہے۔ اس طرح ڈیتھ شو کی وجہ سے ان کی جان بچ جاتی ہے۔ چنانچہ یہ ڈیتھ شو بھی میں نے منگوا لیے ہیں۔ اس لئے اداکاری والا مسئلہ بھی ختم ہو گیا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"چلو یہ تو مسئلہ حل ہو گیا۔ لیکن ہیڈ کوارٹر کے اندر کیسے جائیں گے ہم"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"اس مقصد کے لئے تو میں نے اپنا اور تم سب کا میک اپ صاف کرا دیا ہے۔ کیونکہ تمہیں نہیں تو کم از کم وہ مجھے ضرور پہچانتے ہوں گے۔ اور مجھے معلوم ہے کہ میری موت کا یقین یہودیوں کو صرف اس صورت میں آ سکتا ہے جب میری لاش ان کو دکھائی جائے۔ اس لئے لازماً کرنل کا تھرڈ لاشوں کو ہیڈ کوارٹر میں منگوائے گا۔ تاکہ مجھے حنوط کر کے یہودیوں کے میوزیم میں رکھ سکیں۔ اور ظاہر ہے جب میری لاش جائے گی تو باقی لاشیں بھی ساتھ جائیں گی۔ ایسی کسی بھی امکانی صورت سے بچنے کے لئے ہماری لاشیں ایک ہی کے ساتھ بندھی ہوئی ہوں گی۔ اور جب ہم ہیڈ کوارٹر میں پہنچ جائیں گے تو پھر ہر چہ بادا باد"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ بہت ہی عجیب اور انتہائی خطرناک پلاننگ ہے۔ کم از کم میں تو سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ ایسی پلاننگ بھی بنائی جا سکتی ہے"

SCANNED BY JAMSHED

مادام جاشی نے بے اختیار جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ ایک بات میرے ذہن میں آئی ہے آپ کے کہنے کے مطابق ہیڈ کوارٹر میں ایسی مشینری نصب ہے جو انتہائی جدید ترین ہے تو ہو سکتا ہے کہ انہیں بھی اس ڈیتھ شو کا علم ہو یا جکس کفرٹی مادہ کو وہ بھی جانتے ہوں۔ اس صورت وہ ٹی۔ الیون ریز کی بجائے کوئی خوفناک میزائل بھی فائر کر سکتے ہیں اس طرح تو ہمارے جسموں کے پرخچے اڑ جائیں گے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں ایسا ہو تو سکتا ہے۔ لیکن پاڈلا کے مطابق چونکہ ہیڈ کوارٹر کا راستہ سمندر کے اندر موجود ہے۔ اس لئے انہوں نے سمندر میں ٹی۔ الیون ریز ایڈجسٹ کر رکھی ہیں۔ اور سطح پر موجود کوئی بھی چیز ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ اس لئے ہم وہاں تک لانچ پر جائیں گے اور پھر پانی کے اندر چلے جائیں گے۔ اس طرح میزائل والا خطرہ تو کسی حد تک ختم ہو جاتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ جب ہماری لاشیں ہیڈ کوارٹر میں لے جائیں تو اصل ہیڈ کوارٹر میں لے جانے سے پہلے وہ باقاعدہ خود یا کسی مشین کے ذریعے اس بات کی تصدیق کریں کہ کیا واقعی ہم زندہ ہیں یا مردہ"۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"اوہ۔ جاشی کا ہاتھ پکڑتے ہی تمہارے اندر عقل کے جراثیم بھی داخل ہو گئے ہیں۔ ویری گڈ۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ اگر تو انہوں نے کسی مشین کے ذریعے چیکنگ کی تو پھر تو ان کی چیکنگ ناکام رہے گی۔ کیونکہ جکس کفرٹی مادہ جب خون میں موجود ہو اور اس پر ٹی۔ الیون ریز فائر ہو جائیں تو بظاہر انسانی جسم سکتے کی سی کیفیت میں محسوس ہوتا ہے۔ اور یہ ایسی کیفیت ہے جسے مشین ڈیتھ کی صورت میں ہی لیتی ہے۔ لیکن اگر انہوں نے خود چیکنگ کی تو ظاہر ہے پہلے وہ ہمارے جسم پر موجود غوطہ خوری کا لباس اتاریں گے پھر چیکنگ کریں گے۔ تو جب وہ مردوں کا کفن خود ہی پھاڑ دیں گے تو مردوں کو کفن پھاڑ کر بولنے میرا مطلب ہے ان پر حملہ کرنے سے کون روک سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"مادام۔۔۔۔ کھانا لگوا دیا گیا ہے"۔۔۔۔ نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے۔۔۔۔ آؤ۔ اب باقی باتیں کھانے کی میز پر ہوں گی" مادام نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"جب کھانا سامنے ہو اور بھوک بھی لگی ہوئی ہو تو پھر کس کافر کا دل چاہتا ہے باتیں کرنے کو۔ اور ویسے بھی اب باتوں کا پیریڈ ختم ہو گیا ہے اور کام کا شروع"۔۔۔۔ عمران نے مسکرا کر کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"صرف یہ بتا دو کہ یہ سارا انتظام تم نے صرف اپنے لئے کیا ہے یا اس میں میرا انتظام بھی شامل ہے"۔۔۔۔ مادام جاشی نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"مجھے بعض اوقات الہام بھی ہونے لگتا ہے۔ اس لئے مجھے پہلے سے معلوم تھا کہ آخر تنویر نے تمہاری کلائی پکڑنی ہی ہے۔ اس لئے میں نے پانچ کے حساب سے ہی سارا سامان منگوایا ہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مادام جاشی کے چہرے پر مسرت کی لہر سی دوڑ گئی۔

"یہ میری زندگی کے واقعی شاندار لمحات ہوں گے جب میں تم جیسے ذہین اور دلیر آدمیوں کے ساتھ کام کروں گی۔" مادام نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

کرنل کاٹرد اپنے دفتر میں موجود کرسی پر جا کر اس طرح بیٹھ گیا۔ جیسے کوئی فاتح نئی تسخیر شدہ مملکت میں دربار لگا کر بیٹھتا ہے۔

"ابھی یہ خبر پوری دنیا کے یہودیوں میں پھیل جائے گی کہ داڑ پاور کے چیف کرنل کاٹرد نے ان کے بدترین دشمن کا خاتمہ کر دیا ہے۔ ہا ۔۔۔ ہا ۔۔۔ اب کرنل کاٹرد پوری دنیا کے یہودیوں کا ہیرو بن چکا ہے" ۔۔۔ کرنل کاٹرد نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے سامنے رکھے ہوئے انٹرکام کا ریسیور اٹھایا اور ایک بٹن دبا دیا۔

"یس باس" ۔۔۔ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"جیمی ۔۔۔ فوراً چیئرمین سرلارنس سے ٹرانسمیٹر پہ میری

SCANNED BY JAMSHED

بات کراؤ۔ فوراً" ــــــ کرنل کاٹرو نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس" ــــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور کرنل کاٹرو نے ریسیور رکھ دیا۔ اور پھر میز کی دراز کھول کر اس میں رکھا ہوا ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نما ٹرانسمیٹر نکال کر اُسے میز کے اوپر رکھ دیا۔ اس کا دل واقعی بلیوں اچھل رہا تھا۔ اس کا بس نہ چل رہا تھا کہ ایک لمحہ بھی نہ گزرے اور وہ اپنے اس تاریخی اور یادگار کارنامے کی رو ئیداد سر لارنس کے کانوں تک پہنچا دے۔ لیکن ظاہر ہے ٹرانسمیٹر کال ملنے میں کچھ وقت تو بہر حال لگنا ہی تھا۔

تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آواز نکلنے لگی۔ اور اس پر موجود ایک چھوٹا سا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ کرنل کاٹرو خاموش بیٹھا رہا۔ پھر جلتا بجھتا بلب ایک جھٹکے سے مسلسل جلنے لگا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آواز کی بجائے ایک انسانی آواز برآمد ہوئی۔ لہجہ بے حد تحکمانہ اور بھاری سا تھا۔

"ہیلو ــــ لارنس اٹنڈنگ اوور" ــــــ بولنے والے نے کہا۔ یہ سر لارنس تھے۔ واٹر پاور کے بورڈ آف ڈائریکٹران کے چیئرمین۔ اور انہی کی وجہ سے کرنل کاٹرو واٹر پاور کا چیف بنا تھا۔ سر لارنس ایکریمین یہودی تھا اور ایکریمیا کے دولت مند یہودیوں میں ان کا نمبر سب سے پہلا تھا۔ دولت مند ہونے کے ساتھ ساتھ وہ مسلمانوں کے انتہائی کٹر مخالف تھے۔ لیکن ٹانگوں سے معذور ہونے کی وجہ سے وہ خود تو مسلمانوں کے خلاف حرکت

ن نہ آ سکتے تھے۔ لیکن ان کا ذہن ہمیشہ دنیا بھر کے مسلمانوں کے
ں کے بارے میں نئی نئی پلاننگ بنانے میں مصروف رہتا تھا۔
ران منصوبوں پر وہ بے دریغ دولت بھی خرچ کرتے تھے۔ گریٹ
ل کے منصوبے کے لئے ملنے والے عطیات میں ان کا عطیہ
ب پر بھاری تھا بلکہ ایک لحاظ سے دیکھا جائے تو واٹر پاور
نیم کی پلاننگ اور پھر اس کے قیام میں بھی سب سے زیادہ
ہی کا ہاتھ تھا۔ پوری دنیا کے دولت مند یہودیوں کے ساتھ
ہی کے گہرے تعلقات تھے۔ حتیٰ کہ یہاں تک کہا جاتا تھا کہ
سرائیلی ریاست کے قیام میں بھی ان کی کوششوں کا بڑا دخل
تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اسرائیل کا صدر، وزیر اعظم اور تمام اعلیٰ حکام
ان کی بے حد عزت کرتے تھے۔

"سر ــــ میں کرنل کاٹرو بول رہا ہوں۔ واٹر پاور ہیڈ کوارٹر سے اوور" ــــــ کرنل کاٹرو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ کرنل کاٹرو۔ تم نے اب تک کوئی رپورٹ ہی نہیں دی ان بدمعاشوں کے متعلق۔ حالانکہ تم نے دعویٰ کیا تھا کہ تم جلد از جلد ان کا خاتمہ کر دو گے اوور" ــــــ سر لارنس نے گمبھیر لہجے میں کہا۔

"سر یہی رپورٹ دینے کے لئے تو میں نے کال کی ہے اوور" کرنل کاٹرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا ــــ کیا رپورٹ ہے اوور" ــــــ سر لارنس نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

SCANNED BY JAMSHED

"سر۔ عظیم کامیابی۔ گریٹ وکٹری اوور" ـــــ کرنل کاٹرو نے بے اختیار ہوتے ہوئے قدرے چیخ کر کہا۔

"اس سابقہ چیف نے بھی گریٹ بال مشن کو گریٹ وکٹری کا ہی نام دے رکھا تھا۔ لیکن پھر اس گریٹ وکٹری کا کیا حشر ہو۔ کیا تم بھی ایسی ہی گریٹ وکٹری کی رپورٹ دینا چاہتے ہو اوور" سر لارنس نے قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں سر۔ یہ واقعی گریٹ وکٹری رپورٹ ہے۔ وہ علی عمران اپنے ساتھیوں سمیت لاشوں کی صورت میں میرے سامنے پڑے ہوئے ہیں اوور" ـــــ کرنل کاٹرو نے کہا۔

"کیا ـــــ کیا کہہ رہے ہو۔ تمہارے سامنے پڑے ہیں لاشوں کی صورت میں۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے اوور" ـــــ سر لارنس نے چیختے ہوئے پوچھا۔

"جی نہیں سر۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ وہ زندہ ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو ہی نہیں سکتے تھے۔ البتہ ان کی لاشیں ثبوت کے طور پر ہیڈ کوارٹر میں منگوا لی گئی ہیں۔ ظاہر ہے لاشوں سے تو ہیڈ کوارٹر کو کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا۔ پھر مجھے معلوم تھا کہ اس علی عمران کی موت پر یقین اس کی لاش دیکھے بغیر کوئی نہ کرے گا اوور" ـــــ کرنل کاٹرو نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو واقعی یہ گریٹ وکٹری ہے۔ لیکن مجھے تفصیل بتاؤ۔ واقعی مجھے تمہاری بات پر یقین نہیں آ رہا اوور" ـــــ سر لارنس

نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر۔ آپ یقین کریں میں درست کہہ رہا ہوں۔ اس کی لاش میری نظروں کے سامنے پڑی ہوئی ہے اور میں نے چیک کر لیا ہے۔ وہ واقعی علی عمران ہے اور مردہ ہے اوور" کرنل کاٹرو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اچھا تفصیل بتاؤ کرنل کاٹرو۔ پوری تفصیل بتاؤ اوور" ـــــ سر لارنس نے کہا۔ اور کرنل کاٹرو نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی آمد کا پتہ لگنے سے لے کر گارڈین کی موت اور پھر پاڈلا کے آپریشن سمیت آخر میں ان پر ٹی۔ ایلون ریز کا فائر اور پھر ان کی لاشوں کی کمپیوٹر تصدیق تک پوری تفصیل سنا دی۔

"تو کمپیوٹر نے بھی ان کی موت کی تصدیق کر دی۔ اوہ ویری گڈ۔ یہ تم نے واقعی ایک عظیم کارنامہ سر انجام دیا ہے۔ اور پوری دنیا کے یہودیوں کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خصوصاً یہی علی عمران ہی پوری دنیا کے مسلمانوں کے لئے ڈھال بنے ہوئے تھے۔ اب ہم یہودی آسانی سے ان مسلمانوں کا خاتمہ کر لیں گے۔ ویری گڈ۔ میں اس عمران کی لاش کی باقاعدہ نمائش کراؤں گا اور دنیا والوں کو بتا دوں گا کہ آخری فتح یہودیوں کی ہی ہے اوور" ـــــ سر لارنس نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا۔

"سر لارنس۔ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کو باقاعدہ حنوط کر دیا جائے۔ تاکہ یہ طویل عرصے کے لئے مسلمانوں کے لئے عبرت کا نمونہ بنی رہیں اوور" ـــــ کرنل کاٹرو نے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"اوہ۔ ویری گڈ آئیڈیا۔ ویری گڈ آئیڈیا۔ اس طرح ان کی لاشیں خراب نہیں ہوں گی۔ ٹھیک ہے۔ میں خود حنوط کرنے والے ماہرین کو لے کر تمہارے ہیڈ کوارٹر پہنچ جاتا ہوں۔ تاکہ انہیں حنوط کر کے اپنے ساتھ لے جاؤں اور پھر ان کی ورلڈ ٹی۔ وی چینل پہ نمائش کی جائے اوور" ـــــ سر لارنس نے کہا۔

"جناب میرا خیال ہے ان کی لاشوں کو حنوط کر کے اسرائیل کے قومی میوزیم میں رکھ دیا جائے اوور" ـــــ کرنل کاٹرد نے کہا۔

"میوزیم میں نہیں۔ ان کی لاشیں اسرائیل کے بڑے چوک پر پھانسی پہ لٹکائی جائیں گی اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے وہاں لٹکی رہیں گی۔ تاکہ یہودی ان کی لاشوں پر تھوکتے رہیں۔ اور سنو۔ تمہیں بھی یہودیوں کی طرف سے اسرائیل میں ہی اس کارنامہ پر تمغہ یہوداہ دیا جائے گا۔ وہ تمغہ جو آج تک کسی کو نہیں ملا اوور" ـــــ سر لارنس نے کہا۔ اور کرنل کاٹرد کا چہرہ فرطِ مسرت سے کھل اٹھا۔

"اوہ اوہ سر۔ یہ میرے لئے سب سے بڑا اعزاز ہے اوور" کرنل کاٹرد نے مسرت کے شدید جذبے سے مغلوب ہوتے ہوئے کہا۔

"تم نے کام ہی ایسا کیا ہے۔ بہرحال میں ابھی حنوط کرنے والے ماہرین سے رابطہ قائم کر کے سپیشل فلائٹ پر تمہارے ہیڈ کوارٹر پہنچ رہا ہوں۔ زیادہ سے زیادہ مجھے وہاں آنے تک چار گھنٹے لگیں گے۔ لیکن تمہارے ہیڈ کوارٹر میں مجھے کس طرح داخل ہونا ہو گا۔ اس کے متعلق تفصیل تم بتاؤ گے اوور" ـــــ سر لارنس نے کہا۔

"آپ بلیک پاگوس پہنچنے سے پہلے مجھے ہیڈ کوارٹر کی فریکونسی پر کال کریں گے۔ میں خصوصی لانچ ساحل پر بھجوا دوں گا جو آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو لے کر آ جائے گی اوور" ـــــ کرنل کاٹرد نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کال کر لوں گا۔ اوور اینڈ آل" ـــــ سر لارنس نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ کرنل کاٹرد نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اسے واپس دراز میں رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اب وہ خود جا کر فرسٹ ہال میں رکھی ہوئی ان کی لاشوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتا تھا۔

عمران اور اس کے ساتھی اور مادام جاشی لانچ پر غوطہ خوری کا لباس پہنے بیٹھے ہوئے تھے۔ لانچ کا انتظام مادام جاشی نے کر دیا تھا۔ اس وقت وہ ہر لحاظ سے تیار ہو کر بیٹھے تھے۔ ان کے لباس کے اندر پشت پر ڈیتھ شو بھی بندھا ہوا تھا جس کے آن کرنے کا بٹن ان کی ہتھیلی کے اندر رکھا گیا تھا جبکہ کھرٹی مادہ کے انجکشن عمران نے سب کو لگا دیئے تھے اور آخر میں اس نے خود بھی یہ انجکشن لگا لیا تھا۔ عمران نے ہیڈکوارٹر کی مشینری کو جام کرنے کی غرض سے ناراک سے مخصوص ہتھیار بھی منگوایا تھا۔ مخصوص ہتھیار چھوٹے سے پسٹول کی مانند تھا۔ اس کے اندر ایسی ریز تھیں جو فائر ہوتے ہی اٹیمک بیٹریوں سے چلنے والی مشینری کو جام کر دیتی تھیں۔ اس ہتھیار کے علاوہ عمران نے اپنے پاس کسی قسم کا کوئی اسلحہ نہ رکھا تھا کیونکہ ہو سکتا ہے۔ ہیڈکوارٹر میں لے جانے سے پہلے ان کے ہتھیار وغیرہ چیک کئے

SCANNED BY JAMSHED

جائیں۔ ویسے اُسے عام سے اسلحے کی اتنی پرواہ بھی نہ تھی کیونکہ اُسے یقین تھا کہ عام سے ہتھیار تو وہ دوسروں سے بھی چھین سکتا ہے۔ صرف اُسے فکر اٹیمک وائرنگ مشینری کی تھی۔ کیونکہ وہ ان کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی تھی۔ پاڈلا نے ویسے اُسے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ ہیڈکوارٹر کی تمام اہم مشینیں بڑی بڑی اٹیمک بیٹریوں سے ہی چلتی ہیں۔ اس لئے اس نے یہ مخصوص ہتھیار خاص طور پر منگوایا تھا۔

"اگر ہماری پلاننگ فیل ہو گئی تو؟" —— تنویر نے اچانک پوچھا۔

"حساب کتاب ہی تو دینا ہے۔ پاکیشیا میں جا کر باس کو دینے کی بجائے منکر نکیر کو دے دینا۔ ویسے تمہارا باس بھی تو منکر نکیر سے کم نہیں ہے" —— عمران نے کہا۔ اور صفدر اور کیپٹن شکیل ہنس پڑے۔

"اچھا تو تمہارا بھی کوئی باس ہے" —— پاس بیٹھی ہوئی مادام جاشی باس کا نام سن کر چونک پڑی۔

"باس کے بغیر کام کیسے چل سکتا ہے مادام جاشی۔ اب دیکھو تنویر ہم سب کا باس ہے اور ہو سکتا ہے کل تم تنویر کی باس بن جاؤ۔ فی الحال تو امید پہ دنیا قائم ہے" —— عمران نے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ تم بنا لو اسے اپنا باس" —— تنویر نے جلے بھنے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ تم نے کیا جھگڑا شروع کر دیا۔ میں کیسے باس بن سکتی ہوں" —— مادام جاشی اور زیادہ حیران ہو کر بولی۔

SCANNED BY JAMSHED

"کیوں نہیں بن سکتیں باس۔ بیگم اور باس ایک ہی سکے کے دو
رخ ہوتے ہیں۔ دونوں ہی بے سے شروع ہوتے ہیں۔ اور شوہر تو
بے چارہ ہی رہ جاتا ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور
مادام جاشی کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ اس کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی
"اگر ایسی بات ہے تو میں باس بننے کے لئے تیار ہوں لیکن صرف
تنویر کی۔ کیونکہ تنویر نے میرے ساتھ ہمدردی کر کے میرا دل جیت
لیا ہے۔ یہ بات درست ہے کہ پہلے پہلے میرے دل میں تمہارے
لئے دلچسپی کے جذبات موجود تھے۔ لیکن تم نے جس کٹھورپن اور
سنگ دلی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس سے میرا دل تمہاری طرف سے
کھٹا ہو گیا ہے" ——— مادام جاشی نے بڑے بے باکانہ لہجے میں
کہا۔

"تو بھئی مبارک ہو۔ کم از کم تنویر تو باس والا ہو گیا۔ ارے
ہاں۔ جس کا باس اس قدر خوب صورت ہو۔ اس کا سپر
باس تو یقیناً نورٌ علیٰ نور ہی ہو گا۔ کیوں تنویر" ——— عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور تنویر کا مادام جاشی کی اس
طرح بے باکانہ گفتگو سن کر واقعی شرم سے چہرہ سرخ پڑ
گیا تھا۔

"بکواس مت کرو۔ ہم انتہائی اہم مشن پر جا رہے ہیں اور تمہیں
مذاق سوجھ رہا ہے" ——— تنویر نے اس بار جھینپے ہوئے لہجے میں

"ارے کمال ہے۔ تم مرد ہو کر شرما رہے ہو۔ واقعی مشرق
حیرت انگیز ملک ہے۔ جہاں کے مرد بھی شرماتے ہیں" ——— مادام
جاشی نے تنویر کی شکل دیکھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
وہ جس ماحول میں پلی بڑھی تھی وہاں تو ان معاملات میں عورتیں اور مرد
اپنے جذبات کا واقعی اس طرح انتہائی بے تکلفانہ انداز میں اظہار کر
دیتے تھے۔ اور وہاں اسے معیوب بھی نہ سمجھا جاتا تھا۔ لیکن ظاہر ہے
تنویر کے لئے کسی عورت کا اس طرح بے باکانہ اس کے متعلق جذبات
کا اظہار واقعی شرم والی بات تھی۔ وہ کچھ بھی ہو۔ بہر حال اس کی
رگوں میں مشرقی خون دوڑ رہا تھا۔

"مادام جاشی۔ میں ایسی باتیں پسند نہیں کرتا۔ اس لئے پلیز آپ
ایسی باتیں نہ کیا کریں" ——— تنویر نے آخر کار مادام جاشی سے کہہ
ہی دیا۔

"کیا مطلب ——— کیا تم مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتے۔ کیا
کمی ہے مجھ میں۔ کیا میں بدصورت ہوں۔ بوڑھی ہوں۔ کلچرڈ نہیں
ہوں۔ بتاؤ کیا کمی ہے مجھ میں۔ تم نے یہ بات کہہ کر میری توہین کر
دی ہے" ——— مادام جاشی کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اسے شدید غصہ
آ گیا تھا۔

"مادام جاشی۔ آپ کا غصے میں آنا بے جا ہے۔ کیونکہ ہمارے
مشرق میں کوئی عورت بھی اس طرح بے باکانہ انداز میں اپنی شادی
کے بارے میں بات نہیں کرتی۔ تنویر نے آپ کو درست جواب دیا
ہے۔ آپ بولے کہ اگر ہمارے ساتھ اور کچھ عرصہ رہنا چاہتی ہیں
تو آپ کو مشرقی اخلاق اور آداب کا خیال رکھنا پڑے گا" ——— اس
بار صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"اوہ ۔ تو یہ بات ہے ۔ ٹھیک ہے ۔ آئی ۔ ایم ۔ سوری" ـــــ مادام جاشی نے سر ملاتے ہوئے کہا ۔ اس کا چہرہ اب نارمل ہو رہا تھا لیکن وہ اب بھی کن انکھیوں سے تنویر کو دیکھ رہی تھی ۔ جو اب منہ دوسری طرف کئے بیٹھا تھا ۔

" اگر مادام جاشی یہی بات میرے متعلق کرتیں تو میں اب تک شرم کے مارے سمندر میں کود چکا ہوتا ۔ تنویر تو پھر ڈھیٹ بنا بیٹھا ہوا ہے " ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے تنویر کو اور زیادہ چڑانے کے لئے کہا ۔

" دیکھو ۔ تم ہمارے معاملے میں مت بولو ۔ یہ میرا اور تنویر کا آپس کا معاملہ ہے ۔ میں جانوں اور تنویر جانے ۔ یہ ٹھیک ہے کہ مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ مشرق میں ایسی بات کو آداب کے خلاف سمجھا جاتا ہے ۔ اس لئے میں نے یہاں کے ماحول کے مطابق بات کر دی ۔ لیکن آئندہ میں خیال رکھوں گی ۔ لیکن اس کے باوجود تمہیں اس معاملے میں بولنے کا کوئی حق نہیں ہے " ـــــ مادام جاشی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" کیوں حق نہیں ہے ۔ میں نے ہی تو آخر تنویر کا شہ بالا بننا ہے ۔ اور شہ بالا کو ہر قسم کا حق حاصل ہوتا ہے " ـــــ عمران نے کہا ۔

" شہ بالا ـــــ وہ کیا ہوتا ہے ۔ کیا مشرق میں شادی شرکت کی بنیاد پر ہوتی ہے ۔ یہ کیسا اخلاق ہے " ـــــ مادام جاشی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا ۔

" تم اس کی بکواس پر مت کان دھرو ۔ اس کا مقصد ہی تمہیں غصہ دلانا ہوتا ہے " ـــــ تنویر سے نہ رہا گیا تو وہ بول ہی پڑا ۔

" ارے واہ ۔ تو دونوں طرف سے آگ برابر لگی ہوئی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو ٹھیک ہے ۔ تم دونوں یہیں سے واپس چلے جاؤ ۔ ورنہ ایسا نہ ہو کہ واٹر پاور میرا مطلب ہے طاقتور پانی اس آگ کو کہیں بجھا ہی نہ دے ۔ اور بعد میں ہمیں آگ جلانے کے لئے پھونکیں مارنی پڑ جائیں " ـــــ عمران نے کہا ۔ اور صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں قہقہہ مار کر ہنس پڑے ۔ جب کہ تنویر اور مادام جاشی دونوں ہی بے اختیار مسکرا دیئے ۔

عمران نے کلائی میں بندھی ہوئی گھڑی دیکھی تو وہ بے اختیار چونک پڑا ۔

" اوہ کیپٹن شکیل ۔ رفتار آہستہ کر دو ۔ ان کی رینج قریب ہے " عمران نے سٹیئرنگ پر موجود کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا اور رینج قریب کا سن کر سب چوکنا ہو کر بیٹھ گئے ۔ کیونکہ انہیں پوری طرح احساس تھا کہ اب موت زندگی کا کھیل شروع ہونے ہی والا ہے ۔ کیپٹن شکیل نے رفتار کم کر دی ۔ عمران کی نظریں گھڑی پر جمی ہوئی تھیں ۔

" ٹھیک ہے ۔ اب لانچ روک دو " ـــــ عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا ۔ اور کیپٹن شکیل نے انجن بند کر کے لانچ کو بالکل ہی آہستہ کر کے روک دیا ۔

" او کے ساتھیو ۔ یہاں سے زندگی کی سرحد ختم ہو رہی ہے ۔ اور اس کے بعد کیا ہوتا ہے یہ مستقبل بتائے گا ۔ لیکن ایک بات

SCANNED BY JAMSHED

بتادوں کہ تم میں سے کسی کی معمولی سی کوتاہی بھی ہم سب کے لئے موت کا پھندہ بن جائے گی ۔ اس لئے ہر آدمی نے ہر لحاظ سے محتاط رہنا ہے ۔ خاص طور پر میں مادام جاشی سے کہہ رہا ہوں کہ وہ ہر قسم کے جذباتی اقدام سے باز رہے ۔ چلو ہیلمٹ ایڈجسٹ کرو اور پھر پانی میں کود جاؤ" ـــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا ۔ اور پھر ہیلمٹ ایڈجسٹ کر کے اس نے سب سے پہلے سمندر میں چھلانگ لگا دی ۔ چونکہ ان سب کے جسم نائیلون کی ایک رسی سے بندھے ہوئے تھے ۔ اس لئے فوراً ہی یکے بعد دیگرے وہ سب سمندر میں کود گئے ۔

عمران سب سے آگے تھا ۔ اور وہ سب عمران کی رہنمائی میں نیچے گہرائی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے ۔ کافی گہرائی میں پہنچ کر عمران نے اپنا رخ بدلا اور پھر وہ آگے کی طرف بڑھنے لگا ۔ باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے ہی آگے بڑھنے لگے ۔ چونکہ ان کے سروں پر موجود ہیلمٹ کے اندر ایسے آلات لگے ہوئے تھے جو پانی سے آکسیجن کشید کر کے انہیں پہنچا رہے تھے ۔ اس لئے انہیں علیحدہ سلنڈر اٹھانے کی ضرورت نہ تھی ۔ آپس میں گفتگو کرنے کے لئے ٹرانسمیٹر سسٹم بھی موجود تھا ۔

"ہوشیار رہو ۔ اور ڈیتھ شو کا بٹن دبانے کے لئے ہر لمحے تیار رہنا" ـــــ عمران نے بات کرتے ہوئے کہا ۔ اور اس کی آواز بخوبی سب تک پہنچ گئی ۔ ابھی انہیں تیرتے ہوئے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ یکلخت دور سے پانی میں سے سیاہ رنگ کی ایک لکیر ابھرتی ہوئی ان کی طرف آتی دکھائی دی ۔

"ہوشیار ۔ ٹی ۔ ایون ریز فائر ہو گئی ہیں ۔ جیسے ہی یہ ہمارے جسموں سے ٹکرائے گی ہم نے ڈیتھ شو کو آن کر دینا ہے" ـــــ عمران نے چیخ کر کہا ۔ اور ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ وہ سیاہ لکیر ان کے جسموں سے آ کر ٹکرائی اور سیاہ رنگ کا دھواں سا ان سب کے گرد پھیل گیا ۔ عمران نے فوراً ہی ڈیتھ شو کا بٹن آن کر دیا ۔ دوسرے لمحے اس کا جسم کسی لاش کی طرح اکڑتا چلا گیا ۔ ایک لمحے بعد جب وہ سیاہی ختم ہوئی تو اس کا جسم واقعی کسی لاش کی طرح تیزی سے اوپر سطح کی طرف اٹھتا چلا جا رہا تھا ۔ عمران کا ذہن پوری طرح بیدار تھا ۔ لیکن اب اسے سانس لینے میں قدرے تکلیف سی محسوس ہو رہی تھی ۔ لیکن جیسے ہی اس کا جسم پانی کی سطح پر پہنچا ۔ یہ تکلیف ختم ہو گئی ۔ عمران چونکہ مڑ نہ سکتا تھا ۔ اس لئے وہ اپنے ساتھیوں کو بہرحال نہ دیکھ سکتا تھا ۔ لیکن اسے یقین تھا کہ اس کے ساتھی بھی اسی طرح لاشوں کی صورت میں اس کے ارد گرد ہی تیر رہے ہوں گے ۔ چونکہ ٹی ۔ ایون ریز کے ٹکرانے کے بعد وہ معمولی سی حرکت بھی اپنی مرضی سے نہ کر سکتا تھا ۔ اس لئے مجبوراً خاموش پڑا رہا ۔ ابھی سطح سمندر پر لاش کی صورت میں تیرتے ہوئے تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ یکلخت اسے آسمان سے ایک باریک سا جال اپنے گرد گرتا دکھائی دیا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم انتہائی تیز رفتاری سے اس طرف کو کھنچتا چلا گیا جدھر وہ جا رہے تھے ۔ تھوڑی ہی دیر بعد اس کا جسم پانی سے بھرے ہوئے ایک

SCANNED BY JAMSHED

تالاب نما جگہ پر پہنچ کر رک گیا۔ اس تالاب کے ارد گرد اونچی چٹانی دیواریں سی تھیں۔ جال اب غائب ہو چکا تھا۔ چند لمحوں بعد اس نے ایک انسانی ہاتھ سا سائیڈ سے اپنی طرف بڑھتے دیکھا۔ پھر کسی نے اُسے پہلے دائیں طرف کو گھسیٹا اور پھر اُسے ایک جھٹکے سے اٹھا کر ایک لمبی سی ٹرالی میں پشت کے بل لٹا دیا۔ اس کے فوراً بعد اس کے اوپر کسی اور کا جسم رکھ دیا گیا اور پھر یہ ڈھیر بڑھتا ہی گیا۔ اور عمران سب سے نیچے دب گیا۔ دوسرے لمحے ٹرالی تیزی سے حرکت میں آ گئی۔ اب عمران نیچے دب جانے کی وجہ سے کچھ دیکھ تو نہ سکتا تھا۔ لیکن ٹرالی کی حرکت اُسے محسوس ہو رہی تھی۔ چند لمحوں بعد ٹرالی رک گئی۔ اور تھوڑی دیر بعد عمران کے اوپر موجود اس کے ساتھیوں کے جسموں کو اٹھا لیا گیا۔ اس کے بعد ایک آدمی نے اُسے بھی اٹھا کر پختہ فرش پر لٹا دیا۔ اس کمرے کی دیواریں سیاہ رنگ کی تھیں۔ اور چھت سے ایک ٹیوب لٹکی ہوئی تھی۔ جو روشن تھی۔ کچھ دیر گزرنے کے بعد عمران کو دوبارہ فرش سے اٹھایا گیا۔ اور ایک سٹریچر پر لٹا دیا گیا۔ اس کے بعد اس کے سر سے ہیلمٹ ہٹا لیا گیا۔ عمران نے آنکھیں بند کر رکھی تھیں۔ چند لمحوں بعد اس کے سر پر شیشے کا ایک کنٹوپ چڑھا دیا گیا۔ اس کے ساتھ بے شمار تاریں لگی ہوئی تھیں۔ اور عمران سمجھ گیا کہ کمپیوٹر کی مدد سے اس کی موت کی تصدیق کی جا رہی ہے۔ گو اس کے لئے اُسے ذہن بلینک کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ ایسے کمپیوٹر کی کارکردگی کو جانتا تھا کہ یہ خون کی رفتار کی مدد سے موت اور زندگی کا فیصلہ کرتے ہیں۔ اور

ٹکس تھرٹی مادہ اور ٹی۔ الیون ریز کے مکس ہونے سے کمپیوٹر کو یہ اطلاع ملے گی کہ خون جامد ہے اور وہ اس کی موت کا اعلان کر دے گا۔ لیکن اس کے باوجود اس نے ذہن کو بھی حفظ ماتقدم کے طور پر بلینک کر لیا۔ لیکن چند ہی لمحوں بعد وہ کنٹوپ ہٹا دیا گیا۔ البتہ وہ سٹریچر پر اُسی طرح پڑا رہا۔ اب اس کے سر پر غوطہ خوری والا ہیلمٹ نہ تھا۔ تھوڑی دیر بعد اُسے سٹریچر سے اٹھا کر ایک بار پھر اُسی ٹرالی میں ڈال دیا گیا۔ لیکن اس بار عمران کسی اور کے جسم پر موجود تھا اور اس کے اوپر دو جسم تھے۔ چونکہ اس کی پشت اکڑی ہوئی تھی۔ اس لئے اُسے محسوس بھی نہ ہو رہا تھا کہ وہ کسی انسانی جسم پر پڑا ہوا ہے۔ ٹرالی ایک بار پھر حرکت میں آ گئی۔ عمران خاموش پڑا ہوا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ ٹی۔ الیون ریز کا اثر انسانی جسم پر آدھے گھنٹے تک رہتا ہے۔ اور ابھی آدھا گھنٹہ نہ گزرا تھا۔ آدھا گھنٹہ گزرنے کے بعد ہی وہ اس قابل ہو سکتا تھا کہ پوری طرح حرکت میں آ سکے۔ ورنہ اس حالت میں تو اس کے خون کا دوران واقعی اس قدر سست تھا کہ وہ چاہنے کے باوجود پوری تیزی سے پلکیں بھی نہ جھپک سکتا تھا۔ آنکھیں بھی بڑی مشکل سے بس آدھی ہی کھل سکتی تھیں۔ اس وقت واقعی وہ ایک کیچوے سے بھی بدتر حالت میں تھا لیکن یہ ایک ایسی مجبوری تھی جس کا کوئی حل نہ تھا۔ اب یہ قسمت پر منحصر تھا کہ آدھے گھنٹے سے پہلے ہی اس کے سینے میں گولیاں اتار دی جاتی ہیں یا وہ لوگ کمپیوٹر کی تصدیق پر ہی مطمئن ہو جاتے ہیں۔ بہرحال اتنا اُسے اطمینان تھا کہ وہ کسی نہ کسی طرح

زندہ یہودیوں کے اس خوف ناک ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے میں کامیاب ہوگیا ہے۔

ٹرالی آگے جا کر رک گئی۔ اور اُسے اٹھا کر فرش پر لٹا دیا گیا۔ عمران کی آنکھیں بند تھیں۔ چونکہ اس کے احساسات بیدار تھے۔ اس لئے اُسے محسوس ہو رہا تھا کہ اس کے ارد گرد انسان موجود ہیں۔

"اب تم سب اپنی اپنی ڈیوٹی پر جا سکتے ہو۔ ان لاشوں کی حفاظت کی کیا ضرورت ہے" ۔۔۔ ایک آواز عمران کے کانوں میں پڑی۔ اور اس کے ساتھ ہی دور جاتے ہوئے قدموں کی آوازیں ابھرنے لگیں۔ عمران نے آہستہ سے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی تو یہ محسوس کر کے اُسے خاصا اطمینان ہوا کہ پہلے کی نسبت اس کی آنکھیں زیادہ آسانی سے کھل گئی تھیں۔ اس کا مطلب تھا کہ خون کا دوران اب آہستہ آہستہ تیزی کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اور ٹی۔ ایون ریز کا اثر ختم ہونے والا تھا۔ اور یہ عمران کے نقطہ نظر سے نیک فال تھی۔ چند لمحوں بعد کہیں دور سے ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی قدموں کی آواز اُسی طرف کو جانے لگی۔ جس طرف سے گھنٹی کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ عمران نے اب اپنے سر کو حرکت دی اور اس کا سر آسانی سے گھوم گیا۔ عمران نے فوراً ہی اس ہاتھ کو حرکت دینے کی کوشش کی جس میں ڈیتھ شو کا بٹن موجود تھا۔ اس کا ہاتھ حرکت میں آگیا اور اس نے مٹھی کو ذرا سا کھول کر پھر زور

SCANNED BY JAMSHED

سے بھینچ تو اس کا فرش پر پڑا تختے کی طرح اکڑا ہوا جسم یک لخت ڈھیلا پڑ گیا۔ عمران چونکہ سر گھما کر دیکھ رہا تھا یہ ایک بڑا سا ہال نما کمرہ تھا۔ جس کے آگے ایک راہداری گزر رہی تھی۔ اور اس راہداری اور کمرے کے درمیان محرابی کھلا راستہ تھا۔ وہ آدمی اس محرابی کھلے حصے سے راہداری میں جا کر دائیں طرف مڑ گیا تھا۔ عمران نے فوراً ہی گردن دوسری طرف موڑی تو اس نے دیکھا کہ اس کے ساتھی اُسی طرح فرش پر ایک قطار کی صورت میں پڑے ہوئے تھے۔ لیکن ان کے جسم اُسی طرح تختے کی صورت میں تھے۔ عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ کیونکہ اُسے پوری طرح احساس ہو گیا تھا۔ کہ اب اس کا جسم آزادی سے حرکت کر رہا ہے دوسرے لمحے وہ اچھل کر کھڑا ہوا۔ اور اس نے جلدی سے غوطہ خوری کا لباس جسم سے علیحدہ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی وہ اس لباس کے ساتھ ساتھ ڈیتھ شو سے بھی چھٹکارا حاصل کر چکا تھا۔ اُسی لمحے اُسے راہداری میں سے آتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی۔ اور عمران بلی کی طرح دبے پاؤں اس محرابی کھلے حصے کی سائیڈ میں پہنچ کر دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا قدموں کی آوازیں اب قریب آگئی تھیں اور چند لمحوں بعد ایک لمبا تڑنگا سا آدمی جس کے کاندھے سے مشین گن لٹکی ہوئی تھی۔ مڑ کر اس کمرے میں داخل ہوا۔ سامنے اس لباس کو ڈھیر کی صورت میں پڑے دیکھ کر وہ یک لخت ٹھٹھک سا گیا۔ یہ وہ ڈھیر تھا جو عمران نے اپنے جسم سے علیحدہ کیا تھا۔ اُسی لمحے عمران تیزی سے آگے

SCANNED BY JAMSHED

بڑھا۔ اور اس نے اس آدمی کو یک لخت جھپٹ کر اپنے سینے سے جکڑا۔ اور پھر اسی رفتار سے وہ پیچھے دیوار کی طرف ہٹتا گیا۔ اس کا ایک بازو اس آدمی کی ناف کے گرد اور دوسرا اس کے منہ پر سختی سے جما ہوا تھا اور اس طرح اس آدمی کا سر بھی حرکت نہ کر سکتا تھا۔ اس آدمی نے عمران کو اچھالنے اور اپنے آپ کو چھڑانے کی بے حد کوشش کی لیکن عمران کے بازوؤں میں آنے کے بعد تو گینڈے کو بھی ہلنے میں وقت ہوتی تھی۔ اس نوجوان بیچارے نے کیا کر لینا تھا۔ عمران نے ناف پر موجود بازو کو اور زیادہ سختی سے بھینچ لیا۔ اور جب اس آدمی کی اضطراری حرکت ڈھیلی ہوئی تو عمران نے یک لخت اس کے منہ سے ہاتھ ہٹا کر اس کی گردن کے گرد بازو ڈال دیا۔

"خبردار آواز نہ نکلے۔ ورنہ ایک لمحے میں گردن توڑ دوں گا"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی گردن پر موجود بازو کو زور سے جھٹکا دیا۔ اس آدمی کے حلق سے غرغراہٹ کی آواز نکلنے لگی۔ اور اس کا جسم عمران کے بازوؤں میں اس طرح تڑپنے لگا۔ جیسے مچھلی پانی سے باہر تڑپتی ہے۔ عمران نے بازو کو ذرا سا ڈھیلا کیا تو اس آدمی کا پھڑکنا بھی قدرے کم ہو گیا۔

"سنو۔ میرے ساتھ تعاون کرو گے تو فائدے میں رہو گے۔ بولو یہاں اس حصے میں تمہارے علاوہ اور کتنے آدمی ہیں"۔۔۔ عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔ اس آدمی نے منہ سے جواب دینے کی بجائے انکار میں گردن ہلائی تو عمران نے یک لخت اس بازو کو

جو اس نے اس کی گردن کے گرد جمایا ہوا تھا زور سے جھٹکا دیا اور وہ آدمی ایک بار پھر تڑپنے لگا۔ عمران نے ایک اور جھٹکا دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس آدمی کا سر ایک طرف کو ڈھلک گیا اور جسم یک لخت ڈھیلا پڑ گیا۔ وہ ختم ہو چکا تھا۔ عمران نے اسے آگے کی طرف دھکیلا۔ لیکن اس سے پہلے اس کے کاندھوں سے لٹکی ہوئی مشین گن اس نے اتار دی۔ وہ آدمی ہلکے سے دھماکے سے قالین پر اوندھے منہ گرا۔ اسی لمحے عمران نے دیکھا کہ اس کے سارے ساتھی فرش پر کھڑے اپنے جسموں سے غوطہ خوری کا لباس اتارنے کی جدوجہد میں مصروف ہیں۔

"جلدی کرو۔ یہ لباس اور یہ لاش سب کو ایک کونے میں ڈال دو۔ میں ذرا اس حصے کو چیک کر لوں"۔۔۔ عمران نے آہستہ سے کہا۔ اور اسی لمحے اسے ایک اور خیال آیا تو وہ بری طرح چونک پڑا۔ اس سے واقعی حماقت ہو گئی تھی۔ وہ اس وقت واٹر پاور کے ہیڈ کوارٹر میں موجود تھا جہاں انتہائی جدید ترین مشینری نصب تھی۔ ہو سکتا ہے اس کی آواز یا حرکت کو مارک کیا جا رہا ہو اور کسی بھی لمحے اچانک ان پر قیامت ٹوٹ پڑے۔ اسے اس ریز پسٹل کا خیال نہ آیا تھا۔ اور یہ واقعی اس کی حماقت تھی۔ لیکن اس خیال کے آتے ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے کوٹ کی اندرونی جیب سے وہ چھوٹا سا نیلے رنگ کا پستول نما آلہ نکالا اور اس کی رینج چونکہ خاصی وسیع تھی۔ اس لئے عمران کو اس بات کی فکر نہ تھی کہ ان ریز سے کوئی مشین بچ کر نہ رہ جائے۔ پسٹل کا رخ اس نے راہداری کی طرف کر کے

SCANNED BY JAMSHED

اس کا ٹریگر دبا دیا۔ پسٹل میں سے ہلکی سی کٹاک کی آواز نکلی اور ساتھ ہی ہلکے نیلے رنگ کے دھوئیں کا ایک بھپکا سا برآمد ہوا جو چند لمحوں میں ہی غائب ہو گیا۔ عمران نے پسٹل کو واپس جیب میں رکھ لیا۔ اب وہ اس فائرنگ مشینری کی طرف سے مطمئن ہو گیا تھا۔ پھر وہ مشین گن اٹھائے آگے بڑھا۔ راہداری میں پہنچ کر اس نے اس طرف دیکھا جدھر وہ آواز گیا تھا تو آگے جا کر راہداری بند ہو گئی تھی جب کہ سائیڈ پر ایسا ہی ایک اور محرابی دروازہ تھا۔ عمران نے دوسری طرف دیکھا تو راہداری بند تھی اور اس میں کوئی دروازہ نہ تھا۔ عمران مطمئن ہو کر دوسرے محرابی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ آہستہ آہستہ آگے بڑھتا ہوا وہ اس کھلے دروازے کے قریب پہنچ کر رک گیا۔ اس نے پہلے ذرا سا جھانک کر اندر دیکھا تو یہ ایک عام سا دفتر نما کمرہ تھا جس میں ایک میز اور اس کے پیچھے کرسی رکھی ہوئی تھی۔ لیکن جس چیز کو وہ دیکھ کر چونکا تھا وہ ایک دیوار کے ساتھ نصب بڑی سی مشین تھی۔ یہ مشین چل رہی تھی۔ اور اس مشین کو چلتے ہوئے دیکھ کر ہی وہ چونکا تھا کہ ریز فائر کرنے کے باوجود یہ مشین کیوں چل رہی ہے۔ اس کی دو ہی وجہیں ہو سکتی ہیں کہ یا تو ان ریز نے کسی وجہ سے کام نہیں کیا یا پھر اس مشین کا تعلق اٹیمک بیٹریوں سے نہ ہو گا۔ کمرہ چونکہ خالی پڑا تھا۔ اس لئے عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس مشین کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔ وہ غور سے اس مشین کو دیکھ رہا تھا۔ عمران نے دیکھا کہ یہ کوئی خاص قسم کا ٹرانسمیٹر سا تھا۔ لیکن اس میں سے نہ کوئی آواز نکل رہی تھی اور نہ اس کے ڈائل پر کوئی فریکونسی ریڈ آ رہی تھی۔ البتہ وہ چھوٹے چھوٹے بلب جو ڈائل کے اوپر لگے ہوئے تھے مسلسل جل بجھ رہے تھے جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ مشین آن ہے۔ عمران غور سے مشین کو دیکھتا رہا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر ان بلبوں کے نیچے لگے ہوئے ایک بڑے سے بٹن کو پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے مشین میں سے ہلکی سی سیٹی کی آواز بلند ہوئی اور اس کے ساتھ ہی ڈائل پر موجود دو مختلف رنگوں کی سوئیاں ایک دوسرے کی مخالف سمت میں آگے بڑھنے لگیں اور پھر وہ ایک دوسرے کے برابر آ کر رک گئیں۔ اس کے ساتھ ہی سیٹی کی آواز کی بجائے ایک انسانی آواز مشین سے برآمد ہونے لگی۔

"وہ واقعی علی عمران ہے اوور" ــــ آواز کہہ رہی تھی اور عمران یہ بات سن کر چونک پڑا۔ اسی لمحے اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی آ گئے۔ عمران نے مڑ کر ہونٹوں پر انگلی رکھ کر انہیں خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

"اچھا تفصیل بتاؤ کرنل کاٹرو۔ پوری تفصیل اوور" ــــ ایک بھاری آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ پہلی بات کرنے والا اس ہیڈ کوارٹر کا چیف کرنل کاٹرو ہے۔ اور پھر اس کرنل کاٹرو نے عمران کے ہیڈ کوارٹر پہنچنے اور کمپیوٹر تصدیق تک پوری تفصیل بتا دی اور عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگ گئی۔ کیونکہ اس رپورٹ نے اس کے تمام خدشات کی تصدیق کر دی تھی کہ ہیڈ کوارٹر کو لگڈین اور یاڈلا کے بارے میں پورا علم ہو گا۔ اس وجہ سے اس نے لاشوں والا چکر چلایا تھا۔ اور اب وہ اپنے کانوں سے سن رہا تھا۔

کہ اس کا خیال درست تھا۔

کرنل کاٹرو اور دوسرے آدمی کے درمیان بات چیت ہوتی رہی
اس بات چیت کا مرکز عمران کی ذات تھی۔ پھر اسے پتہ چل گیا کہ کرنل کاٹرو سر لارنس سے بات کر رہا ہے۔ اور یہ نام سامنے آتے ہی وہ ساری بات سمجھ گیا۔ اسے پہلے سے اطلاع تھی کہ ایکریمیا کا یہ انتہائی دولت مند یہودی مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتا رہتا ہے لیکن اب تو اس بات کی باقاعدہ تصدیق ہوگئی تھی کہ اس واٹر یاور تنظیم کے پیچھے بھی اس کا ہاتھ ہے۔ کیونکہ جیف جس مؤدبانہ انداز میں رپورٹ دے رہا تھا ظاہر ہے وہ اس سے بھی کوئی بڑا عہدیدار ہوگا۔

"میوزیم میں نہیں۔ ان کی لاشیں اسرائیل کے بڑے چوک پر لٹکائی جائیں گی۔ اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے وہاں لٹکی رہیں گی۔ تاکہ یہودی ان کی لاشوں پر تھوکتے رہیں۔ اور سنو۔ تمہیں بھی یہودیوں کی طرف سے اسرائیل میں ہی اس کارنامہ پر تمغہ دیا جائے گا وہ تمغہ جو آج تک کسی کو نہیں ملا" ___ سر لارنس کی انتہائی جذباتی آواز سنائی دی۔ یہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کی بات ہو رہی تھی۔ اور عمران کے ہونٹ بھنچ گئے۔ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے جلدی سے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر رسیور اٹھا لیا۔

"ہیلو کرامن۔ میں مارک بول رہا ہوں۔ لاشوں کی کیا پوزیشن ہے" دوسری طرف سے ایک الجھی ہوئی آواز سنائی دی۔

"پڑی ہیں" ___ عمران نے بھنچی بھنچی آواز میں مختصر سا جواب دیا

SCANNED BY JAMSHED

چونکہ اس کرامن کی تو اس نے آواز ہی نہ سنی تھی۔ اس لئے وہ اس کی نقل کیسے کرتا۔

"اچھا" ___ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اور ایک بار پھر ٹرانسمیٹر آن کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ بٹن دبتے ہی سر لارنس کی آواز ٹرانسمیٹر سے نکلی۔

"تم نے کام ہی ایسا کیا ہے۔ بہرحال میں ابھی حنوط کرنے والے ماہرین سے رابطہ قائم کر کے سپیشل فلائٹ پر تمہارے ہیڈ کوارٹر بھیج رہا ہوں۔ زیادہ سے زیادہ مجھے وہاں آنے تک چار گھنٹے لگیں گے۔ لیکن تمہارے ہیڈ کوارٹر میں مجھے کس طرح داخل ہونا ہوگا۔ اس کے متعلق تفصیل تم بتاؤ گے اوور" ___ سر لارنس بول رہا تھا۔

"آپ بلیک پاکوس پہنچ کر مجھے ہیڈ کوارٹر کی فریکوئنسی پر کال کریں۔ میں خصوصی لانچ ساحل پر بھجوا دوں گا جو آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو لے کر آجائے گی اوور" ___ کرنل کاٹرو کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔ میں کال کر لوں گا اوور اینڈ آل" ___ سر لارنس نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی مشین میں سے آواز نکلنی بند ہوگئی۔ اور پھر ایک جھماکے سے مشین مکمل طور پر آف ہوگئی۔

عمران ایک طویل سانس لے کر پیچھے کھڑے اپنے ساتھیوں کی طرف مڑا ہی تھا کہ یک لخت اوپر چھت سے تیز سرخ رنگ کی روشنی سی چمکی اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا

SCANNED BY JAMSHED

جیسے پلک جھپکنے میں اس کی آنکھوں کے سامنے سیاہ چادر سی پھیل گئی ہو۔ اس کا ذہن بھی بالکل اس طرح تاریک ہو گیا تھا جیسے کیمرے کا شٹر اچانک بند ہو جاتا ہے۔

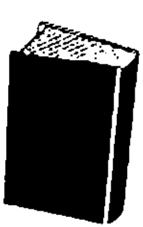

مارک مشین روم میں اپنے کیبن میں بیٹھا ٹرانسمیٹر کے ذریعے ہونے والی چیف کرنل کاٹرڈ اور سر لارنس کی گفتگو سن رہا تھا۔ ہیڈ کوارٹر میں حفاظتی انتظامات کی وجہ سے ایسا سسٹم اڈجسٹ کیا گیا تھا کہ ہر سیکشن میں ٹرانسمیٹر کا ایک ایسا سیٹ نصب کر دیا گیا تھا۔ جس پر ہیڈ کوارٹر میں باہر سے ہونے والی کال کو سنا جا سکتا تھا بشرطیکہ اگر کوئی سننا چاہے اس صورت میں اسے مشین کو باقاعدہ آن کرنا پڑتا تھا۔ البتہ ٹرانسمیٹر کال شروع ہوتے ہی مشین پر نصب دو چھوٹے بلب جل بجھ کر یہ بتانا شروع کر دیتے تھے کہ ہیڈ کوارٹر کے مین ٹرانسمیٹر پر بات چیت ہو رہی ہے۔ ایسا اس لئے کیا گیا تھا کہ اس طرح ہیڈ کوارٹر میں موجود کوئی بھی شخص کسی غلط آدمی کے ساتھ کال ملا کر بات چیت نہ کر سکتا تھا۔ اسے یقیناً یہ خطرہ رہتا تھا کہ اس کی بات چیت کہیں نہ کہیں سنی جا سکتی ہے۔

مارک اپنے کمرے میں نصب اس مشین کے ذریعے ہی کرنل کاٹرڈ اور سر لارنس کے درمیان ہونے والی بات چیت سن رہا تھا۔ اسے یہ بات چیت سننے کا تجسس اس لئے پیدا ہوا تھا کہ شاید کرنل کاٹرڈ چیئرمین سے اس عمران اور اس کے ساتھیوں کے خاتمے کے سلسلے میں اس کی خدمات کا بھی ذکر کرے۔ لیکن چونکہ ابھی ابتدائی بات چیت ہو رہی تھی۔ اس لئے وہ خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اپنے سامنے میز پر موجود بڑی سی مشین پر اس کی نظریں جمی ہوئی تھیں۔ کیونکہ ہیڈ کوارٹر میں چلنے والی تمام مشینری کو یہی مشین کنٹرول بھی کر رہی تھی۔ اور اپنی کنٹرولنگ پوزیشن بھی ساتھ ساتھ واضح کر رہی تھی۔ ہال کمرے میں چلنے والی مشینری کی ہلکی ہلکی گونج بھی اس کے کانوں تک پہنچ رہی تھی کہ یکلخت چھماکا سا ہوا۔ اور کرسی پر بیٹھا ہوا مارک اس قدر بوکھلاتے ہوئے انداز میں اچھلا کہ کرسی سمیت نیچے گرتے گرتے بچا۔ اس کی آنکھیں شدید ترین حیرت سے ابل کر تقریباً حلقوں سے باہر نکل آئی تھیں کیونکہ کنٹرولنگ مشین کا تقریباً تین چوتھائی حصہ چھماکے کے ساتھ تاریک ہو چکا تھا۔ اور ہال میں موجود مشینوں کی گونج بھی ختم ہو گئی تھی۔ جب کہ ٹرانسمیٹر مشین پر ہونے والی بات چیت ویسے ہی جاری تھی۔ مارک اچھل کر کمرے سے باہر ہال کی طرف بھاگا۔ ہال میں بھی یہی پوزیشن

SCANNED BY JAMSHED

تھی۔ بارہ مشینوں میں سے صرف دو مشینیں چل رہی تھیں۔ اور باقی بند ہو چکی تھیں۔

" اوہ اوہ۔ اٹیمک بیٹری سے چلنے والی ساری مشینری بند ہو گئی ہے۔ صرف جنریٹر سے پیدا کی جانے والی بجلی سے چلنے والی مشینری کام کر رہی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اٹیمک بیٹریوں میں کوئی نقص پڑ گیا ہے۔ اوہ ویری بیڈ" ——— مارک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف لپکا لیکن دروازے تک پہنچتے پہنچتے اُسے ایک اور خیال آیا۔ تو وہ تیزی سے واپس شیشے والے کمرے کی طرف پلٹ پڑا۔

" یہ کیسے ممکن ہے کہ اٹیمک بیٹریاں فیل ہو جائیں۔ ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا۔ خود کار کمپیوٹر کی موجودگی میں۔ لیکن کمپیوٹر بھی بند ہے۔ کہیں کوئی تخریب کاری تو نہیں ہوئی" ——— کمرے کی طرف بھاگتے ہوئے اس نے خود کلامی کے سے انداز میں کہا۔ اس کے ذہن میں تخریب کاری کا خیال آتے ہی فوراً عمران اور اس کی لاشوں کا خیال آیا تھا۔ اور وہ لاشعوری طور پر دروازے سے ہی پلٹ آیا تھا۔ ٹرانسمیٹر پر کرنل کاٹرد اور سر لارنس کی گفتگو جاری تھی۔ کیونکہ ٹرانسمیٹر سسٹم الیکٹریکل تھا۔ بلکہ ہیڈ کوارٹر کا تقریباً سارا عام نظام بجلی سے چلتا تھا۔ جسے بڑے بڑے جنریٹر مسلسل پیدا کرتے رہتے تھے۔ تمام حفاظتی اور فائرنگ مشینری اٹیمک بیٹریوں سے چلتی تھیں۔ تاکہ اگر الیکٹرک کسی بھی وجہ سے فیل ہو جائے تو اس مشینری پر کوئی اثر نہ پڑے۔

اس نے جلدی سے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور پھر ایک بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا۔

" ہیلو کرامن۔ میں مارک بول رہا ہوں۔ لاشوں کی کیا پوزیشن ہے" ——— مارک نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" پڑی ہیں" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور مارک نے بوکھلائے ہوئے انداز میں رسیور رکھا اور پھر واپس دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔

" میرا اپنا دماغ ماؤف ہو گیا ہے۔ بھلا لاشیں کیا تخریب کاری کر سکتی ہیں" ——— مارک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ مشین روم سے نکل کر راہداری میں دوڑتا ہوا آخری سرے پر موجود ایک چھوٹے سے کمرے میں گیا اور اس نے کمرے کا دروازہ بند کر کے دروازے کے ساتھ لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے کمرہ کسی لفٹ کی طرح تیزی سے نیچے ہوتا گیا۔ کچھ دیر بعد اس کی حرکت رکی تو مارک دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ یہ ایک بڑا سا ہال کمرہ تھا۔ جس کے اندر ایک لمبی سی دیوار کے ساتھ وہ خود کار کمپیوٹر نصب تھا۔ اور دوسری طرف چار بڑی بڑی سرخ رنگ کی اٹیمک بیٹریاں موجود تھیں جن کے اوپر دیوار کے ساتھ ایک مشین نصب تھی ——— کمپیوٹر بھی بند ہو چکا تھا۔ اور یہ مشین بھی۔ مارک تیزی سے اس مشین کی طرف بڑھا۔ اور غور سے اس کے ایک ڈائل کو دیکھنے لگا۔ دوسرے

SCANNED BY JAMSHED

لمحے اس نے پہلے تو دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھوں کو زور زور سے ملا۔ اور پھر ڈائل کو دیکھا۔ لیکن پھر چونک کر اس نے اپنے بازو پر خود ہی چٹکی بھری۔ اور تکلیف کی وجہ سے اس کے منہ سے سسکی سی نکل گئی۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ کیا میں پاگل ہو گیا ہوں"۔۔۔ مارک ہذیانی انداز میں چیخ پڑا۔ اس کی پھٹی پھٹی آنکھیں مشین کے ڈائل پر جمی ہوئی تھیں جو اٹیمک بیٹری کی پاور انرجی کو ظاہر کر رہا تھا۔ اس ڈائل کے مطابق تمام بیٹریاں فل انرجی کی حامل تھیں لیکن یہ انرجی آگے نہ جا رہی تھی۔ حالانکہ کوئی ایسی بات بھی نہ تھی جو اس انرجی کو آگے بڑھنے سے روک سکتی۔

اُسی لمحے اس کے ذہن میں یک لخت اس طرح ایک خیال آیا جیسے گہرے بادلوں میں بجلی چمکتی ہے۔ اور وہ بُری طرح اچھل پڑا۔ اس وقت تو بدحواسی میں اُسے اس بات کا خیال نہ آیا تھا لیکن اب جیسے ہی یہ خیال آیا وہ واقعی پاگلوں کی طرح ناچ اٹھا۔ اس نے کرامن کی جو آواز سنی تھی وہ بالکل ہی کرامن سے مختلف تھی۔ کرامن جس کی ڈیوٹی لاشوں والے ہال میں لگائی تھی اس لئے اس نے بیل ہوتے ہی فوراً انٹر کام اٹھا لیا تھا۔ حالانکہ اس سے پہلے جب اس نے ایک مسئلے کے لئے اُسے کال کیا تھا تو کرامن نے کافی دیر بعد کال اٹنڈ کی تھی۔ اس وقت مارک نے پوچھا بھی تھا کہ اس نے کال اٹنڈ کرنے میں اتنی دیر کیوں لگائی ہے تو کرامن نے یہی جواب دیا تھا کہ لاشوں والے ہال سے دفتر تک آنے میں ظاہر ہے وقت لگ گیا تھا۔

"اوہ اوہ۔ یہ کیا چکر ہو سکتا ہے"۔۔۔ مارک نے کہا اور ایک بار پھر بھاگتا ہوا وہ لفٹ نما کمرے میں داخل ہوا اور پھر لفٹ کے ذریعے وہ جیسے ہی پہلے والی راہداری میں پلٹا وہ بے تحاشا بھاگتا ہوا مشین ہال میں داخل ہوا۔ شیشے والے کمرے کے کھلے دروازے سے ٹرانسمیٹر پر ہونے والی گفتگو ابھی جاری تھی۔ لیکن مارک کو اب اس گفتگو کے سننے کا کوئی ہوش ہی نہ تھا۔ مشین روم کا انچارج وہی تھا اور جس طرح مشینری اچانک فیل ہوئی تھی ظاہر ہے اس کی تمام تر ذمہ داری اُسی پر آتی تھی۔

ہال میں داخل ہوتے ہی وہ تیزی سے ایک کونے میں موجود مشین کی طرف بڑھ گیا۔ یہ ہیڈ کوارٹر چیکنگ ویو مشین تھی۔ چونکہ یہ الیکٹریکل تھی اس لئے وہ چل رہی تھی۔ مارک نے جلدی سے اس مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ مشین پر موجود سکرین روشن ہو گئی۔ اور پھر ایک بٹن دباتے ہی جھماکے سے اس پر اس ہال کا منظر ابھر آیا۔ جس میں لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ لیکن یہ منظر دیکھتے ہی وہ ایک بار پھر پاگلوں کے سے انداز میں ناچ اٹھا۔ کیونکہ اُسے ہال کے درمیان میں پڑی ہوئی لاشوں کی بجائے ان لاشوں پر موجود غوطہ خوری کے لباسوں کا ڈھیر ہال کے ایک کونے میں پڑا نظر آیا۔ اور اس کے ساتھ ہی کرامن کی مسخ شدہ لاش پڑی بھی واضح طور پر نظر آ رہی تھی۔ کرامن کی ناک اور منہ سے خون نکل کر اس کے چہرے کے نچلے حصے پر ٹھوڑی تک پھیلا ہوا تھا۔ اور

SCANNED BY JAMSHED

چہرہ اس طرح مسخ تھا جیسے اُسے انتہائی تشدد سے ہلاک کیا گیا ہو۔ مارک کے ہونٹ بھنچ گئے اور ذہن میں دھماکے سے ہونے لگے اس نے جلدی سے وہ بٹن آن کر کے ایک اور بٹن دبا دیا۔ سکرین پر جھماکا سا ہوا اور پھر ایک منظر سکرین پہ ابھر آیا۔ اور مارک اب تک اس قدر حیران ہو چکا تھا کہ اب اس میں شاید مزید حیران ہونے کی ہمت ہی باقی نہ رہی تھی۔ اس لئے اس کے صرف پہلے سے بھنچے ہوئے ہونٹ مزید بھنچ گئے۔ کیونکہ منظر پر کرامن کا دفتر نظر آ رہا تھا۔ جس میں وہ عمران اور اس کے ساتھی بڑے اطمینان سے کھڑے نظر آ رہے تھے۔ ٹرانسمیٹر مشین آن تھی اور وہ کرنل کاٹرڈ اور سر لارنس کے درمیان ہونے والی گفتگو سن رہے تھے۔ عمران کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ جب کہ باقی ویسے ہی کھڑے تھے۔

مارک کا ذہن کھک سے اڑ تو گیا تھا لیکن اس نے فوراً ہی اپنے آپ کو سنبھالا۔ اور پھر مشین کا بٹن آف کر کے وہ واپس شیشے کے کمرے کی طرف بھاگا۔ اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تھا۔ اور اب وہ اس خیال پر عمل کرنے کے لئے بھاگ رہا تھا۔ شیشے والے کمرے میں پہنچتے ہی اس نے مشین کے اس حصے پر جو ابھی تک روشن تھا تیزی سے مختلف بٹن دبائے اور کئی نابیں گھمانا شروع کیں۔ اس کی نظریں ڈائل پہ چپکی ہوئی تھیں۔ ٹرانسمیٹر سے ہونے والی گفتگو اب اختتام پذیر ہو رہی تھی۔ لیکن اُسے اس کا ہوش ہی نہ تھا۔ اس کی پوری توجہ اس مشین پہ لگی ہوئی تھی۔ پھر اس مشین پہ جیسے ہی ایک نیلے رنگ کا بلب جلا اس نے ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔ اور غور سے اس بلب کے نیچے لگے ہوئے ڈائل کو دیکھنے لگا۔ اُسی لمحے اس کے کانوں میں ٹرانسمیٹر سے اوور اینڈ آل کی آواز پڑی اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر خاموش ہو گیا۔ مارک نے ہاتھ بڑھا کر اس نیلے بلب کے نیچے موجود ڈائل کے دائیں طرف باہر کو ابھرے ہوئے ایک بٹن کو پوری قوت سے دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی فوراً وہ نیلا بلب بجھ گیا۔ اور مشین میں سے تیز سیٹی کی آواز ایک لمحے کے لئے نکلی۔ اور پھر بند ہو گئی۔ مارک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے دوبارہ بٹن آن کرنے شروع کر دیئے۔ پھر اس نے جلدی سے میز پر رکھے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس" —— جلد ہی دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا اور کرنل کاٹرڈ کی آواز سنائی دی۔

"باس۔ میں مارک بول رہا ہوں۔ آپ فوراً مشین روم میں آ جائیں۔ لاشیں زندہ ہو گئی ہیں" —— مارک نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لاشیں زندہ ہو گئی ہیں۔ کیا مطلب" —— دوسری طرف سے کرنل کاٹرڈ کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"باس۔ آپ فوراً پہنچیں۔ عمران اور اس کے ساتھی زندہ ہو گئے ہیں۔ میں نے انہیں فرسٹ ہال میں عارضی طور پر مفلوج کر دیا ہے۔ لیکن وقت بے حد کم ہے۔ آپ فوراً یہاں آئیں" —— مارک نے چیختے ہوئے کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔ اُسے معلوم تھا کہ اس نے جن ریز کے ذریعے انہیں وقتی طور پر مفلوج کیا ہے۔ ان کا

اثر بہت تھوڑے وقت کے لئے ہو گا ۔ اس کے بعد یہ لوگ خود بخود ہوش میں آجائیں گے ۔ وہ اگر چاہتا تو کرنل کاٹرد کو اطلاع دینے سے پہلے ہی ان پر مکمل قبضہ حاصل کر لیتا ۔ لیکن مصیبت یہ تھی کہ ان ریز کے اثر کی وجہ سے فرسٹ فلور کا پورا انظام جامد ہو گیا تھا ۔ اب نہ اس میں داخل ہوا جا سکتا تھا اور نہ باہر آیا جا سکتا تھا ۔ فائرنگ مشینری پہلے ہی بند پڑی تھی ۔ اسی لئے وہ یہیں سے ان پر کوئی حربہ بھی استعمال نہ کر سکتا تھا ۔

اسی لمحے بے تحاشا دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی اور پھر کرنل کاٹرد ہال کے دروازے پر نظر آیا ۔ اس کا چہرہ حیرت اور خوف کے ملے جلے تاثرات کی وجہ سے بگڑا ہوا تھا ۔ اور آنکھیں پھٹ کر کانوں تک پہنچی ہوئی تھیں ۔

"کیا ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ پاگل ہو گئے ہو ۔ کمپیوٹر نے تصدیق کر دی ۔ پھر کہہ رہے ہو کہ وہ زندہ ہیں" ۔۔۔ کرنل کاٹرد نے ہال کے دروازے سے ہی چیختے ہوئے کہا ۔ اور ساتھ ہی وہ بے تحاشا دوڑتا ہوا کمرے کے اندر پہنچ گیا ۔ وہ شدت جذبات اور تیز دوڑنے کی وجہ سے بری طرح ہانپ رہا تھا ۔

"میں درست کہہ رہا ہوں ۔ آئیے میں آپ کو دکھاؤں" ۔۔۔ مارک نے کہا اور پھر وہ کرنل کاٹرد کو لے کر ہال میں موجود اس مشین پر پہنچا جس نے اس سے پہلے چیکنگ کی تھی ۔ اس نے اس کے بٹن ایک بار پھر دبانے شروع کئے ۔ اور پھر سکرین پر ایک منظر ابھرا تو جس طرح مارک پہلے اچھلا تھا اس طرح کرنل کاٹرد بھی بے اختیار اچھل

SCANNED BY JAMSHED

پڑا ۔ کیونکہ سکرین پر ایک ہال کمرے کا منظر نظر آ رہا تھا ۔ جس کے ایک کونے میں غوطہ خوری کے مخصوص لباسوں کا ڈھیر پڑا تھا ۔ اور اس کے ساتھ فرسٹ فلور کے آپریشن انچارج کرامن کی لاش پڑی ہوئی تھی ۔

"اوہ ۔ یہ کیسے ممکن ہے ۔ آخر کیسے ممکن ہے" ۔۔۔ کرنل کاٹرد نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا ۔ لیکن مارک نے دوبارہ بٹن دبانے شروع کر دیئے ۔ اور چند لمحوں بعد سکرین پر کرامن کے دفتر کا منظر ابھرا ۔ وہاں فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں عمران اور اس کے ساتھی پڑے ہوئے تھے ۔ ان میں سے عمران اور مادام جاشی کا چہرہ صاف نظر آ رہا تھا ۔ باقی تین مردوں کے چہروں کی صرف سائیڈ نظر آ رہی تھی ۔

"کیا یہ پھر مر گئے ہیں" ۔۔۔ کرنل کاٹرد نے کہا ۔

"نہیں جناب ۔ صرف بے ہوش ہیں ۔ وہ بھی عارضی طور پر ۔ زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے کے لئے" ۔۔۔ مارک نے جواب دیا ۔

"کیوں ۔ کیوں ۔ مار دو ان کو میزائل مار دو ۔ اس دفتر کو ہی اڑا دو ۔ ان پر لیزر ریز کے فائر کرو ۔ پرخچے اڑا دو ان کے" ۔۔۔ کرنل کاٹرد نے کہا ۔

"باس ۔ اب یہ ممکن نہیں رہا ۔ تمام فائرنگ مشینری جام ہو چکی ہے ۔ کیونکہ وہ سب اٹیمک بیٹریوں سے چلتی ہیں ۔ صرف وہ مشینری سسٹم چل رہے ہیں جو بجلی سے چلتے ہیں ۔ یہ ٹی ایس مشین بھی چونکہ ہنگامی حالات کی وجہ سے نصب کی گئی تھی اس

لئے یہ اس قدر تو کام آگئی ہے کہ اس سے ان لوگوں کو بے ہوش کر دیا گیا ہے۔ لیکن ٹی ۔ ایس فائر کے اثرات بہت کم مدت کے لئے ہوتے ہیں"۔۔۔۔ مارک نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ تو پھر جا کر مشین گن سے انہیں بھون ڈالو۔ یہ بے ہوش پڑے ہیں"۔۔۔۔ کرنل کاٹرڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

" باس۔ ٹی ۔ ایس کی وجہ سے فرسٹ فلور کا تمام سسٹم بھی جام ہو چکا ہے۔ تاکہ ہنگامی حالات سے آسانی سے نمٹا جا سکے۔ لیکن فائرنگ مشینری بھی جام ہے۔ اب جب تک ٹی ۔ ایس کے اثرات ختم نہ ہوں فرسٹ فلور سے نہ کوئی باہر آ سکتا ہے اور نہ کوئی اس کے اندر جا سکتا ہے۔ لیکن ٹی ۔ ایس کے اثرات ختم ہوتے ہی یہ لوگ بھی خود بخود ہوش میں آجائیں گے۔ اور فرسٹ ہال میں سوائے اس کرامن کے اور کوئی آدمی بھی نہیں ہے جو ان کا مقابلہ کر سکے۔ اس لئے تو میں نے آپ کو کال کیا ہے کہ اب کیا کیا جائے"۔ مارک نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" لیکن تمہیں ان کے زندہ ہونے کا پتہ کیسے چلا"۔۔۔۔ کرنل کاٹرڈ نے کہا۔ اور مارک نے فائرنگ مشینری فیل ہونے سے لے کر آخر تک ساری روئیداد سنا دی۔

" اچھا۔ اس کا مطلب ہے کہ میری اور سر لارنس کی گفتگو بھی انہوں نے سن لی ہے۔ لیکن اس کو تو گولی مارو۔ اب انہیں کیسے ہلاک کیا جائے۔ کوئی تجویز سوچو۔ یہ تو سارا معاملہ ہی غلط ہو گیا"۔۔۔۔ کرنل کاٹرڈ نے انتہائی مایوس سے لہجے میں کہا۔ اس کا جسم شدید

SCANNED BY JAMSHED

مایوسی کی وجہ سے ڈھیلا سا پڑ گیا تھا۔ آنکھیں بجھ گئی تھیں۔ اور چہرہ بری طرح لٹک گیا تھا۔

تھوڑی دیر پہلے جب وہ سر لارنس کو رپورٹ دے رہا تھا تو اس کی حالت ایک فاتح کی سی تھی لیکن اب اس کی حالت ایسے شکست خوردہ کی تھی جو اپنی ہر چیز گنوا بیٹھا ہو۔

" باس۔ ایک صورت میرے ذہن میں آئی ہے۔ کہ ہم انتہائی طاقتور اسلحہ فرسٹ ہال کے مین گیٹ کے سامنے ڈھیر کر دیں اور پھر اسے فائر کر دیں۔ اس طرح فرسٹ ہال ان لوگوں سمیت تباہ ہو جائے گا۔ لیکن اس سے یہ خطرہ بھی ہے کہ فرسٹ ہال کی تباہی سے کہیں پورا ہیڈ کوارٹر ہی تباہ نہ ہو جائے۔ کیونکہ بہرحال فرسٹ ہال ہیڈ کوارٹر کا بڑا حصہ ہے"۔۔۔۔ مارک نے کہا۔

" اوہ اوہ۔ ایک بات میری سمجھ میں آئی ہے۔ ایسا کرو کہ فرسٹ ہال کے مین گیٹ کے پاس وائرلیس کنٹرول ڈبل زیرو فٹ کر دو۔ ہم انہیں مارک کرتے رہیں گے۔ ہوش میں آنے کے بعد لازماً یہ اس مین گیٹ سے ہو کر دوسرے حصے میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے۔ ہم اس وقت ڈبل زیرو بم کو فائر کر دیں گے۔ یہ بم صرف اس قدر طاقتور ہے کہ ان پانچوں کے جسموں کے پرخچے اڑ جائیں گے لیکن ہیڈ کوارٹر کو کچھ نہ ہو گا"۔۔۔۔ کرنل کاٹرڈ نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ یہ واقعی بہترین تجویز ہے۔ ٹھیک میں اسے فٹ کر کے آتا ہوں۔ آپ انہیں اس مشین پر چیک کرتے رہیں"۔۔۔۔ مارک

SCANNED BY JAMSHED

نے کہا۔ اور مڑ کر اس نے چیکنگ مشین آن کر دی۔ سکرین پر کرا
کے دفتر کا منظر بدستور نظر آ رہا تھا۔ جس میں عمران اور اس کے ساتھی
ابھی تک فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ کرنل کاٹرڈ خاموش
کھڑا انہیں دیکھتا رہا۔ اُسے خطرہ تھا کہ کہیں مارک کے بم فٹ کرنے
سے پہلے یہ ہوش میں نہ آ جائیں۔ لیکن تھوڑی دیر بعد مارک واپس آ گیا
اس کے ہاتھ میں ایک وائرلیس آپریٹس تھا۔

"ہوش میں تو نہیں آئے یہ" ـــــ مارک نے ہال میں داخل ہوتے ہی پوچھا۔

"نہیں" ـــــ کرنل کاٹرڈ نے کہا۔

"اوہ تھینک گاڈ۔ میں بم فٹ کر آیا ہوں" ـــــ مارک نے کہا اور مشین کے قریب پہنچ گیا۔

"یہ آپریٹس مجھے دو" ـــــ کرنل کاٹرڈ نے کہا۔ اور مارک نے سر ہلاتے ہوئے آپریٹس اس کے حوالے کر دیا۔ کرنل کاٹرڈ نے آپریٹس کو چیک کیا اور پھر اُسے ہاتھ میں لے کر مشین کی طرف مڑ گیا۔

"ارے انہیں ہوش آ رہا ہے" ـــــ کرنل کاٹرڈ نے فرش پر پڑے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسموں کو حرکت کرتے دیکھ کر کہا۔

"یس باس۔ اس کا اثر ختم ہو رہا ہے" ـــــ مارک نے جواب دیا۔ اور واقعی تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے وہ سارے اٹھ کر بیٹھ گئے۔ وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ لیکن ان کی آوازیں یہاں تک نہ پہنچ رہی تھیں۔ وہ صرف ان کے لب ہلتے ہی دیکھ سکتے تھے۔

اب وہ اٹھ کر کھڑے ہو چکے تھے۔ اور عمران نے ایک طرف پڑی ہوئی مشین گن بھی اٹھا لی تھی۔ چند لمحوں تک وہ وہیں موجود رہے۔ اور عمران میز کی درازیں کھول کر دیکھتا رہا۔ لیکن ظاہر ہے یہاں سے اُسے کیا مل سکتا تھا۔ چنانچہ وہ کھلے محرابی حصے کی طرف بڑھ گئے۔ راہداری میں جا کر وہ سکرین سے آف ہوئے تو مارک نے مشین کے بٹن دبا دیئے۔ سکرین پر جھماکے سے ہونے لگے۔ اور پھر اس پر دوبارہ منظر ابھر آیا۔ یہ راہداری کے دائیں طرف کا منظر تھا۔ جہاں عمران اور اس کے ساتھی بڑھے جا رہے تھے۔ راہداری کے اختتام پر وہ مین گیٹ تھا جسے کراس کر کے وہ فرسٹ فلور سے نکل کر ہیڈ کوارٹر کے دوسرے حصے میں پہنچ سکتے تھے۔ مین گیٹ بند تھا۔ یہ ایک فولادی دروازہ تھا۔

"باس تیار رہیں" ـــــ مارک نے کہا اور کرنل کاٹرڈ نے سر ہلا دیا۔ وہ بھی سکرین پر دیکھ رہا تھا۔

عمران آگے تھا اور اس کے ساتھی پیچھے تھے۔ لیکن وہ تھے ایک دوسرے کے ساتھ ہی۔ مین گیٹ کے قریب جیسے ہی وہ پہنچے مین گیٹ خود بخود درمیان سے پھٹ کر دائیں بائیں کی دیواروں میں گھس کر غائب ہو گیا۔ مین گیٹ کھلتے ہی عمران رک گیا اور اس نے ذرا سا سر باہر نکال کر جھانکا۔

"ہونہہ۔ بڑا محتاط بن رہا ہے" ـــــ کرنل کاٹرڈ نے دانت

SCANNED BY JAMSHED

پیتے ہوئے کہا۔ اس کا انگوٹھا وائرلیس آپریٹس پر موجود سرخ رنگ کے بلب پر جما ہوا تھا۔ عمران نے مڑ کر اپنے پیچھے کھڑے ہوئے ساتھیوں سے کچھ کہا۔ اور پھر وہ گیٹ کراس کر گیا۔ اس کے پیچھے باقی ساتھیوں نے بھی گیٹ کراس کیا اور اسی لمحے کرنل کاٹرڈ نے پوری قوت سے وائرلیس آپریٹس کا بٹن پریس کر دیا۔ اور وائرلیس آپریٹس بٹن دبتے ہی ایک چھوٹا سا بلب جلا اور بجھ گیا۔ اس بلب کے جلنے اور بجھنے کا مطلب یہی تھا کہ یہ فائر ہو گیا ہے۔

"وہ مارا۔ اب بچ کر کہاں جا سکیں گے" ـــــ کرنل کاٹرڈ نے چیخ کر کہا۔

"میں چیک کرتا ہوں" ـــــ مارک نے جلدی سے کہا۔ اور اس نے جلدی سے دوبارہ مشین کے بٹن دبانے شروع کر دیئے چند لمحوں بعد سکرین پر جو منظر ابھرا اسے دیکھ کر کرنل کاٹرڈ اور مارک دونوں کے جسموں میں مسرت کا جوالا مکھی پھوٹ پڑا۔

"وکٹری ـــــ فائنل وکٹری" ـــــ کرنل کاٹرڈ نے چیختے ہوئے کہا۔ شدید مسرت سے اس کی آواز تک بری طرح پھٹ گئی تھی۔ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس طاقتور بم سے ہٹ ہوتے فرش پر پڑے دیکھ لیا تھا۔

"سیکنڈ ہال سے آدمی بھیج کر ان کی لاشیں اب اطمینان سے اٹھوا لو۔ اور میرے دفتر میں پہنچا دو۔ اور فکر نہ کرو۔ اب یہ دوبارہ زندہ نہ ہو سکیں گے" ـــــ کرنل کاٹرڈ نے تیز لہجے میں کہا اور مارک نے سر ہلاتے ہوئے مشین آف کی اور ٹیلی فون کی طرف بڑھ گیا۔

عمران کی آنکھیں کھلیں اور اس کے ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن پر چھایا ہوا تاریک پردہ تیزی سے کھنچتا چلا جا رہا ہو۔ اور پھر چند لمحوں بعد وہ پوری طرح ہوش میں آگیا۔ دوسرے لمحے وہ اچھل کر بیٹھ گیا۔ اس نے باقی ساتھیوں کو بھی اپنی طرح اٹھ کر بیٹھتے اور حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پایا۔

"کیا ہوا تھا۔ یہ ہمیں کیا ہوا تھا" ـــــ مادام جاشی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ موت کی ریہرسل ہو رہی ہے مادام جاشی۔ اسے کہتے ہیں زندہ رہ کر جینا اور جی کر مرنا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"ہم پر کوئی تجربہ آزمایا گیا ہے۔ لیکن عمران صاحب۔ اس

SCANNED BY JAMSHED

دوران کوئی یہاں آیا کیوں نہیں" ——— صفدر کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔ وہ سب اب اکٹھے کھڑے ہو گئے تھے۔

" ہو سکتا ہے یہ سب آٹو میٹک نظام کے تحت ہوا ہو اور ابھی کسی کو پتہ ہی نہ چلا ہو" ——— عمران نے کہا اور میز کی درازوں والے حصے کی طرف بڑھ گیا۔

" حیرت انگیز معاملات پیش آ رہے ہیں یہاں تو" ——— مادام جاشی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" ابھی تو ابتدائے عشق ہے مادام جاشی۔ ابھی سے گھبرا گئی ہو" عمران نے ایک دراز کھولتے ہوئے کہا۔ اور مادام جاشی مسکرا کر پاس کھڑے تنویر کو دیکھنے لگی۔ لیکن تنویر نے ہونٹ بھینچ لئے لیکن وہ بولا نہیں۔

" ان میں تو سوائے عام سے کاغذات کے اور کچھ نہیں ہے۔ بہرحال چلو یہاں سے تو نکلیں" ——— عمران نے درازیں بند کر کے سیدھا ہوتے ہوئے کہا اور پھر وہ کھلے محرابی حصے کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں سے وہ راہداری میں پہنچ گئے۔ راہداری میں مڑ کر وہ اس طرف جانے لگے جہاں آخر میں ایک فولادی دروازہ تھا۔

" میری چھٹی بلکہ ساتویں حس کہہ رہی ہے کہ ہمیں کہیں سے چیک کیا جا رہا ہے۔ ویسے مادام جاشی آپ کی مخصوص نسوانی حس کیا کہتی ہے" ——— عمران نے راہداری میں چلتے ہوئے مڑ کر مادام جاشی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" کیا مطلب ——— میں سمجھی نہیں" ——— مادام جاشی نے حیران ہو کر پوچھا۔

" عورتوں میں اللہ تعالیٰ نے ایک خاص حس پیدا کر رکھی ہے۔ کہ اگر ان کی پشت کی طرف سے بھی کوئی مرد انہیں دیکھے تو انہیں احساس ہو جاتا ہے کہ کوئی انہیں دیکھ رہا ہے۔ میں اسی مخصوص نسوانی حس کی بات کر رہا ہوں" ——— عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ اور مادام جاشی کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" مجھے تو ایسا کوئی احساس نہیں ہو رہا" ——— مادام جاشی نے کہا۔

" تو پھر تمہیں پشت سے نہیں دیکھا جا رہا ہو گا اوپر سے دیکھا جا رہا ہو گا۔ اور عورتوں کی ساری حسیں کھوپڑی سے نیچے ہی ہوتی ہیں یہ خانہ تو خالی ہی ہوتا ہے" ——— عمران نے فوراً ہی کہا۔

" تمہیں سوائے بکواس کے کچھ اور بھی آتا ہے۔ آخر تم کیوں ہر وقت ایسی بکواس کرتے رہتے ہو" ——— تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" واہ۔ تو اس آگ کو واٹر پاور بھی نہیں بجھا سکا۔ گڈ۔ ایٹمی آگ لگتی ہے" ——— عمران نے کہا۔ اور اس بار سوائے تنویر کے باقی سب بے اختیار ہنس پڑے۔

وہ اب راہداری کے اختتام پر موجود اس فولادی دروازے تک پہنچ چکے تھے۔ جو بند تھا۔ لیکن جیسے ہی عمران اس دروازے کے قریب پہنچا دروازہ درمیان سے پھٹ کر سائیڈ کی دیواروں میں

SCANNED BY JAMSHED

گھس کر غائب ہو گیا۔ اب دوسری طرف راہداری تھوڑا سا آگے جا کر ختم ہو گئی تھی۔ اور سامنے ایک چٹانی دیوار تھی۔ دروازہ کھلتے ہی عمران ٹھٹھک کر رک گیا۔ اور ظاہر ہے اس کے رکتے ہی اس کے باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے رک گئے تھے۔ عمران نے آہستہ سے سر باہر کر کے کوئی راستہ تلاش کرنا چاہا۔ مگر دوسرے لمحے اس کی نظریں دوسری طرف دروازے سے ذرا دور ایک سرخ رنگ کے چھوٹے سے وائرلیس بم پر پڑ گئیں جو سائیڈ کی دیوار کے ساتھ رکھا ہوا تھا اور عمران کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"باہر وائرلیس بم پڑا ہے اور خاصا طاقتور نظر آ رہا ہے۔ میرا خیال درست ہے۔ ہمیں کہیں سے چیک کیا جا رہا ہے۔ شاید وہ لوگ اس دروازے کو باہر سے کھول نہ سکتے تھے۔ اس لئے انہوں نے یہ کھیل کھیلا ہے۔ کہ جیسے ہی ہم اس گیٹ سے باہر نکلیں وہ اس بم کے ذریعے ہمارے جسموں کے پرخچے اڑا دیں" عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں کو بتایا تو وہ سب چونک پڑے۔

"پھر اب"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"اب ایک ہی صورت ہے کہ تم باہر چھلانگیں لگاؤ۔ اور پھر اس بند حصے میں اس طرح ٹیڑھے میڑھے ہو کر گر جاؤ جیسے بم سے ہٹ ہوئے ہو۔ کوشش کرتا ہوں کہ اس بم کو اٹھا کر پھٹنے سے پہلے ہی اندر پھینک دوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر ساتھ ہی وہ دروازہ کراس کر کے دوسری طرف نکلا اور بم پر کسی بھوکے عقاب کی طرح جھپٹ پڑا۔ اسی لمحے اس کے ساتھیوں نے وہیں سے ہی

چھلانگیں لگائیں اور وہ جیسے اڑتے ہوئے ادھر ادھر یوں جا گرے جیسے بم سے ہٹ ہو کر گرے ہوں۔ گرنے سے لگنے والی چوٹ سے بچنے کے لئے انہوں نے تھوڑی سی کروٹیں بھی بدلیں۔ اسی لمحے عمران کا بازو لہرایا اور بم اڑتا ہوا اندر راہداری کی طرف گیا۔ لیکن فرش پر گرنے سے پہلے ہی وہ فضا میں ایک خوفناک دھماکے سے پھٹ پڑا۔ اس کے ساتھ ہی عمران بھی اچھل کر ان کے درمیان فرش پر گرا۔ اور لڑھک کر ٹیڑھا سا ہو کر رک گیا۔ خوفناک دھماکے سے پورے حصے میں گڑگڑاہٹ کی تیز آواز ابھری اور پھر زمین واقعی اس طرح ہلنے لگی۔ جیسے زلزلے کا ہلکا سا جھٹکا لگ رہا ہو۔ چند لمحوں بعد ہر طرف خاموشی چھا گئی۔ عمران کے دوسرے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ جو اس نے گرنے اور کروٹیں بدلنے تک اپنی گرفت میں رکھی اور اب وہ اس کے جسم کی آڑ میں تھی۔

جس حصے میں عمران اور اس کے ساتھی پڑے ہوئے تھے وہ ہر طرف سے مکمل بند تھا۔ لیکن عمران جانتا تھا کہ اس میں کہیں کوئی خفیہ راستہ ضرور ہو گا۔ اس لئے اب وہ اس خفیہ راستہ کھلنے کے انتظار میں تھا۔

"جب تک میں نہ کہوں کوئی حرکت میں نہ آئے"۔۔۔۔ عمران نے سرگوشی کے انداز میں کہا۔ اور فرش پر پڑے ہوئے اس کے ساتھیوں نے سر ہلا دیئے۔

تقریباً دس منٹ تک وہ بے حس و حرکت اپنی جگہ پڑے رہے پھر اچانک ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور ان کے دائیں

SCANNED BY JAMSHED

طرف کی دیوار میں ایک بڑا سا دروازہ کھل گیا۔ دروازے میں سے چھ افراد کاندھوں سے مشین گنیں لٹکائے اندر داخل ہوئے۔

"مارک تو کہہ رہا تھا کہ یہ بم سے اڑ گئے ہیں۔ مگر یہاں تو خون کا ایک قطرہ بھی نہیں ہے"۔۔۔۔ ایک آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں ان کے فرش پر بکھرے پڑے جسموں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو اب خون کا تالاب بنا دیتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے یکلخت اس طرح اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا جیسے اس کے جسم میں ہڈیوں کی جگہ سپرنگ لگے ہوئے ہوں اور وہ آدمی اسے یوں اچانک اٹھتا دیکھ کر جھٹکے سے پیچھے ہٹے اور ان کے ہاتھ انتہائی تیزی سے کاندھوں سے لٹکی ہوئی مشین گنوں کی طرف بڑھے ہی تھے کہ یک لخت عمران کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن تڑتڑائی اور ایک ہی برسٹ میں ساتھ ساتھ کھڑے وہ چھ کے چھ چیختے ہوئے فرش پر گرے اور ان کے جسموں سے خون فوارے کی طرح بہنے لگا۔ عمران کے ساتھی بھی اس دوران اٹھ کر کھڑے ہو چکے تھے۔ اور ظاہر ہے اٹھتے ہی انہوں نے سب سے پہلے ان کی مشین گنوں پر ہی قبضہ کرنا تھا۔ جو انہوں نے کر لیا۔ وہ سب بری طرح تڑپتے ہوئے چند ہی لمحوں میں ساکت ہو گئے۔ اور ان کے اس طرح تڑپنے سے ان کے زخموں سے نکلنے والا خون ہر طرف پھیل گیا۔

"بس اب تو خوش ہو۔ اب تو خون نظر آرہا ہے"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور پھر ان کی لاشوں کو پھلانگتا ہوا وہ اس کھلے دروازے سے دوسری طرف پہنچ گیا۔ یہ بھی ایک چھوٹا سا

کمرہ تھا۔ جو ہر طرف سے بند تھا۔ عمران نے اندر داخل ہو کر حیرت سے ادھر ادھر دیکھا اور دوسرے لمحے اس کی نظریں سامنے کھلے دروازے کی سائیڈ میں لگے ہوئے بٹنوں کے پینل پر پڑ گئیں۔ اس میں تین بٹن لگے ہوئے تھے جن کے نیچے فرسٹ۔ سیکنڈ اور تھرڈ کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ عمران سمجھ گیا کہ یہ جدید قسم کی لفٹ ہے۔ اسے پاؤلا نے بتایا تھا کہ فرسٹ ہال صرف سپلائی باہر سے وصول کرنے کے لئے بنایا گیا ہے۔ سیکنڈ فلور میں اسلحہ خانہ اور دوسرے ضروری سیکشن ہیں جب کہ تھرڈ فلور میں اصل مشین روم اور چیف باس کے دفاتر ہیں۔ عمران نے جلدی سے تھرڈ فلور کا بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ بے آواز طریقے سے بند ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ کمرہ تیزی سے اوپر کی طرف اٹھتا گیا۔ چند لمحوں بعد سیکنڈ فلور والا لفظ جل اٹھا لیکن لفٹ اوپر ہی چڑھتی گئی۔ اور پھر تھرڈ فلور کے الفاظ روشن ہوتے ہی لفٹ خود بخود رک گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی دروازہ خود بخود کھل گیا۔

دروازہ کھلتے ہی عمران جھپٹ کر باہر نکلا۔ باہر ایک چھوٹی سی راہداری تھی۔ جو ذرا سی دائیں طرف جا کر ایک لمبی راہداری میں مل جاتی تھی۔ عمران کے ساتھی بھی لفٹ سے باہر آ گئے۔ اور عمران اس راہداری کی طرف بڑھا اس نے راہداری کے کراس پر رک کر سر باہر نکالا اور ادھر ادھر دیکھا۔ یہ دائیں بائیں جاتی ہوئی ایک طویل راہداری تھی۔ جو دائیں طرف تو آخر میں جا کر بند ہو گئی تھی لیکن بائیں طرف کافی دور جا کر دائیں ہاتھ پر مڑ جاتی تھی۔ راہداری خالی پڑی ہوئی

SCANNED BY JAMSHED

تھی۔ عمران نے اپنے پیچھے کھڑے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور خود اس راہداری میں آگیا۔ اسی لمحے اس کے کانوں میں مشینیں چلنے کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی دائیں طرف ایک درو بھی کھلا ہوا نظر آیا۔ عمران تیزی سے اس طرف بڑھا۔ مشینیں چل کی آوازیں اسی دروازے سے ہی آرہی تھیں۔ عمران نے آگے بڑھ کر دروازے سے جھانکا۔ یہ ایک بڑا ہال نما کمرہ تھا۔ جس میں دیواروں کے ساتھ مشینیں نصب تھیں۔ لیکن ان میں سے صرف چند مشینیں ہی چل رہی تھیں۔ باقی بند پڑی ہوئی تھیں۔ ایک طرف شفاف شیشے کا کمرہ تھا۔ جس کے اندر ایک آدمی بیٹھا ہوا نظر آ رہا تھا۔ باقی تمام کمرہ خالی تھا۔ عمران نے یک لخت مشین گن کا رخ اس کی طرف کیا اور پھر وہ بجلی کی سی تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اس آدمی کی ان کی طرف پشت تھی۔ اور وہ کرسی پر بیٹھا آگے میز پر رکھی ہوئی مشین پر جھکا ہوا تھا۔

"ہال میں ڈال دو راسن انہیں" ۔۔۔۔ اس آدمی نے مڑے بغیر اونچی آواز میں کہا۔ اور عمران مسکرا دیا۔ اس کا مطلب تھا کہ اس نے اور اس کے ساتھیوں کے اندر داخل ہونے کی آہٹ اس نے سن لی تھی۔ حالانکہ عمران نے خاص طور پر بے حد احتیاط کی تھی کہ اس کے شیشے کے کمرے تک پہنچنے میں اس کے قدموں سے کوئی آہٹ پیدا نہ ہو سکے۔ لیکن شاید اس آدمی کے کان ضرورت سے زیادہ حساس تھے۔ عمران نے اس کی آواز پہچان لی تھی کہ یہ وہی مارک ہے۔ جس نے اس وقت اس کرامن کو

ن کیا تھا۔ جب عمران ٹرانسمیٹر پر کرنل کارڈ اور سر لارنس کے یان ہونے والی گفتگو سن رہا تھا اور اس نے لاشوں کے متعلق ا تھا۔

"کہاں ڈال دوں مارک۔ کوئی جگہ بھی تو بتاؤ۔ ویسے مشین گن سے ں یعنی نشان کی بجائے زخم ہو جاتے ہیں۔ مارک تو چھروں والی دوق سے پڑا کرتے تھے اور وہ بچپن کی باتیں تھیں" ۔۔۔۔ عمران نے ازے پر پہنچ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ تو مارک عمران کی آواز سن کر ں بری طرح اچھلا کہ واقعی کرسی سمیت نیچے فرش پر جا گرا۔

"ارے ارے ابھی تو میں نے مشین گن بھی نہیں چلائی۔ تم پہلے ی فرش چاٹنے لگے ہو" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور مارک بوکھلائے ئے انداز میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"کک ۔۔۔ کک ۔۔۔ کیا مطلب۔ تم۔ عمران۔ تم بم سے ہلاک ہیں ہوئے" ۔۔۔۔ مارک کی حالت واقعی قابل دید تھی۔ اس کا چہرہ یسا ہو رہا تھا جیسے ابھی حیرت کی شدت سے اس کے دماغ کی ک پھٹ جائے گی۔ اس کا جسم حیرت کی شدت سے مسلسل جھٹکے کھا رہا تھا۔

"مسلمانوں کو مارنا اتنا آسان نہیں مارک۔ جتنا تم یہودیوں نے مجھ لیا ہے" ۔۔۔۔ عمران نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا اور ایک قدم آگے بڑھا کر وہ مارک کے قریب جا کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھی کمرے سے باہر ہی کھڑے تھے۔ کیونکہ کمرہ اتنا بڑا نہ تھا کہ وہ سب اکٹھے وہاں جا کھڑے ہوتے۔ دوسرے لمحے عمران کے ایک

ہاتھ نے حرکت کی اور مارک یک لخت چیختا ہوا اچھل کر شیشے والے کمرے کے دروازے سے نکل کر اڑتا ہوا ہال کے فرش پر سر کے بل ایک دھماکے سے جا گرا۔ وہ اس طرح گرا تھا کہ اپنے ہاتھ بھی بروقت نیچے نہ کر سکا تھا۔ اس لئے سر کے بل گرتے ہی اس کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی۔ اور اس کا باقی جسم دھماکے سے نیچے گرا اور پھر ساکت ہو گیا۔ سر کے بل گرنے کی وجہ سے اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ چکی تھی اور وہ ہلاک ہو گیا تھا۔

"یہ مشین روم ہے۔ اور ہو سکتا تھا کہ یہ مارک کوئی ایسی حرکت کر گزرتا کہ ہم پر کوئی اور مصیبت ٹوٹ پڑتی۔ اس لئے مجھے اسے باہر اچھالنا پڑا"۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر اس مشین کو غور سے دیکھنے لگا۔ جس پر ان کے آنے سے پہلے مارک جھکا ہوا تھا۔ ابھی وہ مشین کو دیکھ ہی رہا تھا کہ یک لخت مشین کے ساتھ ہی میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ہیلو مارک۔ وہ لاشیں ابھی تک میرے دفتر نہیں پہنچیں کیا وجہ ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے کرنل کاٹرد کی تیز آواز سنائی دی

"لاشیں یہاں پہنچ گئی ہیں۔ آپ یہاں آجائیں۔ فوراً۔ میں آپ کو ایک خاص بات دکھانا چاہتا ہوں۔ اس لئے میں نے انہیں دفتر میں نہیں بھیجا"۔۔۔ عمران نے مارک کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"کیا مطلب۔۔۔ کیسی خاص بات"۔۔۔ کرنل کاٹرد نے بڑی طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"یہ علی عمران اور اس کے ساتھی نہیں ہیں بلکہ ان کے میک اپ میں اور لوگ ہیں۔ آپ آ کر خود چیک کر لیں"۔۔۔ عمران نے بات بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے کرنل کاٹرد کی تیز آواز سنائی دی۔

"ابھی میرا شک ہے۔ بہرحال تصدیق آپ بہتر طور پر کر سکتے ہیں" عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تو سارا مسئلہ ہی خراب ہو گیا۔ ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں"۔۔۔ دوسری طرف سے کرنل کاٹرد کی الجھی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"ان یہودیوں کو پوری دنیا میں یہی احمق ملا تھا چیف بنانے کے لئے"۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر شیشے والے کمرے سے باہر آ گیا۔

"تم سب دروازے کی سائیڈوں میں کھڑے ہو جاؤ۔ میں نے اسے زندہ پکڑنا ہے"۔۔۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ اور پھر مارک کی لاش کو گھسیٹ کر اس نے شیشے کے کمرے کی سائیڈ میں ڈالا اور پھر سائیڈ دیوار کی طرف بڑھتا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ سب دروازے کی دونوں سائیڈوں میں دیوار

SCANNED BY JAMSHED

سے پشت لگائے کھڑے تھے۔ تھوڑی دیر بعد راہداری میں قدموں کی تیز آوازیں گونج اٹھیں۔ آنے والا اکیلا ہی تھا۔ اور وہ خاصی تیز رفتاری سے ادھر آرہا تھا۔ چند لمحوں بعد قدموں کی آوازیں دروازے کے قریب پہنچیں اور پھر ایک آدمی تیزی سے اندر داخل ہوا ہی تھا کہ یک لخت عمران کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کا دستہ لہرا کر اس کی کھوپڑی پر کھٹاک سے پڑا۔ عمران نے پہلے ہی مشین گن کو نال سے پکڑ رکھا تھا۔ اور آنے والا بُری طرح چیختا ہوا اچھل کر منہ کے بل نیچے فرش پر گرا۔ اس نے نیچے گرتے ہی تیزی سے واپس اچھلنے کی کوشش کی لیکن عمران نے آگے بڑھ کر پوری قوت سے اس کی کنپٹی پر بوٹ کی ٹو ماری اور اٹھتا ہوا آدمی ایک بار پھر چیختا ہوا پہلو کے بل الٹ کر گرا اور ساکت ہو گیا۔

"اس سارے حصے میں پھیل کر چیک کرو۔ جتنے بھی افراد نظر آئیں انہیں گولیوں سے اڑا دو۔ میں اس دوران اس کرنل کاٹرد سے پوچھ گچھ کرتا ہوں" ____ عمران نے کہا اور اس کے ساتھی سر ہلاتے ہوئے تیزی سے ہال کے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ عمران نے جھک کر کرنل کاٹرد کی پتلون کی بیلٹ کھولی۔ اور پھر اُسے الٹا کر اس کے دونوں ہاتھ اس کی پشت پر کئے۔ اور پھر انہیں اچھی طرح بیلٹ سے جکڑ دیا۔ اس کے بعد اس نے اُسے اٹھایا اور لا کر اس شیشے والے کمرے میں موجود ایک کرسی پر بٹھا دیا۔ اور پھر خود دوسری کرسی پر بیٹھ کر اس نے پوری قوت سے کرنل کاٹرد کے چہرے پر لگاتار تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔

سر لارنس چار افراد کے ساتھ ایکریمیا سے بلیک پاگوس آنے والے چارٹرڈ بوئنگ طیارے سے نیچے اترے۔ وہ وہیل چیئر پر بیٹھے ہوئے تھے اور وہیل چیئر کو ایک ریڈنگ کے ذریعے نیچے اتارا گیا تھا۔ سیڑھیوں سے چار اور ایکریمین نیچے اترے ان کے ہاتھوں میں بریف کیس تھے۔ اُسی لمحے ایک طرف کھڑی ہوئی ایک خوب صورت ایکریمین لڑکی تیزی سے آگے بڑھی اور وہیل چیئر کے قریب پہنچ کر اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"میں جاشی ہوں سر لارنس۔ مجھے آپ کے استقبال کے لئے بھیجا گیا ہے" ____ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تم تو انتہائی خوب صورت لڑکی ہو۔ تم جیسی لڑکی کو تو

کسی لارڈ کے محل میں ہونا چاہیئے "۔۔۔۔ سر لارنس نے چونک کر اس طرح غور سے جاشی کو دیکھتے ہوئے کہا۔ جیسے اس کی آنکھوں سے ایکس ریز نکل کر جاشی کے جسم کو چیک کر رہی ہوں۔ سر لارنس حالانکہ بوڑھا آدمی تھا اور پھر دونوں ٹانگوں سے معذور بھی تھا لیکن اس کے باوجود جاشی کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں ہوس کی تیز چمک ابھر آئی تھی۔

"میں آپ کی مشکور ہوں سر لارنس"۔۔۔۔ جاشی نے بھی بڑے لاڈ بھرے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ اُسی لمحے جہاز سے ایک بڑا سا پیکٹ نکالا گیا اور اُسے ٹرالی پر رکھ کر ایئرپورٹ کی عمارت کی طرف لے جایا جانے لگا۔ جہاز سے اترنے والے چاروں آدمی بھی سر لارنس کی وہیل چیئر کے قریب آ کر رک گئے۔ اور جاشی کو دیکھنے لگے۔ جاشی واقعی ایسی لڑکی تھی کہ ان چاروں مردوں کی آنکھوں میں بھی چمک لہرانے لگی تھی۔

"کار یہیں لے آؤں سر۔ یا آپ ٹرمینل تک جائیں گے" جاشی نے پوچھا۔

"تم میرے ساتھ ساتھ چلو جاشی۔ تمہاری خوب صورت چال مجھے بے حد پسند آئی ہے"۔۔۔۔ بوڑھا سر لارنس واقعی بُری طرح جاشی پر دلشیفتہ ہو رہا تھا۔ اور پھر اس نے اپنی موٹر وہیل چیئر کا ایک بٹن دبایا اور وہیل چیئر خود بخود چلنے لگی جاشی اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگی۔ بوڑھے سر لارنس کی نظریں جاشی

SCANNED BY JAMSHED

پر اس طرح چپکی ہوئی تھیں جیسے لوہا مقناطیس سے چمٹ جاتا ہے۔

"مجھے تصور بھی نہ تھا کہ کرنل کاٹرڈ نے تم جیسی خوب صورت لڑکی کو اس ہیڈ کوارٹر میں قید کر رکھا ہے۔ میں اس سے جواب طلب کرتا ہوں"۔۔۔۔ سر لارنس نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا اور جاشی کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"سر۔ اس لئے تو انہوں نے مجھے آپ کے استقبال کے لئے بھیجا ہے۔ کہ آپ ان سے جواب طلبی نہ کریں"۔۔۔۔ جاشی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تمہاری سفارش پر میں اُسے معاف کرنا ایک طرف اپنی ساری دولت بھی دے سکتا ہوں"۔۔۔۔ سر لارنس نے کہا۔ اُسی لمحے وہ ایک بڑی سی ویگن کے قریب پہنچ گئے۔ جس میں فرنٹ سیٹ کی جگہ خالی تھی اور دروازے کے ساتھ وہیل چیئر سمیت اوپر پہنچنے کا نظام موجود تھا۔ چنانچہ وہیل چیئر ایک جھٹکے سے اس ریلنگ پر چڑھتی ہوئی اوپر فرنٹ سیٹ والی جگہ پر اس طرح ایڈجسٹ ہو گئی جیسے سر لارنس باقاعدہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھے ہوئے ہوں۔ چاروں افراد پچھلی سیٹوں پر بیٹھ گئے اور وہ بڑا سا پیکٹ بھی اس ویگن کے عقبی حصے میں لاد دیا گیا۔ جاشی سٹیرنگ پر بیٹھی اور اس نے ویگن کو آگے بڑھا دیا۔

"تم ہیڈ کوارٹر کے اندر رہتی ہو"۔۔۔۔ سر لارنس نے پوچھا۔

"پہلے بھی نہ رہتی تھی اور اب تو شاید بالکل نہ رہوں"۔۔۔۔ جاشی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں" ــــ سر لارنس نے چونک کر پوچھا۔

"اس لئے کہ آپ نے مجھے پسند جو کر لیا ہے۔ اب مجھے آپ کے محل میں رہنا چاہئے" ــــ جاشی نے بڑے بے باکانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ ۔ ویری گڈ۔ اوہ تم تو واقعی بہت اچھی لڑکی ہو۔ میں تمہیں ضرور اپنے ساتھ رکھوں گا۔ تم میرے محل کی ملکہ بن کر رہو گی" ــــ سر لارنس نے خوشی سے چہکتے ہوئے کہا۔

"لیکن سر لارنس گستاخی معاف ۔ آپ تو بوڑھے بھی ہیں اور معذور بھی" ــــ جاشی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تمہاری یہ گستاخی بھی ہمیں پسند آئی ہے۔ ورنہ اگر تمہاری جگہ کوئی اور ایسی گستاخی کرتا تو وہ دوسرا سانس بھی نہ لے سکتا۔ سنو۔ میں بوڑھا اور معذور ضرور ہوں لیکن میرا دل جوان ہے" ــــ سر لارنس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر ٹھیک ہے" ــــ جاشی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

ویگن تیزی سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔ پھر وہ ایک ایسی سڑک کی طرف گھوم گئی جو ویران علاقوں کی طرف جاتی تھی۔ آگے جا کر سڑک جزیرے کے ساحل کے قریب جا کر ختم ہو گئی۔ وہاں ساحل کے پاس ہی ایک سرخ رنگ کی چھوٹی لیکن جدید طرز کی آبدوز موجود تھی۔ جاشی نے ویگن روکی اور پھر نیچے اتر آئی۔ البتہ اس نے ڈیش بورڈ پر لگا ہوا وہ بٹن دبا دیا تھا جس سے وہیل چیئر نیچے اترنے کا سسٹم کھل جاتا تھا اور

SCANNED BY JAMSHED

سر لارنس وہیل چیئر چلاتے ہوئے ویگن سے نیچے اتر آئے۔ ان کے چاروں ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔ اسی لمحے آبدوز سے تین افراد باہر نکلے اور پھر وہ ساحل پر چڑھ کر تیزی سے ویگن کے قریب پہنچ گئے۔ انہوں نے بڑے مودبانہ انداز میں سر لارنس کو سلام کیا۔ اور پھر ویگن میں پڑا ہوا وہ بڑا سا پیکٹ اٹھا کر وہ آبدوز میں لے گئے۔ جاشی وہیل چیئر کے ساتھ چلتی ہوئی آبدوز کے قریب آئی۔ اور پھر اس نے ان تینوں افراد کو اشارہ کیا تو انہوں نے دو تختے ساحل اور آبدوز کے کھلے حصے کے درمیان جما دیئے۔ اس طرح سر لارنس کی وہیل چیئر آسانی سے آبدوز پر پہنچ گئی۔ تھوڑی دیر بعد سر لارنس آبدوز کے ایک بڑے سے حصے میں موجود تھے۔ جب کہ آبدوز تیزی سے نیچے پانی میں اترتی جا رہی تھی۔ وہ چاروں افراد جو مسلسل خاموش تھے ایک طرف رکھی ہوئی کرسیوں پر اسی طرح خاموشی سے بیٹھ گئے تھے جب کہ جاشی سر لارنس کے ساتھ رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھی تھی۔

"سر لارنس۔ ہیڈ کوارٹر بال بال بچا ہے" ــــ جاشی نے کہا۔

"اوہ۔ کیا مطلب ــــ میں سمجھا نہیں" ــــ سر لارنس نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"آپ کو کرنل کاٹمر نے کال کر کے یہی بتایا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹی۔ الیون ریز فائر کر کے ختم کر دیا گیا ہے اور پھر ان کی لاشوں کو ہیڈ کوارٹر منگوایا گیا۔ اور کمپیوٹر نے ان کی موت کی تصدیق کر دی" ــــ جاشی نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"ہاں۔ تو کیا یہ غلط ہے" ـــــ سر لارنس کا لہجہ حیرت کی وجہ سے خاصا بگڑ گیا تھا۔

"نہیں۔ غلط تو نہ تھا۔ لیکن وہ لاشیں زندہ تھیں۔ اور پھر انہوں نے فرسٹ ہال پر قبضہ کر کے وہاں کے انچارج کرامن کا خاتمہ کر دیا اور کوئی ریز استعمال کر کے ہیڈ کوارٹر کی تمام فائرنگ مشینری جام کر دی۔ لیکن مشین روم کے انچارج مارک نے ان کو چیک کر لیا۔ اور پھر انہیں فرسٹ ہال میں ہی مفلوج کر دیا گیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی فرسٹ ہال کا سارا سسٹم بھی جام ہو گیا۔ اس طرح ان لوگوں کو مارا نہ جا سکتا تھا چنانچہ مارک نے بیرونی دروازے کے قریب ایک طاقتور وائرلیس بم رکھ دیا۔ تاکہ درست ہونے کے بعد جیسے یہ لوگ اس دروازے سے نکلیں وہ بم فائر کر کے ان کے پرخچے اڑا دیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ بم فائر تو ہوا لیکن یہ لوگ صاف بچ گئے۔ کیونکہ اس علی عمران نے وہ بم اٹھا کر اندر فرسٹ فلور میں پھینک دیا اور خود اپنے ساتھیوں سمیت فرش پر اس طرح لیٹ گیا جیسے ختم ہو گیا ہو۔ مارک اور کرنل کاٹرو دونوں مطمئن ہو گئے کہ یہ ہلاک ہو گئے ہیں۔ چنانچہ کرنل کاٹرو مارک کو حکم دے کر اپنے دفتر میں چلے گئے کہ ان کی لاشیں ان کے دفتر میں بھجوا دی جائیں۔ مارک نے سیکنڈ فلور سے چھ مسلح افراد ان کی لاشیں اٹھانے کے لئے بھیجے۔ لیکن اس عمران نے ان چھ افراد کو گولیوں سے بھون ڈالا اور ان کی مشین گنوں پر اس کے ساتھیوں نے قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد یہ لفٹ میں سوار ہو کر تھرڈ فلور پر گئے اور وہاں

وہ مشین روم میں گھس گئے جہاں مارک اکیلا موجود تھا۔ وہ مطمئن تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی مر چکے ہیں لیکن عمران اس کے سر پر پہنچ گیا۔ اور پھر اس نے اس مارک کو مار ڈالا۔ اس وقت کرنل کاٹرو نے انٹرکام پر مارک سے پوچھا کہ لاشیں اس کے دفتر میں اب تک کیوں نہیں پہنچیں تو اس علی عمران نے انتہائی حیرت انگیز طور پر مارک کی آواز اور لہجے کی نقل کرتے ہوئے کرنل کاٹرو کو بتایا کہ لاشیں مشین روم میں پہنچ گئی ہیں۔ لیکن وہ اصل علی عمران اور اس کے ساتھی نہیں ہیں وہ میک اپ میں کوئی دوسرے لوگ ہیں۔ اور تصدیق کرنے کے لئے کرنل کاٹرو کو بلایا۔ کرنل اس کے جھانسے میں آ گئے۔ اور وہ مشین روم میں دوڑتے ہوئے آئے۔ وہاں عمران اور اس کے ساتھی پہلے سے چھپے ہوئے تھے۔ عمران نے کرنل کاٹرو کو بے بس کر لیا۔ اور پھر اس نے کرنل کاٹرو کو اس کی بیلٹ سے باندھ دیا۔ باقی ساتھیوں کو اس نے دوسرے لوگوں کو مارنے کے لئے بھجوا دیا۔ اور خود اس نے کرنل کاٹرو کے چہرے پر جو مشین گن کی ضرب سے بے ہوش ہو چکے تھے۔ پوری قوت سے تھپڑ مارنے شروع کر دیئے" ـــــ ہماشی ایک ہی سانس میں بولتی چلی گئی۔ اور سر لارنس ـــــ منہ کھولے حیرت سے اس کی رپورٹ سن رہے تھے۔ ان کی حالت اس بچے جیسی تھی جسے الف لیلیٰ کی کوئی انتہائی حیرت انگیز کہانی سنائی جا رہی ہو۔

"اوہ۔ پھر تم رک کیوں گئی" ـــــ سر لارنس نے بری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔ ان کی پیشانی پر پسینے کے قطرے نمودار ہو

SCANNED BY JAMSHED

گئے تھے۔

"پھر مجھ سے زیادہ برداشت نہ ہو سکا اور میں حرکت میں آ گئی اور پہلے عمران کے ساتھیوں کو اچانک مشین گن چلا کر مار ڈالا اور پھر مشین روم میں آ کر میں نے اس علی عمران کا جسم بھی گولیوں سے چھلنی کر دیا۔ اور کرنل کاٹرد کو آزاد کرا دیا" ـــــ جاشی نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا ـــــ کیا مطلب۔ تم وہاں کیسے پہنچ گئیں۔ کیا مطلب" سر لارنس نے بری طرح گڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اس لئے کہ میں شروع سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ تھی۔ انہی کے ساتھ ہی لاشش بن کر جزیرے میں گئی تھی پھر انہی کے ساتھ رہی۔ لیکن جب میں نے دیکھا کہ اب اگر میں حرکت میں نہ آئی تو یہ مسلمان یہودیوں کے اس عظیم ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر کے اس کو تباہ کر دیں گے تو مجبوراً مجھے حرکت میں آنا پڑا" ـــــ جاشی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" اوہ اوہ۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ علی عمران جیسا شاطر آدمی تمہیں ساتھ لے جاتے" ـــــ سر لارنس کی آنکھیں انتہائی حیرت کی وجہ سے ابل کر تقریباً حلقوں سے باہر آ گئی تھیں۔

" عمران اور اس کے ساتھی ایکریمین میک اپ میں میرے پاس پہنچے۔ کیونکہ عمران کے ایک دوست نے ناداک میں اُسے بلیک پاگوس کے لئے میری ٹپ دی تھی۔ میرا اس سے بزنس لنک تھا۔ مجھے یہ علم نہ تھا کہ یہ لوگ مسلمان ہیں اور واٹر یادر کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے آئے ہیں۔ میں نے یہاں اپنے آپ کو عیسائی مشہور رکھا ہوا تھا۔ کیونکہ میرے بزنس پر یہودی ظاہر کرنے سے اثر پڑتا تھا۔ بہرحال مجھے خود اس بات کا علم نہ تھا کہ یہاں یہودیوں کی مقدس تنظیم واٹر یادر کا ہیڈ کوارٹر موجود ہے۔ بہرحال جب یہ لوگ یہاں پہنچے تو انہوں نے بھی مجھے کچھ نہ بتایا۔ پھر عمران کے ساتھیوں کو یہاں کے ایک اور یہودی بدمعاش کنگ ڈاگ نے اغوا کر لیا۔ عمران کو جب اس بات کا پتہ چلا تو وہ میرے پاس موجود تھا۔ چونکہ اس کنگ ڈاگ سے میری بھی کاروباری رقابت تھی اس لئے میں بھی عمران کے ساتھ ہو گئی۔ پھر کنگ ڈاگ کو بھی مار ڈالا گیا اور اس گڈمین سے جب اس عمران نے واٹر یادر کے ہیڈ کوارٹر کے سلسلے میں پوچھ گچھ کی تو اس کے اندر بم پھٹا اور وہ ہلاک ہو گیا۔ میں پہلی بار واٹر یادر کے ہیڈ کوارٹر کی بات سن کر چونکی تھی۔ بہرحال اس عمران نے گڈمین کی بیوی پاڈلا کو اغوا کرایا وہ بھی گڈمین کے ساتھ ہی ہیڈ کوارٹر میں رہتی تھی۔ اس عمران نے کسی ماہر سرجن کی طرح اس کی پشت کا آپریشن کر کے اس میں سے بم نکال لیا۔ اس سے اُسے یہ بھی پتہ چل گیا کہ اس کے اندر ٹیلی دیو نظام بھی فٹ ہے۔ پاڈلا سے اس نے ہیڈ کوارٹر کی پوری تفصیلات معلوم کر لیں۔ میں چونکہ اس کے ساتھ تھی۔ اس لئے مجھے بھی ساری تفصیلات کا پوری طرح علم ہو گیا۔ پھر اس شاطر عمران نے پاڈلا سے حاصل شدہ معلومات کی بنا پر حیرت انگیز منصوبہ بنایا۔ اس کا منصوبہ سن کر مجھے یقین ہو گیا

کہ یہ لوگ لازماً ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو کر اس پر قبضہ کریں گے۔ اس عمران نے ناراک میں اپنے کسی آدمی کو فون کر کے اس سے خصوصی سامان منگوایا۔ جس میں سائنسی سامان بھی تھا۔ اور ایک ایسا پسٹل بھی تھا جس میں سے نکلنے والی ریڈیا ٹیمک بیٹریوں سے چلنے والی مشینری کو جام کر دیتی ہیں۔ اُسے پاڈلا سے معلوم ہو گیا تھا کہ سمندر کے راستے جانے والوں پر ٹی۔ الیون ریز بم فائر کیا جاتا ہے۔ عمران نے اس کا توڑ کرنے کے لئے چکس تھرٹی نام کے مادے کے انجکشن منگوائے۔ میں چونکہ یہودی ہوں اس لئے میں نے ہیڈ کوارٹر بچانے کا فیصلہ کر لیا۔ اور ساتھ جانے کی ضد کی۔ مگر عمران نے سختی سے منع کر دیا۔ وہ کسی قیمت پر مجھے ساتھ نہ لے جانا چاہتا تھا۔ میں نے خودکشی کی دھمکی دی تو اس نے پرواہ نہ کی۔ وہ سخت ظالم اور کٹھور دل آدمی ہے۔ اس پر میں نے اس کے ایک ساتھی تنویر کو تاڑ لیا۔ مخصوص نسوانی حس کی وجہ سے مجھے معلوم ہو گیا کہ تنویر عاشق ٹائپ آدمی ہے۔ چنانچہ میں نے کھلم کھلا اس پر ڈورے ڈالے۔ اس کی سفارش پر عمران مجھے ساتھ لے جانے پر راضی ہو گیا۔ مختصر یہ کہ میں مردہ بن کر ان کے ساتھ اندر پہنچ گئی۔ اور بعد کی کہانی میں نے آپ کو پہلے ہی سنا دی ہے"۔۔۔ جاشی نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ انتہائی حیرت انگیز۔ تم نے کمال کر دیا جاشی۔ تم تو پوجے جانے کے قابل ہو۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی اصل قاتل تو تم ہو۔ تم نے پوری دنیا کے یہودیوں پر احسان عظیم کیا

SCANNED BY JAMSHED

ہے۔ ورنہ وہ کرنل کاٹر وتو مار کھا گیا تھا۔ اور اگر تم نہ ہوتیں تو جس طرح اس شیطان عمران نے یہودیوں کے عظیم مشن گریٹ بال کو تباہ کر دیا تھا۔ اس طرح وہ واٹر پاور کے ہیڈ کوارٹر کو بھی تباہ کر دیتا اور اگر یہ ہیڈ کوارٹر تباہ ہو جاتا تو پوری دنیا کے یہودیوں کی کمر ٹوٹ جاتی اور یہودیوں کی عظیم سلطنت کا خواب پھر کبھی شرمندہ تعبیر نہ ہو سکتا۔ تم یہودیوں کی ہیروئن ہو۔ اب تمغہ یہودا تمہیں ملے گا اور تمہاری تصویر ہر یہودی کے گھر میں مقدس دیوی کی طرح لٹکی رہے گی"۔۔۔ سر لارنس نے بڑی عقیدت بھری نظروں سے جاشی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ایسی کوئی بات نہیں سر لارنس۔ میں نے یہ کام ایک مقدس مشن کے طور پر کیا ہے۔ ورنہ یہ علی عمران اور اس کے ساتھی بحیثیت انسان بہت اچھے اور قابل لوگ تھے"۔۔۔ جاشی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور سر لارنس نے کچھ کہنے کی بجائے صرف ہونٹ بھینچ لئے۔

اُسی لمحے آبدوز ایک جھٹکے سے ساکن ہو گئی۔ اور جاشی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ہم ہیڈ کوارٹر میں پہنچ چکے ہیں سر لارنس"۔۔۔ جاشی نے کہا اور سر لارنس نے سر ہلا دیا۔

وہ چار ایکریمی بھی اٹھ کھڑے ہوئے جو سر لارنس کے ساتھ آئے تھے۔

اُسی لمحے آبدوز کے عملے کے دو تین افراد بھی آ گئے۔ جو

سر لارنس کو ساتھ لے کر آئے تھے۔ پھر جاشی کی رہنمائی میں سر لارنس وہیل چیئر چلاتے ہوئے آبدوز کے ایک خصوصی دروازے سے نکل کر ہیڈ کوارٹر کی راہداری میں آئے۔ وہ چاروں ایکریمی اور جاشی ان کے ساتھ تھی۔ اور آبدوز کے عملے کے افراد بھی ان میں سے ایک نے وہ پیکٹ اٹھایا ہوا تھا۔ جو سر لارنس ساتھ لائے تھے۔

SCANNED BY JAMSHED

کرنل کاٹرد نے مسکراتے ہوئے ایک بڑے سے ہال کمرے میں سر لارنس کا استقبال کیا۔ یہ ہال کمرہ خاصا وسیع و عریض تھا۔ لیکن اس میں کوئی مشینری وغیرہ نصب نہ تھی۔ ہال کے درمیان میں چار مردوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ جن میں سے صرف ایک لاش جو علی عمران کی تھی کا چہرہ صاف تھا۔ جب کہ باقی لاشوں کے چہرے کٹے پھٹے اور مسخ ہو چکے تھے۔ ان کے جسم مشین گن کی گولیوں سے چھلنی ہو رہے تھے۔

"یہ ہے جناب وہ علی عمران۔ جس کی شہرت پوری دنیا میں تھی۔ اور جو مادام جاشی کی وجہ سے موت کا شکار ہو گیا ورنہ شاید ایسا ممکن ہی نہ تھا"۔۔۔۔ کرنل کاٹرد نے بڑے مودبانہ انداز میں فرش پہ بے چارگی اور بے بسی کی تصویر بنے پڑے علی عمران کی لاش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور سر لارنس اپنی

SCANNED BY JAMSHED

وہیل چیئر اس کے قریب لے گئے۔ وہ غور سے علی عمران کی لاش کا چہرہ دیکھتے رہے۔ پھر وہ پیچھے کھڑے ہوئے ایک ایکریمی سے مخاطب ہوئے۔

"جانسن" ——— سر لارنس نے تحکمانہ لہجے میں اس ایکریمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر" ——— اس ایکریمی نوجوان نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"اب مجھے کسی بات پر مکمل یقین نہیں آ رہا۔ اس لاش کا چہرہ چیک کرو۔ یہ کہیں میک اپ میں تو نہیں ہے" ——— سر لارنس نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور علی عمران کی لاش کی طرف اشارہ کیا۔

"یس سر" ——— جانسن نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور اس پیکٹ کی طرف مڑ گیا۔ جو وہ ساتھ لائے تھے۔ اس نے پیکٹ کھولا اور اس میں سے ایک چھوٹی سی مشین نکال کر اس نے فرش پر رکھی اور پھر اس کے ساتھ منسلک ایک کنٹوپ اس نے علی عمران کی لاش کے چہرے پر چڑھا دیا۔ اس کے ساتھ ہی بیٹری سے چلنے والی اس مشین کے بٹن آن کر دیئے۔ علی عمران کا چہرہ اس کنٹوپ میں مکمل طور پر چھپ گیا تھا۔ مشین چلتی رہی۔ چند لمحوں بعد جانسن نے مشین آف کی۔ اور کنٹوپ کو ہٹایا۔ سر لارنس کے چہرے پر بے پناہ تجسس تھا۔ جیسے نجانے کنٹوپ ہٹنے کے بعد کیا ہوگا۔ لیکن کنٹوپ ہٹنے کے بعد علی عمران کا ہی چہرہ سامنے آ گیا۔

"یہ میک اپ میں نہیں ہے سر۔ اصلی چہرہ ہے" ——— جانسن نے مشین سمیٹتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ بہت خوب۔ اب مجھے تسلی ہو گئی ہے۔ گڈ شو۔ اب تم اس کو عارضی طور پر حنوط کرنے کا عمل شروع کر دو کیونکہ میں نے واٹر پاور کے تمام ڈائریکٹران کو یہ اہم ترین اطلاع دے دی ہے۔ اور وہ سب علی عمران کی لاش دیکھنے کے لئے انتہائی بے چین ہیں وہ سب ناراک میں اکٹھے ہو کر میری واپسی کا انتظار کر رہے ہیں" ——— سر لارنس نے کہا۔

"سر۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ ان سب کو یہاں بلیک پاگوس میں ہیڈ کوارٹر کی طرف سے دعوت دے دیں۔ یہاں مادام جاشی کی شاندار رہائشی عمارت موجود ہے۔ یہاں ان کے سامنے علی عمران اور اس کے ساتھیوں کی نمائش بھی ہو جائے گی اور مادام جاشی کے اس عظیم کارنامے کی مکمل رپورٹ بھی سامنے آ جائے گی۔ اس کے بعد میں انہیں ہیڈ کوارٹر کی بھی سیر کرا دوں گا۔ تاکہ ان سب کو معلوم ہو سکے کہ واٹر پاور ناقابل تسخیر ہے" ——— کرنل کاٹر نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہو تو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے اب علی عمران کے خاتمے کے بعد ہیڈ کوارٹر کو اس قدر خفیہ رکھنے کی ضرورت بھی نہیں رہی اور ہیڈ کوارٹر کو دیکھنے کے بعد وہ میرے نئے منصوبے گریٹ فال کی یقیناً منظوری بھی دے دیں گے اور اس پر فوری کام بھی شروع ہو جائے گا۔ کیونکہ ان سب نے اس عظیم منصوبے کی

SCANNED BY JAMSHED

منظوری علی عمران کی موت کی یقین دہانی سے مشروط کر دی ہے"۔
سر لارنس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کون سا منصوبہ سر"۔۔۔۔ کرنل کاٹرڈ اور مادام جاشی نے بیک وقت تجسس بھرے لہجے میں پوچھا۔

"گریٹ بال کی تباہی کے بعد میں نے گریٹ فال کے نام سے ایک نیا منصوبہ بنایا ہے۔ جس کے تحت پہلے مرحلے میں مسلمانوں کے انتہائی مقدس مقامات کو یہاں ہیڈ کوارٹر سے انتہائی خفیہ طریقے سے تباہ کر دیا جائے گا۔ اس کے لئے ہم نے ایکس میزائلوں کا ایک گائیڈڈ نظام قائم کرنے کی منصوبہ بندی کی ہے۔ یہ ایکس میزائل ایک خصوصی سٹلائٹ کے ذریعے خلا میں پہنچائے جائیں گے۔ اور انہیں گائیڈ یہاں ہیڈ کوارٹر سے کیا جائے گا۔ کیونکہ ہیڈ کوارٹر مسلمانوں کے ان مقدس ترین مقامات سے بہت دور ہے۔ اس طرح کسی کو شک بھی نہ پڑے گا۔ کہ یہ تباہی کیسے وجود میں آئی۔ سٹلائٹ کو عین ان مقدس مقامات کے اوپر لے آ کر یہاں ہیڈ کوارٹر سے فائر کیا جائے گا۔ اور اس منصوبے کے تحت ایکس میزائل فائر ہونے کے ساتھ ہی یہ سٹلائٹ بھی تباہ ہو جائے گا۔ اور میزائل اپنے نشانوں پر آ کر ان مقامات کو مکمل طور پر تباہ کر دیں گے۔ اس طرح مسلمانوں کے بڑے بڑے سائنسدان اور ان کی ہمدرد سپر پاور خاص طور پر شوگران کے سائنسدان تک کبھی یہ معلوم نہ کر سکیں گے کہ ان مقدس مقامات کی تباہی کیسے ہوئی۔ لیکن ہمیں معلوم ہے کہ ان مقدس مقامات کی تباہی سے پوری دنیا کے مسلمانوں کی کمر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ٹوٹ جائے گی۔ بورڈ کو اگر خطرہ تھا تو صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس علی عمران سے۔ لیکن ان کی موت کے بعد یہ خطرہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو چکا ہے۔ اور اب ہم اطمینان سے مسلمانوں کے خلاف ہر قسم کی تباہ کن کارروائی کر سکتے ہیں"۔۔۔۔ سر لارنس نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو یہ اہم ترین منصوبہ آپ کے ذہن نے سوچا ہو گا"۔۔۔۔ کرنل کاٹرڈ نے بڑے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"تمہیں تو معلوم ہے کہ مسلمانوں کے خلاف ایسے تمام خوفناک منصوبے ہمیشہ ہم نے ہی سوچے ہیں اب اس ایکس مشن پر بھی اربوں ڈالر خرچ ہوں گے لیکن صرف میں ہی اس قدر رقم پوری دنیا کے یہودیوں سے اکٹھی کر سکتا ہوں۔ گریٹ بال کے منصوبے کی ناکامی کے بعد سوائے میری ذات کے اور کوئی اتنی بڑی رقم یہودیوں سے اکٹھی نہیں کر سکتا۔ لیکن مجھ پر پوری دنیا کے یہودی ہمیشہ اعتماد کرتے ہیں"۔۔۔۔ سر لارنس نے کہا۔

"سر۔ کیا حنوط کا عمل یہیں کرنا ہے"۔۔۔۔ ایک ایکریمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ عارضی عمل تو یہیں کر لو۔ باقی مستقل طور پر وہاں ایکریمیا میں کرتے رہنا"۔۔۔۔ سر لارنس نے کہا۔

"سر یہ جگہ چونکہ سمندر کے اندر ہے اور یہاں سورج کی خالص روشنی مہیا نہیں ہے۔ اس لئے یہاں جو عمل بھی کیا گیا وہ باہر جا کر

SCANNED BY JAMSHED

خراب ہو جائے گا ۔ اگر جزیرے پر کوئی ایسی جگہ ہو ۔ جہاں سورج کی خالص روشنی مہیا ہو سکے تو وہاں کام پائیدار طور پر ہو گا" ـــــ ایکرمی نے جواب دیا ۔

" اوہ ۔ پھر تو کرنل کاٹرو کی تجویز درست ہے ۔ ڈائریکٹران کو یہیں بلوا لیا جائے ۔ انہیں ہیڈ کوارٹر بھی دکھا دیا جائے اور علی عمران کی لاش بھی ۔ ان کی تسلی کے بعد تم اطمینان سے ایک ہی بار اس کو مستقل بنیادوں پر محفوظ کر دینا " ـــــ سر لارنس نے کہا

" یس سر ۔ یہ درست رہے گا " ـــــ اسی ایکرمی نے کہا

" کرنل کاٹرو ۔ ٹرانسمیٹر پر میری مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کر دو اس پر ڈائریکٹر مانک سٹا اٹنڈ کرے گا ۔ میں اس سے بات چیت کر دوں گا ۔ مجھے یقین ہے کہ وہ ہیڈ کوارٹر اور اس علی عمران کی لاش دیکھنے کے لئے چند گھنٹوں کے اندر ہی یہاں پہنچ جائیں گے" سر لارنس نے کہا اور کرنل کاٹرو نے سر ہلا دیا ۔ اور اس نے اپنے ایک ساتھی کو اشارہ کیا تو وہ اس ہال کمرے سے باہر چلا گیا تھوڑی دیر بعد اس نے ایک ٹرانسمیٹر لا کر کرنل کاٹرو کو پکڑا دیا ۔ اور کرنل کاٹرو نے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور ٹرانسمیٹر سر لارنس کے وہیل چیئر کے بازو پر رکھ دیا ۔ سر لارنس نے رابطہ قائم ہوتے ہی گفتگو کا آغاز کر دیا ۔ اس کا انداز بڑا فاتحانہ تھا اور وہ بار بار فاتحانہ انداز میں فرش پر پڑی ہوئی علی عمران کی لاش کو بھی دیکھتا جا رہا تھا

بڑی سی لانچ ـــــ سمندر کے اندر آہستہ آہستہ تیرتی
ئی آگے بڑھی جا رہی تھی ۔ لانچ پر سر لارنس اپنی وہیل چیئر پر جبکہ
ڑیا ور کے ان کے علاوہ آٹھ ڈائریکٹران کرسیوں پر اکڑے بیٹھے
ئے تھے ۔ لانچ کا سٹیرنگ کرنل کاٹرو کے ایک آدمی کے ہاتھ
تھا ۔ جب کہ کرنل کاٹرو کے دو اور ساتھی کاندھوں سے مشین گنیں
ائے لانچ کے ایک کنارے پر مؤدبانہ انداز میں کھڑے تھے ۔
م جاشی سر لارنس کے ساتھ کھڑی تھی ۔ جب کہ کرنل کاٹرو لانچ
نیچے بنے ہوئے کیبن میں تھا ۔ وہ سب مادام جاشی کی دعوت
انے کے بعد اب ہیڈ کوارٹر دیکھنے کے لئے جا رہے تھے ۔

مادام جاشی نے واقعی عظیم کارنامہ سر انجام دیا ہے " ـــــ
ڈائریکٹر نے مادام جاشی سے مخاطب ہو کر کہا

آپ اگر ایسا سمجھتے ہیں تو یہ میری خوش قسمتی ہے " ـــــ مادام جاشی

SCANNED BY JAMSHED

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی۔ کہ پہلے تو مجھے آبدوز کے ذریعے ہیڈکوارٹر سے جایا گیا تھا لیکن اب ہم لانچ کے ذریعے جا رہے ہیں" سر لارنس نے جواب تک خاموش بیٹھے ہوئے تھے بول پڑے۔

"کرنل کاٹرو نہیں چاہتے کہ آبدوز کو زیادہ استعمال کیا جائے" مادام جاشی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیوں نہیں چاہتے ہم واٹر پاور کے ڈائریکٹران ہیں۔ ہم سب زندگی بھر کی کمائی کا بیشتر حصہ اس ہیڈکوارٹر کی تعمیر پر لگا ہوا ہے۔ کرنل کاٹرو ہمیں اس سہولت سے کیسے باز رکھ سکتا ہے" سر لارنس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سر لارنس میرا ایک خاص مقصد تھا جس کی وجہ سے آبدوز کی بجائے میں نے اس لانچ کا بندوبست کیا ہے"۔۔۔ اسی لمحے کرنل کاٹرو نے نیچے کیبن سے اوپر عرشے پر آتے ہوئے کہا۔

"کیسا مقصد"۔۔۔ سر لارنس کے ساتھ ساتھ باقی بوڑھے ڈائریکٹران بھی چونک پڑے۔

"ابھی بتاتا ہوں"۔۔۔ کرنل کاٹرو نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے لانچ چلانے والے کو اشارہ کیا تو اس نے انجن بند کر دیا۔ اور سیٹ سے اٹھ کر وہ بھی اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ لانچ رک گئی تھی۔

"وہ سامنے آپ کو بلیک پاگوس کا وہ حصہ نظر آ رہا ہے جس

کے اوپر انتہائی گھنا جنگل ہے اور نیچے واٹر پاور کا ہیڈکوارٹر ہے۔ نظر آ رہا ہے ناں"۔۔۔ کرنل کاٹرو نے ایسے انداز میں کہا جیسے کوئی شعبدہ گر حاضرین کو اپنے کسی حیرت انگیز شعبدے کے متعلق بتا رہا ہو۔

"ہاں۔ اس بات کا مطلب"۔۔۔ سر لارنس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کی فائرنگ مشینری جو ایٹمک بیٹریوں سے چلتی تھی کسی مخصوص رینج کی مدد سے جام کر دی گئی تھی۔ مادام جاشی نے آپ کو بتایا تھا"۔۔۔ کرنل کاٹرو نے کہا۔

"ہاں۔۔۔ اور تم نے کہا تھا کہ تم اسے ٹھیک کروا رہے ہو" سر لارنس نے کہا۔

"وہ ٹھیک ہو گئی ہے۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ اس کا افتتاح آپ جیسے یہودیوں کے سرپرست اعلیٰ کے ہاتھوں ہو۔ اس لئے اسے آن کرنے کا بٹن آپ دبائیں گے۔ اور اس بٹن کے دبتے ہی فائرنگ مشینری چالو ہو جائے گی۔ اور صرف مظاہرے کی غرض سے ان میں سے ایک مشینری سے فائرنگ کا بھی بندوبست کیا گیا ہے۔ آپ یقیناً اس مظاہرے کو دیکھ کر انتہائی مسرت محسوس کریں گے"۔۔۔ کرنل کاٹرو نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا تو اس کے دو ساتھی تیزی سے ایک طرف کو بڑھے اور پھر سیڑھیاں اتر کر نیچے کیبن کی طرف چلے گئے۔

SCANNED BY JAMSHED

" یہ تم نے کیا شعبدہ بازی شروع کر دی ہے۔ میں سمجھا نہیں" سر لارنس نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" آپ یقین کریں سر لارنس۔ جیسے ہی آپ یہ بٹن دبائیں گے پوری دنیا کے یہودیوں کے لئے عام طور پر اور آپ سب حضرات کے لئے خصوصاً یہ ایک یادگار لمحہ بن جائے گا"۔۔۔۔ کرنل کاٹرڈ نے کہا۔ اسی لمحے اس کے ساتھی ایک بڑا سا ڈبہ اٹھائے اوپر آئے۔ یہ ڈبہ کسی خاص دھات کا بنا ہوا تھا اور اس کے اوپر ایک لیور باہر کو نکلا ہوا تھا۔

" یہ سر لارنس کے سامنے رکھ دو"۔۔۔۔ کرنل کاٹرڈ نے کہا۔ اور اس کے ساتھیوں نے بڑے مودبانہ انداز میں وہ ڈبہ سر لارنس کی وہیل چیئر کے سامنے رکھ دیا۔ سارے ڈائریکٹران غور سے اس ڈبے کو دیکھ رہے تھے۔

" علی عمران کی لاش بھی اٹھا لاؤ نیچے سے"۔۔۔۔ کرنل کاٹرڈ نے کہا اور وہی دونوں ساتھی دوبارہ نیچے کی طرف مڑ گئے۔

" کیا مطلب۔ تم اس کی لاش بھی ساتھ لے آئے ہو۔ کیوں۔ اسے تو حنوط کیا جانا تھا"۔۔۔۔ سر لارنس نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ باقی ڈائریکٹران بھی چونک پڑے تھے۔

" میں نے سوچا سر لارنس کے اس عظیم موقع پر اس علی عمران کی لاش بھی آپ سب کے سامنے ہو۔ مجھے یقین ہے کہ لاش کے ساتھ اس کی روح بھی آ جائے گی۔ اور وہ بھی یہودیوں کی عظمت کا نظارہ کرے گی۔ باقی رہا حنوط والا مسئلہ تو وہ ہوتا رہے گا۔

لاش کو ایسی ادویات لگا دی گئی ہیں کہ وہ اب کم از کم ایک ہفتے تک گلنے سڑنے سے محفوظ ہو گئی ہے"۔۔۔۔ کرنل کاٹرڈ نے کہا اور سر لارنس نے سر ہلا دیا۔

" کرنل کاٹرڈ درست کہہ رہا ہے سر لارنس۔ علی عمران کی لاش کی موجودگی اس موقع پر ہم سب کا مورال اور بھی اونچا کر دے گی"۔۔۔۔ مادام جاشی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ تم کہہ رہی ہو تو پھر ٹھیک ہے"۔۔۔۔ سر لارنس نے بڑی میٹھی نظروں سے مادام جاشی کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اور مادام جاشی مسکرا دی۔

چند لمحوں بعد علی عمران کی لاش لا کر ایسی جگہ رکھ دی گئی جہاں سے سب اسے دیکھ سکیں۔

" سچی بات یہ ہے کہ اس شخص کی موت کا مجھے اب بھی یقین نہیں آتا۔ بعض اوقات مجھے وہم پڑ جاتا ہے کہ کہیں یہ زندہ نہ ہو"۔۔۔۔ سر لارنس نے کہا۔

" یہ تھا ہی ایسا آدمی سر لارنس۔ جب تک ہم نے اس کی لاش کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ لیا اور یہ معلوم نہیں کر لیا۔ کہ جدید ترین میک اپ واشر سے اس کے چہرے کے اصل ہونے کی تصدیق نہیں کر دی گئی ہمیں بھی مکمل یقین نہ آ رہا تھا" ایک ڈائریکٹر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" ہاں تو سر لارنس۔ آپ اب فائرنگ مشینری کا افتتاح کریں۔ اور اس لیور کو دبا دیں۔ پھر واشر پاور کے ہیڈ کوارٹر کی عظمت کا

مظاہرہ دیکھیں" ۔۔۔ کرنل کاٹرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا" ۔۔۔ سر لارنس نے کہا۔ اور اس نے ایک نظر عمران کی لاش کی طرف دیکھا اور پھر جھک کر اس نے دونوں ہاتھ ابھرے ہوئے لیور پر رکھے اور جھک کر پوری قوت سے اُسے دبا دیا۔ لیور کے دبتے ہی دور جزیرے پہ پہلے تو گڑگڑاہٹ کی تیز آواز سنائی دی۔ اس کے بعد اس قدر خوفناک دھماکوں کا سلسلہ ساحل نکلا کہ سر لارنس اور باقی ڈائریکٹران کے چہرے یک لخت خوف سے زرد پڑ گئے۔ لانچ جزیرے سے کافی دور تھی اور جزیرے کا وہ جنگل والا حصہ ایک بڑے سے دھبے کی صورت میں نظر آ رہا تھا۔ ان سب کی نظریں اس بڑے سے دھبے پر جمی ہوئی تھیں۔ اور پھر جس طرح کوئی خفیہ آتش فشاں پوری قوت سے پھٹ پڑتا ہے۔ اس طرح اس دھبے میں سے آگ کا ایک بہت بڑا فوارہ سا پھوٹا اور اس طرح اوپر آسمان کی طرف چڑھتا گیا جیسے وہ پورے آسمان کو جلا کر راکھ کر دے گا۔ سر لارنس اور دوسرے ڈائریکٹران پھٹی پھٹی آنکھوں سے یہ عجیب و غریب نظارہ دیکھ رہے تھے۔ اس قدر خوفناک مظاہرے کی شاید انہیں خواب میں بھی توقع نہ تھی۔ آگ کا فوارہ کافی بلندی پہ پہنچ کر رکا اور پھر آگ پھوار کی صورت میں نیچے گرنے لگی۔ دھماکے ابھی تک مسلسل ہو رہے تھے۔

"آپ نے دیکھی یہودیوں کی آتش بازی" ۔۔۔ کرنل کاٹرو نے اچانک کہا۔ اور سر لارنس اور اس کے ساتھی یہ آواز سنتے

SCANNED BY JAMSHED

ہی بُری طرح چونک کر کرنل کاٹرو کی طرف دیکھنے لگے۔

"یہ کیا۔ کیا ہو رہا ہے" ۔۔۔ سر لارنس نے قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"یہ واٹر پاور کا ہیڈ کوارٹر تباہ ہو رہا ہے اور وہ بھی یہودیوں کے سب سے بڑے سرپرست سر لارنس کے ہاتھوں" ۔۔۔ کرنل کاٹرو نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"کیا ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو کرنل کاٹرو" ۔۔۔ سر لارنس اور دوسرے ڈائریکٹران کرنل کاٹرو کی بات سن کر بُری طرح بوکھلا گئے۔ یہ بوکھلاہٹ اس قدر شدید تھی کہ سر لارنس معذور ہونے کی وجہ سے اٹھ نہ سکا۔ لیکن باقی ڈائریکٹران اچھل کر اپنی کرسیوں پر سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"بیٹھ جاؤ تم سب۔ ورنہ مشین گنوں کی گولیاں یہ نہیں دیکھا کرتیں کہ تم واٹر پاور کے ڈائریکٹر ہو" ۔۔۔ کرنل کاٹرو نے یکلخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور سارے بوڑھے ڈائریکٹران نے دیکھا کہ کرنل کاٹرو کے ساتھیوں نے اپنی مشین گنوں کا رخ ان کی طرف کر رکھا تھا۔

"کیا ۔۔۔ کیا مطلب۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ کرنل کاٹرو کیا ہو رہا ہے" ۔۔۔ سر لارنس کی حالت دیکھنے والی تھی۔

"کون کرنل کاٹرو۔ وہ بے چارہ تو یہ پڑا ہوا ہے۔ تمہارے قدموں کے ساتھ لاش کی صورت میں" ۔۔۔ یک لخت کرنل کاٹرو نے اپنی کنپٹی پہ چٹکی بھری اور دوسرے لمحے ایک ماسک اس

کے چہرے سے اتر آیا۔ اب کرنل کاٹرد کی بجائے علی عمران کا چہرہ نظر آ رہا تھا۔ عمران کے چہرے پر بڑی زہریلی مسکراہٹ تیر رہی تھی۔

"عمران۔ تم عمران" ـــــ سر لارنس نے ڈوبتی ہوئی آواز میں کہا۔

"ہاں۔ اچھی طرح دیکھ لو۔ مادام جاشی اس کرنل کاٹرد کے چہرے کو سادہ پانی سے دھو ڈالو۔ تاکہ ان یہودیوں کو معلوم ہو سکے کہ صرف دولت ہی کام نہیں آتی۔ یہ اپنے طور پر جدید ترین میک اپ واشر لے آئے تھے۔ لیکن یہ میک اپ صرف سادہ پانی سے صاف ہو سکتا ہے۔ اور کسی شعاع۔ محلول اور گیس سے نہیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور مادام جاشی مسکراتی ہوئی ایک کونے کی طرف بڑھی۔ جہاں پانی کا ایک کنٹینر موجود تھا۔

"تو یہ مادام جاشی" ـــــ سر لارنس نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر مادام جاشی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم سب کا اس طرح یہاں اکٹھا کرنا مادام جاشی کا ہی کارنامہ ہے۔ ورنہ مجھے خواہ مخواہ ایک ایک کر کے تمہارے پیچھے بھاگنا پڑتا۔ اور تمہیں قتل کرنا پڑتا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ مادام جاشی نے پانی لا کر لاش کے چہرے پر ڈالا اور پھر جیب سے ایک رومال نکال کر وہ لاش کے چہرے پر ملنے لگے۔ چند لمحوں بعد جب اس نے ہاتھ ہٹایا تو وہاں واقعی کرنل کاٹرد کی لاش پڑی ہوئی تھی۔

SCANNED BY JAMSHED

"اوہ اوہ۔ اس قدر بڑا دھوکہ" ـــــ سر لارنس نے انتہائی شکست خوردہ لہجے میں کہا۔

"اب باقی کہانی بھی تمہیں مادام جاشی ہی سنائے گی" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں تو سر لارنس۔ عمران نے کرنل کاٹرد پر تشدد کیا تاکہ اس سے وائٹ پاور کے اصل گرگوں کا پتہ چلایا جا سکے۔ لیکن اس نے خودکشی کر لی۔ اس پر عمران نے تم لوگوں کو ٹریس کرنے کی ایک نئی منصوبہ بندی کی۔ تم ان حنوط کرنے والے ماہرین کے ساتھ پہنچنے والے تھے۔ اور ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کے لئے کافی وقت چاہیئے تھا۔ کیونکہ اس کی تعمیر اس قسم کی تھی کہ اسے عام ڈائنامنٹ سے نہ اڑایا جا سکتا تھا۔ اس لئے اس نے خود کرنل کاٹرد کا روپ دھار لیا۔ اور کرنل کاٹرد پر اپنا میک اپ کر دیا پھر تمہارے پہنچنے کی کال آئی تو عمران نے مجھے تمہارے استقبال کے لئے بھیجا۔ وہ دراصل چاہتا تھا کہ تم عمران کی موت کی تصدیق کر لو پھر تمہیں اس بات پر ابھارا جائے کہ وائٹ پاور کے سارے ڈائریکٹران کو یہاں اکٹھا کیا جا سکے۔ ورنہ تم لوگ دولت کے بل بوتے پر پھر ایسی ہی کوئی تنظیم مسلمانوں کے خلاف قائم کر لو گے۔ اس کے بعد میں تمہارے استقبال کے لئے گئی۔ اور میں نے تمہیں نئی کہانی سنائی۔ مطمئن کیا۔ پھر تم نے سارے ڈائریکٹران کو یہاں بلوایا۔ اس دوران عمران کو موقع مل گیا کہ ناراک سے ایسا سامان منگوا کر ہیڈ کوارٹر میں فٹ کر سکے۔ جس سے پورا ہیڈ کوارٹر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تباہ ہو سکے۔ پھر یہ اس کی شرارت

SCANNED BY JAMSHED

تھی۔ کہ اس نے یہ کام بھی تمہارے ہاتھوں ہی مکمل کرایا۔ تم نے خود اپنے ہاتھوں اپنا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا ۔۔۔۔ مادام جاشی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو ۔۔۔ تو تم یہودی نہیں ہو۔ تم نے دھوکہ دیا تھا مجھے"۔۔۔ سر لارنس نے کہا۔

"میں یہودیوں پر دس لاکھ بار لعنت بھیجتی ہوں سر لارنس"۔ مادام جاشی نے بڑے پُرجوش لہجے میں کہا۔

"عمران۔ اب ختم بھی کر دو یہ ڈرامہ۔ خواہ مخواہ اسے لمبا کئے جا رہے ہو"۔۔۔ ایک طرف کھڑے مشین گن بردار نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ ڈرامہ بے حد دلچسپ ہے تنویر۔ دیکھو وائٹ پاور کے تمام ڈائریکٹران یہاں موجود ہیں۔ اپنی اس تنظیم کی تباہی کی روئیداد کس طرح اطمینان سے سن رہے ہیں جس پر انہیں ناز تھا اور جس کی مدد سے یہ کروڑوں مسلمانوں کا خاتمہ کرنے اور عظیم اسلامی مملکتوں کو تباہ کرنے کا خواب دیکھ رہے تھے۔ اور سب سے دلچسپ بات یہ ہے کہ اپنے ہی ہاتھوں اس عظیم تنظیم کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر کے اس کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ بہر حال اب ان کی لاشیں سمندری جانوروں کے معدوں میں جا کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حنوط ہو جائیں گی"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ۔۔۔ کیا مطلب۔ کیا تم ہمیں ہلاک کر دو گے"۔۔۔ سر لارنس نے انتہائی خوف زدہ لہجے میں کہا۔ اور عمران قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"بہت خوب سر لارنس۔ تم تو پوری دنیا کے مسلمانوں کو ہلاک کرنے کے منصوبے بناؤ۔ اور مسلمانوں کو اتنی بھی اجازت نہیں کہ تم جیسے بوڑھے یہودیوں کا خاتمہ کر سکیں"۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تنویر اور مادام جاشی تم دونوں سوائے سر لارنس کے باقی لوگوں کو تو ان کے ٹھکانوں پر پہنچا ہی دو"۔۔۔ عمران نے یک لخت پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔ اور اسی لمحے مشین گنوں کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی وہاں موجود بوڑھے یہودیوں کی چیخوں سے ماحول گونج اٹھا۔ مادام جاشی نے یک لخت صفدر کے ہاتھ سے مشین گن جھپٹ لی تھی۔ اور اب وہ تنویر کے ساتھ مل کر ان کا شکار کھیل رہی تھی۔ سر لارنس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپا لیا۔

"دیکھو سر لارنس دیکھو وائٹ پاور کا انجام۔ آنکھیں کھول کر دیکھو"۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ معاف کر دو۔ مجھے معاف کر دو۔ میں معذور ہوں۔ اور مسلمان بڑے بہادر ہوتے ہیں۔ وہ معذوروں کو ہلاک نہیں کرتے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ کسی مسلمان کے خلاف کوئی منصوبہ بندی نہ کروں گا۔ مجھے معاف کر دو"۔۔۔ یک لخت سر لارنس نے بری طرح گڑگڑاتے ہوئے کہا۔

"مسلمان واقعی معذوروں پر ہاتھ نہیں اٹھاتے سر لارنس۔

لیکن تم جیسے تخریبی اور سازشی ذہن کا خاتمہ مسلمانوں کا پہلا فرض ہے اور تم نے مسلمانوں کے مقدس مقامات کی تباہی کا منصوبہ سوچ کر اپنی موت کے پروانے پر خود دستخط کر دیئے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود تمہیں گولی نہیں ماری جائے گی۔ کیونکہ بہرحال تم معذور ہو"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

" اوہ اوہ، شکریہ شکریہ۔ میں تمہارا یہ احسان زندگی بھر نہ بھلاؤں گا"۔۔۔۔ سر لارنس کا چہرہ عمران کی آخری بات سن کر یک لخت زندگی کی نوید ملنے پر مسرت سے کھل اٹھا۔

" ان یہودی گدھوں کی لاشیں اٹھا کر سمندر میں پھینک دو لانچ کو ان کے منحوس جسموں سے پاک کر دو"۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور عمران کے ساتھیوں نے آگے بڑھ کر ان بوڑھے یہودیوں کے گولیوں سے چھلنی جسم گھسیٹ گھسیٹ کر لانچ سے سمندر میں پھینکنے شروع کر دیئے۔ کرنل کاٹرد کی لاش بھی سمندر میں پھینک دی گئی۔

تھوڑی دیر بعد لانچ میں سر لارنس، عمران، عمران کے ساتھی اور مادام جاشی رہ گئے۔ باقی لانچ خالی ہو چکی تھی۔ عمران نے خود وہ دھات کا بنا ہوا ڈبہ جس کا لیور دبا کر سر لارنس نے واٹر پاور کا ہیڈ کوارٹر اور بلیک پاگوس جزیرے کے ایک بڑے حصے کو اڑا دیا تھا اٹھا کر سمندر میں پھینک دیا تھا۔

" اسے کیوں زندہ چھوڑ رہے ہو۔ یہی تو مسلمانوں کے خلاف منصوبہ بندی کرنے والا اصل ذہن ہے"۔۔۔۔ مادام جاشی نے

SCANNED BY JAMSHED

حیرت بھرے انداز میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یہ معذور ہے مادام جاشی۔ اور مسلمان کسی معذور آدمی کو گولی نہیں مار سکتے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں تو مسلمان نہیں ہوں۔ میں تو اسے گولی مار سکتی ہوں"۔۔۔۔ مادام جاشی نے تیز لہجے میں کہا۔

" مم۔۔۔۔ مم۔۔۔۔ معاف کر دو۔ مجھے مت مارو۔ میں ہاتھ جوڑتا ہوں۔ مجھے معاف کر دو۔ تم نے سب کچھ تباہ تو کر دیا ہے۔ تم نے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یہودیوں کی کمر توڑ دی ہے اب مجھے مار کر تمہیں کیا ملے گا"۔۔۔۔ سر لارنس نے تقریباً روتے ہوئے کہا۔ وہ رونے اور گڑگڑانے کے ساتھ ساتھ ہاتھ بھی جوڑے ہوئے تھا۔ اس کی حالت ایسی تھی جیسے مر بھی رہا ہو اور زندہ بھی رہنے پر مجبور ہو۔

" مادام جاشی۔ تم نے بتایا تھا کہ بوڑھا اور معذور ہونے کے باوجود تمہیں دیکھتے ہی اس کی رال بہنے لگی تھی"۔۔۔۔ عمران نے مادام جاشی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں عمران۔ اور پہلی بار مجھے مشرق کے تقدس پر یقین آیا۔ تم لوگ نوجوان اور صحت مند ہونے کے باوجود مجھ سے شرما رہے تھے۔ تمہاری نظروں میں ہوس نہ تھی بلکہ پاکیزگی تھی لیکن یہ بوڑھا اور معذور شیطان مجھے دیکھتے ہی رال بہانے لگا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ مجھے اس وقت یہ احساس ہوا کہ تم لوگ کس قدر عظیم ہو۔ تم کردار کے لحاظ سے کس قدر ارفع مقام پر ہو۔ اور یہ

پوچھو تو مجھے پہلی بار تمہارے دینِ اسلام کی عظمت کا صحیح معنوں میں ادراک ہوا کہ کس قدر عظیم اعلیٰ اور ارفع دین ہے۔ جس کے پیروکار اس قدر بلند کردار ہوتے ہیں۔ اور میں نے اسی وقت فیصلہ کر لیا تھا۔ کہ میں اس عظیم دین کی پناہ میں باقی زندگی گزار دوں گی۔ چنانچہ میں نے مسٹر صفدر سے باقاعدہ کلمہ سیکھا۔ میں نے انہیں تو کچھ نہیں بتایا تھا کہ میں کیوں یہ سیکھ رہی ہوں۔ لیکن اب میں تم سب کو گواہ بناتے ہوئے اعلان کرتی ہوں کہ میں اسلام قبول کر رہی ہوں" ۔۔۔ مادام جاشی نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے اونچی آواز میں کلمہ پڑھنا شروع کر دیا۔

عمران، صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل چاروں کے چہرے مادام جاشی کو کلمہ پڑھتے دیکھ کر عجیب سی روشنی سے جگمگا اٹھے جب کہ سر لارنس کا چہرہ مزید سیاہ ہو گیا۔

"میں تمہیں مبارک باد دیتا ہوں مادام جاشی کہ تم نے اپنی زندگی کا بہترین فیصلہ کیا ہے" ۔۔۔ تنویر نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

"مادام جاشی۔ اس بوڑھے شیطان کو اس کی وہیل چیئر سمیت سمندر میں دھکا دے دو۔ تاکہ جس پانی کی طاقت سے اس نے دنیا بھر کے مسلمانوں کو ہلاک کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ اب اس پانی کی طاقت کا اندازہ اسے خود بھی ہو سکے اور یہ میری طرف سے تمہارے لئے تحفہ ہے کہ تمہارے ہاتھوں یہودیوں کی اس خوفناک تنظیم کا مکمل خاتمہ ہو رہا ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور مادام جاشی تیزی سے سر لارنس پر جھپٹی۔

SCANNED BY JAMSHED

"مجھے معاف کر دو۔ مجھ پر رحم کرو۔ میں معذور ہوں۔ مجھ پر رحم کھاؤ" ۔۔۔ سر لارنس نے بری طرح گڑگڑاتے ہوئے کہا۔

"رحم ہی تو کھا رہے ہیں سر لارنس۔ ورنہ تمہارا جسم گولیوں سے چھلنی نہ کر دیتے۔ گھبراتے کیوں ہو۔ ہم تو تمہیں زندہ واٹر پاور کے حوالے کر رہے ہیں" ۔۔۔ عمران نے کہا اور مادام جاشی اس دوران وہیل چیئر کو دھکیلتی ہوئی لانچ کے کنارے لے گئی۔ اور دوسرے لمحے اس نے ایک زوردار دھکا دیا اور سر لارنس بری طرح چیختا ہوا وہیل چیئر سمیت ایک چھپاکے سے سمندر میں جا گرا۔ چونکہ وہ پہلے پانی میں گرا تھا اور وہیل چیئر اس کے اوپر گری تھی اس لئے وہ وہیل چیئر سمیت پانی کے اندر ڈوبتا چلا گیا۔

"خس کم جہاں پاک۔ اب لانچ کو کسی ایسے کنارے پر لے چلو جہاں چیکنگ نہ ہو۔ کیونکہ اس خوفناک تباہی کے بعد تو بلیک پاگوس پر یقیناً ہنگامی حالات پیدا ہو چکے ہوں گے۔

"میں لے جاتی ہوں اور تم فکر نہ کرو۔ یہاں کا کوئی آدمی میری موجودگی میں تم پر انگلی نہ اٹھا سکے گا" ۔۔۔ مادام جاشی نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے سٹیرنگ کی طرف بڑھ گئی۔

"عمران صاحب۔ آپ نے واقعی یہ اچھا کیا کہ اس تنظیم کو اس کے سرپرستوں سمیت ختم کر دیا۔ ورنہ یہ لوگ تو واقعی نئے سرے سے منصوبہ بندی شروع کر رہے تھے" ۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ سب مادام جاشی کا کارنامہ ہے۔ ورنہ یہ کایاں لوگ اتنی آسانی سے کہاں اکٹھے قابو میں آنے والے تھے۔ بہرحال مجھے سب سے زیادہ خوشی اس بات پر ہے کہ مادام جاشی کے اسلام قبول کرنے سے تنویر کے راستے کی آخری رکاوٹ بھی دور ہو گئی اور اب جلد ہی اسے بی پاور کا صحیح اندازہ ہو سکے گا" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بی پاور کا کیا مطلب" ۔۔۔۔ مادام جاشی نے حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"خدا کے بعد دنیا کی سب سے بڑی پاور۔ جس کا خاتمہ آج تک کوئی نہیں کر سکا۔ اسے بی پاور ہی کہتے ہیں۔ مم۔ میرا مطلب ہے۔ بیگم پاور" ۔۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور اس کے اس جواب سے لانچ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھی۔

ختم شد

SCANNED BY JAMSHED

عمران اور فور سٹارز کا ایک ہنگامہ خیز ناول

بلاسٹرز
مکمل ناول

مصنف ۔۔۔۔ مظہر کلیم ایم اے

بلاسٹرز ۔۔۔ پاکیشیا میں دھماکے کرنے اور دہشت گردی کرنے والا ایک خفیہ گروپ ۔۔۔ جس نے پاکیشیا میں دہشت گردی کی انتہا کر دی۔

بلاسٹرز ۔۔۔ جن کے دھماکوں سے سینکڑوں بے گناہ شہریوں کو اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑے۔

بلاسٹرز ۔۔ جن کی تلاش میں پولیس، انٹیلی جنس اور دوسرے سرکاری ادارے ناکام ہو گئے۔

بلاسٹرز ۔۔ جن کی دہشت گردی سے پاکیشیا کی فضا خوف اور دہشت سے بھر گئی۔

فور سٹارز ۔۔۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خصوصی گروپ ۔۔۔ جو بلاسٹرز کے مقابلے میں میدان میں اتر آیا۔

- کیا عمران اور فور سٹارز، بلاسٹرز کو تلاش کرنے اور ان کا خاتمہ کرنے میں کامیاب بھی ہو سکے ۔۔۔ یا ۔۔۔ ؟
- انتہائی پرخطر جدوجہد ۔۔۔ تیز رفتار ایکشن اور اعصاب شکن سسپنس سے بھرپور ناول ۔۔۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان